یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ "اہلحدیث امرتسر"

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

[illegible] کہوں حدیث کیا ہے — قرآن کا ترجمہ مصطفیٰ [illegible]

جلد ۱۲ — نمبر ۹

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابطے

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
روساء و جاگیرداران سے ر للعہ
عام خریداروں سے ر عہ
ر ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ر ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

چند ضروری سوال

متعلقہ مسیح و مہدی

ہمارے ایک معزز اور قابل دوست نے بڑی امید سے چند سوالات بھیجے ہیں۔ اونکا اخلاص ان کے جواب دینے میں محرک نہ ہوتا تو جواب نہ دیا جاتا۔ کیونکہ سوالات ایسے ہیں جن کو زمانے اپنی حرکت سے خود بخود حل کردیا ہوا ہے۔ مگر چونکہ سائل ایک مخلص دوست ہیں اس لئے جواب دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہیں

(۱) اکثر اصحاب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ضرور پھر کل دنیا میں اسلام پھیل جائیگا۔ مگر میرے ایک احمدی دوست اسکو خلاف قرآن کریم بتلاتے ہیں۔ اور قول مذکور کو بے سند۔ اونکی رائے ہے کہ جب عبارت قرآنی سے ثابت ہے کہ نصاریٰ اور یہود میں قیامت تک عداوت رہے گی۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ مذاہب مذکور بھی قیامت تک بدستور رہیں گے۔ ہاں البتہ اہل اسلام کسی قدر ترقی کریں گے۔ جیسے کہ مرزا صاحب کے زمانہ ظہور سے روبہ ترقی ہیں۔ اور یورپ میں بھی اشاعت اسلام ہو رہی ہے"۔

جواب۔ اس سوال سے معلوم ہوتا ہے سائل کے احمدی دوست کو غلط فہمی ہے یا ناواقفی۔ دنیا میں اسلام ہوگا یا کفر۔ اس کی بابت ہمارا جو اعتقاد ہے وہ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ طیبہ میں سناتے ہیں:-

عن المقداد انه سمع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول لا یبقی علی ظهر الارض بیت مدر ولا وبر الا ادخله الله کلمة الاسلام بعز عزیز او ذل ذلیل اما یعزهم الله فیجعلهم من اهلها او یذلهم فیدینون لها قلت فیکون الدین کله لله (مشکوٰۃ باب الایمان)	مقداد صحابی کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے۔ زمین پر کوئی گھر مٹی یا خیمے کا نہ رہیگا۔ مگر اللہ تعالیٰ اوس میں کسی نہ کسی عزیز یا ذلیل کے ذریعہ سے اسلام کی تعلیم پہونچادے گا۔ پھر یا تو وہ لوگ اسکی اطاعت کرکے دنیا و آخرت میں عزت پاجاوینگے۔ یا نافرمانی سے ذلیل ہوکر اس کی حکومت کے ماتحت ہوجاوینگے۔

اس حدیث کا کیا مطلب اور کیا مفہوم ہے۔ کسی حاشیہ یا شرح کا محتاج نہیں۔ صاف مذکور ہے۔ کہ قیامت تک اسلام اور قرآن سب جگہ پہنچیگا۔ یا تو وہ مذہبی طور پر اس کے پابند ہوجاویں گے۔ یا سیاسی طور پر اس کے ماتحت ہوجاویں گے۔ ان دونوں صورتوں میں یکون الدین کلہ للہ صادق آئے گا۔ سیاسی طور پر ماتحت قوموں میں رنجش بھی ہوتی ہے کدورت بھی۔ جیسا ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ قرآن شریف کی آیت بھی ان معنے کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے لا یزالون مختلفین۔ (نسل انسانی ہمیشہ مختلف رہیں گے)

سائل کے یا ان لوگوں نے جو ایسا کہتے ہیں۔ غالباً

گلزار احمدی۔ یعنی معارج النبوت شریف کا پنجابی میں نظم دلچسپ و دلپسند طرز پر تین جلدیں ہوا عظان شیریں زبان اور عاشقان حضور ذیشان کیلئے نایاب تحفہ ہر سہ جلد کی قیمت [illegible]
[illegible] منیجر

اس لفظ (لیکون الدین کلہ للہ) سے غلطی کھائی ہے وہ سمجھے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ سب لوگ مسلمان ہوجائیں گے مگر اصل مقام دیکھنے سے اس کے معنے حل ہوجاتے ہیں۔ کہ اس سے مراد مذہبی اطاعت نہیں۔ بلکہ مذہبی اور سیاسی دونوں کو شامل ہے جس کی تفصیل اوپر گذری

اس اپنے احمدی (مرزائی) دوست سے پوچھئے۔ کہ آپکے پیشوا مرزا صاحب نے جو بتلایا تھا۔ وہ پورا ہوا؟ کیا بتلایا تھا۔ غور سے سنئے۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ اور آپ خاتم الانبیا ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنے شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا۔ وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں۔ اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی۔ جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔

جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جبتک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیۃ اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ یعنے خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اوسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے یعنے ایک عالمگیر غلبہ اوسکو عطا کرے۔ اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لئے اس آیۃ کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے۔ جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا"

(چشمہ معرفت صہ۸۲)

اہلحدیث۔ یہ کتاب مرزا صاحب کی آخری تصنیف ہے۔ اس لئے ان خیالات اور مضامین کی نسبت یہ کہنا صحیح نہ ہوگا۔ کہ یہ اونکی سادگی کے زمانہ کے ہیں جب براہین احمدیہ کی نسبت مرزا صاحب نے خود لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ اعجاز احمدی صہ)

اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ خیالات پورے ہوگئے ہیں؟ یہ دنیا ایک ہی مذہبیت پر آ گئی ہے۔ تمام مذاہب پر اسلام کو کامل غلبہ حاصل ہوگیا؟ ان سب سوالات کا جواب اگر اثبات میں ہے تو مبارک ہے۔ یہ زمانہ جس میں تمام دنیا نے مذہب اسلام قبول کر لیا اور اگر ان کا جواب نفی میں ہے۔ تو ایک بڑا ضروری سوال یہ ہے۔ کہ "کیا مسیح موعود دنیا میں آیا؟" قاعدہ کلیہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" صحیح ہے۔ تو اس کا جواب بھی نفی ہی میں ملیگا۔ کہ ہنوز نہیں آیا۔ اگر آیا ہوتا تو یہ حالت کیوں ہوتی سچ ہے

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

دوسرا سوال۔

"مہدی علیہ السلام کی بابت حدیثات اقوال میں اسقدر اختلاف۔ کہ صحیح طور ہونہیں کہا جاسکتا کہ وہ کون اور کس ملک و قوم کے ہونگے۔ اور کب ہونگے۔ اس لئے مرزا صاحب کے دعاوی کی تردید مشکل ہے نیز عیسے علیہ السلام کی بابت بھی یہی ہے" جوابات مع مستند حوالجات کے ہوں۔ (سید سکندر شاہ از جرا)

جواب۔ اختلاف فروع میں ہے۔ اصول روایت میں نہیں۔ اصول بلکہ اصل الاصول یہ ہے۔ کہ امام مہدی اولاد فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے ہونگے۔ نیز فرمایا۔ یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔ اوسکا نام میرے نام سے ملتا ہوگا۔ اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے۔ یعنے اسکو محمد بن عبداللہ مہدی کہیں گے۔ (ترمذی)

یہ الفاظ ایسے شخص کی تکذیب کے لئے کافی ہیں جن پر یہ الفاظ صادق نہ آئیں۔ یعنے جو محمد بن عبداللہ نہ ہو۔ اور مہدی کا دعوے کرے۔

آہ! مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق یا تکذیب بھی ہنوز کسی بحث کی محتاج ہے؟ حالانکہ اس ساری بحث کا خاتمہ کسی اہل دل نے ایک رباعی میں کر دیا ہے۔ جو یہ ہے

گفت مرزا مرشناد اللہ را
مرد اول ہرکہ ملعون خدا است
خود وا نہ شد لبوئے نیستی
بود ..... ولیکن گفت راست

(اشتہار مرزا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

جنگ فرنگ کا اثر مذہبی اخبارات اور مذاق زمانہ پر اور اس کا علاج

باسمہ سبحانہ

(خاص اخبار اہلحدیث کے لئے)

مَاذَا عَلٰى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ
اَنْ لَا يَشَمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

برادر مکرم مولانا صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ جب سے جنگ فرنگ کے تیر و تفنگ چھوٹنے لگے۔ تب سے اخبار نویسوں کے حوصلے بھی ٹوٹنے لگے۔ کاغذ کی گرانی کی شکایت جو اکثر اخبار نویسوں نے کی ہے۔ اور اس کے اثر سے کسی نے تو حجم میں کمی کردی اور کسی نے قیمت بڑھادی۔ آپ نے

ahmadimuslim.de

بھی ان کی رسم پر اپنے ناظرین سے دریافت کیا ہے۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اس کے جواب میں آپ کے ناظرین جو کچھ برداشت کر سکتے ہوں۔ آپ کو اس سے اطلاع دیں۔ یہ ان کا فرض ہے

خاکسار اس امر میں زیادہ نہیں لکھنا چاہتا۔ ہاں اتنا کہتا ہوں: ہر داغے کہ بر آئی من از ناں مے شناسم٭ سچے دل سے کہتا ہوں۔ کہ اخبار اہلحدیث اس عوض میں کہ اس کا نام اہلحدیث ہے۔ اور آپ کے ہاتھوں سے ہو کر آتا ہے۔ جس قیمت پر جس حجم میں اور جتنی مدت میں آوے۔ مجھے مفت معلوم ہوگا۔

جاوے چند دادم جاں خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

لیکن خاکسار کے خیال میں جو بات آجکل اخبار نویسوں کے لئے جانفرسا ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہے انقلاب ایام سے ناظرین کے مذاق میں بھی انقلاب آگیا ہے۔ جن مضامین اور خبروں کا انکو شوق ہے انکی طرف سے صرف اخبار نویس ہی تنگ نہیں بلکہ ان کے کراماً کاتبین بھی خاموش ہیں (عذرا اگر نذرا) ناچار دفتر کھلا رکھنے اور اخبار کے جاری رکھنے کے لئے وقت پر کچھ لکھکر اخبار روانہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ آجکل زمانہ کا مذاق مرغوب طبع کشیدار کا شائق ہے۔ اور سادہ ماحضر پر قناعت مشکل ہے۔ اس لئے مسودات سب سیاہی کی لکیریں معلوم ہوتی ہیں۔

خاکسار کے نزدیک بہتر تدبیر جو ناظرین کی توجہ کو اخبار کی طرف کھینچ لاوے۔ اور انکو دسترس تک پہنچانے میں ابھار دے یہ ہے کہ لائق اخبار نویس مضامین میں جدت پیدا کریں۔ اور اپنے زور قلم اور سحر بیانی سے لوگوں کو اپنا شیدا بنائیں ٭

کسی کی آنکھ میں جادو تری زباں میں ہے
اثر بھلانے کا پیارے ترے بیان میں ہے

گذشتہ رات اسی امر میں سوچتے سوچتے یہ سوجھی (جسے قادیانی لٹریچر میں الہام کہنا چاہئے) کہ اخبار اہلحدیث کے ساتھ ہر اشاعت میں کم از کم ایک دو ورق تاریخ نبوی و تاریخ صحابہ ؓ کا سلسلہ بطور ضمیمہ نکلا کرے۔ اس زمانہ کو موجودہ مذاق سے مناسبت بھی ہے اور مضمون نویسی کے لئے دین و دنیا ہر دو میں اس کا میدان بھی وسیع ہے۔ اس دو ورق پر اخبار کی قیمت میں اضافہ کیا جاوے۔ آپ کہیں گے کہ حساب تو وہی رہا کہ قیمت بڑھی تو کاغذ بھی بڑھا۔ اس کے جواب میں معروض ہے۔ کہ اول تو میری یہ تجویز آپکی دریافت کردہ تجویز کے علاوہ ہے۔ دوم یہ کہ آپ سابق حجم ہی میں ایک دو ورق مقرر کر سکتے ہیں۔ اس کے نمبر صفحات بالکل الگ رہیں۔ تاکہ اختتام پر خریدار اسکی علیحدہ جلد کرا سکیں اس تجویز سے امید ہے کہ خریداروں کی تعداد بھی بڑھ جاویگی۔ جو آپکی دلی مراد ہے۔ اور اخبار کی قیمت بھی زیادہ ہو جاویگی جو نیز ہم چاہتے ہیں۔ اور دوسرے اخبار والوں نے کیا بھی ہے۔

اگر اس سے ایک سوال اور باقی ہے کہ سلسلہ جاری رکھنے کے لئے ضرور ہے کہ اس تاریخ کا مصنف کوئی خاص شخص مقرر ہو۔ جس کے پاس عربی تاریخ کا ذخیرہ بھی ہو۔ اور مغربی تواریخ پر بھی نظر رکھتا ہو۔ کیونکہ مغربی مصنفین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں عمداً یا سہواً کسی قسم کی لغزشیں بھی کھائی ہیں۔ اور لوگوں کو مغالطے بھی دیئے ہیں۔ سو اس کا جواب اگرچہ ناظرین کی رائے پر موقوف ہے۔ لیکن دوم لہذا اس تجویز کے ساتھ ہی جتائے دیتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپکو ایسا شخص بھی دیدے گا۔ جو دفتر اہلحدیث کے اس بار گراں کو ہلکا سمجھے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر اس اپنی خدمت کو یادگار چھوڑنا اپنی سعادت جانے گا۔ گو اسے کتابی و اکتسابی علم کم ہے۔ مگر بقول سابق لہ فخر اہلحدیث مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی شاید اسے علم لدنی بھی ہے۔

میرا سینہ اس وقت سرور سے تر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ کی پاک خوشبو آپ کے عاشقین تک پہنچانے کے لئے بیمو رہی ہے۔ لہذا ناظرین ضرور بہت جلد اپنی اپنی رائے سے خاکسار کو اور مولانا نیر اسلام کو اطلاع دیں۔ تاکہ دوسرے نمبر میں صبح صادق کی روشنی یعنے تاریخ نبوی کی تمہید جو اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتہا قد بینا لکم الآیات لعلکم تعقلون ۔ (الحدید) کی تفسیر ہوگی۔ شب توہمات کی ظلمت کو دور کر کے آنکھوں کو آفتاب عالمتاب یعنے

جلوۂ محمدی

کی امیدیں دلائے۔ (وما توفیقی الا باللہ)

تاریخ نبوی کے دو ورقے یا چوورقے (غرض جسقدر مقرر ہو) کی قیمت کا مقرر کرنا مولانا صاحب کا کام ہے۔ میرے خیال میں اگر دو ورقہ مقرر ہو۔ تو مبلغ ایک روپیہ سالانہ زیادہ ہونا چاہئے۔ امید ہے کہ ناظرین کو بھی گراں نہ گذرے گا۔ اور مولانا صاحب کا بھی نقصان جو گرانی کاغذ کی وجہ سے انکو اٹھانا پڑتا ہے۔ پورا ہو جائیگا۔ اور اگر چوورقہ ہو۔ تو (عہ ڈیڑھ روپیہ سالانہ) اضافہ ہو۔

میں نے اپنی تجویز کو ہر پہلو سے سوچا اور جانچا ہے۔ ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ انسان ہو کر غلطی سے مبرا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ناظرین کی آراء زرین کا بھی طالب ہوں

اگر برادر مکرم اس تجویز کی تائید میں ہوں۔ تو قلم فرسائی سے دریغ نہ کریں۔ اور نہ ناظرین کی رائے پر چھوڑ دیں جس نے خود اس بوجھ کو اٹھانا چاہا ہے۔ وہ بقاعدہ لنعم بالشروع خدا کی مدد سے خود ان سے نپٹے گا۔ کیونکہ اخبار میں اپنے قوم کو برابر حقوق دیدئے ہیں۔ آپ صرف طبع کرا کر اپنے ناظرین تک وہ دو ورقہ پہنچا دیا کریں۔ اور ان کی آمدہ رقومات کو اخبار کے ساتھ ضم کر لیا کریں۔

خاکسار ابراہیم سیالکوٹی٭

اڈیٹر۔ تجویز معقول ہے بلکہ میری مطلوب۔ کیونکہ میں نے ایکدفعہ اس عنوان کو شروع بھی کیا تھا جسکو بوجہ دیگر مضامین کے نباہ نہ سکا جسکی مجھے ندامت ہے۔ اس لئے آپکی تجویز پاس ہے۔ بدو شرط (الف) تاریخ اہلحدیث جو آپکے سپرد ہے۔ اس کی تکمیل میں کمی نہ آئے زندگی کا اعتبار نہیں مولانا شبلی مرحوم کو دیکھئے کسطرح سیرت نبوی ناتمام چھوڑ گئے رحمۃ اللہ (ب) کم از کم مجھے چھ مہینے جتنا مسودہ دفتر میں آجائے۔ تو اشاعت شروع کیجاویگی۔ باقی طرز اشاعت پر غور کر کے احسن صورت اختیار کی جاویگی۔

میں امید کرتا ہوں۔ ناظرین میں سے کوئی بھی

لہ کیا آجکل پنشن پر ہیں؟ گو پنشن پر ہیں۔ تاہم لارڈ رابرٹ کی طرح بہت کچھ کر سکتے ہیں (اڈیٹر) ٭٭ کسی غیر معروف مقام پر مولانا بٹالوی نے لکھا تھا۔ کہ مولوی ابراہیم کو کسی علم نہیں۔ علم لدنی ہوگا۔ مولوی صاحب سیالکوٹی اس چوٹ کا جواب دیتے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ ابراہیم حلیم کو بھی غصہ اور رنج ہوتا ہے۔ شاید مذاق سے لکھا ہوگا (اڈیٹر)

آپکی تجویز کی مخالفت نہ کریگا۔

میں بھی اس تجویز کی تائید کرتا ہوں۔ مبارک کام ہے۔ اس کی مبارک ہو۔ والسلام

شیخ دین محمد سگنلر امرتسری

میں اس دین و دنیا کی سعادت سے بہرہ مند کرنیوالی مقدس تجویز پر سید القلم سیالکوٹی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوا عرض کرتا ہوں۔ کہ ؎

درکار یہ غیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

خاکسار مولا بخش کشتہ امرتسری

قادیانی مشن

معجزات کی کثرت

مرزا صاحب کے مخالف تو شاکی ہیں۔ کہ آپنے باوجود دعوے کے کوئی معجزہ یا کرامت نہیں دکھائی حالانکہ آپ بڑے بڑے دعوے کر گئے۔

مگر مرزا صاحب کے جانشین کا اس کے برخلاف یہ دعوے ہے۔

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات جس کثرت سے ظاہر ہوئے۔ ان کی مثال نہیں ملسکتی تا آپ کے مقتدا سیدنا خاتم النبیین وسید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی میں ملنی ناممکن ہو۔ خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ آپ اس کی طرف سے ہیں اس قدر نشان دکھلائے۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو سعادت سے حصہ نہیں ملا۔ وہ ایک نشان کا ظاہر ہونا بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور محض افتراء کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح خدا کا قائم کردہ سلسلہ نابود ہو جائے۔ مگر خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے۔ کہ وہ کمال تک پہنچ جاتے

(الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ کالم ۱)

اہلحدیث۔ دنیا میں عجیب عجیب دعووں کے مدعی ہوتے ہیں۔ مگر اس قسم کا دعوےٰ بھی کبھی کسی نے نہ سنا ہوگا۔ جو مرزا صاحب قادیانی کرتے تھے اور ان کے جانشین بناتے ہیں۔ مرزا صاحب کی زندگی میں تو ہم متمنی رہے۔ کہ کاش ہم ایک ہی معجزہ مرزا صاحب کا دیکھیں۔ مگر نہ دیکھا۔ لیکن ان کے انتقال کے بعد ہم یہ سنتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے اتنے معجزے ظاہر ہوئے ہیں۔ کہ ان سے ہزار نبی کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے؟ عبد اللہ آتھم عیسائی والی پیشگوئی۔ آسمانی منکوحہ کے نکاح کی۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب پٹیالوی کی موت کی۔ آخر میں اس عاجز کے متعلق شرطیہ بردبازی کی۔ غرض یہ سب واقعات ہمکو بتلاتے ہیں۔ کہ الفضل کی عبارت میں بجائے لفظ (نبی) کے (متنبی) ہوتا۔ تو ہم بھی تصدیق کرسکتے۔

قادیانی اور لاہوری پالیٹکل چپقلش

گذشتہ ایام میں جو دونوں پارٹیوں میں نزاع رہی ہے۔ ناظرین اس سے آگاہ ہوں گے۔ درمیانی زمانہ میں کچھ وقفہ ہو گیا تھا۔ اب جو دونوں پارٹیوں کا سالانہ جلسہ سر پر آیا۔ یعنے ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو قادیان اور لاہور میں جلسہ ہونا قرار پایا۔ تو لاہوری جماعت کی طرف سے ایک مضمون اخبار "پیغام صلح" میں نکلا۔ سب احمدی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے جو صاحب قادیان کے جلسہ پر جاویں۔ لاہور کا جلسہ بھی دیکھتے جاویں۔" اس کے جواب میں قادیان سے ایک اشتہار نکلا جس میں مشتہرین نے اس مضمون کا جواب لکھتے ہوئے کہا۔ کہ ہم تم ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ تم جو اسلام (بغیر ذکر احمدیت یعنے بغیر رسالت مرزا کے) پیش کرتے ہو۔ یہ تمہاری خطرناک روش ہے ہم اس اسلام کو مانتے اور پھیلاتے ہیں جس میں احمدیت کا دخل ہو۔ مطلب صاف ہے کہ قادیانی جماعت کے نزدیک وہ ٹھیٹھ اسلام جو مکہ میں پیدا ہوا اور مدینہ میں پھلا پھولا۔ نجات کے لئے کافی نہیں۔ جب تک اس میں مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کو دخل کیا جاوے یہی معنے ہیں ؎

کوئے جاناں سے خاک لائیں گے
اپنا کعبہ نیا بنا دیں گے

۱۹۱۴ء کی روانگی
اور
۱۹۱۵ء کی آمد

؎ عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جس میں شام و سحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

عیسوی ۱۹۱۴ء جس کی مجالست و موانست کل شام تک ہمارے ساتھ تھی۔ اور جو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دفتروں۔ بینکوں۔ عدالتوں سرکاری اور غیر سرکاری کاغذوں میں جلوہ آرا تھا جسکا سکہ پیسوں۔ روپوں اور پونڈوں وغیرہ پر مروج تھا۔ آج وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو گیا ہے۔

سنہ مذکور کا چلا جانا اگرچہ ظاہری نظروں میں کوئی تعجب خیز امر معلوم نہیں ہوگا۔ کیونکہ جس طرح صبح کے بعد دوپہر اور دوپہر کے بعد شام۔ شام کے بعد رات اور رات کے بعد صبح نمودار ہوتی ہے۔ اور جسطرح آفتاب کا طلوع اور پھر زوال اور پھر غروب ایک معمولی امر نظر آتا ہے اور جس طرح چاند کا پہلی رات کو ایک چھلکے کی صورت میں دکھائی دینا۔ پھر قمر اور پھر بدر (پورا چاند) ہونا اور پھر گھٹتے گھٹتے ایک چھلکا سا ہوکر غائب ہو جانا ایک قدرتی انتظام وانقلاب کا ثبوت دیتا ہے۔ اور جس طرح ہر ایک وقت۔ ہر ایک شے اپنے سے پہلے گذرنے والے کی ناپائداری اور بے ثباتی کی دلیل ہے۔ اسی طرح سنہ مذکور کا بارہ مہینوں کے دور کاٹتے ہوئے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جانا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جو کیفیت آج اس پر گذری ہے۔ یہی ہر ایک کے ساتھ پیش آنے والی ہے۔ اور سوائے حی و قیوم۔ قادر مطلق کے کسی چیز کو بھی قیام و ثبات نہیں ہے

جانے کو یوں تو ہر ایک نے چلے جانا ہے۔ اور اپنے وقت پر (جو خدا کے علم میں مقرر ہے) نیست ہو جانا ہے خواہ وہ جاندار ہے یا بے جان۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ جانے والے کا طرز عمل کیسا رہا۔ اور اس کی ذات سے دوسروں کو جنکو اس سے تعلق تھا۔ فائدہ پہنچا یا نقصان ؎

ahmadimuslim.de

یوں تو دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کے لئے
موت اُسکی ہے کرے جسکا زمانہ افسوس

دیکھو تو ۱۳۵۲ھ چلا گیا۔ اور دنیا کی تاریخ میں اپنی یادگار ایک بھیانک اور خونی جنگ کی صورت میں قایم کر گیا یہ جنگ جسکی بارود کی خشکی۔ تلوار کی تیزی۔ اور توپوں کی آتشباری کی حدت اور سائنٹفک طرز کی لڑائی نے دنیا بھر میں ایک ہلچل برپا کر دیا ہے۔ اور جس کے گوشت و خون سے کشتوں کے پشتے لگ گئے ہیں اور ابھی نہ جانے کیا کیا کچھ ہونے والا ہے کیونکہ

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

لیکن آؤ ہم ذرا تھوڑی دیر کے لئے غور و فکر کریں کہ ہم نے اس جانے والے سال میں دین کی۔ قوم کی کیا کچھ خدمت انجام دی اور ہم نے اپنے فرائض کو کہاں تک نباہا ہمیں جو اس مالک الملک نے یہ وقفہ دیا۔ ہم نے اس سے کیا نفع اٹھایا۔ اور اس وقت کی کیا قدر کی؟

ہمارے خیال میں اس عرصہ کے اندر ہم نے کوئی ایسا بڑا اہم کام انجام نہیں دیا۔ جو ہمارے لئے قابل ذکر و فخر ہو۔ تاہم اہلحدیث کانفرنس کا پشاور جیسے شہر میں منعقد ہونا اور بخیر و خوبی ختم ہونا ایک نمایاں کامیابی اور حوصلہ افزائی کا موجب ہے۔ اس کے بعد اخبار اہلحدیث کا دو ہزار کی ضمانت طلب کئے جانے پر معرض تعویق میں نظر آنا جماعت اہلحدیث کی پریشانی اور حوصلہ شکنی کا کچھ کم باعث نہ تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جماعت اہلحدیث نے کمال فراخ دلی اور مستعدی سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ وہ اپنی ضرورتوں اور اپنے احساس سے غافل نہیں ہے۔

اور وہ دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنے کے بجائے اپنی ہمت و دون ہمتی کا منظر پیش کرنا چاہتی ہے چنانچہ اہلحدیث جماعت نے جس خندہ پیشانی اور عجلت کے ساتھ اس بڑی رقم کو مہیا کر دیا۔ وہ بلاشبہ ایک قابل تحسین امر ہے۔ اور ایسی صورت میں جبکہ اخبار کی زندگی اور موت کا سوال در پیش ہو۔ ایسی خوبی سے اس گتھی کا سلجھ جانا خدا تعالیٰ کے بے بہا احسان و فضل اور قوم کی بیداری کا بین ثبوت ہے۔ الحمد للہ۔

جانے والا سنہ جا چکا ہے۔ اور آج نئے سنہ کا گویا

پہلا دن ہے

یا یوں سمجھو۔ کہ آغاز ہے۔ آؤ ہم اس پاک ارشاد کے مطابق کہ "دن بھر کے کام کاج اور افعال و اقوال پر رات کو سونے سے پہلے نظر ڈالو۔ برے کاموں کو ترک کرنے اور نیک کو رواج دینے میں کوشش کرو" متوجہ ہوں۔ ہم سے جو لغزشیں صادر ہوئیں۔ انکو ترک کرنے اور آئندہ کے لئے بہترین خدمات دینی و قومی کے انجام دینے کے لئے ایک پروگرام طیار کریں۔ اور مستعد ہو کر نہ صرف پچھلی کمی کو پورا کریں۔ بلکہ آئندہ کے لئے ایک ایسی شاہراہ قایم کر دیں۔ جو ہمارے آنے والے معاملات کو منزل مقصود پر پہنچانے کے لئے بہت کچھ ممد و معاون ثابت ہو۔

سب سے پہلے جو اس وقت ہمارے پیش نظر کام ہے وہ اہلحدیث کانفرنس کا علیگڈھ میں منعقد ہونا ہے علیگڈھ علمی پہلو کے لحاظ سے ہندوستان بھر کے مسلمانوں کا ایک ممتاز مقام تصور کیا گیا ہے۔ اور علیگڈھ کالج کی کامیاب ہستی کی وجہ سے ایک قابل رشک عزت رکھتا ہے۔ ایسے مقام پر اہلحدیث کانفرنس کا ہونا اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ قوم اپنی متفقہ طاقت اور غیر معمولی ایثار و ہمت سے کام لے۔ اپنے اخلاص اپنے افعال اور اپنے اقوال سے ایک نظیر پیدا کر دے۔ کہ اگر احیائے سنت کا کام کوئی جماعت انجام دے سکتی ہے۔ تو وہ اہلحدیث جماعت ہے۔

اور اگر ہم نے تساہل سے کام لیا۔ اور غیر معمولی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ تو نہ صرف ہماری کمزوری کی علامت سمجھی جائیگی۔ بلکہ آئندہ کے لئے ہمارا عدم وجود برابر ہوگا۔ پس ضروری ہے۔ کہ جس جماعت میں ہم نے اللہ اور اس کے سچے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کی تبلیغ کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہم سر کے والی کانفرنس کے اجلاس کو بیش از بیش بارونق و پرشان بنانے میں کامیاب ثابت ہوں۔

یہ ہم اوپر بتلا آئے ہیں۔ کہ امسال کانفرنس کا اجلاس علیگڈھ میں ہوگا۔ جو جماعت کی قدر دانی اور توجہ کا بہت کچھ مستحق ہے۔ اور اس بات کا متمنی ہے۔ کہ جہاں دو اہلحدیث بھی ہوں۔ وہاں بھی ایک حرکت پیدا کر دیں۔ جس سے بے اختیار منہ سے نکلے۔ کہ

چلو علیگڈھ کو

علیگڈھ میں ہم نے سیر و تفریح کے لئے نہیں جانا ہے اور نہ ہم نے اپنی لفاظیوں سے وہاں کوئی عارضی دلخوش کن منظر دکھانا ہے۔ بلکہ اس سوانگی میں۔ اور علیگڈھ کے ورود میں ہماری بہت کچھ امنگیں اور امیدیں مضمر ہیں۔ قوم کی آئندہ سود و بہبود پر غور کرنا ہے۔ توحید و سنت کی اشاعت کے لئے انتظام کرنا ہے۔ علم القرآن والحدیث کو عمدہ پیمانہ پر ترویج دینے کے لئے سوچنا ہے۔ قوم کے افراد سے نفاق و شقاق کا رفع کرنا اور اتفاق و یگانگت بڑھانے کی تحریص و ترغیب دلانا ہے۔ الغرض ہر مفید سے مفید دینی و قومی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک معیار مقرر کرنا ہے۔ ہر ایسے مقام پر جہاں دو اہلحدیث گھر بھی آباد ہوں۔ انجمن اہلحدیث کا قائم کرنا اور ہر انجمن کے ساتھ ایک اہلحدیث مکتب قائم کرنے کے متعلق وسائل بہم پہنچانا ہے۔ اہلحدیث کانفرنس کے ماتحت ایک ایسی درسگاہ کو قائم کرنا ہے۔ جس سے ہندوستان بھر کے طلبا۔ دینیات میں پورے طور پر متمتع و مستفید ہو سکیں۔ اور جس طرح لوئر۔ پرائمری اور مڈل سکول۔ ہائی سکولوں سے اور ہائی سکول کالج سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح اہلحدیثوں کی جملہ انجمنوں کو اہلحدیث کانفرنس سے اور تمام اہلحدیث مکتبوں کو علمائے اہلحدیث درسگاہ سے ملحق و منسلک کرنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

پس ہمارے بزرگ۔ بھائی اور عزیز کمربستہ ہو جائیں اور اپنے علم۔ دولت۔ وقت۔ تقریر۔ ایثار و ہمت سے ایک خوشگوار تغیر پیدا کر کے دکھا دیں۔ تاکہ ایک دفعہ پھر کونے کونے سے یہ آواز آجائے۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

قادیانی مذاکرہ علمیہ

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گوہر بار ممیز طیب و خبیث موسومہ اہلحدیث مجریہ ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء میں بذیل قادیانی مشن بعنوان "مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی" آیت سورہ انبیاء وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا ۔ الآیہ کی ترکیب نحوی کرکے آپنے اس ترجمہ کی تغلیط کی ہے۔ جو قادیانی تراجم میں مشہور و دائر ہے۔ اور قادیانی جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس آیت سے ان کا یہ استدلال کرنا کہ جو مر چکا ہے وہ دوسری دفعہ دنیا پر نہیں آسکتا۔ درست نہیں ہے۔ بلکہ بطریق علم میزان غلط ہے۔ مگر وہ ہے وضیا میں رجوع کریں۔

مولانا! یہ تو علمی سوال ہے۔ اور اس جماعت کی علمی استعداد معلوم۔ قرآن شریف کی کسی آیت کا مطلب قواعد عربیہ کے خلاف بیان کرنا تو اس جماعت کا عام معمول بلکہ اسی امر پر ان کے مذہب کی بنا رہے۔ غضب تو یہ ہے کہ یہ جماعت خود ساختہ عبارت کو بھی قرآن شریف کی آیت قرار دے لیتی ہے۔ یا کلمات قرآن کو مختلف مواضع سے لیکر اور ایک جگہ جمع کرکے آیت کہ لیتی ہے حالانکہ قرآن شریف وجودات ارلجہ سے موجود ہے۔ مثال کے لئے لاہوری پیغام صلح کے وہ الفاظ پیش کئے جاتے ہیں۔ جو آپنے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۹ جون ۱۹۱۴ء میں نقل کئے ہیں۔ کہ صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے اس حکم پر کہ ان کے مریدان خاص انجمن اشاعت اسلام لاہور میں چندہ نہ دیں۔ یہ نقص کرتے ہیں۔ کہ ان کا یہ حکم بالکل خلاف شرع ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا یہ کھلا ارشاد ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اے مومنو! اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور اشاعت اسلام سے زیادہ اور کوئی نیک اور عمدہ اللہ کی راہ نہیں۔" انتہی۔

خاکسار نے قرآن شریف میں اس آیت کو نہیں پایا۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نعمت حفظ قرآن سے بھی بہرہ ور ہے۔ اور بعض دیگر جلیل القدر حفاظ سے بھی دریافت کیا۔ کوئی اس آیت کا پتہ نہیں بتاتا۔ کیا آپ اڈیٹر پیغام صلح سے اس آیت کا پتہ دریافت کر دیں گے؟ دیدہ باید۔

مجھے خیال ہے کہ آپ اڈیٹر پیغام صلح کی طرف سے یہ عذر کر دیں گے۔ کہ وہ بیچارہ نہ حافظ ہے نہ عالم۔ اس سے ایسی غلطی ہونی ممکن ہے۔ لیکن میں آپکو ان کے ایک بڑے عالم و فاضل اور بخیال خود فضل مولوی صاحب کی بات بتاؤں کہ انہوں نے بھی ایک دفعہ مجھ سے گفتگو کرتے کرتے یہ سنا دیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ۔ اور ترجمہ یہ کیا۔ اے مومنو۔ خدا سے ڈرو تو خدا تمکو علم دیگا۔" حامل خاکسار کے جیب میں تھی جھٹ مولوی صاحب کے سامنے رکھدی۔ اور کہا۔ کہ حضرت قرآن مجید میں سے یہ آیت نکالدیجئے۔ مولوی صاحب بہت دیر تک ورق گردانی کرتے رہے۔ لیکن نکال نہ سکے۔ وہ مولوی صاحب مولوی مبارک علی سیالکوٹی ہیں اس کی نسبت بھی شاید آپ یہ کہدیں کہ زبانی مناظروں میں ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے میں آپکو ان کی جماعت کے ایک بڑے مصنف مرزا خدا بخش صاحب کی کتاب برائے نام عسل مصفےٰ کا شہد بھی چکھاؤں کہ اس میں کیا کیا گھوٹ ملایا ہے۔ اور جالوٹ بنائی ہے۔

سنن دارقطنی کی روایت کسوف وخسوف نقل کرکے اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حالانکہ یہ روایت مرفوع جمہور موقوف علی الصحابی بھی نہیں۔ بلکہ قول تابعی ہے۔ اور وہ بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ اسی طرح عسل مصفےٰ میں متعدد حوالجات میں ایسا ہی کیا ہے۔ اصل کتاب کی عبارت کو کاٹ چھانٹ کر اپنا مطلب نکالا ہے یا تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔ اسپر بھی خاکسار کو خیال آتا ہے۔ کہ آپ کہدیں گے۔ کہ مرزا خدا بخش صاحب بھی گو وہ اپنی جماعت میں عالم سمجھے جاتے ہوں۔ لیکن دراصل عالم نہیں ہیں اور وہ بحکم نقل را چہ عقل۔

اس لئے بمصداق کل الصید فی جوف الفرا ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ خود آنجناب مرزا صاحب آنجہانی کے بعض حوالجات نقل کرتا ہوں۔ جو انہوں نے بحیثیت مجددی و بدعوے مسیحیت و مہدیت دئے ہیں۔ آپ اپنے آئینہ وساوس میں متعدد مقامات پر لکھتے ہیں۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ۔ مرزا صاحب کی یہ آیت بھی قرآن مجید محفوظ و مکتوب میں اس ترتیب نہیں ملتی۔ اس کے متعلق زلت قلم یا سہو کاتب کا عذر نہیں ہو سکتا کیونکہ مرزا صاحب نے اس کی واو کو تفسیری قرار دیکے اس سے اپنے مدعا پر دلیل قائم کی ہے۔ مرزا صاحب کا یہ سلوک کتاب اللہ ہی سے نہیں۔ بلکہ کتاب الرسول سے بھی یہی سلوک ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح بخاری كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کو اپنے ازالہ اوہام میں نقل کرتے وقت اس کے دو ٹکڑے کرتے ہیں۔ اور دوسرے ٹکڑے کے ساتھ الفاظ بل ھو زیادہ کرکے یوں بل ھو امامکم منکم لکھتے ہیں۔ جس سے ان کا مطلب بآسانی نکل سکتا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم نبی اسرائیل کا نبی نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس امت مرحومہ سے ایک امام ہوگا جس کی صفت مسیح ابن مریم ہوگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جب تک اس حدیث میں بل ھو کے الفاظ زیادہ نہ کئے جاویں مرزا صاحب مسیح نہیں بن سکتے۔ اب نتیجہ بالکل صاف ہے۔ کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود بھی نہیں ہیں۔"

لطیفہ۔ پیغام صلح اور مولوی مبارک علی صاحب اور خود مرزا صاحب نے جو جو آیتیں پیش کی ہیں ان کے پہلے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لکھا ہے۔ اس سے خیال گذرتا ہے۔ کہ قرآن دانی میں قادیانیوں کا مبلغ علم صرف اسی قدر ہے۔ کہ جس نیک عبارت کے ساتھ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لگا لیا جائے۔ وہ قرآن مجید کی آیت بن سکتی ہے۔ اگرچہ قرآن مجید میں موجود بھی نہ ہو۔ اور حفاظ کو یاد بھی نہ ہو۔ سبحان اللہ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ۔ اس سے زیادہ عجیب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے ازالہ اوہام میں قرآن مجید کے ایک ایسے نسخے کا پتہ دیتے ہیں۔ جو انکو کشف میں دکھایا گیا۔ اور اس میں إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَرِيبًا مِنَ الْقَادِيَانِ

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا معہ نتیجہ

لکھا ہے۔ اگرچہ اس قرآن شریف میں جو بوساطت خاتم الرسل ہمارے پاس موجود ہو اور ہمکو محفوظ ہے۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر لکھا ہے۔

اسی طرح کے اور بہت سے حوالے بھی ہیں۔ جو قادیانی لٹریچر کے شائقوں کے لئے ہم دوسرے وقت میں لکھ سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت اسی پر بس کرتے ہیں ؎

بپایاں رفتہ ایں دفتر حکایت ہمچناں باقی
بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی
(سیالکوٹی)

اڈیٹر۔ گو یہی مثالیں کافی ہیں۔ مگر ایک مثال میں بھی اضافہ کرتا ہوں۔ جو پیغام پارٹی کے امیر قوم مولوی محمد علی صاحب (اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز) کے قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ آپنے ریویو بابت فروری ۱۱ء میں آیت لکھی ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا انا خلقناکم من ذکر و انثیٰ۔ اور ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا ہے حالانکہ یا ایھا الناس ہے۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے بھول چوک سہو بھی جاتی ہے۔

لطیفہ۔ کہ ایک دفعہ مرزا صاحب کے عربی الہام میں غلطی تھی۔ تو اعتراض ہوئے پر آپنے فرمایا۔ ہاں علم نحو کے قاعدے سے تو غلط ہے۔ مگر خدا قادر ہے جس طرح چاہے بولے۔ وہ ہمارے مصنوعی قواعد کا پابند نہیں۔" وہ چاہے ہاتھی کو ہتھنی کہے یا ہتھنی کو ہاتھی (معقول)

سنیت رفع الیدین

تعمیل ارشاد ثنائی

(از مولوی عبدالحمید صاحب از حیدرآباد دکن)

قاریان کرام اس عنوان پر متحیر نہ ہوں۔ بلکہ مہربانی فرما کر ۱۱۔ ذوالقعدہ ۳۲ھ کا اخبار اہلحدیث صفحہ ۶ کالم اول ملاحظہ فرماویں۔ تو واضح ہوگا۔ کہ عالیجناب شیر اسلام مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی (متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ وضاعف ثوابہ جمیلہ وحسناتہ) اڈیٹر اہلحدیث نے ناظرین والا تمکین کی فرمائش پر مجھ ہیچمدان کے سپرد فرمایا ہے کہ میں اہلحدیث کے مذہب کے متعلق آمین کی طرح سے دوسرے مسائل پر بھی مضامین لکھوں۔ اس لئے تعمیل ارشاد ثنائی اس مضمون کا عنوان قائم کیا گیا۔ اور آئندہ بھی اسی عنوان سے مذہب اہلحدیث کے مسائل انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہونگے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

معزز ناظرین اگر ذرا تکلیف فرما کے سنہ ماسبق کے اہلحدیث اخبار کی فائل ملاحظہ فرمائیں گے تو واضح ہوگا کہ مخزن ثنائی مسلہ بابت ماہ جنوری ۱۳ء کے صفحہ ۵ کالم ۲ میں کمترین کا مضمون "قراۃ خلف الامام" شایع ہوچکا ہے۔ لہذا ہمارے ناظرین یاد رکھیں۔ کہ باب فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر کو چھوڑ کر دوسرے مضامین جب فرصت اپنی لیاقت کے موافق انشاء اللہ لکھتا رہونگا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

رفع یدین

واضح ہو۔ کہ رفع الیدین سنت غیر موکدہ ہے۔ اور رفع کی احادیث صحیح کثیر اور مشہور ہیں۔ اور عدم رفع کی ضعیف اور قلیل ہیں۔ جیسا کہ ناظرین کرام کو اس مضمون کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہوجاویگا۔

احادیث رفع

(۱) صحیح بخاری میں (مندرجہ ذیل حدیث اور دو طرق سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کی گئی) ہے

عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما کذلک ایضاً وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرنے کے لئے تکبیر کہتے۔ تو اپنے ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے۔ تو اسی طرح اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد۔ اور سجدوں میں آپ ایسا نہ کرتے تھے۔ (یعنے دونوں سجدوں کے درمیان آپ رفع یدین نہ کرتے تھے)

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن نافع ان ابن عمرؓ کان اذا دخل فی الصلوٰۃ کبر و رفع یدیہ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ و رفع ذلک ابن عمرؓ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نافع راوی ہیں۔ کہ عبداللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے۔ تو تکبیر کہتے۔ اور اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اور دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو اپنے ہاتھ اٹھاتے اور عبداللہ بن عمرؓ نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا۔ (یعنے یہ کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھی)

(۳) صحیح مسلم میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ وقبل ان یرکع واذا رفع راسہ من الرکوع ولا یرفعھما بین السجدتین

حضرت ابن عمرؓ ناقل ہیں۔ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپنے نماز شروع کی۔ تو آپنے مونڈھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اور رکوع کرنے سے قبل اور بعد بھی رفع یدین کی۔ اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھائے۔

(۴) سنن ابی داؤد میں (یہ حدیث اور تین طرق سے کسی قدر الفاظ مختلفہ کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کی گئی ہے)

عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع

سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ جب آپ نماز شروع کرتے اور جب رکوع (میں جانے کا) ارادہ فرماتے اور جب رکوع (کر چکے) بعد سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر بلند فرماتے۔

ahmadiyyamuslim.de

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الرکعتین کبر ورفع یدیہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو تکبیر کہکر ہاتھ اٹھاتے۔

(۶) جامع ترمذی میں ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع وقال ابو عیسیٰ حدیث ابن عمرؓ حدیث حسن صحیح

سالم اپنے والد (عبد اللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی۔ اور جب رکوع کیا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا مونڈھوں تک اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ امام ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عمرؓ کی حسن صحیح ہے۔

(۷) سنن نسائی میں (یہ حدیث اور ۶ طرق سے کسی قدر تغیر لفظی کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کیگئی) ہے

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم یکبر قال وکان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع ویفعل ذلک حین رفع رأسہ من الرکوع ویقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک فی السجود۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ نماز شروع کرتے۔ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے۔ (حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ کہ جب آپ رکوع (میں جانے) کے لئے تکبیر کہتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو بھی رفع یدین کرتے۔ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرتے۔

(۸) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین

حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے۔ مگر دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو نہ اٹھاتے۔

(۹) موطا امام مالک میں ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعھما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ وربنا لک الحمد کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان اور سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ نہ اٹھاتے۔

(۱۰) سنن دارمی میں ہے۔

سالم اپنے باپ (عبد اللہ بن عمرؓ) سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور ہاتھ اپنے مونڈھوں تک اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ کو اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تھے۔ تو بھی اسی طرح کرتے تھے۔ اور دونوں سجدے یا کہا کہ۔ سجدوں کے درمیان میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

(۱۱) جزء رفع یدین مصنفہ امام بخاری میں (یہ حدیث اور دس طرق سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ ہم معنے روایت کی گئی ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا استفتح واذا رکع رفع یدیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(ناظرین کرام پر واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ مرفوعہ بالا حدیث کو عبد اللہ بن عمرؓ سے ۲۲ طریقوں سے ائمہ محدثین مثلاً امام بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی ابن ماجہ۔ امام مالک۔ دارمی نے روایت کیا ہے) (۱) صحیح بخاری میں (اور صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد جامع ترمذی۔ نسائی (۷ طرق) سنن ابن ماجہ۔ دارمی اور جزء رفع یدین (۱۰ طرق) میں کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنے روایت) ہے

عن ابی قلابۃ انہ رأی مالک بن الحویرث اذا صلی کبر ورفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ھکذا

ابو قلابہ ناقل ہیں۔ کہ میں نے مالک بن حویرث کو دیکھا جب انہوں نے نماز (شروع) کی۔ تو تکبیر کہی۔ اور رفع یدین کی اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا۔ تب بھی رفع یدین کی۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع یدین کی۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

ناظرین نے دیکھ لیا کہ یہ حدیث بھی اصحاب صحاح ستہ وغیرہ سے ۱۴ طرق سے مروی ہے۔

(۱۳) صحیح مسلم میں ہے۔

عن وائل بن حجر انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلوٰۃ ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسری فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعھما وکبر فرکع فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ فلما سجد سجد بین کفیہ

وائلؓ بن حجر روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے دیکھا

(حاشیہ، ہاتھ سے لکھا ہوا) القرآن العظیم — ترجمہ قرآن مجید کے عظیم الشان ہونے کا ثبوت ... صفحہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی۔ تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ (اور) تکبیر کہی۔ پھر اپنے ہاتھ کپڑے میں ڈھانک کر بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ رکھا اور جب آپ نے رکوع (میں جانے) کا ارادہ فرمایا۔ تو کپڑے سے ہاتھوں کو (باہر) نکالا پھر رفع یدین کر کے تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو ہاتھوں کو اٹھایا۔ اور جب سجدہ کیا۔ تو دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سجدہ کیا۔

(۱۴) سنن ابن ماجہ میں (سنن ابی داؤد (۲ طرق) جامع ترمذی (سنن نسائی (۲ طرق) سنن دارمی۔ جزء رفع یدین (۲ طرق) سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ بہم معنی روایت) ہے۔

عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام فاستقبل القبلۃ فرفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ فلما رکع رفعہما مثل ذلک فلما رفع رأسہ من الرکوع رفعہما مثل ذلک

وائل بن حجر سے روایت ہے۔ (میں نے اپنے دل میں کہا میں دیکھوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے ہیں۔ آپ کھڑے ہوئے۔ اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔ اور دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائے۔ جب رکوع کیا۔ تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھایا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔ تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھایا

(یہ حدیث بھی ۱۳ طرق سے مروی ہے۔ جیسا کہ ناظرین پر روشن ہو گیا ہوگا)

(۱۵) سنن نسائی میں ہے

عن علقمۃ ابن وائل حدثنی ابی قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ھکذا واشار قیس الی نحو الاذنین

علقمہ بن وائل کہتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی سو میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی اور جب رکوع کیا۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا۔ تو اس طرح (اور قیس نے جو راوی ہیں اس حدیث کے دونوں کانوں تک اشارہ کیا) آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا

(۱۶) سنن ابی داؤد میں (اور اسی کے قریب قریب ترمذی اور ابن ماجہ اور جزء رفع یدین میں دو طرق سے روایت) ہے

عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قرأتہ واذا اراد ان یرکع ویصنعہ واذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلاتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک وکبر

حضرت علی رض حکایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فریضہ ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو تکبیر کہتے۔ اور اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب قرأت ختم کر کے رکوع (میں جانے کا) ارادہ فرماتے۔ تو بھی ایسا ہی کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب رکوع سے (سر) اٹھاتے۔ تو پھر یہی عمل (یعنی رفع یدین) کرتے لیکن جب آپ بیٹھے ہوتے تو کسی نماز میں کہیں ہاتھ نہ اٹھاتے (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرتے) ہاں جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے۔ اور تکبیر کہتے۔

(۱۷) تنویر المقباس میں ہے۔

اخرج الحاکم عن علی بن ابی طالب قال لما نزلت ھذہ الاٰیۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ النحیرۃ التی امرنی بھا ربی قال انھا لیست بنحیرۃ ولکنہ یامرک اذا تحرمت للصلوٰۃ ان ترفع یدیک اذا کبرت واذا رفعت رأسک من الرکوع فانھا صلوتنا وصلوٰۃ الملائکۃ الذین فی السموات السبع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الایدی من الاستکانۃ التی قال اللہ عزوجل فما استکانوا لربھم وما یتضرعون۔

حاکم نے حضرت علی رض سے نقل کی ہے۔ کہ حضرت علی رض نے کہا جب آیۃ انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت جبرئیل سے) پوچھا۔ کہ میرے رب نے مجھکو جس نحر کا حکم فرمایا ہے اس سے کیا مراد ہے۔ (حضرت جبرئیل نے جواباً) کہا اس سے قربانی مراد نہیں ہے۔ بلکہ (اس سے) اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ حکم فرمایا ہے۔ کہ جب آپ نماز پڑھنے کے لئے تحریمہ باندھنے کا قصد فرماویں۔ تو اپنے ہاتھوں کو اللہ اکبر کہتے وقت اٹھائیں۔ اور جب رکوع سے سر اٹھائیں (تب بھی ہاتھوں کو اٹھائیں) کیونکہ ہماری اور ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی (اسی طرح) نماز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رفع یدین کرنا اس عاجزی کی صورت ہے۔ جسکو اللہ عزوجل نے (قرآن مجید میں) فرمایا ہے "پھر عاجزی نہ کی اپنے رب سے اور زاری نہ کرتے تھے"

(۱۸) سنن ابی داؤد میں (اور اسی کے مانند جامع ترمذی سنن ابن ماجہ اور جزء رفع یدین) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوٰۃ جعل یدیہ حذو منکبیہ واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع للسجود فعل مثل ذلک واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلک

حضرت ابوہریرہ رض نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تھے۔ تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر کرتے (یعنی اٹھاتے) تھے اور جب رکوع کرتے تو (بھی) اسی طرح کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب سجدہ (میں جانے) کے لئے (رکوع سے سر) اٹھاتے۔ تو (پھر) رفع یدین کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ تو یہی عمل کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے)

(۱۹) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

ahmadimuslim.de

عن میمون المکی انه رای عبد الله بن الزبیر وصلی بهم یشیر بکفیه حین یقوم وحین یرکع وحین یسجد وحین ینهض للقیام فیقوم فیشیر بیدیه فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رایت ابن الزبیر صلی صلوۃ لم ار احدا یصلیها فوصفت له هذه الاشارۃ فقال ان احببت ان تنظر الی صلوۃ رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقتد بصلوۃ عبد الله ابن الزبیر

میمون مکی سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے عبداللہ ابن زبیر کو امامت کرتے ہوئے دیکھا (اسطرح پر کہ) جب کھڑے ہوتے۔ اور جب رکوع کرتے۔ اور جب سجدہ کرتے۔ تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے (یعنے رفع یدین کرتے) اور جب قیام کے لئے اٹھنے کا ارادہ کرتے اور کھڑے ہوتے۔ (یعنے دو رکعت پڑھکر) تو بھی ہاتھ کا اشارہ کرتے (یعنے جو دیکھا۔ تو بڑا تعجب ہوا۔ اور اس لئے) میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میں نے (عبداللہ ابن زبیر کو دیکھا اسطرح) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ جیسا میں نے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر میں نے ان سے اس اشارہ (یعنے رفع یدین) کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا۔ اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کی آرزو ہے۔ تو عبداللہ ابن زبیر جیسی نماز پڑھا کرو۔

(۲۰) سنن ابن ماجہ میں ہے:۔

عن انس رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرفع یدیه اذا دخل فی الصلوۃ واذا رکع

حضرت انس رض (سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے۔

(۲۱) جزء رفع یدین میں ہے:۔

عن انس رض قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرفع یدیه عند الرکوع

حضرت انس رض راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے

(۲۲) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابی الزبیر ان جابر بن عبد الله کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیه واذا رکع واذا رفع راسه من الرکوع فعل مثل ذلک ویقول رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فعل ذلک

ابو الزبیر کہتے ہیں جب جابر بن عبداللہ نماز شروع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو (بھی) رفع یدین کرتے۔ اور کہتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا

(۲۳) جزء رفع الیدین میں ہے۔

عن عمر رض بن الخطاب عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی هریره عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن جابر رض بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن عبید رض بن عمیر عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابن عباس رض عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم کان یرفع یدیه عند الرکوع واذا رفع راسه

حضرات عمر رض۔ ابوہریرہ رض جابر رض بن عبداللہ عبید رض بن عمیر رض (اپنے باپ سے) ابن عباس رض ابو موسیٰ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب آپ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

(۲۴) سنن ابن ماجہ (میں طریقہ سے) اور مسند امام احمد صحیح بخاری سنن ابی داؤد وجامع ترمذی سنن نسائی اور منتقی ابن جارود میں ہے۔

عن ابی حمید الساعدی قال سمعته وهو فی عشرۃ من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم احدهم ابو قتاده بن ربعی قال انا اعلمکم بصلوۃ رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا قام الی الصلوۃ اعتدل قائما ورفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه ثم قال الله اکبر واذا اراد ان یرکع رفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه فاذا قال سمع الله لمن حمده رفع یدیه فاعتدل فاذا قام من الثنتین کبر ورفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه کما صنع حین افتتح الصلوۃ۔

ابو حمید ساعدی سے روایت ہے۔ محمد بن عمرو بن عطا نے کہا۔ میں نے ان سے سنا اس وقت جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں میں بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک ابو قتادہ بھی تھے۔ غرض ابو حمید رض نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر اللہ اکبر فرماتے۔ اور جب رکوع کا قصد کرتے۔ تو دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو اللہ اکبر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ انکو مونڈھوں کے برابر کر دیتے۔ جیسے شروع نماز میں کیا تھا۔

باقی باقی

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

(از مولوی احمد الدین صاحب شاہجہانپوری)

حدیث ہذا میں دو امر قابل غور ہیں۔ ایک تو محل کی تشریح کہ اکذب الحدیث کا محل پر حمل گو صحیح ہے مگر اس محل میں نکتہ کیا۔ دوسرے ظن کے اکذب الحدیث ہونے کی تنقیح اور اکذبیت کی توضیح۔ محل کی صحت کے متعلق تو بعض حضرات نے کچھ لکھا ہے جسکو ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا لہذا پھر اسپر زور دینا مناسب نہیں ہاں اتنا عرض کرنا مناسب ہے۔ کہ جیسے حدیث مذکور میں فعل قلب کو محمول علیہ بنایا گیا۔ اور فعل جوارح کو محمول بہ۔ ایسے ہی دوسری حدیث میں اسکا عکس بھی آیا ہے جیساکہ حضور نے فرمایا فان الکذب ریبة۔ اس حدیث میں ریبہ فعل قلب ہے۔ جو کہ محمول بہ ہے۔ مطلق

جوارح کذب پر ہے۔ علیٰ ہذا غور کرنے سے اور بھی اس قسم کی بہت سی مثالیں مل سکیں گی جن سے محل میں تو کوئی مناقشہ نہ رہا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس میں سر کیا ہے۔ کہ حضور نے ایسا کہا۔ واضح رہے کہ محمول علیہ ذات کے مرتبے میں ہوتا ہے۔ اسی واسطے اس کا اظہر ہونا ضروری امر ہے۔ حضور پرنور نے ظن کو محمول علیہ بنا کر اشارہ کر دیا کہ جس کو تم اجلی واظہر کذب کی نسبت کم جانتے ہو۔ یہ تو کذب سے بھی اخبث اور خبیث ہونے میں روشن تر ہے جیسے کذب سے ہر فرد بشر متنفر ہے۔ علیٰ ہذا ظن سے بدرجہ اولیٰ تنفر و گریز چاہئے۔ اور چونکہ ظن [illegible] امراض اور پوشیدہ تھا کو دق کی طرح انسان کے لئے نہایت ہی مضر ہے۔ لہٰذا اس کو اکذب الحدیث فرمایا اور یہ بھی ہے۔ کہ بدگمانی نفاق یا نفاق کا شعبہ ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ نفاق ایمان کا بیخ کن عدو ہے بنا بریں حضرت نے بدگمانی کو کذب سے بھی ابتر جانا۔ اور اکذب الحدیث فرما کر اس سے اجتناب کی تاکید فرمائی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ جیسا نفاق فعل قلب پر کذب فعل جوارح کو۔ یہ ان المنافقین لکاذبون میں حل کیا۔ ایسے ہی یہاں بھی ہے۔ اکثر فسادات اور حسد و بغض کی جڑھ اسی کو تصور کرنا چاہئے۔ اور اسی نیک بخت بدگمانی نے ہزاروں کو تباہ کیا۔ خاصکر اہل علم اور حفاظ قرآن کو اس میں بہت ہی حصہ ملا۔ یعنی ہم جنس کے فروغ کو دیکھکر بلکہ صورت ہی کو دیکھکر بدگمانی کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور اس کے عیوب کے تجسس میں ہر طرح سے متوجہ ہوئے اگر کچھ نہ ملا۔ تو جاہل بے علم تو ضرور ہی کہدیا۔ اگر اس کو بھی کام نہ چلا۔ تو دوسرا رخ بدلا۔ کہ اسکو خفیہ دہریہ اور بے دین کا خطاب دیا۔ غرض جب تک کوئی حکم نہ لگالیں گے چین نہیں۔ سچ ہے ؎

بیا عقل دیں سے نہ کچھ کام انہوں نے
کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

پر تجسس عیوب کا اور حکم تکفیر یا دہریہ ہونے کا کوئی لگا ہی گیا۔ اس وجہ سے کہ ہمارے ہم جنس کی خوش بیانی خوش الحانی سنکر اور عمدہ تقریر تحریر دیکھکر ہم کو کوئی پھر نہ جائے۔ اور ہماری عزت میں تذلل واقع نہ ہو۔ اور ہماری آؤ بھگت میں کسی قسم کا نقصان پیش نہ آئے یا ہمارے تعصب سے ہمکو کوئی علیحدہ نہ کر دے تو اس بدگمانی نے اپنے ہم جنس ہم مذہب۔ ہم پیشہ بھائی پر یہ عنایت کی۔ کہ اسپر افترا بھی کیا۔ جھوٹ بھی بولا۔ اسکی حقارت اور ذلت کے بھی مرتکب ہوئے۔ اور اپنے غرور اور انا خیر کا ثبوت دیا۔ غرض یہ سب کچھ بدگمانی نے کر دیا۔ نہ اپنے جاہ و جلال کا خیال ہوتا۔ نہ یہ بدگمانی کے شرارے اٹھتے۔ اگر مجھے طوالت کلام کا خوف اور حسن سبیل ستره الله کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو میں نام بنام مع تاریخ وسنہ ان حضرات کا ذکر کرتا جن سے میری ملاقات ہوئی۔ اور جنکی بچشم خود اونکی بداخلاقی اور بدگمانی کو دیکھا۔

مولوی لوگو۔ اس حدیث کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے۔ اور آیۂ وفی انفسکم افلا تبصرون کو پڑھتے ہوئے ذرا اپنے حال پر بھی نظر کرتے جانا ؎

تمہیں پہ ٹھہرے ہے اور رفیق دار اب اپنی منصفی کا
ذرا تو کہنا خدا لگی بھی فقط سخن پروری نہ کرنا

ہم تہ دل سے مولانا ابو الوفا کے لئے دست بدعا ہیں کہ اللہ آپکی عمر میں برکت کرے۔ ایسے مسائل پیش کر کے علماء کرام کو انکی غفلت پر متنبہ کرتے ہیں۔ جنکو اہلعلم کے زور قلم و زبان کی بیخ کنی و تشریح انہیں کے ہاتھوں کرتے ہیں۔ شاباش مولانا ؎

عمرت دراز باد تا دور مشتری
ما از تو بہرہ خوریم تو از عمر بہرہ ہی

میرے دوستو ؎

من نہ کردم شما حذر بکنید

(ناصر الدین)

ایاکم والظن

جناب مولانا ابو الوفا صاحب کے حل کا سوال جو اس حدیث کے متعلق ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب ان دو جملوں سے ہو جاتا ہے۔ کہ حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حدیث نفسی دوسری حدیث لفظی۔ اور یہ تقسیم کتب عقاید میں مسلمات سے ہے۔ اور اس کی بحث شروح تہذیب و شروح مسلم وغیرہ میں جابجا مذکور ہے۔ گو ضمناً ہی ہی بولا کرتے ہیں۔ حدیث النفس یا ما لم یحدث بہ نفسہ اختلاف کا یہ شعر کافی ہے۔ اس لئے دیگر کتب کی عبارت پیش کرنے کی حاجت نہیں ؎

ان الکلام لفی الفؤاد وانما
جعل الکلام علی الفؤاد دلیلا

دیکھئے تصدیق۔ ظن۔ وہم وغیرہ کلام نفسی یا حدیث نفسی کے قسم میں شمار کئے گئے ہیں۔ یہیں سمجھنا ب غور فرمائیں۔ کہ آپکا اعتراض یا سوال اس بنا پر ہے کہ آپنے اکذب الحدیث میں حدیث سے کلام لفظی مراد لیا ہے۔ اور اس کے مراد ہونے میں کلام ہے۔ اور کلام نفسی یا حدیث نفسی مراد ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ پس جس شق پر اعتراض ہے۔ وہ مراد نہیں اور جو مراد ہے اوسپر اعتراض نہیں۔ والعاقل تکفیہ الاشارة ہذا ما حدثت بہ نفسی واللہ اعلم (عبد السلام مبارکپوری از مبارکپور)

(۱) یہ جملہ ایاکم والظن موقع تحذیر میں واقع ہوا جیسے ایاک والاسد یا حدیث شریف میں وارد ہوا ایاکم ومحدثات الامور دیا فرمایا۔ ایاکم وکرائم اموال الناس یا اتق دعوة المظلوم۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جنس ظن ہی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ آگے اس کی علت بھی اسی عام لفظ میں فرمائی گئی۔ فان الظن اکذب الحدیث حالانکہ کلام اللہ میں فرمایا گیا۔ فاجتنبوا کثیرا من الظن اور علت میں فرمایا گیا۔ ان بعض الظن اثم۔ پہلی جگہ بزیادت لفظ کثیرا اور دوسری جگہ بزیادۃ لفظ بعض وارد ہوا۔ پس بظاہر حدیث و آیت میں تخالف ہے

(۲) دوسرا امر قابل غور یہ ہے کہ موقع تعلیل میں فرمایا گیا فان الظن اکذب الحدیث بصیغہ تفضیل ہیں یہ تفضیل کس پر ہے۔ اور کیوں کر ہے۔ کیونکہ بعض الظن کا گناہ ہونا یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے۔ لیکن مطلق ظن یعنی جنس ظن کا تمام حدیثوں سے اکذب ہونا غیر ظاہر ہے

(۳) تیسرا امر یہ ہے۔ کہ ایاکم والظن۔ فان الظن اکذب الحدیث میں ظن کا لفظ مکرر واقع ہے۔ اور دونوں جگہ معرف باللام ہے پس یہ لام موقع تحذیر اور موقع تعلیل میں بظاہر جنس کا معلوم ہوتا ہے۔ (عبد السلام مبارکپوری)

فتاوے

س نمبر ۶۰- فقہ محمدیہ میں ہے۔ کہ نہیں آتی اندازہ میں تھوڑے اور بہت حیض کی ایسی دلیل کے قائم ہو۔ ساتھ اوس کے تحقیق اسی طرح پاک ہونے کی مدت میں بھی کوئی دلیل نہیں آتی۔ یہ مسئلہ کتب فقہ شرح وقایہ ہدایہ وغیرہ کے بالکل خلاف ہے۔ میں اپنی ناقص عقل سے مسئلہ فقہ محمدیہ یوں سمجھتا ہوں۔ ایک روز اگر خون آوے وہ بھی حیض اور مہینے بھر اگر خون آوے وہ بھی حیض۔ اب اس فقرہ کا مطلب جیسا ہو۔ دل پسند سمجھا دیجئے۔

زبیدہ کو پہلی تاریخ سے حیض شروع ہوا۔ دس تاریخ تک رہا۔ اگر بند ہوگیا گیارہ کو پھر آگیا۔ خاکسار اس مسئلہ میں یہ دریافت کرتا ہے۔ کہ زبیدہ دس گیارہ کو صوم صلوٰۃ ادا کرے یا نہیں (ملا محمد بشیر)

ج نمبر ۶۰- حنفیہ کے نزدیک بموجب ایک حدیث کے حیض کی اقل اور اکثر مدت محدود ہے۔ مگر جس حدیث کی بنا پر یہ حد مقرر کرتے ہیں۔ وہ حدیث صحیح نہیں۔ اس لئے فقہ محمدی والے نے لکھا ہے۔ کہ حد کوئی نہیں۔ ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض اس بنا پر زبیدہ صرف دس تاریخ کو صوم وصلوٰۃ کرے۔ گیارہ کو حیض شمار کرے۔ (۳۰ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۶۱- مشرک دھوبی نے کلپ لگا کر کپڑے کو دیا۔ اور گمان غالب ہے۔ کہ بد احتیاطی سے کلپ لگایا گیا ہوگا۔ اس صورت میں کپڑے کو استعمال میں لانا کیسا ہے۔ (ملا محمد بشیر ریاست جہابوہ)

ج نمبر ۶۱- گمان غالب ناپاکی کا ہے۔ تو اوس کپڑے کا استعمال کرنا درست نہیں۔ یا تو ایسے دھوبی سے دھلائے نہیں۔ یا اوس کے طریق دھلائی کی تحقیق کرکے تسلی کرلے۔

س نمبر ۶۲- ایک شخص جسکا مال بالکل حرام ہے اوس کی مزدوری کرکے اجرت لینا جائز ہے۔ یا نہیں (شیخ کلو از شہر سلطانپور)

ج نمبر ۶۲- حرام کمائی والے کی مزدوری کرکے اگر حرام مال ہی ملے۔ تو جائز نہیں۔ اگر اوس کی آمدنی کے ذریعے متعدد ہیں۔ تو جائز ہے۔

س نمبر ۶۳- اگر بقر عید کے علاوہ قربانی کی جاوے تو وہ نفلی ثواب ہوگا یا کیا (ایضاً)

ج نمبر ۶۳- بطور صدقہ کے جائز ہے۔ قربانی اوسکا نام نہ ہوگا۔

س نمبر ۶۴- سنی المذہب اہل شیعہ کو ثواب رسانی کرسکتے ہیں یا نہیں۔ (ر ر)

ج نمبر ۶۴- ثواب رسانی جائز ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ میت بوجہ کسی بداعتقادی کے ثواب کی اہل نہ ہو۔

س نمبر ۶۵- سنی المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ و مرزائیوں کی اقتدا جائز ہے یا نہیں (ر ر)

ج نمبر ۶۵- بموجب حدیث اجعلوا ائمتکم خیارکم ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر کہیں جماعت ہورہی ہو تو بحکم وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ملجانا جائز ہے

س نمبر ۶۶- سائل جو اہل ہنود اپنے بزرگوں کے نام سے چھوڑتے ہیں۔ اون کا کھانا جائز ہے یا نہیں (ر ر)

ج نمبر ۶۶- سائل مذکور اگر غیر اللہ کے تقرب میں ہیں تو اون کا کھانا بحکم آیت ما اھل بہ لغیر اللہ حرام ہے۔

س نمبر ۶۷- کسی عالم سنی المذہب کی درائت تمامی صحابہ کے درائت کے خلاف ہو۔ تو قابل عمل ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو صحت کی کیا دلیل ہے

ج نمبر ۶۷- صحابہ کی درائت خصوصاً تمامی صحابہ کی درائت جب تک کسی نص کے خلاف نہ ہو۔ تمام امت سے مقدم ہے۔ رسالہ اتباع سلف ص ۳۷ ملاحظہ ہو۔

س نمبر ۶۸- سر الشہادتین کے حاشیہ پر تحریر ہے کہ عبید اللہ ابن زیاد کا جب سر کٹا تو ایک سانپ دہن سے گھسکر ناک سے نکلگیا۔ یہ روایت صحیح ہے یا کیسی۔ اور شہادت کے واقع میں کون کتاب معتبر ہے (ر ر)

ج نمبر ۶۸- یہ روائت میری نظر میں کسی معتبر روایت سے نہیں گذری۔

س نمبر ۶۹- جنت کا وجود آسمان پر ہے یا زمین پر (ر ر)

ج نمبر ۶۹- قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے قیامت کے روز جو جنت ہوگی۔ وہ زمین پر ہوگی الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَوْرَثَنَا الْأَرْضَ - ۲ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۷۰- جواب ماثور جو کسی آیہ کریمہ کے پیچھے دیا جاتا ہے۔ جیسا ثمن یا تیکم بماء معین پڑھکر اللہ ربنا و رب العلمین - الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی پڑھکر بلی۔ سبح اسم ربک الاعلے پڑھکر سبحان ربی الاعلے۔ الیس اللہ باحکم الحاکمین پڑھکر بلی وانا علی ذلک من الشاھدین وغیرہ یہ امام اور ماموم یا قاری وسامع دونوں کے لئے حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ یا لبس امام ہی کے لئے اگر ماموم یا سامع کے لئے بھی کسی حدیث صحیح سے صراحتاً ثابت ہوتا ہو۔ تو براہ عنایت وہ حدیث شریف بعینہ تحریر فرماکر ممنون فرماویں (خاکسار عبد العزیز از شہر سرہند)

ج نمبر ۷۰- حدیث شریف میں من قرء کا لفظ آیا ہے یعنے جو پڑھے۔ وہی جواب دے البتہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدفعہ سورہ الرحمن پڑھی اور صحابہ کو فرمایا۔ کہ تم سے جنوں نے اچھا جواب دیا تھا جنوں نے کہا تھا۔ لا بشیئ من نعمک ربنا نکذب ولک الحمد اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سننے والے بھی جواب دیں تو جائز ہے۔ ۶ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۷۱- رنگ سرخ - گلابی - زرد - سبز وغیرہ پختہ وخام ولایتی آتا ہے۔ اوس سے رنگے ہوئے کپڑے کو زیب تن کرکے نماز پڑھنا - یا پختہ رنگ سے رنگے ہوئے پر جائز ہے۔ یا پختہ و خام دونوں پر۔ اور آیا عورت کو جائز ہے۔ یا عورت مرد - دونوں کو (محمد حسین رمضانپور)

ج نمبر ۷۱- بحکم حدیث شریف اجلت ما تتمکتم - جب تک شرع سے منع منصوص نہ ہو - جائز ہے۔ مرد - عورت سب کو جائز ہے

ahmadimuslim.de

متفرقات

مولانا ابوالوفا صاحب اخبار ہذا دو آئندہ ۲ جنوری کے اخبار کے مضامین مرتب فرما کر گورکھپور کے اسلامیہ جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ اخبار انکی عدم موجودگی ہی میں لکھا گیا اور چھپا ہے۔ اس لئے اس اثنا میں اگر کسی ایسے کام کی جو ان کے متعلق ہو تعمیل و تکمیل نہ ہو سکے۔ تو ناظرین معذور سمجھیں۔

غریب فنڈ میں اس ہفتہ از محبوب حسین صاحب ڈلیہ ۱۲ از رفیقونے فنڈ ۲ روپے وصول ہوئے۔ بقایا سابقہ ۴۰ سر کل عہ

افسوسناک موت گذشتہ ہفتہ ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب کی وفات کی خبر ایسے وقت میں موصول ہوئی۔ جبکہ کاپیاں پریس میں جا چکی تھیں۔ ڈاکٹر مرحوم کی وفات سے جو صدمہ اہل حدیث جماعت کو پہنچا ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اسی وفات کی خبر اطلاع دیتے ہیں جو درج ذیل ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! پشاور سے سید محمد جن ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب کی خبر دی ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر صاحب کا انتقال ہو گیا۔ آہ! میرے لئے پشاور کی لالٹین ٹوٹ گئی۔ اس کا چراغ گل ہو گیا۔ اور میں ڈاکٹر صاحب کے دیکھنے سے محروم۔ مرحوم پرانے اہلحدیث زمانہ کے سرد و گرم چشیدہ۔ کار آزمودہ نامور علماء کے صحبت یافتہ۔ اور اونچی تحریر و تقریر ملی سے دلچسپی رکھنے والے تھے۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں اولاد تھی۔ تینوں لڑکیاں قرآن شریف کی حافظ۔ سب سے چھوٹی لڑکی چند سال ہوئے۔ انکی زندگی میں فوت ہو گئی تھی۔ مرحوم کے علمی مضامین تحفہ سندھ۔ اشاعت السنہ (سفیر سندھ) اور اہلحدیث میں اکثر نکلتے رہے ہیں۔ وہ ایک با مذاق صحیح الفطرت سلیم المزاج۔ عامل و سنت۔ موحد۔ متبع سنت تھے خاکسار سے ایک خاص انس اور شغف تھا۔ افسوس ہم ان کا غم کھانے کے لئے پیچھے رہ گئے۔ اچھا خدا تعالیٰ انکو اپنی رحمت میں جگہ دے۔ ان کا ماتم صرف ان کے خاندان کے لوگوں کو نہیں بلکہ سب اہلحدیثوں کو ہے۔ وہ ایک با مروت صاحب سخاوت شخص تھے۔ اور رقم خرچ خرچ کر دوسروں کو حلقہ اتباع حدیث میں لانے والے۔ میں ان کے اوصاف گننے سے قاصر ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سے نیک سلوک کرے۔ وہ سب کے علانیہ و پوشیدہ سے واقف ہے۔ سب اہلحدیث جنازہ غائبانہ سے ممنون فرمائیں۔

خاکسار ابراہیم سیالکوٹی۔

افسوس کہ مفتی محمد فدا خان صاحب پشاوری بھی فوت ہو گئے۔ مرحوم ایک با اخلاق آدمی تھے جلسہ کانفرنس کے لئے اپنا مکان عطا فرمایا تھا۔ خدا غریق رحمت کرے۔

حافظ محمد حسین صاحب جناب مولوی عبدالرحمن خانصاحب قاضی ہیڈ روڈ (فرنٹیر اکس) کی وفات کی خبر دیتے ہیں۔

انتقال پر ملال مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی نے لخت جگر مولوی حکیم عبدالجبار صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر دی ہے۔ مرحوم نوجوان۔ صالح تھے۔ ان کے انتقال سے جو جناب حافظ صاحب کو صدمہ پہنچا ہے۔ وہ نہایت رنجدہ ہے۔ لائق بیٹوں کا پرورش پانا اور پھر والدین کو داغ مفارقت دے جانا ایک ایسا دلخراش سانحہ ہے۔ کہ جس کی یاد سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپکو صبر دے۔ ہم آپ کے اس رنج میں شریک ہیں۔ اور مرحوم کے لئے دعا مغفرت کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

ناظرین سے التماس ہے۔ کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے دعاء صبر۔

دوا اور دعا کے خواستگار اس حقیر کے دینی محبوں سے ایک شخص کو چھ سات سال سے درد شکم کا عارضہ لاحق ہے پہلے تو یہ درد برس یا چھ مہینے کے بعد اٹھا کرتا تھا۔ بعد ازاں دو مہینے ڈیڑھ مہینے کے بعد اٹھنے لگا۔ لیکن اب درد ہر روز اٹھتا ہے۔ پیٹ میں سخت درد محسوس ہوتا ہے جس سے مریض بالکل بیتاب ہو جاتا ہے۔ اور پیٹ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیتا ہے۔ اس وقت اس کی حالت بہت ہی ردی ہو جاتی ہے۔ اس عارضہ کے دفعیہ کے لئے پیہم بہت سے علاج کئے گئے۔ لیکن کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔

دوسرے محب کی ایک لڑکی جس کی عمر اب ڈھائی سال کی ہے۔ اپنے پاؤں سے نہیں چل سکتی۔ اس کے دونوں پاؤں گویا کہ بالکل لنج ہیں۔ دونوں پاؤں میں طاقت رفتار ذرا بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹری علاج کئے۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اس لئے یہ احقر حکیم صاحبوں کی خدمات میں کمال انکسار کے ساتھ التماس کرتا ہے۔ کہ کوئی صاحب از راہ ہمدردی دونوں مریضوں کے لئے مجرب اور نافع نسخے تجویز فرما کر اخبار اہلحدیث امرتسر میں مشتہر فرما کر مشکور فرما دیں۔ اور نیز دونوں کے مرض کے دفعیہ کی دعا کریں۔

الملتمس احقر العباد عبدالرؤف از امراؤتی ملک برار دکن

دوا دینے کو طیار رہوں اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۲ محرم بجواب سوال طبی عیسٰے میاں صاحب کو اطلاع دیں۔ کہ میں انکو اس شرط پر دوا دینے کو طیار رہوں۔ کہ آپ مہربانی کر کے دو غریب نادار اماماں مسجد کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرا کے مجھکو بذریعہ اخبار یا خط اطلاع دیں۔ اڈیٹر صاحب کی تصدیق پر میں دوائی ارسال کر دونگا۔

انشاء اللہ ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی صحت حاصل ہوگی۔ آپ کو یہ شکایت اس لئے پیدا ہوئی ہے۔ کہ آپ کے نخاعی اعصاب میں ورم پیدا ہو گیا ہے۔ اور مادہ غلیظ ہو کر منجمد ہو گیا ہے۔ جب تک تحلیل نہ ہو گا آرام نہیں ہوگا میں آپ کو مجرب دوائی روانہ کر دوں گا آپ صحت یابی کے بعد بطور شکریہ دو پرچہ اخبار مستحقین کے نام جاری کرا دیں۔

خاکسار نورالدین حکیم حاذق لاہور (موچی دروازہ)

انتخاب الاخبار

نہایت رنج و افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ حضور وائسرائے کے صاحبزادہ لفٹنٹ ہارڈنگ زخموں سے انتقال کر گئے۔

قیصر جرمنی تندرست ہو کر پھر میدان جنگ کو چلا گیا ہے۔

جرمن جنگی جہازوں نے جو سکاربرو۔ ہارٹل پول اور وھیٹبی (واقعہ انگلستان) پر گولہ باری کی تھی اس سے نقصان جان کے علاوہ ۲۲ لاکھ روپے کا مالی نقصان بھی ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکاربرو۔ ہارٹل پول اور وھیٹبی پر حملہ کرنے سے جرمنوں کی غرض یہ تھی۔ کہ انگریزی جنگی جہاز ادہر آئیں۔ اور ان سرنگوں سے جو اس طرف جرمنوں نے بچھا رکھی ہیں تباہ ہو جائیں۔

گورنمنٹ انگریزی نے خدیو مصر عباس حلمی پاشا کو تخت مصر سے علیحدہ کر کے انکی جگہ اون کے چچا حسین پاشا کو سلطان مصر بنا دیا ہے۔

خدیو عباس حلمی پاشا کی علیحدگی کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ اس نے ترکوں اور جرمنوں سے ملکر انگریزوں کے خلاف سازش کی

مشرقی میدان جنگ میں جرمن اور آسٹروی فوجیں روسی فوجوں کے ساتھ نہایت خونریز جنگ میں مصروف ہیں۔

روسیوں کو اپنے مورچے چھوڑ کر پیچھے ہٹ جانا پڑا ہے۔ لیکن روسیوں کا دعوے ہے۔ کہ ان کی اس پسپائی سے انکی حالت بہتر ہو گئی ہے۔

اخبار لنڈن ٹائمز کی رائے میں روسیوں کی اس پسپائی اور سخت خونریز جنگ میں مصروفیت کے باعث کراکو کے محاصرہ اور سلیشیہ پر حملہ کو کسیقدر دور زمانہ پر ڈالدیا ہے

روسیوں کا دعوے ہے۔ کہ انہوں نے گلیشیہ میں آسٹروی فوجوں کی پیشقدمی روکدی ہے۔ اور آسٹروی قلعہ پرزمسل کی فوجوں نے روسی فوج پر حملہ کر کے ان کی صفوں کو درہم برہم کرنے کے ارادہ میں ناکامی رہی

روسی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے جرمنوں کو دریائے بزورا اور آسٹروی فوج کو دریائے بندر پر شکست دی۔

ایک اطالوی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سرویہ سے جو بچی کھچی آسٹروی فوج واپس آسٹریا آئی ہے اس کے پاس نہ کوئی توپ ہے نہ ہی بندوق

آسٹریا کی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ سرویہ میں آسٹروی فوج کو اس لئے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپہ سالار جنرل پوٹیوہارک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک یوجین کا تقرر ہوا ہے۔

ٹریسٹ (آسٹریا) کا امریکن قونصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اسوقت ۲۸ کلکتہ اور بمبئی کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیڑیں دیتی ہے جن کو وہ خود ذبح کر کے کھانا پکاتے ہیں۔ چاول اور روٹی ان کے لئے بکثرت مہیا کی جاتی ہے۔

ایک امریکن جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ تین ماہ میں وہ تیار ہو کر محکمہ بحر کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے رستے سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے لئے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کے لئے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا جائے۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ لبرٹی سے تجارت کھل گئی ہے

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے بدھ کی رات کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

امسٹرڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ متحدہ سپاہ نے مقامات لومبرٹسائڈ سینٹ جارجز۔ ویسٹنڈ۔ کیمس سٹوٹ۔ لینگ مارک پیشنڈل اور مورسلیڈ پر قبضہ کر لیا ہے

فرانس کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ متحدہ افواج قابل اطمینان طریقہ سے پیشقدمی کر رہی ہیں

لنڈن میں جو ہندوستانی سپاہی زخمی صحتیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے درخواست کی ہے۔ کہ میدان جنگ میں جانے سے پیشتر انہیں لنڈن کی سیر کر لینے دی جائے۔

امریکہ کا جہاز ٹینسی سکندریہ سے روانہ ہونے والا تھا۔ لیکن ساحل شام پر جنگی کارروائیوں کا نشو و نما دیکھکر اسنے اپنی روانگی ملتوی کر دیا ہے

جنوب مغربی جرمن افریقہ کی فوج نے پرتگال کے افریقی علاقہ انگولا پر حملہ کیا ہے۔ جس پر گورنمنٹ پرتگال نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ انگلستان کی تائید میں جنگ میں حصہ لینے کو تیار ہے۔

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ وان کے قریب ان کی ترکوں سے جنگ ہو رہی ہے۔

فرانسیسی پارلیمنٹ کا ۲۲ دسمبر کو پیرس میں اجلاس ہوا۔

فرانسیسی گورنمنٹ بورڈو سے پھر پیرس میں واپس آگئی ہے۔

ایک جرمن اخبار لکھتا ہے۔ کہ ہم ہنوز منزل مقصود سے بہت دور ہیں۔ بے تعلق سلطنتوں میں سے اکثر ہمارے خلاف ہیں۔ ایک اور بڑی سلطنت اور مشرق کی دو جنگجو قومیں دشمنوں کے ساتھ شامل ہونے والی ہیں

مومیائی

فی تولہ ۱۶ ۱ عہ

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل
ردق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے
جریان یا کسی وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو
یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی
ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی
طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد
عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں
استعمال کی جاسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ر دو چھٹانک ۱عہ پاؤ بھر ۲ عہ محصول وغیرہ
ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب احمد بنارسی کلکتہ سے فرماتے ہیں۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک مومیائی
منگوائی تھی۔ جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرماکر بہت جلد
ایک چھٹانک مومیائی وی پی ارسال فرمادیں (۵ نومبر ۱۹۱۴ء)

جناب صاحب زادہ صاحب موضع جنگل ہوا ضلع بستی سے تحریر فرماتے
ہیں۔ عرصہ ہوا آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کی تھی۔ معاف فرمائیے۔ آپ کی
مومیائی فی الحقیقت لاجواب قابل قدر ہے۔ مہربانی کرکے اب آپ ایک چھٹانک
مومیائی بصیغہ ویلیو بہت جلد بنام مولانا عبد الستار صاحب ناظم مدرسہ
اسلامیہ ۔۔۔۔ روانہ کریں۔ تا دیانم آپکو خیال ہوگا کہ میں کئی دفعہ منگا چکا ہوں
(۱۲ نومبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

اسلام اور علمائے فرنگ۔ اسلام کی صداقت وحقیت پر عالمان یورپ کی رائیں ۳ر

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے

حضرت مولانا اسمعیل شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب
بریلوی کے نادر حالات سوانح و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہمسری یا رتبہ نصیب ہوئی۔ جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری
کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی
کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے محاصرہ میں آگیا۔ اور جنابہ
سے تائب ہوا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن
کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت
سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے
ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکو کار ہوگئیں۔ جو حج پر گئے۔ تو راستہ میں انگریزوں نے
انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے۔ الغرض وہ
بطبیب خاطر مسلمان ہوئے۔ اسی ضمن میں مولانا اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبد الحی
کے بھی مذکور ہیں۔ جو نہایت دلچسپ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیں

اصلی قیمت دو روپے ۲ر رعایتی ڈیڑھ روپیہ ۱عہ۸

قسطنطنیہ قسطنطنیہ نہ صرف زمانہ حال کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت
کا پایہ تخت ہے بلکہ دنیا بھر میں خوبصورت شہر ہے۔ یورپ
و ایشیا کی قدیم تاریخی اور صنعتی دلچسپیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں اس شہر کے مفصل
حالات۔ تاریخی عمارات۔ خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین ترک۔
بازاروں۔ محلوں وغیرہ کے درج ہیں۔ قسطنطنیہ کے متعلق ہر قسم کی سیر اور کامل
واقفیت گھر بیٹھے کرلو۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

فتح قسطنطنیہ یعنے سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی باعث
ترکوں کے اعلیٰ فوجی نظام فتح کے پیشتر کے حالات و کوائف ترکوں
اور یونانیوں کے عہد و پیمان۔ صلح کی کوشش اور جنگ کی تیاریاں محصورین اور محاصرین
کی صف آرائیاں۔ آخری عیسائی بادشاہ کے کارنامے اور رقت انگیز حالات۔ سلطان محمد
فاتح اور کانسٹنٹائن کی خصلت کے موازنات۔ اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۰ر

تاریخ عرب ملک عرب کی تاریخ ہر مسلمان کے لئے جاننا ضروری ہے اس میں عرب کی
ملکی بحری و بری تاریخ کے مفصل حالات مذکور ہیں اصلی عہ رعایتی ۱۴ر

تاریخ مراکش افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت مراکش
یا مغرب الاقصیٰ کی مفصل تاریخ۔ رقت انگیز مناظر۔ قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

تاریخ ٹیونس و طرابلس شمالی افریقہ کی یہ ہر دو نامور اسلامی سلطنتیں بہت کچھ
بحری بری بلاغت اور عظمت حاصل کرچکی ہیں۔ ان کے سلاطین کی تاریخ دلچسپی سے
خالی نہیں۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۰ر

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ ڈبہ کھیٹکاں امرتسر

حالات ایران۔ ملک ایران کے حالات ...

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے
حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری
جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے۔ لیکن
جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت
نصیب ہوئی جنکو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنکی سواری
کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر علیخاں
والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو
انگریزی سپاہ و فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستے میں
آگئی۔ اور جنگ سے تائب ہوگیا۔ جن کے دشمن آپ کو
قتل کرنے آتے تو مرید و دوست بیعت ہو جاتے۔ جنکے
خدام کو ہمیشہ غیب سے فتوح ملتا جنکی دعا سے شیعہ
عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے
نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے
دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں جو
حج پر گئے تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوت
دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون
ہوگئے جنکے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب
دیکھکر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات
کے لئے پونے تین سو صفحہ کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرمائیے
قیمت علاوہ محصولڈاک ——— ۱۲

ملنے کا پتہ

مینجر صوفی پنڈی بہاؤالدین
ضلع گجرات

کتاب خیر الاسلام بجواب زینت الاسلام پنجابی نظم
ایک کم فہم بدعتی ملا نے زینت الاسلام کا رد لکھا تھا۔ اس
رد کی تردید میں یہ کتاب ۱۴۰ صفحات میں بہ تقطیع
۲۲×۲۹ طبع ہوئی ہے قیمت قریب لاگت ۸ مع
بلامحصول ہے بدعات مروجہ کا خوب قلع قمع کیا گیا
شائقین سنت نبوی پتہ ذیل سے طلب فرماویں

خیر الدین احمد از سرسہ ضلع حصار

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام
ان حبوب سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے
ضعف دماغ اور رقت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے
اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت ۱۲؍ مع
طلا۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدا-
لیوں سے پیدا ہوتے ہیں تھوڑے دنوں کے اندر دور ہو جاتے ہیں
اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے ایک استعمال سے
فربہی درازی اور قوت مردی حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے
قیمت صرف ۴؍

تپ لرزہ۔ اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی
پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال
سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲؍

شربت دافع بواسیر خونی
بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے فی بوتل [illegible]
مینجر شفاخانہ یونانی [illegible] چوک گوجرانوالہ

سرمہ اصفہانی
داؤدی شفاخانہ
یہ سرمہ آنکھ کی تمام بیماریوں میں اکسیر ہے کمزوری
پانی جانا۔ نزول الماء کا خوف۔ جالا کھوٹ۔ غبار یا
جلد جلد دکھنے آ جانا۔ لال ڈورے پیدا ہونا وغیرہ
میں بفضل تعالیٰ حکمی ہے۔ قیمت مع محصولڈاک
فی تولہ ۸ع ان رجسٹرڈ
(نوٹ) ادویہ چشم کے ہمراہ مزاج و طبیعت اور قبض وغیرہ
کا حال بتلا کر کوئی خوراکی دوا بھی طلب کرنا چاہئے
(دیگر) شفاخانہ ہذا میں جملہ امراض کیلئے ادویہ عجیب
بہم پہنچانے کا انتظام کیا گیا ہے

ابو داؤد عبد الصمد سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی
مالک داؤدی شفاخانہ بہاولپور

تحقیقات جدیدہ در مرض شدیدہ۔ عمر
ملنے کا پتہ ڈاکٹر حسن انچارج شفاخانہ ڈاب
کھٹیکاں امرتسر

شائقو دوڑو جلد خبر لو
غنیمت ہر دو جہاں حاصل کرو

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں تخفیف و رعایت

یکم صفر ۱۳۳۳ھ سے اخیر ربیع الآخر تک

صحیح بخاری مترجم و حاشیہ و تشریح [illegible]
قیمت [illegible] - رعایتی قیمت مجلد [illegible] جلد [illegible]
پارہ اول **صحیح مسلم** - مترجم محشی یہ بھی اسی پایہ
کی کتاب ہے - اصلی قیمت ۵ ر رعایتی ۴؍
زبدۃ الانسان - منظوم مصنفہ مولوی [illegible] صاحب
ساکن موضع کلاس والا اصلی قیمت [illegible] رعایتی ۴؍
پس اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ درخواستیں
بھیجکر کتابیں منگوالیں کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ
ارسال ہونگی۔ محصولڈاک وغیرہ ہر حالت میں
بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر
ابو محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ شہر
فیروز پور دروازہ ملتانی

الانصاف فی حقوق الاحناف - احناف کے
جواب میں قیمت ۳؍
البرہان العجاب - مناظرہ خلف الامام کے ثبوت میں
از مولانا [illegible] احمد سہسوانی ۴؍
اے گائیڈ ٹو پرشین عربک روٹس اینڈ پیورلز
اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور انگریزی
درج ہے سکولوں اور کالج کے طالبعلموں کیلئے بہت
مفید ہے ۱۰؍

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر سدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

پس حدیث مصطفیٰ ... معظم داشتن

جلد (۱۲) نمبر ( )

امرتسر - مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے - اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۶ (?) روپے

روساء و جاگیرداران سے ؍؍ للعہ (?)

عام خریداران سے ؍؍ ۴ (?) روپے

؍؍ ؍؍ ششماہی ۲ روپے ۴ آنے (?)

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

؍؍ ؍؍ ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

مذاکرہ علمیہ نمبر ۳

(اہلحدیث)

بابت حدیث ترک صلوٰۃ

شکر کا مقام ہے کہ اہلحدیث کے ناظرین اس قسم کے مذاکرات کو پسند کرتے ہیں۔ پہلا مذاکرہ ختم ہوا۔ دوسرا جاری ہے۔ میعاد ہر مذاکرہ کی تاریخ اشاعت سے دو ماہ تک مقرر ہے۔ آج تیسرا مذاکرہ اس لئے جاری کیا جاتا ہے کہ اہل علم کو فراغت نہ رہے۔ اور وہ علمی شغل میں لگے رہیں۔ جیسے وہ زبان سے اشاعت علوم کرتے ہیں۔ قلم سے بھی کریں۔

اس قسم کے مذاکرات کی تخصیص کوئی اڈیٹر کی ذات خاص سے نہیں۔ بلکہ جیسا کئی ایک مرتبہ اعلان ہوا ہے کہ اخبار قوم کا ہے۔ قوم ہی اس کی مالک ہے۔ اور یہ قوم کی کمائی کا آئینہ ہے۔ ہر ایک فرد قوم اس کے ہر ایک نیک و بد میں شریک ہے۔ لہذا اور اہل علم بھی کسی مسئلہ کو مذاکرہ میں لانا چاہیں۔ تو بڑی خوشی سے لاسکتے ہیں۔ چنانچہ آج کے پرچہ میں مولوی ابراہیم صاحب کا ایک مضمون بصورت مذاکرہ درج ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ کتاب [illegible]) | آدمی کے اور کفر کے درمیان ترک نماز ہے

اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ نماز کے پڑھنے سے آدمی کفر میں پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں (آدمی اور کفر) کے درمیان ترک صلوٰۃ ہے جب نماز پڑھلی۔ تو ترک نہ رہا۔ حالانکہ ترک نماز ہی دونوں کے مابین حائل تھا۔

اہل علم سے درخواست ہے۔ کہ اصل موضوع پر لکھا کریں۔ اس حدیث کے متعلق سوال صرف اس کے مفہوم سے ہے۔ اس سے نہیں کہ ترک نماز کفر ہے یا نہیں۔ اس لئے اصل موضوع ہی پر لکھنا چاہئے

مذاکرہ علمیہ نمبر ۴

(اہلحدیث)

قابل توجہ علماء ابرار

متعلق نکاح زوجۂ مفقود الخبر

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

جوں جوں لوگوں کے اخلاق و عادات بگڑتے جاتے ہیں تمدنی معاملات اور خانگی تعلقات کی صورت بھی بگڑتی جاتی ہے۔ دماغی روشنی اور علمی ترقی تو بیشک بہت ہے لیکن عملی حالت جس کا مدار قلبی صلاحیت پر ہے۔ بہت پستی میں ہے۔ خصوصاً مسلمان جنہوں نے زمانہ شناسی و مصلحت بینی کے ساتھ ہی اپنی مذہبی حالت کو بھی کمزور کردیا ہے۔ اخلاق میں بہت گرگئے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت کے مقاصد میں سے بڑا مقصد یہ قرار دیتے ہیں۔ کہ میں مکارم اخلاق کے پورا کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور نیز فرماتے ہیں خیرکم خیرکم لاھلہٖ (ترمذی) یعنے تم میں

گلزار احمدی { پنجابی نظم میں مدارج النبوت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ تین جلدیں۔ قیمت ۱۲ منیجر

کا بہتر وہ ہے۔ جو اپنے اہل سے نیک سلوک کرتا ہے۔

اور نیز بقر عید کے دن مقام منے میں جو مجمع عام میں آپ کا آخری وعظ تھا۔ اس میں آپ نے فرمایا تھا۔ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا (بخاری) یعنی میری نصیحت کو جو عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے متعلق ہے۔ بدل قبول کرو۔

اور نیز فرمایا۔ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ (ترمذی) یعنی کامل الایمان مومنوں میں سے وہ ہے۔ جو اخلاق میں اچھا ہو۔ اور تم میں کے بہتر وہ ہیں۔ جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہیں۔

اس تمہید کے بعد معروض ہے کہ زمانہ کی ایسی بری حالت کے وقت بعض ناعاقبت اندیش بے غیرت۔ نااہل لوگ اپنی جوان بیویوں کو گھر ہی میں چھوڑ کر ایسے روپوش ہو جاتے ہیں۔ کہ نہ تو کبھی خرچ بھیجتے ہیں۔ اور نہ خط لکھتے ہیں۔ اور کسی ایسے دور و دراز علاقے میں چلے جاتے ہیں۔ جہاں سے انکی کوئی بھی خبر زندگی یا موت کی نہیں آتی۔ اور بعض ان دوسرے علاقوں ہی میں نکاح کر کے وہیں کے ہو رہتے ہیں۔ ان کی کس مپرس بیویاں تہتائی اور فقر و فاقہ سے ایسی تنگ آ جاتی ہیں کہ پناہ بخدا بعض وقت عصمت کو بھی داغ لگ جاتا ہے اور بہت برے واقعات رو دکھاتے ہیں۔ خاکسار کے پاس جسقدر معاملات بذریعہ عدالت یا بطور خود رجوع لاتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ طلاق ثلاثہ اور مفقود الخبری کے واقعات ہوتے ہیں۔ جس سے دلپر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ کہ مسلمان عورتوں کے حق میں بہت کچھ فروگذاشت کرتے ہیں۔

اس بارے میں مذہب حنفی کا جو عام فتوے ہے خود متاخرین حنفیہ نے اس کی مشکلات کو تسلیم کر کے امام مالک رضہ کے فتوے پر فتوے دینا جائز قرار دیدیا ہے بلکہ علامہ عبد الحی صاحب مرحوم نے تو یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ از روئے تحقیق بھی امام مالک رضہ ہی کا مذہب قوی ہے۔ (عمدۃ الرعایہ) لیکن میں سچ کہتا ہوں۔ کہ زمانہ کی حالت ایسی نازک ہو گئی ہے۔ اور میرے پاس ایسے واقعات بھی آئے ہیں۔ کہ ان میں چار سال بھی ایک

ناقابل برداشت مدت دید نظر آئے۔ لہذا علمائے راسخین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حالات زمانہ پر نظر کرکے اور نصوص شرعیہ کو ملحوظ رکھکر اس مسئلہ پر نظر ڈالیں۔ کہ حضرت عمر رضہ کا یہ فتوے کہ عورت چار سال کے انتظار کے بعد چار مہینے اور دس دن گذار کر نکاح ثانی کرے۔

فتوے دائمی تھا یا بنا بر حالت زمانہ انتصادی تھا۔ کیا ہر واقعہ میں چار سال کی میعاد ضروری ہے یا مفوض ہے۔ الی ساوی الامام۔ اور موقوف ہے علی مصلحة الوقت۔ بينوا وتوجروا

اس میں کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا جس سے آنحضرت صلعم کا خصوصی حکم معلوم ہو جائے جہانتک میری نظر ہے سب سے پہلا واقعہ حضرت تمیم داری کا ہے جس کی بیوی کی نسبت حضرت عمر فاروق رضہ نے ایسا حکمدیا۔ اس امر کا علم کہ حضرت عمر رضہ نے یہ حکم اپنے اجتہاد سے دیا۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے لیا۔ حضرت عمر رضہ ہی کو ہو گا لیکن اس کی تصریح آپ سے منقول نہیں۔ کہ آپ نے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا تھا۔ ورنہ کسی دیگر صحابی نے اس کی بابت کوئی حدیث سنائی۔ حضرت علی رضہ وغیرہ کا قول حضرت عمر رضہ کے قول سے مختلف ہے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ بھی منقول نہیں۔ ورنہ اختلاف اٹھ جاتا۔ اور یہ روایت دارقطنی جو حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ وہ باتفاق محدثین غیر ثابت وضعیف ہے (بلوغ وسبل) پس جب اس امر کی تصریح نہ قرآن مجید میں ہے۔ اور نہ زمان نبوی میں ایسا کوئی واقعہ ہوا۔ اور آثار صحابہ اور مذاہب مجتہدین اس میں مختلف ہیں۔ اور نہ زمانہ سلف میں اس امر میں کسی ایک قول پر اجماع بھی نہیں ہوا۔ تو دلائل اربعہ میں سے صرف قیاس باقی رہ گیا۔ سو اس کی رو سے کسی خاص میعاد کا تقرر حکم شرعی نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا تعالے نے زوجات کے متعلق فرمایا ہے۔ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ

ضِرَارًا (پ بقر) نیز فرمایا۔ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ (پ بقر) نیز فرمایا۔ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ نساء) نیز فرمایا۔ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ (پ نساء) نیز فرمایا۔ وَبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (پ نساء)

ان آیات سے امور ذیل ثابت ہوتے ہیں۔

الف۔ زوجات کے متعلق صرف دو صورتیں جائز ہیں۔ امساک بالمعروف یعنے نیک سلوک سے عورت کو گھر میں بسانا۔ یا تسریح باحسان۔ یعنے بغیر ضرر پہنچانے کے بھلوئی کے ساتھ چھوڑ دینا۔

ب۔ تیسری صورت معلقہ کی ہے۔ سو ممنوع ہے وہ یہ ہے۔ کہ نہ آباد کرے نہ آزاد کرے۔

ج۔ جس امساک میں عورت کو ضرر ہو۔ وہ ممنوع ہے۔

د۔ مرد کی قوامیت (سرداری) کے وجوہ میں سے ایک انفاق مال ہے۔

مفقود کی بیوی کا امساک پُر ضرر ہے۔ اس کی حالت معلقہ کی ہے۔ اس کے نفقہ کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے لہذا اسے مفقود کے حق میں دائمی طور پر بٹھائے رہنے کا حکم شریعت محمدی جو عین فطرت کے مطابق اور نہایت مناسب حالت اور با مصلحت اور آسان ہے نہیں دے سکتی۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالے نے زوجین کی آبادی میں عشرت بالمعروف مقصود رکھی ہے۔ اور ضرر کو پسند نہیں فرمایا۔ پس عورت کی حالت پر نظر کر کے حقوق عزل کا لحاظ ضروری ہے جس کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں کی جا سکتی۔

چنانچہ عورت مرد کی خصومت کے وقت مرد کی عورت سے علیحدہ رہنے کی قسم کھا لینے میں زیادہ سے زیادہ مدت جو خدا تعالے نے مقرر فرمائی ہے۔ وہ چار مہینے ہے۔ جس کی بنا طبعی تقاضے پر معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد برے نتائج کا اندیشہ ہے۔ اسی لئے بعض ائمہ نے ایسے شخص کے حق میں یہی فتوے دیا ہے۔ جو اپنی عورت سے بہ نیت ضرر الگ رہے۔ اگرچہ قسم نہ کھائی ہو۔ کہ چار مہینے کے بعد اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ یا اُسے مجبور کیا جائے گا۔ کہ عورت کے

الفاروق ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مولانا شبلی نعمانی

اپس طرح یا اُسے طلاق دیدے ۔ چنانچہ
شرح خمسین میں بذیل حدیث لا ضرر ولا ضرار
علامہ ابن رجب فرماتے ہیں

ومتى فاء في الايلاء فان الله جعل مدة المولي مدة اربعة اشهر اذا حلف الرجل على امتناع وطي زوجته فانه يضرب له مدة اربعة اشهر فان فاء ورجع الى الوطي كان ذالك توبته وان اصر على الامتناع لم يمكن من ذالك ثم فيه قولان للسلف والخلف احدهما انها تطلق عليه بمضي هذه المدة والثاني انه يوقف فان فاء والا امر بالطلاق ولو ترك الوطي لقصد الاضرار بغير يمين مدة اربعة اشهر فقال كثير من اصحابنا حكمه حكم المولي في ذالك وقالوا هو ظاهر كلام احمد وكذا قال جماعة منهم اذا ترك الوطي اربعة اشهر بغير عذر ثم طلبت منه الفرقة فرق بينهما بناء على ان الوطي عندنا في هذه المدة واجب واختلفوا هل يعتبر لذالك قصد الاضرار ام لا يعتبر ومذهب مالك واصحابه اذا ترك الوطي من غير عذر فانه يفسخ نكاحه مع اختلافهم في تقدير المدة ولو طال السفر من غير عذر و طلبت امراته قدومه فابي فقال مالك و احمد و اسحٰق يفرق الحاكم بينهما و قدره احمد بستة اشهر و اسحٰق بمضي سنتين (منقول شرح خمسين حديث)

اور بعض ضرر ایلاء کے متعلق ہیں سو خدا تعالیٰ نے اسکا ضرر دور کرنے کے لئے ، مولی کی مدت چار مہینے مقرر کی ہے یعنے یہ کہ جب کوئی آدمی اپنی عورت سے صحبت کرنے پر قسم کھالے تو اس کے لئے چار مہینے کی مدت مقرر کیجاوے اگر اس مدت میں قسم کو چھوڑ کر کے وطی کرے تو یہی توبہ ہوجائیگی ۔ اور اگر ترک وطی پر قایم رہے ۔ تو اس سے زیادہ موقع نہیں دیا جاویگا ہاں اس میں علماء سلف و خلف کے دو قول ہیں ایک یہ کہ عورت بعد اس مدت کے گذرنے کے آزاد ہوجاتی ہے ۔ دوسرا یہ کہ معاملہ اس امر پر موقوف کر رکھا جائے ۔ اگر مرد باز آجائے تو بہتر ۔ ورنہ اسکو طلاق کا حکم کیا جائے ۔ اور اگر عورت کو ضرر پہنچانے کے ارادے سے بغیر قسم کھانے کے چار مہینے کی مدت تک صحبت ترک کئے رکھے تو ہمارے بہت سے اصحاب (حنابلہ) کا قول ہے کہ اسکا حکم بھی مولی (قسم کھانیوالے) کا حکم ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ امام احمد کے کلام کا ظاہر یہی ہے اور اسی طرح ان میں سے بہت سے علماء نے کہا ہے کہ جب مرد بغیر عذر کے چار مہینے کی مدت وطی ترک کئے رکھے ۔ اس کے بعد (عورت) جدائی طلب کرے تو ان دونوں میں جدائی کردیجائے ۔ اس بنا پر کہ ہمارے نزدیک اس مدت میں صحبت واجب ہے لیکن اس امر میں اختلاف ہے کہ قصد ضرر کا اعتبار کیا جاوے یا نہ کیا جاوے اور امام مالک اور آپ کے اصحاب کا یہ مذہب ہے کہ اگر بغیر عذر کے وطی ترک کردی ۔ تو اس کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے لیکن مدت کے اندازے میں اختلاف ہے ۔ اور اگر بغیر عذر کے مرد سفر میں بہت مدت رہے ۔ اور اسکی عورت اس کے گھر آنیکی بابت کہے اور وہ انکار کرے تو امام مالک اور امام احمد اور امام اسحق یہ کہتے ہیں کہ حاکم دونوں میں تفریق کردے ۔ اور امام احمد نے چھ مہینے کی مدت کہی ہے اور امام اسحاق نے دو سال ۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ طبعی تقاضے کا لحاظ کرکے ائمہ کرام کی نظر مدت مدید پر نہیں پڑی ۔ ورنہ یہ سب صورتیں زوجہ مفقود الخبر کی نسبت سہل اور قابل برداشت ہیں ۔

مقدمہ نکاح ہی میں ایک مثال جس میں امور مذکورہ بالا ملحوظ ہیں ۔ زوجہ معسر ہے ۔ جس کی نسبت حدیث شریف میں وارد ہے ۔ امرأتك ممن تعول تقول اطعمني والا فارقني یعنے تیری بیوی تیرے عیال میں سے ہے جو زبان حال (وقال) کہتی ہے مجھے کھانے کو دے ۔ ورنہ چھوڑ دے ۔

نیز وارد ہے ۔ ان النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل لا يجد ما ينفق على امرأته قال يفرق بينهما (منتقى) یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے حق میں جو اپنی عورت کا نفقہ ادا نہ کرسکتا ہو ۔ یہ فرمایا کہ ان میں جدائی کرادی جائے ۔

نیل الاوطار میں بذیل حدیث اول کہا ہے ۔

استدل به وبحديث ابي هريرة الآخر على ان الزوج اذا اعسر عن نفقة امرأته واختارت فراقه فرق بينهما واليه ذهب جمهور العلماء كما حكاه في الفتح الباري ۔ یعنے اس حدیث سے اور دوسری حدیث سے جو حضرت ابوہریرہ رض سے مروی ہے ۔ اسپر استدلال کیا گیا ہے ۔ کہ جب خاوند اپنی عورت کے نفقہ ادا کرنے سے عاجز ہو ۔ اور عورت طلاق کی طلبگار ہو ۔ تو ان میں جدائی کردی جاوے ۔ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے ۔ جیسا کہ حافظ صاحب نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے ۔

اس کے بعد امام شوکانی نے اختلاف علماء کا ذکر اور ہر ایک کی دلیل وجواب کا بیان کرکے کہا ہے ۔ فالظاهر الادلة انه يثبت الفسخ للمرأة بمجرد عدم وجدان الزوج لنفقتها بحيث يحصل عليها ضرر من ذالك ۔ یعنے دلایل سے یہی ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ بمجرد اس کے کہ خاوند عورت کا خرچ ادا کرنے سے عاجز ہو ۔ عورت کو ضرر پہنچنے کی صورت میں عورت کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہوجاتا ہے ۔

مفقود کی زوجہ کو معسر کی زوجہ پر قیاس کرنا صحیح بلکہ اولے ہے ۔ لہذا اسکی نسبت بھی عورت کے مطالبہ کے وقت فسخ کا حکم دیا جاسکتا ہے ۔ اور انتظار کے لئے کوئی خاص میعاد ضروری نہیں معلوم ہوتی کیونکہ شریعت نے اس کے متعلق کوئی قید نہیں لگائی جب شریعت نے معسر کے وقت جب خاوند موجود بھی ہے ۔ اور عورت کو اس سے بعض حقوق حاصل بھی ہیں ۔ فسخ نکاح کا حکم دیا ہے ۔ تو مفقود کی بیوی اس حکم کی زیادہ مستحق ہے ۔ کیونکہ اس کو اس نام نہاد خاوند سے کوئی بھی فائدہ نہیں ۔ اور اس کی عدم موجودگی سے اسے سخت ضرر پہنچتا ہے ۔ اور اس کی صورت معلقہ کی ہے ۔ کہ نہ آباد ہے نہ آزاد ۔

اسی طرح سبل السلام میں اس حکم کو جو ہم نے تحقیق کیا ہے ۔ ترجیح دی ہے ۔ چنانچہ کہا ہے

وقال الامام يحيى لا وجه للتربص لكن ان ترك لها الغائب ما يقوم بها فهو كالحاضر اذ لم يفتها الا الوطي وهو

امام یحیی کا قول ہے کہ انتظار کی کوئی وجہ نہیں لیکن گمشدہ خاوند اپنی عورت کے لئے کچھ مال جس سے وہ گذارہ کرسکے ۔ چھوڑ گیا ہے ۔ تو گویا وہ حاضر ہی ہے ۔ کیونکہ عورت کا کوئی بھی فائدہ سوائے وطی کے گم نہیں ہوا ۔ اور وطی مرد کا حق ہے نہ کہ عورت کا ۔ اور اگر کچھ

× نسخہ مطبوعہ میں لعینہ تذکیر ہے ۔ لیکن موقع تانیث کا ہے ۔ اس لئے شاید طلبت درست ہو ۔ ۱۲

حق له لا الجماع ولا فتصونها الحاكم عند مطالبتها من دون انتظار لقوله تعالے ولا تمسكوهن ضرارا والحديث لا ضرار في الاسلام والحاكم وضع لرفع المضارة في الايلاء والظهار وهذا ابلغ والفسخ مشروع بالعيب ونحوه قلت وهذا احسن الاقوال وما سلف عن علي وعمر اقوال موقوفة وفي الارشاد لابن كثير عن الشافعي بسنده الى ابي الزناد وقال سألت سعيد بن المسيب عن الرجل لا يجد ما ينفق على امرأته قال يفرق بينهما قلت سنة قال سنة قال الشافعي الذي يشبه ان قول سعيد سنة ان يكون سنة النبي صلى الله عليه وسلم واطول في الكلام في هذا في حواشي ضوء النهار واخترنا الفسخ بالغيبة او العجز عن قدرة الزوج على الانفاق (سبل السلام جلد ثانی صفحہ ۱۸۰)

نہیں چھوڑ گیا۔ تو حاکم وقت عورت کے مطالبے پر بغیر انتظار کے نکاح فسخ کر دے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ اور عورتوں کو ضرر دینے کیلئے بند نہ رکھو۔ اور نیز حدیث میں ہے۔ کہ اسلام میں ضرر دینا جائز نہیں۔ اور حاکم تو ایلاء اور ظہار وغیرہ میں دفع ضرر کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور یہ معاملہ تو ان صورتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ اور فسخ نکاح کسی عیب کے سبب بھی جائز ہے۔ اور اسی طرح دیگر وجوہ سے بھی (صاحب سبل السلام کہتے ہیں) میں کہتا ہوں۔ یہ قول یعنے امام یحییٰ کا قول بہت بہتر ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے جو قول اوپر گذر چکے ہیں۔ وہ سب موقوف ہیں۔ اور ابن کثیر کی کتاب الارشاد میں لکھا ہے۔ امام شافعی کی روایت ہے۔ کہ ابو الزناد تک پہنچا کر کہ ابو الزناد نے کہا۔ میں نے سعید بن مسیب تابعی سے کہا۔ اس شخص کی بابت پوچھا۔ جو اپنی عورت کے نفقے کے لئے کچھ بھی نہ رکھتا ہو۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ ان دونوں میں تفریق کر دی جاتی ہے۔ میں نے پھر پوچھا۔ کیا یہ حکم سنت ہے۔ تو حضرت سعید نے کہا۔ ہاں سنت ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں۔ سعید کا یہ کہنا کہ یہ سنت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انکی مراد اس سے سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ہم نے حواشی ضوء النہار میں اس پر طویل کلام کیا ہے

اور ہم نے حکم فسخ کو ایک تو خاوند کی غیر حاضری کے سبب اور ایک اتفاق پر قادر نہ ہونے کے سبب اختیار کیا ہے۔"

امام یحییٰ کے قول مذکور میں حکم فسخ بغیر انتظار دو سوائے حکم نوجہ مسبوق ہے۔ لیکن حق وطی کو جو صرف مرد کے متعلق کیا ہے۔ اور اس پر فسخ کا حکم نہیں لگایا۔ مجھے معلوم نہیں ہوتا کیونکہ وجہ جنون و جذام کے بھی عند المطالبہ فسخ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ ان دونوں صورتوں میں مال و وطی دونوں ہو سکتے ہیں۔ اگر مرد کے حق وطی کے یہ معنی کئے جاویں۔ کہ مرد کی طلب پر عورت کو گنجائش انکار نہیں۔ اور عورت کی طلب پر مرد پر تعمیل فوری ضروری نہیں۔ تو یہ درست ہے لیکن یہ ہرگز درست نہیں مگر مدعا تو مرد اپنی عورت سے تعلق زن و شوی جو اصل مقصود اور ذہن میں بالطبع معہود ہوتا ہے۔ نہ رکھے۔ تو اسے بھی مرد مقصود وا مقرر نہ دیا جاوے حدیث ان لزوجك عليك حقا اس قول کی تائید میں اس حق کو عورت کے لئے صاف ثابت کر رہی ہے۔ اور اس حدیث کے مطابق سوائے حق وطی کے اور کچھ بھی نہیں ہو سکتے۔ پس جب مفقود کی بیوی کو دونوں فائدے حق وطی اور حق نفقہ حاصل نہیں۔ تو ان کا نکاح فسخ کر دینا بالکل درست ہے۔ ہاں۔ اگر عورت اپنی مرضی سے صبر کر کے بیٹھی رہے۔ اور طالب فسخ و نکاح ثانی کی نہ ہو۔ تو اسے اختیار ہے لیکن اگر وہ فسخ کی طالب ہو۔ اور نکاح ثانی کی درخواست کرے۔ اور اس کی حالت زار اسکی درخواست کی منظوری کی خاص سفارش کرتی ہو۔ تو سوائے فسخ کے کوئی صورت نہیں۔ کیونکہ دین میں نہ تو تنگی ہے نہ عسر ہے۔ مفقود نے اپنا حق ان حقوق کے ادا کرنے سے جو خدا تعالےٰ نے اس کے ذمے کئے تھے۔ خود زائل کیا ہے۔

حضرت شیخ الوقت مجتہد العصر حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ بھی ازالۃ الخفاء میں مفقود کی حالت کے قیاس کرنے کے متعلق فرماتے ہیں

ولا وجه عندي ان المفقود له وجهان يدخل بهما حاله في عمومات الشرع احدهما ان فوت الامساك بالمعروف فوجب عليه التسريح

میرے نزدیک بھی زیادہ مناسب ہے۔ کہ مفقود دو وجہ سے عمومات شرع کے ضمن میں آ سکتا ہے۔ ایک یہ کہ اس نے امساک بالمعروف فوت کر دیا۔ پس تسریح بالاحسان اس پر واجب ہے۔ لیکن چونکہ وہ طلاق دینے سے بسبب غیر حاضری

بالاحسان فلما ان قصر في التسريح ناب الشارع عنه كما ينوب القاضي في بيع مال المماطل وثانيهما انه ميت في ظاهر الحال ونحن نحكم بالظاهر (ازالۃ الخفاء مقصد دوم)

کے، قاصر ہے۔ اس لئے شرع اس کی طرف سے طلاق دینے میں نائب ہو جاوے گی۔ جیسے کہ قاضی نائب ہو جایا کرتا ہے اس شخص کا مال فروخت کر دینے میں جو قرض کے ادا کرنے میں دیر لگائے۔ دوسری یہ کہ وہ بظاہر حال میں میت ہے۔ اور ہم ظاہر پر حکم کرنے کے مکلف ہیں۔"

اس کے بعد حضرت شاہ صاحب نے مجنون کی بیوی اور معسر کی بیوی کو اس کی نظیر کہا ہے۔

نظر بریں ہماری ناقص سمجھ میں یہی آتا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ کوئی دائمی حکم نہیں۔ بلکہ حالات زمانہ کے ماتحت انتظامی تھا۔ اس وقت اتنی مدت خبر کے نہ ملنے کے لئے کافی جانی گئی تھی۔ لیکن اسوقت چار سال ایک مدت مدید ہے۔ اس کے اندر بہی کامل وثوق مفقود و خبری کا ہو سکتا ہے لہذا دوبارہ چار سال کا انتظار کرا کے بیکس ضعیف جنس کو تکلیف دینا مقرون بمصلحت نہیں ہے۔ علماء راسخین سے امید ہے کہ اس مسئلہ پر تحقیقی نظر ڈالکر میری تائید یا اصلاح کر دیں گے (میں ہوں آپ صاحبوں کا تابعدار سیالکوٹی)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۲

(موسومہ محرم)

گذارش یہ ہے۔ کہ آپ نے اپنے اخبار میں دو حدیثیں تحریر کی ہیں۔ جن کی تطبیق و رفع کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ اس خاکسار کی ناقص سمجھ میں ان حدیثوں کے متعلق جو آیا ہے وہ عرض کرتا ہوں۔ ان دونوں حدیثوں میں کسی صورت سے تعارض پیدا نہیں ہو سکتا۔ اول تو یہ ہے۔ کہ حدیث ما من مولود الخ کی متفق علیہ ہے۔ اور حدیث ما جبل علیہ کی احمد کی ہے۔ اصول کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ حدیث متفق علیہ کی اور حدیث دیگر کتابوں کی کا حدیث متفق علیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دوسرا یہ ہے۔ کہ حدیث ما من مولود الخ کا مطلب یہ ہے۔ کہ ماں باپ مولود کے یہودی اور نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ بنا دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ظاہری افعال سکھاتے ہیں۔ اور حدیث۔ ما جبل علیہ۔ کا مطلب یہ

ahmadimuslim.de

ہے کہ پیدا کیا گیا ہے۔ واسطے جنت کے یا دوزخ کے۔ جس
کے واسطے پیدا کیا گیا ہے۔ ویسے ہی اعمال ظہور میں آئیں گے
آپکو معلوم ہے۔ کہ پیدا ہوتا ہے کافر کے گھر میں اور مرتا ہے
مسلمان ہوکر اور پیدا ہوتا ہے مسلمان کے گھر میں اور
مرتا ہے کافر ہوکر بس یہی مطلب ہے۔ حدیث ماجبل
علیہ کا اور اسی واسطے فرمایا رسول نے پچھلے جملہ
میں۔ تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ۔ بہرحال
حدیث ماجبل علیہ کا مطلب ٹھیک ہے گا۔ اور کسی طرح
حدیث ما من مولود کا تعرض نہیں ہوسکتا۔ اس لئے
کہ اس حدیث سے مراد ظاہری افعال ہیں۔ سو یہ نقلی ہے
اور مطلب حدیث ماجبل علیہ کا اصل ہے
(حافظ عبید اللہ از ہوبال مسجد ابراہیم لیدرہ)

مذاکرہ علمیہ بابت تطبیق حدیثین نمبر ۲

(۸ محرم)

مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کا تمام مسلمانوں کو عموماً اور
فرقہ اہلحدیث کو خصوصاً شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ کہ انہوں
نے اپنے اخبار کو مذہبی معلومات کا ایک بہتر ذخیرہ بنا رکھا ہے
اور مذہب اہلحدیث کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے اپنے
اخبار کو خاص اس جماعت کے نام کے ساتھ موسوم کرکے
اشاعت توحید و سنت کی باگ اپنے ہاتھ میں لی ہے
کمال کی بات یہ ہے کہ یہ اخبار کسی خاص نفس یا کسی خاص
فرقہ سے متعلق نہیں رکھا گیا ہے۔ بلکہ مذہبی مسایل کی
اشاعت کے لئے ہر مسلمان کو چاہئے وہ کسی فرقہ
اسلامی سے تعلق رکھتا ہو آزادی دیگئی ہے کہ وہ اپنے
خیالات کو آزادانہ طریقے سے ظاہر کرے۔ عجیب بات
قابل ذکر یہ ہے۔ کہ جب علماء اسلام مولوی صاحب
ممدوح کی نظر میں ایک ذرہ برابر بھی سست نظر آتے
ہیں۔ تو بہت جلد انکو بیدار کرتے اور ان کے علمی
مذاق کو وقتاً فوقتاً تازہ کرنے کے لئے کسی ایک مسئلہ
پر مذاکرہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ میں سچے دل سے
مولوی صاحب ممدوح کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں
مولوی صاحب ایک روشن خیال اور زمانہ کی رفتار سے
واقف اور ایک راسخ الاعتقاد اہلحدیث کے لیڈر ہیں
جن لوگوں نے مولوی صاحب کی قدر نہیں کی۔ اور فروعی
مسائل پر وحشیانہ حملہ کئے انہوں نے گویا ایک لیڈر
کے ساتھ بدگمانی نہیں کی۔ بلکہ اپنی جماعت کے اس
اخلاقی نکتہ پر سیاہی ڈالدی۔ جسکا دعوے حضور
سرور کائنات فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کی
اطاعت اور انک لعلی خلق عظیم۔ کے اتباع
سے حاصل کیا گیا تھا۔ مجھے اسوقت کچھ اور بیان کرنا ہے
مگر قلم کی تیزی نے ایک تحقیقی امر کے اظہار پر مجبور کیا
اب میں آپ کو اس مذاکرہ کے جانب متوجہ کرنا چاہتا
ہوں جسکو مولوی صاحب ممدوح نے اخبار مورخہ
۸۔ محرم ۱۳۵۳ھ میں بعنوان تطبیق حدیثین دو حسب
ذیل احادیث پیش کرکے تطبیق کے لئے تمام علماء کو
توجہ دلائی ہے۔

(۱) کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ
او ینصرانہ او یمجسانہ۔

(۲) اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوا
واذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ
فانہ یصیر الی ما جبل علیہ

ان دو احادیث میں پہلی حدیث سے تغیر فطرت ثابت
ہے۔ اور دوسری حدیث سے غیر ممکن۔ پہلے میں آپ کو
یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ دونوں احادیث تقدیری
مسئلہ پر ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے مذکور ہوئے
ہیں۔ تقدیر کا مسئلہ ایک ایسا نازک اور زبردست مسئلہ
ہے۔ کہ اس میں ایک ذرا سے شک پر بھی ایمان
میں فتور واقع ہونے کا اندیشہ پیدا ہوجاتا ہے چنانچہ
آپکو اس حدیث سے اس مسئلہ کی عظمت معلوم ہوسکتی ہے
ابن ماجہ کی حدیث کا ایک ٹکڑا یہ ہے۔ کہ لو کان لک
مثل جبل احد ذہبا او مثل جبل احد تنفقہ فی
سبیل اللہ ما قبل منک حتی تؤمن بالقدر
جسکا خلاصہ یہ کہ مقدر پر جس شخص کا ایمان نہیں۔ خدا کی
راہ میں اسکا احد برابر خرچ بھی مقبول نہیں۔ بس
زبردست مسئلہ کی بنیاد کو اسلام نے اسوجہ سے مضبوط
کردیا تھا۔ کہ مسلمانوں کا توکل ایک ذات الٰہی سے قائم رہے
اور انکا ایمان واللہ علی کل شیء قدیر کی حد سے تجاوز
نہ کرے۔ مگر اس کے معنے اسلام نے یہ نہ لئے تھے۔ کہ
اس تقدیری مسئلہ پر مسلمانوں کا بالکل تکیہ ہوجائے
اور وہ بے دست و پا اپنے گھر پڑے رہیں۔ اسلام کے
وہ کارنامے جو انہوں نے کیا بحیثیت مذہبی اشاعت
کے اور کیا بحیثیت فتوحات کے جو دنیا کے روبرو
پیش ہیں۔ وہ اس غلط مفہوم کی تردید کرتے ہیں اور وہ
مجبور کرتے ہیں۔ کہ بغیر ہاتھ پیر ہلائے بغیر کسی کاروبار
کے کوئی شے تقدیری نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ میں
آپ کو وضاحت کے ساتھ بتلاتا ہوں کہ اسلام نے پہلے
تدابیر کے عمل میں لانے کی ہدایت کی ہے۔ اس کے بعد اس
نے تقدیر ایک ایسے نتیجہ کا نام رکھا ہے۔ جو تدبیر کے
بعد بھلائی یا برائی کے ساتھ کام میں آئے اور یہ شکل
کوئی مشکل شکل نہیں۔ جو انسان کے ذہن میں نہ آئے
بارہا تجربہ سے گذرا ہے۔ کہ جس میں تدبیر کے ساتھ انسان
کو ایک دفعہ بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ اگر اسی تدبیر پر
کامیابی کا دار و مدار کیا جائے۔ تو دوسری دفعہ اسی قسم
کی تدبیر سے برعکس بالکل ناکامیابی نظر آتی ہے۔
تدبیر ہر حالت میں ایک ہی حالت پر رہی۔ مگر تقدیر
جو ایک نتیجہ ہے۔ وہ کبھی اپنے مکتوبہ کے موافق
بھلائی کے ساتھ اور کبھی برائی کے ساتھ پیش آئی
پس اگر آپ اس شکل پر نظر غائر ڈالیں تو تدبیر اور
تقدیر کا بین فرق معلوم ہوسکتا ہے۔ اور چونکہ
تقدیری نتیجہ کا علم انسان کے حد علم سے باہر ہے
اس لئے شارع علیہ السلام نے اسکو ایک ازلی
مکتوبہ کے طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اب میں آپ کو
وہ شارع علیہ السلام کا فرمان سناتا ہوں جس
سے آپکو معلوم ہوسکتا ہے کہ شارع علیہ السلام نے
بغیر تدبیر کے توکل کی ممانعت کی ہے حضور کے
اس فرمان واجب الاذعان پر کہ ما من نفس
منفوسۃ الا کتب اللہ تعالیٰ مدخلہا۔ قوم نے حضور
سے پوچھا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا فقال
رسول اللہ بل اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من
کان من اہل السعادۃ فانہ میسر لعمل اہل السعادۃ
ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی
فسنیسرہ للیسری و اما من بخل واستغنی وکذب
بالحسنی فسنیسرہ للعسری۔ یہ کہ حضور کیا ہم اپنے لکھے
پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ اس اہم سوال کا جواب حضور نے

سلہ یہ تو حرام بلکہ مخرام کو زیر باشد ہزار جان است (ایڈیٹر) سلہ مسئلہ تقدیر پر بحث ایک الگ امر ہے اس مذاکرہ سے تو یہ غرض ہے۔ کہ ان دو حدیثوں میں تطبیق

دو طریقہ پر دیا۔ ایک تو یہ کہ عمل کرو۔ تدبیر کو کام میں لاؤ۔ بغیر عمل کئے اور تدابیر عمل میں لائے کوئی کام چل نہیں سکتا۔ دوسرے یہ کہ تقدیر کے یہ معنے نہیں کہ وہ انسان کی کوششوں سے باز رکھے۔ اگر ایسا ہوتا تو اعمال صالحہ کے حسب ارشاد فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً اپنے بندوں کو وقتاً فوقتاً ہدایت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جسطرح کہ ایک استاد اپنے شاگرد کو جو فطرتاً شریر واقع ہوا ہے۔ اسباب کا قطعی فیصلہ کر دیتا ہے۔ کہ اس کی حالت کبھی عمر تک نہ سنبھلے گی۔ وہ اس کے ان عادات پر محمول ہوتا ہے۔ جو رات دن کے سنبھل کے بعد بھی نہ سنبھل سکے۔ اور جس کے متعلق بغیر اس کے انجام قسمت کے اور کوئی دوسرا امر ذہن میں نہ سما سکے۔ بس یہی ایک ایسی حضور کی ہدایت ہے۔ جس کے یہ معنے نہیں۔ کہ تقدیری مسئلہ پر زور دینے کے بعد کوئی توکل پر اڑ جائے یا تدبیر سے انکار کر جائے۔ ہوتا وہی ہے۔ جو انسان کی سرشت یا اس کی فطرت میں داخل ہے۔ اسی لئے حدیث مذکورہ میں حضور نے یہ فرما دیا۔ کہ جس کی سرشت نیکی اور نیک بختی پر نہیں ہے۔ وہی اس کی قسمت ہے اور وہی کام ان کے لئے آسان ہو سکتے ہیں۔ اور جس کی سرشت برائی اور بدبختی پر محمول ہے۔ اس کے لئے وہ برائی کے کام نہایت آسان و سہولت پذیر معلوم ہونے لگتے ہیں۔ میرا چشمدید واقعہ ہے۔ کہ ایک شریف خاندانی لڑکے کو جسکا باپ نہایت مالدار صاحب وقار تھا چوری کی علت پڑ گئی۔ ہر چند نصیحت کی گئی۔ تعلیم دی گئی بری عادت سے ترک کرانے کے لئے رقم خرچ کی گئی مگر وہ لڑکا سینکڑوں وقت جیل کی سزا بھگتا۔ اور اس نے اپنی خو نہ چھوڑی جتنی تدابیر تعلیمی اور پند و نصائح کی گئی تھی وہ کسی طرح ترک نہیں کی جا سکتی تھیں جس کی جانب حضور کا پہلا ارشاد ہے۔ (بل عملوا) اور پھر اس کے بعد تقدیری مسئلہ کا اثبات ہے۔ جو اس لڑکے کی حالت نہ سنبھلی۔ اسی لئے ہم ضرور یہ کہنے کو آمادہ ہوں۔ کہ فی الحقیقت تقدیر کا مسئلہ ایک نازک مسئلہ ہے۔ اور اسپر ایمان لانا گویا خدا کی یکتائی اور اس کی عظمت کو تسلیم کرنا ہے۔ اور تقدیر کا انکار در اصل ان کے رات دن کے پیش آنے والے امور سے انکار ہے۔ اور اسپر مذہب اسلام کو توکل اور بیکاری پر محمول کرنا گویا صریح تدبیری احکام اسلام سے رو گردانی کرنا ہے۔ بہر حال ناظرین اسپر غور کریں۔ تو سمجھنے کے لئے کوئی دقت نہ ہوگی۔ کہ تدبیر مقدم ہے۔ اور تقدیر اس کا ایک نتیجہ اب رہی یہ بات کہ تقدیر کو پلٹانے والی کوئی شے بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور تقدیر کبھی پلٹ بھی سکتی ہے۔ اس کے متعلق دو باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ نفس تقدیر میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔ لا تبدیل لکلمات اللہ۔ اور اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اس دوسری حدیث زیر بحث کا اذا سمعتم بجبل الخ۔ یعنے عادات جو ان کی جبلت اور سرشت میں واقع ہوتی ہیں۔ وہ اس سے تدابیر اصلاح پر بھی منقلب نہیں ہو سکتیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں جسطرح کہ پہلے میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ کسی کی بری عادات پر اس کے اصلاح کی تدابیر نہ اختیار کی جاویں اگر ایسا ہوتا۔ تو نہ کوئی سیاسی قانون اور نہ کوئی استاد اس بات کی کوشش کرتا کہ ایک شریر النفس بدذات کی اصلاح ہو جائے۔ (یہاں) جس طرح کہ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ تقدیری عادت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح (دوسرا) یہ امر بھی مسلم ہے۔ کہ عادات کے ترک کرانے کے لئے اصلاح کی کوشش کی جاویں۔ اچھی بری تدابیر عمل میں لائی جاویں۔ حدیث مذکورہ کا تعلق امر مسلمہ نمبر اول سے ہے۔ اور پہلی حدیث کل مولود یولد علی الفطرۃ۔ کا تعلق امر مسلم نمبر (۲) سے۔ اسپر ناظرین غور کریں۔ تو اس عقدہ کا حل با آسانی ہو سکتا ہے۔ انسان کی اصلاحی تدابیر خود شارع علیہ السلام نے مختلف طریقوں سے بیان فرما دی ہیں۔ کہیں دعا سے کہیں نصیحت سے کہیں اخلاق سے۔ ابن ماجہ کی ایک حدیث جسکو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ وہ اس تقدیری تبدیلی کو جو تدبیری حیثیت پر مبنی ہے۔ ثابت کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔ لا یزید فی العمر الا البر ولا یرد القدر الا الدعاء وان الرجل لیحرم الرزق بخطیئۃ یعملہا

بہر حال دونوں احادیث زیر بحث تدبیر اور تقدیر کے اثبات پر مبنی ہیں۔ اور یہی میری ناقص رائے میں دونوں احادیث کی تطبیق ہے۔ بغرض یہ کہ مسئلہ تقدیر کو سمجھنے میں فریقین نے غلطی کی ہے۔ ایک فریق جو تقدیر کا قائل ہے۔ اس نے اپنی سہو نفسی سے تدبیر کی کنہ اور اس کی ضروریات سے بالکل ناآشنائی اختیار کی۔ اور نفس تقدیر پر توکل کا انحصار رکھا۔ اور منکر تقدیر نے تدبیری ضروریات کو پیش نظر کرنے کے بعد تقدیر ہی سے انکار کر دیا۔ مگر انسان کو لازمی طور پر ۔۔ ابتدا اور انتہا۔ اول و آخر شروع اور اس کے نتیجہ پر غور کرنا ضروری ہے۔ اور اس غور و تدقیق کا نتیجہ ابتدائی طور پر تدبیر اور انتہائی تقدیر تک پہنچا دیتا ہے۔ جس کی تفصیلی بحث تمثیل کے ساتھ اوپر گذر چکی ہے۔ فقط ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی

سنت رفع الیدین

(از مولوی عبد المجید صاحب۔ از حیدر آباد دکن ـــ)

گذشتہ سے پیوستہ

گذشتہ پرچہ میں اس مضمون میں ۲۴ حدیثیں اس مدعا کے ثابت کرنے کی نقل ہو چکی ہیں ناظرین ان کو ملحوظ رکھیں۔ اور آگے پڑھیں۔ (اڈیٹر)

بخوف طوالت ہم نے صرف ۲۴ احادیث مرقومہ بالا یہاں نقل کر دی ہیں جن سے ناظرین کرام کو معلوم ہوگا کہ:۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار دفعہ رفع یدین کرتے تھے۔ ایک نماز شروع کرتے وقت دوسرے رکوع میں جاتے اور تیسرے رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔ اور چوتھے دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے وقت۔

(۲) مرقومہ بالا سب کی سب حدیث صحیح متصل مرفوع ہیں کیونکہ تقریباً سب کی سب صحاح ستہ کی ہیں۔ اور منجملہ ان کے احادیث [illegible]

متفق علیہ ہیں۔ اور حدیث ۲ صحیح بخاری میں ہے۔ اور حدیث ۱۳ صحیح مسلم میں ہے اور باقی سنن دیگر ائمہ خمسہ (ابو داؤد و نسائی ترمذی ابن ماجہ مالک) میں ہیں)

کتب اصول حدیث مثلاً نخبۃ الفکر۔ مقدمہ سید شریف جرجانی رح۔ مقدمہ شیخ عبد الحق رح محدث دہلوی میں ہے۔ کہ صحیح حدیث کے سات درجے ہوتے ہیں سب سے اعلے درجہ صحیح کا یہ ہے۔ کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہو (جسکو متفق علیہ کہتے ہیں) پھر وہ جسکو صرف امام بخاری روایت کریں۔ پھر وہ جسکو صرف امام مسلم نقل کریں۔ پھر وہ جو دونوں (اماموں) کی شرط کے موافق ہو۔ پھر وہ جو امام بخاری کی شرط کے موافق ہو۔ پھر وہ جو امام مسلم کی شرط کے بموجب ہو پھر وہ احادیث جن کو دیگر ائمہ حدیث روایت کریں

ان مقررکردہ اصول کے رو سے احادیث ۱ و ۳ و ۱۲ ایسی صحیح ہیں جن سے بڑھکر صحیح کا کوئی درجہ نہیں اور حدیث ۲ دوم درجہ کی صحیح ہیں۔ اور حدیث ۱۳ تیسرے درجہ کی۔ اور باقی احادیث ساتویں درجہ کی صحیح ہیں۔ غرضکہ کل کی کل احادیث صحیح ہیں۔ اور بلا کھٹکے واجب العمل ہیں۔

صحیح مرفوع متصل احادیث نقل کرنے کے بعد ہم چند موقوف احادیث (قول و فعل صحابی) درج کرتے ہیں۔ جن سے رفع یدین کی تائید ہوتی ہے۔

آثار متعلقہ رفع

(۱) تنویر العینین میں ہے۔

اخرج ابن ابی شیبۃ عن عبد ربہ بن زیتون قال ام الدرداء ترفع یدیھا حذو منکبیھا حین تفتتح الصلوٰۃ واذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ ترفع یدیھا وقالت اللھم ربنا لک الحمد

ابن ابی شیبہ نے عبد ربہ بن زیتون سے نقل کیا ہے۔ کہ اس نے کہا ام الدرداء جب نماز شروع کرتی تھیں۔ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر بلند کرتی تھیں۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہتا تو بھی اپنے ہاتھ اٹھاتے اور اللھم ربنا لک الحمد کہا۔

(۲) جزء رفع الیدین میں ہے

عن نافع ان عبد اللہ بن عمرؓ کان اذا استقبل الصلوٰۃ رفع یدیہ قال واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع واذا قام من السجدتین

نافع سے مروی ہے۔ کہ عبد اللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرنا چاہتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ اور دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(۳) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن نافع ان عبد اللہ بن عمرؓ کان اذا رای رجلا لا یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع رماہ بالحصی۔

نافع سے مروی ہے۔ کہ عبد اللہ بن عمرؓ جب کسی آدمی کو دیکھتے تھے۔ کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کرتا ہے۔ تو اسکو کنکریاں پھینک کر مارتے تھے۔

(۴) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عطا قال رایت ابن عباس وابن الزبیر وابا سعید وجابرًا یرفعون ایدیھم اذا افتتحوا الصلوٰۃ واذا رکعوا

(عطا تابعی جنکی نسبت حضرت امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ میں نے ان سے سچا آدمی کوئی نہیں دیکھا) نے کہا کہ میں نے ابن عباس ابن الزبیر ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے۔ اور جب رکوع میں جاتے تو رفع یدین کرتے۔

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ھریرۃ انہ کان اذا کبر رفع یدیہ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع۔

عبد الرحمن اعرج کہتے ہیں۔ کہ جب ابو ہریرۃ تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(۶) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن عاصم الاحول قال رایت انس بن مالک اذا افتتح الصلوٰۃ کبر ورفع یدیہ و یرفع کلما رکع ورفع راسہ من الرکوع

عاصم احول کہتے ہیں۔ میں نے انس بن مالک کو دیکھا کہ جب انہوں نے نماز شروع کی۔ تو رفع یدین کیا۔ اور جب وہ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے۔

(۷) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن ابی حمزۃ قال رایت ابن عباس یرفع یدیہ حیث کبر واذا رفع راسہ من الرکوع

ابو حمزہ کہتے ہیں۔ میں نے ابن عباسؓ کو دیکھا۔ کہ جب وہ اللہ اکبر کہتے۔ اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے۔

(۸) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عطا قال صلیت مع ابی ھریرۃ فکان یرفع یدیہ اذا کبر واذا رفع

عطا کہتے ہیں۔ میں نے ابو ہریرہ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ جب تکبیر کہتے۔ اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

(۹) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن الحسن قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانما ایدیھم المراوح یرفعونھا اذا رکعوا واذا رفعوا رؤسھم

حسن فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ہاتھ گویا پنکھے ہیں۔ اور وہ (یعنے اصحابؓ) اپنے ہاتھ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اٹھاتے تھے۔

(۱۰) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن حمید بن ھلال قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلوا کان ایدیھم حیال اذانھم کانھا المراوح

حمید بن ہلال نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب نماز پڑھتے۔ تو ان کے ہاتھ کانوں کے برابر ہوتے گویا پنکھے ہیں

(۱۱) کتاب مذکورہ میں ہے۔

ahmadimuslim.de

عن طاؤس ان ابن عباسؓ کان اذا قام الی الصلٰوۃ رفع یدیہ حتی یحاذی اذنیہ واذا رفع راسہ من الرکوع واستوی قائما۔

طاؤس سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین کرتے۔ اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عطا قال رأیت جابر بن عبداللہ وابا سعید الخدری وابن عباس وابن الزبیر یرفعون ایدیہم حین یفتتحون الصلٰوۃ واذا رکعوا واذا رفعوا رؤسہم من الرکوع

عطا نے کہا میں نے جابرؓ بن عبداللہ ابوسعیدؓ خدری ابن عباسؓ ابن الزبیرؓ کو دیکھا۔ کہ جب وہ نماز شروع کرتے۔ اور جب رکوع کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے۔

اسماء صحابہؓ ہم اور کہاں تک نقل کرتے جاویں۔ کیونکہ مضمون بہت طول ہوتا ہے۔ اس لئے صرف ان صحابہ کرام کے نام نامی گنا دیتے ہیں جو رفع کے قائل و عامل تھے۔

اسمائے گرامی صحابہ کرام جو رفع کے قائل و عامل تھے

(۱) جزء رفع الیدین میں ہے۔

ابو قتادہ[1] - ابو اسید[2] - محمد بن مسلمہ[3] - سہل بن سعد[4] - عبداللہ بن عمر[5] - عبداللہ بن عباس[6] - انس بن مالک[7] - ابو ہریرہ[8] - عبداللہ بن عمرو[9] - عبداللہ بن الزبیر[10] - وائل بن حجر[11] - مالک بن حویرث[12] - ابو موسیٰ اشعری[13] - ابو حمید الساعدی[14] - عمر بن خطاب[15] - علی بن ابی طالب[16] - ام الدرداء[17] - ابو سعید[18] - جابر[19]

(۲) سنن ترمذی میں ہے

عمیر اللیثی[20]

(۳) الازہار المتناثرہ فی الاخبار المتواترہ للسیوطی میں ہے

حکیم بن عمیر[21] - الاعرابی[22] - ابوبکر الصدیق[23] - عقبہ بن عامر[24] - معاذ بن جبل[25]

(۴) تنویر العینین میں ہے

حسن بن علی[26] - زید[27] - ابو مسعود[28] - سلمان[29] - عائشہ[30] - بریدہ[31] - عمار[32] - عثمان[33] - طلحہ[34] - سعد[35] - زبیر[36] - سعید[37] - عبدالرحمٰن[38] - ابو عبیدہ[39]

غرضکہ ہم کہاں تک گناتے جاویں۔ قریب قریب سب ہی صحابہ کرام رفع یدین کرتے تھے۔ جیسا کہ آثار متعلقہ رفع کے عدد ۱۰۶ سے واضح ہوتا ہے

اسمائے گرامی تابعین جو رفع یدین کرتے تھے

(۱) ترمذی میں ہے

حسن بصری[1] - عطا[2] - طاؤس[3] - مجاہد[4] - نافع[5] - سالم بن عبداللہ[6] - سعید بن جبیر[7]

(۲) جزء رفع الیدین میں ہے۔

مکحول[8] - قاسم بن عبداللہ[9] - عمر بن عبدالعزیز[10] - نعمان بن ابی عیاش[11] - ابن سیرین[12] - عبداللہ بن دینار[13] - حسن بن مسلم[14] - قیس بن سعد[15] - عبداللہ بن مبارک[16] - اسحاق بن راہویہ[17]۔

اس کے بعد ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ ائمہ الاعلام مجتہدین عظام محدثین کرام کی تمام تحقیقات اور بیانات نسبت رفع یدین نقل کر دیں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے۔ کہ سواد اعظم اسی طرف ہے۔

(۱) سنن ترمذی میں ہے

عبداللہ بن مبارک نے فرمایا۔ کہ حدیث رفع کی ثابت ہو گئی ہے۔ اور حدیث زہری کا ذکر کیا جسکو وہ سالم سے اور اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور حدیث ابن مسعود کی ثابت نہ ہوئی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی مرتبہ رفع یدین کرتے تھے۔ اور یہی قول ہے۔ امام شافعی رح اور امام احمد رح کا

(۲) جزء رفع الیدین میں ہے۔

(الف) عبداللہ بن مبارک رفع یدین کرتے تھے اور ان کے سارے اصحاب بھی رفع یدین کرتے تھے۔ ان میں سے علی بن الحسین اور عبداللہ بن عمر اور یحییٰ بن یحییٰ ہیں۔ اور بخارا کے محدثین ان میں سے عیسیٰ بن موسیٰ۔ کعب بن سعد محمد بن سلام عبداللہ بن محمد مسندی ہیں۔ اور بے شمار لوگ ہیں۔ جتنے لوگ میں نے بیان کئے۔ ان میں مسئلہ رفع یدین میں اختلاف نہیں۔ اور عبداللہ بن الزبیر اور علی بن عبداللہ اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم ان سب حدیثوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتے ہیں۔ اور ان کو حق سمجھتے ہیں۔ اور یہ لوگ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سے اہل علم تھے۔

(ب) بخاری نے کہا عبداللہ بن مبارک رفع یدین کرتے تھے۔ اور وہ اپنے زمانہ میں سب سے علم میں بڑھکر تھے۔ سو جسکو سلف کی باتوں کی خبر نہیں ہے۔ اس کے لئے بہتر ہے۔ کہ عبداللہ بن مبارک کی ان باتوں میں پیروی کرے۔ جن میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اور تابعین کی پیروی کی ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ ایک جاہل کی پیروی کرے

(ج) عبداللہ بن مبارک نے کہا۔ میں نعمان بن ثابت کے پہلو میں نماز پڑھتا تھا میں نے رفع یدین کی۔ تو انہوں نے کہا میں ڈرا۔ کہ آپ کہیں اڑ نہ جائیں۔ میں نے کہا۔ جب میں پہلی بار نہ اڑا۔ تو دوسری بار کیوں اڑتا۔

(د) نعمان بن ابی عیاش کہتے تھے۔ ہر چیز کے واسطے ایک آرائش ہے۔ اور نماز کی آرائش یہ ہے۔ کہ تو رفع یدین کرے جب اللہ اکبر کہے۔ اور جب رکوع کرے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھائے۔

(ہ) بخاری نے کہا۔ مکہ۔ مدینہ۔ یمن۔ عراق والوں نے رفع یدین پر اتفاق کیا ہے۔

(و) بخاری نے کہا علی بن مدینی نے کہا مسلمانوں پر رفع یدین کرنا لازم ہے۔ بسبب حدیث زہری کے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں۔ اپنے باپ سے

(۳) تنویر العینین میں ہے

محی السنہ نے کہا۔ امام اوزاعی اور امام مالک رفع یدین کرتے تھے۔

(۴) فتح الباری میں ہے۔

محمد بن نصر مروزی نے کہا۔ سب ملکوں کے علماء نے بجز اہل کوفہ کے رفع یدین کے سنت ہونے پر اتفاق کیا ہے۔

(۵) حجۃ اللہ البالغہ میں ہے۔

جو شخص رفع یدین کرتا ہے۔ میرے نزدیک اس شخص سے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ اچھا ہے۔ کیونکہ رفع یدین پر جو حدیثیں دلالت کرتی ہیں۔ وہ

ahmadimuslim.de

زیادہ بھی ہیں۔ اور ثابت بھی خوب ہیں۔

(۶) حواشی جدیدہ سنن نسائی میں ہے۔

امام شافعی احمد بن المبارک اوزاعی۔ ابوعبید ابوثور ابن راہو محمد بن جریر طبری اور اہلحدیث کا ایک جماعت نے کہا۔ کہ جمیع علما صحابہ و تابعین رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کو مستحب سمجھتے تھے۔

(۷) ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابی سلمۃ الاعرج کے طریق سے بیان کیا ہے۔

میں نے سب لوگوں کو پایا۔ کہ وہ جھکنے اور اٹھنے کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔

(۸) سفر السعادت میں ہے۔

تین جگہ ہاتھوں کا اٹھانا ثابت ہے۔ اور کثرت راویوں کے سبب یہ بات تواتر کو پہنچی۔ چار سو جز اور آثار اس باب میں صحیح ہوئی۔ اور عشرہ مبشرہ نے روایت کی ہے۔ کہ ہمیشہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہی نماز پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ اس جہان سے رحلت فرمائی۔ اور سوائے اس کے کچھ ثابت نہ ہوا۔

(۹) شرح سفر السعادت میں شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

امام ترمذی نے حدیث رفع کی تصحیح کی۔ اور ایک ایسا اشارہ کیا۔ جس سے ان کا رجحان اس طرف معلوم ہوتا ہے۔

(۱۰) نزہت الناظر للمقیم والمسافر میں علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں۔

مزنی کہتے ہیں۔ میں نے امام شافعی رح کو یہ کہتے سنا کسی شخص کے واسطے حلال نہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث متعلقہ رفع الیدین نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور اس سے سر اٹھاتے وقت سنے۔ اور اس کی اتباع کرنا چھوڑ دے۔

(۱۱) البلاغ المبین میں ہے۔

ابن المنذر نے کہا۔ کہ اہل علم یعنے صحابہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع یدین کرنے میں

اختلاف نہیں کیا ہے۔

الحاصل ہر زمانہ کے بڑے بڑے علما محدثین اور مجتہدین رفع کے قایل ہوئے ہیں

مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ناظرین کی عام آگاہی کے لئے یہاں پر وہ اعتراضات مع جوابات لکھدیں۔ جو مانعین رفع احادیث رفع پر وارد کرتے ہیں

باقی باقی

میرا سفر اور تجربہ سفر

میں ہرچند سفر میں جانے سے رکتا ہوں۔ نہ اس لئے کہ مجھے دوستوں کی قدر نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ میں یہاں بیٹھا بھی انہی کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں۔ اس لئے بہت سی دعوتیں ماننے سے مجبور ہوں۔ تاہم بہت مقامات پر ضروری جانا پڑتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ انہی ایام میں غازی پور اور گورکھپور کے جلسوں میں جانا پڑا۔ جلسے بڑی شان و شوکت سے ہوئے۔ مگر گورکھپور پہنچکر بعض احباب کے ذریعہ ایک خط آمدہ الہ آباد ملا۔ جس کا بھیجنے والا نام بتلا و ایک طبیب ہے دمگر وہ اصل مرض تعصب سے مریض)

یہ طبیب صاحب جہاں کہیں سنتے ہیں۔ کہ میری شرکت ہے۔ وہاں پر ایک خط مع اپنے ایک اشتہار کے بھیج دیتے ہیں اشتہار کا مضمون یہ ہے۔ کہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی اور یہ خاکسار سب بے دین بدمذہب ہیں۔ انکو شریک جلسہ نہ کرنا چاہئے۔ فیروزپور۔ میرٹھ۔ اور گورکھپور ہی مضمون کے خطوط ان کے پہنچے۔ مگر افسوس ہے ہر ایک مقام سے ان حکیم صاحب کو یہی جواب ملا کہ

ناصحا دل میں تو اتنا تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہوئے کیا تجھ سے بھی نادان ہونگے؟

اس سفر میں میں نے ایک عجیب بات سنی۔ جو بغرض خیر خواہی اپنے دوستوں تک پہنچانا ضروری جانتا ہوں۔

ایک شخص نے مجھے ایک واقعہ سنایا۔ کہ ایک شخص گاڑی پر سوار تھا۔ اس سے کسی اور شخص نے اس کا نام۔ پتہ اور گھر کے لوگوں کا حال دریافت کر کے کسی مقام سے اس کی طرف سے تار دیدیا۔ کہ مبلغ کیصد بذریعہ تار مجھے بھیجدو۔ ان بیچاروں نے بھیجدئے۔ یہ صاحب نیکر رفوچکر ہوگئے۔

ہمارے ناظرین اس واقعہ کو ہمیشہ یاد رکھا کریں۔ اور کسی اجنبی آدمی کو پتہ بتلانے کے وقت اس امر کا خیال کر لیا کریں۔ کہ یہ شخص نقصان نہ پہنچا سکے۔ حفظنا اللہ وایاکم

انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ ۱۶ ۱۷ جنوری ۱۹۱۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

(سکرٹری)

اسلام میں فرقہ بندی

بخدمت اڈیٹر صاحب اہلحدیث۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہلی دو صدی ہجری تک اسلام میں کوئی فرقہ بندی نہ تھی۔ اگرچہ بعض مسایل دینی میں اختلاف تھا جس طرح کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی تھا۔ مگر اس ابتدائی زمانہ میں اختلاف باہمی کی وجہ سے دلی بغض اور کینہ نہ تھا جس طرح کہ آج کل ہے۔ ائمہ اربعہ علیہم رحمۃ کے مذاہب کی تدوین سے یہ اختلاف شروع ہو کر بغض و کینہ تک نوبت پہنچ گئی حتے کہ آجکل فرقہ ہاے اسلام کا شمار کرنا مشکل ہے۔ گو حدیث شریف کی بناء پر کل میزان اسلامی فرقوں کی ۷۳ سے زائد نہیں۔ اور جو اس سے زاید ہیں وہ انہی ۷۳ کی شاخ در شاخ ہیں۔ ان میں سے بموجب حدیث شریف ناجی فرقہ صرف ایک ہی ہے یعنے جو (ما انا علیہ واصحابی) کا مصداق ہے۔

اب جب نظر غور سے دیکھا جائے۔ کہ اسقدر اسلامی فرقوں میں سے ناجی فرقہ کا وجود کہاں ہے۔ اور اس کے نشانات کیا ہیں۔ جواب یہی حاصل ہوتا ہے۔ کہ جو فرقہ

اللہ اور اوس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع
میں جنگل مارنے والا ہے۔ اور بس۔ اہلحدیث اپنے
آپ کو ہی ناجی فرقہ کا مصداق بتلاتے ہیں۔ مگر کل
حزب بما لدیہم فرحون کی زد سے یہ فرقہ بھی بچ
نہیں سکتا۔ اچھا موجودہ زمانہ سے قطع نظر کر کے ہم
تھوڑا اسا پیچھے چلتے ہیں۔ تو محدثین کی باہمی رد و
کو صاف بغض اور کینہ سے آلودہ پاتے ہیں۔ اور اگر
مقلدین کا آپس میں اختلاف ہے۔ تو اہلحدیث بھی
اس سے بری نہیں ہو سکتے۔ مثلاً حافظ ابن قیم مع
مدرک فی الرکوع کی رکعت کو مجز کرتے ہیں۔ اور بعض
دیگر اہلحدیث بھی اور مولوی عبد الجبار مرحوم امرتسری
بھی حافظ صاحب کے مقلد ہیں۔ جیسا مولوی صاحب
مرحوم کے فتاوے سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح
وقوع طلاق ثلاثہ وبعض دیگر مسائل میں اہلحدیث کا
اختلاف ہے۔ نیل الاوطار مصنفہ امام شوکانی
جو اہلحدیث کی ہائیکورٹ ہے۔ اوس میں بھی اکثر
مسائل کا کوئی فیصلہ قطعی مندرج نہیں

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ صحاح ستہ مع دیگر کتب
صحیح احادیث کے بھی بعض مسائل کے اختلافات کو جب
دور نہیں کر سکتیں۔ تو صحیح فیصلہ اختلافی مسائل میں
کیونکر ممکن ہو؟ بیشک قرآن شریف کا تو یہی حکم
ناطق ہے۔ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ
اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ۔ آج کل وجود مبارک صلی اللہ
علیہ وسلم ہم میں موجود نہیں۔ صرف آپ کا کلام
بصورت احادیث صحیحہ آپ کا قائم مقام ہے۔ مگر جب
اون کے ماہرین بھی اکثر مسائل میں مختلف ہیں۔ تو
نہایت سلامت طریق یہی ہے۔ کہ جس مسئلہ کی طرف
زیادہ تر علماء اہلحدیث ہوں اوسکو قبول کرنا چاہئے
کیونکہ اختلاف مسائل جب صحابہ میں بھی تھا جنہوں نے
تعلیم نبوی صلعم براہ راست حاصل کی تھی۔ تو پھر یہ اختلاف
کسی طرح مٹ نہیں سکتا۔ ترمذی کی حدیث حسن کا مفہوم
یہ ہے۔ کہ اختلاف میری امت کا ایک رحمت ہے۔
قابل اصلاح نہیں رہتی۔ کیونکہ بعض آیات واحادیث
محتمل کئی وجوہ کے مفہوم ہیں۔ اور بعض اہلحدیث کا
یہ کہنا کہ بموجودگی نص قیاس حرام ہے۔ صحیح معلوم

نہیں ہوتا۔ جب خالص نص میں ہی دو پہلو داخل
ہوں۔ تو ایسے وقت میں سلف اور خلف میں اختلاف
کا ہونا ایک امر ناگزیر ہے۔ پس نتیجہ یہ حاصل ہوا۔ کہ
قیاس صرف بعدم موجودگی نص ہی جائز نہیں بلکہ
ایسے وقت بھی جائز ہے جب خاص کوئی نص ہی ایک
سے زیادہ مفہوم رکھتی ہو۔ اس مضمون میں بالفعل اس
قدر گنجایش نہیں۔ کہ اس قسم کی مثالیں پیش کی جائیں
البتہ اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ اس مسئلہ پر زیادہ
روشنی ڈالی جاوے گی۔ اس مضمون کو ایک عجیب خشدید
واقعہ سے ختم کرتا ہوں۔ اور چونکہ میرا علم کامل نہیں
اس واسطے مولانا اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث اس
مسئلہ کو بنا بر آگاہی و ہدایت مجھ سمن ناظرین صاف
فرماکر موجب ثواب کثیر ہو نگے۔

لائلپور میں چند اہلحدیث ہیں اور ان میں سے قریباً
ہر کسی کے پاس اس قدر ذخیرہ کتب دینی ہے کہ
ہر ایک اہلحدیث کے پاس نہیں ہوتا۔ ایک دن
اتفاقاً بوجہ غیر حاضری اصلی امام کے ایک غیر صاحب نے
امامت کرائی۔ اور دو اہلحدیث مقتدی تھے۔ امام
نے ضالین کی ض کو مشابہ دال پڑھا۔ بعد نماز کے
ایک اہلحدیث نے تو نماز کا اعادہ کیا۔ مگر دوسرے
نے نہ کیا۔ راقم الحروف نے ہر دو صاحبوں سے
دریافت کیا۔ کہ اس غلطی مخرج کے سبب سے دوبارہ
نماز لوٹانے پر کوئی آیت یا حدیث پیش کریں۔ یا
قرون ثلاثہ کا عمل۔ اونہوں نے جواب دیا۔ کہ سید
نذیر حسین دہلوی مرحوم سے میں نے پوچھا تو ایسا کہا ہے
دوسرے اہلحدیث صاحب نے کہا۔ کہ میری نماز
تو ضالین کی ض کو ظ اور د دونوں طرح امام کے
پڑھنے سے ہو جاتی ہے۔ اور مولوی عبد الجبار صاحب
مرحوم امرتسری اہلحدیث کو سندا پیش کیا۔
خاکسار اب تک حیران ہے کہ یا اللہ! اگر اسلام میں
اس قسم کی مشکلات کو جائز قرار دیا جاوے۔ تو
کہیں جگہ نہیں ملتی۔ ہم کم علم تو تقلید وعدم
تقلید کے دھندے سے فارغ ہونا چاہتے ہیں
مگر اہلحدیث کو بھی اس مصیبت میں دیکھکر رونا آتا ہے
ابھی ذرا اور سنیں۔ سرگودہ میں ایک نئی مسجد ابھی

تیار ہوئی ہے۔ ایک دن کوئی صاحب امامت پر
کھڑے ہوئے تو اونہوں نے ضالین کی ض
کو مشابہ بہ ظ پڑھا۔ بعد فراغت نماز ایک صاحب
نے جو حنفی مذہب کے مقلد تھے اپنی نماز کو دہرایا
جب راقم الحروف نے اون سے دلیل طلب کی۔ تو فقہ
کی بہت سی کتب کا حوالہ دیا۔ اور یہاں تک مبالغہ
کیا۔ کہ ض کو ظ کے مشابہ پڑھنا کفر کے برابر
کہدیا۔ اب کوئی تسکین دہ دلیل نہ تو لائلپور والے
غیر مقلد نے مجھکو بتائی۔ اور نہ سرگودہ والے
حنفی صاحب نے درحالیکہ لائلپوری غیر مقلد
نے بہت دفعہ تقلید کی۔ جو مٹی خراب کی ہے۔
اوسکو میں بخوبی جانتا ہوں۔ مگر اس مسئلہ میں خود
تقلید میں سخت گرفتار ہے۔ باقی سرگودہ والے
مقلد کا ذکر فضول ہے۔ وہ تو خود مقلد ہے۔
اڈیٹر صاحب! قرون ثلاثہ کا اسلام کیا ایسا ہی تھا
اور کیا یہی اسلام کو تبلیغ میں پیش کیا جاوے؟
(خاکسار ماسٹر غلام حیدر پنشنر خریدار اہلحدیث نمبر ۲۳۳۶)

اڈیٹر:۔ ماشاء اللہ آپنے جس دلسوزی سے
یہ مضمون لکھا ہے۔ قابل داد ہے۔ لیکن معاف
فرماویں۔ میں نے سمجھا نہیں۔ کہ آپ فرماتے کیا
ہیں؟ کوئی بات دریافت طلب یا کوئی مشکل
قابل حل ہے۔ اگر یہ مراد ہے۔ کہ ما انا علیہ
واصحابی سے کون فرقہ مراد ہے۔ تو اس کا
ایک جواب تو پہلے لکھا گیا ہے۔ دوسرا جواب
یہ ہے۔ کہ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے۔ کہ
موقع استدلال پر جس طریق سے حضور علیہ
السلام نے صحابہ کو استدلال کرنا سکھایا۔ اور
جس طریق سے صحابہ استدلال کرتے تھے یعنی
محل اثبات مسائل اور موقع اختلاف میں
قرآن وحدیث میں پیش کرتے تھے۔ جیسے انتخاب
خلیفہ کے وقت ہوا تھا۔ یا اور کئی ایک مواقع
پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ جو
فرقہ اپنے استدلال کے موقع پر اسی طرح
استدلال کر کے اثبات مدعا کرے گا۔ وہی فرقہ
ناجی ہو گا۔ جسکا مطلب یہ ہے۔ کہ جو فرقہ

کلام نبوی کو دینی امور کی انتہائی عدالت کا کام دیتا ہے۔ اہلحدیث کی انتہائی عدالت یا بالفاظ دیگر ہائیکورٹ مدینہ طیبہ میں ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

محض قرآن و حدیث کا اتباع کرے گا۔ وہ ناجی ہوگا۔ اور جو موقع استدلال پر کسی اور کی باتوں کو پیش کرے گا۔ وہ باقی فرقوں میں ہوگا۔ اب آپ کو اگر امتحان کرنا منظور ہے تو ہر ایک فرق کے عالم سے مسئلہ پوچھکر آزما لیں۔ رہی لائلپوری اور سرگودہوی وجہ سواس کے ذمہ وار وہی لوگ ہیں۔ جن کا یہ واقع ہے۔ البتہ لائلپوری غیر مقلد اپنے مفتی صاحب سے اس مسئلہ کی دلیل بھی پوچھ لیتے۔ تو آج اس مضمون میں انکو ضرب المثل نہ بنایا جاتا۔

ہاں حقیقۃ اسلام بالکل صاف اور سیدہا وہ ہے جو پہلی صدی میں مروج تھا۔ جس میں خیر تین ہے۔ تیرہ۔ معلوم نہیں آج کل اس اسلام پر عمل کرنا کیوں مشکل ہے۔ جو پہلے آسان تھا۔ انا للہ

محدثین میں بیشک اختلاف تھا۔ اور ہے جو کوئی اختلاف کو مخالفت کی صورت سے مبدل کرے۔ وہ علم سے ناآشنا ہے۔ اخبار اہلحدیث کی ابتدا سے یہی آواز رہی ہے کہ جو نصوص میں ہم سب متفق ہیں فہم میں ہم الگ الگ۔ یہی معنے ہیں اوس حدیث کے جو صحیح بخاری سے کئی ایک دفعہ نقل ہوئی جس میں صحابہ کا جنکو بنی قریظہ میں بھیجا تھا، عصر کی نماز کے متعلق اختلاف ہوا تھا۔ بعض نے راستے میں پڑہی اور کسی نے بنی قریظہ میں پہنچکر مگر حضور نے کسی پر عتاب نہ فرمایا۔

اس اختلاف میں نہ فرقہ بندی ہے نہ تفریق۔ بلکہ وہ اختلاف بعینہ اس اختلاف کا مصداق ہے۔ جس کی بابت کہا گیا ہے ؎

اگر اختلاف ان میں باہمدگر تھا۔
تو بالکل مدار اسکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آیندتر تھا

یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

نعتیہ مطلع

میٹھا ہے عجب نام رسول عربی کا
ہر ایک لقب پیارا ہے اس خوش لقبی کا
ہے حکم نشہ ساغر صہبائے نبی کا
کیوں نام بھی لوں ہونہ میں شراب عنبی کا
اللہ کی طاعت ہے اطاعت شہ دیں کی
فرمان خدا ہے جو ہے فرمان نبی کا
خورشید بھی ہو مثل قمر آپ پہ قربان
فرمائیں محمد جو اشارہ طلبی کا
یارب ترا محبوب ہمارا بھی نبی ہے
اقرار ازل سے ہے یہ ہر ایک نبی کا
آدم کو بھی ہے فخر تری ذات سے مولے
کیا وصف بیاں ہو تری عالی نسبی کا
طے کر کے سموات بڑھے شاہ جو آگے
ہو سکتے کے سے تھا یہ گماں بوالعجبی کا
اندھے ہوں وہیں پر نگہ قہر نبی سے
بدبین جو کبھی قصد کریں بے ادبی کا
دربار خدا میں یہی ہے نخل صل علی کا
کامل نے قصیدہ جو پڑھا نعت نبی کا
(منشی غلام علی خاں کامل جوناگڈہی)

دریافت حدیث

مہربانی کر کے مندرجہ ذیل احادیث کا پتہ بتلادیں۔ تاکہ تسلی وتشفی ہو۔ حدیث

عن عبد اللہ بن مغفل رض قال سمعت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول الا انبئکم برجل من کوفان بلدکم ھذہ اومن کوفتکم ھذہ یکنی بابی حنیفۃ قد ملئی قلبہ علماء وحکما۔ وسیھلک بہ قوم فی آخر الزمان الغالب علیہم التنافر یقال لھم البنانیۃ کما ھلکت الرفضۃ بابی بکر وعمر۔

حدیث عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی امتی رجل وفی الحدیث القصیر یکون فی امتی رجل اسمہ النعمان وکنیتہ ابو حنیفہ ھو سراج امتی ھو سراج امتی ھو سراج امتی ۱۲۔

(راقم العاصی بندہ فدوی منشی محمد یاسین عفا اللہ عنہ مقام کچہری سیدپور ضلع مالدہ)

اہلحدیث۔ پہلی حدیث کا پتہ نہیں۔ دوسری حدیث درمختار کے دیباچہ میں ہے۔ مگر ضعیف بلکہ موضوع وغلط بہت سے علماء نے اس کی تردید کی ہے صاحب سفر السعادت مولانا عبد الحی وغیرہ نے بھی اس کی تغلیط کی ہے۔

مسلمانوں کی اخلاقی حالت

مکرمی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل شیر اسلام دام ظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کے بعد براہ مہربانی مندرجہ ذیل اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرما کر مشکور فرمادیں۔ پہلے مضمون کی سرخی میں علماء واعظین کو متوجہ فرمادیں۔ کہ فدوی کو عرصہ ہیژدہ بیس سال سے اتفاق اکثر ہوتا رہتا ہے۔ جو بعض اضلاع میں گاہ گاہ جانا پڑتا ہے۔ اور عموماً اضلاع میں دیکھا گیا ہے۔ کہ اسلام کی اچھی طرح کوئی خبر نہیں ہے۔ مگر خصوصاً ضلع ملتان جھنگ۔ لائلپور۔ علاقہ چنیوٹ۔ منٹگمری۔ علاقہ پاکپٹن کے دریائی علاقوں میں جو اقوام مسلمان باشندے ہیں انکو اسلام کی پورے طور سے آجانے خود بعض ضروری مسائل کی بھی بالکل خبر نہیں ہے۔ اور ان باشندوں میں جو علماء مسجدوں میں ہوتے ہیں۔ وہ صرف نفس پرور ہوتے ہیں۔ ان بیچاروں کو خود ان مسئلوں تک کی خبر نہیں ہے۔ اور لوگوں کو کیا کہیں۔ فدوی بطور مثال ایک تہوڑی جیسی مثال پیش کرتا ہے یعنے۔ یہ لوگ اپنی لڑکیوں کی شادی اکثر اپنے ہی گاؤں اور برادری میں کرتے ہیں۔ اور اس حالت میں شادی کرتے ہیں۔ جب انکی عمر قریباً ۸ یا ۹ سال تک پہنچ جاتی ہے۔ اور جب وہ بیچاری بلوغت میں آتی

ahmadmuslim.de

ہیں تو اکثر اُن کے خیال اچھے نہیں رہتے۔ اور پھر وہ کمینہ قوموں سے آشنائی پیدا کرکے اِدہر اُدہر چلی جاتی ہیں۔

یہ اُن لوگوں کی خاص رسم ہے۔ کہ جب نصف عمر ہو جائے۔ تو وہ شادی کی تجویز کرتے ہیں

مولانا صاحب عاجز اس تحریر کو دو بالا کرتا۔ مگر اکثر علماء میری تحریر ناقص پر شاید چیں بر جبیں ہوتا۔ اس واسطے ایسی تھوڑی تحریر کو پیش کرکے ملتمس ہوں۔ کہ آپ بھی علماء رد عظین کو خاص توجہ دلا دیں۔ اور ان لوگوں کو اس بدعت سے نکالکر خود بھی ثواب حاصل کریں۔ اور ان بیچاروں کو بھی نجات دلا دیں۔

(راقم عاجز رحمت شاہ خادم اسلام انکوٹایال)
ضلع گوجرانوالہ

اہلحدیث۔ ایسے لوگوں کو سزا دینا چاہئے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کوئی ۱۲ سالہ لڑکی کی شادی نہ کرے۔ جو خرابی پیدا ہو۔ اُس کا وہ ذمہ وار ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوۃ علی اھلھا

اما بعد۔ بخدمت جناب مولٰنا و بالفضل اولٰنا لائق الذکر فائق الفکر معتصم بحبل الورید متمسک بالسنۃ والتوحید محی السنۃ قامع البدعۃ ابو الوفا ثناء اللہ تعالیٰ لا زالت شموس فیوضہم بازغۃ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے گذارش یہ ہے۔ کہ سطور مندرجہ ذیل کو از راہ مہربانی اپنے اخبار گہربار اہلحدیث کے کسی ایک گوشہ میں جگہ دیکر ممنون فرما دیں۔ اور آپ اور جناب مولوی ابراہیم صاحب فاضل سیالکوٹی اور جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی خصوصاً اور دیگر علماء اہلحدیث عمت فیوضہم عموماً میرے استفتا ذیل کے جواب اخبار اہلحدیث میں عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ وہ یہ ہے کہ

علامہ صدیق بن حسن والئی بھوپال طاب اللہ ثراہ نے اپنی کتاب اقتراب الساعۃ مطبوعہ مطبع سعید المطابع بنارس کے صفحہ ۳۹ میں امارات متوسطہ قیامت کو نمبر وار بیان کرتے ہوئے نمبر ۱۵ میں لکھتے ہیں۔

(۱۵) مسجد کی محرابیں آراستہ کی جاویں۔ دل ویران ہوں۔ پھر نمبر ۱۶ سے ۱۸ تک بیان کرکے لکھتے ہیں کہ یہ سب نزدیک طبرانی کے ہے۔ ابن مسعود سے۔

اب دریافت طلب خاکسار کا یہ امر ہے۔ کہ (۱) یہ حدیث کیسی ہے (۲) اور محراب سے مراد کون محراب ہے کیا یہی محراب جو آجکل مسجدوں میں جانب قبلہ بنایا جاتا ہے۔ یا مثل محراب زکریا علیہ السلام مراد ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔

(۳) اور زمانہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مساجد میں آج کل کی طرح محراب بنایا جاتا تھا یا نہیں۔

یہ بھی عرض کہ دنیا طول و رت سے خالی نہیں سمجھتا ہوں۔ کچھ وجہ اس استفسار کی یہ ہے۔ کہ میرے ناقص خیال میں اگر یہ حدیث صحیح۔ اور محراب سے مقصود یہی محراب ہو۔ اور زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی محراب بنایا جاتا ہو تب تو اس محراب وقت کو بدعت کہنا صحیح نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس حدیث سے تزئین محراب کی کراہیت ثابت ہوتی ہے۔ نہ کہ نفس محراب کی۔ ھذا ماظہر لی والرجو من علماء الحدیث ان یظہروا تحقیقاتہم

مکرر یہ کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارہ میں ایک رسالہ موسومہ بہ اعلام الاریب فی بدعۃ المحاریب لکھا ہے۔ وہ کہاں سے ملتا ہے۔ اور اس میں انہوں نے کیا لکھا ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع بخشیں۔

اس رسالہ کے نام سے تو بظاہر بدعت معلوم ہوتی ہے۔ فقط

انا الراقم کسیر البال خفیف المحال ابو المحامد محمد اسرائیل الکرمحوی عفا عنہ اللہ الخالق القوی۔ المشتری الاھلحدیث ۳۲۱۰۶

جرمنوں کا غرور

شہنشاہ جرمنی کے خیالات اپنے ملک اور اپنی ذات کے متعلق حسب ذیل ہیں

(۱) ہم دنیا کی روح رواں ہیں۔ ہمکو لازم ہے۔ کہ اپنے آپکو اپنی عظیم الشان قسمت کے قابل ثابت کریں

(۲) صرف ایک ہی قانون ہے یعنے میرا قانون۔ وہ قانون جسکو میں بذات خاص وضع کرتا ہوں۔

(۳) سب سے اچھا لفظ "حرب" ہے

(۴) طاقتور جرمن امن یورپ کا سہارا ہے۔ سمندر کی عظمت جرمنی کی عظمت سے وابستہ ہے۔

(۵) جرمن لوگ ایک حصن حصین ہونگے۔ جن پر خداوند کریم دنیا میں تہذیب اور شائستگی پھیلانے کے کام کی تکمیل کر سکتا ہے

(۶) خدا پیشتر کی طرح اب بھی زندہ ہے۔ ہمارا سب سے بڑا رفیق بر سر حکومت ہے۔

(۷) خشک بارود کے لئے تیز تلوار کے لئے اس انجام کے لئے جو ہماری نظر میں ہے۔ اس طاقت کے لئے جس پر ہمکو بھروسہ ہے۔ اور جرمن فوج و جرمن شان کے لئے نعرۂ خوشی

(۸) اہل جرمنی کی نئی انجیل جنرل برنہاڈی کی کتاب ہے

(۹) صلح کی آرزوئیں جرمنی کی روح کو زہر آلودہ کر دینے کی دھمکی دیتی ہیں

(۱۰) ہر جرمن کا پہلا اور نہایت ہی ضروری فرض ہے کہ جنگ کے لئے اس پیمانے پر تیار ہو جو اس کی پولیٹیکل ضروریات کا ہم پلہ ہو۔

(۱۱) طاقت ہی بلا توقف اعلےٰ استحقاق ہے۔ اور اس کشمکش کا فیصلہ کہ حق کیا ہے جنگ پر منحصر ہے

(۱۲) جنگ عام طور پر قوموں کی زندگی کا کوئی ضروری عنصر نہیں ہے۔ بلکہ تعلیم کا ایک لازمی نتیجہ ہے جس میں ایک مہذب قوم کی حالت اور زندگی کا اظہار ہوتا ہے

(۱۳) درحقیقت سٹری گلی روحوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے جنگ کے سوا کوئی دوسرا صحیح عنصر ترقی نہیں ہے

(۱۴) جنگ زندگی کے لئے اول درجہ کی ضروری چیز ہے

(۱۵) وحشیانہ واقعات جو حالت جنگ میں ناگزیر ہیں سستی اور کاہلی کو دور کر دیتے ہیں۔

(۱۶) ہم جو کچھ چاہتے ہیں۔ وہ ہم کو بمقابلہ غنیم کی اعلے فوج اور دول کے خواہ مخواہ جنگ کرنا اور فتح حاصل کرنا ہے

(۱۷) اس موقع پر ہمارا نصب العین صرف دو باتوں پر منحصر ہے یا دنیا بھر پر حکومت کرنا یا فنا ہو جانا۔ تیسری کوئی نہیں۔

(ماخوذ از الضیاء ۲۸ 11/14 صفحہ ۳)

صدر شیخ ، قرأت درکار اول سے ۱/ منیجر

مولانا صاحب کی عدم موجودگی کے باعث اسدفعہ فتوے نہیں لکھے گئے۔ منیجر

متفرقات

تعاقب فتوے } سوال نمبر ۵ بابت نماز قصر مندرجہ تاریخ ۷ صفر المظفر ۳۳ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۱۴ء

تفسیر معالم التنزیل میں ہے۔ سفر میں قصر نماز کے جواز میں امت کا اجماع واقع ہوا ہے۔ البتہ اتمام کے جواز میں اختلاف ہے جمہور اس طرف گئے ہیں۔ کہ قصر کرنا واجب ہے۔ اور یہی مذہب حضرات عمر۔ علی اور ابن عمر اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا ہے۔ اور اسی کے قائل حسن اور عمر بن عبد العزیزؒ اور قتادہ ہیں اور یہی قول امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اور ایک جماعت پوری پڑھنے کے جواز کی قایل ہے۔ جیسا کہ عثمانؓ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اور اسی کے قائل امام شافعیؒ ہیں۔ امام کے نزدیک چاہے پوری پڑھی جاتے چاہے قصر کرے۔ لیکن قصر افضل ہے روضۃ شرح صراطین میں ہے۔ مذھب الاکثرین ان القصر واجب وقال الشافعی ان شاء اتم وان شاء قصر والقصر افضل۔ اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ قصر واجب ہے۔ اور امام شافعی جو فرماتے ہیں۔ خواہ تمام کرے خواہ قصر کرے۔ لیکن قصر افضل ہے۔

(راقم علی محمد عفی عنہ مدرس اوللہیا نہ)

دار العلوم اہلحدیث } مولانا السلام علیکم۔ اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۸ دسمبر میں مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی کا مضمون دیکھا۔ میرا بھی مدت سے یہی خیال تھا۔ جماعت اہلحدیث کا دار العلوم ہونا چاہئے۔ اور دوسرے مدارس اوس کے ماتحت ہوں۔ دار العلوم کے لئے دہلی موزون جگہ ہے۔ اور میاں صاحب کے مدرسہ میں اس دار العلوم کی بنیاد قائم ہو سکتی ہے۔ اس کا اگر انتظام کیا جاوے۔ تو میں ہر ماہ ایک روپیہ اس مد میں دینا قبول کرتا ہوں۔ میری راے ہے کہ اس دار العلوم کا نام جامع نذیریہ رکھا جائے۔ اس کے لئے کارروائی جلد ہونی چاہئے۔

افسوس ہے کہ اہلحدیث کانفرنس بہت سست کام کرتی ہے۔ گذشتہ جلسہ کی رپورٹ اجتک شائع نہیں کی گئی۔ قومی کام ایسی لاپرواہی سے پورے نہیں ہو سکتے +

(خاکسار محمد عبد العزیز عفی عنہ نائب تحصیلدار گوندیا)

کتاب حکم الکتاب } وغیرہ کا جو اشتہار اہلحدیث میں دیا گیا تھا۔ وہ اب قریب اختتام ہیں۔ باقی چند نسخے رہ گئے ہیں۔ لہذا جو احباب منگانا چاہیں۔ جلدی منگالیں اور رسالہ رد تقلید مسمی احسن المقیاس فی تقدم الحدیث علی القیاس ہمارے پاس بہت ہے۔ پس جو جناب حکم الکتاب منگائیں گے۔ تو اس کے ختم ہونے پر رسالہ مذکور جو کہ ۸ ۲ کے ٹکٹ میں ۴ عدد آسکتے ہیں۔ بمع باقی اس کے ٹکٹ بھیج دیا جاویگا۔ پس جلدی منگالیں اور اپنا پتہ واضح لفظوں میں تحریر کریں۔ بعض احباب کا پتہ واضح معلوم نہیں نہ ہونے کے باعث پیکٹ ارسال کیا ہوا ہمارے پاس آگیا ہے۔

(خاکسار محمد ولد مولوی حافظ قادر بخش از چاہ خلیل والا ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان)

درخواست } میرا لڑکا جس کی عمر تخمیناً سولہ سترہ سال ہے۔ بعارضہ مرض طحال و ورم عرصہ دراز سے یعنی تقریباً دس سال سے بیمار ہے۔ ہر چند علاج کیا۔ کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور علاوہ طحال ورمی کے قبض بھی دائمی ہے۔ اور بیانگانہ کسی ایک وقت پر نہیں آتا۔ لہذا ناظرین اخبار اہلحدیث کی خدمت میں عرض ہے کہ کسی صاحب کو کوئی نسخہ مجرب طحال ورمی کا معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع بخشیں

(پیر حضرت شاہ از کوٹ گلو)

طبی سوال ۔ میرے ایک دوست کو احتلام کی شکایت ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ مجھے ہر روز بلا ناغہ رات کو ہو جایا کرتا ہے۔ اب وہ اس بیماری سے بہت تنگ آ گیا ہے۔ اور زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے منصوبے باندھتا ہے۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ چونکہ یہ غریب مسکین مسلمان ہے۔ اگر کسی صاحب کو کوئی نسخہ تیر بہدف معلوم ہو۔ تو اخبار اہلحدیث میں تحریر فرمادیں۔ نہایت مہربانی ہوگی۔ اس کی عمر ۱۸ سال ہے جماعت تھرڈ مڈل سکول میں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اور جذبات ہمدردی سے لبریز ہے۔

(راقم احمد الدین فارمین ملتان چھاؤنی)

طلب دوا ۔ میرے ایک عزیز بوجہ بیماری سرسام کے گونگا ہو گیا تھا۔ لیکن بعد تندرست ہونے کے کچھ کچھ زبان کھولی ہے۔ پورے طور پر بات کرنے پر قادر نہیں بات صاف کہتا ہے۔ لیکن کہنے میں زور لگتا ہے۔ کسی چیز وغیرہ کو پکڑنے سے بیمار اس کے ہاتھ پیر کانپتے ہیں کسی کے پاس اسکی دوا ہو۔ یا کسی کو اس کا نسخہ معلوم ہو۔ تو مہربانی کر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع دیں

(محمد اسمعیل عفی عنہ خریدار اخبار نمبر ۳۳۲۱)

قومی ماتم

مسلمانوں کے پرانے اہل علم میں سے مولانا شبلی مرحوم کے انتقال کے بعد مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی تھے۔ آپ نے شاعری میں جو جدت پیدا کی وہ کسی سے مخفی نہیں۔ آپ نے مسدس میں توحید وسنت کی تائید اور شرک وبدعت کی تردید جس خوبی و خوش اسلوبی سے کی ہے۔ اس کے لحاظ سے اہلحدیث مرحوم مغفور کے لئے دعا کرتا ہے۔

۳۰۔۳۱ دسمبر کی درمیانی رات کو ایک لمبی علالت کے بعد ۸۰ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا انا للہ۔

امید ہے ناظرین مغفور ومرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرینگے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

الادب العربی ۔ صرف ونحو عربی کو الفتی آسان طرز سے لکھا ہے۔ کہ اردو خواں طالبعلم بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند کیا ہے ۶ ؍

منیجر

+ رپورٹ عنقریب شائع ہوگی اور دیر کی وجہ بھی اوسی میں مرقوم ہوگی جو اپنی معقولیت کی وجہ سے مقبول ہوگی انشاء اللہ (اڈیٹر)

انتخاب الاخبار

گذشتہ ہفتہ کی اہم بحری ہوائی جنگی خبر یہ ہے۔ کہ عدد انگریزی ہوائی جہازوں نے ۲۵ ردسمبر کو بروز کرسمس ککس ہیون (جرمنی) کے جرمن بیڑے پر حملہ کیا ککس ہیون۔ ساحل بحر شمالی پر جرمنی کی مورچہ اور مضبوط بندرگاہ ہے۔

انگریزی بحری ہوائی جہازوں کی حفاظت اور مدد کے لئے ایک ہلکا کروزر (جنگی جہاز) متعدد تباہ کن کشتیاں اور آب دوز کشتیاں بھی روانہ کی گئی تھیں

ان کے مقابلہ کے لئے جرمنی دو زپلین (ہوائی جہاز) چار ہوائی آبی جہاز اور کئی آبدوز کشتیاں مقابلہ کو بڑھیں

انگریزی جنگی جہاز اپنی تیز رفتاری کے باعث جرمن آبدوز کشتیوں کی زد سے بچتے رہے

دو انگریزی جنگی کشتیوں کی توپوں نے جرمنی کے ہوائی جہازوں کو بھگا دیا۔

انگریزی جہاز تین گھنٹہ جرمن ساحل پر گولہ باری کر کے واپس چلے آئے

ان سات بحری ہوائی جہازوں میں سے ایک کو دشمنوں نے تباہ کر ڈالا۔ اس لئے اس کے ہوا باز کا علم نہیں کہ اس کا کیا حشر ہوا۔ دو بحری ہوائی جہاز ڈوب گئے۔ اور ان کے ہوا بازوں کو آبدوز کشتیوں نے بچا لیا۔

جرمنوں کے ایک غبارہ نما ہوائی جہاز نے شہر نینسی (فرانس) میں دس بم گرائے۔

اس کے جواب میں فرانسیسیوں کے ہوائی جہازوں نے فرلیکائی کے زیبلینوں کے شیڈ اور میز کے اسٹیشن اور بارکوں پر گولے گرائے۔

سات جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک میں نصف گھنٹہ تک بم پھینکے۔ سپاہ نے فائر کئے۔ مگر وہ بچ کر نکل گئے۔

ایک فرانسیسی آبدوز کشتی کو جسے آسٹریا کے جہاز نے غرق کر دیا تھا۔ اسے پھر تیرا لیا گیا ہے۔ چھ لاشیں اس کے اندر سے ملیں۔

انگریزی جنگی جہاز اسکولڈ نے العریش کے قریب ترکی سپاہ پر گولہ باری کی

وزیر ہند کی طرف سے حضور وائسرائے کو جو تار ملا ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ شمال السیس میں جنگ کا نتیجہ فرانس کے خاطر خواہ نکلا جس نے اب سٹینباچ کا عقب سے محاصرہ کر لیا ہے۔

مشرق میں روسی بزورا میں جرمنوں کا بدستور سد راہ ہیں۔ ساتھ ہی مغربی گلیشیہ اور کارپیتھین میں آسٹریوں کو پیچھے دھکیل رہے ہیں

روسیوں کا دعوے ہے۔ کہ انہوں نے ۵۰ ہزار آسٹریائی فوج گرفتار کی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ اس ہفتہ کی جنگ میں پولینڈ میں جرمنوں کا ہولناک نقصان جان ہوا۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے ساری کمیش کے معرکہ میں ترکوں کو سخت شکست دی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے درخوٹی پر حملہ کر کے ایک جرنیل اور ۱۳ سو ۲۰ سپاہی گرفتار کرتے

اٹلی کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ترکوں کی مصر پر حملہ کرنے والی فوج مقامات لوفان اور انخل تک جو نہر سویز سے ۱۵ اور ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہیں پہنچ کر رک گئی ہے۔ کیونکہ پانی دستیاب نہیں ہوا

لنڈن میں عام راہ رووں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جب دھماکوں کی آوازیں سنیں تو چھتوں یا دیواروں کی آڑ میں ہو جائیں۔

پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ متحدہ افواج سٹینباک میں داخل ہو گئی ہیں

آسٹریوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے چار روز کی لڑائی کے بعد پھر درہ الیوک پر قبضہ کر لیا ہے۔

جرمنوں نے اس ہفتہ پھر وارسا کے قریب مقام سوچا زدیر ۴۰ بم گرائے۔

اٹلی کی خبر ہے۔ کہ البانیہ میں اسد پاشا کے خلاف شدید انقلاب کی تحریک پیدا ہو گئی ہے۔ لوگوں نے اس کے محل اور تمام جائداد کو تباہ کر ڈالا ہے

اٹلی کا سفیر امریکہ میں کثیر التعداد گھوڑے اور غلہ خرید رہا ہے۔ اس نے بیان کیا ہے۔ کہ اٹلی کا ارادہ ہے۔ کہ جنگ کے اختتام تک اس کے پاس بیس لاکھ فوج ہو جائے

گذشتہ ہفتہ کانفرنسوں کے اجلاس کا ہفتہ تھا۔ نیشنل کانگریس کا اجلاس مدراس میں۔ اور علیگڈھ کی تعلیمی کانفرنس کا اجلاس راولپنڈی میں اور پنجاب ہندو کانفرنس کا اجلاس فیروزپور میں ہوا۔

مشہور جہاز ایمڈن کا کپتان مسٹر وان ملر انگلستان میں پہنچ گیا۔ اور اسے نظر بند کر دیا گیا۔ انگلستان میں اس کی آمد پوشیدہ رکھی گئی تھی۔

روسی بیان ہے۔ کہ ہم نے توزہ تک روسی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ترکوں کے دستہ فوج کے ساتھ ساری کامش کے پاس لڑائی کی۔ ترکوں کا ایک نہایت سخت سنگینوں کا حملہ سوکومرار خراسون کی طرف سنگینوں کے جوابی حملہ سے پسپا کیا گیا۔

قسطنطنیہ میں نیشنلسٹ تحریک کا اندیشہ

لنڈن کی خبر ہے۔ کہ قسطنطنیہ میں عام طور پر مایوسی اور ناراضگی پیدا ہو رہی ہے جس سے جرمن حلقوں میں بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں اندیشہ ہے۔ کہ ترکوں کی نیشنلسٹ تحریک ٹرکی کے متعلق ہمارے منصوبوں پر پانی پھیر دے۔

علاقہ شام کے پناہ گزین۔ لنڈن کی خبر ہے کہ گورنمنٹ عثمانیہ نے امریکن گورنمنٹ کو اجازت دے دی ہے۔ کہ مختلف اقوام کے ۵۰۰ پناہ گزینوں کو یافہ سے اسکندریہ میں لے جائے۔

جرمن جاسوس عورتیں گولی سے مار دی گئیں

پیرس سے خبر آئی ہے۔ کہ تین جرمن جاسوس عورتیں جو گذشتہ ایکماہ کے عرصہ سے فرانسیسی میدان جنگ میں نہایت کامیابی سے کام کرتی رہی ہیں گرفتار اور کورٹ مارشل کی گئی ہیں۔ انہوں نے فرانسیسی توپچیوں کا راز جرمنوں کو افشا کیا۔ اور میدان جنگ میں مردوں کا مال لوٹا ہے۔ اور یہ فرانسیسی افواج کی پوزیشن جرمنوں کو تاریک لالٹینوں سے اشارہ کر کے بتلا دیتی رہی ہیں ان تینوں کو گولی سے مار دیا گیا

۳ جنوری کو مولانا صاحب سفر سے بخیریت واپس آگئے - منیجر

رجسٹری شدہ افوض امری الی اللہ فھو حسبہ رجسٹری شدہ

قدرتی تیل

ایجاد کردہ جناب والد حکیم مولانا حافظ حاجی ابوالفیاض محمد عبدالقادر صاحب مرحوم

یہ سرخ رنگ کا تیل مشک کی طرح خوشبودار ۱۳۰۲ھ سے تیار ہو کر آج دور دراز ملکوں مثلاً رنگون۔ سرتابہ آسام۔ چاٹگام۔ حیدرآباد۔ مدراس۔ بمبئی۔ پنجاب میں شائع ہو کر بکثرت لوگوں کو اپنا گرویدہ اور معتقد بنا رہا ہے۔ جو لوگ ایک مرتبہ اسکو استعمال کر چکے ہیں علی الدوام اس کے قدردان ہو جاتے ہیں۔ اسی بنا پر جناب میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ بذریعہ اخبار پبلک میں ظاہر کروں کیونکہ اس میں اپنا و ہر خاص و عام کا فائدہ ہے۔ لہذا میں معزز ناظرین سے التماس کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ اسکو آزماویں اگر مفید ثابت ہو تو بندہ کے لئے دعاء خیر اور تیل کی عزت افزائی فرما دیں۔ یہ تیل علاوہ خوشبو کے بہت بیماریوں میں از حد فائدہ مند ہے۔ یہی وجہ اس کی شہرت اور ترقی کی ہے۔ بیماریاں یہ ہیں۔ درد سر۔ بدن و جوڑوں میں درد ویسے ہو یا خواہ ریاح یا اور کسی وجہ سے۔ فالج۔ لقوہ۔ تشنج (بادی) ذات الجنب۔ پسلی کا درد۔ نمونیا۔ درد کمر۔ درد گردہ۔ درد سینہ۔ درد پشت۔ ورم جگر۔ ورم طحال (تلی یلی) درد اور سختی معدہ و اعصاب۔ بائو گولہ قبض۔ درد پائے۔ عرق النساء۔ رعشہ۔ دانت کا درد۔ آنکھ کا درد یا سرخی۔ اور پانی جاری ہونا۔ ورم مسوڑھ۔ ناکڑا۔ درد کان نزلہ۔ زکام۔ کالی اور بلغمی کھانسی۔ دمہ۔ بلغمی۔ لرزہ تپ۔ طاعون۔ گلٹی اور اسکا اثر۔ ہیضہ میں ہاتھ پاؤں کا کھینچ تان (تشنج) ضعف مثانہ و گردہ و ذیابیطس و بار بار پیشاب آنا یا قطرہ گرنا۔ چھوٹے بچوں کی ہاضمی و کمزوری۔ عورتوں کو زچگی کے وقت یا بعد میں تکلیف پرسوت وغیرہ۔ ہر چیز سے کٹنے کا زخم ہر طرح کی چوٹ۔ دھار ہنگ یا کسی چیز سے جلنے کی سوزش۔ زہردار جانور کا ڈنک مثل بچھو بھڑ وغیرہ وغیرہ۔ ماسوا اس کے عام طور پر ہر جگہ کے درد اور ورم اور سختی پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تیل سردی اور ریاح کا سخت دشمن ہے۔ بعض لوگ نزلہ زکام اور سردی وغیرہ موذی امراض سے بچنے کیلئے اسکو برابر استعمال کرتے ہیں خصوصاً طاعون اور وبا کے دنوں میں اسکو بکثرت لگاتے ہیں یہ سب باتیں بذریعہ تجربہ کے شائع ہوئی ہیں۔ ہمارے معزز ناظرین اسکو مبالغہ الخیال نہ کریں بفضل تعالےٰ از حد مستفید ہونگے ... حقیقت حال ایجاد و قدیمی کہاں سے
قیمت فی سیر چار روپیہ اللعہ علاوہ محصول ڈاک۔ نوٹ۔ ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں ہوگا۔ ایجنسی کے واسطے بذریعہ خطوط تصفیہ کریں۔

ملنے کا پتہ:- حکیم مولوی محمد نذیر انچارج۔ پی ڈاکٹر دار الصحت۔ میدہ کل - آسن سول۔

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات مجسم ہی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی نہایت نسبت تھی جنکو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب نواب امیر علیخاں والی ٹونک کی فوج میں ملازم تھا یہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپاہ لا تعداد آپکے ہمراہ دشمن کے دستے میں آگیا اور جنگ سے تائب ہو گیا۔ جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تھے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے فتح ملا کرتا تھا جنکی دعا سے شیخ عالم ہو گیا میں خود حضرت سید کائنات ... سے نصیحت پا کر ... تائب ہوا جن کی دعا سے ... ہوشیار ... مجنون ہو گئے ... ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات دکھا کر ... کتاب ... قیمت ۱۲ر محصول

معرفت منیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین (گجرات پنجاب)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام

ان حبوب سے اعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے کے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں
قیمت - - - - عمر

طلاء - اسکے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتنائیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی۔ اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت صرف عہ

تپ لرزہ - اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پکا ہو اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے قیمت ۱۲

شربت دافع بواسیر خونی

بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے فی بوتل عہ

مینیجر شفاخانہ چشمہ چوک گوجرانوالہ

شائقو! دوڑو جلد خبر لو
نعمت ہر دو جہان حاصل کرو

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں
تخفیف رعایت
یکم صفر سے آخر ربیع الاول ۱۳۴۳ھ تک

صحیح بخاری مترجم حنا شدہ ہشت پارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی قیمت مجلد کی ۱۲ بلا جلد عہ
پارہ اول صحیح مسلم مترجم حنا شدہ۔ یہ بھی اسی پایہ کی کتاب ہے۔ اصلی قیمت ۵ر رعایتی ۲
نہر الانسان منظوم مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب ساکن ضلع گجرات اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر
پس اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ درخواستیں بھیجکر کتابیں منگوالیں۔ کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی۔ محصول ڈاک وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر لالہ محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ فیروزپور دروازہ ملتانی

ahmadmuslim.de

موصیائی

یہ موصیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لیے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کے لیے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک عہ/ دو چھٹانک ... پانچ چھٹانک ... محصولڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب احمد بارسی کلکتہ سے رقمطراز ہیں۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک موصیائی منگوائی تھی جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک موصیائی وی پی ارسال فرما دیں (۷ نومبر ۱۹۱۴ء)

جناب صاحبزادہ صاحب موضع جگڑ ... ضلع بستی سے لکھتے ہیں۔ آپکی موصیائی فی الحقیقت لاجواب قابل قدر ہے۔ مہربانی کر کے ایک چھٹانک مولانا عبدالستار صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ ... کے نام بھیجدیں۔ (۱۲ نومبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کڑہ قلعہ امرتسر

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی

حضرت مولانا اسمعیل شہیدؒ کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلویؒ کے نادر حالات۔ واقعات۔ اور مکتوبات۔ مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری۔ جس میں مولانا اسمعیل شہیدؒ اور مولانا عبدالحی صاحب کے مفید سراپا نصیحت وحالات و واقعات بھی مندرج ہیں۔ قابل قدر کتاب کی اصلی قیمت دو روپے رعایتی عہ/

حمایل شریف معرا نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ کھائی چھپائی نفیس۔ لفظ لفظ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیدی گئی ہے۔ اخیر میں سورتوں۔ سیپاروں۔ رکوع۔ آیات کے اعداد و شمار درج ہیں سفر وحضر دونوں میں کارآمد۔ بڑھوں۔ بچوں۔ عورتوں کے لیے خصوصاً مفید رعایتی قیمت مع محصول عہ

سفری جیبی حمایل شریف مترجم یہ حمایل شریف کا چھوٹا سائز ہے۔ نہایت خوشخط۔ صحیح ترجمہ۔ عمدہ ہے۔ ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے۔ جلد چرمی خوشنما مع محصول عہ

لغات القرآن اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر۔ ماخذ۔ مجرد۔ درج ہیں۔ مزید استفادہ کے لیے اس کے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دیے ہیں۔ تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآن کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو۔ غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ علاوہ محصول عہ

انسان کامل عارف باللہ سید عبدالکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف۔ اس میں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے۔ احدیت و وحدیت عما، قلب، روح، کرسی، کتب آسمانی، فرشتگان، لوح، قلم، وغیرہ کے معانی و اسرار کا نہایت شرح وبسط سے ذکر ہے۔ قیمت ہر دو جلد اصلی چار روپے (للعہ) رعایتی مع محصول دو روپے ...

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

باہتمام ... پرنٹنگ ورکس لاہور میں ... چھپا یا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ مجموعہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

تار کا پتہ:- اہلحدیث امرتسر

اخبار اہلحدیث

امرتسر

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	للعہ
روساء و جاگیرداران سے ”	للعہ
عام خریداروں سے ”	سے
” ششماہی	۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
” ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر - مورخہ ۲۸ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

جنگ یورپ

رگ وید ... قیصر جرمنی ... اور سوامی دیانند

جب سے دنیا میں انسان آباد ہوئے ہیں۔ اُن کی مختلف بلکہ متضاد اغراض انکو باہمی جنگ و جدل کرنے پر مجبور کرتی رہی ہیں۔ بعض دنیاوی اغراض سے بعض دفعہ مذہبی اختلافات سے۔ دنیا میں اس وقت سب سے پہلی اور پرانی کتاب وید ہے۔ جس کی نسبت ویدک دھرمی لوگوں کا دعوےٰ بہت قدیم ہونے کا ہے۔ گو ان کے اس دعوے کو ہم یا کوئی محقق تسلیم نہ کرے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ دنیا کے کتبخانہ میں سب سے پرانی کتاب وید ہے۔ اس میں بھی ہم جنگ و جدال کے بہت سے منتر پاتے ہیں۔ جن میں راجا اپنی فوج کو حکم دیتا ہے۔

تم نے دشمنوں کے مارنے والے۔ اصل جنگ کے میں ماہر۔ بے خوف دہرمی۔ پر جاہ و جلال۔ عزیزو اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو۔ اور بذریعہ دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سر انجام کرو۔

تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔ (رگ ۱۴۳)

اس منتر سے اس وقت کی انسانی نسل کی جنگی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ویدوں کے بعد منوجی کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ منوجی ہندوؤں میں بڑے پایہ کے بزرگ اور مقنن مانے جاتے ہیں۔ آپ کی ذہنی اور دماغی قابلیت کی ہر ایک دانا خصوصاً علم سیاست کے واقف داد دیتے ہیں۔ آپ کی ذہانت اور قابلیت کا ثبوت آج کل کے ایک واقعہ سے بھی ملتا ہے۔

زمانہ گو بدلتا رہتا ہے۔ اس کے انتخابات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ منوجی جو اصول حکومت و سلطنت مقرر کر گئے۔ وہ کسی نہ کسی شکل میں آج بھی مستعمل ہیں۔

اخباروں میں خبر گشت کر رہی ہے۔ کہ قیصر جرمنی اس وقت سے لڑائی کے منصوبے باندھ رہا ہے جب وہ اپنی محترمہ نانی (ملکہ وکٹوریہ) کو انگلستان میں ملنے آیا تھا۔ ان ایام میں اس نے اپنے جاسوسوں کی معرفت انگلستان کا کل نشیب و فراز معلوم کر لیا تھا۔ اس خبر پر لاہور کا آریہ اخبار (پرکاش) اظہار نفرت کرتا ہے کہ یہ بہت بڑا مکر

گلزار احمدی - جس میں معارج النبوت کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں ہے۔ واعظان خوش بیان کے لئے مفید اصلی قیمت للعہ علاوہ محصول رعایتی ہے منیجر

قابل نفرت کام اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

پرکاش کی رائے نہایت معقول ہے۔ اسلامی تعلیم اسی کی تائید کرتی ہے۔ قرآن وحدیث کی ہدایات کے علاوہ اسلامی تاریخ اس قسم کے واقعات سے لبریز ہیں۔ جو پرکاش کی رائے کی تائید کرتے ہیں۔

ایک دفعہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایام مصالحت میں اپنے مخالف بادشاہ کی سرحد پر فوج جمع کردی کہ میعاد مصالحت ختم ہوتے ہی حملہ کردیں گے۔ اونکی اس حرکت کو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے معلوم کرکے کہا۔ اللہ اللہ لا غدر۔ خدا سے ڈر غدر نہ کر مخالف تمہاری مصالحت کے بھروسہ بیٹھے ہیں اور تم اس کی سرحد پر فوج جمع کررہے ہو۔ حالانکہ قرآن مجید میں حکم ہے۔ کہ مصالحت کے بعد دشمن کو اطلاع دو۔ کہ اب ہم اور تم برابر ہیں تم اپنا انتظام کرلو۔ یہ سنکر امیر معاویہ نے اس فوج کو منتشر کردیا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ قیصر جرمنی کی یہ پالیسی کوئی نرالی ہے یا اس پالیسی کے معلم بھی دنیا میں پہلے گذرے ہیں۔

اس سوال کا جواب ہم اپنے لفظوں میں دینا نہیں چاہتے۔ بلکہ منوجی اور سوامی دیانند کے اصول جنگ پیش کردیتے ہیں وہی خود اس سوال کو حل کردیں گے۔ منوجی فرماتے ہیں

راجہ کے عیب کو دوسرا نہ جانے۔ مگر راجہ دوسرے کے عیب کو جان لیوے۔

بگلے کی طرح اپنے مطلب پر غور کرے سنگھ کی مانند پراکرم کرے۔ اور بھیڑئے کی طرح چیزوں کو لیوے۔ اور خرگوش کی طرح بھاگے (منوسمرتی باب ۷۔ فقرہ ۱۰۶-۱۰۷)

یہی وہ اصول جو بقول منو بھگوان راجہ کو جنگ اور صلح دونوں کے وقت ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ اب سنئے سوامی دیانند فرماتے ہیں

جب یہ معلوم ہو جائے۔ کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچے گی۔ اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہوگی۔ تب دشمن سے میل کرکے وقت مناسب تک صبر کرے۔

(ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول صفحہ ۲۰۶)

اس فقرہ کو سوامی جی نے منوسمرتی کے باب ۷ کے فقرہ ۱۶۹ کے نام سے لکھا ہے۔ مگر منو میں ہم کو ان لفظوں میں نہیں ملا۔ اس لئے ہم نے اس کو سوامی جی کی طرف منسوب کیا۔

اگر منو کا قول بھی ان لفظوں میں ملجائے۔ تو بھی سوامی کا پسندیدہ اور مقبول ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسکو بطور سند کے نقل کیا ہے۔

ان دونوں بزرگوں کے مذکورہ بالا حوالجات سے جو اصول جنگ ثابت ہوتے ہیں۔ قیصر جرمنی اونہی پر کاربند ہے۔ کیوں؟ غالباً اس لئے کہ بقول آریہ سماج وید ابتدا دنیا سے انسانوں کی ہدایت کے لئے ہیں۔ اور ایک زمانہ تھا۔ کہ تمام دنیا کی مذہبی کتاب وید ہی تھی۔ پس اس زمانہ کی ہدایات جو نسلاً بعد نسل چلی آئی ہیں۔ اون میں منو اور سوامی کے بیان کردہ اصول جنگ بھی ضرور ہونگے۔ جو قیصر جرمنی کو بطور وراثت کے ملے ہیں جنکو جنگجو طبیعت نے خوب بڑھایا ہوگا۔ کیونکہ قیصر کوئی معمولی طبیعت کا آدمی نہیں۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہوچکے ہیں تم سے گرچہ فتنہ گر پہلے

اہلحدیث کانفرنس کی قبولیت

کسی تحریک کی قبولیت کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ اوس کے حامی اوس میں شریک ہوں۔ شرکت کے طریق مختلف ہیں۔ سب سے مفید تو شرکت یہ ہے۔ کہ اوس میں مالی امداد دی جائے۔ الحمدللہ کانفرنس کے بہی خواہ اس کاموں سے ہمدردی رکھتے نظر آتے ہیں۔ عیدین کے موقع پر تجویز ہوئی تھی۔ کہ جہانتک ممکن ہو۔ بہی خواہان کانفرنس سے فی کس ایک آنہ وصول کیا جائے۔ اس تحریک کا اثر ہندوستان میں کم وبیش ہوا۔ مگر ناظرین سنکر خوش بلکہ حیران ہوں گے کہ دور دراز ملک افریقہ میں اس تحریک کا بہت خوب اثر کیا۔ چنانچہ مقام جنجہ مشرقی افریقہ سے ہمارے دوست مرزا عمر بیگ گارڈ نے آنہ فنڈ میں جمع کرکے ساڑھے اٹھاسی (عسہ ۸۸) آنہ گذشتہ ہفتے بھیجے ہیں۔

دعا ہے۔ خدا مرزا صاحب اور اون کے دیگر احباب شرکاء کو جزاء خیر دے۔ یہ سب کچھ اخبار کی برکت ہے۔ الحمدللہ۔

رفع شکایت

بعض احباب اہلحدیث کو کانفرنس کے جلسہ منعقدہ پشاور کی رپورٹ شائع نہ ہونے کی شاکی ہیں اون کو مطمئن رہنا چاہئے۔ کہ جلدی شائع ہوگی اس دیر کی وجہ بھی اوسی روئداد ہی میں ملے گی جو امید ہے۔ معقول سمجھی جائے گی۔

تحریک مولوی محمد ابراہیم صاحب متعلقہ سلسلہ تاریخ نبوی

ﷺ المحمد ہر آں چہ بخاطر مے خواست

بیروں آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

ہر صفحہ کے اخبار اہلحدیث میں ناظرین نے تحریک بالا ملاحظہ فرمائی ہوگی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اہلحدیث ضمیمہ کے طور پر دو ورقہ تاریخ نبوی و تاریخ صحابہ کا سلسلہ شروع ہو۔ اور اس کے اخبار کی قیمت میں بھی بقدر عسہ سالانہ اضافہ کیا جاوے اور اس محمود اور مہتم بالشان کام کا سرانجام خود مولوی صاحب ممدوح نے اپنے ذمے لیا ہے۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ مجھکو اس تحریک سے لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً اتفاق ہے۔ اور میری ناقص رائے اگر غلطی سے مبرا ہے۔ تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جملہ ناظرین بھی مجھ سے فرداً بالفرود اس وجہ سے متفق الرائے ہونگے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) کے ساتھ انکو خاص خصوصیت حاصل ہے۔ بس کیا اچھا ہو کہ ہمکو اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ہادی برحق۔ اپنے دلآرام اپنے محبوب۔ اپنے حبیب اپنے دلبر اپنے دلدار کے پیارے اور صحیح صحیح حالات پسندیدہ خصائل حمیدہ اخلاق ستودہ اطوار وغیرہ ہر ہفتہ معلوم ہوتے رہیں۔ ....

قادیانی مشن

کیا احمدی اشاعت اسلام کرسکتے ہیں؟

اس عنوان کا جواب ناظرین کی خاطر ذیل میں احمدیت اور اسلام ہر دو کے عقاید و اصول کو بالمقابل پیش کر کے دیاجاتا ہے امید ہے کہ ہر مسلم بھائی صحیح نتایج اخذ کریگا

عقائد اسلام

(قرآن کریم سورہ نمل) اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ - وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا - کیا کوئی سوائے اللہ کے اور بھی خالق ہے ؟ یعنے کوئی نہیں نہ خالق نہ معبود - (یہ ہے توحید اسلام)

(قرآن کریم سورہ اخلاص) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - اَللّٰهُ الصَّمَدُ - لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ - وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (یعنے اے محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، بتادے دنیا کو کہ اللہ معبود اکیلا ہے - وہ اللہ بے نیاز ہے - نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے - اور اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں - یہی وہ توحید ہے - جس پر اسلام کو ناز ہے -

(قرآن کریم - لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ (یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نے شرک میرے ساتھ کیا - تو میں آپکے سارے اعمال ضایع کر دونگا - (مگر خیر سے احمدیت کا بانی ایسا لاڈلا ہے - کہ خدا نے اپنی خدائی ہی سپرد کر رکھی ہے چاہے آسمان بنادے چاہے انسان - کیوں نہ ہو)

عقاید اسلام درباب نبوت

(قرآن کریم) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں - بلکہ اللہ کے رسول ہیں - اور سلسلہ نبوت و رسالت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے والے ہیں

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا - اور قیامت کے روز اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکو مقام شفاعت میں کھڑا کرے گا تب آپ کا یا کہ آپ امت کی شفاعت فرمادیں -

حضرت علی رض فرماتے ہیں - الا ان لست بنبی ولا یوحی الی یعنے اے دنیا خبردار رہو - میں نبی ہوں - اور نہ میری طرف وحی آتی ہے (حضرت علی رض جیسا شخص جنکا مقام رسول اللہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے - وہ تو وحی سے محروم رہے - لیکن اگر مرزا صاحب

عقائد احمدیت

(کتاب البریہ ص۷۹) میں نے (مرزا) نے آسمان و زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا - اور میں دیکھتا تھا - کہ اس کے خلق پر قادر ہوں - پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا - پھر کہا کہ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ - پھر میں نے کہا - کہ ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کرتے ہیں (احمدیت میں مرزا ہی ویسے ہی خالق زمین و آسمان و انسان ہیں - جیسے خداوند تعالے - یہ شرک فی التوحید ہے - جو سوائے اسلام کے دنیا کے مذہبوں میں کم و بیش موجود ہے

(توضیح مرام ص۲۷) مسیح قادیانی (مرزا) اور مسیح ابن مریم کو ابن اللہ یعنے خدا کا بیٹا کہنا درست ہے - خدا کی محبت نر - انسان کی محبت مادہ کی حیثیت سے جب ملتے ہیں تو ہر دو کا ولد روح القدس پیدا ہوتا ہے لہذا ان ہر سہ کے مجموعہ کا نام پاک تثلیث ہے - (یعنے عیسائیت میں صرف تثلیث ہے - احمدیت میں پاک تثلیث ہے - کچھ بڑا فرق نہیں)

(حقیقت الوحی) انت منی بمنزلۃ ولدی - تو (اے مرزا) میرے لئے بمنزلہ بیٹے کے ہے - احمدیت میں مرزا صاحب بمنزلہ خدا کے بیٹے کے ہیں - عیسائیوں میں مسیح ابن اللہ ہے - احمدیت میں دو ابن اللہ ہیں - ابن مریم اور مسیح قادیانی -

(اربعین) انت من ماءنا وھم من فشل - یعنے اے مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دنیا خشک مٹی سے بنی ہے - (خدا کے لئے نطفہ یا پانی تجویز کرنا مرزا کے ابن اللہ ہونے کے لئے کافی ہے -

عقائد احمدیت درباب نبوت

(دافع البلاء وحی مرزا صاحب ص۱۱) سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (وہ خدا ضرور ہی سچا ہوگا - جو خاتم الرسل کے بعد ایک مرزا کو رسول بنا کر بھیجے)

(دافع البلاء ص۸) خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے دینے سب سے بڑا گواہ طاعون - اس سے اتر کر زلزلے اور جنگ)

(دافع البلاء ص۹) یہ طاعون اسوقت فرو ہوگی جبکہ لوگ خدا کے فرستادہ (مرزا) کو قبول کریں گے - (کیا جن شہروں میں آج کل طاعون نہیں ہے - وہاں سب نے مرزا صاحب کو خدا کا فرستادہ قبول کرلیا ہے ؟ امریکہ میں - جاپان میں چین میں یورپ میں - مصر - شام - ایران - کیا سب جگہ مرزا صاحب کو لوگ خدا کا رسول مانتے ہیں)

(دافع البلاء ص۱۳) سوا اس مسیح (مرزا قادیانی) کے کوئی شفیع نہیں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی مرزا صاحب کے سپرد ہوگئی)

(حضرت علی رض جیسے شخص کے مقابلہ میں جو خود حامل وحی اور نبی ہونے کا انکار فرماتے ہیں قادیان میں ۳۰ سال مرزا صاحب پر وحی نازل ہوتی رہی اور تازہ وحی ہر ہفتے اخباروں میں چھپتی رہی)

حقیقت الوحی ص۸۶) اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو - تو تم میری پیروی کرو - (مرزا صاحب نے خود رسول بن کر اپنے آپکو واجب الاتباع ٹھہرایا - جو صریح شرک فی النبوت ہے)

نوٹ یہ ایک مطبوعہ اشتہار ہمارے پاس بغرض اشاعت آیا ہے - جو بالاختصار درج کیا جاتا ہے - مفصل جسکو مطلوب ہو - وہ ڈاکٹر ایم اے سعید انصاری ناظم انجمن، تبلیغ الاسلام لاہور ... سے طلب کریں (ایڈیٹر)

کو وحی ہوتی ہے تو خدا پر الزام قائم ہوتا ہے۔ کہ اس نے ہمکلامی پر کیوں مہر لگائی۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ۔ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ جب یہ آیت اتری۔ کہ اللہ تعالےٰ لوگوں سے اے محمد آپکی حفاظت کرے گا تو آپنے دو صحابی باڈی گارڈ اسی وقت ہٹا دئے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وہ معبود تو وہ ذات بابرکت ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے لئے بھیجدیا۔ تاکہ اسے دنیا و جہاں کے سارے دینوں پر غالب کرکے رہے۔ اور لولاک لما خلقت الافلاک (اگر میں (اے محمد) آپکو پیدا نہ کرتا۔ تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

قبلہ اسلامی مسجد حرام

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى۔ جبوقت ہم نے تمام جہان کے لوگوں کو حکم دیا۔ کہ مقام ابراہیم میں نماز پڑھا کرو۔ اور اسکو بیت اللہ قبلہ تمام مسجدوں کا قرار دیا۔ اور تا حال اسی پر عملدرآمد ہے۔

حفاظت قرآن فی الاسلام

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ ہم نے قرآن کریم کو اتارا ہے۔ اور ہم خود ہی اسکی حفاظت کے ذمہ وار ہیں۔ تاکہ مثل کتب سابقہ کوئی شخص اس میں تحریف نہ کرسکے۔ خداوند تعالےٰ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اس آیت میں خود لیتا ہے۔ اور اسکو آسمان سے اتارنے کا بھی دعوے خود کرتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص‍) میرے قرب میں میرے رسول کسی شخص سے نہیں ڈرا کرتے (لہذا آپ (مرزا صاحب) ہمیشہ پولیس کی حفاظت میں نکلتے تھے) (حقیقۃ الوحی) دنیا میں کئی تخت اترے پر (اے مرزا) تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ (یہ رسول اکرم سے درجہ میں بلند ہونے کی بڑ ماری ہے) حقیقۃ الوحی۔ اگر (اے مرزا) میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ تو آسمان کو پیدا نہ کرتا (سچ تو ہے آسمان کیسے پیدا ہوسکتا ہے۔ وہ تو مرزا صاحب نے بنایا ہے۔ یہ بھی احمدیت میں شرک فی النبوت ہے)

(حقیقۃ الوحی) اے سردار تو خدا کا مرسل ہے بلاواسطہ پر۔ (خاتم الرسل کے بعد رسول چہ معنے؟)

قادیانی (احمدی) قبلہ

حقیقۃ الوحی ص‍ ۔ ابراہیم کے مقام سے عبادت کی جگہ ہم نے اس مقام کو قادیان کے قریب اتارا ہے (بیت اللہ کے قریب جو مقام ابراہیم کا ہے۔ اسے خدا نے مرزا کی خاطر قادیان میں بدلدیا) قادیان احمدیوں میں ایسا ہی مرجع ہے۔ جیسا مسلمانوں میں بیت اللہ لہذا خود مرزا صاحب بھی بیت اللہ شریف نہ گئے)

نزول و حفاظت قرآن کے متعلق عقیدہ احمدیت

ازالہ اوہام ص‍ ۔ قرآن زمین پر سے اٹھ گیا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں (کیا مرزا صاحب کی تصانیف قرآن ہیں یا احمدیوں کا علیحدہ قرآن ہے جو مرزا صاحب آسمان سے لائے۔ دنیا نے اسکا کوئی نسخہ آجتک نہیں دیکھا۔ کیا وہ احمدی ہونے پر ہی دکھایا جاتا ہے)

(ایم اے سعید نبذۃ الحکماء لاہور)

تواریخ وجغرافیہ وید

(از مولوی ابو رحمت حسن صاحب مقیم ہردوئی)

یہ مضمون ویدوں کی تواریخ اور جغرافیہ کے بیان میں ہے۔ خاکسار ملک اور قوم کے فائدے کے لئے شایع کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق

تالیف کا سبب؛ اس زمانہ میں کہ ہم نے نشوونما پایا ہے۔ یہ ہر فرقہ کے بزرگوں کے نزدیک حد سے زائد خراب اور زمانہ کا آخر ہے۔ اور اس سے پیشتر بہت اچھے وقت اور سچے زمانے مانے گئے ہیں۔ ہم سے پہلے صدہا خاندان ہو چکے۔ اور مٹ گئے۔ اور ہمارے بعد ہوں گے اور مٹ جائیں گے۔ ہمیشگی ذات باری کے سوا کسی کو نہیں۔

قدیم الایام سے ایک فرقہ خدا پرست چلا آتا ہے جسے ہم ایماندار سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور وہ خود انبیاء اور انبیاء زادے تھے۔ یا ان کے پیرو اور جانشین جوکہ اپنی تحریریں ہم میں چھوڑ گئے ہیں۔ جن سے خلائق کی بہبودی اور بہتری متصور ہے۔ ان کے ان پاک نوشتوں سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی خوشی اور مرضی ظاہر کرنے والے اس کے علوم و اسرار سے ماہر مردان کامل سچے عامل حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تین سو تیرہ گذرے جو کہ بذات خود بڑے سچے اور راستباز تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہا۔ یا سنایا تھا۔ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی ہدایت اور تلقین سے فرمایا اور سنایا تھا ہم ان کے کلاموں کو برحق مانتے ہیں۔ اور ان کی پیروی کو خدا تعالےٰ کی پیروی جانتے ہیں۔ اور اسی طرح ہم سے پہلے ایماندار بھی مانتے اور جانتے تھے۔ اس واسطے ہم سے پہلے (لوگوں) یہود اور نصاریٰ میں اور ہم میں اصولاً کوئی فرق نہیں۔ ہم ان سے روایت لیتے اور ان کے اقوال کو جو بسند صحیح ثابت ہوتے ہیں۔ بسند پکڑتے ہیں۔ ان کے رسول ہمارے رسول ہیں۔ اور ان کی کتابیں ہماری کتابیں ہیں۔ اور ہر ایک خدا پرست ان کتابوں کا پیرو گذرا ہے۔ اس پر آشوب زمانہ میں کہ بدعت و یانند ظاہر ہوا۔ اس نے خدا پرستی کا دعوے کیا۔ لیکن اس نے مذکورہ بالا ایمانداروں کی کتابوں سے کچھ نہیں لیا۔ بلکہ ادہر ادہر سے جمع کرکے ایک نیا مذہب بنایا۔ اور نہایت دلیری سے کتاب ستیارتھ پرکاش دوسری ایڈیشن کی ناگری طبع کرائی۔ اور اس کے آخری دو حصوں میں اللہ تعالےٰ کے رسولوں اور کتابوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور سخت اعتراض جمائے۔ نئے عہد نامے اور پرانے عہد کو ایک حقیر کتاب جانا۔ اس کے رسولوں کی ہنسی اڑائی۔ اور بڑی جرأت کے ساتھ وید وں جیسی بے ثبوت کتابوں کے فضائل از خود لکھکر انکا کلام الٰہی سے معارضہ چاہا۔ اور اس کی وہ تحریر

ہ یہ یہاں کی روایت ہے ؟ (اہلحدیث) ہ (اب سب کا نہیں رہا۔ ورنہ لاہور میں جلسہ نہ ہوتا (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

دیکھکر اہل علم تعجب میں رہگئے۔ کہ ہیں۔ یہ کیسا خدا پرست ہے۔ کہ جو خدا کی کتابوں اور رسولوں کو برا کہتا اور بندوں کے کلاموں کو خدا کی کتابیں اور موہومی شخصوں کو رسول اور رسولوں کو غیر بتاتا ہے جب تھوڑے عرصے میں اس کے پیچھے چلنے والے کافی تعداد میں آدمی ہوگئے۔ اور ہندو سے آریہ کہلانے لگے۔ تو اہل علم کی جماعت میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ پنڈت صاحب کے کشی اور ان کی تصنیف کو جانچنا چاہیے۔ کیا عجب کہ وہ حق پر ہوں۔ ان کے بنانے والے کلام الٰہی کے خادم یا رسول ہوں۔ اور جیسا کہ ان کی شان بیان کی جاتی ہے۔ ویسے ہی ہوں۔ بنابریں جب ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ تو معاملہ برعکس نکلا۔ اور یقینی طور پر واضح ہوگیا۔ کہ ان کے رسول فرضی ہیں اور ان کی کتابیں موہومی ہیں۔ بجانب اللہ نہیں۔ بلکہ کسی ایسے زمانہ کے کلام ہیں کہ جس میں تہذیب کی بنیاد حلال اور حرام کی تقسیم اور معاد کی تلاش مطلق نہ تھی۔ اور اخلاق نے زمین پر اپنا سکہ نہیں جمایا تھا۔ چونکہ اس کیفیت کے اظہار کی زیادہ ضرورت تھی۔ اسواسطے ان اوراق کے لکھنے کا اتفاق بدیں عنوان ہوا۔ کہ جغرافیہ اور تواریخ الگ الگ کردی جاوے۔ اور نقشہ دین قدیم وجدید دکھادیں تاکہ ہر شخص کے فہم میں آجاوے۔ کہ اصل کیا ہے۔ اور پنڈت دیانند نے اسے کس ترکیب سے مٹانا چاہا ہے۔ اور ہر ایک جز کی تفصیل کردی جاوے۔ تاکہ اس کی مطالعہ سے سادہ لوح بھی واقف ہوجائیں۔ اور متشککین کے شکوک اور خطرات دفع ہوں۔ اور ایماندار کی قوت ایمانی بڑھے۔ عبرت حاصل ہو۔ ذلت کے گڑھے میں گرنے سے بچیں۔ اور عوام کے دل پر جو کچھ برے اثر کا زنگ لگ گیا ہے۔ سب دھل جاوے۔ اور تواریخ کی شائقین کو علم کے حصول میں ترقی اور مدد ہو۔ اور وہ اس عاجز کو دعاء خیر سے یاد کریں۔ ع

ماتوفیقی الا باللہ وعلیہ التکلان وھو المستعان۔ سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین

مقدمۃ الکتاب

اصلی مدعا بیان کرنے سے پہلے متقدمین کی تواریخ اور اپنے ماخذ کی بابت کچھ عرض کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ جب تمام دنیا کی الٰہی کتابوں پر نظر ڈالی جاوے۔ تو باعتبار قدامت اور ثبوت کے یہود کی اور مجوس کی کتابیں نہایت پرانی معلوم ہوتی ہیں اور جس کسی مورخ نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ انہی سے لکھا ہے۔ پس جو لوگ ان کتابوں کو سمجھ جانتے ہیں وہ بھی تواریخ کو جانتے ہیں۔ اور جو لوگ ان سے محروم ہیں۔ ان سے بھی تواریخ بھی معدوم ہیں۔ ہندوستان کے قدیم بزرگ چونکہ ان کتابوں سے ناواقف تھے۔ تواریخ سے قطعاً ناواقف تھے۔ یہی وجہ ہوئی۔ کہ مسلمانوں کے آنے سے پیشتر کا حال تاریکی میں پڑا ہے۔ اور اس وقت جو کچھ ہندوستان میں تواریخ کا مجموعہ سرکاری سکولوں میں نظر آتا ہے۔ یہ ہندوستانیوں کا جمع کیا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ ایران اور یونان اور چین کی تواریخ سے اخذ کیا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ شروع دنیا میں کئی ہزار سال تک یہاں پر برسر حکومت رہ چکے ہیں۔ اور حکومت کے سہارے سے ان ملکوں کے سیاح بہت کچھ ملکی حالات اور تاریخی واقعات لکھکر لے جاچکے تھے۔ ان کی کتابوں سے لیکر انگریز مصنفوں نے یکجا جمع کرکے شائع کردیا ہے جس کو حال کے آریہ ٹھیک اپنی جانتے ہیں۔ انگریزوں کا عطیہ نہیں مانتے۔ بلکہ اپنے ہی بزرگوں کا نوشتہ پہچانتے ہیں جس طرح کوا کوئل کے انڈے اپنے جان کر سیتا اور بچے نکالکر پالتا ہے۔ اسی طرح آریہ شاعر بھی اس عطیہ کو اپنا جان کر لکھتے پڑھتے ہیں۔ اور ان کا ذاتی سرمایہ تو اسی سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اور اس بیچ پر واقعہ ہوا ہے۔ کہ اسے سکر ان کے دل بھی قبول نہیں کرتے۔ اور وہ تمام تردید ول اور مہابھارت وغیرہ سے ماخوذ ہے۔ اور یہی کتابیں قدیم ہندوستان کی تاریخ ہیں۔ ان سے پیشتر کی کوئی کتاب ہندوستان میں نظر نہیں آتی۔ اور انہی کتابوں کو ہم نے اپنا ماخذ گردانا ہے۔

(باقی باقی)

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

یہ حدیث شریف پیچ کن سارکیشیات کی ہے جیسا کہ میرے ہمعصر علماء گرامی کچھ اس کے متعلق خامہ فرسائی کرچکے ہیں۔ اور امید ہے کہ کریں گے یہ کرم اڈیٹر صاحب نے اسکو دائرہ مذاکرہ علمیہ میں لاکر منطقی پیرایہ میں سوال کیا ہے۔ اس کے متعلق گذارش ہے کہ ظن اور اکذب الحدیث میں اجنبیت نہیں ہے بلکہ ان دونوں میں وحدت مکانی ہے۔ کیونکہ ہر دو کا منشاء ومبدا قلب ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرماتا ہے۔ کہ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی آیت شریفہ میں نطق فعل لسان ہے۔ اور وحی کا مقام نزول قلب ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا لوحی علی القلب کو لسان مبارک سے بیان فرماتے ہیں۔ اسی طرح حدیث کا وجود یا پیدائش کا محل قلب ہے (یا ذہن) چنانچہ میرے دل میں یہ بات آئی یا پیدا ہوئی یا دل ہی دل میں کہا۔ مروج بین الناس ہے پس اس سے معلوم ہوا۔ اصل فعل قلب کا ہے۔ زبان صرف اس کے ظہور وبیان کا آلہ ہے۔ خود فاعل حقیقی نہیں۔ متذکرہ بالا مضمون سے ہویدا ہوگیا کہ ظن اور اکذب الحدیث میں مغائرت ذاتی نہیں ہے۔ اور جب مغائرت نہیں ہے۔ تو نتیجہ مطلوبہ یعنے (محکوم بہ کا محکوم علیہ پر محمول ہونا) حاصل ہوگیا

محمد رفیق عفی عنہ

اڈیٹر۔ چونکہ یہ مذاکرہ ختم کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں بھی اپنی رائے مختصر الفاظ میں لکھتا ہوں۔ ان الظن اکذب الحدیث میں ظن یعنے مظنون ہے۔ مگر مظنون کو اکذب آئندہ حالت کے اعتبار سے کہا گیا ہے یعنے جب وہ تکلم تک پہنچے۔ جیسے اعصر خمرا میں مجاز ہے وہی اس میں ہے لیکن شرعی حکم (لزوم ذنب) قبل از تکلم ہی لازم ہے

تمت بالخیر

بقیہ اثبات سنیت رفع یدین

(از مولوی عبدالمجید صاحب از حیدرآباد دکن)

اعتراضات مانعین رفع بر احادیث

(۱) عبداللہ بن عمر (جن سے احادیث رفع بتواتر آئی ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لڑکے تھے۔

جواب

(۱) جزء رفع یدین میں ہے:-

(الف) عن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان عبد اللہ بن عمر رجل صالح

ام المومنین حفصہ رضہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ بن عمر مرد صالح ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑکے نہ تھے۔ بلکہ جوان اور پورے آدمی تھے جب ہی تو آپ نے فرمایا۔ عبداللہ بن عمر صالح آدمی ہے۔

(ب) صحیحین میں ہے۔

عبداللہ بن عمر رضہ نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر غصہ ہوئے۔ اور فرمایا رجعت کرلے پھر اسکو رہنے دے۔ یہاں تک کہ پاک ہو پھر حیض آئے اور پاک ہو۔ اور اگر اب طلاق دینا چاہے تو ایسی پاکی میں دے جس میں صحبت نہ کی ہو۔

(اس حدیث سے بھی عبداللہ بن عمر رضہ کا حضور کے زمانہ ہمایوں میں جوان ہونا اسر ظاہر ہو رہا ہے) اور اگر ہم بفرض محال یہ بھی مان لیں کہ عبداللہ بن عمر رضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مسعود میں بے شک لڑکے ہی تھے۔ تب بھی کوئی قباحت نہیں۔ بوجہ اسکے کہ:-

(الف) مقدمہ سید شریف جرجانی (جو اصول حدیث کا ایک مختصر رسالہ ہے) میں ہے۔

(واختلف فی الزمن الذی یصح فیہ السماع من الصبی قیل خمس سنین وقیل یعتبر کل صغیر بحالہ فاذا فہم الخطاب ورد الجواب صحح سماعہ وان کان دون خمس۔ اور علماء نے اس زمانہ (یعنے عمر) کے متعلق اختلاف کیا ہے جس میں کہ بچہ کی سماعت معتبر ہوسکتی ہے۔ ایک قول تو (اس بارہ میں) یہ ہے کہ وہ پانچ سال کی عمر ہے۔ اور یہ بھی ایک قول ہے کہ بچہ کا ہر حال کا سماع معتبر ہوسکتا ہے۔ اور جب وہ بات سمجھ لے۔ اور اس کا جواب دیدے۔ تو ہمارے نزدیک اس کی سماع صحیح ہے۔ خواہ اس کی عمر پانچ سال سے بھی کم ہو۔

(ب) امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب باندھا ہے۔ کہ "بچہ کا سماع کب معتبر ہوسکتا ہے"؟ اور وہ اس کے ضمن میں ایک حدیث لاتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

عن محمود بن الربیع قال عقلت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجۃ مجہا فی وجہی وانا ابن خمس سنین

محمود بن ربیع کہتے ہیں۔ مجکو یاد ہے۔ کہ جب میں پانچ سال کا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ پر کلی کی تھی۔

اس سے پہلے قول کی تائید ہوتی ہے۔ یعنے یہ کہ بچہ کی سماعت اسوقت معتبر ہے جب وہ پانچ سال کا ہو

سوال نمبر ۲۔ رفع یدین کا حکم ابتداء اسلام میں تھا۔ پھر منسوخ ہوا۔ چنانچہ بنایہ شرح ہدایہ میں ہے

(الف) عبداللہ بن زبیر رضہ نے ایک آدمی کو مسجد حرام میں نماز پڑھتے دیکھا۔ کہ وہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتا تھا۔ لہذا عبداللہ بن زبیر نے اس سے کہا۔ کہ رفع یدین مت کر کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء اسلام میں رفع یدین کیا تھا۔ پھر آپنے رفع یدین کرنا چھوڑ دیا اور منسوخ ہوا۔

(ب) ابن مسعود رضہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کی۔ تو ہم نے بھی رفع یدین کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کرنا چھوڑا تو ہم نے بھی چھوڑ دیا۔

جواب نمبر ۲۔ اس کا جواب کئی طرح پر ہے۔ اولاً یہ کہ صاحب بنایہ اور دیگر شارحین ہدایہ محدثین سے نہیں ہیں۔ جیسا کہ موضوعات کبیر میں ملا علی قاری لکھتے ہیں (وصاحب النہایۃ وبقیۃ شراح الہدایۃ لیسوا من المحدثین) پس جب وہ محدثین سے نہیں تو وہ کیا جانیں کہ فلاں حدیث صحیح ہے فلاں ضعیف ہے فلاں موضوع ہے۔ فلاں ناسخ ہے۔ اور فلاں منسوخ ہے

قدر گوہر شاہ بداند یا بداند جوہری

ثانیاً اصول حدیث کی کتابوں میں ہے۔ کہ قول و فعل و فہم صحابی حجت نہیں (ملاحظہ ہو مقدمہ سید شریف جرجانی، ظفر الامانی۔ نیل الاوطار۔ اعلام الموقعین۔ دراسات اللبیب اور تنویر العینین) لہذا عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن زبیر کا قول و فہم حجت نہیں ہوسکتا خصوصاً جبکہ وہ صحیح حدیثوں کے مخالف ہو۔ ثالثاً اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن مسعود کے یہ اقوال درست ہیں تو وہ قائلین رفع ہی کے مفید ہوں گے۔ نہ مانعین کے کیونکہ قائلین تو رفع یدین کو سنت غیر موکدہ کہتے ہیں اور جب سنت موکدہ تک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی ترک فرمایا ہے۔ تو سنت غیر موکدہ کا کبھی کبھی چھوڑنا کوئی عجب بات نہیں۔ تاکہ اس سے یہ معلوم ہوجائے۔ کہ یہ فعل واجب نہیں۔ کیونکہ جو فعل واجب ہوتا ہے۔ اس کا ایک مرتبہ بھی ترک کرنا جائز نہیں۔ اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ صحابہ ہمیشہ رفع یدین نہ کرتے تھے۔ بلکہ ان سے جو مفہوم ہوتا ہے۔ وہ فقط عدم رفع ہے۔ اور اس کا دوام اور عدم دوام بالکل تاریکی میں ہے۔ اور جب وہ روایات رجوع کی محوض اور رفع کی دلیل ہیں (اور ان سے ملائی جاویں۔ تو ثابت ہوگا۔ کہ صحابہ نے کبھی تو رفع یدین کیا ہے۔ اور کبھی نہ کیا۔ اور یہی ہمارا مقصود ہے رابعاً دراسات اللبیب میں ہے۔ کہ "نسخ قطعی تصریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے۔ جس امر کو آپ فرمائیں۔ کہ فلاں امر کے واسطے پہلے میرے جو حکم دیا تھا۔ اور اب یوں کہتا ہوں۔ کہ فلاں امر کو اب منسوخ کرتا ہوں۔ جیسے کہ نہی زیارت قبور اور نسخ نہی استعمال ظروف شراب میں وارد ہے"۔ اس کے موافق بھی حدیث رفع منسوخ نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم ناسخ ثابت نہ ہوا۔ خامساً وائل بن حجر رضہ آخر میں اسلام لائے ہیں۔ اور ان سے رفع کی احادیث

نکاح وطلاق کے مسائل ... حقوق کا بیان

ahmadimuslim.de

مختلف طرق سے مروی ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رفع کی احادیث منسوخ نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ مولوی احمد علی صاحب مرحوم سہارنپوری ترمذی کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ وائل بن حجر (جو راوی ہیں۔ رفع کی احادیث کے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایکمرتبہ دیکھا۔ کہ آپ نے رفع یدین کی۔ اور عبداللہ بن مسعود (جو راوی ہیں عدم رفع کے اور جن کی حدیث آگے آتی ہے۔ اور جو ضعیف ہے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس مرتبہ دیکھا۔ کہ آپ نے رفع یدین نہ کیا۔ پس پچاس دفعہ کا دیکھنا بمقابلہ ایک مرتبہ کے دیکھنے کے زیادہ معتبر ہے خصوصاً جبکہ وائل بن حجر ایک اعرابی (گنوار) تھے اور عبداللہ بن مسعود فقیہ تھے۔

جواب نمبر ۳۔ جز رفع یدین میں ہے:۔

وائل بن حجر یمن کے شاہزادہ تھے۔ اور جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی خاطر کی۔ اور انکو جاگیر میں ایک قطعہ زمین دیا۔ اور انکو معاویہ بن سفیان رضی کے ساتھ بھیجا۔ (چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں) علقمہ اپنے باپ (وائل) سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جاگیر میں ایک زمین دی۔ اور میرے ساتھ معاویہ بن سفیان کو بھیجا۔ اور اہل علم کے نزدیک وائل بن حجر کا قصہ مشہور ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے بارہ میں جو کہا۔ اور انکو جو دیا وہ بھی مشہور ہے۔ نیز یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی دفعہ گئے۔

امام بخاری کے بیان مافوق سے تردید ہو گئی کہ وائل بن حجر گنوار نہ تھے بلکہ معلوم ہو گیا۔ کہ وہ شہزادہ تھے۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ بلکہ کئی مرتبہ دیکھا۔ کیونکہ وہ کئی مرتبہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ پس اُن کا اور عبداللہ بن مسعود کا دیکھنا برابر ہو گیا۔ یہ اعتراض کہ عبداللہ بن مسعود فقیہہ تھے۔ اور وہ نہ تھے۔ قابل التفات نہیں۔ اس وجہ سے کہ غیر تکبیر اولیٰ میں رفع کے دیکھنے میں جاہل اور فقیہہ دونوں برابر ہیں۔ کیونکہ دیکھنے کا کام حس سے تعلق رکھتا ہے نہ فہم سے۔ جو دیکھتا ہے وہ اسکا البتہ یاد رکھنا کافی ہے لہذا اس حیثیت سے بھی عبداللہ بن مسعود اور وائل بن حجر برابر ہو گئے بلکہ وائل بن حجر عبداللہ بن مسعود سے ایک بات میں بڑھ گئے۔ کہ انہوں نے جو روایات کی ہیں۔ وہ متفرد اور شاذ نہیں ہیں بلکہ صحیحین وغیرہ کی روایات اُن کی شاہد موید اور مثبت ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت تقریباً سب صحابہ کی روایات کے مخالف ہے۔ اور اس میں بہت سی علتیں ہیں جس سے اس کا کمال ضعیف ہونا ثابت ہو گیا۔ جس کا ذکر ہم نے آگے کیا ہے۔

اب اس مسئلہ کا ہم دوسرا رخ دکھاتے ہیں۔ یعنے رفع کے دلائل بیان کرنے کے بعد عدم رفع کے دلائل بیان کریں گے اور نپر تنقید کریں گے۔

(باقی باقی)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۲ مورخہ محرم[a]

فطرت وجبلت

(از مولوی ابو داؤد محمد عبداللہ صاحب مدرس جامع مسجد بہاولپور)

اہلحدیث ۲۰۔ نومبر کے پرچہ میں فاضل اڈیٹر نے مذاکرہ علمیہ کے عنوان سے علماء کو ان دو حدیثوں میں تطبیق دینے پر متوجہ کیا ہے۔ جن میں ایک فطرت انسانی کا اٹل ہونا ظاہر کرتی اور دوسری اسے زوال پذیر بتاتی ہے۔ مشکوۃ شریف کے جس باب کی یہ حدیثیں ہیں۔ اسی کی ایک حدیث پہلے بھی کسی بھلے یا بُرے عنوان سے اہل علم میں بحث چھڑ کر ایک ایسی حد تک پہنچی تھی۔ کہ عاجز کی زبان حال نے اس میں حصہ لینے کے بعد کچھ لو استقبلت من امری ما استدبرت ہی پکارا تھا اس مذاکرہ سے دلچسپی لینے والوں کو بھی اس کی ابتدا و انتہا پر خوب نظر رکھنی چاہئے۔ اور برائے خدا ان احادیث سے ذہول ہرگز نہ فرما لیا جاوے۔ جو کتب احادیث کے بنی ابواب القدر میں ملتی اور قضا و قدر کے جھگڑوں میں الجھنے سے ہمیں سخت ڈراتی ہیں۔ ایسے حل طلب امور پبلک میں لانے کی بجائے اور بھی تو کسی خاص طور پر بہتر سلجھ سکتے ہیں[b]

اچھا اب سوال شائع ہوا علماء اسپر قلمزنی فرمائیں گے عاجز بھی اپنی بساط کے موافق کچھ اس میں عرض کرتا ہے دونوں متعارض حدیثوں میں سے پہلی پر جو صحیح بخاری میں بلفظ کل مولود یولد علی الفطرۃ (یعنے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے) وارد ہوئی ہے۔ اہل تحقیق نے بہت کچھ لکھا۔ مگر اس دوسری روایت کے متعلق کہ پہاڑ ٹل جائے ٹل جائے۔ لیکن آدمی کو اپنی اصلیت سے کبھی ٹلتا نہ پاؤ گے۔ کوئی چنداں بحث سردست دیکھنے میں نہیں آئی پہلی حدیث میں ائمہ دین نے مختلف توجیہات کی ہیں منجملہ ان کے بعض نے فطرت سے وہ لوح بحالت مراد رکھی ہے۔ جس میں کفر اور ایمان کسی بات کا بھی آدمی کو درک نہ ہو۔ چنانچہ آخر حدیث میں بچہ چارپایہ کے صاف سالم الاعضاء پیدا ہونے اور پھر اس میں کمی نقص لائے جانے کی مثال سے اس معنے کو مطابقت دی گئی ہے۔ اور بعضوں نے اس سے محض نیکی کی قابلیت مراد سمجھی۔ بعض نے اسے روز میثاق کے عہد پر لگایا۔ اور اسی کے لگ بھگ سب سے زیادہ مشہور قول اہل اسلام میں یہ چلا آتا ہے۔ کہ اس سے فطرت اسلامیہ مراد ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی میں بھی ہے۔ فاقم وجهك للدين حنيفا فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله۔ یعنے اور کہیں رخ بھی تو نکر بس سیدھا اپنے آپ کو اسی ایک فطرتی دین پر لگا دے جسپر خدا تعالیٰ نے سب لوگوں کی آفرینش فرمائی۔ اس آفرینش کی کچھ بھی تبدیلی نہ ہونے پاتے۔ آگے اسی آیت میں اس فطرت کو دین قیم سے تعبیر فرمایا۔ اور آگے جلکر یہ ارشاد ہوا۔ کہ نماز کو مضبوط رکھو اور مشرکوں

ع قضا و قدر سے اس بحث کو تعلق نہیں یہ بحث تو ان دو حدیثوں میں تطبیق کے متعلق ہے۔ قضا و قدر پر بحث یہ ہے کہ سوال کیا جاتا ہے کیوں ایسا ہے۔ گو وہ بھی بغرض دریافت حال پوچھنا منع نہیں۔ چنانچہ صحابہ سے اس قسم کے سوال آتے ہیں۔ مگر یہاں وہ بھی نہیں۔ (اڈیٹر)

[a] چونکہ مذاکرہ کی مدت بحث ۲ مہینے ہے۔ اس لئے تاریخ لکھی جایا کرے گی تاکہ مدت کا علم رہے (اڈیٹر)

[b] یعنے اگر انجام پہلے معلوم ہوتا تو میں ایسا نہ کرتا۔

سے مت بنو۔ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا
یعنے ان سے جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے
کر دیئے کہیں سے کہیں مذہب نکال لیے۔ یہ اسی فطری اسلام
کو ان کا اپنا دین فرمایا۔ جسے وہ چھوڑ نکلے۔ اور قرآن
شریف ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان پہلے پہل
دنیا میں آیا۔ تو یہی اسلام ساتھ لایا تھا۔ كَانَ النَّاسُ
اُمَّةً وَّاحِدَةً الآیۃ یعنے سب لوگ پہلے ایک ہی تھے
پھر پیچھے ان میں اختلافات پیدا ہوتے آئے۔ اور
یہی وہ فطرت ہے جبکہ حضور علیہ السلام کے دودھ
کو خمر پر ترجیح دینے کی روایت میں اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ
کے لفظ سے اشارہ ہوا۔ اور ایک ہی [illegible] اور احادیث
میں بھی آئی ہے۔ اس کے سوا فطرت کے معنے اور
بھی کئی آئے ہیں۔ لیکن وہ سب کی سب مخدوش ہیں۔ امام
ابن قیم رحمہ اس میں کثرت اقوال کی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ
اہل اعتزال نے اس حدیث سے کفر و فسوق کے ایجاد بندہ
ہونے پر استدلال کرنا شروع کر دیا۔ تو علمائے سنت کو
فطرت کے معنی ہی دوسرے پڑھنے پڑے۔ مثلاً بعض نے
تجویز کیا کہ ہر شخص بھلی بری اپنی اپنی فطرت پر ہی
آتا ہے۔ غرض اسلام ہو یا کفر وہ سب تقدیر ہی لاتی ہے
لیکن جب والدین وغیرہ کا بچے کو بدلکر اپنے دین پر کر لینا
بھی داخل تقدیر سمجھا جائے۔ جیسا کہ سمجھنا چاہئے۔ تو
ایسی تاویلات کی حاجت نہیں رہتی۔ اور نہ معتزلہ
کا اس میں کوئی دخل ہو سکتا ہے۔ اور سلف صالحین
صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھئے۔ تو وہ تقریباً اس میں
یکزبان نظر آئیں گے کہ فطرت سے مراد اس حدیث میں
اسلام ہے۔ انتہی

واضح رہے کہ فطرت کا دخل تعلق چونکہ اس ہستی
سے نہیں۔ اس لئے شریعت کے ظاہری احکام میں بھی
اس پر کچھ مدار و انحصار نہیں رکھا گیا۔ اسی لئے کافر کے بچے
کو بوجہ فطرت مسلم قرار دیکر باپ کا وارث نہ کیا جاوے
یا مشرکین کی اولاد کا ہم جنازہ پڑھتے پھریں۔ ایسا نہیں
ہو سکتا۔ احکام شرعیہ میں ہم فرمان نبوی اللہ اعلم بما کانوا
عاملین پر ہی کاربند رہیں گے۔ تفسیر خازن میں ہے۔
فطرۃ اللہ ہی الحنیفیۃ التی وضعت الخلقۃ علیہا
[illegible] ولکن لا اعتبار بالایمان الفطری
لانه موجود حتی فی الکفار وانما الاعتبار بالایمان
الشرعی المکتسب بالارادة والتعلیم
یعنے فطرت پیدائشی ایمان کا نام ہے۔ مگر اس کا یہاں
کچھ اعتبار نہیں۔ کیونکہ وہ تو کفار تک میں بھی موجود ہے
یہاں تو صرف شرعی ایمان کا اعتبار ہے۔ جو آدمی کے
کسب و ارادہ سے حاصل ہو۔

اسی احکام دنیا میں فطری ایمان کے نا معتبر پایا جانے
سے کہتے ہیں۔ امام محمد رحمہ صاحب ابو حنیفہ رحمہ صاحب
نے دھوکہ کھایا۔ اور حدیث فطرت کو اب منسوخ سمجھ
لیا۔ حالانکہ ایسا بالکل نہیں

ان سب بیانات سے واضح ہوا کہ فطرت کا صحیح معنے
اسلام ہے۔ اور یہ کہ یہ اسلام دنیا میں آتے آسمان [illegible]
بھی کہا سکتا ہے۔

اب آئیے اس دوسری حدیث کی طرف جس میں طبع انسانی
کا غیر متبدل ہونا فرمایا گیا ہے کہ پہاڑ کا جگہ چھوڑ جانا
سنو تو باور کرو۔ مگر کسی آدمی کا اپنے خلق سے بدلنا
سنو تو اس کی بات تصدیق کرو۔ کیونکہ وہ اپنی جبلت
پر ہی آ رہے گا۔ یہ روایت مسند امام احمدؒ کے حوالہ سے
مشکوٰۃ میں لائی گئی۔ اور بعض علامات سے اس کی صحت
کا پتہ بھی چلتا ہے۔ اس میں خلق اور جبلت ایک ہی معنے
کے دو لفظ ایسے ہیں۔ جو پہلی حدیث کے لفظ فطرت سے
لگا کھاتے ہیں۔ مگر بعض وجوہ کا اس سے یہاں اعتبار
رکھتے ہیں۔ مثلاً وہ تغیر پذیر ثابت ہوئی۔ اور یہ غیر
مبدل اور وہ پہلے کی چیز ہے۔ جو ہمیں کسی طرح نظر بھی
نہیں آئی۔ اور اخلاق پیچھے ظاہر ہوتے اور ہمارے
مشاہدے ہی میں آتے ہیں۔ تو ہم ان کے آدمی میں
سجال سمجھنے کی بابت مامور ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل
یہ ہے کہ خلق کلام عرب میں عادت مستمرہ پر اطلاق پاتا
ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ خلق نبوی بھی
قرآن مجید تھا۔ اور آئینہ دیکھنے کی دعا میں ہے کہ
یا اللہ جیسا میرا وجود اچھا بنایا میرا خلق بھی عمدہ کر
اور مقام حدیبیہ میں جب آنحضرت صلعم کی اونٹنی حرم
کو قدم اٹھانے سے رہ گئی۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر اڑ جانے
کی بات کی۔ آپ نے فرمایا۔ اڑی نہیں۔ نہ اڑنا اس کا
خلق (یعنے عادت) ہے بلکہ اسے خدا نے روکا ہے ایسے
ایسے محاورات سب خلق کو عادت اور خصلت کا ہم معنے
ثابت کرتے ہیں۔

عادات کا اٹل ہونا ایک ایسا مشہور امر ہے کہ انہیں
ضرب المثل میں بھی آدمی کی طبیعت خامسہ (یعنے چار
اخلاط عنصرے ہیں اور پانچویں گویا یہ۔ اور بعض سے طبیعت
ثانیہ بھی بولتے ہیں) شمار کیا گیا ہے۔ نیز دانا خصائل
کو ایک مستقل ہستی گنتے ہوئے ادنے عادات کو
اوائل اور عادات سادات کو سادات العادات سے
تعبیر کرتے ہیں۔ غرض عادات و اخلاق کو عرف عام بھی
مستقل اشیاء کے شمار میں لاتی ہے

جبال (پہاڑ) اپنی جگہ چھوڑ جائیں۔ مگر ذرا سی جبلت
نہ ٹلے اور فطرت صحابہ تو رخصت ہوتے دیر نہ لگائے
مگر عادات پیچھے کی پڑی ایسی پیچھے پڑیں۔ کہ جان ہی
جائے تو جائیں۔ یہ ایک ایسا سوال پیدا ہوتا ہے۔
جس کا سوا نیرنگی تقدیر کہنے کے کوئی درحقیقت صحیح
جواب نہ ہو گا۔ مگر ظاہراً جہاں تک فہم میں آتا ہے اسکی
دو طرح پر تشریح ہو سکتی ہے۔

(۱) فطرت کا تو اس ادنی ہستی میں ذکر ہی کیا۔ مگر
اس عالم اسباب میں آدمی کی موجودہ حالت ضرور اس
کی سرشت یعنے مادۂ تکوین ہی کے تابع ہونی چاہئے۔
چنانچہ جس جس قسم کی طینت سے کسی کا خمیر مخمر ہوا ہو
اسی کے موافق اس میں آثار بھی پائے جائے لازمی ہیں
جیسا کہ مشکوٰۃ کے باب القدر ہی میں انہی امام احمدؒ کے
حوالہ سے یہی ایک روایت آئی ہے۔۔

ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع الارض
فجاء بنو آدم علی قدر الارض منہم الاحمر والابیض
والاسود وبین ذلک والسہل والحزن والخبیث
والطیب۔ یعنے اللہ تعالے نے آدم کو ساری زمین سے
مٹی کی مٹھی لیکر پیدا کیا ہے۔ اسی لئے زمین ہی کے
مختلف مدارج پر اس کی اولاد آئی۔ کوئی سرخ ہے کوئی
سفید کوئی کالا کوئی اس کے درمیان اور کوئی نرم یا کوئی
سخت اور کوئی گندہ ہے کوئی پاک۔ اس روایت
میں نرمی سختی وغیرہ کا ذکر بطور تمثیل ہے۔ اور اس میں
جہان بھر کے اخلاق جو مختلف طبقات انسانی میں پائے
جاتے ہیں داخل ہیں۔

ل مہربان کر کے نامہ نگار اردو سلیس اور خوشخط لکھا کریں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

بس جو چیز کہ انسان کی سرشت ہی میں داخل ہو اس کا زوال با تاکید مکرر باور کیا جا سکتا ہے۔ دنیا شاہد ہے کہ بد مزاج آدمی کی خو بو اس کے ساتھ جاتی ہے۔ اور بردبار حلیموں کی ذوالنورین رضہ کی طرح جان جاتی جاتی ہے مگر بردباری نہیں جاتی۔ بعض وہ طبائع ہوتی ہیں کہ انہیں ذرہ حیا پہ سخت سے سخت سرزنشیں کی جاتی رہتی ہیں۔ مگر ان کی ایسی ہی نقصانات اٹھاتے گذرتی ہے۔ بعض ایسے آگ بگولے کہ گویا فرمان نبوی لا تغضب لا تغضب لا تغضب (ارے غضب نہ کھا۔ ارے غضب نہ کر۔ ارے غضب کو روک) ان ہی کو ہو رہا ہے۔ مگر کیا کریں جبلت کہاں جاتے موت سے پہلے انہیں کبھی کوئی ٹھنڈا نہیں پا سکتا بس سرشت کو کوئی تعلیم بدل سکتی ہے۔ نہ تادیب بڑھیا نے سچ کہا تھا ؎

اذا کان الطباع طباع سوء
فلا ادب یفید ولا ادیب

دیکھئے جب چیز کی اصل ہی بُری ہو۔ تو اس میں کوئی تادیب کارگر نہیں ہو سکتی۔ اس بڑھیا نے بکری کے تھنوں سے بھیڑیئے کا بچہ پالا تھا۔ جب بڑا ہوا۔ تو اس بکری کو کھا گیا۔ اس پر اس نے یہ افسوسناک شعر کہے)

بے شک تعلیم و تربیت کا اثر ہوتا ہے۔ مگر اتنا کہ آدمی اپنے اخلاق جبلیہ کا مظہر اس تعلیم کے موافق کر پاوے نہ یہ کہ انسان حد وجبلت ہی چلی جائے۔ مثلاً غصہ ور کا غصہ تو کہاں جا سکتا ہے۔ مگر ہاں دینی تربیت پالنے پر اب اس کے مورد غضب دشمنان دین ہوں گے اور یہی نیک تعلیم کے مطابق اپنے اخلاق کا محل لگانا کار ثواب ہے۔ اور یہی عادت کے چھوٹ نہ ہو شاید اس شعر میں مقصود ہو ؎

جو خو پڑ گئی کس طرح دور ہو
وہ چھوٹے جو اللہ سے منظور ہو

(۲) دوسرا احتمال اس حدیث میں یہ ہو سکتا ہے کہ اس سے آدمی کی وہ نیک و بد سرشت مراد ہے جسے وہ ماں کے پیٹ سے اپنے نام کندہ کرکے لاتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کی کثرت سے احادیث آئی ہیں۔ جن سے انسان کا مستقبل اللہ کے علم میں پہلے سے لکھا ہوا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن یہ نا معلوم نوشت جس طرح ہمارے کسی فعل کی علت نہیں قرار دی جا سکتی۔ اسی طرح اس کے وجود اور زوال و عدم زوال کا مسئلہ بھی اس کے علم ہی سے متعلق ہے۔ اور اس معنے پر کسی کے جبلت کو چھوڑ دینے کی تصدیق نہ کرنے کا حکم صرف انہی لوگوں سے وابستہ سمجھا جائے گا جنہیں اس کی جبلت کا علم بھی ہو۔ جیسا کہ خضر ع کو اس لڑکے کی نسبت معلوم تھا جسے مارا۔ اور ایسے ہی کئی ان کفار و منافقین کا حضور نبی علیہ السلام کو حال روشن تھا جن کے دلوں پر خدا کی جناب سے مہر لگ چکی تھی۔ اور ایسا ہی علم حضرات انبیاء علیہم السلام کے حاشیہ نشینوں سے بھی کچھ مستبعد نہیں ہے۔

یہاں یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہر آدمی جب فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ تو پھر بعض آدمیوں کی بری جبلت بھی اسی فطرت کے ساتھ ساتھ ہی کیسے آ گئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خطرات تو محض اس کی اس وقت ولادت کی کیفیت حالیہ کا نام ہے جو اس میں پہلے سے موجود تھی۔ اور جبلت اس کی آئندہ حال کا نقشہ ہے جسے علم الٰہی نے پہلے سے کھینچ دیا۔ اس میں منافات ہی کیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک درخت کو دیکھو جسے قدرت نے ٹھنڈا ہی پیدا کیا۔ اور ٹھنڈا ہی بڑھا بڑا ہوا۔ مگر اب اسے گھسائیں تو اس سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کا سرد اور سالم پیدا ہونا بھی بجائے خود صحیح ہے۔ اور اس کی سرشت میں آگ کا وجود بھی بدستور مسلم امر ہے اور یہ کہنا بھی بالکل بجا و درست ہوتا ہے کہ اسے کوئی نہ چھیڑے تو اس سے کبھی آگ نہ نکلے۔ بس ایسے مادے ہوتے ہوئے اس کی چھیڑ چھاڑ کرنے میں انسان کے ملائکہ تک سے بھی سزمیت پا جانے کا راز مستتر ہے۔ اور انہی شرارت کے شرارے دل کی تحریک ہی ہیں جس کسی کی کمبختی آنی ہو آ رہتی ہے والعیاذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

ملک اودھ میں اشاعت سنت

(از جناب مولوی عبید الرحمن صاحب سفیر اہلحدیث کانفرنس)

الحمد للہ کہ توحید کا آفتاب درخشاں ہر جگہ پرتو ہے بدعات و شرک کا ہجوم اس کے سامنے مثل شب دیجور ہے۔ عاجز کو محرم۔ صفر ۱۳۳۱ھ میں اودھ کے دورہ و سفر کا اتفاق ہوا۔ پہلا قیام مقام فیض آباد اودھ کے مشہور شہر میں ہوا۔ مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی نے اعلان و دعوت قوم میں بہت سعی کرکے حسب معمول سالانہ جلسہ کرایا۔ فرق اس قدر تھا کہ ہمیشہ دو تین تقریریں اسی عاجز کی ہوتی تھیں تائید و ضرورت اسلام میں مولوی صاحب موصوف بھی کبھی کبھی عاجز کو مدد دیا کرتے تھے۔ جزاہ اللہ

اس کے بعد سلطان پور اودھ میں یہ عاجز ٹھہرا وہاں رجبی کا شور و غوغا تھا۔ یہ عاجز محلہ لالپوری میں ٹھہرا نادانقوں نے یہی سمجھا کہ رجبی کیوجہ سے آنا ہوا۔ چنانچہ مولوی کچھوچھے کے اور الہ آباد کے بھی آئے۔ جب پوری کیفیت مجھکو معلوم ہوئی۔ تو میں نے اس کی تردید شروع کی۔ شہر میں اس کا چرچا ہو گیا۔ اور چار اس عاجز کی تقریریں ہوئیں۔ سب میں توحید کی اشاعت ہوئی۔ لوگ بہت محظوظ ہوئے۔ اور جو لوگ شرک کی بدبو سے دماغ بالکل خراب کر چکے تھے۔ انہوں نے مخالفت شروع کر دی۔ اور اس مخالفت سے زیادہ شہرت ہو کر لوگوں کو بیانات سے خواہ مخواہ واقف ہونے اور دلچسپی لینے کا موقع ملا۔ تین وعظ وہاں کی جامع مسجد میں ہوئے۔ مولوی عبد العزیز امام مسجد لالہ پور بہت ساعی رہے۔ پندرہ بیس روز رہنے کا اتفاق ہوا۔ بہت لوگ اس طرف مائل ہو گئے۔ اور دوسروں سے جواب طلب کرنے لگے۔ اور یہ مثالیں سنانے لگے کہ سورج کے سامنے کوئی چراغ یا شمع کام نہیں کر سکتی بہت لوگ متفق ہو گئے۔ اور تائب ہو کر بیعت بھی کر چکے ہیں۔ اب بھی اس طرف سے برابر دعوتی خطوط آتے ہیں۔ مگر بوجہ عدم فرصت اور کثرت اشغال المتواترہ براہ راست اہل توحید کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ توجہ فرمادیں۔ وہاں سے امیٹھی گیا۔ مولوی عبد العزیز صاحب

ahmadimuslim.de

محمد سعید صاحب پہنچائے گئے۔ جس کی وجہ یہ ہی معلوم ہوئی۔ کہ لوگوں کا خطرہ بھی تھا۔ دہلی میں عبدالصمد خاں صاحب کو دریافت کیا۔ حکیم صاحب کے مکان پر قیام رہا۔ جن کو عبدالصمد خاں اچھی طرح جانتے ہیں محمد سعید صاحب سے خوب برتاؤ کیا۔ جزاہ اللہ خیراً افسوس یہی رہا۔ کہ عبدالصمد خاں صاحب نے جو اخبار اہلحدیث کے ناظرین کو دہلک اور دھکی دینی حالات بتایا کرتے ہیں۔ اور اس امر کے شاکی ہیں۔ کہ اور تبلیغ نہیں کرتے۔ چنانچہ ۲۲ محرم ۱۳۳۳ھ کے پرچہ میں بھی ان کا مضمون بعنوان بالا شایع ہوا ہے جس میں شاہ محمد شفیع صاحب کا ذکر ہے مولوی صاحب مذکور کا اور اس عاجز کا دو جلسوں میں [illegible] کے جلسے کے ساتھ ہوا ہے تعصب ستہ یا اور قصبہ مالٹوں ضلع ہردوئی میرے سامنے قبر پرستی اور ڈھولک وستار سارنگی ناچ اور خانقاہوں کے شیرینی خوروں کی خوب تردید کی ہے

یہ واقعہ مختصراً اس وجہ سے لکھا گیا کہ عبدالصمد خاں صاحب نے پرچہ اہلحدیث میں اس نام کے مولوی صاحب کے جو حالات لکھے وہ نہایت افسوسناک ناشائستہ حرکات ہیں۔ ہم اپنے دوست مذکور کی نسبت تو یہی کہتے ہیں۔ کہ اس کو خدا عرس و تعزیہ داری سے محفوظ رکھے۔ اور قبروں کی پختگی اور مزاروں کی آرائش سے بچائے۔ کیونکہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مٹایا ہوا اور رب العالمین کا حرام کیا ہوا ہے۔ اور چاروں خلفاء اور چاروں امام کے بھی خلاف ہے۔ لہذا ایسا آدمی نہ سنی ہے نہ شیعی نہ مالکی نہ ذاہب نہ صوفی۔ غرضکہ ایسے آدمی کا مذہب قرآن و حدیث کے خلاف ہے خدا کرے۔ اور کوئی ہوں۔ جو عبدالصمد خاں صاحب بتاتے ہیں مجکو بھی رادہیں [illegible] کیا کہ ہر دو ان کی پوری تبلیغ و اصلاح سوچ کر کی جاوے۔ جو ہم نے سوچی ہے۔ اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

والسلام عبدالرحمن کفاہ المنان

رزق حلال طیب

(از جناب مولوی عبید الرحمن صاحب)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خورد و نوش کی تعلیم بھی اسی طرح فرماتا ہے۔ جیسا کہ فرائض و عبادات کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اپنے عمل و فرمان سے اوسکا نقشہ امت کے سامنے کر کے اوس تعلیم کو سہل و خوشگوار کر دکھایا۔ وہ سونے پر سہاگہ ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایھا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون۔ یعنے اے ایمان والو۔ کھاؤ پاکیزہ اشیاء جو ہم نے تمکو عطا کی ہیں۔ اور خدا کے سچے قدردان شکرگذار بنے رہو۔ اگر تم اوسی کے عابد بننا چاہتے ہو اس آیہ کریمہ میں اکل طیبات اور عبادات کو مربوط کیا گیا ہے عابد بننے کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کھانا پاکیزہ ہو ناپاک کھانے سے دل پر سیاہی اور غفلت کا حجاب واقع ہوکر حسنات و عبادات کے مراتب سے روک دیتا ہے اور قسوت قلب بڑھ جانے سے آدمی بے باک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دارین کے خطرات کا سامنا ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً۔ یعنے جو زمین میں حلال اور پاکیزہ ہو وہ اوس میں سے کھاؤ معلوم ہوا کہ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں شئے پاکیزہ نہیں ہوتی۔ حلال ہوتی ہے یا پاکیزہ ہے دوسری صفت اوس میں نہیں۔ جسکی وجہ سے قابل خورد شئے ہو یعنی دونوں کیفیتوں سے متکشف ہو۔ تو وہ ہمارے کھانے کے قابل ہے۔ اور بھی متعدد آیات ہیں جن کا ماحصل ہے۔ کہ خورد و نوش میں حلال اور پاکیزگی کا مد نظر رکھنا منشاء خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ناپاکی اور گندگی سے اپنے بندوں کو بچنے کی تعلیم طرح طرح پر فرمائی ہے۔ ظاہر و باطن پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے اور اوس کی تدبیریں اور اصول سمجھا دیئے ہیں۔ لباس و جسم کی ستھرائی جس طرح مفصل مذکور ہے۔ اسی طرح کھانے پینے کی بھی ہے۔

دراصل مومن مسلمان کی غذائے جسمانی رزق حلال طیب ہے۔ اس میں فرق آنے سے ایمانی ذمہ واریاں اور اسلامی عہدہ برداریاں ضعیف پذیر ہو جاتی ہیں۔ اگر بے خیالی و غرور سے کام لیا جائے۔ تو مقام خوفناک ہے۔ بعض اصحاب سوال کیا کرتے ہیں نصاریٰ اور یہود اور مجوس و مشرکین و ہنود کا کھانا اون کے گھر کا پکا تناول کرنا جو اون کے مذہب سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ جائز اور مباح و حلال ہے یا نہ۔ جواب بھی بعض مرتبہ یہی ملتا ہے۔ جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے یہود کی دعوت قبول فرمائی ہے۔ صرف اسی قدر جواب پر اکتفا تحقیق اور تنظیف طعام سے بعید ہے۔ کیونکہ احادیث ایسی بھی وارد ہیں۔ جن سے کفار مشرکین کے کھانے سے پرہیز رکھنا ثابت ہے۔ چنانچہ صحیحین میں روایت ابن ثعلبہ کے موجود ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

قلت یا رسول اللہ انا بارض لقوم اہل الکتاب افنا کل فی آنیتہم قال ان وجدتم غیرہا فلا تاکلوا فیہا وان لم تجدوا فاغسلوہا وکلوا فیہا

(ترجمہ۔ میں نے آنحضرت سے پوچھا کہ ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے زمین میں (علاقہ میں) ہوتے ہیں۔ کیا اون کے برتنوں میں کھا لیا کریں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اور برتن پاؤ۔ تو مت کھاؤ۔ اور اگر اہل کتاب کے برتنوں کے سوا مسلمانوں کے برتن نہ ملیں۔ تو اون کو دھو کر برت لیا کرو۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ کے برتن بھی نہ برتنے چاہئیں۔ جب تک مسلمانوں کے برتن ملیں۔ اور اگر مجبوری ہو۔ تو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے برتن دھو کر استعمال کرنے چاہئیں کھانا تو درکنار یہاں تو برتنوں کے برتنے میں بھی تامل ہے۔ ابوداؤد و امام احمد وغیرہ نے جو روایت نقل کی ہے۔ اوس کے الفاظ یہ ہیں۔ ان ارضنا ارض اہل کتاب وانہم یاکلون لحم الخنزیر ویشربون الخمر فکیف نصنع باٰنیتہم وقدورہم قال ان لم تجدوا غیرہا فارحضوہا بالماء واطبخوا فیہا واشربوا۔ یعنے ہمارا علاقہ اہل کتاب

ahmadimuslim.de

کا ہے۔ اور وہ لوگ سوٴر کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور شراب پیتے ہیں۔ پس ان کے (یہود و نصاریٰ) کے برتنوں کا کس طرح استعمال کریں۔ اور ان کی ہنڈیوں۔ پتیلیوں کا آپنے فرمایا۔ اگر ان برتنوں کے سوا نہ ملیں۔ تو ان کو پانی سے صاف کرلو۔ اور ان میں کھانا پکالو۔ اور ان میں پانی لو۔ اس سے صاف ظاہر ہوگیا۔ ان کے حرام کھانے پینے کی وجہ سے مسلمان کو ان کا پکا ہوا بھی نہ کھانا پینا چاہئے۔ بلکہ ان کے برتنوں کو اگر لاچاری ہو صاف کرکے ان میں کھانا پینا استعمال کرسکتے ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا۔ کہ آنحضرت کی دعوت تحقیقی طور پر صفائی۔ ستھرائی اور پاکیزگی پر محمول ہے۔ ورنہ آپ امت کو جو تعلیم فرمائیں وہ بھی پاک ناپاک یا حرام حلال کے متعلق اس کا خیال نہ خود فرمائیں۔ نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ۔ یہ تو خیال بھی نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ بصراحت جو حکم وارد ہوا ہے۔ اس پر ہمکو پابند اور مستقل رہنا چاہئے۔ دنیاوی آسائش اور لذت کے خیال سے بھی حتی الوسع بچنا چاہئے۔ اگر ہوجاوے تو عمل میں نہ آنا چاہئے۔ ترمذی میں حدیث وارد ہے

سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قدور المجوس فقال انقوھا غسلا واطبخوا فیھا

یعنے آنحضرت سے چند صحاب نے سوال کیا۔ کہ مجوسیوں کی ہنڈیوں (وغیرہ کو) استعمال کرلیا کریں آپنے حکم دیا۔ کہ ان کو دھوکر خوب صاف کرلیا کرو۔ اور ان میں کھانا پکالیا کرو۔

معاملہ صاف ہے۔ مجوسی لوگوں کے کھانے کی بے صفائی ہوگئی۔ ان کا برتن بھی بغیر دھوئے مانجھے برتنے کا حکم نہیں ہے۔ چہ جائیکہ ان کا کھانا۔ ان احادیث پر غور کرنے کے بعد اور کلام اللہ سے استفادہ کرنے کی حالت میں ایسے اشخاص مسئولین کا کھانا اور ان کے کھانے کو مثل طعام مومنین قرار دینا دور از تحقیق و تطہیر ہے۔ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین۔ یعنے بے شک اللہ تعالیٰ گناہوں سے توبہ کرنے والوں کو اور ستھرائی دنیا کی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ رب العالمین کی دوستی و محبت سے بڑھکر کوئی نعمت دولت نہیں ہے۔

اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک و حب عمل یقربنی الی حبک ؎

شراب محبت کا دے مجھکو جام
تو راضی ہو جس میں وہ لے مجھسے کام

(راقم عبید الرحمن کفاہ المنان)

مذاکرہ در مذاکرہ

مولانا ابو الوفا نے ماشاءاللہ اخبار میں مذاکرات کی ایک عمدہ بنا ڈال رکھی ہے جس سے اہل علم اصحاب ہمیشہ موقع بموقع خوب دلچسپیاں لیتے اور عامہ ناظرین کے دامنوں کو قسم قسم کے جواہر معلومات سے بھرتے رہتے ہیں۔ مگر بعض مسائل جھگڑا جھگڑا کر ایسے بھی رہ جاتے ہیں جن میں کسی حکم کے محاکمانہ توجہ فرمانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بعض مضامین اس بچاوٴ کی طرف سے لکھے جاتے ہیں۔ کہ کسی دوسرے علمی بھائی یا اکثر صاحب محترم کے مخالف رد نہ پڑیں۔ چونکہ مذاکرہ کا لفظ عربی میں ایک ایسی شرکت کے معنے دیتا ہے۔ کہ جب تک پیار ہی پیار سے ہم ایک دوسرے بھائی کے گلگیر ہوتے نہ نظر آویں۔ تب تک نہ ہم مذاکرین کہلا سکتے ہیں۔ نہ وہ مضامین مذاکرہ بلکہ ان کا صحیح نام صرف تذکرہ ہوگا۔ اس لئے ان مباحث کی طرز تحریر کو بھی محاکمانہ رنگ میں لانا چاہئے۔ یا ان کا عنوان ہی بجائے مذاکرات کے تذکرات کردیا جائے۔

نیز قرآن شریف میں تواصی بالحق۔ اور تناہی عن منکر دو ایسے ایمانی اوصاف ثابت ہوتے ہیں۔ جن کے رو سے ہمیں ایک دوسرے کی داد حق دینا اور غلطی ہو تو اسپر مواخذہ کرنا ہر حال میں لازمی ہے۔ بنابریں کوئی ایسی صورت ہونی چاہئے کہ تمام اہل قلم مفصل لکھنے سے نہ بھی فارغ ہوں۔ تو کچھ نہ کچھ تو امور مذکورہ مذاکرات میں ہاں ناں کر دکھایا کریں جس سے کسی بارے میں کثرت رائے ہی کا پتہ چل سکے (ابو داود عبداللہ از بہاولپور)

اڈیٹر:۔ مذاکرات علمیہ میں سب اہل علم کو برابر کا حق حاصل ہے۔ یہ شرط کبھی نہیں ہوئی کہ کسی کے خلاف نہ ہو۔ نہ غالباً آج تک کسی نے ایسا کیا۔ بلکہ برابر اختلاف رائے ہوتا ہے۔ ہاں یہ شرط ضروری ہے۔ کہ اختلاف سے گزر کر مخالفت تک اور مخالفت سے شقاق تک نہ پہنچیں در اصل ان مذاکرات کے اجرا سے بڑی غرض یہ ہے کہ علماء کو اپنے خلاف سننے کی عادت ہو تاکہ ان کی تنگ مزاجی کی اصلاح ہو۔ جس سے یہ مقدس گروہ بدنام ہے۔ جو صاحب کسی کے خلاف لکھنے سے پرہیز کرتے ہیں یہ ان کا اپنا خیال ہے۔ مذاکرہ کی شرط نہیں

ہاں محاکم کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ صحیح بات یہ ہے کہ مسائل شرعیہ میں کوئی امتی محاکم ہو نہیں سکتا۔ خلفاء راشدین کو تو امتیوں نے محاکم نہیں سمجھا۔ ہاں انتظامی معاملات میں اطاعت کرتے تھے۔ مگر اپنی رائے نہیں بدلتے تھے۔ کیونکہ ایسا کرنا تقلید ہے۔ اس لئے ہر ایک اہل علم بحکم حدیث کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ خود محاکم ہے۔ دوسرے لوگوں کے خیالات پر غور کرکے خود بخود مستفید ہوسکتا ہے۔

باقی جناب کا فرمانا کہ سب اہل علم حصہ لیا کریں۔ میں بھی ان کی تائید کرتا ہوں امید ہے آہستہ آہستہ رسم ہو جائے گی

البتہ اگر کوئی امر باعث استعجاب ہے تو یہ ہے۔ کہ علما سہلی۔ بنارس اور سیالکوٹ حصہ نہیں لیتے۔ شاید کسی اہم کام میں مشغول ہوں گے

تقابل ثلاثہ } توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول صرف عمر

مینجر

فتاوے

س نمبر ۲ ۷ ۔ زکوۃ کتنی حیثیت والے شخص پر لازم ہے ۔ اور زکوۃ کا مال کتنی حیثیت والا لے سکتا ہے ۔ مثلاً ایک شخص زید نامی ایک لاکھ روپیوں کی ملک والا ہے ۔ اوس کی چار لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں ۔ وہ سب کی شادیاں ہو چکی ہیں ۔ اوس میں دو لڑکیاں چار یا پانچ ہزار کی ملک والے ہیں ۔ باقی دو لڑکیوں ایک ڈیڑھ دو ہزار کی ملک والے دوسری سات آٹھ سو کے ملک والے ۔ غرض جب کوئی عید برات ہو یا اون لڑکیوں کے گھر شادی وغیرہ ہو ۔ ایسے وقتوں میں رواج ہے کہ نذور سلامی وغیرہ کے طور سے تحفہ تحائف سے یا عمدہ کپڑوں کی جوڑے سے یا نقدیات سے سلوک کرتے ہیں ۔ ان موقعوں میں زید نامی جو کچھ سلوک کرتا ہے ۔ ان سب کو زکوۃ میں ہی داخل کر لیتا ہے کسی طور سے اون لوگوں کو یہ بات معلوم ہو کر دریافت کرتے ہیں ۔ تو انکار کر دیتا ہے مگر در اصل وہ زکوۃ ہی میں دیتا ہے ۔ آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہ ۔ اور ان لوگوں کو معلوم ہو کر لینا جائز ہے یا نہ ۔ (سی محمد اسمعیل بنگلور سٹی)

ج نمبر ۲ ۷ ۔ صورت مرقومہ میں زکوۃ ادا نہیں ہوگی لینے والے کو خبر ہو ۔ تو اوس کو لینا بھی جائز نہیں زکوۃ کے مصارف خدا نے خود مقرر کر دئے ہیں ۔ یہ مساکین ہیں ۔ حدیث شریف میں ہے جس مال میں زکوۃ کا مال ملیگا وہ سب تباہ ہو گا ۔

س نمبر ۳ ۷ ایک جاہل شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا اتفاقاً چند ذی علم اوس کے مقتدی بنے ۔ وہ شخص قرآن شریف بالکل غلط پڑھ رہا تھا ۔ جس کی انتہا نہیں کم از کم فی سطر پانچ سات غلطیاں ہونگی ۔ دانا مقتدیوں کی اس قرءت پر ہوش گم ہو گئے ۔ وہ سوچنے لگے ۔ اگر سر سطر اتنی غلطیوں کی صحت کی جاسکے ۔ ضرور کوئی فتنہ کی صورت ہوگی ۔ خاموش ہو کر کے نماز پوری کر دی ۔ اس صورت میں وہ لوگ دوبارہ نماز ادا کریں یا وہی اگلی نماز کافی ہے ۔ (ایضاً)

ج نمبر ۳ ۷ ۔ جو غلطیاں معاف ہیں بعض قابل گرفت ہیں ۔ اگر وہ غلطیاں ایسی ہیں ۔ جن سے معانی قرآن مجید کے بگڑتے ہوں ۔ وہ معاف نہیں ایسی صورت میں نماز دوہرالیں تو جائز ہے ۔

س نمبر ۴ ۷ ۔ ایک شخص شادی کیا ۔ اوس وقت وہ مالدار تھا ۔ رفتہ رفتہ وہ کسی سبب سے غریب بن گیا اس صورت میں وہ شخص جو کچھ زیور اپنی عورت پر ڈالا تھا ۔ اس زیور کو مہر میں ادا کر سکتا ہے یا نہ (ایضاً)

ج نمبر ۴ ۷ ۔ زیور دیتے ہوئے عورت کی ملک اگر نہیں کیا تھا ۔ تو اب مہر میں مجرا ہو سکتا ہے ۔ اور اگر اوس کی ملک کر دیا تھا ۔ تو مہر باقی رہے گا ۔ اگر عورت معاف کر دے تو جائز ہے ۔

س نمبر ۵ ۷ ۔ مرد کے لئے اپنی عورت کا دودھ کوئی ضروری وقت دوائی میں ملا کر پینا جائز ہے یا نہ ۔ اگر جائز ہے ۔ تو اوس کی کتنی مقدار ہے ۔ اگر پینا جائز نہیں ۔ تو آنکھوں میں چند قطرے ڈالنا یا جلد بدن پر ضماد کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ واضح طور سے بیان فرما دیں (ایضاً)

ج نمبر ۵ ۷ ۔ جمہور علماء کے نزدیک عورت کا دودھ پینے سے عورت حرام نہ ہوگی ۔ مگر حضرت عائشہ کی روایت کے مطابق حرام ہو جائے گی اس لئے پرہیز لازم ہے لیکن ضماد کرنے اور آنکھوں میں ڈالنے میں تو کوئی حرج نہیں ۔ ضرر داخل عزیب فنڈ

س نمبر ۶ ۷ ۔ بارہویں ربیع الاول اور گیارہویں ربیع الثانی کے ذبیحے جو بہ نیت تقرب الی غیر اللہ تعالےٰ ذبح کئے جاویں ۔ اون کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں ۔ اور ذبح کے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہکر ذبح کرنے سے ایسا جانور حلال ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ اگر نیت تقرب الی غیر اللہ تعالےٰ ہے ۔ تو یہ شرک ہے یا نہیں ۔ اور اس کا فاعل مشرک ہو جائے گا یا نہیں ۔ اگر تقرب الی غیر اللہ تعالےٰ نہیں ۔ صرف خوشی ولادت میں جانور ذبح کئے جاویں ۔ دعوت دی جاوے ۔ تو یہ فعل بدعت ہے یا نہیں بینوا وتوجروا المستفتی خریدار نمبر ۲۳۱۴ از معسکر بنگلور

ج نمبر ۶ ۷ ۔ تقرب کے معنے عبادت کے ہیں ۔ قرآن مجید میں فرمایا ۔ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ ۔ الوسیلۃ کے معنے ہیں ۔ التقرب یعنے خدا کی عبادت دتقرب حاصل کرو ۔ امید نفع اور بیم ضرر عبادت کی بنا ہے یعنے عبادت ان پر مبنی ہے اسی لئے فرمایا ۔ وما أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۔ جس کا صحیح مطلب یہ ہے ۔ کہ جو چیز اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لئے بطور تقرب کے مقرر کی جائے ۔ وہ حرام ہے ۔ کیونکہ شرک پر مبنی ہے ۔ پس صورت مرقومہ میں فعل مذکور شرک ہے اور شے مذکور حرام ۔ خوشی ولادت میں بطور عقیقہ سنت کے جائز ہے ۔

س نمبر ۷ ۷ ۔ ایک شخص مسلمان سور کا گوشت بیچتا ہے ۔ جو ولایت سے ٹین میں رکھکر خوبصورت لیبل ۔ مزین ہو کر آتا ہے ۔ اور یوں ہی وہ گوشت بقر وغیرہ ماکول اللحم جو وہاں سے ٹینوں میں ہو کر آتا ہے ۔ خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۷ ۷ ۔ سور کے گوشت کا اگر یقین ہے ۔ تو مسلمان کو اوس کی بیع جائز نہیں ۔ مشکوک حالت میں بھی پرہیز واجب ہے ۔ حدیث شریف میں ہے من اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه جو شبہات سے بچے گا ۔ وہ اپنا دین بچالے گا ۔

س نمبر ۸ ۷ ایک شخص معازف و مزامیر کے پرزے بیچتا ہے ۔ آیا یہ بیع و شرا جائز ہے یا حرام ۔ (ایضاً)

ج نمبر ۸ ۷ ۔ معازف مزامیر چونکہ خود جائز نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ۔ آنحضرت فرماتے ہیں مجھے ان کے توڑنے کا حکم ہے ۔ اس لئے اوس کے پرزوں کی بیع شرا بھی جائز نہیں ۔

س نمبر ۹ ۔ ایک شخص مسلمان بیٹھا باتیں کرتا رہتا ہے اذان کی آواز سنتا ہے نماز نہیں پڑھتا جمعہ میں صرف آتا ہے ۔ ایسا شخص مسلمان ہے یا بیدین مرتد اس کا کیا حکم ہے (ایضاً)

ج نمبر ۹ ۷ ۔ ایسا شخص شرعاً بے نماز ہے ۔ بے نماز کے حق میں اختلاف ہے بعض علماء اسکو کافر کہتے ہیں بعض مومن ۔ خاکسار کے ناقص علم میں یہ ہے کہ اگر وہ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے تو مومن مگر بدکار (فاسق) ہے

ahmadimuslim.de

متفرقات

روس میں شراب کی بندش } گورنمنٹ روس نے حال میں جو نیک کام کیا ہے۔ امید ہے کہ تاریخ میں وہ سنہری حروف میں لکھا جائیگا باوجودیکہ گورنمنٹ روس میدان جنگ میں مصروف ہے۔ اور روس کو روپیہ کی بہت ضرورت ہے لیکن اس نے بالکل پرواہ نہ کرکے اپنے ملک میں شراب فروشی کی علانیہ دکانیں بند کردیں۔ اور اس کی وجہ سے اوسکو ۶۶ ملین پونڈ سالانہ کا خسارہ اٹھانا پڑا ہے۔ لیکن اس کا سردست نتیجہ یہ نکلا ہے۔ جیسا کہ رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ روس میں تعداد جرائم بہت کم ہوگئی ہے۔ اور مزدور پیشہ لوگوں کی آمدنی میں ۲۵ فی صدی کا اضافہ ہوگیا ہے اور امید کی جاتی ہے۔ کہ شراب کی بندش سے ملک میں اور بھی بہبودی کے سامان پیدا ہوجائیں گے۔

نشے تو ہر قسم کے برے ہیں لیکن شراب بہت ہی بری شے ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ہند بھی حامیان ٹمپرنس کی درخواستوں پر غور فرماکر ہندوستان میں پبلک تہذیب اور انسانیت کو پابجولاں کردے گی (از لایل گزٹ)

تاریخ نبوی } کی تحریک جو جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کی ہے۔ اوس کی پسندیدگی کے خطوط آرہے ہیں۔ ڈاکٹر فیض محمد صاحب چیف میڈیکل افسر ناہن۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب بنگالی۔ اور مولوی عبداللہ صاحب از ضلع سرگودھا وغیرہ بھی تائید کرتے ہیں۔ گرانی کاغذ اور مصالح کی وجہ سے اخبار کی قیمت بڑھانے کی رائے دیتے ہیں۔ مگر میری رائے تاحال یہی ہے۔ کہ قیمت نہ بڑھائی جائے۔ بلکہ اشاعت بڑھائی جائے۔ جس کی صورت یہ ہے۔ کہ ہر ایک خریدار از کم ایک خریدار جدید پیدا کرے۔

یاد رفتگان } جناب ڈاکٹر فیض محمد صاحب نے اس فرض کو یوں ادا کیا ہے۔ کہ تین اخبار اپنی طرف سے تین احباب کی طرف سے بغرض ایصال ثواب جاری کرائے ہیں۔ ایک مولانا شبلی مرحوم کی طرف سے۔ ایک مولانا حالی مرحوم کی طرف سے ایک ڈاکٹر سید جمال الدین مرحوم کی طرف سے۔ دعا ہے خدا ان تینوں بزرگوں کو بخشے آہ! آج ہم ان کے بعد صحیح معنے میں ان کا جانشین نہیں پاتے۔ انا للہ

فاتحہ خلف الامام } کے متعلق ایک صاحب نے مانعین کیطرف سے بہت لمبی چوڑی تحریر منقول از تفسیر قادری بھیجکر درخواست کی ہے۔ کہ اس ساری کا جواب دیا جائے۔ ان صاحب کو واضح ہو۔ کہ اس مسئلہ میں اہلحدیث کیطرف سے متعدد رسالے شایع ہیں۔ منجملہ ایک رسالہ مصنفہ مولوی عبدالرحمن صاحب غازیپوری ہے۔ جو مولوی ضیاءالرحمن صاحب امام مسجد عیدگاہ بوڈولہ کلکتہ سے ملسکتا ہے۔ قیمت شاید ۱؍ ہے۔

جنازہ اور دعا } میرے والد شیخ حبیب الرحمن صاحب انتقال کرگئے۔ جماعت اہلحدیث خاصکر مولانا حافظ عبداللہ صاحب اور مولوی ابوالوفا صاحب دعاء مغفرت کریں۔ (جمیل احمد از بنارس)

(بذریعہ تار) میرے والد منشی عنایت اللہ مرحوم ریلگاڑی کے نیچے دبکر انتقال کرگئے ہیں (حفیظ امرتسری از مقام لوک (پنجاب)) ناظرین جنازہ اور دعا کریں۔

طبی جواب - اہلحدیث ۸۔ محرم ۳۳ھ میں دمہ کا سہل نسخہ مانگا گیا ہے۔ میں ایک سہل اور مجرب نسخہ بتائے دیتا ہوں۔ امید کہ بعد صحت مبلغ [illegible] دفتر اہلحدیث میں بھیجکر ایک اخبار کسی غریب کے نام جاری کرادیں۔

نمک کو کوٹ کر آک کے پتوں میں رکھکر قریب ۵ اسیر کے آگ دیں۔ سرد ہونے پر پیسکر رکھ لیں۔ ازحد مفید ہوگا۔ انشاءاللہ۔ خوراک ایک ہفتہ تک نصف رتی ہمراہ شہد خالص ۲۔ تولہ۔ پھر ایک رتی روز۔ سرد اور مرطوب اشیا سے پرہیز

(محمد یوسف فیض آبادی)

طبی سوال - میرا منہ ہمیشہ پکا رہتا ہے۔ اور زبان پر چھالے رہتے ہیں۔ جو کھانے کے وقت ازحد تکلیف دیتے ہیں۔

دوم - مجکو پھلبہری ہے جسکو برص کہتے ہیں۔ ہونٹوں پر سفید داغ ہیں۔ کوئی صاحب علاج بتائیں (محمد شفیع نیٹر ریاست پٹیالہ)

انجمن اہلحدیث جہلم کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ جنوری میں مندرجہ ذیل احباب تقریر فرمائینگے۔ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی مولانا غلام حسن صاحب سیالکوٹی۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی ابوالوفا صاحب امرتسری۔ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولوی نور محمد صاحب امرتسری۔ قاضی محمود دوہرمیال، نورہانوی۔ مولوی عبیدالرحمن صاحب مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔

غریب فنڈ } میاں شیخ جمیل احمد صاحب بنارس صہ۔ ابو کمال الدین صاحب مرزاپور عمہ۔ از فتوے فنڈ (۹) سابقہ عمہ۔ ایک اخبار بنام عبدالرؤف میسور۔ ایک بنام محمد الدین راولپنڈی ایک عبدالرحمن امین والا (از ڈاکٹر فیض محمد صاحب ناہن) ایک بنام عبدالغفور مرادآباد۔ ایک ملا نصیب اللہ چھوٹی بڑاؤ ضلع نینی تال۔ ایک محب الدین از بنارس۔ [illegible] بعد وضع قیمت اخبار لہ عہ (باقی ۱۵؍) اس سال کے نمبر اول سے آج تک غربا کا نمبر (۱۴) ہے آئندہ بھی تعداد بڑھائی جاویگی

مسلمانوں میں جہاد پھیلانے کے }
قیصری ارادوں میں ناکامی } جرمن اخبارات میں ایک عجیب تار شایع ہوا ہے۔ جو گذشتہ دنوں میں قیصر جرمنی نے اپنے ولیعہد کو میدان جنگ میں بھیجا تھا۔ کہ شیخ الاسلام نے فتوے دیدیا ہے۔ کہ ہر مسلمان کا مذہباً فرض ہے کہ وہ انگریزوں۔ روسیوں اور فرانسیسیوں کے خلاف جو اسلام کے دشمن ہیں آخر دم تک جنگ کریں۔ اس فتوے کو تمام دنیا کے مسلمانوں میں تقسیم کیا جاویگا۔ اور اس وقت مکہ کے حاجیوں میں تقسیم کیا جارہا ہے۔ اس فتوے سے یہ مراد ہے۔۔۔

امرتسر کی میونسپل کمیٹی نے بتحریک صاحب ڈپٹی کمشنر فیصلہ کیا ہے کہ شراب کی دکانیں شہر سے باہر کردیجائیں۔ اہل شہر اس فیصلہ کے متعلق صاحب موصوف اور کمیٹی کے شکرگذار ہیں۔

[illegible]

انتخاب الاخبار

قبول اسلام } مورخہ ۸ - جنوری ۱۵ء کو بعد نماز جمعہ مسمات گنیشی ساکن لدھیانہ راقم کے پاس آکر مشرف باسلام ہوئی۔ اسلامی نام فاطمہ رکھا گیا ہے۔ خداوند کریم استقامت کی توفیق عنایت کرے۔ اور اپنی بارگاہ میں مقبول بندوں میں داخل کرے۔

امرتسر میں طاعون کی گرم بازاری ہے۔ ناظرین دعا فرماویں۔ خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔

جنگ کے متعلق مجمل۔ مختصر اور یقینی خبر تو اتنی ہے کہ جنگ ہر طرف ہو رہی ہے۔ اگرچہ میدانہائے جنگ میں برف باری اور خرابی موسم کے سبب سے لڑائی میں پہلا سا زور اور سرگرمی نہیں معلوم ہوتی۔

بحری محکمہ انگلستان نے اعلان کیا۔ کہ جنگی جہاز "فارمی ڈیبل" رودبار انگلستان میں غرق ہو گیا ہے۔

جرمنوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی جنگی جہاز "فارمی ڈیبل" کو ایک آبدوز کشتی نے دو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔

انگریزی جنگی جہاز "گولیتھ" اور "فاکس" نے دارالسلام (جرمن مشرقی افریقہ) پر گولہ باری کر کے بندرگاہ میں جسقدر جرمن جہاز تھے۔ انکو بیکار کر دیا۔

جرمن مسلح تجارتی جہاز "پرنس وہلم" نے تین فرانسیسی اور ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر کے ان کے مسافروں کو ساحل پر اتار دیا ہے۔

بحیرہ شمالی میں دو انگریزی تجارتی اور ایک سرنگیں اٹھانے والا جہاز سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

ترکوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ ان کے ایک جنگی جہاز نے بحیرہ اسود میں دو روسی سرنگیں بچھانے والے جہازوں کو غرق کر دیا ہے۔ روسیوں نے اس کی تردید کی ہے

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے ساری کمش پر ترکوں کو سخت شکست دی۔

ترک کہتے ہیں۔ ہم نے روسیوں کو شکست دیکر مقام اردہان فتح کر لیا۔ (اصل ہما کاذب)

اٹلی کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ البانیہ میں شورش روبہ ترقی ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان کی فوج نے پرسنز (آسٹریا) پر اچانک حملہ کر کے بنوک سنگین دشمن (جرمن) کی فوج کا صفایا کر دیا۔ اور جنگ کے بعد چار شہروں پر قبضہ کر لیا۔

روسی اعلان کرتے ہیں۔ کہ وہ کوہستان کارپیتھین میں جو ملک آسٹریا میں ہیں۔ پیشقدمی کر رہے ہیں

روسی اعلان مظہر ہے۔ کہ آسٹری مقام برکو کو خالی کر رہے ہیں۔ اور وہاں کے ۳۰ ہزار باشندے رومانیہ کو بھاگ گئے ہیں

مغربی میدان جنگ میں انگریزی۔ فرانسیسی۔ اور بلجی فوجیں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔ فرانسیسی فوجوں نے "سیٹین یاک" پر قبضہ کر لیا ہے۔

محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی نے انگریزوں کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہے۔ کہ ناقابل جنگ قیدیوں کا باہم تبادلہ کر لیا جاوے۔

پیرس میں تخمینہ کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزوں۔ فرانسیسیوں اور روسیوں وغیرہ کے پاس جرمن آسٹری وغیرہ ۶ لاکھ ۴ ہزار ۲ سو کے قریب قیدی ہیں۔

سلطنت آسٹریا نے جنرل وان فرنک اور فیلڈ مارشل پیرزی بوسکی کو موقوف کر دیا ہے۔ یہ دونوں جنرل سردیہ سے معرکہ آرا تھے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولینڈ میں گزشتہ تین ہفتہ کے معرکوں میں جرمنی کے ۲ لاکھ سپاہی کام آچکے ہیں (روس کے ابھی الگ ہیں)

ترکی گورنمنٹ نے پچاس لاکھ پونڈ کے قرضہ کا انتظام کیا ہے۔

• **اسوقت** تک ۱۱ ہزار ۸ سو ۴۶ ہندوستانی حاجی واپس آچکے

رومانوی سفیر متعین ڈیامنڈی نے ایک ملاقات کے دوران میں ظاہر کیا کہ جلد سے جلد رومانیہ موسم بہار تک جنگ میں مداخلت کیلئے تیار ہو سکے گا

جنرل جوفرے کمان افواج متحدہ کو کامل یقین ہے کہ اتحادی افواج آخر میں کامیاب ہونگی

گورنمنٹ ہند کے ممبر تعلیم سر ہارکوٹ بٹلر برما کے لفٹنٹ گورنر مقرر ہوتے ہیں

دہلی بم کیس کے مقدمہ کی اپیل چیف کورٹ میں سماعت ہو رہی ہے۔

کہتے ہیں جرمن افسر شیخ سنوسی کے پاس پہنچکر اسکو مصر پر حملہ کرنے کے لیے بھڑکا رہے ہیں

ہمدرد و بحوالہ روسی اخبار بورس گزٹ لکھتا ہے۔ کہ انٹی گرو کی ۹ لاکھ فوج کام آچکی ہے۔

فرانس کے وزیر بحری نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ آخر جرمن اور آسٹری بیڑوں کو باہر نکلنا پڑے گا۔

انگلستان کے سینکڑوں اسکول ماسٹر جو فرانسیسی اور جرمن زبان جانتے تھے۔ مترجم کا کام کرنے کے لئے فوج میں بھیجے گئے ہیں۔

بوجہ جنگ کے مصر میں تجارت کو بہت نقصان پہنچا ہے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ روئی کے قحط کا علاج کیا جاوے۔ اور متمول لوگوں کو روئی کی کاشت کے لئے مدد دی جائے۔

ترکوں کا دعوےٰ حسب ذیل جرمنی کی جنگی خبریں جرمنی میں بے تار کی پیامرسانی کے ذریعہ سے مشتہر کی گئی ہیں۔ اور وہ ماسکونی کمپنی کو بھی موصول ہوئی ہیں صدر مقام سے آئی ہوئی اطلاع ظاہر کرتی ہے کہ روسیوں کے محاصرہ کو توڑ کر حملہ کرنے کی کارروائی کو ترکی فوج نے وادی ٹیسم میں جو دریا کے دہانہ کے قریب ہے پسپا کر دیا۔ باطوم کے قلعہ کی توپوں نے جنگ میں حصہ لیا۔ مگر انہوں نے کوئی کامیابی حاصل نہیں کی۔ ہماری فوجیں ۱۰ کیلومیٹر (تقریباً ۶ میل) تک باطوم کے جنوب مشرق میں ویشیچارا کے ضلع میں گھس گئی ہیں۔ روسیوں نے اپنی رپورٹ میں جو بیان کیا ہے کہ ہماری فوجیں مفتوح ہو گئیں اور ارض روم سے واپس جا رہی ہیں۔ یہ خبریں بالکل بے بنیاد ہیں۔ ہماری فوجیں ممتاز دشمن کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہیں جبکہ دشمن نے اپنے مورچوں کے باہر خاصی ترقی نہیں کی ہو بلکہ اس کے برخلاف ہماری فتح مند فوج کے سامنے سے کھلے میدان میں ایک لڑائی لڑنے کے بعد تمام خط تصادم پر پسپا ہو گیا (ہمدرد)

امرتسر میں ۷ جنوری کو بارش ہوئی۔

ahmadimuslim.de

افوض امری الی اللہ فہو حسبہ

قدرتی تیل

ایجاد کردہ جناب والد حکیم مولانا حافظ حاجی ابوالفیاض محمد عبدالقادر صاحب مرحوم

یہ سرخ رنگ کا تیل مشک کیطرح خوشبودار ۱۹۰۲ء میں تیار ہو کر آج دور دراز ملکوں شنگھائی رنگون - برما - آسام - چاٹگام - حیدرآباد - مدراس - بمبئی - پنجاب میں شایع ہو کر کثرت لوگوں کو اپنا گرویدہ اور معتقد بنا رہا ہے - جو لوگ ایک دفعہ اسکو استعمال کرتے ہیں علی الدوام اس کے قدردان ہو جاتے ہیں - اسی بناء پر اب میں مناسب خیال کرتا ہوں - کہ بذریعہ اخبار پبلک میں ظاہر کروں کیونکہ اس میں بناء پر خاص و عام کا فایدہ ہے - لہذا میں معزز ناظرین سے التماس کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ اسکو آزماویں - اگر مفید ثابت ہو تو بندہ کیلئے دعاء خیر اور تیل کی عزت افزائی فرماویں - یہ تیل علاوہ خوشبو کے بہت بیماریوں میں از حد فایدہ مند ہے یہی وجہ اس کی شہرت اور ترقی کی ہے - بیماریاں یہ ہیں - درد سر - بدن و جوڑوں میں درد جیسے ہو یا خواہ ریاح یا اور کسی وجہ سے - فالج - لقوہ - گنٹھیا (باد) ذات الجنب - پسلی کا درد نمونیا - درد کمر - درد گردہ و درد سینہ - درد پشت - ورم جگر - ورم طحال - (تلی - پلہی) درد اور سختی معدہ و اعصاب - باؤ گولہ - قبض - درد پائے - عرق النساء - رعشہ - دانت کا درد - آنکھ کا درد یا سرخی - اور پانی جاری ہونا - ورم مسوڑہ - ناکوا - درد کان نزلہ زکام کالی اور بلغمی کھانسی - دمہ - رتوندھی - لرزہ بخار - طاعونی گلٹی اور سکالٹر - ہیضہ میں ہاتھ پاؤں کا کھینچ تان (تشنج) ضعف مثانہ و گردہ ذیابیطس و بار بار پیشاب آنا یا قطرہ گرنا چھوٹے بچوں کی لاغری و کمزوری عورتوں کو زچگی کے وقت یا بعد میں تکلیف پرسوت وغیرہ - ہر چیز سے کٹنے کا زخم ہر طرح کی چوٹ و مار - آگ یا کسی چیز سے جلنے کی سوزش - زہردار جانور کا ڈنک مثل بچھو - بھڑ وغیرہ وغیرہ ماسوا اس کے عام طور پر ہر جگہ کے درد اور ورم اور سختی پر استعمال کیا جاتا ہے - یہ تیل سردی اور ریاح کا سخت دشمن ہے - بعض لوگ نزلہ زکام - اور سردی وغیرہ موذی امرض سے بچنے کیلئے اسکو برابر استعمال کرتے ہیں - خصوصًا طاعون اور وبا کے زمانہ میں اسکو بکثرت لگاتے ہیں - یہ سب باتیں بعد مزید تجربہ کے شایع ہوئی ہیں ہمارے معزز ناظرین اسکو مبالغہ خیال نہ کریں - بفضلہ تعالے ضرور مستفید ہونگے - وما توفیقی الا باللہ - نہ کچھ معمولی طرازی ہے نہ آشفتہ بیانی ہے + حقیقت حال سچا واقعہ بتایا ہے

قیمت فی سیر چار روپیہ (للعدر) علاوہ محصولڈاک و بہائی ظرف - ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں ہوگا - ایجنسی کے واسطے بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کریں

ملنے کا پتہ حکیم مولوی محمد نذیر ایچ - پی - ڈاکٹر دار الصحت سیدہ کل - آسن سول

نصرت الواعظین باوف و ضایا سید المرسلین

یہ کتاب اپنی طرز میں نرالی مسلمانوں کی آنکھوں کو نور قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی - واعظین کو مفید خصوصًا مدارس اسلامیہ کے طلباء کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں رہتے ہیں بے حد سود مند ہے - اس میں دس بیان ہیں - ہر بیان پہلے قرآن عظیم کی دس آیہ کریمہ سے کہ جس میں نبی صلعم کی بزرگی و فضیلت بیان ہوتی تھی شروع کیا گیا ہے اس کا ترجمہ شان نزول اور اس کے متعلق حکم و نکات - لطائف و اشارات بیان کئے گئے ہیں - دو اشعار بیان میں دہی آیت کے موافق آنحضرت صلعم کے فضایل - معجزات - خصایل - شمایل - احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار رائقہ لائے گئے ہیں اور موقع بموقع برائے دلچسپی ناظرین و سامعین مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ [illegible] ہر بیان کا لطف دوبالا ہو گیا - حجم کتاب ۶۰۰ صفحہ فی جلد عہ علاوہ محصول - درخواست میں اخبار کا حوالہ دیں

مولوی محمد حشمت علی باتنس بلی محلہ گدڑ سیاں

شائقو دوڑو خریدو جلدی

نعمت ہر دو جہاں حاصل کرو

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمتیں

تخفیف رعایت

یکم صفر سے اخیر ربیع الاول تک

صحیح بخاری - مترجم حنا شدہ مطبوعہ انوار الاسلام امرتسر - سیپارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد [illegible]

صحیح مسلم - مترجم حنا شدہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر - یہ بھی اسی پایہ کی کتاب ہے - اصلی قیمت ۵ رعایتی ۲ /

زھد کا گلستان - منظوم مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب ساکن موضع کلاس الاصلی قیمت ۴ رعایتی ۲ /

سب اہل اسلام کو مناسب ہے کہ درخواستیں بھیجکر کتابیں منگوالو کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی بمعہ ڈاک وغیرہ مرسلات میں بذمہ خریدار ہوگا - المشتہر

نور محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ فرزند بوہر دروازہ ملتانی

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام - ان حبوب کے علاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے - ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنے کے علاوہ منی کے گاڑھا کرنے اور کا طفلکا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عہ /

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ، اصلی کے انور دور ہو جاتے ہیں - اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے - قیمت عہ /

تپ لرزہ کا اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے - قیمت ۱۲ /

شربت دافع بواسیر خونی - بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - فی بوتل عہ /

مینیجر شفاخانہ خشتہ چوک گوجرانوالہ

مسلمان مرد عورت لڑکے لڑکی کو ان کا مطالعہ ضروری ہے

قال اللہ } اس رسالہ میں جملہ احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے۔ ایک طرف آیات قرآنیہ اور دوسری طرف اسکا نہایت سلیس اردو ترجمہ۔ حقوق اللہ حقوق العباد۔ روزانہ کاروبار دنیاوی۔ اور طرز معاشرت کا بیان ۴/

قال الرسول۔ احادیث صحیحہ نبویہ علیہ التحیۃ والسلام کا نہایت ضروری مفید اور کارآمد لب لباب۔ ایک طرف اصل عبارت دوسری طرف اردو ترجمہ ۳/

اسلام کے عقاید۔ سوال و جواب کے طور پر عقاید اسلامیہ کا ذکر ۱/

اسلام کی خوبیاں کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۱/

اسلام کی صداقت۔ اسلام کی صداقت کا ثبوت دلایل عقلیہ و نقلیہ سے۔ مخالفین اسلام کو خاموش کر دینے والا رسالہ ۱/

ولی کی پہچان۔ جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق۔ تائید میں رسالہ ۰/۱

تحریم الخمر والزنا۔ واللواط والمعازف۔ والعشق۔ جس میں زنا۔ شراب راگ اور عشق کے متعلق بیان ۲/

قوم کی بدعتیں۔ قوم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی دلایل سے رد۔ خیر ... کا نمونہ ہے۔ ۱/

اصلاح المومنین۔ انسان کی پیدایش کا مقصد۔ اور اس کے فرایض ... خدا کو راضی کرنے کی تدبیر وغیرہ کا بیان

اسلام کے حسنات۔ علوم دینیہ۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف پر مناظرہ

اصلاح النفوس۔ اشد حباً للہ۔ قلب سلیم۔ استقامت پر دلچسپ بحث ۱/

اسلام کے نواہی۔ منہیات اسلام کا مفصل بیان ۲/

اسلام کی حمایت۔ اصلاح قوم کس طرح کرنی چاہیے۔ ۲/

گلدستہ فواید } انسان کے لئے کون کونسے شغل مفید اور کون کونسے مضر ہیں مسلمانوں کی قوم کا دوسری قوموں سے موازنہ۔ قابل دید رسالہ ۳/

اسلام کا اتالیق۔ نام ہی سے ظاہر ہے۔ ۰/۱

تعلیم الزکوٰۃ۔ زکوٰۃ کے جملہ مسایل کا بیان ۱/

تعلیم الحج۔ حج کے تمام ارکان کا بیان ۱/

تعلیم الصیام۔ روزہ کے متعلق جملہ احکام کا بیان ۱/

اصلاح بشر۔ اس میں انسان کی گفتار۔ رفتار۔ عادات و اطوار وغیرہ کی اصلاح کے طریقے درج ہیں ۳/

اصلاح المسلمین } ترغیبات شیطانیہ و رسومات بدعیہ و شرکیہ مثلاً قبر پرستی پیر پرستی وغیرہ کی تردید ۳/

ملنے کا پتہ

منشی مولابخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ اُن کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتے۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ دو چھٹانک ۱/۸ پاؤ پختہ ۳/ مع محصولڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب حافظ عبد الغفار صاحب آسن سول (بردوان) سے لکھتے ہیں۔ براہ مہربانی بہت ہی جلد بذریعہ ویلیو مومیائی ۲ دو پاؤ روانہ فرماویں۔ ۲ دو پاؤ قبل اس کے مومیائی آئی تھی۔ امید سے زیادہ فایدہ ہوا۔ ۱۶ ردسمبر ۱۹۱۴ء

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مدرس شیخ علی پوری ضلع گوجرانوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ قبل اس کے آپ کی مومیائی میں نے کئی مرتبہ مدرسہ کے طلبہ اور نیز اپنے بعض احباب کیلئے منگوائی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ سبھوں کی زبان سے اس کا فایدہ مند ہونا سنا جاتا ہے بعد معاینہ ہذا ایک پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرماویں ۱۲ دسمبر ۱۴ء

ملنے کا پتہ

ہیرو پراپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ تلہ امرتسر

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس پریس لاہور میں ٹھاکر سنگھ گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شایع کیا۔

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ: "اہلحدیث امرتسر"

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۱۲ جلد ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]

روساء و جاگیرداران سے " [illegible]

عام خریداروں سے " [illegible]

" ششماہی [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ [illegible]

" ششماہی [illegible]

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ کل خط و کتابت و رسائل زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

امرتسر۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

قادیانی مشن

قادیان اور علی پور

پنجاب میں دو مقام پیروں کی جگہ ہیں۔ ایک قادیان دوسرے علی پور ضلع سیالکوٹ۔ ان دونوں میں کسی ایک وجہ سے مناسبت اور مشابہت ہے پہلی میں ہمارے ملک کے مشہور مصنف جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رہا کرتے تھے۔ دوسرے میں جناب پیر حافظ جماعت علی صاحب رہتے ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کے کمالات کو تو ہم جان نہیں سکتے کیونکہ ہمیں انکی صحبت کا لطف حاصل نہیں مگر ان کے اور ان کے مریدوں کے ملفوظات جو ہم تک پہنچتے ہیں ان کو سنکر ہر ایک واقف حال ہماری رائے سے متفق ہوگا کہ ان دونوں بزرگوں میں بہت کچھ مناسبت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے لوگوں کو اپنے حلقہ ارادت میں داخل کرنے کے لئے ایک ڈھلوبا (تمغہ) ایجاد کر رکھا تھا جو یہ ہے:۔

جو کوئی میری بیعت میں داخل ہوگا وہ صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو جائیگا (خطبہ الہامیہ)

اسی طرح حافظ جماعت علی صاحب بھی اپنے سامنے سنا کرتے ہیں جو مرید ان کو سناتے ہیں ؎

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

مرزا صاحب اپنے مریدوں سے سنا کرتے تھے ؎

سب اولیاء سے افضل بعض انبیاء سے بہتر
یہ مصطفےٰ (مرزا) ہمارا یہ دلربا ہمارا

حافظ جماعت علی صاحب اس سے زیادہ اپنے مریدوں سے سنا کرتے ہیں ؎

تو وہ مسیح نفس ہے کہ تم اگر کہدیتے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

ہم نے سمجھا تھا کہ یہ مناسبت (خودستائی سننے کی) مرزا صاحب کی ذات خاص سے تھی ان کے بعد نہ ان جیسا کوئی ہوگا نہ ایسی تعریفات سنے گا۔ مگر افسوس ہمارا خیال غلط ثابت ہوا۔

گذشتہ دسمبر کے اخیر میں جو جلسہ قادیان میں ہوا۔ اس کی رپورٹ قادیان کے اخبار الفضل کے ذریعہ شائع ہوئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اور امور مرزا صاحب کے جانشین کو وراثت میں ملے ہیں یہ (خودستائی کی شنوائی) بھی ملی ہے۔ تمام جلسہ میں خوب آپ کی مدح سرائی ہوئی اور قادیانی خلیفہ ثانی نے اپنی تعریفات کو خوب دل لگا کر سنا۔ قادیان کے جلسہ میں ایک شاعر یوں گویا ہوتا ہے:۔

اے مسیحا کے خلیفہ پیارے مرزا کے رشید
مہدی صاحبقراں موعود بیٹے کے رشید

گلزار احمدی یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے۔ اصلی قیمت ۱ لعہ ہر سہ جلد۔ رعایتی ۱۲ مِلیں

ahmadimuslim.de

دل انسان ہیں کے نام لیوا کے رشید
میرے آقا کے رشید اور میرے مولا کے رشید
رنگ سلطان القلم ہے آپ کی تحریر میں
ہے اک اعجاز مسیحا آپ کی تقریر میں

آپکے چہرہ سے ہے نجم سعادت آشکار
آپکے روئے مبارک سے نجابت آشکار
خال وخط سے آپکے نقش ولایت آشکار
تیوروں سے آپ کے نور نبوت آشکار

آپ کی آنکھوں کو حق بینی کا آئینہ کہیں
سینہ صافی کو زیبا ہے کہ بے کینہ کہیں
موجزن ہے آپکے سینہ میں دریائے علوم
آپ کے دل میں نہاں لولوئے لالائے علوم

آپ دارائے معانی اور دانائے علوم
آپ ہیں عرفان حق کے درس فرمائے علوم
آپ نے دیکھی ہیں آنکھیں پیارے نورالدین کی
پائی ہے تعلیم اُن سے دنیا* کے آئین کی

مرنے والا جانتا تھا علم قرآں کے رموز
اُن کو از بر تھے کلام پاک سبحاں کے رموز
دل میں کرنیوالے گھر وہ خط جاناں کے رموز
آہ وہ دین کے اشارات اور ایماں کے رموز

اُن کی میراث آگئی ہے آپ کی تقسیم میں
وہ ہی گنج نہاں ہے آپ کی تعلیم میں
نور دیں بھی آپ ہیں نور نبی بھی آپ ہیں
ایسے نازک وقت میں مرد جری بھی آپ ہیں

الہی ولوذعی ومنتہی بھی آپ ہیں
آپ ہیں حق کے ولی مرد نبی بھی آپ ہیں
آپ ہیں وہ جن کی آمد کی دعا کرتے تھے ہم
بھیجدے ہاں بھیجدے کی التجا کرتے تھے ہم

(۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء)

ایک صاحب اٹھے اُنھوں نے میاں محمود خلیفہ مرزا صاحب قادیانی حال خلیفہ ثانی کو آیت عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کا مصداق بنایا (الفضل ۲۰ دسمبر) پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مولینا حالی مرحوم کے قول کا پورا نقشہ تھا جو فرماتے ہیں ؎

عقائد میں حضرت کا ہمداستاں ہو
ہر اک اصل میں فرع میں ہمزباں ہو
مریدوں کا اُن کے بڑا مدح خواں ہو
حریفوں سے اُن کے بہت بدگماں ہو
جو ایسا نہیں ہے تو مردود دیں ہے
بزرگوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

ٹھیک اسی طرح خلیفہ صاحب کے مداحوں نے صرف مدح خوانی پر قناعت نہ کی بلکہ حریفوں (لاہوری پارٹی) کو بھی ساتھ ساتھ کوستے گئے۔ چنانچہ ایک دو بند اُن کے متعلق یہ ہیں:۔

بات کہدینا لگا کر اپنی عادت میں نہیں
چوٹ کرنا چھیڑنا ناحق طبیعت میں نہیں
دیکھکر کر وہ چپ رہنا بھی فطرت میں نہیں
یہ جو کہتے ہیں خلافت الوصیت میں نہیں

اک جماعت اور خلیفہ دو، یہ نقشہ خوب ہے
اک نیام اُس میں دو تلواریں، یہ حربہ خوب ہے
جب خلافت ہی سرے سے الوصیت میں نہ تھی
یا کہو اس کی ضرورت احمدیت میں نہ تھی

شرط وحدت اور اخوت کی جماعت میں نہ تھی
یا جماعت کی ضرورت ایسی صورت میں نہ تھی
کوئی پوچھے کیوں بنائے دو خلیفے نام کے
ہے غضب کی بات بندے ہوگئے اوہام کے

قادیاں میں بیٹھکر لڑتے جھگڑتے کچھ نہ تھا
رہ کے دارالامن میں بنتے بگڑتے کچھ نہ تھا
بحث کرتے رائے دیتے اور لڑتے کچھ نہ تھا
اختلاف رائے کی صورت میں اڑتے کچھ نہ تھا

اب جو بھانڈا پھوڑکر ہو بیٹھے ہو ہم سے جدا
اب بھی کچھ بگڑا نہیں آجاؤ از بہر خدا

ایک اور صاحب اس سے بھی تیز بولے (۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء)

پھلا پھولا ہے گلزار احمد
بہار بے خزاں یہ گلستاں ہے
ذرا دیکھو تو حالت دوسروں کی
عجب کجرو ہے جو پیرو جواں ہے

تعلق چھوڑ بیٹھے قادیاں سے
یہی سوچو تو کار عاقلاں ہے
تکبر لے گیا اُن کی بصارت
حسد رگ رگ میں اُن کی بہجاں ہے
بڑائی نے اُنہیں چھوٹا بنایا
نہ وہ عظمت نہ اب وہ عز وشاں ہے
وہ آپس میں بھی تو یکدل نہیں ہیں
بڑی ہی کشمکش میں اُنکی جاں ہے

لاہوری پارٹی میں ایک بزرگ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں جن کی بہت سے لوگ عزت کرتے ہیں اور وہ کئی وجوہ سے عزت کے مستحق بھی ہیں۔ ابھی کل تک مرزا صاحب اور اُن کے تمام مرید اُن کی عزت اُن کے علم وفضل پر فخر کیا کرتے تھے مگر آج جو وہ خلیفہ ثانی کی بیعت سے منحرف ہیں تو چلتے چلتے اُن کی نسبت بھی ایک صاحب نے چند فقرے جھاڑ دئے کہ

مولوی محمد علی صاحب عربی کے عالم نہیں ایک** صرف ونحو کی کتاب پڑھنی شروع کی تھی مگر طبیعت تیز تھی اس لئے حضرت مولوی (نورالدین) صاحب سے بگڑکر ایک دن پھینک آئے اور پھر نہ پڑھی

(الفضل ۳۱ دسمبر ص۶)

لطف یہ کہ ایسا کہنے والا بھی کوئی عربی کا نہ فاضل ہے نہ عالم بلکہ مفت کا مفتی۔

یہ تو معمولی سے اشارے ہیں اخبار **نور** قادیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خوب جی کھول کر دوسری پارٹی کو کوستا ہے اسی لئے تو نور کا ایڈیٹر بہت سے عذرات کرکے لکھتا ہے:۔

میں جلسہ (قادیان) کے ناظموں کی خدمت میں کمال ادب اور دلیری سے یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اپنے سالانہ اجتماع میں بلا وجہ اور بلا سبب زید کی نسبت بکر کو ترجیح دینا اور کالے اور گورے کی تفریق کو روا رکھنا کیا یہ اسلامی شیوہ ہے؟ کیا انصاف اسی کا نام ہے۔ کیا اخلاق علوی اور کریم النفسی اسی کو کہتے ہیں؟ اور پھر جب بفضل ایزدی ان کا کام اور تبلیغی جوش ہر کہ ومہ میں دلعزیزی اور قبولیت حاصل کررہا ہو۔ اور غیر احمدیوں تک اُنہیں اسلام کے لئے مفید اور بفضل ایزدی کامیاب واعظ سمجھکر بلاتے ہوں اور پھر اُنکے لیکچر بلحاظ کامیابی اور قابلیت کے غیر احمدی اعظیز

* دین ہونا چاہئے تھا (اہلحدیث)

۵ لاہوری پارٹی کی طرف اشارہ ہے۔

** کیا صحیح اردو ہے (اہلحدیث)

پر خاص فوقیت حاصل کر چکے ہوں۔ اور عوام الناس پر احمدیت کا دبدبہ اور شوکت بٹھلائے ہیں بفضل ایزدی ہر طرح کامیاب ثابت ہو چکے ہوں اور جہاں جہاں لیکچر ہوئے وہاں وہاں بفضل ایزدی کچھ نہ کچھ احمدیوں کا اضافہ بھی ہوا ہو۔ اور غیر احمدیوں تک انہیں کارآمد اور مفید واعظ جان کر اپنے پلیٹ فارم کی زینت قرار دیں۔ مگر آپ لوگوں کا طرز عمل اس کے بالکل برعکس اور منافی ہو تو کیا اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ آپ لوگ نہیں عمداً حصول ثواب سے دور رکھنا چاہتے ہیں تو کیا یہ فعل کبھی اُن لوگوں کے لئے جنہیں آپ عمل کا شکار بنانا چاہتے ہیں باعث حصول ثواب ہو سکتا ہے۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر اس کا جواب دیں۔

(لوذ ۲ جنوری ۱۹۱۵ء)

ایک ضروری سوال ان واقعات کو پیش کر کے لاہوری پارٹی سے ہم ایک سوال کرتے ہیں امید ہے وہ غور سے اس کا جواب دیگی۔ کچھ شک نہیں کہ اسلام ہاں الٰہی اسلام بہت بڑی وسیع النظری سکھاتا ہے اور معمولی معمولی کاوشوں کو خصوصاً مذہبی اور دینی کاموں میں دخیل ہونے نہیں دیتا۔ مسیح موعود یا مجدد امت کو انہی اخلاق فاضلہ کے سکھانے کے لئے آنا تھا جو نبوت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے مسلمانوں کو پہنچے تھے اور وہ بوجہ اپنی غفلت کے اُن کو بھول چکے تھے۔ قاعدہ کلیہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اگر صحیح ہے اور ضرور صحیح ہے تو جناب مرزا صاحب کی صحبت کے تربیت یافتہ صحاب کو دیکھنا چاہئے کہ اسلامی وسیع النظری اُن میں کہاں تک ہے۔ یہی کہ ایک معمولی سے اختلاف پر اپنے جان نثار بھائیوں کو دھتکار رہے ہیں۔ کون بھائی جو کل تک ساری جماعت کے مایۂ ناز اور باعث افتخار تھے۔ اس تنگ مزاجی یا خود غرضی سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جناب مرزا صاحب کا پھل اپنے درخت کی حقیقت سے اطلاع دیتا ہے اور صاف بتلاتا ہے ؎

تو ارباب دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اہل دل کے غور کرنے کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ وہ موعود وہ مسعود جس کی بابت خدا و رسول اتنی تاکید کی پیشگوئی کریں کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم اس کی ساری زندگی کا اثر صحبت یہ ہو جو قادیان میں ہمیں نظر آ رہا ہے جس کی نسبت وہ خود بھی یہ رائے دے۔ کہ میری جماعت کے اکثر لوگوں میں للّٰہیت پیدا نہیں ہوئی وہ ایسے متکبر اور خود غرض ہیں کہ ایک دوسرے کو بھیڑیوں کی طرح کاٹتے ہیں وغیرہ (اشتہار ملحقہ برسالہ شہادۃ القرآن) اگر وہ موعود مصلح امت یہی ہے اور اس کی صحبت کا اثر اور آنے کا نتیجہ یہی ہے تو کہنا پڑیگا کہ "کوہ کندن و کاہ برآوردن" کا مصداق ہے۔ انا للہ۔ فتفکروا یا اولی الالباب لعلکم تفلحون۔

یہ سب بحث اس صورت پر ہے جو مرزا صاحب نے اپنے عہدے اور دعوے ظاہر کئے کہ میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوں اس لئے اُن کی معرفت کے لئے ان دونوں عہدوں کے اثرات کو دیکھنا پڑا۔ بعض مرزائی دھوکہ دیتے ہیں یا خود دھوکہ میں ہیں جو کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب بھی اور مجددوں کی طرح ایک مجدد تھے اوروں سے زیادہ ان سے کیوں مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایک دھوکہ ہے۔ مرزا صاحب مجدد بصورت خاصہ یعنی بشکل مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے اُن کا دعوے تھا میرے بعد کوئی ولی نہیں ہوگا سوائے اسکے جو میرا تابعدار ہو (خطبہ الہامیہ)

اس لئے اُن کو معمولی مجدد کہنا اُن کی توہین ہے یا دفع الوقتی۔ بلکہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے مدعی تھے جو معمولی مجدد سے برتر ہے اس لئے انکے اثرات میں مسیحیت اور مہدویت کا اثر دیکھا جائیگا آہ اگر وہ اثر ہوتا تو ہم پنجابیوں کو سب دنیا پر فخر ہوتا برخلاف اس کے آج ہم سب ملکوں میں بدنام بنتے ہیں گذشتہ دسمبر میں گورکھپور جلسہ تھا مولوی ابراہیم صاحب دہلوی نے اثنائے تقریر میں فرمایا کہ بھائیو پنجاب ایک ملک ہے جہاں بہت سے نبی پیدا ہوتے ہیں۔ میں نے یہ سنکر دل میں کہا۔ سچ ہے ؎

نے بینی کہ گاوے در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را

مذاکرہ علمیہ نمبر ۵

مورخہ ۵ ربیع الاول

اہل علم کی تفریح اور شغل کے لئے مذاکرات علمیہ کا میدان بہت اچھا ثابت ہوا ہے۔ عموماً پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ہاں اس بات کا ضرور خیال بلکہ افسوس ہے کہ بہت سے قابل صحاب ان مذاکرات میں حصہ نہیں لیتے۔ خیر آہستہ آہستہ عادت ہوگی۔ انشاء اللہ۔ آج جو مذاکرہ لکھا جاتا ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ پہلے مذاکرات ختم ہو گئے بلکہ وہ بھی جاری ہیں۔ اور اُن کے سوا یہ جدید ہے۔

حدیث شریف میں ہے:۔

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنٰکم ؛ مشکوٰۃ کتاب العلم۔	عالم کی فضیلت عابد پر اس قدر ہے جتنی میری (آنحضرت کی) ادنے

درجہ کے امتی پر۔

اس حدیث کو عام طور پر فضیلت علم میں بیان کیا جاتا ہے اور یہ ایسی زبان زد ہے کہ ہر ایک طالب علم اور عالم اس کو سمجھتا بلکہ موجب فخر جانتا ہے یہاں تک کہ شیخ سعدی مرحوم جیسے اخلاقی فلاسفر نے اس کی وجہ بھی بتلائی ہے ؎

گفت او گلیم خویش بروں می برد ز موج
ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

یعنی عالم کو عابد پر اس لئے فضیلت ہے کہ عابد صرف اپنی حالت سنوارتا ہے اور عالم اور لوگوں کی اصلاح کرتا ہے۔ مگر حدیث میں جو مشکل ہے وہ اس سے بالاتر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ مشکل کسی کی سمجھ میں نہ آئی ہوگی۔ ہاں یہ کہتا ہوں کہ وہ مشکل ایسی ہے کہ اس پر توجہ کی جائے۔

• افراد امت کے مراتب مختلف ہیں۔ مگر اعلے کے مقابل سب سے نیچے کا فرد وہ ہے جس سے نیچے اور کوئی نہیں۔ اسی کو ادنیٰ کم فرمایا ہے۔ اور یہ ادنے

... قیمت ۱ر ... منیجر

وہ شخص ہے جس میں کسی طرح کی فضیلت نہیں نہ علم نہ عبادت نہ ریاضت نہ زہد بلکہ صرف یہ کہ وہ امتی ہے۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے۔ ظاہر ہے کہ مدارج نبوت کے مقابلہ میں ایسا شخص انتہائی درجہ کا ہوگا۔ اس سے پرے کوئی درجہ نہیں جس پر نبی کو مزیت اور فوقیت ہو۔ کفار اور فساق اس قابل نہیں کہ اُن کو نبی کے لئے مفضل علیہ بنایا جائے۔

عالم کے مقابلہ میں عابد کو مفضل علیہ قرار دے کر اتنی فضیلت کا ثبوت ان دونوں میں دیا ہے جتنا کہ خود نبی اور ادنےٰ امتی میں ہے حالانکہ عابد بمقابلہ عالم کے انتہائی درجہ نہیں۔ بلکہ عابد کے بعد ایسے لوگ بھی ہیں جو عابد یعنی کثیر العبادت نہیں مگر پابند فرائض ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف کلمہ خوانی کی وجہ سے ادنےٰ امتی ہیں۔ تو جو فضیلت عالم کو عابد پر ہوگی اُس سے بہت زیادہ فضیلت اُس شخص پر ہوگی جو عابد سے نچلے درجے میں ہے جسکو ادنےٰ امتی کہا جائے۔ لازم آیا کہ جس قدر آنحضرت کی فضیلت ادنےٰ امتی پر ہے عالم کی فضیلت اُس ادنےٰ پر آنحضرت کی فضیلت سے زیادہ ہے

مثال کے طور پر مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ ہو

(ا....ب) (ا....ب....ج)

اس نقشہ میں جو مسافت ا اور ب میں ہے وہ اُس مسافت سے کم ہے جو ا اور ج میں ہے کیونکہ پہلی مسافت کی انتہا ب ہے جو دوسری مسافت کے نصف میں واقع ہے۔ اب اس مثال کو اور وضح عبارت میں یوں سمجھیے:۔

نبی ...... ادنےٰ امتی

عالم .... عابد .... ادنےٰ

ان دونوں مسافتوں کو (نبی تا ادنےٰ اور عالم تا عابد) کو یکساں فرمایا ہے۔ بہت خوب۔ مگر قابل غور یہ ہے کہ عابد کے بعد جو ادنیٰ کی مسافت ہے وہ ملکر اس مسافت کو جو نبی اور ادنیٰ کی مسافت کے برابر ہے بڑھ جاوے گی یا نہیں اس سے ثابت ہوا کہ عالم کو ادنےٰ امتی پر اُس قدر فضیلت ہے کہ خود نبی کی فضیلت سے بھی زیادہ ہے

کون نہیں جانتا کہ ایسا خیال کرنا اور اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ امید ہے اہل علم خصوصاً حدیث کے معلم اس مشکل کو حل فرماویں گے +

قابل توجہ مُسلم یونیورسٹی

۴ر جنوری کے علی گڈھ گزٹ میں دیکھا کہ مسلم یونی ورسٹی کیٹی کے ممبروں میں دس عالمان دین بھی منتخب ہوئے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ پنجاب کے علماء میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور منتخب ہوئے۔ مگر سوال یہ ہے جس کے جواب کی تکلیف سکرٹری صاحب مسلم یونی ورسٹی پر ہے کہ ہر طبقہ کے ممبران کا انتخاب تو ہمیں معلوم ہے کہ اُسی طبقے کے افراد نے (جنہوں نے اپنا نام میعاد کے اندر درج رجسٹر کرایا) کیا۔ علماء دین کے انتخاب کا کیا طریقہ تھا جس سے دس عالم (چھ سنی اور چار شیعہ) منتخب ہوئے۔ اگر وہی طریق تھا جو اور درجات کے لئے تھا تو مہربانی کرکے ہمیں تبلایا جائے کہ اُس طریق کی اشاعت کب ہوئی۔ یہ بھی بتلایا جائے کہ مسلم یونی ورسٹی نے رائے دہندہ عالم اور منتخب شدہ عالم کی حقیقت اور ڈیفی نیشن کیا قرار دی ہے کیا یہی جو ہندوؤں نے ہندو کی کہ جو کوئی اپنے آپ کو ہندو کہے وہ ہندو اسی طرح جو کوئی اپنے آپ کو عالم کہے یا کوئی اُس کو مولوی کہے وہ مولوی۔ اور عالم یا اُس کی عربی تعلیمی کیفیت اور کمیت کا ثبوت بھی ہونا ضروری ہے۔ مسلم یونی ورسٹی کی ممبری تو اسی کی مقتضی ہے کہ اُس کے رائے دہندہ عالم علوم عربیہ دینیہ سے خوب واقف ہوں۔ خصوصاً منتخب شدہ عالم ممبر تو علوم عربیہ اور دینیہ کا زبردست عالم ہو تاکہ ایسی علمی تجویزات میں جو مسلم یونی ورسٹی میں علوم عربیہ کے متعلق پیش ہوں علےٰ وجہ البصیرت صائب رائے رکھتا ہو۔ رائے دہندگان علماء کی فہرست بھی شائع کیجائے تو بہت ہی شکریہ کا موجب ہوگا۔ ان سوالات کے جوابات آنے پر اصل معاملہ کھلجائے گا کہ عالمان دین کی انتخاب کرنے میں دین کی کہانتک پرواہ کیگئی ہے۔

انجمن ہائے اہل حدیث

اخبار اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث

بہت عرصے سے کہہ رہے ہیں کہ ہر مقام پر جہاں اہلحدیث دو فرد بھی ہیں بحکم حدیث الاثنان فما فوقھما جماعتہ مقامی انجمن اہلحدیث قائم کرکر توحید و سنت کی اشاعت اور رسومات قبیحہ کی اصلاح شروع کردیں۔ خدا کا شکر ہے یہ آواز بیکار نہیں گئی۔ بعض بعض مقامات پر انجمنیں قائم ہوئیں جن میں سے بعض سست ہیں تو بعض چست بھی ہیں اسی ہفتے انجمن اہلحدیث جہلم کا جلسہ بڑی شان سے ہوا جس میں مختلف عنوانوں پر تقریریں ہوئیں۔ اہلحدیث انجمنوں کے مقاصد میں چونکہ احیاء سنت اور اصلاح رسوم ضروری ہے اس لئے اُن کو خود مطلع رہنا چاہیے کہ کس کس مہینے میں لوگ کیا کیا رسومات کرتے ہیں۔ وقت سے پہلے ہی اس کے متعلق تحریر و تقریر سے کام لیں۔ مثلاً ربیع الاول کا مہینہ آیا ہے تو مجلس مولود کے متعلق اظہار کریں محرم آیا ہے تو تعزیوں کے متعلق کریں۔ غرض تمام سال کا پروگرام تیار رکھا کریں تاکہ وقت پر غفلت نہ ہو جائے۔ اب آئندہ مہینہ رسمی مولود کا ہے امید ہے اہلحدیث انجمنیں توجہ کرینگی۔

جس انجمن میں سرمایہ کی قلت ہو یا اُن کی ضرورت کو کافی نہ ہو یا مشورہ کی حاجت ہو وہ اپنی کانفرنس سے مدد لے سکتی ہے۔ اہلحدیث کانفرنس اسی لئے تو ہے کہ کمزوروں کو مدد دیکر تنومند کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے کاموں میں اخلاص نصیب کرے۔

خواجہ کمال الدین کا چیلنج منظور

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم! مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار میں بہت جلد چھاپ کر ممنون فرمایئے

اکمل قادیان

۱۳ر جنوری کے اخبار زمیندار میں چھپا ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے صاحبزادہ (مرزا محمود احمد) کو امور متنازعہ فیہا میں قرآن و حدیث و تجربات خاص

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب مرحوم کی بنا پر اپنے ساتھ فیصلہ کرنیکی دعوت کی۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ صاحب اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب اس مناظرہ کے لیے قادیان تشریف لائیں تو تمام اخراجات ہمارے ذمہ۔ اور اگر آن کی نظر میں دار الامان دار الفساد ہے تو خلیفہ وقت کا ہی مقرر کردہ مناظر بہ پیغام بلڈنگس لاہور میں تاریخ مقررہ پر پہنچ جائیگا

(ایڈیٹر الفضل) ※

ضرورت کشمیر

ہمعصر کشمیری میگزین کا قابل نامہ نگار چنہ کشمیری

باکمال اصحاب کو توجہ دلاتا ہے جن میں ایک ہمارے مکرم دوست مولوی انور شاہ صاحب مدرس مدرسہ دیوبند بھی ہیں کہ آپ صاحبان کی خاص ملک کشمیر میں بہت ضرورت ہے جہاں دینی اور دنیاوی ہر طرح کا تنزل ہی تنزل ہے۔ خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث بھی بحیثیت کشمیری الاصل ہونے کے نامہ نگار مذکور کی رائے کی تائید میں مولوی انور شاہ صاحب کو آیت کریمہ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ توجہ دلاتا ہے امید ہے مولوی صاحب ممدوح اہل کشمیر کی درخواست منظور کر کے اپنے کمالات سے اہل وطن کو مستفید فرماویں گے۔ خدا آپ کا حامی ہو۔

لقبیہ اثبات سنیت رفع یدین

دلائل مانعین رفع یدین صرف حنفیہ کے

(ا) تین مرفوع احادیث (دو عبداللہ بن مسعود سے اور ایک براء ابن عازب سے)

(ب) ۲ آثار (دو اثر دو طرق سے اور دو ایک طریقہ سے)

(۱) حدیث اول:۔ جامع ترمذی میں ہے:۔

عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلم يرفع يديه الا فی اول مرۃ۔"

علقمہ راوی ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاتا ہوں۔ پس نماز پڑھائی اور صرف ایک ہی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔

(۲) تنویر العینین میں ہے:۔

نقل ابن الهمام عن الدارقطنی وعدی عن محمد بن جابر حماد بن سلیمان عن علقمة عن ابن مسعود قال صلیت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابی بکر وعمر فلا یرفعون ایدیهم الا عند الافتتاح۔

ابن ہمام نے دارقطنی اور عدی سے نقل کی ہے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن جابر حماد بن سلیمان سے اُن کو روایت ہے علقمہ سے اُن کو عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر کے ساتھ نماز پڑھی۔ مگر انہوں نے سوائے تکبیر تحریمہ کے اور پھر ہاتھ نہ اُٹھائے۔

تنقید

الف احادیث

احادیث نمبر ۱ و ۲ جو حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہیں اُن کے متعلق تنقید حسب ذیل ہے:۔

(ا) جامع ترمذی میں ہے:۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی۔

(ب) جزء رفع الیدین میں ہے:۔

امام احمد بن حنبل نے کہا یحییٰ بن آدم نے کہا میں نے عبداللہ بن ادریس کی کتاب جسکو انہوں نے عاصم بن کلیب (جو راوی ہیں پہلی حدیث کے) سے نقل کی تھی دیکھی اُس میں ثم لا یعود (یعنی پھر ایسا نہ کرتے تھے یعنی رفع یدین) کا لفظ نہ تھا پس یہ صحیح تر ہے کیونکہ اہل علم کے نزدیک کتاب کا اعتبار زیادہ ہے اس واسطے کہ جب آدمی کوئی حدیث بیان کرتا ہے پھر کتاب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ پھر ہوتی ہے جیسا کہ کتاب میں ہے۔

(ج) مسک الختام میں ہے:۔

ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا اس حدیث میں خطا ہوئی ہے اور ابن حبان نے کہا کہ یہ روایت بہت ضعیف ہے کیونکہ اسمیں بہت ساری علتیں ہیں۔

(د) سبل السلام شرح بلوغ المرام میں ہے:۔

اگر حدیث ابن مسعود والی ثابت بھی ہو جائے تب بھی ابن عمر کی روایت مقدم ہوگی کیونکہ اسمیں اثبات ہے اُس میں نفی اور اثبات مقدم ہوتا ہے۔

(ہ) عون المعبود شرح سنن ابی داؤد میں ہے:۔

حافظ ابن حجر نے فرمایا۔ ائمہ نے اُس ہر حدیث میں طعن کیا ہے جس میں عاصم بن کلیب (پہلی حدیث کے راوی) ہیں اور جس حدیث کی سند میں کہ محمد بن جابر (دوسری حدیث کے راوی) ہیں اُس کو ابن جوزی نے موضوع کہا۔

(و) تنویر العینین میں ہے:۔

ابن حبان نے کہا کہ محمد بن جابر (دوسری حدیث کے راوی) سے ہاتھ اٹھا (یعنی اُس پر عمل مت کر۔ وہ کام کی نہیں) اور امام احمد بن تیمیہ ابن جوزی نے کہا کہ ابن جابر کی روایت موضوع ہے۔

(ز) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

امام خطابی نے کہا ممکن ہے کہ عبداللہ بن مسعود پر رفع یدین مخفی رہ گئی ہو جیسا کہ اُن سے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا پوشیدہ رہ گیا ہے اور وہ تمام عمر پہلے دستور کے موافق دونوں ہاتھ ملا کر ران میں رکھتے تھے۔

(ح) شیخ ابو الحسن سندھی شرح مسند امام ابو حنیفہ میں فرماتے ہیں:۔

بیہقی نے کہا:۔

(۱) عبداللہ بن مسعود نے قرآن سے ایسی چیزوں کو فراموش کر دیا جس میں مسلمانوں نے اختلاف نہیں کیا اور وہ دو سورتیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔

※ یہ مناظرہ بڑا پُرلطف اور دونوں جماعتوں میں فیصلہ کن ہوگا۔ امید ہے جس طرح ہم غیر احمدیوں سے اشاعت کا کام لیا گیا ہے شرکت کا موقع بھی دیا جائیگا لاہور بہت موزوں ہے۔ (غ)

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث قیمت ۶/ (منیجر)

(۲) اُنہوں نے ایسی چیز کو بھلا دیا جس کو تمام علماء نے منسوخ ہونے پر اتفاق کیا ہے اور وہ تطبیق ہے یعنی رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر ران کے بیچ میں رکھنا۔

(۳) انہوں نے بھلا دیا کہ اگر دو مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔

(۴) انہوں نے ایسی چیز کو بھلا دیا جس میں علماء نے اختلاف نہیں کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے روز صبح کی نماز اُسکے وقت پر پڑھی

(۵) اُنہوں نے بھلا دیا اُس چیز کو جس میں علماء متفق ہیں کہ سجدہ کی حالت میں کہنی اور کلائی زمین پر نہ رکھی جائے۔

اور جبکہ اُن سے ان باتوں میں بھول ہو گئی ہے تو ممکن ہے کہ اُن سے رفع یدین کے بارہ میں بھول ہو گئی ہو۔

(ط) سنن نسائی کے حواشی جدیدہ میں ہے:۔

امام احمد نے فرمایا محمد بن جابر (دوسری حدیث کا راوی) کوئی چیز نہیں ہے اور جو شخص اُس سے روایت کرے وہ اُس سے بدتر ہے اور دار قطنی نے کہا اس حدیث میں محمد بن جابر متفرد ہوا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(ی) مسک الختام میں ہے:۔

اگر عبد اللہ بن مسعود کی حدیث ثابت ہو جائے تب بھی عبد اللہ بن عمر کی حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس وجہ سے کہ عبد اللہ بن مسعود کی حدیث سنن میں ہے اور عبد اللہ بن عمر کی حدیث صحیحین میں ہے اور اصول حدیث کا مسئلہ ہے کہ ان دونوں کتابوں (یعنی بخاری اور مسلم) کی احادیث دیگر سنن کے مقابلہ میں حجت میں مقدم ہوتی ہیں خصوصاً وہ حدیث جو متفق علیہ ہو اور حدیث ابن عمر کی متفق علیہ ہے۔

(باقی باقی)

موت کی قیمت میدان جنگ میں

اگر دنیا کی ترقی کو اخراجات جنگ کے نقطہ خیال سے جانچا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ ازمنۂ قدیم میں جنگ اور فتح کی قیمت موجودہ زمانۂ تہذیب سے کہیں کم تھی۔ حیات انسانی کو کاٹنے والے مہلک آلات جس قدر اب موجود ہیں پہلے نہ تھے اور وہ سہولتیں یعنی ہوائی جہاز۔ موٹر کار توپ کل کی توپ وغیرہ جن سے تباہی میں مدد ملتی ہو پہلے نام کو نہ تھیں۔

ایک دوسرا فرق جو قدیم و جدید جنگوں میں صاف نظر آتا ہے وہ شکست و فتح کا ایک حد تک غیر انسانی ذرائع پر انحصار ہے۔ قدیم لڑائیاں دست بدست تلوار یا ذرا فاصلہ سے تیر و سنان کے ساتھ ہوتی تھیں۔ لیکن موجودہ جنگ میں تفوق اور فتح کا مادی انحصار زیادہ تر کلوں اور مشینوں پر ہے۔ ایک ماہر رزمیات نے ٹھیک کہا ہے کہ جب کلیں اور مشینیں تھک جائیں گی تو موجودہ جنگ بھی ختم ہو جائیگی۔ کلیں اور مشینیں استعارتاً نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں بھی تھک کر ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر یوں خیال فرمائیے کہ جب توپ کا گولہ شاں شاں کرتا ہوا نلی میں سے نکلتا ہے تو اُس کی حرارت اور رگڑ کے باعث نلی کا سوراخ ہر بار ناقص ہوتا جاتا ہے۔ اور تھوڑی مدت کے بعد استعمال شدہ توپ سے صحیح نشانہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے اور توپ مرمت کی محتاج ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرے آلات جنگ بھی اسی طور پر وقتاً فوقتاً مرمت کے محتاج ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے صاف ظاہر ہے کہ جنگ کا خاتمہ انشاء اللہ العزیز آدمیوں کی تباہی سے پیشتر ہی آلات جنگ کے ناکارہ ہو جانے سے ہو جائیگا۔

مختلف جنگوں میں جس قدر موتیں ہوئی ہیں اُن کا اندازہ صحیح لگانا ناممکن ہے بعینہٖ اسی طرح جیسے کہ دو ریل گاڑیوں کے تصادم میں آجتک صحیح اعداد و شمار ہندوستان میں میسر نہیں آ سکے جب بڑے سے بڑا حادثہ سننے میں آتا ہے جسمیں انجن اور درجنوں گاڑیاں پاش پاش ہو جاتی ہیں تو بھی اتلاف جان کے متعلق تسلی دی جاتی ہے کہ مجروحین کی تعداد مردوں سے بہت زیادہ ہے تاہم اگر اس حقیقت کو ملحوظ خاطر رکھکر مختلف معرکوں کے اعداد اموات اور مجموعی اخراجات جمع کئے جائیں تو تخمیناً موت کی قیمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

یورپ کی موجودہ جنگ سے ہر ایک ہمدرد بنی نوع انسان خائف اور ترساں ہے اس کی عالمگیر ہلاکت کا رعب دلوں پر چھایا ہوا ہے۔ لیکن اگر عمرانی حیثیت سے جنگ کے نتائج پر نظر ڈالی جائے تو ایک طرح کی تسلی (جسے خود غرضانہ کہئے یا فلسفیانہ) حاصل ہوتی ہے کہ گو مردے لاکھوں کی تعداد میں جنگ کی نذر ہو رہے ہیں لیکن ہیئت اجتماعی کے مقابلہ میں یہ جنگ ایک خفیف سی ہلچل ہے۔ افرادی طور پر ہر ایک آدمی کی قیامت کا دن اُسکی موت کے وقت آجاتا ہے اور اپنی ذاتی بہبودی اور حفاظت کے مقابلہ میں انسان ایک جہان کی بربادی کو کم حیثیت خیال کرتا ہے۔ اور پھر اسی طور پر دوسروں کا درد اس کے دل میں جاگزین ہے تو اسے جنگ کے اثرات عظیم الشان پیمانہ پر ہلاکت آفرین نظر آتے ہیں۔ ہم اس تقابل اضداد کو دو مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسان ایک پہاڑ کے قریب کھڑا ہو کر اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کا جس وجہ معترف ہوتا ہے ایک سجے سجائے کمرہ میں بیٹھکر اُس کا اندازہ مشکل لگا سکتا ہے وجہ یہ کہ پہلی حالت میں وہ اپنا مقابلہ ایک بہت بڑی ہستی سے کرتا ہے اور دوسری حالت کی نسبت اس کی انانیت کہیں زیادہ مرعوب جاتی ہے۔ لیکن وہی پہاڑ جسے انسان اپنے جسمانی گز سے ناپ کر سر بفلک اور عظیم الشان خیال کرتا ہے۔ ایک عالم ارضیات یا عالم ہیئت کے نزدیک بمقابلہ کرۂ زمین کے ستاروں یا فضائے بسیط کی وسعت کے

بالکل صحیح ہے - ہمالہ سے اونچی چوٹی کی بلندی زمین کی گہرائی کے مقابلہ میں ایک اور سولہ سو کی نسبت رکھتی ہے ہندسوں میں ایسے تناسب کا صحیح تخیل تقریباً ناممکن ہے - لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اونچے سے اونچے پہاڑ کی مثال قطر زمین کے مقابلہ میں وہی ہے جیسی کہ ایک سولہ سو صفحہ کی مجلد میں ایک صفحہ کی حیثیت ہے (سولہ سو صفحہ کی کتاب میں ایک صفحہ کی موٹائی سے کتاب پر چنداں اثر نہیں پڑتا) یا آپ یوں خیال فرمائیں کہ مصنوعی کرہ زمین کے روغنی رنگ کی گہرائی کا تناسب کرہ کے ساتھ تقریباً وہی ہوتا ہے جو بڑے سے بڑے پہاڑ کو زمین کے ساتھ ہے تو پہاڑوں کی بے حیثیتی اس نقطہ خیال سے اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے -

یہی حال جنگ کے ہلاکت آفرین نتائج کا ہے جب ہم شخصی حیثیت سے لاکھوں سپاہیوں کی موت کی بابت سنتے ہیں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل دہل جاتا ہے - لیکن اگر اسی تباہی پر ایک عمرانی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جنگ کی ہلاکت کا اثر دنیا کی آبادی پر بالکل ہیچ ہے -

دنیا کی مجموعی آبادی تقریباً پونے دو سو کروڑ ہے اور ہر سال اس میں تقریباً سوا کروڑ کی زیادتی ہوتی ہے - کیونکہ ہر سال ۸ کروڑ کے قریب بچے پیدا ہوتے ہیں اور چھ سات کروڑ آدمی مرجاتے ہیں بالفاظ دیگر ہر روز دنیا میں سوا دو لاکھ کی زیادتی ہوتی ہے اور اس کے مقابلہ میں موت پونے دو لاکھ کی صفائی کر دیتی ہے - اور اس طرح دنیا کی آبادی میں یومیہ چالیس ہزار کا اضافہ ہوتا ہے - اگر دنیا کے ہر لحظہ میں کوئی جلاد اپنی ان تھک تلوار سے ایک سر تن سے جدا کرتا جائے تو بھی ملک الموت کے کام میں بمشکل ایک فیصدی اضافہ ہوگا - ان صحیح اعداد کو مدنظر رکھکر جنگ کی ہلاکت کا اثر بالکل ہیچ معلوم ہوتا ہے - جنگ روس و جاپان میں ۵ لاکھ سپاہی لقمۂ اجل ہوئے تھے اور موجودہ جنگ میں پہلے چار ماہ کی تعداد اموات بیس پچیس لاکھ بتائی جاتی ہے گویا کہ اگر اسی حساب سے یہ جنگ ایک برس اور جاری رہی تو گو ہماری طرح کے بلکہ ہم سے بہتر ایک کروڑ نفوس مرجائیں گے لیکن اس کا اثر دنیا کی آبادی پر سوائے اس کے اور کچھ نہ ہوگا کہ سوا کروڑ کی بجائے اس سال میں دنیا کی آبادی ۳۵ لاکھ بڑھیگی -

جنگ بوجہ اپنی مصائب اور سختی کے تمام دنیا کو متوجہ کر لیتی ہے - لیکن اگر اسی کے مقابلہ میں قدرتی حادثات اور وبائی بیماریوں کو رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت کا رخ کون سا ہے؟ صرف ہندوستان میں آج تک ایک کروڑ سے زائد آدمی طاعون کی نذر ہو چکے ہیں - بحساب اوسط فی سال سات آٹھ لاکھ آدمی بلکہ اس سے زیادہ طاعون کے شکار ہوتے ہیں - ہندوستان کے گذشتہ ایک ہی زلزلہ میں تین لاکھ آدمی موت کی نیند صرف آن واحد میں خاموشی کے ساتھ سو گئے تھے اور خاص مہذب یورپ میں سالانہ ستر ہزار موتیں خودکشی کے باعث وقوع پذیر ہو جاتی ہیں -

ان اعداد سے ایک طرح کی تسلی انسانی قلب کو حاصل ہوتی ہے اور جب انسان کا یہ عقیدہ ہو کہ موت سے کوئی گریز نہیں وَيُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ تو موت کی تلخی باقی نہیں رہتی لیکن پھر بھی جنگ ایک ابتلائے عظیم ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالٰے نہ صرف یورپ کو بلکہ ساری دنیا کو اس کی آفات سے پناہ میں رکھے - اور گو ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جنگ قوموں کے لئے انسانی گناہوں کی فوری جزا و سزا کا ایک عارضی طریقہ ہے - اور اس حیثیت سے ضروری ہے لیکن بلجیم کی تباہی اور باقی سب جنگی ممالک کی حالت زار پر غور کرتے ہوئے مقتضائے بشریت یہی ہے کہ انسان موذی جنگ سے بچا رہنے کی خواہش کرے

علاوہ ان مقدمات کے میدان جنگ میں موت کی قیمت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ایک دو اور ضروری باتوں پر غور کرنا مناسب ہے -

فوجوں کی ہلاکت کا بڑا باعث لڑائی کے زخم نہیں ہوتے بلکہ بیماری کے جراثیم ہیں - بالخصوص موجودہ جنگ سے پہلے جنگوں میں یہ حالت تھی کہ کشتگان میدان کارزار کی تعداد مختلف مہلک بیماریوں کے نتائج سے کہیں کم ہوتی تھی - البتہ موجودہ جنگ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل و حرکت کے ذرائع زیادہ سبک رفتار اور مکمل ہونے کے باعث امید کیجاتی ہے کہ بیماری کا اثر اتنا وسیع نہ ہوسکیگا - ۱۸۵۳ء کی جنگ کریمیا میں فی ہزار فرانسیسی جہاں ۱۴۷ لڑکر مرے تھے وہاں ۲۳۶ بیماری کا شکار ہوئے تھے - بالفاظ دیگر ہر سولہ آدمیوں میں ایک مہلک زخموں سے مرا اور چار بیماری کی نذر ہوئے - انگریزی افواج میں اس کے بالمقابل فی ہزار ۴۷ مجروح مرے اور ۱۷۹ بیمار مرے تھے - اور سب سے زیادہ بین مثال اس حقیقت کی نپولین کی اس زبردست فوج کا قابل رحم انجام ہے جسے وہ فرانس سے روس لیگیا تھا پیرس سے ماسکو تک جانے آنے میں اس کی کئی لاکھ فوج میں سے صرف چند ہزار سپاہی باقی رہ گئے تھے حالانکہ اسے صرف ایک لڑائی لڑنی پڑی تھی - روس اور جاپان کی جنگ میں جہاں زخموں کے باعث ایک روسی سپاہی مرا وہاں تین بیماری سے مرے اور جاپانی فوج میں اس کی بجائے ایک اور دو کی نسبت تھی -

ایک اور دلچسپ بحث اس ضمن میں اس امر کی تعیین ہے کہ ایک لڑنے والی فوج میں سے ایک یا زیادہ سپاہیوں کے سلامت بچ رہنے کی کتنی امید ہوسکتی ہے - بیمہ کمپنیاں اپنے وسیع تجربہ کی بناء پر اس کی قسم کے اعداد و شمار جمع کر لیتی ہیں جن سے وہ وثوق کے ساتھ اپنے نفع نقصان کا اندازہ کر لیتی ہیں گویا کہ حساب کی مدد سے انہیں قیاساً یہ معلوم ہوتا ہے کہ فی سال اتنی بیمہ شدہ زندگیاں یا اتنے جہاز تباہ ہونگے لیکن جنگ میں اس قسم کے قیاس دوڑانے کے لئے کوئی مددیا وسیلہ نہیں ہے تاوقتیکہ گذشتہ جنگوں کے متعلق کامل اعداد و شمار مہیا نہ ہو جائیں - البتہ اگر ایک فرضی شرط کے ساتھ ہم ایک فوج میں سے ایک خاص تعداد کی سلامتی کے متعلق

...مب قیاس لگانا چاہیں تو اس طرح ممکن ہے فرض کیجیے کہ لاکھ آدمیوں کی ایک فوج جنگ میں شامل ہوتی ہے جس میں سے نصف لاکھ مجروح ہوتے ہیں یا مارے جاتے ہیں۔ اگر اس نقصان کی تلافی کرکے پھر ڈھائی لاکھ دوسری لڑائی میں شامل ہو اور نصف لاکھ کے نقصان کے بعد سہ بارہ ڈھائی لاکھ فوج تیسری لڑائی میں شامل ہو اور اسی طرح پانچ لڑائیاں لڑی جائیں تو ہم باسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اصلی فوج میں سے ایک آدمی کے بچنے کی کتنی امید کیجا سکتی ہے۔ پہلی لڑائی میں بچے رہنے کی امید ظاہرا طور پر پانچ میں چار ہے کیونکہ ڈھائی لاکھ میں سے دو لاکھ رہیں گے۔ اب دوسری لڑائی میں اصلی فوج کے دو لاکھ لڑ رہے ہیں اور نصف لاکھ تازہ سپاہی بھرتی کئے گئے ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ تازہ فوج اور پہلی فوج کے جوان ایک ہی حساب سے مرینگے۔ تو اصلی فوج کا ⅘ حصہ یعنی ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی بچیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس تیسری لڑائی میں ان ۱۶۰۰۰۰ میں سے ۱۲۸۰۰۰ بچتے ہیں۔ چوتھی لڑائی میں ان میں سے ۱۰۲۴۰۰ بچتے ہیں اور پانچویں لڑائی میں صرف ۸۱۹۲۰ سپاہی اصلی ڈھائی لاکھ کی فوج میں سے بچ رہتے ہیں اس لئے ایک آدمی کے بچنے کے اتفاقات ۲۵۰۰۰۰ میں سے ۸۱۹۲۰ ہیں یعنی تقریباً تین میں سے ایک۔ بالفاظ دیگر پہلی فوج کے ہر تین ہزار آدمیوں کے دستے میں سے صرف ایک ہزار بچیں گے۔ گو یہ بھی ممکن ہے کہ ایک خاص دستہ میں ہلاکت زیادہ ہو اور کسی دوسرے میں کم ہو۔ اور پھر جب اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے کہ تازہ فوج جو لبعد میں بھرتی کی جاتی ہے شروع کی شکستہ ماندہ فوج سے کم مرتی ہے تو مسئلہ اتنا آسان نہیں رہتا۔ بالخصوص کسی ایک خاص سپاہی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ جنگ میں سے جان سلامت لے آئیگا تقریباً ناممکن ہے۔

آلات حرب کی ترقی پر نظر کرتے ہوئے قدرتاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ سابقہ جنگوں سے ضرور زیادہ مہلک ہوگی۔ لیکن اس قیاس کی تردید اس امر واقعی سے ہو جاتی ہے کہ جہاں ۱۸۷۰ء کے جنگ مابین جرمنی اور فرانس میں ایک سپاہی مارنے کے لئے ۳۶۵ گولیاں چلانی پڑیں تھیں وہاں جنگ روس و جاپان میں گولیوں کی تعداد اس سے تقریباً تین گنا یعنی ۱۰۵۳ تھی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اُن فنون کی ترقی کے ساتھ ساتھ جن کا مقصد انسان ہلاکت کی عملی تجاویز مہیا کرنا ہے ذرائع حفاظت اور بچاؤ کے وسائل کی ترقی زیادہ تیز رفتار رہتی ہے۔ اُس کا نتیجہ یہ ہے کہ خاص میدان جنگ میں مردوں کی اوسط فیصدی گھٹ رہی ہے یہ اوسط فریڈرک اعظم کے وقتوں میں ۶ فیصدی تھی نپولین بوناپارٹ کے زمانہ میں ۳ فیصدی۔ ۱۸۷۰ء کی جنگ مابین پرشیا و فرانس میں ۲ فیصدی اور جنگ روس و جاپان میں صرف نصف فیصدی تھی حفاظت کے وسائل کی پختگی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے موت کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ بنا برین اندازہ لگایا گیا ہے کہ روس اور ٹرکی کی جنگ ۱۸۷۷-۷۸ء میں ایک سپاہی کو مارنے کی قیمت تقریباً ۲۴ ہزار روپیہ تھی جنگ روس و جاپان میں موت کی قیمت یعنی ایک انسانی جان کو ہلاک کرنے کے اخراجات ساٹھ ہزار روپیہ سے بھی زائد تھے۔

موت کی قیمت کا مختصر الفاظ میں اعادہ کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج تک ایک جان کو تباہ کرنے کے لئے ایک من سونا۔ ایک ہزار گولیوں یا ساٹھ ہزار روپیہ کا خرچ رہا ہے۔

موجودہ جنگ میں بوجوہات مشرحہ صدر موت کی قیمت فی کس لاکھ روپیہ بڑھ جائیگی فاعتبروا یا اُولی الابصار

ہندوستان میں جہاں ہزاروں لاکھوں آدمی ہر روز پیٹ پر پتھر باندھکر اور اپنی پیٹھوں کو ننگا رکھکر افلاس و جہالت میں انسانیت سے گری ہوئی زندگیاں بسر کرتے ہیں موت کی قیمت مبالغہ سے خالی نہیں معلوم ہوتی اور جنگ یورپ کا یہ میہ کروڑوں روپیہ کا خرچ وہم و گمان کی حدود سے بھی متجاوز معلوم ہوتا ہے +

کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

از مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی

کمی تعلیم تعلیم دینی میں گو یہ جماعت سب سے آگے ہو مگر حضرات! یہ کون جماعت ہے؟ یہ مقلدوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ محققوں کی جماعت ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کا دعوے ہے کہ ہم میں فقیہ مجتہد مفسر سب ہو سکتے ہیں۔ اور بفضل خدا ہیں بھی۔

لہذا ہم یہ دیکھنا اور سننا ہرگز پسند نہیں کر سکتے کہ ہمارے یہاں بھی وہی طور تعلیم کا ہے جو اُن لوگوں میں ہے جن میں نہ کوئی فقیہ ہو سکتا ہے نہ مجتہد نہ مفسر بلکہ وہ اجتہاد و تفقہ کو پہلے لوگوں کے لئے مخصوص کر چکے ہوں۔ لہذا کانفرنس اور اُس کی کل ماتحت انجمنیں سب ملکر بہت جلد ایک ایسے عالی شان تعلیمگاہ کی فکر کریں جو نہ صرف معمولی مدارس سے بڑھکر ہو بلکہ اچھے سے اچھے دار العلوم سے فوقیت لیجائے

سرمایہ لیکن ان سب تجویزوں اور سکیموں کو عملی صورت میں لانے کے لئے سب سے بڑی ضرورت سرمایہ کی ہے۔ خدا کے لئے علماء خانہ جنگیاں چھوڑ دیں اور فراہمی چندہ کا سامان کریں۔

رؤسا قوم خود بھی متوجہ ہوں اور علماء انکو متوجہ کریں۔ احادیث و آثار صحابہ میں سے اُن واقعات کا ذکر اس وقت قوم کے لئے نہایت ضروری ہے جن میں اللہ کے لئے جان و مال فدا کر دینے کے تذکرے ہیں۔

حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور راہ خدا میں مال دینا شیخین کا اپنے کل مال و متاع کو دین کے لئے دے ڈالنا۔ اور مہاجرین و انصار کا اپنی جان و مال اللہ کی بات اونچی کرنے کیلئے حاضر کر دینا۔ پڑھو! اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے اُنکے مال و جان اس معاوضہ میں خرید لئے کہ اُن کے لئے جنت ہے۔

اور پڑھو لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

ahmadimuslim.de

یعنی جب تک اپنے محبوب مال میں سے خرچ نہ کروگے بھلائی ہرگز نہ پاسکوگے۔

میں اپنے برادران دین کو اُسی خدا ئے برحق کا واسطہ دیتا ہوں جس نے اُن کو اس سچے دین پر چلایا۔ اور فرمایا مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ دنیا کی پونجی تھوڑی سی ہے اور آخرت بہتر ہے۔ بلکہ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ زندگی دنیا درحقیقت کچھ چیز نہیں صرف فریب کی پونجی اور دھوکے کی ٹٹی ہے۔ کہ وہ اپنی کانفرنس کی کل تمناؤں کو پورا کرنے کو اپنی ذاتی تمناؤں پر مقدم سمجھیں

قاروں ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت

فَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ يَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا جو لوگ قارون کا ایسا مرتبہ چاہتے تھے وہ صبح کو اُٹھے کہتے ہوئے اگر ہم پر خدا احسان نہ فرماتا تو ہمکو بھی زمین میں دھنسا دیتا

مالدارو! نہ صرف یہی کہ تم کانفرنس کے لئے چندہ دو بلکہ اس کے لئے اپنے کو مٹادو۔ اور لگے ہاتھوں یہ بھی سُن لو ؎

جان دی۔ دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کانفرنس کی خدمات کانفرنس علوم پھیلائے گی۔ کانفرنس توحید کو دنیا میں چمکائیگی۔ کانفرنس مردہ سنتوں کو جلائے گی۔ کانفرنس شرک و بدعت کو مٹائیگی۔ کانفرنس جاہلوں کو عالم۔ عالموں کو کامل بنائے گی۔ کانفرنس نہ صرف دینی فوائد کی ذمہ وار ہوگی بلکہ دنیوی ترقیوں کا زینہ بھی بنے گی۔ کانفرنس مالداروں سے زکوٰۃ و صدقات وغیرہ لیکر اُن کو تو غنی بلکہ حاتم ثانی بنائے گی اور غرباء و مفلسوں کو مالدار کردیگی تؤخذ من اغنیائهم وترد علٰی فقرائهم بالداروں سے لیکر محتاجوں کو دیا جائیگا جن بیچاروں کی ٹوٹی پھوٹی گزر ہوتی ہے اُنکی عُسرتوں کے دُور کرنے کا سامان ہوگا۔ بیکاروں کو باکار ادنےٰ کو اعلےٰ بنانے کا انتظام ہوگا۔

غرض اللہ تعالےٰ کا نفرنس کے ذریعہ سے اگر ہمکو منظور ہوا تو ہر قسم کے دینی و دنیوی فلاح کا سامان

کرے گا۔ انشاء اللہ آئندہ نمبر میں تجارت کے متعلق بھی عرض کروں گا۔ مجھے محمدیہ کمپنی امرتسر کے ٹوٹنے کا بہت رنج ہوا گو میں اُس کا حصہ دار نہ تھا۔ انا للہ۔

مدرسہ اہلحدیث کے متعلق اہلحدیث مورخہ صفر میں جو ذکر ہوا ہے جس کے لئے عرصہ سے فکر ہے۔ اور مولوی عبدالحمید صاحب اٹاوی مقیم حیدرآباد کی بروقت یاددہانی موثر ہوئی ہے کہ چندہ بھی آنا شروع ہوگیا ہے ہمارے مخترم دوست ابراہیم صاحب خیتہ والے (از علاقہ بمبئی) نے مبلغ ۵۰ (پچاس روپے) دفتر ہذا میں اس شرط سے بھیجے ہیں کہ حضرت مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم و مغفور کے مدرسہ کو ترقی دینے کی تجویز تکمیل پاجائے تو اس میں دئے جاویں۔ امید ہے اور صاحبان بھی اس تجویز کی تکمیل پر توجہ فرماویں گے۔ بغرض استحضار تجویز کا مضمون پھر لکھا جاتا ہے:۔

حضرت میاں صاحب مولینا مولوی سید نذیر حسین صاحب (دہلوی) کا اپنا بنایا ہوا مدرسہ دہلی میں ہے جو آج کل جناب مولوی عبدالسلام صاحب نبیرہ میاں صاحب مرحوم کی کوشش سے جاری ہے ہمدردان قوم مدت سے محسوس کر رہے ہیں کہ اہلحدیثوں کا کوئی بڑا جامع مدرسہ خاص دہلی میں ہو۔ کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں بھی بارہا اس کا ذکر آیا کہ دہلی کے اہلحدیث مدارس کو یکجا کیا جائے۔ مگر اللہ کے علم میں جو اس کام کا وقت ہوگا وہ وقت ابھی نہیں آیا۔ اس لئے احباب کی توجہ ادھر منعطف ہوئی کہ حضرت میاں صاحب کا مدرسہ کانفرنس کی نگرانی میں لیا جائے اور حسب ضرورت اُس میں تعلیم کا انتظام کرکے اُسی کو درجہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ مجھے یاد ہے سب سے پہلے اس تجویز کے مجوز جناب مولوی عبدالسلام صاحب ہیں جن کے اہتمام میں اس وقت تک مدرسہ چل رہا ہے اس تجویز کا ذکر اہلحدیث (مورخہ ۲۵ دسمبر) میں مفصل ہو چکا ہے امید ہے قوم اس تجویز پر دل سے متوجہ ہو جاوے گی۔ جس صاحب نے سب سے پہلے چندہ بھیجنے میں سبقت کی ہے بحکم اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ وہ بہت ہی بڑے درجہ کے مستحق ہیں جزاهم اللہ

احباب کی آراء کا انتظار ہے۔

بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب مقیم ہردوئی

وید کیا ہے چند رنسی راجوں بھرت کے دنس گھرانوں کی مدح وثنا اور بھرت کے گھرانے کے دیوتوں کی التجا کا مجموعہ ہے اور مہابھارت اس کی تفسیر ہے چنانچہ ویدوں میں وہ شعر ہیں جو کہ مختلف شاعروں نے مختلف دیوتوں اور راجوں کی تعریف میں گائے تھے اور ویاس جی نے سبکو یکجا کر دیا اور سب کا پتہ سوکت اور رانتر منتر پکھ دیا کہ یہ فلاں کا کہا ہوا ہے۔ اور مہابھارت میں ان کے حسب و نسب و مقامی واقعات اور عمری حالات کا بیان ہے۔ پس وید کیا ہے صد ہا رشیوں کے گیت ویاس جی کی پہلی تالیف جس کو اُس نے اپنے چار شاگردوں کی معرفت تمام بھرتوں میں شائع کرایا تھا۔ اور مہابھارت کیا ہے ویاس جی کی اس سے پچھلی تصنیف جس کو وہ بولتے گئے اور گنیش جی لکھتے گئے تھے۔ اور ان کے شاگرد ویشم پاین نے راجہ جن میجہ کو سنائی اور سرپ یگیہ میں موضع سرپ دمن پڑھی اور اس سے سنکر قصبہ نیمشار کے یگیہ میں بردم ہرشن اور اس کے بیٹے سوت نے یگیہ عام میں سنائی تھی۔ (بھاگوت سکندا اُدھیائے ۴) و مہابھارت کا شروع۔

منو کے حوالجات بھی میری کتاب میں درج ہیں اس واسطے اس کا ظاہر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتاب ویدوں کے بعد کی ہے تالیف اور مہابھارت سے پیشتر کی ہے کیونکہ منو میں ویدوں کے حوالے درج ہیں اور مہابھارت میں منو کی حقیقت اور تصنیف کا حال اور حوالہ درج ہیں۔ چنانچہ شانتی پرب حصہ چہارم ادھیائے ۲۰ میں لکھا ہے کہ منو کی بزرگی مریچ اتریست پلہ انگرا کرتو وشسٹ نے میرو پہاڑ پر (کشمیر میں) بیان فرمائی۔ منو نے انکو یکجا جمع کرکے دھرم شاستر بنا دیا جو گنتی میں پورے ایک لاکھ شعر تھے پر میشور نے ازبس خوش ہو کر

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلک کا بیان قیمت ۲/ ملیگی

فرمایا کہ اے منو تو نے اس شاستر میں دھرموں کی تفصیل ایک لاکھ شعر میں کہہ ڈالی ہے شکر اور برہسپتی اس کو دونوں اپنے درس میں داخل کریں گے اس سے سوتنتر دھرم جاری ہوگا۔

مگر اس وقت منو میں کل دو ہزار چھ سو چوراسی شلوک ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو وید والوں کا ایک لاکھ ہمارے حساب سے دو ہزار چھ سو چوراسی کا ہوگا۔ یا امتداد زمانہ کے سبب حافظوں کی یادداشت سے باقی کا دھرم شاستر خورد برد ہوگیا ہے۔

دوسرے یہ کہ منو میں ویدوں کے حوالے ملتے ہیں لیکن مضمون نہیں ملتے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ جس حصہ وید سے منو نے لیا تھا وہ حصہ اس وقت ویدوں سے ندارد ہے۔

مہا بھارت کی ابتدائی روائتوں سے پایا جاتا ہے کہ اس کی تصنیف کا زمانہ راجہ پریکھیت کی وفات کا بعد ہے جس وقت اس کی جگہ اس کا بیٹا جن میجیہ تخت نشین ہوا اور سانپوں سے اپنے باپ کا بدلہ لینے چلا تو موضع سرپ دہن عرف سپیدون علاقہ چھاچھرا جنوبی ضلع کرنال کے تالاب ناگ دہن پر سرپ یگیہ کیا اور وہ تین برس تک برابر ہوتا رہا۔ اس میں یہ کتاب پہلے پہل سنائی گئی۔ پھر شونک رشی کے یگیہ میں نیمشار ضلع سیتاپور میں سنائی گئی کہ یہاں پر بھی ویاس گدی تھی انہی دونوں جگہوں میں اس وقت ہزاروں رشی جمع تھے اس کو لکھ پڑھ کر لے گئے اور یہ کتاب کل عالم میں پھیل گئی۔

ہماری کتابیں بھاگوت کے مضمون منقول ہیں اس واسطے اس کا ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ سو یہ کتاب ویاس کے فرزند ارجمند شکدیو جی کی تصنیف ہے جو کہ پرم ہنس اور بلند پرواز تھے۔ یہ بھی راجہ پریکھیت کی وفات کے وقت تیار ہوئی اور موضع شکرتال کہ گذشتہ زمانے میں بہت بڑا شہر تھا اور موضع سیکری ضلع مظفر نگر سے گنگا کے کنارے پر ۲۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے راجہ پریکھیت کے رہنے کی جگہ تھی۔ اس میں اس نے کتاب کے مصنف سے سنی اور اپنا جنم مرن شدھ کیا اور وہ مندر اور برگد کا درخت کہ جس کے زیر سایہ بیٹھ کر کتاب خوانی ہوئی تھی تا حال دونوں موجود ہیں۔

ویدوں اور مہا بھارت اور منو اور بھاگوت کے علاوہ اور کوئی پرانی کتاب ہندی کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی کہ جو ہندوستان کے تواریخی حالات بالنقشہ وجغرافیہ بیان کرے۔ یا ویاس جی نے پیشتر کی ہو جس سے کوئی شخص کچھ خلاف بیان کر کے وید یا مہا بھارت کی تردید یا تکذیب کر سکے۔ اور نہ ان کے ہمعصروں نے ان کی تردید کی۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب سے مذکورہ بالا کتابیں تالیف وتصنیف ہوئی ہیں جب ہی سے مسلم ومقبول چلی آتی ہیں۔ آریوں کے سوا کسی نے ویدوں کا ماننے والا ہو کر ان سے انحراف نہیں کیا اور ان کا بیان گو کیسا ہی ہو سب کو تسلیم ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بارہ بارہ کوس پر ہر ملک کی زبان اور قوموں کا رسم ورواج بدلا جاتا ہے ویسے ہی بارہ بارہ سال بعد نئے لوگوں کی باہمی ملاقات اور خیالات کے انتقال کے سبب لفظوں میں تفاوت زبان میں ترقی عقول میں پیدا ہو جاتا ہے اور ہر صدی کے بعد کل عالم میں پورا پورا انقلاب واقع ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے ہر صدی کے سرے پر کوئی نہ کوئی مجدد مشہور ہو جاتا ہے کہ جو تن من دہن سے اس زمانے کی بدعات کی اصلاح کرتا ہے اور ایک نئی روح پھونک دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ ہر ملک کی رسم ورواج اور زبان ایکدوسرے سے نہیں ملتی۔ چنانچہ پورب کی زبان پچھم والوں کی اور پچھم کی زبان پورب والوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور زمانہ قدیم کے رسم ورواج زمانہ حال کے خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو بات اس وقت خوبی میں داخل تھی وہی اس وقت پرلے درجے کی برائی معلوم ہوتی ہے۔ اور جو بولی اعلےٰ خیال کی جاتی تھی۔ وہ اس وقت بے محاورہ اور بھدی ثابت ہوتی ہے۔ اور اس بنا پر جو کچھ کہ الحال خوبی زمانہ اور محاسن دنیا خیال کیا جاتا ہے اور سب درست ومناسب ہے۔ یقیناً کسی آئندہ زمانہ میں نہایت قبیح اور از حد ناشائستہ ثابت ہوگا۔ جو زبان اس وقت بامحاورہ اور منجھی ہوئی کہلاتی ہے یہی مردود ومطرود ومتصور ہوگی۔ زمانہ کے اس انقلاب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ میں وید تصنیف وتالیف ہوئے تھے یا مہا بھارت لکھی گئی اس وقت جو کچھ کہ ان میں رائج ہے سب حمیدہ صفات اور ستودہ ذات کی خوبیاں سمجھی جاتی تھیں۔ اور زبان شستہ ہونے کے سبب وہ سنسکرت (یعنی منجھی ہوئی) کہلاتی تھی۔ اسوقت کے لحاظ سے اس میں کچھ اعتراض نہیں پیدا ہو سکتا اور زمانہ حال کے لحاظ سے کہ ترقی کر جانے کے سبب خیالات بدل گئے ہیں وہ زبان بالکل مردہ ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ جن خیالات کے مقابل لاکر ہم ویدک رسموں اور پرانک رواجوں پر آج لوگ ہنستے ہیں آنے والی نسلیں ان پر ہنسیں گی اور ان کو بے وقوف قرار دینگی۔ پس انقلاب زمانہ کے لحاظ سے وید اور مہا بھارت کا نام سنکر کانوں پر ہاتھ رکھ لینا یا ان کے معنے پلٹنے اور تاویل تراشنے کے سر ہو جانا نہایت ناپاک حرکت اور برا طریقہ معلوم ہوتا ہے جس کو معقول پسند انسان گوارا نہیں کر سکتا۔

حال کے آریوں نے پرانی کتابوں کے معنے پلٹنے کے لئے زمانہ حال میں ایک نئی صرف ونحو بنائی ہے جو کسی طرح بھی پرانے محاورات کے سمجھنے کا آلہ نہیں ہو سکتی وجہ یہ کہ وہ جدید ہے اور حال کے تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہے اور پرانی کتابوں کے لئے پرانے آلات درکار ہیں یعنی اسی زمانے کی صرف ونحو ہونی چاہئے جس زمانہ کی وہ کتابیں ہیں۔ اس لئے میں نے اس سے سروکار نہیں رکھا اور پرانے محاورات سے ہی کام لیا ہے۔ (باقی باقی)

علماء حنفیہ کرام سے چند سوال

(۱) مدینہ میں تین دفعہ ایک سال میں غسل قبر مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہے جس پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ اول ۲۷ رجب المرجب معراجی دوم یکم ربیع الاول تولدی۔ سوم ۱۲ ربیع الاول۔

وفاتی خوزے لوگ اور پاشا صاحب غسل کراتے ہیں - پانی غسل کا تبرکاً رکھا جاتا ہے - غسل آنحضور کے سینہ مبارک اور چہرہ مبارک اور پاؤں کا کرایا جاتا ہے - کیا ایسا کرنا یا کرانا جائز ہے اگر جائز نہیں ہے تو ایسے کرنے والے کو قرآن مجید کیا کہتا ہے ؟

(۲) اگر بہ نیت ثواب ایسا کرے اور وہ جائز ہو تو بدعت وضلالت ہوئی یا نہیں -

(۳) زید کہتا ہے کہ جب مدینہ والے مذکور الصدر کام کرتے ہیں تو ہمکو بھی یہاں کرنا چاہئے کیونکہ وہاں کے سب آدمی جاہل وبے عقل نہیں جو ایسا کام کرتے ہیں تو زید حق پر ہے یا باطل پر -

(۴) قبر کو پختہ بنوانی اور اُس پر روشنی کرنی یا کرانی جائز ہے یا نہیں - عمرو قائل ہے کہ اگر جائز نہیں ہے تو بڑے بڑے بزرگان دین کی قبر پختہ کیوں بنوائی گئی - اور اُسپر روشنی کیوں کی جاتی ہے ؟

(۵) میلاد اور اُس میں قیام کرنا جائز ہے یا واجب یا فرض یا کیا ؟

(۶) میلاد کب سے رائج ہے ؟

(۷) میلاد مروجہ کو حضرت امام ابوحنیفہؒ نے جائز یا واجب یا فرض بتلایا ہے یا نہیں ؟

(۸) اگر میلاد مروجہ کو امام صاحب نے جائز یا واجب یا فرض نہیں کہا تو جائز کیوں کہا جاتا ہے - اور کس طرح ؟

(۹) میلاد کس خیال سے کرتے ہیں آیا بہ نیت ثواب یا بغرض ناموری ؟

(۱۰) اگر بہ نیت ثواب کرتے ہیں اور اُس کی جواز کسی فقہ یا حدیث سے ثابت نہیں تو از روئے حدیث شریف محدثات سے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(۱۱) اگر محدثات سے ہو سکتا ہے تو بدعت وضلالت ہوئی یا نہیں ؟

(۱۲) قیام کس خیال سے کرتے ہیں - اس خیال سے کہ روح پاک آنحضور کی حاضر ہوتی ہے یا کسی دوسرے خیال سے ؟

(۱۳) اگر دو جگہ ایک ہی مرتبہ میلاد ہوتا ہو اور دونوں مجلس میلاد میں قیام ایک ہی آن میں ہو تو روح کہاں حاضر ہوگی - کیا دونوں جگہ ایک ہی آن میں حاضر ہوگی یا باری باری سے ؟

(۱۴) ایک چیز کا ایک آن میں دو جگہ یا چند جگہ ہونا محال ہے تو پھر کیونکر حاضر ہوتی ہے ؟

(۱۵) اگر باری باری سے حاضر ہوگی تو جب ایک جگہ حاضر ہوگی اور دوسری جگہ نہیں تو جہاں حاضر نہ ہوگی وہاں قیام کرنا بے سود -

ان سوالات مذکورۂ بالا کا جواب قرآن مجید حدیث صحیح اور فقہ معتبر سے عنایت فرماویں - زید وعمرو کے قول سے نہیں - ہاں جو سوال کہ جامع تاریخ معتبر اور اصطلاح معتبر سے تعلق رکھتا ہو تو تاریخ معتبر اور اصطلاح معتبر اہل علم سے عنایت ہو - فقط -

سائلان :- عبدالرحیم وسراج الدین مقام بیٹرماری ڈاک خانہ لوکہا ضلع دربھنگہ

*

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ

ایں چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم
ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شر مے بینم

دنیا سے امن مفقود ہو گیا - فساد اور عناد پھیل گیا - ہوس ملک گیری نے لاکھوں ناکردہ گناہ اشخاص کو خاک وخون میں ملایا - ہزاروں عورتیں رانڈ اور سینکڑوں بچے یتیم ہو گئے - حالانکہ ہنوز روز اول والی مثال ہے - اور بقول لارڈ کرزن ابھی کئی ایک کرسمس اسی جدال وقتال میں گزر جائینگے ماضی قریب کے سنین بھی گوشت وخون سے بالکل خالی نہیں - لیکن نسبتاً امن کا دور تھا بے فکری کا زمانہ تھا - جس کی وجہ سے لوگ عیش وعشرت میں پڑ گئے اور خدائے قہار کا خوف وہراس اُن کے دلوں سے جاتا رہا - اُنہوں نے عقل کے زور سے مختلف ایجادیں کیں - بے تار پیغام رسانی کا سلسلہ قائم کیا - ہوائی جہاز بنائے - تحت البحر کشتیاں تیار کیں - تیس تیس من گولے پھینکنے والی توپیں ڈھالیں بجلی کی طاقت سے ٹرام چلائے - اور شہروں گلیوں میں ایسی روشنی ہوئی کہ رات دن بن گئی - اُدھر کارخانوں کی کثرت اور کوئلہ کے دھوئیں نے فضائے آسمانی کو محیط کر لیا - اور دن کو سورج غائب ہو گیا اور بظاہر رات کا شبہ ہونے لگا - ڈاکٹری اور انجینیری میں بہت سے مفید معلومات کا اضافہ ہوا - مغربی ادویہ کے مقابلہ میں دیسی دوائیں تقویم پارینہ ہو گئیں اور نہروں کے اجراء سے ملک میں خوشحالی اور فارغ البالی ترقی کر گئیں - اور اگر ہماری موجودہ مہذب اور متمدن سلطنتیں اطمینان اور دلجمعی سے اپنے اپنے مقبوضہ ممالک پر شاکر وصابر رہکر جنگ کی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاتیں تو ہم نیولائٹ کو پرانی روشنی پر ترجیح دینے کو تیار تھے - مگر حکیم شیرازی کا مقولہ سچ نکلا کہ " دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند "

اور قریباً سب کی سب قابل ذکر سلطنتیں اپنے ذاتی فوائد ومصالح کے حصول کی غرض سے جنگ کی آگ میں کود پڑیں اور دنیا کا امن خود اُس کے باشندوں نے جلا کر خاکستر کر دیا - اس عالمگیر دارو گیر سے کوئی فرد ناآشنا نہ ہوگا - یورپ تو سب کا سب گرفتار بلا ہو رہا ہے - ایشیا کے اکثر ممالک بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ لڑائی میں شامل ہیں - افریقہ بھی مصئون نہیں - امریکہ گو تا حال غیر جانبداری پر قائم ہے مگر تعجب نہیں کہ ایسی مشتعل آگ کی چنگاریاں اُس کے خرمن امن کو بھی آتش زدہ کر دیں - تاریخ اپنے اوراق اُلٹتی ہے اور جنگ کی خبر کوئی نیا واقعہ نہیں - بابل اور نینوا کی تباہی کے فسانے ابھی تک مؤرخین کو ازبر ہیں - بیت المقدس کی بربادی اُسکے در و دیوار سے ظاہر ہو رہی ہے - سپین کے کھنڈرات زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ کبھی یہاں توحید کا دل آویز نعرہ اور اللہ اکبر کی دلکش صدا مسجدوں میں گونجتی تھی - زمین خدا کی ہے جسے چاہے اُس کا وارث بنا دے - خود ہمارا ہندوستان کبھی کسی ایک کا بن کر نہیں رہا - آرین قوموں نے اصلی باشندوں کو بھگا دیا اور اُن کے ملک واملاک پر قابض ومتصرف ہو گئے - مسلمان آئے تو اُنہوں نے اسے اپنا گھر

ahmadimuslim.de

بنالیا - پھر انگلینڈ کے باشندوں کو آب و دانہکی کشش یہاں کھینچ لائی - تاریخ کا مطالعہ سراسر عبرت ہے جسے خدا نے چشم بصیرت عطا کی ہو وہ موجودہ جنگ کے حالات سنکر زیادہ متیجہ نہیں ہوتا مگر جو امر زیادہ تعجب انگیز اور وحشت خیز ہے وہ قریباً ساری دنیا کا اس شیطانی کھیل میں شریک ہو جانا ہے جو دانا اور سمجھدار دوسروں کو منع کیا کرتے تھے وہ خود آج سب سے مقدم (اهل من مبارز) کی صدا لگا رہے ہیں - وہ دول جو محافظ کہلاتی ہیں آج خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتیں - وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ جو کچھ ہو رہا ہے ہم دیکھ رہے ہیں - اور جو کچھ مستقبل میں ہوگا - وہ سامنے آجاویگا - ہمیں اس وقت سیاسی امورات سے بحث کرنی مدنظر نہیں - ہم گوشہ نشین اور عزلت گزین ہیں ہمیں ایسے معاملات سے سروکار رکھنی چنداں ضروری نہیں - خصوصاً ایسے پُر خوف وخطر موقعہ میں لب جنبانی سے خاموشی بہتر ہے ؎

رموز مملکت خویش خسروان دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

دکھانا صرف یہ ہے کہ قرب قیامت کے آثار نمودار ہو رہے ہیں اور عنقریب وہ علامات شروع ہونے والے ہیں جن سے کوئی ذی علم ناواقف نہیں یہ جنگ پیش خیمہ سمجھئے اُن خوارق عادات اور آزمائشوں کا جن سے بہت جلدی تمھیں سابقہ پڑنے والا ہے - امام آخرالزمان علیہ السلام اور دجال لعین کے ظہور کا وقت نزدیک آگیا ہے جس وقت علامات کا کھلم کھلا اظہار ہوگا تو ان کا ورود متواتر اور متوالی ہوگا - ہمیں بطور حفظ ماتقدم باب التوبہ کے بند ہونے سے پہلے استغفار کرنا چاہئے - خدا کے آگے گڑگڑا کر دعائیں مانگنی چاہئیں کہ وہ غفور الرحیم ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے - ہمارے قصور معاف کرے اور ہمارا ایمان قائم رکھے - ہمیں کسی ایسی آزمائش میں نہ ڈالے جس کے ہم متحمل نہ ہو سکیں -

یاد رکھو :-

چوں آب از سر گزشت چہ یک نیزہ وچہ یک مُشت

جب کھلبلی مچ گئی جب قیامت کا مقدمۃ الجیش سامنے آگیا تو اُس وقت تمھیں فرصت کہاں ملیگی کہ یکسوئی اور فراغت سے اپنے ارحم الراحمین کے حضور میں حاضر ہو کر معافی مانگ سکو - اب وقت ہے کہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر سچے مسلمان اور موحد بن جاؤ - دنیا چند روزہ کا کوئی اعتبار نہیں - تمھارے اپنے ہندوستان کے ہزاروں آدمی جو برطانیہ کی فوج میں ملازم تھے - آج گولی کا نشانہ بن رہے ہیں - اُنھوں نے آج سے تین چار ماہ پیشتر کبھی خواب وخیال میں بھی یہ ہلاکت بار منظر نہ دیکھا ہوگا - پلیگ نے جو ستم ڈھایا اور ڈھا رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے - ہیضہ ملیریا ناگہانی اموات کی روز بروز کثرت ہے اور یہ معرکہ رستخیز تو ایک نمونہ قیامت ہے اور ہم اسے بیشک قیامت صغریٰ سے تعبیر کر سکتے ہیں - پس اے خدا کی وحدانیت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھنے والو تمھارے مخبر صادق (روحی فداہ) کی پیشینگوئیوں کے پورے ہونے کا وقت آگیا ہے اب اپنا مرگ یکدم غنیمت سمجھکر سب سے پہلے اپنا دامن اعمال توبہ کے پانی سے صاف کرو اور پھر ورع اور اتقا کے خوگر بن کر اپنے میں اسلام کی وہ سپرٹ پیدا کرو جو تمھارے سلف صالحین میں تھی وَفِي ذَالِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۔

(صوفی)

شراب خانہ خراب

شراب کا استعمال عموماً ہر مذہب میں منع ہے - یا یوں کہئے کہ کسی مذہب نے اس کے استعمال کی اجازت نہیں دی بلکہ اس کے مرتکب کے لئے سزا تجویز کی ہے - گو اسوقت جن مذاہب میں سزا تجویز کی تھی اُن میں بھی سزا کا دستور نہیں رہا جس کی وجہ یہ ہے کہ جس کا وقوع کثرت سے ہوتا ہے اُس کا روکنا مشکل ہو جاتا ہے یعنی جسکو ہم روک نہیں سکتے - اس کے روکنے کیلئے قواعد وضع کرنے بھی فضول ہوتے ہیں - بعض ملک کے قانون دانوں نے اس جرم کے لئے اس وجہ سے بھی سزا تجویز نہیں کی کہ یہ جرم ہی ایسا ہے کہ جسکی سزا مرتکب کو خود بخود ہی ملجاتی ہے تمام جرموں کی سزا مالی اور جسمی دو قسم کی ہوتی ہے جرمانہ مالی سزا ہے اور قید جسمی سزا ہے کہ اس سے مجرم کی آزادی چھن جاتی ہے - دوسرا سخت محنت لینے سے اُسکے جسم پر برا اثر پڑتا ہے - پس شراب میں یہ دونوں سزائیں موجود ہیں - شراب خور اپنے روپیہ اور دولت کو بہت کچھ ضائع کرتے ہیں - بڑے بڑے عالی خاندان کی تباہی کا موجب صرف یہی شراب ہی ہوئی - ہم نے اپنی آنکھ سے صدہا خاندان اس شراب کی کثرت سے برباد ہوتے دیکھے ہیں - جو کچھ اس سے جسم کی بربادی ہوتی ہے اگر اس کو صرف طبی حوالہ سے لکھا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - اچھے اچھے خوب صورت جوان جو اس بلا میں پھنس گئے تو تمام گوشت اور چربی اس کی نظر کردی اور صرف ہڈیوں کا پنجر رہگیا جسکے دیکھنے سے بھی نفرت آتی ہے ہر ایک انسان جسم کی سلامتی کے لئے ہزارہا کوششیں کرتا ہے اچھے اچھے طاقتور کھانے کھاتا ہے - سردی گرمی سے بچنے کے لئے اچھے اچھے مکان اور لباس تیار کرتا ہے اور نقصان دہ مواقعہ سے دور بھاگتا ہے - مگر اس میں بلادانستہ پھنس جاتا ہے - ہر ایک انسان اس قدر دور اندیش ضرور ہے کہ جو اس کی دولت یا جسم کو نقصان پہنچائے اس سے دور بھاگتا ہے - مگر شراب میں یہ بات نہیں وہ جس وقت تشریف لاتی ہے تو پہلے ہی دماغ پر اس قدر قابو پالیتی ہے کہ عقل اور سمجھ کو خارج کر دیتی ہے - وہ پہلے ہی سے سمجھتی ہے کہ اگر عقل اور سمجھ باقی رہی تو میرا ٹھکانہ نہیں لگیگا جب انسان میں عقل اور سمجھ ہی نہ رہی تو اب وہ اپنے لئے کیا دور اندیشی کر سکتا ہے ؟

(باقی باقی)

مولانا صاحب چونکہ جہلم کے جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں - اس لئے فتوے نہیں لکھے گئے -

(مینیجر)

متفرقات

تصحیح سابق} گذشتہ پرچہ کے صفحہ ۱۲ کالم ۳ پر جو رقم آمدہ از جنجہ (مشرقی افریقہ) آئی فنڈ برائے اہلحدیث کانفرنس مبلغ ساڑھے اٹھاسی روپے لکھی گئی ہے یہ ۲ ذاتی روپے آٹھ آنے ہیں) ساری اٹھاسی ہرگز نہیں فرستندہ کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ مبلغ مذکور قیمت اخبار کے ہیں۔

گرانی کاغذ} کی وجہ سے اکثر احباب اسی پر مصر ہیں کہ قیمت بڑھائی جاوے۔ مگر ہم اپنی رائے پر بحال معتر ہوں۔ کہ احباب توجہ کرکے اشاعت بڑھا دیں۔

تلاش کتاب} حزب اعظم دہی مصنفہ ملا علی قاری کہاں سے ملے گی۔ واقف حال صاحب اطلاع دیں

خاکسار حکیم سجاد حسین از مین پوری

گولکنڈہ} یا حیدرآباد دکن کا کوئی روزانہ اخبار کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع فرماویں خریدار نمبر ۳۲۰

تلاش بزرگ} جناب مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد آگرہ کئی ماہ سے مفقود الخبر ہیں۔ مدراس اکولہ۔ کوچین کے سفر کا قصد تھا کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع فرماویں۔ (حاجی عبادت علی سوداگر آگرہ)

تلاش دوا} خاکسار کو ضعف دماغ از حد ہے لکھنے پڑھنے سے عاجز آگیا ہوں۔ برائے خدا کوئی صاحب نسخہ بتلادیں۔ گرم دوا بالکل موافق نہیں کمزوری بہت ہے۔ (حافظ غلام نبی طالب علم بھوکر خورد ڈاکخانہ داموسے)

تلاش دوا} میری ہمشیرہ جس کی عمر ۱۸ سال کی ہے مرض ذیل میں مبتلا ہے کبھی ایک ساعت۔ دو ہفتہ یا ایک ماہ کے بعد بیہوشی کا دورہ ہوتا ہے۔ دورہ کے وقت منہ پھیر کر بائیں شانے پر ہو جاتا ہے۔ اور عموماً بدن بھی پھر جاتا ہے۔ اور بدن سرد ہو جاتا ہے منہ سے جھاگ نہیں ہوتی۔ مگر تھوڑے پانی بشکل سوتے آدمی کی جاتا ہے۔ دورہ کے وقت سارا بدن زور سے حرکت کرتا ہے۔ دورہ کے وقت منہ کی شکل بشکل لقوہ والے آدمی کے ہوتی ہے۔ چار یا پانچ منٹ کے بعد ہوش آکر دل دھڑکنے لگتا ہے جسم کو پسینہ بھی آجاتا ہے بعض اوقات دن میں کئی کئی بار دورہ ہوتا ہے۔ دورہ کے بعد بلند آواز سے بات کرتی۔ مگر مطلب کی۔ ڈھنہیں لگتا۔ مزاج سرد ہے مگر پہلے گرم تھا۔

ناظرین اخبار اہلحدیث سے التماس ہے۔ کہ مفصل حال مرض اور معالجہ سے آگاہی دیویں

خریدار اخبار نمبر ۳۶۵۹

علاج مرض} (مندرجہ ۸ جنوری)

(۱) مرض طحال دمی کے لئے دوائی مجرب موجود ہے پیر حضرت شاہ کوٹ لکھو دو پرچہ اخبار اہلحدیث کسی مستحق اشخاص کے نام جاری کرادیں۔ تو دوائی بلا کسی دیگر معاوضہ کے مفت روانہ ہوگی۔ اور شافی مطلق کے فضل سے یقین کامل ہے۔ کہ صحت کلی حاصل ہوگی (نوٹ) اگر دو پرچے جاری کرانے کی وسعت نہ رکھتے ہوں تو ایک ہی جاری کرادیں۔

(۲) میاں احمد الدین صاحب ناظرین چھاؤنی ملتان براہ راست خط وکتابت کرکے نسخہ منگالیں۔ کیونکہ نسخہ اور ترکیب استعمال وغیرہ طویل ہے

(۳) محمد اسمعیل خریدار اخبار نمبر ۲۲۳۱ ایک پرچہ اخبار اہلحدیث کسی مستحق کے نام جاری کراکر مطلع کریں۔ دوائی مفت دی جاویگی جس سے تمام شکایت زبان اور اعضاء رفع ہو جاویگی۔ انشاء اللہ

نور الدین حکیم حاذق موچی دروازہ لاہور

علاج} اہلحدیث ۸ جنوری میں طبی سوال احمد الدین ناظرین (متعلق احتلام) طلب دوا محمد اسمعیل خریدار نمبر ۲۲۳۱ (متعلق سرسام) کے جواب میں یہ عرض ہے۔ کہ بندہ کے پاس دونوں مرضوں کی مجرب دوائیں موجود ہیں۔ اگر دونوں حضرات ذیل کے پتہ سے ابتداء مرض اپنے مفصل حالات سے مطلع فرمادیں۔ تو دوائیں روانہ ہو سکتی ہیں انشاء اللہ بہت جلد صحت ہو جاویگی۔ پتہ صاف اور خوشخط ہو

حکیم عبدالوہاب صادق پور ڈاکخانہ گلزار باغ پٹنہ

دوائے احتلام} پوست کے ڈوڈے مع خشخاش ۴ تولہ۔ ہلیلہ زنگی ۴ تولہ۔ گڑ بہت پرانا ۸ تولہ۔ سوائے گڑ کے دونوں چیزوں کو خوب باریک کوٹ کر گڑ میں ملا کر یکجان کر دیا جاوے ۱۴ گولیاں بنالی جائیں۔ ایک علی الصبح دوسری بعد دوپہر ۴ بجے کھالیں۔ ۷ یوم میں آرام ہوگا آرام ہونے پر غریب فنڈ میں حتی المقدور کچھ داخل کرنا چاہئے۔ اور اطلاع بھی دیں

منشی عبداللہ نروٹ جیمل سنگھ (گورداسپور)

انجمن حمایت اسلام لاہور (پنجاب) کا تیسواں سالانہ جلسہ

انجمن کی جنرل کونسل کے اجلاس منعقدہ ۳ جنوری ۱۹۱۵ء نے قرار دیا ہے۔ کہ انجمن کا سالانہ جلسہ حسب دستور سابق ایسٹر کی تعطیلات میں بمقام لاہور منعقد ہو۔ ایسٹر کی تعطیلیں اسدفعہ ۲ اپریل سے ۵ اپریل ۱۹۱۵ء تک ہونگی۔

چونکہ ابتدا اپریل ہے۔ اس لئے یقین کیا جاتا ہے کہ موسم بہت خوشگوار اور فرحت افزا ہوگا۔ اور معاونان انجمن اور بہی خواہان ملت کو شریک جلسہ ہونے سے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اسدفعہ اس امر کی خاص کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان کے مشہور ومعروف لکچرار۔ واعظین اور شعراء جلسے میں تشریف لادیں۔ اور اپنے پاکیزہ ملفوظات اور شستہ خیالات سے شرکاء جلسہ کو مستفیض فرمادیں۔ تاکہ جلسہ بفضل خداوند کریم ہر ایک پہلو سے شاندار و کامیاب جلسہ ہو۔

جلسہ کو شاندار بنانے کیلئے جسقدر محنت اور کوشش کارکنان انجمن کے متعلق ہوگی اس سے دریغ نہ ہوگا البتہ مالی اعتبار سے جلسہ کو پورا کامیاب بنانا قوم کے اختیار میں ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ قوم اپنی تعلیمی ضروریات اور انجمن کے اخراجات کو مدنظر رکھکر کافی سرمایہ بہم پہنچانے میں اپنی توجہ اور سعی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ اور خدا کی بارگاہ اعلیٰ سے اجر جمیل کی حقدار بنیگی۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

(خاکسار شمس الدین سکرٹری انجمن)

درخواست دعاء مغفرت۔ سید نظیر احمد حکیم محمد علی صاحبان سہسوان سے لکھتے ہیں۔ کہ مولوی محمد صاحب خلف مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی نے بعارضہ فالج انتقال فرمایا انا للہ۔ جمیع اہلحدیث صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کریں اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ اللہم اغفرلہ وارحمہ

انتخاب الاخبار

لارڈ کچنر (انگریزی وزیر جنگ) کی ہمشیرہ نے عورتوں کی ایک مجلس میں بیان کیا۔ کہ لارڈ موصوف کی گفتگو سے مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگ دیر تک رہے گی

انگریزی اخبار سول ملٹری لاہور کو اس کے لندنی نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ طرابلس میں اطالی فوجوں کی حالت بہت خراب ہے عربوں نے ان کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اطالوی فوجیں ساحل بحر کے شہروں طرابلس - درنہ - اور بنغازی کو عربوں کے حملوں سے بچنے کے لئے مورچہ بند کر رہی ہیں

انگریزی امیر البحر نے اپنے ایک رشتہ دار کو لکھا ہے اس امر کا علم بہت ہی خوشی کا موجب ہے۔ کہ لوگ ہماری نسبت خیال کرتے ہیں۔ اور دعا بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اسکی ضرورت ہے۔ ہمارا غنیم دلیر اور ہشیار ہے۔ اور جنگ کے جدید طریقوں بحری سرنگوں اور آبدوز کشتیوں کی ایجاد کی وجہ سے یہ بہت مشکل ہے۔ کہ ہم جنگی جہازوں کے اعتبار سے اپنا تفوق کو قائم رکھ سکیں۔ ہمیں آسمانی امداد کی ضرورت ہے کیونکہ بغیر اس کے محض بے دست وپا ہیں۔

وزیر اعظم فرانس کا بیٹا لڑائی میں مارا گیا ہے۔

روسیوں نے نیم سرکاری طور پر بیان کیا ہے کہ ہم نے ترکوں کے چند جہاز جن پر آٹا اور دیگر سامانِ رسد لدا ہوا تھا غرق کر دیا ہے نیز جنگی جہازوں حمیدیہ - برسلاء - اور پیک شفقت کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔

ترکی گورنمنٹ نے اپنی پارلیمنٹ سے جنگی مصارف کے لئے ۱۵ کروڑ پونڈ کی منظوری مانگی ہے

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ ترکوں کے ساتھ مقام اولتی اور کردگان میں سخت لڑائی ہو رہی ہے البانیہ کے باشندوں نے اسد پاشا کے خلاف جنگی کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔ اور انہوں نے کوہ رسیول کی بلندیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

انگریزی اخبار سول ملٹری لاہور کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جرمنی کا بیڑہ گلس ہیون اور ولہلمز ہیون میں لڑائی کے لئے جمع ہو رہا ہے

موجودہ جنگ میں اس وقت تک ۵۰ ارب روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔

انٹورپ میں تیل کے تین عظیم کارخانے آتشزدگی سے تباہ ہو گئے

اس ہفتہ میں بھی متخاصمین کے ہوابازوں نے ایک دوسرے کے مقبوضہ شہروں پر بم گرائے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک کے قریب بم پھینکے۔ انگلستان اور پیرس پر بم پھینکنے میں ناکام رہے۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے انٹورپ میں بم گرائے۔

ترک تبریز (سلطان ایران) پر قابض ہو گئے ہیں سلطنت ایران نے اپنی حدود میں ترکوں اور روسیوں کی جنگی کارروائیوں پر اعتراض کیا ہے

جرمن سپہ سالار - وان فالکن ہین کے بیٹے کو ایک فرانسیسی ہوا باز نے بم پھینک کر ہلاک کر ڈالا

میدان ہائے جنگ میں متخاصمین کی افواج کو برف باری اور کثرت بارش کے سبب سخت دقتیں پیش آ رہی ہیں جن سے لڑائی میں وہ زور شور نہیں رہا

مغربی میدان جنگ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ گو متحدہ فوجیں آہستہ آہستہ پیشقدمی کر رہی ہیں لیکن کثرت بارش سے دریاؤں میں طغیانی آ جانے کے باعث بعض مقامات پر پیچھے بھی ہٹنا پڑا ہے۔

جرمنی میں تانبے کی سخت کمی ہو رہی ہے۔ یہانتک کہ سپاہیوں کی ٹوپیوں میں جو تانبے کی کیل ہوتی ہے وہ بھی نکلوا لی گئی ہے۔

ترکوں نے علاقہ قفقاز میں روسی تانبے کی کان پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی گورنر نے کہا۔ کہ ہم ترکوں کو بھگا کر چھوڑیں گے۔ اس کان سے ۲۴ ہزار ٹن تانبہ نکالا جاتا ہے ٹن ۲۷-۲۸ من کے درمیان ہوتا ہے۔

ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار مقیم اسٹاک ہالم لکھتا ہے کہ جرمنوں نے اپنی تمام بڑی بڑی لائنیں فوج کے سوا دیگر ہر قسم کی آمد و رفت کے لئے پانچ روز تک بند کر دی ہیں۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم کوپن ہیگن کہتا ہے کہ ہنیسیا (جرمن) کے تمام شہروں کے محاصرہ کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

جرمنوں کی ان تمام کارروائیوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کسی قسم کی عظیم کوشش کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

اٹلی نے ۴۰ کروڑ روپے کے قومی قرضہ کا اعلان کیا تھا۔ ضرورت سے زیادہ درخواستیں آ گئیں

اٹلی میں ہولناک زلزلہ آیا جس سے ۱۲ ہزار آدمی ہلاک اور ۲۰ ہزار زخمی ہوئے

ایتھنز (یونان) کا ایک تار ہے کہ ترکوں نے مصر پر حملہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ لیکن لارڈ کچنر نے ہوائی جہازوں کے بیانات پر کہا کہ ترکوں کی کچھ فوج کنال سوئز تک آ گئی ہو۔ ترک ملک مصر پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

وادی ووچی میں سرحدیوں کی یورش کے بعد اب سکون قایم ہو گیا ہے۔

پولینڈ میں روسیوں اور جرمنوں کے خونریز معرکے ہوئے مگر ان کا نتیجہ کچھ نہ نکلا۔

گلیشیہ میں بھی روسیوں اور آسٹریوں میں معرکہ آرائی جاری ہے۔

اس ہفتہ جنرل فرنچ (انگریزی سپہ سالار افواج) نے ہندوستانی افواج کا معائنہ کر کے ان کی بہادری کی تعریف کی

انگریزی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چینی اخبارات کا لہجہ انگریزوں کے خلاف ہے۔

ترکی سپاہ نے پھر اپنی اصلاح کر لی۔ کردگان میں جو ساری کمش کے مغرب میں تقریباً ۲۰ میل ہے۔ ترکوں اور چھ روز سے سخت جنگ ہو رہی ہے۔ اردہان اور ساری کمش میں سخت شکستوں کے بعد بھی ترکی سپاہ اپنی اصلاح کرنے کے قابل ہوگئی۔ ارض روم و ارزنجان سے اسے کمک پہنچ گئی۔ ایک لاکھ ترکی سپاہ کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔ ارض روم کے قریب ہونے سے انہیں رسد بسہولیت مل جاتی ہے

اٹلی کے زلزلہ سے پوپ کے محل کو بھی صدمہ پہنچا ہے سینٹ پیٹر کی صدہا کھڑکیاں ٹوٹ گئیں سینٹ جان کا گرجا جس میں سینٹ پال کا مجسمہ ۲ فیٹ بلند کھڑا تھا۔ گر کر چکنا چور ہو گیا

قصائیوں کی ہڑتال۔ امرتسر میں شہر کے قصائیوں پر کمیٹی لائسنس لگانا چاہتی ہے۔ انہوں نے چہارشنبہ سے آج اتوار ۱۷- تک ہڑتال قایم رکھی ہوئی ہے

مومیائی

۱۹/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۱۲ پاؤ بختہ ۱۲ مع محصول ڈاک وغیرہ غیر ممالک کے سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی محمد عبید اللہ مقام بستی بیکہ ضلع سارن سے لکھتے ہیں۔ ایک ڈبیہ مومیائی جو آپنے بھیجا اس میں سے دو ڈبیہ ایک مریض کو کھلایا۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ جوڑ جوڑ میں درد شدید رہا کرتا تھا۔ دماغ میں ضعف ازحد۔ مگر اب بفضلہ تعالیٰ بہت افاقہ ہے۔ ۲ ڈبیہ اور بھیجیں اور ایک ڈبیہ بطور کمیشن کے طور پر ملنی چاہئے۔ ۹ ردسمبر ۱۹۱۴ء

جناب حکیم محمد اسحاق صاحب اللہ ضلع بہاری سے تحریر کرتے ہیں۔ قبل ازیں آپ کے کارخانہ سے مومیائی منگوائی تھی بفضل خدا بہت امراض پر تیر بہدف ثابت ہوئی آدھ پاؤ اور بھیجیں ارسال کریں

جناب حاجی نور محمد و محمد شاہ صاحب ضلع لکھتے ہیں۔ سابق ہم نے بھی مومیائی کی منگوائی تھی بہت مفید پڑی تھی۔ ایک چھٹانک ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔ ۷ ردسمبر ۱۹۱۴ء

ملنے کا پتہ منیجر پروپرائٹر دی میڈیکل الحسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر پنجاب

اسلام اور علماء فرنگ یورپین عالموں کے قلم و زبان سے اسلام کی صداقت و فضیلت کا اقرار ۲ر

نہایت مفید۔ ضروری اور کارآمد کتابوں کی فہرست بجز رعایت

تحفۃ النساء ایک مستند مسلمان خاتون (ڈاکٹر) کی تصنیف حضور لیڈی یا فیملی ڈاکٹر صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اس میں عورتوں کے خاص و عام جملہ امراض۔ عوارضات۔ تغیرات۔ شکایات حیض و نفاس۔ حمل اسقاط۔ اٹھرا۔ کنٹھ مالا۔ وغیرہ کے اسباب و علامات مع علاج و مجرب نسخہ جات۔ مفید ادویات و تراکیب ضروری نقشہ جات اور بچوں کے نشوونما۔ تربیت وغیرہ کے متعلق مفصل بیان ہے۔ مستورات کے سرپرست حضرات کی راہیں پر کہ ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے اصلی قیمت

تجربات و زین اس میں اشتہاری ادویہ بال اڑانے کا صابون۔ عرق۔ پوڈر۔ خضاب۔ ہیر آئل وغیرہ کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں بٹن بنانا۔ موم بتی بنانا چپڑا۔ لاکھ۔ منجن وغیرہ وغیرہ کے بہت سے نسخے مع تراکیب درج ہیں اصلی قیمت رعایتی ۸ر

چشمہ حیات جلق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی۔ اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کی قدیم و جدید تحقیقات۔ اسباب و علامات مفید ہدایات و مجربات اس میں درج ہیں رعایتی قیمت ۶ر

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کس طرح ایک ہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے موجودہ مصائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج کا جدید رسالہ رعایتی ۵ر

سلطنت برطانیہ اور اس کا مستقبل ایک جاپانی پروفیسر نے سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات بیان اور آنے والے پرآشوب زمانہ کے مصائب پر جدید تبصرہ لکھا ہے ۴ر

قسطنطنیہ اس شہر کے مفصل حالات۔ قدیم عمارات۔ خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین ترک بازاروں اور محلوں کے حالات۔ قسطنطنیہ کی گھر بیٹھے سیر اصلی قیمت عمر رعایتی ۱۲ر

فتح قسطنطنیہ سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی اسباب۔ آخری عیسائی بادشاہ کے کارنامے۔ اور وقت فتح کے حالات۔ سلطان محمد فاتح اور کانسٹنٹائن کی خصلت کے موازنات۔ قابل دید کتاب اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۰ر

تاریخ عرب۔ ملک عرب کی تاریخ مسلمانوں کے لئے جاننا ضروری ہے اس کے مطالعہ سے عربوں کی بحری و بری تاریخ کے مناظر نظر آتے ہیں اصلی عمر رعایتی ۱۳ر

تاریخ مراکش۔ افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت مراکش یا مغرب الاقصیٰ کی مفصل تاریخ رقت خیز مناظر۔ اصلی قیمت عمر رعایتی ۱۰ر

تاریخ تیونس و طرابلس شمالی افریقہ کی ان مشہور و نامور اسلامی سلطنتوں کے بحری و بری قابل دید حالات۔ اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۹ر

تاریخ بلاد البحر الاحمر سلطنت الجزائر کے حالات۔ اسلامی شکوہ کا نظارہ رقت انگیز مناظر اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۴ر

حالات ایران سرد حصہ مملکت ایران کے مفصل حالات۔ دلچسپ اموات اور انتظامات وغیرہ کا مرقع اصلی قیمت سرد حصہ عہ رعایتی ۸ر

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات
مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو اتباع سنت
حضرت سرور کائنات محض ہی ہے لیکن جنکو جناب رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب
سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام
غذا نہ کھا سکتے تھے. جب وہ نواب امیر علیخان والیٔ ٹونک
کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے. تو انگریزی سپاہ سالار
فوج آپکے بغیر [illegible] دشمن کے دست میں آگیا. اور جنگ
سے تائب ہوگیا جس کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو
مرید و دست بیعت ہو جاتے. جن سے خدا نے غیب
سے خرچ دیا جن کی دعا سے شیر رام ہو جاتا [illegible] حضرت
سرور کائنات نصیحت کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ملنے کا پتہ۔ منیجر صوفی بنڈی بہاؤالدین (گجرات پنجاب)

شائقین علم [illegible] خرید جلد لو + نعمت مرحوم جہاں حاصل کرو
صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں تخفیف رعایت
یکم صفر سے آخیر ربیع الاول تک

صحیح بخاری} مترجم محشی مطبوعہ [illegible] الاسلام
امرتسر ہشت پارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد [illegible] بلا جلد [illegible]
[illegible] صحیح مسلم مترجم محشی مطبوعہ مطبع القرآن
والسنۃ امرتسر یہ بھی [illegible] کی کتاب ہے اصلی قیمت ۵ رعایتی [illegible]

زینۃ الانسان} منظوم مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب
ساکن [illegible] اصلی قیمت [illegible] رعایتی [illegible]
[illegible] مسلمانوں کو [illegible]
[illegible]
[illegible]

محمد عبدالرحمن تاجران کتب [illegible] دروازہ ملتان

شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام} ان حبوب کے استعمال سے
لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتی ہے ضعف دماغ اور
سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا
کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں. قیمت عـــہ

طلاء- اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے
اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں [illegible] کے اندر دور
ہو جاتے ہیں سارا عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے.
اس کے استعمال سے فربہی- درازی اور قوت مردمی سب
دلخواہ پیدا ہوتی ہے. قیمت عہ

حبوب بواسیر ہر قسم} بادی آبی خونی ہر قسم کی
بواسیر کیلئے اکسیر ہیں. قیمت عہ

سرمہ منور چشم} اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا
[illegible] پانی بہنا- وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک
لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے. قیمت عہ فی تولہ

دوائی خارش ہر قسم} اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم
کی خارش دور ہو جاتی ہے- اس میں خاص صفت یہ ہے کہ
چاہے خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی
ہے قیمت عہ فی تولہ.

ملنے کا پتہ
منیجر شفاخانہ یونانی گجرانوالہ چوک چشمہ

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

الفاروق- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری
مؤلفہ علامہ شبلی [illegible]

سیرت البخاری- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
کی سوانح عمری [illegible]

الفوز العظیم- قرآن کریم کی قسموں کی حکمت. قابل دید
رسالہ- قیمت ۳ر

علم الفقہ- فقہ کی مروجہ کتابیں اور علم پر عالمانہ
بحث. قیمت ۲ر

ثمرات تناسخ- تناسخ کے نتائج ۳ر

نماز اور لعبہ- [illegible] کے احکام اور [illegible] مذاہب کی
عبادتوں سے مقابلہ [illegible] عبادات کی فضیلت ۲ر

سوامی دیانند کا علم و عقل- ۱ر

حدوث وید- قدامت وید کا ابطال دیکھئے ۱ر

الہامات مرزا- مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی
مفصل تردید- مع جواب آئینہ حق نما ۵ر

کلمہ طیبہ- اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ
اور محمد رسول اللہ کی تفصیل و تشریح بڑے لطیف
پیرایہ میں کی گئی ہے. ۱۰ر

شریعت و طریقت- پردہ کا بیان ۱ر

عورت کی زندگی- قابل دید رسالہ ۱ر

حدوث دنیا- آریوں کا رد ۱ر

صحیفہ محبوبیہ- قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ
کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید عہ

رسوم الاسلامیہ- رسوم قبیحہ کی تردید ۱ر

شادی سوگان اور نیوگ ۱ر

بحث تناسخ- تناسخ اور مادہ کا
ابطال قیمت ۲ر

ہدایت الزوجین- نکاح و طلاق کے مسائل اور
بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ۱ر

اسلام اور برٹش لاء- جسمیں سیاست محمدیہ اور قوانین
انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ
اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۵ر

اسلامی تاریخ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
کے حالات مبارکہ. بچوں کیلئے بہت مفید ۱ر

میل ملاپ- اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ ۳ر

[illegible] بدعت- بدعات کا رد ۱ر

الاسلام [illegible]- مسائل اسلام کے احکام ۱ر

اہلحدیث کا مذہب- فرقہ اہلحدیث کے عقائد
کے مستند مسائل کا بیان ۴ر

ملنے کا پتہ
منیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible] مطبع [illegible] گوجرانوالہ [illegible] مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

"تار کا پتہ:- اہلحدیث امرتسر"

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط۔

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۲ نمبر ۱۳

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	[illegible]
روساء و جاگیرداران سے "	[illegible]
عام خریداروں سے "	[illegible]
" ششماہی	[illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولینا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۱۵ء روز جمعہ

انجمن اخوان الصفا

مسلمانوں خصوصاً عالمان اسلام کی اخلاقی حالت جس قدر کمزور بتائی جاتی ہے گو اس میں مبالغہ کو بھی دخل ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ اس مبالغہ کی کچھ نہ کچھ اصلیت ہے۔ حضرت مسیح کا قول سونے سے لکھنے کے قابل ہے جو آپ نے حواریوں کو فرمایا تھا:-

تم زمین کے نمک ہو نمک سے سب چیزوں کا مزہ ٹھیک ہوتا ہے۔ لیکن جب نمک ہی بگڑ جائے تو اسے کون ٹھیک کرے۔

علماء امت مثل نمک کے ہیں انہی سے امت کا مزہ سنورتا ہے اور انہی سے بگڑتا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے

ھل افسد الناس الا الملوک
وعلماء سوء ورھبانھا

لوگوں کو بادشاہوں اور مولویوں نے خراب کیا۔ علماء کا اثر عوام پر ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیے۔ آج جسقدر اسلامی رونق نظر آتی ہے یہ علماء ہی کے دم قدم کی برکت ہے ورنہ کون نہیں جانتا کہ نہ حکومت کی طرف سے مذہبی احکام کی پابندی پر جبر ہے نہ برادری کا خوف۔ ہاں صرف علماء کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے اس لئے علماء کو اپنا منصب ملحوظ رکھکر اس نیت سے کہ ہماری صلاحیت سے دوسروں کی صلاح ہوگی۔ اپنی صلاح کی فکر بھی کرنی چاہیے۔ گو سب علماء اسلام قابل عزت اور واجب التکریم ہیں۔ مگر جو کام ابتدا سے چھوٹے پیمانے پر شروع کرکے آہستہ آہستہ بڑھایا جائے اس کی ترقی طبعی ہوتی ہے۔ اور جو کام ابتدا سے بڑے پیمانے پر شروع کر دیا جائے وہ معقول ترقی نہیں کرتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے سامنے جو بڑے بڑے کالج نظر آتے ہیں ابتدا میں اتنے بڑے نہیں تھے بلکہ پرائمری کے معمولی چھوٹے چھوٹے مدرسے تھے آخر آہستہ آہستہ اتنے بڑے کالج بنے۔

اسی اصول سے چند احباب نے انجمن اخوان الصفا سردست خاص اہلحدیثوں کے لئے قائم کی ہے جو پہلے خود یکجا ہوکر دوسروں پر اثر ڈال سکیں گے۔

اس انجمن کے مختصر قواعد درج ذیل ہیں:-

قواعد انجمن اخوان الصفا

(۱) یہ انجمن اہلحدیث کانفرنس کے ماتحت ہوگی۔

(۲) اس انجمن کی غرض اس کے ممبران کا باہمی میل جول اور اسلامی اخلاق سے ربط ضبط کرنا اور کرانا

(۳) اس کے ممبر تین قسم کے ہونگے۔

(الف) وہ علماء جو علوم عربیہ کے ماہر ہوں۔

(ب) واعظان اسلام جو علوم عربیہ میں کامل مہارت نہ رکھتے ہوں مگر وعظ کرسکتے ہوں۔

(ج) دیگر ہمدردان اسلام۔

(۴) ہر ممبر کا فرض ہوگا۔

(الف) کسی ممبر انجمن کی شکایت غیبت یا ہتک وغیرہ

گلزار احمدی - یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے اصلی قیمت [illegible] فی جلد - رعایتی قیمت [illegible] - مینیجر

نہ کرے۔

(ب) کسی مقام پر کسی ممبر کی غیبت یا ہتک وغیرہ ہوتی ہو تو اُس کا دفعیہ کرے۔ اور اُس کے متعلق غلط فہمی کو باحسن وجوہ دور کرے۔

(ج) ہر ممبر دوسرے ممبر کی حاضر غائب عزت کرے اور توقیر بڑھاوے۔

(د) جو ممبر کسی ممبر انجمن ہذا سے کسی جائز کام میں دینی ہو یا دنیاوی مدد چاہے تو حتی الامکان اُسمیں مدد دے۔

(۵) وقت داخلہ اقرار نامہ کے ایک فرد پر دستخط کر کے ناظم انجمن کے پاس بھیجدے۔

(۶) ہر ممبر کے پاس چند کاپیاں قواعد اور چند اقرار نامے رہیں گے جو دوسرے لوگوں کو ممبر بنانے کیلئے کام دیں گے۔

(۷) ہر ممبر کے پاس ایک کاپی ہوگی جس میں ممبروں کا نام درج ہونگے۔ ہر جدید ممبر کی اطلاع ناظم کو پہنچیگی اور وہ کل ممبران کو اطلاع کریگا۔ اور وہ ممبران اُس اپنی کاپی میں اُس جدید ممبر کا نام معہ پورے پتہ کے درج کریں گے۔

(۸) بغرض اخراجات داخلہ ممبری ۸ر ہوگا۔ مزید امداد شکریہ سے قبول ہوگی۔ بوقت ضرورت مزید چندہ ہونا بھی ممکن ہے

(۹) اگر کسی ممبر نے خلاف ورزی کی تو مجلس شوریٰ بعد ثبوت اُس کو انجمن سے خارج کر دے گی۔ اور اگر وہ پھر داخل ہونا چاہے گا تو تحریری توبہ نامہ اور داخلہ لیکر داخل کیا جاوے گا۔

(۱۰) اس انجمن کے انتظام کے لئے ایک مجلس شوریٰ بھی ہوگی جس میں صدر اور ناظم کے علاوہ، ممبر ذیل ہوں گے۔

سر دست اس انجمن کے صدر مولینا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری اور ناظم ابوالوفا ثناء اللہ مقرر ہوئے۔ اور ممبران مجلس شوریٰ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی مولوی عبیدالرحمن صاحب مظفرنگری (سیکرٹری اہلحدیث کانفرنس) مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی اور مولوی منیر خان صاحب [illegible]پوری مقرر ہوئے ہیں۔ باقی کی جگہ ہنوز خالی ہے۔

امید ہے ناظرین کرام اور ہمدردان اسلام اور بہی خواہان **ملت** خیر الانام اس انجمن کی نسبت نہ صرف اپنی رائے لکھیں گے بلکہ منظوری سے بھی اطلاع دینگے۔

نوٹ:۔ جو صاحب منظور کریں باقاعدہ کم از کم ۸ر داخلہ ساتھ بھیجدیں۔ فہرست ممبران درج اخبار ہوتی رہیگی۔

جونپوری قاضی کا ایک بھائی

ناظرین سمجھتے ہونگے کہ جونپوری قاضی عرصہ ہوا انتقال کر چکے۔ مگر ان کو معلوم نہیں ہوگا کہ پنجاب کے ضلع راولپنڈی میں ایک صاحب اُن کے بھائی بندوں میں سے موجود ہیں۔

آپ کا نام ہے حکیم قاضی عبدالاحد آپ ایک جامع اوصاف عالم ہیں۔ بڑا وصف آپ میں یہ ہے کہ آپ جس کے جواب میں قلم اٹھاتے ہیں۔ اتنی گالیاں دیتے ہیں کہ اُس بے چارے کو اپنی شرافت میں بحکم ؎

ولقد مررت علی اللئیم یسبنی
فمضیت ثمۃ قلت لا یعنینی

بجز خاموشی کے چارہ نہیں رہتا تو قاضی کو اس میں اپنی فتح سمجھ کر شیخی بھگارنے کا موقع ملجاتا ہے۔

پشاور میں جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقع پر قاضی صاحب مذکور نے ایک اشتہار دیا تھا جس میں چند سوال ارکان کانفرنس پر کئے تھے اُنکے جوابات ارکان کانفرنس کی طرف سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳ر جمادی الاول مطابق ۱۰ر اپریل ۱۹۱۴ء میں دئے گئے۔ اب اُن کے جواب الجواب میں قاضی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں آپ نے صادق اہلحدیث اور کاذب اہلحدیث کی تمیز کرنے کا دعوے کیا ہے۔ ہم نے اس کتاب کو بڑی خوشی سے دیکھا ہمارا خیال تھا کہ جو کام آج تک مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے نہ ہوا قاضی صاحب نے کیا ہوگا۔ کیونکہ آپ کو اصول و معقول دانی کا دعوے ہے مگر افسوس ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

قاضی صاحب کو چاہئے تھا کہ صادق اور کاذب اہلحدیث جانچنے کے لئے اہلحدیث کی جامع مانع تعریف کرتے۔ اگر وہ بدیہی ہوتی تو بداہت پر چھوڑ دیتے اگر نظری ہوتی تو اُس کو مدلل کرتے۔ اُس کے بعد فریقین یعنی کانفرنس کے ممبروں کے اقوال و افعال کو اور اپنے اور اپنے ہمخیالوں کے اقوال کو اُس کسوٹی پر کستے بقول ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

جو کھرا ہوتا اُس کو کھرا کہتے جو کھوٹا نکلتا اُس کو کھوٹا قرار دیتے۔ لیکن ایسا تو وہ کرے جس کو تحقیق حق پر غرض ہو جس کو یہ غرض نہ ہو بلکہ یہی مقصود ہو کہ اپنے مخالف کی توہین اور بدنامی کرے وہ جو کچھ کرے اُسکو جائز ہے۔

قاضی صاحب کو سب سے بڑا رنج یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس میں جو لفظ "کانفرنس" ہے یہ بہت بُرا ہے کیونکہ یہ لفظ غیر عربی ہے۔ جواب دیا گیا کہ آپ بھی تو غیر عربی (پنجابی اردو وغیرہ) بولتے ہیں یہانتک کہ انگریزی کے الفاظ (فیر۔ کالم وغیرہ) بھی آپ نے لکھے ہیں۔ اس کا جواب آپ نے دیا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ فیر انگریزی لفظ ہے نیز میں یہ کہتا ہوں کہ اپنے مذہبی کاموں میں بلا ضرورت غیر عربی الفاظ نہیں بولنے چاہئیں۔ مگر باوجود اس کے آپنے اپنی اسی کتاب میں "**پبلک**" کا لفظ بلا ضرورت بولدیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

اس پرچہ میں جہالت بھی ہے اور بے انصافی بھی اور بدنیتی اور **پبلک** کو دھوکہ دہی بھی ہے ص۲۴۷

حالانکہ پبلک کی بجائے (عوام) کا لفظ ملتا ہے۔

مولانا! اسی کو کہتے ہیں ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

کیسا زمانہ ہے دیکھا کہ ہمارے قاضی تو ایسے ایسے ضروری اور اہم امور میں غلطاں پیچاں ہیں۔ کہ غیر عربی لفظ کیوں بولا۔ سچ ہے ؎

ahmadimuslim.de

سنتوں (چشم بد دور) میں آپ نے یہاں کر
نمونہ میں خلق رسول امیں کے

دوسری علمی غلطی جو قاضی صاحب نے کی ہے جس سے اُن کی وقعت اہل علم کی نگاہ میں بہت کچھ کم ہو جائیگی یہ ہے کہ انہوں نے اصول مناظرہ کو ملحوظ نہیں رکھا

علم مناظرہ کا بنیادی اصول ہے کہ جو بات دلیل میں پیش کی جائے وہ یا تو بدیہی ہو یا کم سے کم مسلمہ فریقین۔ اختلافی اور متنازعہ فیہ امر کو دلیل کی جگہ پر لانا گویا دھوکہ دینا یا خود دھوکہ کھانا ہے۔ مثلاً مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کا مناظرہ ہو تو مسلمان قرآن سے دلیل نہیں لاسکتے کیونکہ غیر مسلم کو قرآن مسلم نہیں۔ شیعہ اور سنی کے مناظرہ میں قرآن تو پیش ہو سکتا ہے مگر صحیح بخاری یا کلینی دلیل میں پیش نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح مقلدین اور اہلحدیث کے مناظرہ میں از روئے دلیل قرآن اور صحیح بخاری تو پیش ہو سکتی ہے۔ مگر درمختار وغیرہ پیش نہیں ہو سکتی۔ غرض ہر ایک نزاع میں زیر بحث دلیل وہی امر پیش ہو سکتا ہے جو متنازعہ نہو ورنہ فریق مخالف کو کہنے کا حق ہے کہ میرے نزدیک یہ دعوے ثابت نہیں کیونکہ جس دلیل سے یہ ثابت کیا گیا ہے میرے نزدیک وہ دلیل بھی صحیح نہیں۔

قاضی صاحب نے اس منقول اور معقول قاعدہ کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کی۔ ساری کتاب میں اپنے مخاطب کو اُن دلائل سے الزام دیتے گئے ہیں جو اُس کے نزدیک مسلّم نہیں۔ ناظرین جانتے ہیں کہ ہم اہلحدیثوں کا مذہب ہے کہ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلّم داشتن

یعنی دین میں دو ہی چیزیں حجت ہو سکتی ہیں ایک قرآن دوسری حدیث۔ ان دو کے سوا اور کوئی چیز اس درجے کی حجت اور دلیل نہیں کہ کسی معقول وجہ سے بھی اُس کا خلاف نہ کیا جائے مثلاً کسی امر میں صریح آیت یا صحیح مرفوع حدیث آجائے تو اُس میں تو چون و چرا کی گنجائش نہیں رہ سکتی اُس کا خلاف کسی طرح جائز نہیں۔ لیکن کسی مسئلہ میں اقوال صحابہ یا اقوال تابعین ہوں تو اُس مسئلہ پر عمل کرنا یا اُسکا اعتقاد رکھنا مناسب بلکہ انسب ہے لیکن ایسا نہیں کہ کسی منقول یا معقول وجہ سے اُس کا خلاف جائز نہو۔ اور اگر کوئی کرے تو اُس کو ویسا ہی مجرم سمجھا جائے جیسا کہ وہ شخص مجرم ہے جو قرآن یا حدیث کا خلاف کرتا ہے (ہرگز نہیں) اس لئے کہ قول کا رتبہ قائل کی طرح ہوتا ہے جس درجے کا قائل ہے اُسی درجے کا قول ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ امت میں سے کوئی ایک فرد یا سب ملکر بھی رسول کے درجے تک نہیں پہنچ سکتے رسول ہر حال میں رسول ہے اور امتی ہر حال میں امتی ہے۔ اس لئے کسی امتی کا قول رسول کے قول کی طرح حجت شرعی نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے مختصر بیان ہم اہلحدیثوں کے مذہب کا جو کہتے ہیں ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
در دانہ درج مصطفےٰ ہے
اصولی و عالم و حکیم و دینی
کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی
باہا کے ہاں سے کون لایا
جس نے پایا یہیں سے پایا

مگر قاضی صاحب اور اُن کے ہمخیالوں کا مذہب ہے کہ اقوال الرجال مفسرین وغیرہ بھی حجت ہیں۔ بہت خوب چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر بحکم قاعدہ علم مناظرہ جس امر میں نزاع ہو اُس کو دلیل میں انہیں لانا چاہئے لیکن قاضی صاحب نے ساری کتاب میں اس اصول کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ وہ برابر اپنے مخاطب کو مفسرین کے اقوال سے الزام دیتے رہے ہیں۔ فالعجب وضیعۃ الادب جسکو سنکر وہ کہتا ہے ؎

چو لب بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

قاضی صاحب کو ہم اُن کے علم و فضل کا واسطہ دیکر کہتے ہیں کہ مہربانی کرکے مضمون لکھتے ہوئے اور نہیں تو قرآن کے بیان کردہ طریق مناظرہ کو تو ضرور مدنظر رکھا کریں جو یہ ہے:۔

قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا۔

(اے نبی تو میرے بندوں کو کہدے کہ بات جو کریں اچھی کیا کریں شیطان اُن میں عداوت پھیلاتا ہے کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے)

چیلنج آج عرصہ بارہ سال کا ہوا ہے کہ خاندان غزنویہ (رضی اللہ عنہم) اور اُن کے ہمراہ مولوی صاحب بٹالوی وغیرہ نے میرے ساتھ مخالفت اٹھائی ہے جس کے متعلق فریقین سے متعدد تحریرات شائع ہوئیں۔ یہاں تک کہ علماء آرہ نے بحیثیت منصف کے فیصلہ کیا مگر فریق ثانی پر اس کا کوئی اثر نہوا۔

مقام حیرت ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری نے علماء آرہ کو اپنا منصف منظور کیا تاہم اُن کے فیصلے کو منظور نہ کیا اور برابر برسر جنگ رہے باوجودیکہ اس فساد سے بفضلہ تعالےٰ میرا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ اور انشاء اللہ نہ ہوگا۔ لیکن قوم میں آئے دن کے فسادات اچھے نہیں۔ ایک فریق دوسرے سے الگ ہر ایک دوسرے کی غیبت کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے وقت کی تو ہمیں پرواہ نہیں۔ روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ اسی کتاب زیر بحث پر غور کیجئے۔ جناب قاضی عبدالاحد صاحب راولپنڈی سے چل کر زیرہ ضلع فیروزپور میں طبع کتاب کیلئے چندہ مانگنے گئے جہاں سے ایک کافی رقم اُن کو ملی جو سب کی سب مع شئے زائد اس کتاب کے طبع پر خرچ ہوئی نتیجہ کیا؟ یہی کہ ممکن ہے چند کس بجھ سے اور اہلحدیث کانفرنس سے بدگمان ہو جاویں اور چند کس قاضی صاحب اور اُن کے اعوان کی بدگوئی کریں اس کے سوا کون سا ضروری مسئلہ طے ہوا۔ ساری کتاب کو پڑھا جائے۔ بجز اُن پرانی گالیوں اور بدگوئیوں کو دہرانے کے اور کچھ بھی اُس میں نہ ملیگا جسکا مطلب صرف یہ ہے کہ ؎

وہی فرقت کی بیماری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے

اس لئے اس آئے دن کے فساد بند کرنے کو میں نے بارہا جو تجویز پیش کی آج بھی وہی پیش کرتا ہوں۔ مندرجہ ذیل اصحاب (مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری مولوی

فتوحات اہلحدیث: چیف کورٹ پنجاب۔ ہائی کورٹ اودھ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے اُن کو جمع کیا گیا ہے قیمت ۴ر ملنےکا

محمد حسین صاحب بٹالوی - مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی - قاضی عبد الاحد صاحب راولپنڈی خصوصًا اور ان کے اتباع عمومًا اس تجویز میں میرے مخاطب ہیں - وہ تجویز یہ ہے کہ ایک مجلس خاص اصحاب کی منعقد ہو جس میں آپ صاحبان میرے متعلق اپنا دعوے (خارج از اہلحدیث ہونے کا) پیش کریں - اس کے بعد حسب طریق مناظرہ اہلحدیث کی جامع مانع تعریف کر کے مثبت مدعا دلائل دیں جن کا جواب میرے ذمہ ہوگا تین اصحاب دو عالم اور ایک وکیل یا پیڈ مجسٹریٹ* منصف ہوں فیصلہ جس فریق کے برخلاف نکلے وہ توبہ کرے اور جلسہ کا سارا خرچ بھی وہی ادا کرے میرے خیال میں اس جلسہ کے لئے چار مقام مناسب ہیں - بٹالہ - امرتسر - لاہور - وزیر آباد - امرتسر کا انتظام میں اپنے ذمہ لے سکتا ہوں - لاہور کا بھی ممکن ہے - وزیر آباد میں بھی ہو سکتا ہے انشاء اللہ لیکن چونکہ یہ مجلس باہمی فیصلہ کی ہوگی اس لئے اس میں کوئی غیر اہلحدیث شریک نہ ہوگا - اور شرکاء کی تعداد بیس ۲۰ سے زائد نہ ہوگی - کوئی ایسا شخص جس کے ہونے سے بدمزگی کا اندیشہ ہو نہ ہوگا - بحث تحریری ہوگی جو مع فیصلہ منصفان شائع کیجاوے گی جس کا خرچ بھی فریق مغلوب کے سر پر ہوگا -

ناظرین! کیا میری یہ تجویز نامعقول یا دھوکہ ہے؟ (ہرگز نہیں)

اب میں منتظر ہوں کہ میرے عنایت فرما اپنی خدا ترسی اور محبت قومی کا ثبوت کہاں تک دیتے ہیں؟

نوٹ اس تجویز کے متعلق ہر ایک ہمدرد قوم کی راے درج ہو سکے گی تائید ہو یا تردید مگر واقعات صحیح اور مہذب ہے -

نئے اور پرانے علوم کے عالم

گذشتہ ایام میں ہندوستان کے اندر دو قسم کے اہل علم ہوتے تھے ایک فارسی داں جنکو منشی کہا جاتا تھا - دوسرے عربی دان جو مولوی کے نام سے موسوم ہوتے تھے - مگر آج کے زمانہ میں فارسی کی جگہ انگریزی نے لیکر بڑے زور سے مولویت کا مقابلہ کیا ہے یہاں تک کہ مولوی کے لفظ پر بھی قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے مولوی جماعت کو ایک فائدہ ہوا تو دوسرا نقصان - فائدہ تو یہ ہوا کہ ان کی برادری کے افراد بڑھ گئے جہاں سنو فلاں مولوی صاحب بی اے - فلاں مولوی صاحب ایم اے - نقصان یہ ہوا کہ ایسے مولویصاحبان چونکہ عمومًا احکام شرعیہ کے پابند نہیں بلکہ بعض افراد اس پابندی کو ضروری بھی نہیں جانتے - اس لئے انکی عدم پابندی کو دیکھکر بحکم سد

بیا لائد ہمہ گاوان دہ را

سب علماء بدنام ہوئے - لوگوں کے منہ سے نکلا کہ آجکل کے مولویوں کا کیا اعتبار ہے نہ ڈاڑھی ہے نہ مونچھ نہ نماز ہے نہ روزہ - مگر ہمارا مطلب اس بدنامی اور نیکنامی سے نہیں بلکہ کچھ اور ہی ہے -

وہ یہ ہے کہ علم کی شان ہے جرأت راستبازی وفاشعاری اور ظاہر باطن کی موافقت - اس ہنگامہ قیامت میں جو آج کل بوجہ جنگ ترکاں مسلمانوں پر قائم ہے ہمیں اس آزمائش کا موقع بہت اچھا ملا کہ کون سے علم کے عالم اپنے علم کی شان قائم رکھکر ظاہر و باطن کی موافقت دکھاتے ہیں - ہندوستان میں مختلف مقامات پر جلسے ہوئے جن میں یہی ظاہر کیا گیا کہ ہم مسلمانوں کو ترکوں سے کوئی ہمدردی نہیں یہاں تک کہ بعض مخبوط الحواسوں نے آواز اٹھائی کہ ہم چاہتے ہیں ہمارے مقدس مقامات پر گورنمنٹ انگریزی جلدی قبضہ کر لے - لیکن گورنمنٹ جانتی تھی کہ یہ سب باتیں ظاہرداری کی ہیں اسلئے وہ موقع کی تاک میں رہی یہانتک کہ سہارنپور میں بھی اسی قسم کا ایک جلسہ ہوا جس میں نئے علم کے سب عالموں یعنی انگریزی دانوں نے اپنی جرأت کا ثبوت دیا کہ ترکوں کو جی کھول کر کوسا اور ان سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کیا - مگر جونہی پرانے علم کے ایک عالم یا مولوی حافظ محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند کھڑے ہوئے جلسہ میں کلکٹر صاحب ضلع بھی موجود تھے - حافظ صاحب نے بڑی جرأت سے اصلیت کا اظہار کیا کہ یہ کہنا کہ ہمیں ترکوں سے کوئی تعلق یا ہمدردی نہیں محض جھوٹ ہے - بلکہ سب کچھ ہے لیکن ہم قانون کے پابند ہیں اس لئے ہم بحکم شریعت کسی قسم کی کارروائی اپنی حکومت کے خلاف نہیں کر سکتے - یہ بیان ایسا صاف اور مخلصانہ تھا کہ صاحب کلکٹر ضلع بھی اس پر خوش ہوئے اور ایک بندوق مع کارتوسوں کے حافظ صاحب کو انعام دی -

یہ ہے وہ جرأت جس کی نظیر نئے علم کے عالموں یعنی انگریزی دانوں میں آج تک نہیں ملی یا ہمیں معلوم نہیں ہوئی - سچ ہے الصدق ینجی والکذب یہلک

قادیانی مشن

"کیا خواجہ کمال الدین مرزا صاحب قادیانی کو کافر جانتے ہیں"

اختلاف رائے بجائے خود ایک عمومی امر ہے مگر اختلاف سے مخالفت بری بلا ہے - اسی لئے شریعت نے اختلاف سے مسلمانوں کو روکا ہے وہ اختلاف جو محض اختلاف رائے تک رہے اس کو رحمت بھی کہا ہے - لیکن وہ اختلاف جو اپنی حد سے گزر کر مخالفت کی حدود میں جا گھسے وہ سخت معیوب ہے - اختلاف میں انسان دیانت - راستی اور راستبازی کو نہیں چھوڑتا - ایک فریق دوسرے پر غلط اتہام اور الزام نہیں لگاتا بلکہ جو کچھ کہتا ہے وہ راستی سے کہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس مذہب کی حمایت میں بولتا ہوں وہی مجھکو غلط بیانی کرنے سے منع کرتا ہے - ایسا اختلاف جو مخالفت بلکہ شقاق تک پہنچا ہے - آج کل دنیا میں عمومًا اور مسلمانوں میں خصوصًا بکثرت ہے - مگر ایک ایسے گروہ میں جو تازہ دم فوج کی طرح ایک ایسی صحبت سے بہرہ ور ہو جس کا دعوی ہے کہ جو میری صحبت اور بیعت میں آئیگا وہ صحابہ رسول اللہ میں شامل ہو جائے گا جس کا دعوی ہو کہ میں ساری دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں اس صحبت سے فیضیاب بھی اختلاف کو اپنی حد پر نہ

*میرے خیال میں اس عہدے کے لئے مرزا ظفر اللہ صاحب سب جج سیالکوٹ بہت موزون ہیں جو قانون عدالت کے علاوہ مذہبی امور سے بھی واقف ہیں -

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث دلچسپ قیمت ۲/ ملنے کا

ahmadimuslim.de

رکو سکیں تو سخت افسوس کا مقام ہے۔ ہم سمجھتا ہوں سے مراد ہماری قادیانی پارٹی ہے جس کے بہت پرانے آرگن اخبار الحکم مورخہ ۱۴؍ جنوری میں لکھا ہے:۔

خواجہ کمال الدین اس قدر جرأت اور دلیری سے کام لے رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح (مرزا صاحب) علیہ السلام کو کاذب اور کافر قرار دیتا ہے۔ صفحہ ۹

کوئی ایسا شخص جو خواجہ کمال الدین کو نہ جانتا ہو وہ تو باور کرلے یا کوئی خام عقل کا مخالف سن پائے تو شائد مارے خوشی کے اُس کے منہ سے نکل جائے کہ ؎

"ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی میں"

مگر ہمارے جیسا واقف حال الحکم کے اس دعوے کی کبھی تصدیق نہیں کرسکتا۔ بلکہ اُس کو اُس اختلاف کی نظر جانتا ہے جو اپنی حد سے متجاوز ہو کر مخالفت تک پہنچا کرتا ہے۔ خواجہ صاحب آج تک اپنے آپکو مرزا صاحب کا جان نثار مرید جانتے ہیں مگر دوسرے مسلمانوں کے ساتھ قادیانی پارٹی کی طرح علیحدگی کرنا پسند اور جائز نہیں جانتے۔ نہ اور مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں بس یہی اُن میں ایک عیب ہے۔ باقی رہی اصلیت کہ آیا بلحاظ اُن اختلافی اعتقاد کے قادیانی پارٹی حق پر ہے یا لاہوری۔ سو اس کی بابت ہم اپنی رائے عرصہ ہوا ظاہر کئے ہوئے ہیں۔ اب چونکہ فریقین کا مناظرہ ہونے والا ہے اس لئے ہم اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے نوٹس مناظرہ درج ذیل ہے:۔

صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کا مسئلہ نبوت پر مناظرہ کا چیلنج منظور

۱۴؍ جنوری ۱۹۲۵ء کے الفضل میں صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی طرف سے جو مناظرہ کا چیلنج دیا گیا ہے اُس کے جواب میں مطلع کیا جاتا ہے کہ چیلنج مذکور ہمیں بدیں صورت منظور ہے کہ خود صاحبزادہ صاحب حضرت امیر المومنین جناب مولینا مخدومنا مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ مناظرہ کرنے پر تیار ہوں یا ایک اور صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ فریقین (یعنی جناب صاحبزادہ صاحب اور حضرت مولوی محمد علی صاحب) اپنے عقائد بمعہ دلائل بالتفصیل ایک ہی رسالہ میں شائع کرکے اپنے اپنے حلقوں میں پورے طور پر تقسیم کردیں۔ اور ہر ایک احمدی کو فریقین کے خیالات سے واقف ہونے کا موقع دیں۔

صورت اوّل الذکر میں بھی مناظرہ سے پیشتر فریقین کے لئے اپنے عقائد کو شائع کرنا ضروری ہوگا۔ اور خود صاحبزادہ صاحب کی بجائے کسی اور مناظر کے مقرر کرنے کی شرط تسلیم نہیں کیجاسکتی ان دونوں صورتوں میں سے کسی ایک کے منظور کرلینے پر دیگر شرائط متعلقہ کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ۔ خواجہ صاحب نے کوئی چیلنج نہیں دیا۔ بلکہ صرف صاحبزادہ صاحب سے اپنے عقائد کو شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

(ایڈیٹر پیغام صلح)

عذرِ معقول مگر بے موقع

یکم جنوری کے اہلحدیث میں بعنوان چند ضروری سوال جو مضمون لکھا گیا ہے اُس میں ایک رباعی مندرجہ ذیل تھی:۔

گفت مرزا ثناء اللہ را
میرد اوّل ہر کہ مردودِ خدا است
خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود......... ولیکن گفت راست

اس رباعی کو دیکھکر ہمارے لائق دوست سائل نے افسوس اور عذر کیا کہ میرے سوال کرنے سے (بقول اُن کے) ایسی دل شکن رباعی لکھی گئی۔

ہم اپنے دوست کے اخلاق کی تعریف کرتے ہیں کہ اُن کو کسی کی دل آزاری سے اس قدر احتیاط ہے کہ کسی دوسرے کے کلام میں بھی دیکھنا اور سُننا پسند نہیں کرتے۔ مگر اُن کو یہ یاد رکھنا چاہیے تھا کہ اس رباعی میں جتنے الفاظ ہیں سب کے سب جناب مرزا صاحب کے قلم سے شائع ہیں۔ ۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں مرزا صاحب کھلے لفظوں میں یہی لکھتے ہیں کہ جو خدا کے نزدیک مردود اور ملعون ہوگا وہ پہلے مرجائیگا۔ شاعر نے اُسی کی طرف اشارہ کیا ہے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا اس لئے نہ شاعر پر الزام ہے نہ ناقل پر نہ آپ پر نہ کسی پر۔ تاہم آپکی بڑھی ہوئی احتیاط کی ہم قدر کرتے ہیں جزاک اللہ

بقیہ اثبات سنیت رفع الیدین

دلائل مانعین رفع حدیث دوم

سنن ابی داؤد میں ہے:۔

عن براءٍ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود؛

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب اٹھاتے تھے اور پھر ایسا نہ کرتے تھے (یعنی رفع یدین نہ کرتے تھے)

اس روایت پر امور قادحہ حسب ذیل ہیں:۔

(ا) سنن ابی داؤد میں ہے:۔

امام ابو داؤد (جو اس حدیث کے مخرج ہیں) نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہے (یعنی ضعیف ہے) اور روایت کیا اس حدیث کو ہشیم۔ خالد اور ابن ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے۔ اور ان تینوں میں سے کسی نے کلمہ ثم لا یعود (یعنی پھر رفع یدین کی) کا ذکر نہ کیا۔

(ب) جزء رفع یدین میں ہے۔

سفیان نے کہا جب شیخ (یزید بن ابی زیاد) بوڑھے ہوگئے لوگوں نے اُن کو ثم لا یعود (یعنی پھر رفع یدین نہ کرتے تھے) سکھلا دیا تو وہ ثم لا یعد کہنے لگے۔ اور بخاری نے کہا جن حفاظ (یعنی ثوری شعبہ۔ زہیر) نے یزید بن ابی زیاد سے پہلے سُنا تھا اُس وقت وہ ثم لا یعد نہ کہتے تھے۔

(ج) تنویر العینین میں ہے:۔

اس حدیث کو ابن مدینی امام احمد اور دار قطنی

ahmadimuslim.de

نے مردود کہا ہے۔

(د) مسک الختام میں ہے :-

سفیان بن عیینہ نے کہا یزید نے کوفہ جانے سے قبل مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی تو انہوں نے ثم لا یعود کا کلمہ اس میں ذکر نہ کیا تھا۔ لیکن جب وہ کوفہ سے واپس ہوئے تو اس کو زیادہ کر دیا اور حمیدی وغیرہ نے کہا ہے کہ یزید بن ابی زیاد کا حافظہ آخر عمر میں خراب ہو گیا تھا۔ اور اسی نسیان اور غلطی کی وجہ سے انہوں نے کلمہ ثم لا یعود اضافہ کر دیا اور جو بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ امام ابوداؤد نے اپنی سند خاص کی وجہ سے اس حدیث کی تضعیف کی ہے مگر یہ تاویل قابل اعتبار نہیں ہے کیونکہ شریک اور ابن ابی زیاد اس روایت میں منفرد ہوئے ہیں۔ اور پھر اس سند کا ضعف ثابت ہوا تو وہ حدیث ساقط الاحتجاج ہو گئی۔ کیونکہ اس حدیث کی دوسری سند نہیں ہے۔

(ک) تنویر العینین میں ہے :-

ترمذی نے عدم رفع کی حدیث کو گو حسن کہا ہو مگر ثم لا یعود کا کلمہ یزید بن ابی زیاد سے سوا شریک کے اور کسی نے روایت نہیں کیا اور شریک ضعیف راوی ہے اور ترمذی نے جامع ترمذی میں اس کو بہت جگہ ضعیف کہا ہے۔

(و) تلخیص الحبیر میں ہے :-

حفاظ نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ اس حدیث میں جو کلمہ ثم لا یعود کا ہے وہ یزید بن ابی زیاد کا قول ہے۔

(ن) سنن نسائی کے حواشی جدیدہ میں ہے :-

دارمی نے کہا امام احمد نے اس حدیث کو صحیح نہیں بتایا۔ اور اس حدیث کو بخاری۔ احمد۔ یحییٰ۔ دارمی۔ حمیدی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ اور یحییٰ بن محمد کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یہ حدیث بیکار ہے۔

(ح) کتاب مذکورہ میں ہے :-

بیہقی نے کہا میں نے حاکم سے یہ کہتے سنا کہ یزید بن ابی زیاد اپنے حافظہ کے زور پر حدیثیں بیان کرتے تھے۔ لیکن جب وہ بوڑھے ہو گئے تو اُن کا حافظہ خراب ہو گیا۔ پھر وہ اسانید کو مقلوب اور متون میں زیادتی کرنے لگے۔ اور اُن کو اسمیں کوئی تمیز نہ رہی اور حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کو ابراہیم بن یسار سے روایت کیا ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ یزید بن ابی زیاد سے کہ ہمیں اُن کو روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے وہ نقل کرتے ہیں براء بن عازب سے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تھے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے۔ سفیان نے کہا جب میں کوفہ میں آیا تو میں نے (یزید بن ابی زیاد) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے اور پھر رفع یدین نہ کرتے تھے" لہٰذا میں نے گمان کیا کہ لوگوں نے اُن کو کلمہ ثم لا یعود سکھلا دیا ہے۔

(ط) کتاب الضعفاء ابن حبان میں ہے :-

یزید بن ابی زیاد سچے راوی ہیں مگر جب وہ بوڑھے ہو گئے تو اُن کا حافظہ مختلط ہو گیا۔ اور جو کچھ لوگ اُن کو سکھلاتے تھے اُس کو سیکھنے لگے۔ پس جن لوگوں نے اُن سے اوائل عمر میں قبل روانگی کوفہ کے سُنا ہے وہ سماع صحیح ہے اور جن لوگوں نے اُن سے آخر عمر میں کوفہ میں سُنا ہے وہ کچھ چیز نہیں۔ (باقی باقی)

دو مختلف یا متعارض حدیثوں میں توفیق-

متعلق مذاکرہ نمبر ا موہ حشیم

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری

یہ مذاکرہ علمیہ جیسا مفید اور کارآمد ہے خود اسکے عنوان سے ظاہر ہے یہ بحث فن حدیث کی ایک بڑی عظیم الشان شاخ ہے اور اُس کا ایک خاص باب جس کو وسعت نظر اور فقاہت دونوں ہی سے تعلق ہے جو محدثین اپنی کثرت روایت و سیلان حفظ و وسعت نظر کے ساتھ فقاہت کا حصہ رکھتے وہی اس میں کلام کرتے ہیں ان میں امام شافعی۔ امام بخاری وغیرہ خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ امام شافعی کی کتاب اختلاف الحدیث ہے یا رسالہ امام شافعی جو طبع ہو چکی ہیں قابل مطالعہ و قابل قدر تصنیف ہے۔ امام شافعی کی کتاب۔ الام (جس کا ایک جزو یہ کتاب اختلاف الحدیث ہے) اس بحث سے مملو ہے۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ کتاب الام فن فقہ میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ امام قتیبہ کی کتاب تاویل الاحادیث بھی اس فن کی مشہور کتاب ہے۔ جو مصر میں طبع ہو چکی ہے۔ امام طحاوی کی کتاب معانی الآثار جو ہندوستان میں بھی طبع ہو چکی ہے وہ بھی اسی بحث سے بھری پڑی ہے۔ اسی وجہ سے امام طحاوی کو طبقات مجتہدین میں شمار کیا گیا ہے باوجود اسکے کہ اُن کا میلان حنفیت کی جانب ہے۔ تاہم اسی کتاب میں سینکڑوں مقام میں مذہب حنفی سے الگ ہو کر مجتہدانہ کلام کیا ہے۔ امام بخاری (جو امام المحدثین کے لقب سے ممتاز ہوئے) کی گو اس خاص باب میں کوئی مستقل تصنیف نہیں ہے لیکن صحیح بخاری کے تراجم ابواب کا ایک بڑا حصہ اسی کی نذر انہوں نے کیا ہے اور منجملہ دیگر مقاصد کے تراجم ابواب کا یہ ایک بڑا مقصد ہے۔ شراح صحیح بخاری نے اس میں بڑی مبسوط بحثیں اپنے اپنے مقام پر لکھی ہیں امام ابن خزیمہ کی گو کوئی مستقل تالیف اس باب میں میری نظر سے نہیں گزری لیکن اُن کا دعوےٰ تھا کہ لا اعرف حدیثین متضادین فمن کان عندہ فلیاتنی لا ؤلف بینہما۔ شرح الفیۃ العراقی۔ یعنی میرے علم میں ایسی حدیثیں نہیں ہیں جن میں تعارض اور اختلاف ہو۔ اگر کسی کے پاس ایسی حدیثیں ہوں تو وہ میرے پاس لائے کہ میں اُن میں توفیق دوں۔ ان مصنفین نے بھی اس فن کا استیعاب نہیں کیا ہے بلکہ اصول بتائے ہیں کسی نے اختصار کے ساتھ کسی نے بسط کے ساتھ۔ جزئیات کا ضبط ہر فن میں مشکل ہے بالخصوص اس میں کہ انسان کی فہم مختلف ہوتی ہے یہ بھی طرح

ahmadimuslim.de

ممکن ہے کہ جن دو حدیثوں میں عمر تخالف خیال کر رہا ہے زید کے خیال میں تخالف نہو۔ یا عمر نے توفیق کی دوسری صورت خیال کی زید کا مبلغ علم اُس کے خلاف کہہ رہا ہے۔

دو حدیثوں میں تطبیق و توفیق کے لئے شواہد یا سند کا ہونا ضرور ہے۔ قرینہ لفظیہ ہو یا معنویہ یا اسی طرح کا کوئی اور مرجح (یہ ایک جملہ معترضہ تھا)

جناب مولینا ابو الوفا صاحب نے اس عنوان کا مذاکرہ اخبار گہربار اہل حدیث میں قائم کر کے اہل اسلام پر عموماً ایک بڑا دروازہ علم کا کھولنے کا قصد فرمایا ہے۔ اگر یہ مذاکرہ علمیہ قائم رہا اور اہل علم نے اس طرف توجہ کی تو بڑے بڑے شکوک لوگوں کے رفع ہو جائیں گے جو فن حدیث کے متعلق اُن کی کم علمی سے ہوا کرتے ہیں واللہ الموفق وھو ولی التوفیق

مذکورہ دو حدیثوں میں توفیق کمترین کے خیال ناقص میں یہ ہے کہ حدیث کل مولود یولد علی الفطرۃ میں فطرۃ سے مراد توحید ہے (جیسا کہ خود جناب مولانا ابو الوفا صاحب نے بھی اس کی جانب اشارہ فرمایا ہے) اس پر دو سندیں ہیں۔ پہلی سند قرینہ لفظیہ سیاق ہے جو اس حدیث کے دوسرے جملے میں ہے فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کیونکہ یہودیت اور نصرانیت اور مجوسیت اس حدیث میں فطرۃ کا قسیم واقع ہوئے اور یہ تینوں توحید کے ضد و مخالف ہیں اس لئے فطرۃ سے توحید مراد ہے۔ حدیث کے دونوں جملوں کے ملانے سے مطلب یہ پیدا ہوا کہ ہر بچہ توحید[51] پر پیدا ہوتا ہے لیکن توحید کے خلاف اُس کے ماں باپ اُسے یہودیت کی تعلیم کرتے ہیں یا نصرانیت کی یا مجوسیت کی۔ جس طرح حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں مولی کے معنی باوجود متعدد[52] ہونے کے مولی سے محب اور دوست مراد لیا جاتا ہے۔ اور سند میں قرینہ لفظیہ سیاق حدیث پیش کیا جاتا ہے جو اسی حدیث کا آخری جملہ ہے (اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ) اے خدا جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اُس سے دشمنی رکھے اُسے تو دشمن رکھ۔ اس آخری جملے نے بتا دیا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں مولی سے مراد محب ہے جو عدو کا مخالف ہے۔

دوسری سند اس دعوے پر کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ میں فطرۃ سے مراد توحید یعنی دین آلہی ہے آیہ کریمہ قال اللہ تعالی فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ سورہ روم (اپنا چہرہ دین آلہی یعنی توحید کی طرف سیدھا کرو یکسو ہو کر۔ لازم پکڑو اللہ کی فطرۃ کو جس پر تمام لوگوں کو پیدا کیا خدا کی تخلیق میں کچھ بدلنا نہیں ہے۔ یہی یعنی فطرۃ یا فطرۃ کو لازم پکڑنا سیدھا دین ہے) اس آیہ کریمہ میں فطرۃ اللہ کے قبل دین آلہی کا لفظ وارد ہوا جس کی طرف چہرہ سیدھا کرنے کا حکم دیا گیا اسکے بعد فطرۃ کا لفظ وارد ہوا۔ اور اُس کے التزام کا حکم دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ یہ فطرۃ ایسی چیز ہے جسے انسان چھوڑ سکتا ہے جس طرح دین آلہی چھوڑ سکتا ہے لیکن دونوں کے التزام کا حکم دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فطرۃ سے جبلی چیزیں نہیں مراد ہیں جو بدل نہیں سکتیں بلکہ یہ وہی دین آلہی مراد ہے جس کے التزام کا حکم پہلے جملہ میں دیا گیا ہے۔ پس اس آیت کا سیاق بتا رہا ہے کہ فطرۃ اللہ سے مراد دین آلہی ہے اور خود فطرۃ اللہ کی عبارت کی ترکیب نحوی بتا رہی ہے کہ فطرۃ اللہ سے مراد جبلی چیزیں نہیں ہیں۔ آگے اس آیت کا سیاق کہہ رہا ہے کہ ذالک کا اشارہ یہی فطرۃ اللہ یا التزام فطرۃ اللہ ہے جس کو دین آلہی کہا گیا۔ پس سیاق آیت سے بھی معلوم ہوا کہ آیہ میں فطرۃ اللہ سے مراد توحید و دین آلہی ہے۔ اور جب آیہ میں یہی معنی مراد لیا گیا جس میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے کہ تمام لوگوں کی خلقت اسی فطرۃ اللہ پر واقع ہے۔ پس حدیث کل مولود میں بھی یہی معنے مراد ہیں کیونکہ اس حدیث میں بھی یہی کلیہ فطر الناس علیہا کا مذکور ہے۔

ایک دوسری حدیث میں بھی یہی فطرۃ کا لفظ وارد ہے اور وہاں فطرۃ سے اسلام یا دین آلہی مراد ہے فرمایا۔ خمس من الفطرۃ یعنی پانچ باتیں فطرۃ سے ہیں۔ ناخن ترشوانا لب کے بال ترشوانا بغل اور زیر ناف کے بال صاف کرنا۔ ختنہ کرنا۔ انگلیوں کے جوڑوں کو خوب دھونا۔ یہاں بھی فطرۃ سے جبلت نہیں مراد ہے بلکہ وہی دین آلہی مراد ہے۔

رہی یہ بات کہ دین آلہی یعنی توحید کو فطرۃ سے کیوں تعبیر کیا۔ یہ ایک ایسی بحث ہے کہ اس پر مدتوں...... خامہ فرسائی کیجا چکی ہے اور یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ دین آلہی بالکل فطرۃ انسانی کا مقتضے ہے۔ اگر اسباب خارجی نہ پیدا ہوں تو انسان دین آلہی (توحید) یعنی اسلام ہی کو اختیار کرے گا اور بس۔ لیکن خارجی اسباب (ماں باپ کی تعلیم قوم کا پاس یا قومی اور ملکی رسم و رواج کی پابندی یا طمع دنیاوی وغیرہ وغیرہ) ایسے پیش آتے ہیں جن کی وجہ سے انسان اسلام یا دین آلہی کو ترک کر کے مشرک وغیرہ بن جاتا ہے جسکو فابواہ یہودانہ سے تعبیر کیا حالانکہ کچھ ماں باپ کی خصوصیت نہیں ہے یہ ایک اتفاقی جملہ ہے بعض اتفاق استاد کا اثر قوم کا اثر بھی پڑتا ہے اور اس کی وجہ سے دین آلہی فطرۃ سے الگ ہو جاتا ہے۔

لیکن دوسری حدیث اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوہ واذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الی ما جبل علیہ (جب سنو تم کہ کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل گیا تو اُس کا یقین کر لو اور جب تم کسی آدمی کو سنو کہ اپنی جبلت سے بدل گیا تو اُسے نہ مانو وہ لامحالہ اپنی جبلت کی طرف پلٹے گا)۔

اس حدیث میں خلق سے مراد اُس کی طبیعت اور جبلت یا مزاج ہے کسی کو خلاق عالم نے شیر کا مزاج دیا ہے کسی کی طبیعت بکری جیسی بنائی۔ کسی کی طبیعت میں حاتم کا خاصہ ہے۔ کسی کی طبیعت میں عرقوب جیسی بخیلی کا نمونہ۔ کوئی ذہانت میں آفت کا پتا ہے۔ کوئی غائت درجہ کا غبی۔ کوئی قسی القلب ہے۔ کوئی رقیق القلب کوئی منصف مزاج ہے کوئی ظالم۔ اسی کو فرمایا۔ الا ان بنی آدم خلقوا علی طبقات شتی یعنی بنی آدم مختلف طبقے پر پیدا کئے گئے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ خلاق عالم

---

۵۱ یعنی اگر کوئی خارجی سبب پیش نہ آئے تو انسان کی طبیعت توحید آلہی اختیار کریگی اور بس +

۵۲ مولی کے معنے محبت۔ حاکم۔ غلام۔ تابعدار۔ ناصر وغیرہ ہیں

نے جس کی جیسی طبیعت اور مزاج بنا دیا ہے اُس سے وہ بدل ہی نہیں سکتا اگرچہ ہزاروں تکلف سے اُسے چھوڑنا چاہے پھر بھی کبھی نہ کبھی اُس کا ظہور ہو جائیگا۔ اسی کو شیخ نے ایک مختصر جملے میں ادا کیا ہے ؎

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود

ایضاً از مولوی عبدالحمید صاحب

(از حیدرآباد دکن)

علامہ ابن تیمیہؒ نے کہا فطرۃ سے مراد دین ہے۔ لہٰذا پہلی حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اُس میں اسلام کے قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہے مگر چونکہ تقدیر الٰہی میں اُس کا یہودی نصرانی یا مجوسی ہونا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ یہودی نصرانی یا مجوسی کے گھر پیدا ہوتا ہے اور اُس کے ماں باپ اُس کو تہوید یا تنصیر کی طرف لے جاتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر اس کا یہ مطلب ہوا کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا غیر ممکن ہے ؎

سچ ہے نہیں ملتا جو مقدر کا لکھا ہو

اب دوسری حدیث کو لیجئے جس کے معنی بالاختصار یہ ہیں کہ ؎

ممکن ہے ٹل جائے جبل اپنے مقر سے
لیکن کبھی تبدیل جبلت نہیں ہوتی

مطلب یہ کہ ہر ایک چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ نادانی اور دانائی مثلاً کسی شخص کی جبلت میں شقاوت مقدر کی گئی ہے تو اگر اُس کی ہزار تعلیم و تربیت کی جائے لاکھ تدابیر عمل میں لائی جائیں اور کیسے ہی وعظ و پند کی جائے وہ کبھی سعید نہیں ہونے کا ؎

اگر صد باب حکمت پیش ناداں
بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

خلاصہ یہ کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا غیر ممکن ہے جف القلم بما ہو کائن۔ اب اگر دونوں حدیثوں کے مطالب کو ملایا جائے تو دونوں کا مطلب ایک ہی نکلے گا کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا ممکن نہیں[1]۔ پس معلوم ہوا کہ دونوں حدیثوں میں تطبیق تامہ ہے اور کسی قسم کا معناً تعارض یا تخالف نہیں۔ اور اعلیٰحضرت حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) کی ہر حدیث کی یہی حالت ہے مگر علم فراواں عقل سلیم تلاش بے پایاں اور چشم بینا چاہیئے۔

ایڈیٹر ہر ایک مذاکرہ کی مدت دو مہینے مقرر ہے جو ختم ہے۔ لہٰذا یہ مذاکرہ بھی ختم کیا جاتا ہے۔ خاکسار ایڈیٹر کی رائے کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کی اصل عادت نہیں بدلتی اُس کا تعلق بدل جاتا ہے۔ مثلاً اپنے خلاف منشا سننے یا دیکھنے سے رنجیدہ ہونا ایک جبلت ہے یہ نہ بدلے گی۔ البتہ یہ بدل جائے گا کہ کسی زمانہ وہ اسلام کو اپنے خلاف منشا جانتا تھا مگر اب کفر کو خلاف منشا جانتا ہے تو جتنا وہ اسلام پر رنجیدہ ہوتا تھا اتنا ہی اب کفر پر رنجیدہ ہوگا جسکی مثال حضرت عمرؓ وغیرہ کافی ہیں۔ یہ مطلب ہے دوسری حدیث کا۔

انسان کا اپنے خالق سے ایک تعلق ہے جسکو فلسفی اصطلاح میں علت و معلول کا تعلق کہا جاتا ہے اُس تعلق کا نام حدیث اول میں "فطرت" ہے وہ تعلق تبدیل نہیں ہوتا اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ۲۱ ع۲)

یعنی اُس فطرت (تعلق) کو ملحوظ رکھو جس پر خدا نے سب لوگوں کو پیدا کیا ہے اُس فطرت میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہ طریقہ بڑا مضبوط ہے مگر بہت سے لوگ اس تعلق کو نہیں جانتے"

اس آیت اور حدیث میں جس فطرت (تعلق) کا ذکر ہے توحید اس کے بہت قریب ہے۔ اسلئے جن مفسرین اور شارحین نے اس فطرت سے توحید مراد لی ہے وہ بلحاظ قرب کے صحیح ہے ورنہ توحید اس کا مصداق نہیں کیونکہ اس فطرت کے حق میں لَا تَبْدِيْلَ (غیر متبدل) فرمایا ہے اور توحید کو تو ہم متبدل پاتے ہیں کہ ایک وقت میں ایک شخص موحد ہے تو دوسرے وقت میں مشرک ہو جاتا ہے۔ علاوہ اس کے شریعت میں جن باتوں کا حکم ہے وہ اختیاری ہیں۔ فطری امور کی تکلیف شرع نہیں دیتی اسی لئے جن لوگوں کو اضطراراً آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا علم تھا اُن کو بغیر تصدیق اختیاری کے کوئی اجر نہ ملا اور نہ ملیگا۔

مختصر یہ کہ فطرت بھی (جو حدیث اول میں ہے) غیر متغیر ہے اور ماجبل علیہ (خُلق) جو حدیث ثانی میں ہے نیز غیر متبدل ہے۔ مگر یہ اور ہے اور فطرت اور۔ فطرت اُس تعلق کا نام ہے جو خالق و مخلوق میں نسبت علت و معلول ہے اور خُلق غیر متغیر وہ خصلت ہے جسکو ہندی میں سبھاؤ کہتے ہیں جو لڑکپن میں متین ہے وہ ہمیشہ تک متین رہیگا جو لڑکپن میں اوچھا ہے وہ ایسا ہی رہیگا۔ تقاضا عمر سے کمی بیشی ممکن ہو مگر انقلاب ممکن نہیں۔ پس دونوں حدیثیں جیسی کہ اعلےٰ فلسفہ الٰہیات کی مُظہر ہیں باہمی متفق بھی ہیں فالحمد للہ۔

ایک عجیب فتوےٰ

ہمارے مہربان قاضی عبدالاحد راولپنڈی نے اپنی اُسی کتاب میں جس کا ذکر پچھلے پرچہ میں صفحہ ۲ پر ہے یہ فتوےٰ دیا ہے کہ ثناء اللہ حرامخور ہے کیونکہ اُس کا پیشہ اخبار نویسی ہے جس کی بابت نواب صدیق حسن خان مرحوم نے لکھا ہے کہ پیشہ اخبار نویسی حرام ہے۔

کون پوچھے کہ دلیل کیا۔ کون سی آیت سے یا کونسی حدیث سے نواب صاحب مرحوم کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ تو اُس کو کہیں یاد ہونگے جس کو تحقیق حق سے کچھ مطلب ہو۔ اس لئے میں قاضی صاحب کی جہالت کا اظہار اس وجہ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایک اور آسان طریق سے ناظرین کو اُن کے حال زار پر اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ کہ جناب قاضی صاحب نواب صاحب مرحوم کے قول کو بھی نہیں سمجھے۔ نواب صاحب کی مراد ملکی اخبار ہیں جن میں کچھ ادھر کی کچھ اُدھر کی سچی جھوٹی خبریں اور خوش آمدیں ہوتی ہیں۔ اخبار اہل حدیث تو برائے نام مجازی طور پر اخبار ہے ورنہ در اصل یہ ایک مذہبی کتاب ہے حدیث کی معقول شرح ہے۔ قرآن کی منقول تفسیر ہے نکات کا مجموعہ ہے۔ مذہبی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ ایسی کتاب کا تصنیف کرنا حرام ہے تو اس حرام کے مرتکب نواب صاحب

[1] سوال تقدیر سے نہیں تھا بلکہ تطبیق بین الحدیثین سے تھا۔ مجیب ــ احباب سوال پر غور کر لیا کریں (ایڈیٹر)

مثل و مطالب ۔ اتفاق کا مضمون [illegible]

اور خود قاضی صاحب کیوں ہوتے ہیں۔

بمرگش بگیر تا بہ تپ راضی شود | یہ ایک بہت پرانی

اور صحیح مثال ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قاضی صاحب کو موت کی خبر سناؤ تو وہ بخار چڑھوا لینے پر راضی ہونگے۔ اسی لئے اُن کو بتلاتا ہوں کہ اسی قسم کی حرامخوری یعنی اخبار نویسی آپ کے امام زادے اور پیر کے جانشین مولوی عبدالغفور غزنوی نے بھی کی تھی جس نے اخبار اہل سنت والجماعت نکالا تھا جو نہ چل سکا تو بند کیا۔ مگر اپنی طرف سے حرامخوری میں کسر نہ رکھی تھی قاضی صاحب! اب بھی سمجھے یا کسر ہے؟

ناظرین! دیکھا قاضی صاحب پر تعصب نے کس قدر غلبہ کر رکھا ہے۔ اسی لئے تو اپنے ہمخیالوں کو ہمارے حق میں سناتے اور سکھاتے ہیں ؎

جو نکلے جہاز اُن کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید

ازمولوی ابو رحمت حسن صاحب

یہ مضمون بڑی محنت کا نتیجہ ہے آریوں کو اس پر کافی غور کرنا چاہئے معقول ہو تو قبول کریں ورنہ جواب دیں (اڈیٹر)

اگر بنظر تحقیق دیکھا جاوے تو وید چند اسما کا مجموعہ ہے اور مہا بھارت اور بھاگوت ان کی مفصل تواریخ اور سرسوتی ندی کا اردگرد جائے سکونت جسے عموماً برہماورت کہتے تھے جس کی چوٹی پر شولو پہاڑ اور پاؤں تلے ہریانہ کی زمین اور دایاں بازو اتری پانچال اور بایاں بازو دکھنی پانچال ہے اور پیٹ ملک مالوہ ہے۔

جس طرح لحاف میں چار چیزیں ہوتی ہیں۔ استر ابرہ۔ روئی اور سوت۔ اور ایک بن دوسرا بیکار ہے اسی طرح مذکورہ بالا چاروں سے مل کر ایک چلا تیار رہتا ہے اور ایک بن دوسرا بیکار ہے پس ویدوں کا علم حاصل کرنے کے لئے مہابھارت اور بھاگوت اور مذکورہ بالا ملکوں کی سیر ضروری ہے انسان جب تک ان سے واقف نہیں ہوتا ویدوں سے آگاہ ہرگز نہیں ہوتا اور ناواقفی کی بدولت ویدوں کے علوم اور ہندوستان کی تواریخ پر پردہ پڑتا چلا جاتا ہے۔ اور عوام ہنود اپنا قدیم مذہب چھوڑ چھوڑ دہریہ آریہ وغیرہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ جس دن سے دیانندی مت چلا اور ہندوستان میں پریس کا سلسلہ شروع ہوا ہے جب سے ہزاروں شاعر نئی نئی تصنیفیں ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں اور ہر ضلع کی جوڑ طیشلی نئی نئی کتابوں سے پٹی پڑی ہے مگر سب بے سود۔ جسے دیکھو وہی کورے جھوٹ کا مجموعہ ایک نیا افسانہ ہے۔ اقلیدی مضمون اور نئی روشنی کا پروانہ ہے کسی کا مصنف ویدوں کے معنی پلٹتا ہے کوئی کسی کتاب کو محرف بتاتا ہے کوئی نو من ببغض ونکفر ببعض کا قائل معلوم ہوتا ہے اور اُن کی ناجائز کوششوں کے ذریعے ہندوستان کے قدیم حالات پر دن بدن پردہ پڑتا چلا جاتا ہے اگر ایک مدت دراز تک یہی حالت طاری اور عادت جاری رہی تو ہندوستان کا قدیم مذہب بالکل نیست ہو جاوے گا اور اس کی پرانی تواریخ کا نام ونشان مٹ جاویگا پھر اس کا نام لیوا یا پانی دیوا ایک بھی نظر نہیں آوے گا کیونکہ وہی لوگ اس کے مظہر ہیں اور وہی اس کے چھپانے کے مصر ہیں۔

دیانندی خیال کے موافق اگر منو وغیرہ کتابوں کو محرف مانا جاوے تو ویدوں کے رشیوں اور شاستروں کے بنانے والوں اور محافظوں کی شان میں سخت بدگمانی پیدا ہوگی کہ سارے خیانت کار تھے کہ دھرم جیسی چیز میں اپنا تصرف کر گئے اور جان بوجھ کر دھوکہ دیا اور ممکن ہے کہ کسی ایک آدھ نے کی اور سب کے سر پر پڑی جیسا کہ ؎

چو از قومے یکے بے دانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمے بینی کہ گاوے در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را

اور پنڈت دیانند جی رشیوں میں شمار ہونے کے سبب پہلوں کا نمونہ ہی قرار دیا جاوے گا اسلئے پرانی کتابوں کو مانتے ہوئے پرانی کتابوں کو محرف بتانا یا خود ان میں تحریف کرنا اور دوسرے کے ذمہ لگانا نہایت ہی معیوب ہے۔

پنڈت دیانند اگر سیاح ہوتے تو ویدوں کے معنے پلٹنے کے درپے نہ ہوتے بلکہ قدیم رشیوں اور منیوں کے آثار دیکھکر خوش ہوتے اور ادب سے نمستے کہتے۔ کیونکہ وہ آثار انہی کی ہستی کا ثبوت ہیں۔ جن کے نام نامی ویدوں کے جملوں میں آئے یا عبارت میں مربوط ہیں۔ افسوس کہ انہوں نے باوجود مجرد ہونے کے سیاحت نہ کی ستلج اور جمنا کے درمیانی حصہ دنیا کی اور ضلع سیالکوٹ کی سیر نہ کی۔ رشیوں منیوں کے مکانوں برتنوں وغیرہ کے نشانوں کی زیارت سے محروم رہے وہ اس وقت زندہ ہوتے تو میری خامہ فرسائی اور سیر وسیاحت کی داد دیتے۔

میری کتاب میں اور چھوٹے لوگوں کی تصنیفات میں بڑا فرق ہوگا کیونکہ انہوں نے حق چھپانے کی نیت سے اصلی مضمون چھپائے اور بے بنیاد خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اور میں نے حق ظاہر کرنے کی نیت سے اصلی مطالب پر سے پردہ اٹھایا اور واقعی واقعات اور خیالات کو ظاہر کیا ہے۔

اُن کی نیت تو ہم بتانا اور چھپانا مدعا تھا۔ سو پوری ہوئی۔ میری نیت اصلیت کا اظہار ہے سو وہ بھی پوری ہوئی وہ منزل پر پہنچ گئے مجھے پہنچنا ہے تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۔

(باقی باقی)

انجمن اہل حدیث جہلم کا سالانہ جلسہ

اس جلسہ کی کیفیت معاصر سراج الاخبار جہلم نے شائع کی ہے۔ اخبار مذکور اور اس کا اسٹاف بحیثیت سے بہت پرانے حنفی اور اہلحدیث سے خاص نسبت اور تقابل رکھنے والے ہیں اسلئے

* ایک حصہ مانتے ہیں۔ ایک سے منکر ہیں۔

ahmadimuslim.de

جلسہ کی بعض تقریروں پر جو اُن کے خیال کے خلاف تھیں پچھتے ہوئے چند اعتراض بھی کئے ہیں۔ بہر حال بعصر مذکور کی مرقومہ روئداد درج ذیل ہے:-

(اہلحدیث)

جہلم جیسے ایک چھوٹے سے قصبہ میں اگرچہ اس سے پہلے کئی ایک انجمنیں بنائی گئیں ہیں مگر اُن کے ممبروں کی کم توجہی سے جلدی وہ کالعدم ہوگئیں اور انجمن اہلحدیث جس کو قائم ہوئے ۲ سال ہوئے ہیں اُسے مستحکم اور مضبوط بنانے کے لئے اہالیان کمیٹی ایسی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں کہ جس کو دیکھکر ایک حیرت طاری ہوتی ہے۔ چنانچہ اب کے دوسرے سالانہ جلسہ کا پہلے سے بھی بڑھ چڑھکر ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ جس نے بڑے بڑے شہروں کی انجمنوں کا جلسہ دیکھا ہے وہ اس جلسہ کو انصاف سے دیکھکر کہہ سکتا ہے کہ بڑی انجمنوں کے جلسوں سے یہ جلسہ کسی پہلو سے کم پیمانے پر نہیں رہا۔ اس کی تیاری کے لئے شہر کے موزوں مقامات پر جابجا سُرخ رنگ کے کپڑے پر سنہری جلی حروف میں خوشخط انجمن کا نام آویزاں کیا گیا۔ اور جلسہ گاہ کا پنڈال نہایت خوب صورت بنایا گیا تھا۔ اُس کے سامنے موٹے سنہری حروف میں سڑک کے درمیان میں بہت بلند سُرخ کپڑے پر ایک طرف انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ اور دوسری طرف گاڈ سیو دی کنگ اینڈ دی ایمپرس اینڈ وائسرائے لکھا ہوا آویزاں تھا۔ اور اُس کے نیچے پنڈال میں داخل ہونے کے لئے ایک نہایت خوبصورت چوبی محراب دار دروازہ جسپر موٹے حروف سنہری میں انجمن اہلحدیث جہلم کا دوسرا سالانہ جلسہ لکھا ہوا دلکش نظر آرہا تھا اور دروازہ کے دائیں بائیں چوبی جنگلہ کنگرہ دار لگایا گیا تھا اور دروازہ سے سٹیج یعنی چبوترے تک ایک چھوٹی سی سڑک بنائی گئی تھی جسکے دونوں طرف گلدار خوب صورت پودے گملوں میں رکھے ہوئے تھے اور سٹیج کو ایسا سجایا گیا تھا کہ فرش کر اونچی وسیع مربع جگہ میں چوبی تختے بچھا کر دریاں اور اعلےٰ اقسام کے قیمتی اور نفیس ایرانی کشمیری غالیچے بچھائے گئے تھے اور اُس پر ایک میز رکھا ہوا تھا۔ جس پر ریشمی رنگ سبز اور سُرخ جھالر دار ٹیبل عجب بہار دکھا رہا تھا اور اُس پر شیشے کے خوب صورت گلاسوں میں گلدستے روح افزا معلوم ہوتے تھے جس کے پاس کھڑے ہوکر وعظ وغیرہ کئے جاتے تھے اور چبوترے کا دروازہ الگ بنایا ہوا تھا جسکی پیشانی پر سُرخ کپڑے پر سنہری بخط عربی ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ لکھا ہوا چبوترے کی خوب صورتی پر چار چاند لگا رہا تھا اور سامعین کی نشستگاہ کے لئے دریاں بچھی ہوئی تھیں اور دریوں کے پیچھے کُرسیاں اور بنچ رکھے ہوئے تھے اور جلسہ گاہ کے اوپر ایک نہایت عالیشان بہت بڑا جھالر دار شامیانہ جسکے ہزار دو ہزار آدمی بیٹھ سکتے تھے اور سردی سے محفوظ رہ سکتے تھے جو چھت کا کام بخوبی دے سکتا تھا لگایا ہوا تھا اور رات کو گیس وغیرہ کی روشنی سے یہ سارا پنڈال بقعہ نور نظر آتا تھا۔ جس محنت اور سعی جمیلہ سے اراکین انجمن نے اس کو شاندار بنانے میں کوشش کی وہ لفظوں میں ادا نہیں ہو سکتی۔ اس آرائشگاہ کو دیکھکر یہ شعر یاد آتا تھا ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

بیرونجات کے مہمانوں کی رہائش کے لئے بڑے عمدہ وسیع مکان لئے گئے اور تمیز کے لئے اُن مکانوں کے دروازوں پر قیامگاہ انجمن اہل حدیث جہلم لکھا ہوا لگا تھا۔ اور خوراک کا انتظام بھی کافی تھا تین دن متواتر دن رات گوشت روٹی۔ پلاؤ زردہ۔ قورمہ اور چاء وغیرہ سے مہمان نوازی کیگئی۔

اجلاس مطابق پروگرام تین روز ۱۵-۱۶-۱۷- جنوری ۱۹۱۵ء کو دن کے دس بجے سے شروع ہوکر رات کے گیارہ بجے تک ہوتے رہے۔ ہر ایک اجلاس کے شروع ہونیکے وقت اول منشی عبد الرحمن صاحب پریزیڈنٹ انجمن اہلحدیث وعظ و لکچر وغیرہ کے مضمون سے حاضرین کو مطلع کر دیتے تھے۔ اور اجلاس کی پریزیڈنٹی کا انتخاب کرتے تھے۔ لکچراروں۔ سپیکروں اور واعظین سے حافظ عبد الحی صاحب عرف جھنڈا اور حافظ محمد حسین صاحب امرتسری کی نظموں۔ مولوی حاجی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی اور مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے وعظوں سے لوگ بہت متاثر اور محظوظ ہوئے خصوصاً غازی محمود (دھرمپال) کا لکچر نہایت موثر اور قابل تعریف تھا۔

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب کا وہ وعظ جو ۱۷ جنوری کو ۲ بجے شروع ہوا جس کا مضمون اہلحدیث کی ابتدا تھا۔ سننے کو بہت لوگ جمع ہوئے کیونکہ انکو خیال تھا کہ آپ صحابہ کرام کے عہد یا تابعین تبع تابعین کے زمانہ میں قرآن وحدیث پر چلنے والوں کو اہلحدیث پکارا جانا ثابت کر کے اپنا اور اپنی جماعت کا نام اہلحدیث مقرر کرنا صحیح ثابت کریں گے مگر افسوس برعکس اسکے جو آپ نے تقریر کی وہی پرانی باتیں تھیں کہ ائمہ اربعہ[ف۱] نے جو اپنی تحقیق سے فقہ کے مسائل قرآن وحدیث سے اخذ و استنباط کر کے لکھوائے ہیں اور اس طرح سے فرقہ بندی کر دی ہے یہ سراسر بدعت ہے اس دیوار کو گرادو اور ظاہر حدیث مندرجہ کتب حدیث پر عمل کرنا چاہئے۔ لیکن حاضرین کو مولوی صاحب کے اصل مطلب کے اثبات سے گریز پر تعجب نہ کرنا چاہئے کہ وہ فی الواقعہ لفظ اہل حدیث کی قدامت[ف۲] ثابت نہ کر سکے

ف۱ میں نے یہ نہیں کہا کہ ائمہ اربعہ نے فرقہ بندی کی۔ معاذ اللہ۔ ہمارا تو مذہب ہے کہ ائمہ اربعہ پکے اہل حدیث تھے۔ انہوں نے تو فرقہ بندی سے سخت منع فرمایا ہے۔ بلکہ یہ کہا تھا اور اسپر حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کی شہادت دی تھی کہ چوتھی صدی میں فرقہ بندی شروع ہوئی ہے جو نہایت قبیح ہے۔ معلوم نہیں غلط بیانی سے کیا فائدہ سوچا گیا۔

ف۲ خوب کہی لفظ اہلحدیث کی قدامت تو وہ ثابت کرے جو لفظ پرست ہو۔ میں نے تو صاف کہا تھا کہ ہم اہلحدیث کا لقب مذہبی نہیں جانتے ہمارا مذہب اس لفظ کا تابع نہیں بلکہ ہمارا مذہب قرآن وحدیث پر عمل کرنا ہے۔ کوئی شخص قرآن و حدیث پر عمل کرے بیشک اہلحدیث نہ کہلاوے بھی اہلحدیث ہے۔ کیا اڈیٹر صاحب سراج الاخبار بھی اسکی اجازت دیگا؟

نماز از نجم ساملی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادات سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت قیمت ۲/ مہنجر

تھے - کیونکہ وہ زمانہ ائمہ اربعہ کے بعد موضوع ہوا ہی اور اہل حدیث اُن علماء محدثین کو کہتے تھے جو حافظ الحدیث اور جامع کتب احادیث تھے اور یہ اُن کا وصفی اور لیاقتی نام تھا - اب اُن کا یہی نام اپنے لئے مقرر کر لینا صرف غلط ہی نہیں بلکہ ایک جاہل کو عالم و مولوی کہنا کہکر صریحاً علم حدیث اور اُس کے عالموں کی ہتک میں داخل ہے - ائمہ اربعہ کے اتباع سے آپ کو عار تھی تو پھر آپ کو متبع اہلحدیث یا عامل بالحدیث اپنا نام مقرر کرنا تھا مگر آپ ایسا کیوں کرتے آپکو تو اپنی مشیخت قائم کرنی اور ائمہ اربعہ کی طرح امام المسلمین بننا مد نظر تھا - اس لئے اپنے لئے اہلحدیث کا نام مقرر کرکے فرقہ بندی میں ایک نمبر اور بڑھا دیا اور اُس پر طرہ یہ کہ فرقہ بندی کی دیوار گرا دو - یہ تو بعینہ دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت والی مثال ہوئی +　(سراج الاخبار ۱۰ر جنوری)

تقریظات (ریویوز)

حل مشکلات بخاری حصہ دوم و سوم

شائقین کو مژدہ سنایا جاتا ہے کہ خدا کے فضل سے حل مشکلات کا دوسرا اور تیسرا حصہ بھی طبع ہو کر تیار ہو گیا ہے اس کے مضامین کی تفصیل حسب ذیل ہے

حصہ دوم میں پہلے تو کتاب الجرح علے البخاری - (حصہ اول) کے بقیہ مضامین (جو تین شخصوں کے مضامین کے مجموعہ تھے (۱) سید محمد غوث سکھو چکی گوداسپوری (۲) ایڈیٹر اہلفقہ امرتسر (۳) عبد اللہ طالب العلم بہاری) کا مفصل جواب دیا گیا ہے اُس کے بعد ضمیمہ میں اخبار اہل فقہ جلد اول و جلد دوم و جلد سوم کے اُن متفرق مضامین کا جواب دیا گیا ہے جو جرح علی البخاری میں مختلف نامہ نگاروں (مثلاً علی احمد طالب العلم امرتسری - حکیم غلام رسول امرتسری - حسن میاں پھلواروی مرحوم - فضل احمد صدیقی چوہک پوری - سید نور الدین بنگلوری - محمد جمیل طالب العلم بدایونی - محمد محی الدین گلزار باغ پٹنہ - حق گو صاحبہ - سید محبوب شاہ و اتہ - ایڈیٹر اہلفقہ وغیرہ) کے قلم سے نکلے تھے -

حصہ سوم میں کتاب الجرح علی البخاری حصہ دوم (جو ابھی حال میں شائع ہوئی ہے) کا نصف سے زیادہ جواب بڑی تفصیل سے دیا گیا ہے - اور جن حضرات کے مضامین کا جواب دیا گیا ہے اُن کے نام یہ ہیں :- (۱) مولوی عبد الکریم پٹنوی (۲) ایڈیٹر اہل فقہ (۳) حکیم غلام رسول امرتسری (۴) پیر غلام مصطفے امرتسری (۵) ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم - ان حضرات کے بقیہ مضامین کے جواب میں حل مشکلات کا حصہ چہارم زیر تحریر ہے -

جن احباب کے پاس حل مشکلات کا حصہ اول موجود ہے وہ اس حصہ دوم و سوم کو بھی جلد خرید کر اپنی کتاب کو مکمل کریں - دیگر صاحب بھی کل حصص کو دیکھنے اور خریدنے کی کوشش بلیغ فرمائیں - قیمت حصہ اول ۸ر حصہ دوم و سوم ۱۰ر محصول علاوہ - واضح رہے کہ حصہ دوم و سوم دونوں ایک ساتھ مطبوع ہیں -

اجتلاب المنفعہ

یہ وہی رسالہ ہے جسکیلئے احباب مدتوں سے مشتاق تھے اس میں ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے سوانح لکھے گئے ہیں بحمد اللہ کہ یہ بھی طبع ہو کر تیار ہو گیا ہے - اردو میں ائمہ اربعہ کی ایسی کوئی مختصر اور دلچسپ سوانحعمری اب تک نہیں شائع ہوئی تھی - ہر مسلمان کو اسکا دیکھنا اور بچوں کو پڑھانا ضرور ہے عجیب قابلدید ہے - قیمت علاوہ محصول ۱ر

المشتاھر مینیجر سعید المطابع پریس
(محلہ دارانگر شہر بنارس)

اجتہاد و تقلید

اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کیگئی ہے قابل دید ہے قیمت ۳ر (مینیجر اہلحدیث)

ل ہمیشہ فرقہ کا نام اہل علم ہی کے لئے ہوتا ہے پھر جو اُن کے اتباع یعنی اُن کی روش پر چلنے والے ہوتے ہیں وہ بھی اُسی نام سے موسوم ہوتے ہیں - کیا آپ کو معلوم نہیں حنفی کس کا نام ہے سنئے اور غور سے سنئے :-

ان المذهب انما يكون لمن له نوع نظر واستدلال وبصر بالمذهب او لمن قرأ كتابا في فروع ذالك المذهب وعرف فتاوى امامه واقواله واما غيره ممن قال انا حنفي او شافعي لم يصر كذالك بمجرد القول كقوله	مذہب تو اُس کا ہوتا ہے جس کو مذہب میں واقفیت اور سمجھ ہو - یا جسنے کوئی کتاب اُس مذہب کی پڑھی ہو اور اپنے امام کے فتاویٰ اور اقوال جانتا ہو لیکن جو ایسا نہیں اُسکا کہنا کہ میں حنفی ہوں یا شافعی

انا فقيه او نحوي	وہ صرف اتنا کہنے سے ایسا نہ ہو جائیگا -
ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۱۹۶	

اُس کا یہ کہنا ایسا ہے جیسے وہ کہے میں نحوی ہوں یا منطقی ہوں :

فرمائیے جناب آج جو لاکھوں بلکہ کروڑوں حنفی شافعی بنے پھرتے ہیں اس تعریف کے مطابق حنفی ہیں ؟ ہرگز نہیں - باوجود اس کے آپ اور آپ کے ہمخیال فخر کیا کرتے ہیں کہ ہم حنفی کروڑوں ہیں تو کن معنی سے ؟ انہی معنی سے جن معنی سے ہمنے تبلایا - پس اہلحدیث بھی درحقیقت علماء حدیث تھے اور ہیں جو حدیث کو جانتے تھے یا جانتے ہیں مگر جو لوگ انکی تعلیم کے مطابق تقلید چھوڑ کر صرف قرآن و حدیث پر عمل کرنیکا اعتقاد رکھتے ہیں وہ بھی اہلحدیث ہیں جیسے آپکو چھوڑ کر آپکے شاگرد کے مرید حنفی ہیں حالانکہ وہ فقہ کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے - امید ہے کہ اتنا ہی آپ خوب سمجھ گئے ہونگے -

اب میں اپنی تقریر اختصار سے سناتا ہوں جیسے کہا تھا کچھ شک نہیں کہ مسلمانوں میں طبقہ اولے سب سے اعلے اور افضل تھا - اُسی طبقے کی روش پر چلنے کا ہمکو حکم ہے - اُس طبقے میں جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو صاف پایا جاتا ہے کہ اُس زمانہ میں تفریق مذاہب نہ تھی بلکہ سب کے سب قرآن و حدیث پر عمل کرتے تھے - تفریق بقول شاہ ولی اللہ صاحب چوتھی صدی میں پیدا ہوئی - پس اس تفریق کو اٹھا کر طبقہ اولے کی روش پر چلنا اہل حدیث کا مذہب ہے و

فالحمد للہ -

فتاویٰ

س نمبر ۸۰ - ایک لڑکی نے زید کی بہن کا دودھ پیا - آیا وہ لڑکی زید کے نکاح میں آتی ہے یا نہ؟
(بندہ حکیم خیر محمد از ڈیرہ غازیخاں بلاک ۱۵)

ج نمبر ۸۰ - بحکم حدیث یحرم من الرضاعتہ ما یحرم من النسب لڑکی مذکورہ زید کی بھانجی ہے اس لئے اُس پر حرام ہے (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۱ - ایک شخص بزرگان دین میں سے مرگیا اور اُس کے مرثیہ میں کوئی شخص اُس کی صفت میں اشعار گائے تو ایسا گانا اور ہاتھ ہلانا اور مرثیہ میں اشعار پڑھنا از روئے قرآن و حدیث صحیح و جائز ہے یا ممنوع -
(حاجی ظہیر الدین سوداگر خریدار اہلحدیث ضلع بگڑا ڈاک خانہ جمال گنج)

ج نمبر ۸۱ - ایسا کرنا منع ہے - ایک صحابی کو موت کے وقت بیہوشی سی ہوئی تو اُس کی عورت نے چلا چلا کر کہنا شروع کیا - ہائے میرے شیرا وغیرہ جب اُسے ہوش آیا تو اُس نے کہا تو مجھکو ایسا ایسا کہتی تھی مجھکو فرشتے دھمکاتے ہوئے کہتے تھے - کیا تو شیر ہے؟ کیا تو پہاڑ ہے؟ خبردار ایسا نہ کرنا - اس قسم کی رسومات دنیاداروں کی ہیں -

س نمبر ۸۲ - بائن طلاق کس کو کہتے ہیں اور بائن طلاق دینے سے عورت کو رجوع کر سکتے ہیں یا نہیں بعض لوگ بولتے ہیں کہ بائن طلاق دینے سے تین طلاق ہو جاتی ہے - حالانکہ تین طلاق کی عدت تین حیض ہیں - (عبد الرزاق از کنو ضلع شو بیو ملک پر برما)

ج نمبر ۸۲ - طلاق رجعی کی جب عدت گزر جائے اور رجوع نہ کیا جائے تو وہ طلاق بائن ہو جاتی ہے مثلاً کسی شخص نے آج ایک طلاق دی اُس کا حق تھا کہ تین ماہ کے اندر رجوع کر کے عورت کو اپنے پاس رکھ لے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ لیکن اگر اُس نے رجوع نہ کیا نہ اور طلاق دی یہانتک کہ عدت تین ماہ گزر گئی تو اب یہ طلاق بائن ہوگی - اس قسم کی طلاق میں عورت مرد رضی ہو جاویں تو نکاح درست ہے اور اگر تین طلاقیں تین ماہ میں واقع ہوئی ہیں تو وہ طلاق مغلظہ ہے اُس صورت میں جب تک بحکم حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ عورت (بغیر شرط طلاق) اور خاوند سے نکاح کر کے طلاق کی نوبت نہ آئے سابق خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی -

اس کے سوا بھی بعض صورتیں طلاق بائن کی فقہا کے نزدیک ہیں جن میں فریقین کی رضامندی سے نکاح ہو سکتا ہے (۳ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۳ - جو لوگ اَن پڑھ ہیں زبان عربی نہیں جانتے - اگر نماز میں بجائے قرآن اس کا ترجمہ (خواہ اُردو خواہ بنگلہ وغیرہ میں) پڑھ لے تو اُسکی نماز ہوگی یا نہیں - اگر ہوگی تو اُس کی کیا دلیل ہے - اور اگر نہ ہوئی تو کیا؟

ج نمبر ۸۳ - نماز میں قرآن مجید پڑھنے کا حکم ہے اور قرآن کی بابت فرمایا اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا نیز اِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پڑھنے کا حکم جب ہی ادا ہوگا جب عربی میں پڑھے گا - عربی کا ترجمہ کسی زبان کا ہے قرآن نہیں بلکہ اُس کا ترجمہ ہے اور حکم ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ

س نمبر ۸۴ - کلمہ گو بے نماز پر جنازہ پڑھنا چاہئے یا نہیں - (محمد عبد الرؤف عفا اللہ عنہ)

ج نمبر ۸۴ - بے نماز جن لوگوں کے نزدیک کافر ہے اُن کے نزدیک اُس کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں خاکسار کے ناقص علم میں بے نماز کو اگر توحید و رسالت کی تصدیق ہے تو کافر نہیں گو فاسق ہے لہذا اُس کا جنازہ بھی جائز ہے حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھے اُس کے پیچھے نماز اور اُس کا جنازہ بھی پڑھ لیا کرو والعلم عند اللہ -
(ا ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۵ - ایک جامع مسجد میں بہت روز سے مسلمان جمعہ و جماعت پڑھتے رہے - آج چند روز ہوئے مسجد مذکور کے امام نے ایک بیل سانڈ کو خصی کروا دیا لہذا چند لوگوں نے اُس جماعت قدیم کو توڑ کر اپنے محلے کے پنجگانہ مسجد میں جو کہ جامع مسجد سے بہت قریب ہے جمعہ پڑھنا شروع کر دیا امام قدیم کو خطاوار سمجھ کر اپنے کو جدا کیا - آیا امام قدیم خصی کروانے سے خطاوار ہے یا نہیں اور اُس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟
محمد زینت اللہ خریدار اہلحدیث ۲۲۰۱ کوپاندی ضلع راجشاہی (بنگال)

ج نمبر ۸۵ - اتنا کام کرنے سے امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنے سے ہٹنا بے وجہ ہے - حسب ضرورت جانوروں کو خصی کرنا جائز ہے اگر کوئی وجہ ہو تو اللہ کو علم ہے -

س نمبر ۸۶ - عموماً دیں جو غیر اللہ کے نام کا سانڈ مذکور ہے اُس کو اصل مالک سے چرا کر یا خرید کر بسم اللہ سے ذبح کیا جائے تو حرام کیوں ہے -
(بندہ سکندر شاہ از جرما)

ج نمبر ۸۶ - حرام ہونے کی وجہ خود قرآن مجید میں مذکور ہے اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ غیر اللہ کے نام پر بطور تقرب رکھے ہوئے کو فسق سے نامزد کیا ہے - اور وجہ اُس کی صرف یہی ہے اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ چونکہ بحکم شریعت اُس میں حرمت آچکی ہے اس لئے جب تک شریعت ہی کے حکم سے وہ حرمت رفع نہ ہو وہ چیز حرام ہی رہیگی -

واضح رہے کہ اصلی مالک اگر تائب ہو کر باقاعدہ اُس کو ذبح کرے تو بعض علماء اُس کی حلت کے قائل ہوئے ہیں - آپ کی پیش کردہ دونوں صورتوں میں تو شاید نہیں - بعض بسم اللہ پڑھنے سے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی - بلکہ حرام چیز پر بسم اللہ کہنے سے قائل سخت گناہگار ہوتا ہے -

اطلاع

بارہا اطلاع دیگئی ہے کہ سائلان فی سوال مطبوعہ ایک پیسہ اور فی سوال قلمی دو پیسے داخل غریب فنڈ کرنے کے لئے بھیجا کریں - ہم خرما و ہم ثواب -

ahmadimuslim.de

متفرقات

ابراہیمی تجویز منظور

جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تجویز (متعلقہ تاریخ نبوی) کیمتعلق عموماً احباب نے تائید کی ہے اور کوئی اختلاف کیوں کرے جبکہ اصل مقصود بھی یہی ہے۔ اسلئے مولوی صاحب کو اب شروع کر دینا چاہئے۔ میں نے جو شرط لگائی تھی کہ اس کام سے تاریخ اہل حدیث کو رکاوٹ ہو۔ عند الملاقات مولوی صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ جلسہ کانفرنس میں تاریخ اہل حدیث پیش کرونگا مگر مولوی صاحب موصوف کی صحت بجا ٹھیک نہیں اس لئے ناظرین دعا کریں کہ خداوند کریم آپ کو صحت کاملہ اور شفاء عاجلہ بخشے۔ آمین۔

دعاء جنازہ

میری والدہ فوت ہوگئی انا للہ

(محمد عالم لوہاری منڈی لاہور)

ہمارے بھتیجے ممبر منشی عبد اللہ مبارک چک ضلع مونگیر کا انتقال ہوگیا انا للہ (عبد الرحیم انجاپوری)

میرے والد مولوی محبوب احمد صاحب کا انتقال ہوگیا انا للہ۔

(مرغوب احمد ولد مولوی محبوب احمد از دہلی گلی انبیا)

ناظرین سے درخواست ہے کل مرحوموں کے لئے جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں اللہم اغفر لہم وارحمہم وابدلہم دارا من دارہم واہلا خیرا من اہلہم۔

اہل علم کی ضرورت

ناظرین ہمارے مکرم دوست مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری کے علم وفضل سے واقف ہیں۔ موصوف کی خدمات [illegible] تدریس علوم عربیہ کی کسی جگہ ضرورت ہو تو آپ سے پتہ ذیل پر خط وکتابت کر سکتے ہیں۔ مبارکپور ضلع اعظمگڈھ۔

طبی سوالات کے اجوبہ مندرجہ اہلحدیث ۲۹ جنوری ۱۹۱۵ء

ورم طحال کی شرطیہ مجرب دوا

عرق لیمو کاغذی ۷ تولہ + عرق ادرک ۷ تولہ + عرق گھیکوار ۷ تولہ + آب ترب ۷ تولہ + سرکہ جامن ۱۴ تولہ + تیزاب گندھک ۳ تولہ + تیزاب شورہ ۳ تولہ تیزاب نمک ۳ تولہ + عرق ترنجبور ۳ تولہ + نیلا تھوتھا ۳ تولہ سوڈا ۲ تولہ + سجی یک تولہ + نوشادر یک تولہ + جوکھار یک تولہ + کوڑی زرد ۲۰ عدد + نمک پانچ ہر قسم ہر ایک ایک تولہ۔ تمام کوٹنے والی ادویہ کو کوٹ چھان کر اس میں عرق ملا دئے جائیں بعدہ تیزاب مذکورہ ڈالکر بوتل میں نگاہ رکھیں۔

قدر خوراک ۳ قطرہ سے لیکر ۴۰ تک بڑھاتے جائیں وقت استعمال عرق عنب الثعلب ۱۰ تولہ + عرق برنجاسف ۱۰ تولہ + شربت بنفشہ ۲ تولہ اس میں ملاکر نوش کریں۔ بعد افاقہ کے اس کے صلے میں اخبار اہلحدیث مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھک گوجراں تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور کے نام مفت جاری کرادیں۔

احتلام کی مجرب دوا

نقرہ خالص یکتولہ مثل پیسے منصوری کے گولائی اور موٹائی میں ہو لیکن ۱۲ تولہ عرق لیمو کاغذی میں ۵۰ مرتبہ بجھاویں۔ بعدہ وہ تولہ کا ٹکڑا [illegible] کرا ایک بڑی خاکی اوپلے میں تھوڑا سا گڑھا کھود کر نیچے اور اوپر سمبل بچھائیں اور درمیان چاندی مذکور رکھیں اور اوپر ایک اور اوپلہ دیکر آنچ دیں۔ پانچ چھ آنچوں میں پھوٹنے لگجائیگا۔ ۲۵ آنچ پوری کریں۔ کشتہ سفید براق کی طرح ہو جائیگا۔ [illegible] چاول سے ۲ چاول تک استعمال ہمراہ [illegible] یا مکھن وغیرہ میں رکھکر کریں۔ سرخ مرچ اور ترش چیزوں سے پرہیز رکھیں خداوند کریم کے فضل وکرم سے چند یوم میں پاس سے اس حاصل ہو جائیگی۔ جو شخص اس کشتہ کو تیار کریگا وہ مستفید ہوکر راقم کو غائبانہ ضروری یاد کریگا۔ پھر کبھی بھی انکو یہ شکایت نہ رہیگی۔

مسہ سم کی دوا

پہلے کسی لائق طبیب سے تشخیص کراکر موافق خلط منضج اس کا [illegible] پلائیں۔ بعدہ تین مسہل ایک ایک یوم کا وقفہ دیتے ہوئے کرائیں۔ اور روغن احمر ہندوستانی دوا خانہ دہلی کی مالش کرائیں۔ خوراکی دوا ضعف اعصاب کی راقم سے طلب فرمائیں انشاء اللہ العزیز چند یوم میں شفا ہو جائے گی۔

(راقم علی محمد عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی حال وارد لدھیانہ محلہ آوانان۔ مکان مولوی محمد حسن خانصاحب مرحوم (آنریری مجسٹریٹ)

ایک ضروری گزارش

مجھ ذرہ بیمقدار کو پہلے حضرت مولوی غلام رسول قلعہ والے نے وعظ کہنے کیلئے ارشاد فرمایا۔ پھر حضرت عبد اللہ صاحب غزنوی نے وعظ کیلئے مقرر کیا اور سنکر بہت خوش ہوتے اور واعظ پنجاب کا خطاب فرمایا اور مولانا سید نذیر حسین صاحب نے سند واجازت وعظ فرمائی۔ اور جس بیماری میں آپ رحلت فرما ہوئے اس میں آپنے مجھکو طلبکر کار دکر نیکی بہت تاکید کی اور اپنے سر مبارک سے ٹوپی اتار کر عطا کی اور فوائد شرحی وحیاۃ الحیوان کے علموں کی اجازت فرمائی۔ مولوی محمد بشیر صاحب دہلی زینت محل میں میرے وعظ میں کئی بار تشریف لاتے اور خوش ہوتے۔ مولوی حفیظ اللہ خان صاحب دہلوی جس بیماری میں رحلت فرما ہوئے اپنے مکان پر بلاکر وعظ سنا اور خوش ہوکر دعا کی۔ اور میرے میں کسی قسم کی کوئی خوبی ولیاقت نہیں ہے اگر کچھ قدر ہے تو یہ ہے کہ

جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اور واضح ہو کہ میرے دل میں کسی اہل توحید وسنت کی نسبت کبھی ہم کا کوئی حسد وبغض نہیں ہے اگر کسی کے دل میں میری نسبت کوئی رنج ہو تو لوجہ اللہ معاف فرمادیں اور میں نے سب کو معاف کیا ہے۔

نیز واضح ہو کہ چند معتبرین امرتسر سے دینانگر میری پاس پہنچے اور ۱۰۰ احباب کا محضر نامہ پیش کیا اور کہا کہ امرتسر میں ہم لوگوں کو آپ کی بہت ضرورت ہے۔ اسلئے اب میں امرتسر میں آگیا ہوں جبتک اللہ چاہیگا ٹھیرونگا۔ جس صاحب نے خط وکتابت سے مجھکو یاد فرمانا ہو پتہ یہ ہے:۔

راقم محمد علی عفی اللہ عنہ واعظ پنجاب امرتسر محلہ قلعہ بھنگیاں مسجد خراسیاں

حساب دوستان

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ فروری میں ختم ہے ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء کو پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ خریداری منظور نہ ہو تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرماویں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ ۴۲ + ۶۱ + ۶۶ + ۶۹ + ۱۰۲ [illegible]

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں اس ہفتے فتوے فنڈ سے ۱۲ر موصول ہوئے۔ سابقہ ۱۵ ار کل عہ۔

امرتسر میں بجز قصابوں کی ہڑتال ابھی تک قائم ہے میونسپل کمیٹی اور صاحب ڈپٹی کمشنر کو توجہ کرنی چاہئے۔

افسوس کہ اس ہفتہ آنریبل سلیم اللہ خان نواب ڈھاکہ انتقال کر گئے۔ مرحوم مسلمانوں کی تعلیمی اور ملکی ترقی میں بڑی سرگرمی ظاہر کیا کرتے تھے اور تو یبا ہندوستان کی تمام اسلامی انجمنیں ان سے مالی امداد حاصل کیا کرتی تھیں۔

دہلی کی سرکاری اطلاع منظہر ہے کہ بعض عرب قبائل نے ۱۱ر جنوری کو رات کے دو بجے مسقط پر حملہ کیا۔ حملہ آور عربوں کی تعداد تین ہزار تھی۔ والی مسقط کی طرف سے انگریزی سپاہ نے جنگ میں مدد دی جس سے پانچسو آدمیوں کا نقصان اٹھا کر پسپا ہو گئے۔

ترکی جنگی جہاز مسعودیہ جس کو ایک انگریزی آبدوز کشتی نے دردانیال میں غرق کر دیا تھا اس کے ۲۰ ترک اور ۱۰ جرمن ملاحوں پر قسطنطنیہ میں کورٹ مارشل کیا گیا۔ اور غفلت کے جرم میں تین کو سزائے موت اور دیگر کو سزائے قید دیگئی۔

ترکوں نے دردانیال کے قریب ایک فرانسیسی آبدوز کشتی کو غرق کر دیا۔

جرمن وزیر جنگ فالکن ہیں۔ وزارت جنگ کے عہدہ سے مستعفی ہو کر ایک پیدل سپاہ کا جرنل مقرر ہوا ہے۔

جنرل وائلڈن وان ہینبورن جرمنی کا وزیر جنگ مقرر ہوا ہے۔

اس ہفتہ تین جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے مقامات یارموتھ۔ کنگز لائن۔ شیرنگھم اور سینڈرنگھم پر بم پھینکے۔

امریکہ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جرمن ہوائی جہازوں کا غیر شاہ بند مقامات اور غیر جنگجو لوگوں پر بم پھینکنا بزدلانہ اور خلاف انسانیت فعل ہے۔

جرمن ہوائی جہازوں کے بم پھینکنے سے کسی جگہ تین آدمی ہلاک ہوئے اور زخمیوں کی تعداد ۱۲ ہے۔

اخبار سول ملٹری لاہور لکھتا ہے کہ جرمنوں کے اس ہوائی حملہ سے انگلستان کے لوگوں میں فوج میں بھرتی ہونے کا جوش بڑھ جائیگا۔

روسی جنرل سٹوسل جو جنگ روس و جاپان میں پورٹ آرتھر میں جاپانیوں سے لڑا تھا۔ یکم جنوری کو مرگیا۔

کپتان والسن سمتھ نے بمقام لکھنؤ موجودہ جنگ پر لیکچر دیتے ہوئے بیان کیا کہ متخاصمین سلطنتوں کا روزانہ خرچ ۱۳½ کروڑ روپیہ ہے۔

ایک اخبار کا بیان ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے اوسٹینڈ پر حملہ کر کے وہاں کے ہر دو سٹیشنوں کو بہت نقصان پہنچایا اور کئی سپاہیوں کو ہلاک کر دیا نیز انگریزی ہوائی جہازوں نے زیبروگ پر بھی بم پھینکے۔

ہالینڈ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ متحدہ سلطنتوں کے ہوائی جہازوں نے بمقام الینز (جرمنی) پر بم پھینکے نیز جرمنی کے ایک ہوائی جہاز نے بمقام ایٹیپلز (فرانس) پر بم گرائے جن سے ۲ سپاہی ہلاک ہوئے۔

گورنمنٹ ہالینڈ نے جرمنی سے اس بارے میں مطالبہ کیا ہے کہ جرمن ہواباز سرزمین ہالینڈ سے کیوں گزرے۔

ایک انگریزی سٹیمر نہر سویز میں خشکی پر چڑھ گیا ہے۔

جرمن وزیر خزانہ نے خرابی صحت کے باعث استعفا دیدیا ہے۔

پیرس کی پولیس نے عام حکم جاری کر دیا ہے کہ رات کو بہت روشنی کی جائے تاکہ جرمن ہواباز پیرس پر بم نہ پھینک سکیں۔

ایتھنز (یونان) سے خبر آئی ہے کہ ترکوں نے ایڈریانوپل سے تمام فوج بلالی ہے۔

یونان کے ایک وزیر نے لندن میں بیان کیا ہے کہ یونان انگریزوں کے ساتھ ہے۔

اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس وقت ۲۲½ لاکھ جرمن فوج قتل و زخمی ہو چکی ہے۔ کم و بیش اوروں کا بھی۔

کہتے ہیں کہ گزشتہ دو ہفتوں میں جرمنوں کے پانچ بڑے جہازات باربرداری اپنے عملہ سمیت بحیرہ بالٹک میں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو چکے ہیں

کہتے ہیں کہ رومانیا جنگ میں شریک ہونے کے لئے بڑے زور شور سے جنگی تیاریاں کر رہا ہے۔

بلغاری ڈیلیگیٹ رومہ کا بیان ہے کہ بلغاریہ اپنی غیر جانبداری سختی سے قائم رکھیگا اور صرف اپنے فوائد کو مدنظر رکھکر کارروائی کریگا۔

جرمنوں کا سرکاری بیان منظہر ہے کہ روسی سپاہ مقام لینو تک پہنچ گئی ہے جو تھارن (سرحد جرمنی) سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔

اخبار پاؤنیر الہ آباد لکھتا ہے کہ ایران کو بھی جنگ میں شامل ہونا پڑے گا۔

ترکی سفیر متعینہ طہران نے سلطنت ایران کو یقین دلایا ہے کہ جب روسی فوجیں آذربائیجان سے نکل جائیں گی تو ترک بھی تبریز کو خالی کر دینگے۔

جرمنی میں پٹرولیم کی قلت نہایت شدت سے محسوس ہو رہی ہے چنانچہ وزیر تجارت نے اعلان کیا ہے کہ اگر روشنی کرنے کے لئے دیگر اشیاء دستیاب ہو سکیں تو حتی الامکان پٹرولیم کو استعمال میں نہ لائیں۔

جملہ میدان ہائے جنگ میں باوجود سخت برفباری کے متحدہ افواج برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔

اخبار پاؤنیر الہ آباد کا لندنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ سائسان پر متحدہ افواج کی لائن توڑنے کے لئے جرمن سخت جد و جہد کر رہے ہیں۔

اٹلی کے ایک ممبر پارلیمنٹ نے اٹلی کے ایک اخبار کو چٹھی لکھکر گورنمنٹ اٹلی کو توجہ دلائی ہے کہ اٹلی جنگ کے ختم ہونے سے پہلے شریک جنگ ہو جائے۔

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار بکارسٹ (رومانیہ) کا لکھتا ہے کہ ہنگری میں سرویہ پر حملہ کرنے کے لئے نو لاکھ سپاہ تیار ہو رہی ہے جس میں ۸۰ ہزار جرمن سپاہی ہونگے۔

ahmadimuslim.de

صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت ہے بکم صفر تا آخر ربیع الاول

صحیح بخاری پارہ اول تا ہشتم مترجم اردو حاشیہ شدہ (مطبوعہ انوار الاسلام امرتسر) اصلی قیمت ۱۲ للعہ رعایتی مجلد عہ۔ بلا جلد عہ

پارہ اول صحیح مسلم باب اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ تک مترجم اردو و حاشیہ شدہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر اصلی ۹ رعایتی ۲

زبدۃ الانسان فی زہد و تصوف میں منظوم پنجابی مصنفہ مولوی عبداللہ صاحب ساکن کلاس والہ اصلی قیمت ۴ رعایتی ۲ دس اب مسلمانوں کو چاہئے کہ در خواستیں بھیجیں ایک روپیہ سے کم خریدار کل قیمت ہمراہ درخواست ارسال فرمادیں پتہ مفصل اور صاف لفظوں میں ہونا چاہئے کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی محصولڈاک و غیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر

نور محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ فیروزپور شہر دروازہ ملتانی

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولنا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی۔ جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا۔ اور جنگ سے تائب ہو گیا۔ جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے۔ تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا۔ جن کی دعا سے شیر عالم ر دیا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر رافضی سے تائب ہوا جن کی دعا سے دلوا ئی ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہوگئیں۔ جو حج کو گئے۔ تو راستہ میں انگریزوں نے ان کو دعوت دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہوگئے۔ جن کے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے پڑھنے تین سو صفحہ کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت عہ علاوہ محصولڈاک عہ

ملنے کا پتہ منیجر صوفی بنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تہذیب۔ ہندوؤں کے فرائض ۱ر

الہام۔ الہام کی تشریح۔ اور آریوں کا رد ۱ر

مولود شریف کے سچے واقعات

تو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات ہوں انکو نہیں دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث کا

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہو سکیں قیمت مع محصول ۳ر بیس منی آرڈر ار قسم کے ۶ بھیجئے

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام ۳

دہرمپال کی تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب۔ جلد اول ۳ر جلد دوم ۳ر جلد سوم ۳ر جلد چہارم ۳ر چاروں کی قیمت یکجا ۱ عہ علاوہ محصولڈاک

مناظرہ نگینہ۔ وہ مشہور و معروف مناظرہ نگینہ جو آریوں سے نگینہ میں ہوا تھا ۸ر

خصائل النبی۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ۴ر

ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے ۱ر

جہاد وید۔ وید اور دیگر آرین کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا گیا ہے ۶ر

تبر اسلام۔ مہاشہ دہرمپال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا جواب تا۔ ۲ر

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام میں مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶ر

فتوحات اہلحدیث۔ چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف ۴ر

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ کا جواب ۲ر

منیجر اہلحدیث امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام ۳ر

ان حبوب کے استعمال سے ہر اعلات کثرت احتلام دور ہو جاتی ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنیکے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت

طلاء ۱۲ کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بد احتیاطیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اپنی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی۔ اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے ۱۲

حبوب لواسیر ہر قسم۔ بادی۔ آبی۔ خونی۔ ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہیں ۱۲

سرمہ منقوی چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہو کر علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲

دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ جس میں خاص صفت یہ ہے کہ جو خارش کہیں ہو صرف ہاتھ پیر پر لگانے سے دور ہو جاتی

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ [illegible]

مفید و کارآمد کتابیں ۳۶/۵۲

گوشت خوری ـ آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے پریذیڈنٹ اور اسلامی مجلس مناظرہ کے پریذیڈنٹ کے درمیان جو گوشت خوری کے مسئلہ پر تحریری بحث ہوئی ـ وہ اس رسالہ میں سب کی سب درج ہے ـ آریوں کے تمام بے بنیاد اعتراضات کا جواب اس عمدگی سے دیا گیا ہے کہ بایدوشاید ... قیمت ۵ ... ۳ر

خدا کی ہستی ـ بر اثبات وجود رب قدیر ـ دہریوں کے عموماً اور نئی روشنی کے دلدادہ نوجوانوں کے ان اعتراضات کا جواب جو وہ ذات باری تعالیٰ کی ہستی پر کرتے ہیں ـ عقلی و نقلی دلایل سے اس خوبی کے ساتھ دیا گیا ہے کہ مطالعہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی ہستی پر شک نہیں کر سکتا ۳ر

ادلۃ الجلیہ فی عقائد الاسلامیہ ـ اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلایل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے ـ اسلام مقدس کے وہ مضامین جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں بالکل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں ـ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے قیمت ۸ر

اردو ترجمہ بدور السافرہ فی امور الآخرۃ ـ کتاب امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے ـ امام ممدوح نے ... کی ان روایات کو جس میں حشر نشر حساب کتاب پلصراط ـ حوض کوثر شفاعت میزان ـ نشر اعمال بہشت دوزخ کا بیان ہے ـ اس میں جمع کر کے حدیث ... کے ساتھ ادنیٰ تفسیر کر دی ہے ۱۲ر

اردو ترجمہ انوار قدسیہ ـ یہ عظیم الشان کتاب امام شعرانی کی یادگار ہے ـ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے ـ اولیا اللہ میں کم از کم کن کن علامات کا پایا جانا ضروری ہے جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چلکر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس کا ضرور مطالعہ کریں ۱۰ر

اسم اعظم ـ غوث صمدانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی مکمل سوانح عمری اور تصوف کے حقائق اور طریقت کے معارف جا بجا جلوہ گر ہیں ۱ر

داغ دل ـ ناول کے پیرایہ میں بیاہ شادی کے نشیب و فراز اور خاوند بیوی کے تعلقات کا نتیجہ خیز بیان ـ جوان عورت اور کمسن لڑکے کی شادی کے نتائج ـ قابل مطالعہ ہیں ـ خصوصاً وہ والدین جو چھوٹی عمر کی اولاد کو بیاہ دینے کے خواہاں ہوتے ہیں اسکو ضرور دیکھیں رعایتی ۳ر

ملنے کا پتہ
منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

مومیائی ۲۰/۵۲

اصلی مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ـ دق ـ دمہ ـ کھانسی ـ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ـ جریان ـ یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے ـ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ـ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ـ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ـ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے ـ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے ـ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ـ مرد ـ عورت ـ بوڑھے ـ بچے ـ جوان کیلئے یکساں مفید ہے ـ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے ـ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۳ عمر ۳ دھڑی ۱ روپے یا دو نخنہ سے مع محصولڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

اخبار کا شہادات

جناب مولوی محمد عبید اللہ صاحب ... ضلع ... سے لکھتے ہیں ـ آپ کی مومیائی جو آپ نے بھیجی تھی اس میں سے دو ڈبیہ ایک مریض کو کھلایا ـ بہت مفید ثابت ہوئی ... درد شدید ہوا کرتا تھا ـ دماغ میں ضعف ... بفضلہ تعالیٰ بہت آرام ہے ... اور بھیجیں (۱۰ دسمبر ...)

جناب حکیم محمد اسحاق خان صاحب ... ضلع بلیاری کو تحریر کرتے ہیں قبل ازیں آپ کے کارخانہ سے مومیائی منگوائی تھی بفضل خدا بہت آرام ہوا ـ بہ تیر بہدف ثابت ہوئی ـ ۳ دھڑی اور بھیجیں ـ (۱۴ دسمبر ...)

ملنے کا پتہ
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

اخبار اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

امرتسر

جلد ۱۲ نمبر ۱۴

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ سے ۱۰ر
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداروں سے " ٹٹر
" ششماہی جر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرتِ اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۵ فروری ۱۹۱۵ء روز جمعہ

امرتسر کی میونسپل کمیٹی

قابل توجہ گورنمنٹ اور صاحب پریزیڈنٹ

اس میں شک نہیں کہ امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی حالت دن بدن بہتر ہوتی جاتی ہے جب سے مسٹر کنگ ڈپٹی کمشنر ہوکر امرتسر میں کمیٹی کے پریزیڈنٹ ہوئے ہیں۔ بہت سے کام کمیٹی نے اہل شہر کے آرام و آسائش کے کئے ہیں۔ شراب کی دکانیں شہر سے باہر کرنے کا فیصلہ بھی مسٹر کنگ کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ آج کل شہر کے بازاروں کے نیچے بڑے بڑے نالے بن رہے ہیں جنمیں بارش کا پانی بہا کرے گا اور اوپر کی نالیاں جو ہمیشہ گندی رہتی تھیں جن کی بدبو سے بعض بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہوتا تھا وہ بھی درست کی جاویں گی۔ کوچوں کا فرش ایسا صفا اور قیمتی لگایا گیا ہے کہ کسی بڑے سے بڑے رئیس کے گھر میں بھی شاید نہ ہوگا۔ اس کا سارا خرچ گورنمنٹ نے دیا ہے۔ امید ہے ان سب باتوں کا صحت پر بہت اچھا اثر ہوگا جس کے لئے اہل شہر گورنمنٹ اور میونسپل کمیٹی اور صاحب پریزیڈنٹ کے شکرگزار ہیں۔

مگر جو بات اس موقع پر قابل ذکر ہے وہ اور ہے اور اسی پر ہم گورنمنٹ کی اور پریزیڈنٹ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اہل شہر کی صحت کے لئے سب سے پہلے جو نسخہ تجویز ہوا تھا وہ پانی کا تھا جس کے لئے واٹر ورکس (نل) لگانا تجویز ہوا۔ اہل شہر نے بڑی خوشی سے اس کے متعلق محصول دینا پسند کیا۔ اور بلا کسی کراہت کے اور بغیر اختلاف کے سب نے اس پانی کو پسند کیا مگر آج جو ہم غور کرتے ہیں تو جس غرض (صحت) کے لئے یہ کام جاری ہوا تھا جس پر آج تک ۱۹ لاکھ روپیہ صرف ہوچکا ہے اُس غرض کا پورا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر بازار میں نلکے عام ہیں جہاں سے سقے مشکیں بھر بھر کر بازاروں میں چھڑکاؤ کرتے اور نالیاں دھلاتے ہیں۔ مگر کوچوں میں نلکے ابھی تک نہیں پہنچے جہاں کے لوگ پانی کو کھانے پینے میں خصوصیت سے استعمال کریں بلکہ کوچوں میں نلکے لگوانے کیلئے یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ اہل محلہ اپنے خرچ سے لے جاویں یہ شرط پہلے ہی بہت ثقیل تھی اب تو اور بھی سخت مانع ہوگی۔ کیونکہ پختہ فرش جو اب لگ رہا ہے اس کا اکھیڑنا اور بنوانا بہت کچھ لاگت چاہیگا جس کے خوف سے اہل محلہ اپنی لاگت سے نلکا لگوانے کی جرأت نہ کرسکیں گے چونکہ اہل شہر کی صحت میں پانی کو بہت کچھ دخل ہے اس لئے مناسب بلکہ واجب تھا کہ کوچوں میں نلکوں کی تکمیل

گلزار احمدی یعنی معارج النبوت کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت رعایتی ۸؍ مینجر

فرش سے پہلے کرائی جاتی جہاں سے علاوہ مفید صحت ہونے کے کیٹی کو آبیانہ کی آمدنی بھی ہو جاتی مگر ایسا نہیں کیا گیا جس کا اہل شہر کو بہت خیال ہے جن کوچوں میں ابھی فرش نہیں لگایا گیا اُن میں نلکوں کی تکمیل پہلے کرائی جائے تو ابھی موقع ہے۔ امید ہے صاحب پریزیڈنٹ خصوصیت کے ساتھ اس پر متوجہ ہونگے ۔ کوچوں میں بڑی نالی کمیٹی کیطرف سے لگنی چاہئے۔

مذاکرہ علمیہ نمبر ۶

(مورخہ ۱۹* ربیع الاول)

بابت آئت حرم

اس بات کا ذکر ضروری نہیں کہ مذاکرات علمیہ متعلق قرآن و حدیث بھی ایک قسم کی تعلیم و تدریس ہے بلکہ بلحاظ عموم فائدہ اور بقاکے مفید تر۔ کیونکہ تدریس میں تو چند مخاطبین کو فائدہ ہوتا ہے اخبار میں ہزاروں کو اور پھر اُن کے سوا آیندہ نسلوں کو بھی اس لئے گذشتہ مذاکروں میں احادیث کی بابت مشکلات کا اظہار کر کے معلمین اور واعظین کو متوجہ کیا گیا تھا جن پر اہل علم نے توجہ کر کے قوم کو فائدہ پہنچایا۔ ہنوز جو جو مذاکرات جاری ہیں اُنکی مدت بہت کم رکھی ہے مہربانی سے اہل علم توجہ کر کے جواب دیں۔

مزید آسانی جو صاحب وقت لگا کر اپنے علم سے ناظرین کو فائدہ پہنچائیں مناسب نہیں کہ محصولڈاک کا بوجھ بھی اُن پر ڈالا جائے۔ اس لئے جو صاحب اس بوجھ کے متحمل نہ ہو سکیں وہ اطلاع دیا کریں تو اُن کو محصول ڈاک دفتر سے بھیجا جائے گا جو اُن کا حق ہے۔

آج جس آئت کو میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ درج ذیل ہے:۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا	(اے نبی علیہ السلام) تو یہ کہدے آؤ میں تبلاؤں جو اللہ نے تم پر حرام کیا ہے
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (پ۸ ع۶)	یہ کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل نہ کرو ہم ہی تمکو اور اُن کو رزق دیتے ہیں۔ اور بیحیائی کے ظاہری اور باطنی کاموں کے نزدیک نہ جاؤ اور کسی نفس کو ناحق قتل نہ کرو جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اس بات کی تمکو ہدایت کرتا ہے تاکہ تم عقلمندی کے کام کرو۔ اور یتیم جبتک بلوغت کو نہ پہنچے اُسکے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوا اُس طریقے کے جو اُس کے حق میں اچھا ہے ماپ اور ترازو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو ہم کسی شخص کو اُسکی طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتے اور جب بولو انصاف سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو اور اللہ کے نام کے وعدے پورے کیا کرو۔ اسی بات کا اللہ تمکو حکم دیتا ہے تاکہ تم نصیحت پاؤ۔

یہ آئت توحید اور اخلاق کی جڑ بنیاد ہے ایسی کہ اس کی مثل کسی کتاب میں ملنی مشکل ہے۔ مگر قابل مذاکرہ بات یہ نہیں بلکہ اس آئت کی وہ مشکل قابل تذکرہ ہے جو بلحاظ ترکیب نحوی کے پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے۔

ترکیب نحوی کے بموجب اَلَّا تُشْرِكُوْا مفعول ہے حرم کا اور یہ مرکب ہے بمعنی عدم الشرک کیونکہ اس میں اَنْ مصدریہ داخل ہے لَا تُشْرِكُوْا پر۔ اَنْ مصدریہ اپنے مدخول کو ساتھ لیکر مصدری معنی میں ہوتا ہے۔ پس معنے یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے ظاہر ہے کہ جب شرک نہ کرنا حرام ہوا تو شرک کرنا واجب یا (بحکم نقیض العفرد کا نقیض المحکمۃ) کم از کم جائز ٹھیرا۔ حالانکہ یہ عقیدہ کفر ہے۔

نیز اس کے آگے جو مفعول آئے ہیں وہ سب منقلب ہو جاویں گے یعنی حرام کیا ماں باپ احسان کرنا اور اولاد کو نہ مارنا بھی حرام کیا اور فواحش کے نزدیک نہ جانا بھی حرام کیا نفس کو قتل نہ کرنا بھی حرام۔ غرض یہ سب بجائے توحید اور اخلاق کے منقلب ہو کر شرک اور بداخلاقی کے مخزن بنجائینگے (اعاذنا اللہ منہ)

امید ہے اہل علم خصوصاً معلمین ترجمۃ القرآن اس مشکل کو بہت جلد حل فرماوینگے۔

مُسلم یُونی ورسٹی میں علماءِ دین

اہل حدیث مورخہ ۲۲ رجنوری میں ہمنے ایک نوٹ لکھکر جناب سکرٹری مسلم یونی ورسٹی کو جواب کی تکلیف دی تھی یہ پوچھا تھا کہ ذیل علماء دین جو یونیورسٹی میں منتخب ہوئے ہیں اُن کو کس نے منتخب کیا ہے اور عالم دین کی تعریف کیا سوچی گئی ہے سکرٹری صاحب نے تو ابھی تک جواب نہیں دیا مگر معصر ہمدرد دہلی مورخہ ۲۶ رجنوری کے ایک نوٹ سے ہمکو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہے۔ ہمدرد سے معلوم ہوا کہ مسلم یونی ورسٹی کے کل ممبر ۲۰۰ ہونگے اُن میں سے ۱۹۰ مختلف طبقوں (زمینداروں، جاگیرداروں، گریجوایٹوں اور اڈیٹروں وغیرہ) کے قائم مقام ہونگے اور دس طبقہ علماء کے قائمقام۔ سب طبقوں کا انتخاب اس طرح رکھا گیا ہے کہ ایک تاریخ مقرر تھی اُس تاریخ تک اُس طبقے کے جس فرد نے اپنا نام لکھایا اُسکو راہ دہندہ سمجھا گیا۔ اُس تاریخ کے بعد اُن راہ دہندوں کی ساری فہرست مکمل کر کے سب کے پاس بھیجدی

*چونکہ مذاکرہ کی مدت ہو ماہ مقرر ہے اس لئے تاریخ لکھی جاتی ہے صاحب رقم مطلع رہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

کہ ان میں سے اتنے ممبروں کی جتنے نامزد کرنے ہوں) بابت رائے دیں۔ رائے دہندوں کی کثرت رائے سے اُس طبقہ کا انتخاب ہوگیا۔ مثلاً ایڈیٹران اسلامی اخبارات کے دس قائم مقام نامزد کرنے ہیں اور رائے دہندہ سو اڈیٹر ہیں تو ان سب کے پاس وہ فہرست بھیجکر درخواست کی گئی تھی کہ دس آدمی منتخب کریں جن دس پر کثرت ہوئی وہ منتخب ہوگئے۔ اسی طرح ہر طبقے سے برتاؤ کیا گیا مگر علماء دین ایسی بیکار فضول اور ناقابل التفات بلکہ محض وزن شعر جماعت ہے کہ ان کا انتخاب اُن کے ہاتھ میں نہیں دیا گیا بلکہ اُن کو وہ ایک تہائی ممبر منتخب کریں جو اُن کے طبقے کے نہیں ہیں۔ اس لئے سارے پنجاب سے ایک بھی عالم جو باقاعدہ علوم دینیہ سے واقف ہو نہیں منتخب ہو سکا علماء کے لئے کس قدر غور کا مقام ہے کہ قومی اور مذہبی جلسے ہوں جلسوں میں جوش دلا کر چندے کرانے کا کام ہو فتوے نویسی ہو حلال حرام کی تمیز کا سوال ہو یہاں تک کہ کسی عبد الحمید جیسے سلطان کو تخت سے معزول کرکے دوسرے کو بٹھانا ہو تو اسی بیکار جماعت سے فتوے لیا جائے مگر مسلم یونیورسٹی میں ان کے سارے دس ممبر ہوں تو اُن کا انتخاب بھی ان کے سپرد نہو۔ یا للعجب و ضیعۃ الادب حالانکہ ہم دیکھتے ہیں علماء دین کا منصب دوسروں کی نسبت دائمی اور مستقل ہے کیونکہ یہ ممکن ہے ایک زمیندار آج بہت سی زمین کا مالک ہے تو چند دنوں میں فلاکت زدہ ہو جائے۔ آج ایک جاگیردار ہے تو کل کو نہ رہے آج ایک اخبار کا اڈیٹر ہے تو کل کو نہ رہے آج ایک بی اے ہے تو کل کو کسی غلطی پر یونیورسٹی اُس کی سند ضبط کرلے۔ یہ سب کچھ ممکن ہے بلکہ ہو رہا ہے مگر علماء دین کا منصب ان سب آفات سے بالاتر ہے۔ تاہم ان کے ساتھ تو یہ برتاؤ کیا گیا ہے اور اُن کے ساتھ وہ۔ انا للہ۔

ممکن ہے کسی دل میں وہم گزرے کہ ایسا کرنے کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ عالم دین کی کوئی تمیز نہیں کون ہے۔ دوم یہ کہ علماء میں باہمی چپقلش اتنی ہے کہ ایک دوسرے کو چاہتا نہیں۔ تو ان دونوں باتوں کا جواب آسان ہے۔ عالم دین کی تعریف سب جانتے ہیں۔ ہم بھی بتلائے دیتے ہیں جو اس قسم کی مجالس میں کام آسکتی ہے گو عالم دین کی اصل تعریف یہ ہے کہ وہ علوم عربیہ کے ذریعہ براہ راست علوم دینیہ سے واقف ہو مگر مجلسی فیصلے کے لئے یہ کافی ہے کہ اسکے پاس کسی مستند عربی مدرسہ کی یا سرکاری عربی امتحان کی اعلےٰ سند ہو۔ ایسا آدمی علماء کے لئے رائے دے سکتا ہے اور ایسا آدمی علماء کا قائم مقام ہو کر مسلم یونیورسٹی میں علوم عربیہ کی بابت اظہار رائے ہو سکتا ہے۔ رہا علماء کا اختلاف سو چند روز پہلے تو ہم اس کو باور کرتے تھے کہ علماء میں سب سے زیادہ اختلاف و شقاق ہے لیکن اب نہیں کیونکہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر طبقے میں خصوصاً ایڈیٹروں اور گریجوایٹوں کے طبقے میں ان سے بھی زیادہ شقاق و نفاق ہے ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست

تو پھر کیا اس اختلاف سے دیگر ان طبقوں کو حقوق سے محروم کیا گیا؟

تعجب ہے کہ ہمعصر ہمدرد کو سید فضل الحسن صاحب بی اے کے عدم انتخاب پر (جس کا ہمیں بھی رنج ہے) بار ہا سخت سے سخت مضامین لکھنے پڑے مگر علماء کے انتخاب کی بنیادی غلطی پر کچھ نہ لکھا افسوس انا للہ۔

کیا ان حالات کے ہوتے ہوئے کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے علماء سے محبت یا عقیدت ہے؟ (شائد)

اخیر میں ہم منتخب شدہ علماء ممبران سے امید کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ بزور اس غلطی کی اصلاح کراوینگے اور اگر انہوں نے بھی توجہ نہ کی تو کہا جائے گا ؎

از ماست کہ بر ماست

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کی مقابلہ
قیمت ۸ مع محصولڈاک
(مینیجر)

قادیانی مشن

اٹلی میں صداقت مرزا

گذشتہ ہفتے اٹلی میں سخت زلزلہ آیا جس سے ہزاروں آدمی ہلاک اور تباہ ہوئے خدا جانے کن اسباب سے آیا اور مصلحت خداوندی کیا تھی مگر ہمیں خیال ہوا کہ آج ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی ہوتے تو اس موقع سے اپنا فائدہ نکال لیتے ہم ابھی خیال میں تھے کہ مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں نے ہمارا خیال سچ کر دیا۔ دونوں نے بالاتفاق شائع کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے پہلے ہی سے کہدیا تھا:۔

دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔

اب جو آنکھ رکھتا ہے دیکھے اور جو دل رکھتا ہے غور کرے اور جو دماغ رکھتا ہے سوچے۔ اور معلوم کرے کہ کس طرح خدائے قدوس اپنے فرستادہ (مرزا) کی صداقت ظاہر کر رہا ہے (ریویو قادیان جنوری)

اہلحدیث۔ کیسی صاف پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے اور قیامت کا نمونہ ہوگا۔ کوئی پوچھے۔ کہ آپ ہی تو ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی اس قسم کی پیشگوئیوں پر ہنسی اُڑاتے تھے کہ یہ کیا پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے یہ ہوگا وہ ہوگا۔ آپ کی یہ پیشگوئی بھی تو اسی قسم کی ہے جس میں نہ تعیین زمان ہے نہ تعیین مکان۔ بلکہ بالکل اس شعر کی مصداق ہے ؎

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

ہم حیران ہیں اگر مرزا صاحب کی قوت روحانی ایسی تھی کہ اٹلی کا زلزلہ بھی اُن کی قوت قدسیہ سے نہ بچ سکا تو جو امور انہوں نے ذات خاص کیلئے معیار صداقت قرار دیے تھے اُن میں کیوں غلطی

ہوئی۔ کیا وہ واقعات لوگوں کو یاد نہیں بھولے ہوں تو ہم تبلاتے ہیں:۔

آسمان منکوحہ نکاح میں آئیگی ڈاکٹر عبد الحکیم خان مجھ سے پہلے مرینگے۔ ثناء اللہ اور مرزا میں مقابلہ کی بردبازی ہے جو پہلے مریگا وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

بقیہ اثبات سُنت رفع الیدین

۶ آثار متعلقہ عدم رفع

(۱) موطا امام محمد میں ہے:۔

عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ ان علی ابن ابی طالب لا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی تکبیر اولے کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن عبد العزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر لا یرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاولے

عبد العزیز بن حکیم حاکی ہیں کہ میں نے ابن عمر کو تکبیر اولے کرتے وقت ہی رفع یدین کرتے دیکھا

(۳) امام طحاوی سے منقول ہے:۔

عن مجاھد قال صلیت خلف ابن عمر فلا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ۔

مجاہد سے روایت ہے میں نے ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے تکبیر اولے کے وقت ہی رفع یدین کی۔

(۴) تنویر العینین میں ہے:۔

روی عن اسود انہ قال رأیت عمر ابن الخطاب لا یرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاولیٰ۔

اسود سے مروی ہے کہ انہوں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ سوائے تکبیر اولے کے اور پھر انہوں نے رفع یدین نہ کیا۔

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن ابن عباس ان العشرۃ المبشرۃ لا یرفعون ایدیھم الا عند الافتتاح۔

ابن عباس ناقل ہیں کہ عشرہ مبشرہ نماز شروع کرتے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے اور بس۔

(۶) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن ابن عباس موقوفا لا ترفع الایدی الا فی سبعۃ مواطن التکبیرۃ الاولیٰ واستقبال القبلۃ والموقف وجمرتین والمروۃ والصفا۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں (۱) تکبیر اولیٰ کے وقت (۲) قبلہ کا دیکھنا (۳) مزدلفہ میں (۴) دو جمرہ کے پاس (۵) منا میں (۶) مروہ اور (۷) صفا پر۔

ہر اثر یعنی موقوف حدیث (قول و فعل صحابی) کے متعلق اصول حدیث کا یہ عام مسئلہ کہ وہ لائق حجت کے نہیں۔ پس جو ۶ آثار اس بارہ میں آئے ہیں۔ اُن سب کا یہی ایک جواب ہے مگر ناظرین شائد اس پر مطمئن نہوں اس لئے ہمکو کچھ اور لکھنا پڑا۔ لہٰذا ہم سلسلہ وار سب کا تنقید کرتے ہیں لیکن نہایت اختصار کے ساتھ کیونکہ مضمون بہت ہی طویل ہو گیا ہے۔

(ا) مسک الختام میں ہے:۔

اس روایت میں عاصم بن کلیب ہے جسکی تضعیف بہت سے محدثین نے کی ہے اور علی بن مدینی نے کہا جب عاصم بن کلیب کسی روایت میں متفرد ہو تو اُس کی روایت قابل احتجاج نہیں (چلو فیصلہ شد) اور ابن معین نے بھی اُس کی تضعیف کرکے کہا ہے کہ اس کی روایت میں شک ہے۔

(ب) ناظرین اگر آثار متعلقہ رفع جنکو ہم اوپر درج کر آئے ہیں ملاحظہ فرمائینگے تو اُن پر واضح ہوگا کہ احادیث صحیحہ نمبر ۲۱، ۱۶ جو ابو داؤد۔ ترمذی۔ بخاری اور حاکم کی روایت سے ہیں اور جو مرفوع ہیں انہیں حضرت علی رفع کے راوی ہیں۔ پس اثر زیر تنقید ایک صحیح مرفوع حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتا خصوصاً جبکہ اُس اثر کے ضعف کی وجہ بھی بیان کر دیگئی ہو۔

(۲) و (۳) کے کئی جواب ہیں۔ اولاً یہ کہ ہم اٹھ طرق سے عبد اللہ بن عمر سے صحیح مرفوع حدیثیں اوپر نقل کر آئے ہیں جن سے رفع ثابت ہوتا ہے۔ پس احادیث صحیحہ ہوتے ہوئے موقوف حدیث کوئی چیز نہیں۔ ثانیاً جزء رفع یدین میں عبد اللہ بن عمر سے ۹ طرق سے رفع کے ثبوت میں آثار موجود ہیں اور وہ بھی سالم اور نافع سے جو عبد اللہ بن عمر کے بیٹے اور مولے ہیں یعنی جن کو عبد اللہ بن عمر نے اعمال و افعال سے بوجہ رات دن کی صحبت کے بہ نسبت کسی اور غیر کے زیادہ واقفیت ہونی چاہیے ثالثاً مجاہد (جو یہاں عدم رفع کے راوی ہیں اور جن کو امام طحاوی نے عدم رفع کا راوی کہا ہے) خود رفع کے راوی ہیں اور اُن کو رفع کا راوی امام بخاری اور ترمذی نے تبلایا ہے۔ پھر ناظرین امام بخاری اور ترمذی کی روایت کشی کا مقابلہ امام طحاوی سے خود کر سکتے ہیں۔ رابعاً جزء رفع یدین میں امام بخاری نے فرمایا ہے کہ جب دو راوی کسی محدث سے کوئی حدیث روایت کریں اور ایک کہے میں نے اُن کو کرتے دیکھا اور دوسرا کہے میں نے نہیں دیکھا تو جسنے کہا میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اُس نے کیا وہ شاہد ہے اور جس نے کہا کہ نہیں دیکھا وہ شاہد نہیں کیونکہ اُس نے فعل کو یاد نہ رکھا۔ لہٰذا اس اصول کے موافق سالم اور نافع والی مرفوع اور موقوف احادیث شاہد ہوئیں اور مجاہد اور عبد العزیز بن حکیم والی موقوف احادیث شاہد نہوئیں لہٰذا عمل شاہد یعنی احادیث اول پر ہوگا۔ خامساً بخاری نے کہا اہل علم سے روایت ہے کہ یہ حدیث ابن عمر سے محفوظ نہیں ہے اور اس میں سہو ہو گیا ہے نیز یہ کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ حدیث مجاہد والی وہم ہے اور اُس کی کچھ اصل نہیں۔ سادساً جزء رفع الیدین میں نافع سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب کسی شخص کو عند الرکوع و بعد الرکوع رفع یدین نکرتے دیکھتے تو اُس کو کنکریاں پھینک کر مارتے۔ پس یہ

ahmadimuslim.de

کیونکر ممکن ہے کہ دوسرے کو رفع یدین نہ کرنے پر کنکریاں ماریں۔ اور خود رفع یدین نہ کریں۔ سابقاً مسک الختام میں ہے کہ مجاہد کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن عیاش ہے اور وہ سئی الحفظ ہے لہذا ضعیف ہے اور اس کی روایت نافع اور سالم کی معارض ہے اور یہ دو مثبت ہیں اور مجاہد نافی اور مثبت مقدم ہوتا ہے۔ ثامناً اگر ثابت بھی ہو جائے کہ عبداللہ بن عمر نے رفع یدین ترک کر دی تھی تب بھی کوئی ہرج نہیں اس وجہ سے کہ اس کا کبھی کبھی ترک کرنا ہی ضروری تھا۔ تاکہ لوگوں کو اس کا سنت غیر مؤکدہ ہونے کا علم ہو جائے اور اس کو واجب نہ سمجھیں۔ اور یہ عین ہمارے مدعا کے مؤید ہے۔

(۴) رفع کی حدیث ۲۲ میں حضرت عمر سے مرفوع حدیث رفع کے متعلق نقل کی گئی ہے۔ اور ترمذی نے بھی حضرت عمر کو راویان رفع میں شمار کیا ہے۔ لہذا اسود کی روایت (جو حسب قول حاکم شاذ ہے) اخبار صحیحہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور وہ اخبار صحیح یہ ہے جس کو روایت کیا ہے طاؤس نے کیسان سے اُن کو روایت ہے ابن عمر سے وہ حضرت عمر سے کہ حضرت عمر رکوع میں اور بعد رکوع کے رفع یدین کرتے تھے۔

(۵) و(۶) حضرت ابن عباس سے دو مرفوع صحیح احادیث رفع کی مروی ہیں (ملاحظہ ہو احادیث رفع ۱۹ و ۲۳) اور ترمذی اور بخاری نے انکو قائلین رفع میں شمار کیا ہے اور جہاں ہم نے رفع کے متعلق آثار صحابہ نقل کئے ہیں وہاں ہمنے چار آثار درج کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ ابن عباس رفع یدین کرتے تھے۔ پس مرفوع صحیح حدیث کا معارضہ اور مقابلہ موقوف حدیث نہیں کر سکتی۔ اور نہ وہ قابل حجت ہے نیز یہ کہ آثار متعلقہ رفع شاہد ہیں اور آثار عدم رفع شاہد نہیں۔ پس شاہد پر عمل ہوگا۔ اور ہم اوپر نقل کر آئے ہیں کہ عشرہ مبشرہ قائلین اور عاملین رفع تھے۔

ناظرین سے ہم معافی مانگتے ہیں کہ مضمون بہت طویل ہو گیا ہے مگر چونکہ یہ سب تطویل طلب تھا اس لئے ایسا کیا گیا۔ انشاء اللہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ناظرین مطمئن رہیں ۔ ع

خفا مجھ سے نہ ہو گر لوٹ جاؤں تیرے قدموں پر
کروں کیا میں کہ تجھ پر دل مرا یجان لوٹے ہے

(الراقم العاجز عبدالحمید آمادی حیدرآباد دکن)

سوامی دیانند جی کی فلاسفی

نمبر اول

از مولوی حکیم محمد انصاری صاحب اندیوریا ضلع گورکھپور

(۱) دنیا معلول اور باز وال ہے (ستیارتھ ۸/۱۱ صفحہ ۲۵۰ و صفحہ ۲۹۱ و ۱۲/۲۴ صفحہ ۵۹۱ و صفحہ ۵۶۱ وغیرہ) اور معلول کو ازلی نہیں مان سکتے (ستیارتھ ۸/۲۲ صفحہ ۲۸۶) لیکن دنیا ازلی ہے* (بھومکا صفحہ ۱۱ و ستیارتھ ۸/۲۲ صفحہ ۲۹۵)

(۲) دنیا کائنات کا سبب (یعنی علت فاعلی) پرمیشور ہے۔ اور علت مادی مادہ (ستیارتھ ۸/۱۶ صفحہ ۲۸۲ و ۸ صفحہ ۲۷۰ و ۱۲/۲۴ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۳) دنیا کی علت مادی پرکرتی پرمانو (یعنے ذرات عالم) ہیں (ستیارتھ ۸ صفحہ ۲۷۰) اور علت معلول سے پہلے ہوتی ہے (ستیارتھ ۸/۱۴ صفحہ ۲۸۱) معلول یعنی دنیا باوجودیکہ پیچھے ہوئی لیکن پھر بھی ازلی ہے۔

(۴) پرمیشور دنیا کا فاعل یعنی بنانے والا اور دنیا مفعول یعنی بنائی ہوئی ہے (ستیارتھ ۸/۱۶ صفحہ ۲۸۲ و ۸/۲۲ صفحہ ۲۹۲) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۵) پرمیشور خالق کل و صانع کل ہے (بھومکا صفحہ ۷۲ و صفحہ ۸۳) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۶) جس کی انتہا یعنی حد ہوتی ہے اُس کے تمام متعلقات بھی انتہا والے ہوتے ہیں (ستیارتھ ۱۲/۲۴ صفحہ ۵۶۲) دنیا باوجودیکہ محدود ہے لیکن پھر بھی ازلی ہے۔

(۷) قدروں سے مل کر بنے ہوئے اجسام اور دنیاؤں کو غیر فانی سمجھنا جہالت کا پہلا جزو ہے (بھومکا صفحہ ۱۱۴) لیکن پھر بھی دنیا ازلی یعنی غیر فانی ہے۔

(۸) پرمیشور ہمیشہ علیم ہے (ستیارتھ ۱/۲ صفحہ ۲۰ و ۱۲/۲۴ صفحہ ۵۶۱) اور علیم کل ہے (بھومکا صفحہ ۹ و صفحہ ۱۰۵) لیکن* دنیا ازلی ہے۔

(۹) جہان میں جس قدر اشیاء پیدا ہوتی ہیں وہ سب اتصال سے پیدا ہوتی ہیں اور جو اتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ (ستیارتھ ۱۱/۲۲ صفحہ ۵۵۰) لیکن دنیا باوجود مادوں کے اتصال سے پیدا ہونے کے بھی (دیکھو بھومکا صفحہ ۷۵ و صفحہ ۱۸۴) ازلی ہے۔

(۱۰) یہ عالم کثیف جس میں خاص صنعت دکھلائی دیتی ہے انادی یعنی ازلی کبھی نہیں ہو سکتا (ستیارتھ ۱۲/۲۴ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا باوجود کثیف ہونے اور خاص صنعت کے ساتھ دکھلائی دینے کے بھی ازلی ہے۔

(۱۱) اگر معلول دنیا کو دوامی مانوگے تو اُس کی علت کوئی نہیں ہوگی بلکہ علت اور معلول دونوں وہی ہو جاویگا۔ اگر ایسا کہوگے تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث انیوانیہ آشریہ (دور)*

---

* اس تحریر میں بھومکا سے مراد گویا آدی بھاشیہ بھومکا ہے

* اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اگر پرمیشور نے حسب ارشاد سوامی جی مندرجہ ستیارتھ ۸/۲۲ صفحہ ۲۹۵ و بھومکا صفحہ ۱۱ دنیا کو بارہا بنایا اور فنا کیا ہے اور وہ فی الحقیقت علیم کل ہے تو اسکو یہ بنائی ہوئی دنیاؤں کے بنانے اور فنا کرنیکی تعداد کا علم بھی ضرور ہوگا کہ اتنی مرتبہ دنیا کو میں نے بنایا اور فنا کیا ہے۔ (اور اس تعداد کو وہ ہرگز نہ بھولا ہوگا ورنہ وہ ہمیشہ سے علیم کل نہیں رہ سکتا بلکہ اس کی تعداد اس کو یقیناً یاد ہوگی) چونکہ ہر ایک متعدد چیز کی گنتی ایک سے شروع ہوتی ہے اور ایک سے پہلے کوئی عدد نہیں اسلئے گنتی اور شمار کے بموجب دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں ہو سکتا بلکہ اسکے حدوث اور غیر ازلی ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے۔

* دور و تسلسل باطل ہے (ستیارتھ ۱۱/۲۲ صفحہ ۵۵۰ و ۱۲/۲۴ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا کو ازلی ثابت کرنے کے لئے ٹھیک (بھومکا صفحہ ۱۱ و ستیارتھ ۸/۲۲ صفحہ ۲۹۵)

اور آتم آشریہ (اپنے سہارے آپ ہونے کا) نقص عائد ہو گا جیسے اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بنجانا ناممکن* ہے اس لئے جہان کا فاعل ضرور ہی ماننا پڑتا ہے (ستیارتھ ۲۲/۱۲ ص ۵۱) لیکن باوجود اس کے بھی دنیا ازل ہے۔

(۱۲) جو اشیا صریح مرکب دکھلائی دیتی ہیں۔ ان کی پیدائش اور فنا کس طرح نہیں مانتے (ستیارتھ ۲۲/۱۲ ص ۵۵) اور تمام موجودات ظاہرا نہیں ذروں سے اتصال پاکر حالت محسوس میں آتی ہیں (بھومکا ص ۷۵ و ۱۹۴) لیکن دنیا باوجودیکہ مرکب دکھلائی رہی ہے اور ذروں سے اتصال پاکر حالت محسوس میں آتی ہے پھر بھی ازلی ہے

(۱۳) یہ سارا ڈھکوسلا جینیوں نے جہان کو انادی ازل ماننے کے لئے بنا رکھا ہے مگر یہ محض جھوٹ ہے البتہ جہان کی علت انادی ہے کیونکہ وہ پرمانو (مادی ذرے) وغیرہ بحیثیت عنصری غیر فانی مستقل ہیں لیکن ان میں باقاعدہ بننے بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں کیونکہ جب مفرد پرمانو کسی وجود کا نام ہے اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جز (غیر مرئی شحوص) ہیں تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے۔ اس لئے ان کو ترکیب دینے والا کوئی چیتن پرمیشور ضرور ہے اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہے (ستیارتھ ۲۲/۱۲ ص ۵۱) لیکن باوجود ایسے صریح اقرار کے بھی دنیا کے ازلی ہونے کا ڈھکوسلا سوامی جی کو سوجھا ہے

(۱۴) وید دنیا کے ابتدا میں الہام ہوتا ہے (ستیارتھ بھومکا ص ۱۶ و آریہ مسافر میگزین ماہ جنوری ۱۹۱۰ء ص ۲۶ و آریہ پرکاش ص ۶ وغیرہ) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں (ستیارتھ ۲۲/۸ ص ۲۹۵)

(۱۵) اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے (ستیارتھ ۲۲/۸ ص ۵۵) اور دنیا کی پیدائش ذروں کے اتصال سے ہے (بھومکا ص ۷۵ و ص ۱۹۴) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۶) ابتدائی دنیا میں انسانی پیدائش جوانی کے عمر میں ہوئی (ستیارتھ ۲۲/۸ ص ۲۹۴) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۷) جو شے اتصال سے بنتی ہے وہ اتصال سے پیشتر نہیں ہوتی اور انفصال کے آخر میں بھی نہیں رہتی (ستیارتھ ۲۲/۸ ص ۲۸۰) دنیا باوجودیکہ ذروں کے اتصال سے بنتی ہے اور انفصال کے آخر یعنی پرلی میں نہیں رہتی ہے لیکن پھر بھی دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۸) ابتدائی دنیا سے لیکر مہابھارت کی جنگ تک آریہ لوگوں کا روئے زمین پر راج رہ چکا ہے۔ (ستیارتھ ۲۲/۱۱ ص ۲۶۶) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں

(۱۹) آدی سرشٹی (یعنی ابتدائی دنیا) میں ایشور نے بہت سے انسان۔ حیوان اور پکھیرو پیدا کئے (ایڈیشن ہجری ص ۵۹) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۲۰) دنیا کا بنانے والا سوائے پرمیشور کے کوئی دوسرا نہیں (بھومکا ص ۸) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

آریہ دوستو! تمہارے نزدیک جس چیز کی ابتدا ہے اس کی انتہا بھی ضرور ہے اسلئے دنیا انادی یعنی ازلی نہیں ہو سکتی علم

دوم

(۱) پرمیشور مجسم* نہیں لیکن پرکرتی سے لیکر زمین تک تمام کائنات اس غیر متناہی قدرت والی ایشور کے ایک پہلو میں قائم ہے (یجروید ادھیائے ۳۱/۳ مندرجہ بھومکا ص ۷)

(۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن جس طرح گولر کے پھل میں کیڑے پیدا ہو کر اسی میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے (ستیارتھ ۲۸/۱ ص ۱۴)

(۳) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یجروید ادھیائے ۳۱/۱۲ مندرجہ بھومکا کی ص ۸ میں پرمیشور کی نابھی اور سر وغیرہ کا ہونا مسلم ہے۔

(۴) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یجروید ادھیائے ۳۱/۱۱ مندرجہ بھومکا میں برہمن کا اس کے منہ سے اور کشتری کا بازو سے اور ویش کا ران سے اور شودر کا پاؤں سے پیدا ہونا بتاویل رکیک مسلم ہے۔

(۵) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باہم محیط اور محاط کا تعلق (ضرور) ہے (ستیارتھ ۲/۴ ص ۲۴۵)

(۶) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یہ تمام عالم محاط و محدود اس محیط کل پرمیشور کے ذات میں قائم ہے (بھومکا ص ۱۸۴)

(۷) پرمیشور مجسم نہیں لیکن اکاش کی طرح پھیلا ہوا ہے اور سب کائنات اس کے اندر گھسی ہوئی ہے اور سب کے اندر سمایا ہوا ہے اور محیط کل بھی ہے (ستیارتھ ص ۲۷۴ و بھومکا ص ۲۰۳)

(۸) پرمیشور مجسم نہیں لیکن اکاش سے بڑا (ضرور) ہے (بھومکا ص ۶)

(۹) پرمیشور مجسم نہیں لیکن عورتوں کے رحم (یعنی بچہ دان) کے اندر رہتا ہے (ستیارتھ ص ۲۷۰)

(۱۰) پرمیشور مجسم نہیں لیکن مکت جیو (یعنی نجات یافتہ روح) غیر متناہی محیط کل برہم (یعنی خدا) کے اندر اپنی خوشی کے موافق گھومتا ہے (ستیارتھ ۹/۴۴ ص ۲۳۵)

(۱۱) پرمیشور مجسم نہیں لیکن سب کے اندر و باہر موجود ہے (بھومکا ص ۶)

(۱۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ (عیسائیوں کے قول کے مطابق) بالضرور ہے (ستیارتھ ص ۲۴۴)

حوالجات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ وید کا پرمیشور ایک جسمانی شخص ہے جس کے ایک پہلو میں تمام جہان قائم ہے اور گولر کے مانند اس کے اندر تمام مخلوقات سکونت پذیر ہے۔

* اسمیں شک نہیں کہ خود باپ کا آپ ہی بیٹا بنجانا ناممکن ہے لیکن بقاعدہ تناسخ۔ یقینا ممکن ہے کہ سوہن کا باپ موہن اپنی موجودہ سبھاؤ و کرم کے مطابق آئندہ جون میں سوہن کا بیٹا بن جائے چنانچہ حسب تسلیم و تصدیق مہا سوامی جی پنڈت لیکھرام جی ماورت ٹیکا ایک جون میں اپنی بیٹی کا باپ اور داماد کا خسر رہا۔ لیکن دوسرے جون میں وہ اپنی بیٹی اور داماد کا حقیقی چاکھا بیٹا بنگیا (کلیات آریہ مسافر ص ۹۶ کالم ۲)

* ستیارتھ ۲۲/۷ ص ۲۳۰

علم دنیا اور سلسلہ دو الگ الگ ہیں۔ آریہ دنیا کو ازلی نہیں کہتے سلسلہ دنیا کو ازلی کہتے ہیں امید ہے مولوی صاحب آئندہ کو سلسلہ دنیا کے بطلان پر قلم اٹھائینگے (ایڈیٹر)

ہم یعنی صورتوں کے بیچ وان میں بھی وہ رہتا ہے اور پرمیشور اور جیوں کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ بھی قائم ہے اور مخلوقات ویدک پرمیشور میں اور ویدک پرمیشور مخلوقات میں یعنی دونوں ایک دوسرے کے اندر سمائے ہوئے ہیں یا بلفظ دیگر پرمیشور بلحاظ مظروف اور محدود ہے اور کائنات محیط اور اُس کا ظرف یا اُس کا عکس دونوں صورتیں جسمیت کو لازم ہیں۔ بہرحال جس امر کو سوامی جی اپنے ویدوں میں اپنا مسئلہ لکھ چکے ہیں اُسی کی بابت غیر مذہب والوں پر اعتراض کرنا تین حالتوں سے خالی نہیں یا بددیانتی یا آریہ دوستوں کو تھوڑی دیر کے لئے خوش کردینا یا حافظہ نباشد والا مضمون ہے۔ فی الجملہ اگر اس کا کوئی معقول جواب ہو تو آریہ دوست اُس کو ستیارتھ صفحہ ۲۹ کے حاشیہ پر بخط جلی درج کرکے ڈبل شکریہ حاصل کریں ۔

ض۔ظ پر انعام

واضح ہو کہ حرف ضاد کی آواز مشابہ ظا معجمہ کے ہے جیسا اکثر کتب قرأت میں مذکور ہے لیکن ادا کرنا ض کا موافق قاعدہ مقررہ کے بہت مشکل ہے ہر کسی سے ادا نہیں ہوتا خصوصاً عجمی تو ہرگز ادا نہیں کرسکتے اس لئے اس کو بگاڑ کر مشابہ آواز دال مہملہ کے پڑھنے لگے ہیں جیسے الضالین کی جگہ الدوالین کیونکہ جس طرح اکثر اور حرفوں کا تلفظ بگڑ گیا ہے اسی طرح ض کا تلفظ بھی مخلوط ہو گیا ہے اور جن ملکوں میں ذ۔ز۔ظ۔ض میں سے کوئی حرف بھی نہیں ہے جیسے ملک ہندوستان ایسی جگہ ان چاروں حرفوں کو اصلی آواز میں ادا نہیں کرتے بلکہ سب کو دال مہملہ کی صورت میں پڑھتے ہیں مثال کے طور پر چند الفاظ لکھتا ہوں ۔

اُستاذ۔ اُستاد۔ کاغذ۔ کاگد۔ ذرعہ۔ درعہ
ذبلہ۔ دبلہ۔ یہوذہ۔ یہودا ابن یعقوب۔ ذنبیل۔ دنبل
گزری۔ گدری۔ گئے گزرے۔ گئے گدرے۔ غازہ
گادہ۔ غازی۔ گادی یا گدی۔ درازگر۔ دندگر۔

نظام پور۔ ندام پور۔ جس طرح یہ الفاظ بدل گئے ہیں ویسی طرح ض بھی بدل گیا ہے مگر اب بہت لوگ کہتے ہیں دواد (ض) ہی صحیح ہے اور ضاد مشابہ ظا، فارس والوں نے بنا لیا ہے۔ احقر کی غرض یہ ہے کہ جو صاحب یہ دعوے کرتے ہیں وہ براہ مہربانی اتنا اور بتلادیں کہ فارسیوں نے کس قاعدہ سے دواد کا ضاد کرلیا ہے جو صاحب اس کو بتلائیں اور کسی کتاب کے حوالہ سے ثابت کردیں اُن کو مبلغ دس روپیہ (عہ ۱۰) بطور نذرانہ کے دونگا۔ اور بندہ اس میں زبانی جمع خرچ کرنا نہیں چاہتا بلکہ جو صاحب اس کا اہتمام کریں وہ پیشتر ایک اسٹامپ پر اقرار نامہ کمترین کے ہاتھ سے لکھوالیں۔ اور اگر ثابت نہ کرسکیں تو دواد پڑھنا چھوڑ دیں۔

حافظ محمد عظیم زار ساکن ویرہ فیروزپور ضلع بلند شہر

کانفرنس۔ اخبار اور جماعت اہلحدیث
فیض آباد اور سیالکوٹ سے

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

اس مصرع کے مصداق میں مولینا ثناء اللہ صاحب نے میری اس کامل محبت کا لحاظ فرمایا جو مجھے مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے ہے۔ اس لئے فیض آباد میں اب تک انجمن اہلحدیث قائم نہ ہونے کے طعن میں اور شہروں کو چھوڑ کر سیالکوٹ ہی کو تحریک فرمایا۔ دوسری وجہ یہ کہ میں جس قدر مولینا ابوالوفا کو محبت کرتا ہوں اسی قدر وہ مولینا سیالکوٹی کو محبت کرتے ہیں اس لئے انہوں نے محب کو طعنہ دیتے ہوئے محبوب کی شکایت ضروری سمجھی۔

خیر صاحب! فیض آباد کی یہ حالت ہے کہ یہاں صرف دو اہلحدیث تو شہر میں ہیں اور دونوں نیم بسمل۔ مضافات کے اہلحدیث کو بھی اگر شامل کرلیا جائے تو سو ڈیڑھ سو ہونگے۔

اگر ٹانڈہ سے مولوی فخر الحسن صاحب اور اجودھیا سے مولوی وزیر الدین و حاجی محمد اسمٰعیل صاحبان کھیری سے حکیم نعیم الدین سائے پور سے منشی عبد الغنی صاحبان کھڑے ہوجاویں تو اچھی خاصی انجمن ہوجائے چنانچہ زبانی بھی کہا گیا خطوط بھی بھیجے مگر ع

کون سنتا ہے فغان درویش
قہر درویش بجان درویش

یہ تو یہاں کا حال ہوا۔ اب سیالکوٹ کا حال مولانا سیالکوٹی لکھیں تاکہ مولانا امرتسری کا طعن بالکل رفع ہوجائے۔ اور نہ صرف سیالکوٹ سے مولانا ابراہیم صاحب ہی توجہ فرماویں بلکہ ہر مقام کے جہاں اہلحدیث ہوں اور انجمن اہلحدیث نہ ہو وہاں کے احباب فوراً متوجہ ہوں۔

مثلاً کانپوری احباب فوراً توجہ فرماویں وہاں کی کشتی کے ناخدا ہمارے پرانے مہربان مولوی عبد الوہاب صاحب فرمادیں کہ وہاں کیوں نہیں انجمن اہلحدیث قائم ہوئی۔ لکھنؤ کے حضرات بھی اٹھ کھڑے ہوں۔ اور ہاں جناب اعظم گڈھ و مئو ضلع اعظمگڈھ والے برادران دین بھی توجہ فرماویں کیونکہ اُن کا پرجوش اہلحدیث ہونا مجھے مسلّم ہے۔

دربھنگہ اور خصوصاً تمام اضلاع کا صدر مقام رحیم آباد جس میں ہمارے حضرت مولانا و مقتدانا جناب حافظ محمد عبد العزیز صاحب محدث دام اللہ برکاتہ ایسے بزرگ ہیں اُس میں تو سب سے پہلے انجمن اہلحدیث ہونی چاہئے باقیوں کا ذکر آئندہ کبھی نہ کبھی کرونگا۔ انشاء اللہ

کانفرنس اور اخبار کا انجمنوں سے تعلق

اب دوسری گزارش یہ ہے کہ اخبار کانفرنس اور انجمہائے ماتحت کا آرگن ہے اس کے یہ معنے میں نے کب بیان کئے تھے کہ اس کے اڈیٹر صاحب اس بات کے مقید ہیں کہ جہاں سے اُن کو شرکت جلسہ کا حکم پہنچے وہاں وہ فوراً حاضر ہوں۔ ایسا سمجھ لینا گویا دیدہ و دانستہ اپنے اخبار کو بند کر دینے کا حکم دینا ہے لہذا اڈیٹر صاحب نے جو کچھ اس کے متعلق فرمایا صحیح تو ہے مگر خواہ مخواہ ضرور ہے اس کے ذکر کی یہاں ضرورت ہی کیا تھی۔ اصل ضرورت اس کی تھی کہ انجمنوں اور کانفرنس کو اپنے آرگن سے کیا تعلق ہونا چاہئے اور اس کے معنے یہ سمجھے کہ انجمنیں اور کانفرنس اپنے

۵۱ گز ۵۲ محاورہ ہے ۵۳ غازی آباد۔ گادی نگر۔ غازی پاڑہ۔ گدی پاڑہ ۔

اخبار کی اشاعت اور ترقی کے لئے اپنے مقاصد اور اغراض اور قواعد ضوابط اور آمدنی میں کسی قسم کا برتاؤ رکھتی ہیں اس کو تو آپ نے چھوا بھی نہیں اور ایک غیر متعلق بات کو لے بیٹھے جس کا گو مجھ سے اور مجھ جیسے دیگر عشاق سے تعلق صحیح ہے مگر اسکے ذکر کا کیا موقع تھا۔ امید ہے نہ صرف اڈیٹر اہلحدیث بلکہ جملہ اراکین مجلس شوریٰ اور اراکین انجمن ہائے ماتحت اس گزارش کا غور سے جواب دینگے۔

باقی آئندہ (شمس محمدی)

ایڈیٹر۔ آپ کے اس سوال کا جواب بہت دفعہ اہلحدیث میں دیا گیا ہے اور کانفرنس کی مجلس شوریٰ کا ایک رزولیوشن بھی شائع ہو چکا ہے کہ مقامی انجمنیں اپنے علاقہ کے کاموں میں خود مختار ہیں۔ انجمن مجموعی طور پر کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی ایک ممبر ہوگی جسکا مطلب یہ ہے کہ مقامی انجمن جس اپنے ممبر یا عہدہ دار کو کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے لئے منتخب کریگی اسکو بطور وکیل کے لیا جائے گا۔ ایسے وکیل کی تبدیلی بحالی بھی مقامی انجمن کے اختیار میں ہوگی۔ باقی ممبران انجمن کانفرنس کے عام ممبران میں ہونگے جو حقوق عام ممبران کے ہونگے وہی ان کے ہونگے غرض من تو شدم تو من شدی کا پورا جلوہ ہوگا۔

بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید

اس کتاب کے بعض مضمون انگریزی تواریخ کے بھی خلاف ہونگے کیونکہ اُن کا مادہ تاریخ چین اور تاریخ یونان ہے ممکن ہے کہ ان مورخوں نے اس زمانے کے وہ حالات لکھے ہوں کہ جو ان کے پیش نظر تھے اور وہ غیر قوموں کے ہوں۔ اور وید والوں کے ہنوں اور میری کتاب کو خصوصیت وید والوں سے ہی ہے کیونکہ اس وقت گھر گھر کا راجہ جدا اور گاؤں گاؤں کا مہاراجہ جدا تھا۔

اس کتاب میں اور اسلامی مورخوں کی روایتوں میں بھی قدرے تفاوت ہے۔ اور تفاوت کی وجہ ظاہر ہے کہ مجھے میرے ذاتی تجربہ اور سیر وسیاحت نے اس پر مجبور کر دیا کہ میں قصداً ان کے خلاف لکھوں کیونکہ جو میرے ذاتی تجربہ میں آیا اور سیر وسیاحت سے مجھے حاصل ہوا یقیناً وہی حق تھا اور حق کے اظہار کے باعث میں مجبور تھا سو اختلاف کی صورت پیدا ہو گئی۔

عام مصنف قیاسی ڈھکوسلوں سے زیادہ کام لیتے ہیں اس کتاب میں ان سے کام نہیں لیا گیا بلکہ روایتوں سے کام لیا ہے کیونکہ قیاس اکثر غلط نکلتا ہے اور تجربہ ومشاہدہ سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ اور روایت کے صدق وکذب کا بار راوی کی گردن پر ہوتا ہے اور وہ مرتبہ میں قیاس سے بالاتر ہوتی ہے اور صدق وثقہ کی روایت بڑی بلند پایہ ہوتی ہے۔ ویدوں کے راویوں میں اور محدثوں میں اتنا ہی فرق ہے کہ محدث لفظاً نقل کرتا ہے یا کہیں کہیں مضمون سے کام رکھتا ہے اور ویدوں کے راوی نفس مضمون کو شاعری کے بہت بڑے وسیع پیمانہ پر پہنچاتے ہیں۔ اور نئے اور نئے ذروں کو آفتاب عالمتاب سے چار چند زیادہ کرکے دکھاتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے جہاں پانی کا اک قطرہ ہو اسے ہفت قلزم بنایا ہے اور سال سے بارہ ہزار کو ایک لاکھ گنایا ہے۔ وجہ یہ کہ ان کے زعم میں تھا کہ کسی ذرہ چیز کی عزت وعظمت جیسی دل پر نقش کرتی ہے کہ جب شاعرانہ رنگ میں ثابت ہوتی ہے کہ جب اسی آفتاب کرکے دکھایا اور بار بار گایا جاوے۔ سو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ریت کے دانہ برابر چیز کو ہمالیہ برابر جھوٹ میں لپیٹ کر دکھایا۔ ناظرین ان کی شاعرانہ کارروائی پر نہ جائیں مطالب اصلی ملحوظ فرمائیں۔ مرشن جی نے کیا اچھا فرمایا ہے کہ اپنا دھرم کیسا ہی خراب ہو اس کا ترک کرنا لازم نہیں۔ اور کوئی دھرم ایسا نہیں ہے کہ جس کے فرائض ادا کرنے میں کچھ نقص ہو چنانچہ آگ دھوئیں سے خالی نہیں ہوتی۔ (گیتا ادھیائے ۱۸ اشلوک ۴۸)

کتاب لکھنے میں نہایت آسان اور سہل طریقہ مجھے خوب ہاتھ آیا کہ جہاں سے کسی رشی یا راجہ کا نام پایا وہیں سے اس کی تفسیر نکال کر دیکھ لیا کہ یہ کس خاندان کا بزرگ ہے اور مہابھارت سے اُس کی پوری پوری تواریخ معلوم کرلی اور اُس کے ہمعصروں کا پتہ رامائن وغیرہ سے اور قصوں کو باہم تطبیق دینے سے معلوم کرلیا اور جھٹ لکھدیا کہ فلاں رشی یا راجہ فلاں کا ہمعصر ہے۔

بعض نام ولدیت سمیت ویدوں کے سوکتوں پر درج تھے سو اُن کو وہاں سے مع ولدیت کے نقل کیا اور تواریخ سے پتہ لگا کر اُن کی ہسٹری لکھدی اس ترتیب سے دو باتیں نکل آئیں۔ ایک تو وہ شجرہ کہ مہابھارت اور رامائن وغیرہ میں درج ہے غلط اور سرتاسر طول فطول ثابت ہوا اور صاف طور پر واضح ہو گیا کہ بھارت میں جس قدر زیادتی ہے وہ صرف انہی راجوں کی ہے کہ جن کا نام ویدوں میں نہیں آیا اور اُن کے قصے بھارت میں مذکور ہیں۔ دوسرے یہ کہ زمانہ کی طوالت جس قدر یگ وغیرہ مشہور ہیں سب باطل ہے کیونکہ چند پشتوں کے لئے اتنی طوالت ماننا ایسے ہی ہے جیسا کہ چند مچھلیوں کے لئے سمندر ماننا۔ اور بس۔ جہاں آریہ شاعروں کے مبالغے دوسرے کاموں میں ہیں ویسے ہی زمانے کی طوالت کے باب میں ہیں۔

امید ہے فراخ دل بلند حوصلہ خود بھی پڑھینگے اور دوسروں کو بھی سنائیں گے تاکہ اصلیت سے آگاہ ہوں اور عبرت حاصل کریں۔ چونکہ یہ کتاب تواریخ میں ہے اور اس کے لئے جغرافیہ اور نقشے کی سخت ضرورت ہے اس لئے میں اسی سے اسکو شروع کرتا ہوں اور مدد اللہ تعالےٰ سے چاہتا ہوں اور وہی سچا مددگار اور بہتر ناصر ہے۔

(باقی باقی)

مدرسہ احمدیہ آرہ

کا سالانہ جلسہ بمقام سیتامڑھی ضلع مظفرپور بتواریخ ۶-۷ مارچ ۱۹۱۵ء قرار پایا ہے۔

قائلین قدامت مادہ یا نیچرلسٹ مندرجۂ ذیل دلیل پر غور کریں

اگر میرا خیال غلط نہیں تو | خدائے عالم کو محض اپنی قدرت سے پیدا کیا

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قدر سب مانتے ہیں کہ مادہ ایک صورت بدل کر دوسری صورت اختیار کر لیتا ہے اور صورت اول بالکل معدوم ہو جاتی ہے اور اس کا وجود صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اگر یہ تسلیم نہ کیا جائے تو یہ دو صورتیں ممکن ہونگی اول یہ کہ وہ صورت جو پہلے تھی منتقل ہو کر کسی دوسرے جسم میں چلی گئی۔ دوسرے یہ کہ صورت اول جہاں تھی وہاں موجود رہی۔ صورت اول تو بداہتاً غلط ٹھیرتی ہے کیونکہ ہم برابر مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب ہم موم کے ایک گولہ کو مربع شکل میں بدلتے ہیں تو گولہ پن کی شکل کبھی دوسرے جسم میں منتقل نہیں ہوتی۔ اور دوسری صورت اس طرح باطل ہے کہ اگر صورت دوم کے پیدا ہونے پر صورت اول بھی قائم رہی تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے جیسے ایک شے ایک ہی وقت میں گول بھی ہے اور مربع بھی۔ اس لئے ہمکو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا کہ جب کوئی نئی صورت پیدا ہوتی ہے تو صورت اول بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اب جب یہ ثابت ہو گیا کہ پہلی صورت بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نئی صورت محض عدم کے وجود پاتی ہے۔ اس مندرجہ بالا بحث سے اسقدر قطعی ثابت ہو گیا کہ اعراض یعنی صورت، رنگ، بو، مزہ وغیرہ وغیرہ محض عدم سے وجود میں آتے ہیں۔ اب صرف جوہر کی نسبت دعوے مندرجہ بالا کا ثابت کرنا باقی ہے جس کے لئے مقدمات ذیل اول ذہن نشین کر لینا ضروریات سے ہیں:-

اول۔ مرکبات کی تحریر کا آخری درجہ بسائط تک ہوتا ہے اور بعدہ صرف مادہ بسیط رہ جاتا ہے۔

دوم۔ یہ امر بھی ہے کہ مادہ کسی حالت میں بھی صورت سے جدا نہیں ہوتا۔ سینکڑوں، ہزاروں، لاکھوں یا جس قدر چاہو انقلابات مادہ میں اپنے خیال سے پیدا کرو مگر اس میں کوئی نہ کوئی صورت ضرور باقی رہے گی۔ نتیجہ ہو نکلا کہ صورت اور مادہ لازم و ملزوم ہیں۔

سوم۔ پہلے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ صورت قدیم نہیں بلکہ محض ہستی یا نیستی سے آئی ہوئی ہے اور اب جب یہ ثابت ہوا کہ صورت مادہ سے کسی حالت میں جدا شے نہیں تو لازمی ہوا کہ مادہ بھی قدیم نہو ورنہ صورت کا قدیم ماننا بھی لازم آئیگا جو صریح غلط ہے جیسا کہ ثابت ہوا ہے۔ اور جب مادہ حادث ٹھیرا تو ضرور ہے کہ خدا نے اُس کو محض عدم سے پیدا کیا کیونکہ مادہ بسیط محض ہے اور اس سے پہلے کوئی چیز موجود نہیں جس سے مادہ پیدا ہوتا۔

(خلاصہ دلیل علامہ ابن مسکویہ)

آریہ فلاسفروں سے چند سوال

(۱) مادہ میں عرفی* کی قابلیت موجود ہے یا نہیں؟

(۲) مادہ بسیط ہے یا مرکب؟ اگر بسیط ہے تو اس کی تقسیم خیالی ممکن ہے یا ناممکن؟

(۳) مادہ کی پہلی ترکیب کس کا نتیجہ ہے؟

(۴) بسیط ذرات اپنی بسط کی حالت میں مجسم رہتے ہیں یا نہیں۔

(۵) سورج کے کرہ کو بنتے بگڑتے نہ دیکھا اور ہم بنا بگاڑ سکتے ہیں مگر اس کو حادث مانتے ہیں تو اسی اصول پر مادہ کو حادث کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۶) مادہ کی کل ممکن صفتیں ایکبارگی پیدا ہوتی ہیں یا رفتہ رفتہ؟

(۷) اکاش کوئی شے ہے یا محض انسان کا وہم ہے

(۸) اکاش میں حجم یا ضخامت ہے یا نہیں؟

(۹) اکاش محسوس ہونے والی شے ہے یا غیر محسوس ہونے والی؟

(۱۰) مادہ ارواح سے کس طرح ملتا ہے؟

آریوں کا خیر اندیش:-

(ایم عبدالمجید سٹی مسجد غازی پور۔ یو۔ پی)

جرمنی کی فوج ہے یا یاجوج ماجوج

جرمن چالیس لاکھ مزید سپاہی تیار کر رہی ہے۔ ٹائمز مورخہ ۲۳ر دسمبر کا بیان بذریعہ تار انہی دنوں موصول ہو گیا تھا۔ اب مفصل مضمون پہنچ گیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے:-

چونکہ موجودہ تربیت یافتہ سپاہ فیصلہ کن نتیجہ حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ جرمنی نے اپنے تمام ذکور آبادی کو طلب کرنے اور تمام کارخانوں کو فوجی ساز و سامان اور اسلحہ کی تیاری پر لگا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ موسم بہار میں یا تو اتحادی فوجوں کو تباہ کر دے یا خود اس کوشش میں فنا ہو جائے۔ جرمن نظام فوج اور اول ریزرو جب اپنے مدعا میں ناکام رہے تو دوم ریزرو لینڈ وہر اور لینڈ سٹرم اقسام کے سپاہی بھی طلب کر لئے گئے۔ اُن کی بدولت جرمنی حملے سے تو محفوظ ہو گئی لیکن کوئی فیصلہ کن فتح نہ پا سکی متحدہ فوجیں خم ٹھونکے بدستور سامنے موجود ہیں۔ اور ادھر ملک میں اب ناتربیت یافتہ مردوں کے سوائے اور کوئی ذخیرہ کمک کے لئے نہ رہ گیا تھا پس جس طرح کہ اور ہر ملک کرتا جرمنی اُن لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔ یہ گو دام ایسا ہے حیثیت نہیں کہ ہم اس کی طرف سے بے فکر رہ سکیں۔ جرمنی نے ۴۹ لاکھ سے محاربہ شروع کیا تفصیل یہ ہے:-

۸ لاکھ ۲۰ ہزار باقاعدہ فوج۔ ۱۱ لاکھ اسی ہزار اول ریزرو۔ نو لاکھ ستر ہزار لینڈ وہر قسم اول۔ دس لاکھ لینڈ وہر قسم دوم جس میں ۳۹ سال عمر تک کے آدمی ہیں۔ اور ۸ لاکھ ۷۵ ہزار لینڈ سٹرم قسم دوم جس میں ۳۹ سے ۴۵ سال تک کی عمر کے آدمی ہیں۔

ان میں سے ۲۰ لاکھ مغربی میدان جنگ میں ہیں۔ دس لاکھ مشرقی ہیں۔ اقل درجہ دس لاکھ بیکار ہو چکے ہیں۔ اور باقی راستوں وغیرہ کی حفاظت پر مامور ہیں۔

اب رہا نیا ذخیرہ۔ جرمنی ہر سال نئے رنگروٹوں میں سے صرف کچھ حصہ فوج میں داخل کرتی رہی!

* نامہ نگار صاحب اس لفظ کو صاف اور مشرح لکھیں آئندہ بھی ساری عبارت عموماً اور سوالات خصوصاً صاف اور مشرح لکھا کریں (اڈیٹر)

ahmadmuslim.de

چنانچہ ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۱ء تک تین سالوں میں ۱۲ لاکھ ۱۷ ہزار نوجوان ۲۰ سے ۲۲ سال کی عمر کے فوجی خدمت سے بری رکھے گئے تھے۔ پہلا ذخیرہ یہ ہے جس سے کام لیا جائے گا۔ اسی طرح لینڈ سٹرم اور لینڈ وہرا فواج میں بھی کئی مردوں کو نہ لیا جاتا تھا جن کی سالانہ اوسط ایک لاکھ ستر ہزار رہی۔ یعنی ۲۵ سال میں ۴۲ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی مستثنےٰ رکھے گئے انہیں سے موت اور ضعیفی کے نقصانات ۳۰ فیصدی شمار کرلئے جائیں تو بھی تیس لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں یہ دوسرا اہم ذخیرہ ہے۔ تیسرا ذخیرہ ۲۰ سال سے کم عمر کے نوجوانوں کا ہے جو دس لاکھ سے کم نہیں تینوں کی مجموعی تعداد ۵۰ لاکھ سے اوپر ہوئی ہے لیکن کچھ پہلے بھی فوج میں لئے جاچکے ہیں۔ بہرحال ۴۰ لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں جن کی فوجی تربیت شروع کردیگئی ہے یہ باقاعدہ فوج کے آدمیوں کی نسبت کمزور ہیں لیکن فوجی جذبہ و جوش بہت سی مشکلات پر غالب آجاتا ہے۔ جرمنی نے حال میں دس لاکھ رائفلیں آسٹریا کو دی ہیں۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس کے پاس اسلحہ کا ذخیرہ کافی ہے جرمنی میں اب صرف کرپ اور ارہارٹ کے کارخانے ہی اسلحہ نہیں بنارہے ہے بلکہ ہر کارخانہ جو دھات کا کام کرتا ہے دنرات اسی کام میں مشغول ہے ✦ (وطن)

جواب مذاکرہ نمبر ۳ مورخہ ۱۷ صفر

حدیث بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ

جناب اڈیٹر صاحب۔ اس حدیث میں ہر ایک کے نزدیک بین کا متعلق محذوف ہے اور بین (ظرف) اس کا صلہ ہے۔ جناب نے جو معنی اس کا لگایا ہے وہ اس بنا پر ہے کہ الفارق یا الحاجز بین کا متعلق ہے گویا عبارت یوں ہوئی الحاجز یا الفارق بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ لیکن اگر اس بین کا متعلق الموصل یا الروابط یا اسی قسم کا دوسرا لفظ قرار دیا جائے تو معنی نہایت صحیح ہونگے اور تمام اشکال اٹھ جائینگے۔ عبارت یوں ہوئی الموصل والرابط بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ جہاں پر فارق یا حاجب یا اس کا مناسب بین کا متعلق ہوتا ہے وہاں متعلق مذکور ہوتا ہے قال اللہ تعالےٰ۔ اَلْفِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ یا فرمایا بَیْنَہُمَا حِجَابٌ اس کی ایک دوسری تاویل بھی عرض ہے کہ ترک صلوٰۃ کو عموماً سبب قرار دیا گیا ہے نفیاً اور اثباتاً دونوں طریقہ پر یا اثباتاً ترک صلوٰۃ کفر کا سبب ہے اور نفیاً عدم کفر کا۔ لیکن اصول شریعت سے اسکی تحدید و تعیین کی جائیگی علامہ نووی کی تاویل کا یہی منشا ہے۔

(محمد عبید اللہ مبارکپوری)

یادگار سیدنا نذیر حسینؒ

از مولوی عبد العزیز خلف مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

اتباع کتاب وسنت کی غفلت اور سہل انگاری کو دیکھو اور دوسرے گروہوں کی مستعدی و سرگرمی کو ملاحظہ کرو کہ وہ کس جوش و استقلال کے ساتھ اپنے حصول مقصد میں منہمک ہیں۔ ابھی زیادہ روز نہیں گزرے کہ ہمیں دو قومی ماتم کا شکار ہونا پڑا جسے ہمنے بہت صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کرلیا اور خاموش ہوگئے۔ جیسا کہ ہمارا اور ہماری جماعت اہل حدیث کا شعار ہے۔ صد آفرین اُن محترم بندگان خدا کو جو کسی فخر قوم کا نام پر معنون کرکے کوئی علمی یادگار قائم کرنے کے لئے ساعی جمیلہ سے کام لیتے ہیں۔ برعکس اس ہزار تاسف ہی اُن افراد قوم پر جو باوجود قدرت تامہ بزرگان دین کے نام ونشان اپنے تساہل کے تیز تلوار اور نفاق اور خودی کے ثقیل بار کے نیچے دبا دینا چاہتے ہیں مولانا شبلی مرحوم کی رحلت کو ابھی چند روز ہوئے دیکھو اُن کی یادگار قائم کرنے کے لئے ایک کمیٹی لکھنؤ میں قائم ہوچکی ہے۔ مولانا حالی مرحوم جنھوں نے ابھی کل ہی ہم سے کنارہ کشی اختیار فرمائی ہے اُن کی بھی یاد زندہ رکھنے کے لئے معتقدان اہل اسلام کی ایک کمیٹی پانی پت میں قائم ہوگئی ہے جسمیں بحضوری سربرآوردگان قوم یادگار کی یہ صورت تجویز کیگئی ہے کہ مسلم ہائی اسکول پانی پت کو جو چند ماہ سے مرحوم کی سرپرستی میں قائم تھا ممدوح کا نام معنون کرکے درجۂ تکمیل تک پہنچایا جائے جس کی خصوصیات حسب ذیل ہونگی:۔

(الف) قرآن کریم تجوید و قرأت کے ساتھ بترجمہ پڑھایا جائے۔

(ب) دنیوی تعلیم کا بہترین انتظام قائم کیا جائیگا۔

(ج) ایک وسیع دار الاقامت قائم کیا جائیگا۔

(د) ہونہار غیر مستطیع طلباء کو وظائف دیئے جائینگے۔

(ہ) ایک اعلےٰ درجہ کی لائبریری قائم کیجاویگی۔

ان مقاصد کی تکمیل کے لئے تین لاکھ روپیہ کی فراہمی ضروری سمجھی گئی ہے حاضرین کمیٹی میں سے بعض حضرات نے اس کام کے لئے قابل قدر عطیہ از قسم نقد و اراضی عنایت فرمائے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہماری جماعت اہل حدیث نے کیا کیا ہے اس کے جواب میں ہمیں بہت حسرت و افسوس کیساتھ اتنا کہدینا کافی ہے کہ اس نے مسئلہ کو چھوا تک نہیں ہماری جماعت کے آخری محدث سیدنا و مولانا سید نذیر حسین سقی اللہ ثراہ (جن کے تبحر فی العلوم کا دشمن بھی معترف ہے جن سے انتفاع عالم کی بہترین انسانی ہستیوں نے روحانی پرورش پائی ہے) کے بارگاہ علوم اور اخلاق حسنہ کا تذکرہ جب ہم سنتے ہیں اور پھر قوم کی طرف سے قائم کردہ کوئی یادگار اُن کی صفحۂ ہستی پر نہیں پاتے ہیں۔ تو لامحالہ ہمیں سربرآوردہ اصحاب قوم کے سامنے اپنا آہ وبکا پیش کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ قوم نے اہلحدیث کانفرنس قائم کرنے میں بڑی گرمجوشی ظاہر کی اور طرح طرح کی کوششیں کررہی ہے۔ مگر افسوس کہ جس کی بہت ضروری اور اقدم تھی یعنی شیخ الکل سیدنا مرحوم کی کوئی علمی یادگار اعلیٰ پیمانہ پر دہلی میں کانفرنس کے قبل یا ساتھ ساتھ قائم کرنے کا مسئلہ چھیڑا تک نہیں یا کبھی چھیڑا ہوگا تو اب تک کامیاب نہ ہوسکی۔ کیا خوب ہوتا جو قبل انعقاد کمیٹی کانفرنس پہلے مرحوم کی

ahmadimuslim.de

یاد زندہ رکھنے کے لئے ایک درسگاہ مکمل کا مسئلہ مرحوم کے ہزاروں دردمند تلامذہ و دیگر اصحاب کے سامنے پیش کرکے اُس کے قائم کرنے پر مجبور کیا جاتا اور کانفرنس کو اُس کی شاخ تصور کیا جاتا (بصورت اعتراض) مسئلہ کو پیش کرنیوالے وہی حضرت ہوتے جنکے مساعی جمیلہ کا نتیجہ اہلحدیث کانفرنس ہے۔

اب بھی اگر کانفرنس اپنی گہری محبت اور وقعت قوم کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتی ہے تو اُسے جلد اس امر کی تحریک اور سعی تامہ کرنی چاہئے اور جسے وہ اپنی مجلس شوریٰ تک محدود رکھی ہوئی ہے اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ اشاعت کرکے مرحوم کی روحانی اولاد الاولاد کو خصوصاً اور جماعت اہلحدیث کو عموماً مجبور کرے۔ انشاء اللہ کانفرنس کی اس مساعی میں بہت معین پیدا ہو جائینگے

عرصہ دو سال کا ہوا ہے میرے دو محسن اور معزز احباب جناب مولوی قطب الدین احمد راجشاہی اور مولوی احسان اللہ دیناجپوری اس دردانگیز فسانہ کا جامہ پہن کر بشکل محرک قومی اخبار اہلحدیث کے کسی کالم میں نمودار ہوئے تھے مگر قوم نے ابتک اُن کی تائید میں خامہ فرسائی نہیں کی۔ لہذا اُن حضرات نے بھی دوبارہ تحریک نہ کی۔ مجھے جہانتک علم ہے اب بھی یہ حضرات کوشاں ہیں۔ اور اس کام کیلئے حسب وسعت اعانت فرماکر داخل حسنات ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور طبیعت پریشان ہیں بھی حسب استطاعت پیش کرنے کا وعدہ واثق کرتا ہوں (اور میں اُن دو حضرات کو بالخصوص فہمائش کرتا ہوں کہ جب اُنہوں نے بمقتضائے ہمدردی ابتداءً اس مسئلہ کو چھیڑا ہے تو کام شروع ہونے تک قلمی تحریک سے باز نہ آئیں) الحمد للہ کہ اب انہی مساعی میں جناب مولوی عبدالمجید صاحب ... کا بموافقت تامہ قلمی دور سے بذریعہ اخبار اہلحدیث اعانت فرماکر قوم کے دلوں میں ایک تازہ روح پھونک دی ہے فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ جس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ حال ہی کے دو نمبروں میں بعض تازہ دم جان نثاران قوم کے دو مضامین نظر سے گزرے فی الحقیقت ہر دو مضامین میں انتہا درجہ کی دلسوزی اور سنجیدگی کے ساتھ معرض تحریر میں لائے گئے ہیں اور اُن سے کامل قدر سرگرمی اور جوش مترشح ہوتا ہے خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس کام میں محرکین اور مؤیدین کی مدد کریگا۔

(عبدالعزیز مبارکپوری)

سُنیت رفع الیدین

اللہ تعالیٰ جناب مولوی عبدالحمید صاحب کی محنت اور سعی کا بدلہ اُن کو عطا فرماوے۔ اور رفع الیدین نہ کرنے والوں اور اس سے چڑنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ یہ کتنی بڑی سنت ہے اور کس قدر ثبوت اس سنت کی ہیں سنت کہ بالکل مبالغہ سے خالی ہوگا۔ اگر کہدیا جاوے کہ ہر ایک سنت سے بڑھکر تو کیا اس کے برابر بھی کسی سنت کے ثبوت میں حدیثیں نہیں آئیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف نہایت حذف و اختصار کے ساتھ اس کے طُرق دکھا رہے ہیں اور اگر کہیں وہ سب طُرق و متون مع اُن کے مباحث متعلقہ کے درج فرما دیں تو لاریب برسوں میں بھی یہ مضمون ختم نہو۔

اس مضمون سے علاوہ سنیت رفع الیدین ثابت ہونے کے اہلحدیث کی علم و تحقیق پر بھی کافی روشنی پڑیگی انشاء اللہ۔

مگر مجھے اپنے مخدوم جناب مولوی عبدالحمید صاحب سے یہ عرض کرنا بھی باقی ہے کہ مولینا نے رفع الیدین کو سنت غیر مؤکدہ فرمایا ہے آپ کے مضمون پر نظر ڈالنے سے اُس کا سنت ہونا تو اظہر من الشمس ہے مگر غیر مؤکدہ ہونا بالکل حیز خفا میں ہے امید کہ یا تو آپ اس لفظ غیر مؤکدہ کو واپس لینگے یا اس پر بھی ایسی ہی توجہ فرماوینگے۔

بلکہ آپ کے تمام ثبوت پیش کردہ (جن پر کسی کو مجال دم زدن نہیں) کے ساتھ حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی شامل کر دینے سے تو رفع الیدین سنت مؤکدہ کے درجے سے بھی بڑھکر وجوب کے درجہ کو پہنچتی ہے۔

علاوہ ازیں خود آپ کے مضمون ہی میں اس قسم کے صریح الفاظ ملتے ہیں جن سے فرضیت رفع یدین پر استدلال ہو سکتا ہے۔

مثلاً حاکم کی روایت علی علیہ السلام سے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر میں یا مرك اذا تحرمت للصلوٰۃ الخ جس سے صاف معلوم ہوا کہ وانحر میں امر خدا رفع الیدین کے لئے ہے۔

امید کہ جناب موصوف اس عاجز کی مختصر گزارش پر غور فرماکر اس تحقیق کو بھی ہاتھ سے نہ دینگے ہمارا مذہب تو تحقیق ہے جو دلائل سے ثابت ہو جائے وہی ہمارا مذہب ہے والسلام

(خاکسار یوسف فیض آبادی)

اڈیٹر:- یہ تقسیم کہ فلاں کام سنت ہو فلاں مستحب ہے علماء کے فہم پر مبنی ہے جس نے جس کام کو جیسا سمجھا کہدیا جس طرح نسخ آیات و احادیث محض فہم علماء پر مبنی ہے ورنہ اس کی تعیین کے متعلق نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث۔ ایک زمانہ تھا ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے برگزیدہ کو سوال ہوتا کہ وتر واجب ہیں۔ جواب دیتے تھے اوتر رسول اللہ واوتر المسلمون آنحضرت نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے بھی پڑھے ہیں۔ بارہا اس سوال کا یہی جواب دیا نہ واجب کہا نہ سنت۔ مولوی عبدالحمید صاحب نے اگر مستحب کہا اور آپ نے سنت کہا تو کیا اختلاف ؟ مطلب تو یہ ہے کہ کار ثواب ہے۔ اصل میں مستحب کہنے کی بناء مولینا شہید قدس سرہ کی تنویر العینین سے چلی ہے لکل امرء ما نوی۔

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ۔

ہائیکورٹ پنجاب اودھ بنگال اور ہندوستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کو درج کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ /

(مینجر اہلحدیث)

فتاوے

س نمبر ۸۷- جناب مولیٰنا صاحب زاد عنایتکم ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا نام کس کس آسمانی کتاب سے ثابت ہوا چار جیلی آسمانی کتابوں میں جسقدر نبیوں کے نام ملتے ہیں وہ تعداد میں کسقدر ہیں۔

ج نمبر ۸۷- قرآن مجید میں جتنے ہیں وہ تو شمار ہو سکتے ہیں۔ مگر سائل پہلی کتابوں کا حال بھی پوچھتا ہے اس لئے سارا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۸۸- تمام انبیاء اسی آدم کی اولاد تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زمانہ آدم سے کتنی مدت کے بعد تولد ہوئے۔

ج نمبر ۸۸- اس مدت کی تاریخ نہیں ملتی۔

س نمبر ۸۹- حضور کی حجامت کس طرز کی تھی۔

(منشی عبد الصمد از نروٹ جیل سنگھ)

ج نمبر ۸۹- حضور علیہ السلام کے بال مختلف اوقات میں مختلف طرز کے تھے بلکہ کبھی کندھوں تک۔ کبھی کانوں تک یہ سب ذکر شمائل ترمذی میں ملتا ہے جس کا ترجمہ خصائل النبی دفتر اہلحدیث سے مل سکتا ہے۔ (۴ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۰- ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا کس حدیث سے ثابت ہے؟

(ممتاز علی خان سلطان پور۔ اودھ)

ج نمبر ۹۰- صحیح بخاری میں حدیث ہے۔

س نمبر ۹۱- تلاوت قرآن شریف یا اذان کے وقت السلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۱- مجھے ایسی کوئی روایت یاد نہیں کسی صاحب کو ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۹۲- رافضی مذہب جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گالی دینے والا اور قرآن شریف کو بیاض عثمانیہ بنانے والا ہے انکی اقتدا جماعت نماز میں کس کتاب سے ثابت ہے بحوالہ کتاب تحریر فرمائیے کیونکہ آیت وار کعوا سے یہ مطلب کسی عالم سنی المذہب نے اپنی کتاب میں نہیں تحریر فرمایا اور نہ کسی عالم اہلحدیث سے سُنا (ایضاً)

ج نمبر ۹۲- بیاض عثمانیہ کہنے والے کا مطلب اگر یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے خدائی کتاب نہیں تو ایسا شخص کافر ہے اُس کی اقتدا کسی طرح جائز نہیں یقین کامل ہے کہ وہ نماز کو فرض نہ جانتا ہوگا کیونکہ نماز کی فرضیت تو قرآن ہی سے ملتی ہے جسکا وہ منکر ہے۔ اور اگر بیاض عثمانی سے اُس کی یہ مراد ہے کہ ہے تو خدائی کتاب مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے تو ایسے شخص کی اقتدا وارکعوا مع الراکعین میں آسکتی ہے حافظ ابن حزم کتاب ملل والنحل میں ہر ایسے شخص کی اقتدا کو جائز کہتے ہیں جو نماز کو فرض جان کر پڑھتا ہے اور اس دعوے پر آیت اجیبوا داعی اللہ وغیرہ کو پیش کرتے ہیں یہی معنے ہیں حدیث صلوا خلف کل برو فاجر کے۔*

س نمبر ۹۳- بالغ مرد کو نامحرم عورت کا دودھ پینا کس حدیث سے ثابت ہے حدیث اور اُسکا مطلب تحریر فرمایئے کیونکہ آپ نے جس پرچہ میں تحریر فرمایا ہے یہاں نہیں ہے (ایضاً)

(۲ر داخل غریب فنڈ)

ج نمبر ۹۳- صحیح مسلم کی روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا کہ میرے گھر میں ایک لڑکا تھا جو اب جوان ہوگیا ہے اس لئے گھر میں اُس کا آنا میرا خاوند پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت نے فرمایا تو اُس کو اپنا دودھ پلادے۔

س نمبر ۹۴- وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت رکوع کے بعد ہاتھ نیچے چھوڑ کر پڑھنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ اس کی تشریح کر دیجئے کیونکہ بعض بطور دعا کے ہاتھ اٹھا کر پڑھتے ہیں اور بعض ہاتھ نیچے لٹکا کر۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۴- وتروں میں دعاء قنوت پڑھنے کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہوئی نہ ہاتھ باندھ کر نہ چھوڑ کر۔ اس لئے سب برابر ہیں جس طرح چاہے پڑھ لے انما الاعمال بالنیات

س نمبر ۹۵- عورتوں کی جماعت مکان کے اندر جائز ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۵- مکان کے اندر بھی جائز ہے اور باہر بھی جہاں پردہ سے پڑھ سکیں۔ (ایضاً)

س نمبر ۹۶- بجائے زیر ناف یا سینہ کے اگر ہاتھ شکم کے اوپر باندھکر نماز پڑھی جائے تو از روئے حدیث جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۶- یہ بھی بعض اماموں کا مذہب ہے مگر حدیث میں یہ طریق میں نے نہیں پایا۔ نماز جائز ہوگی انشاء اللہ۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۷- ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ عورت منکوحہ کی ایک لڑکی پہلے خاوند سے ہے اب شخص مذکور چاہتا ہے کہ اُس لڑکی کا عقد اپنے لڑکے سے جو کہ اُس کی پہلی بیوی سے ہے کر دیوے۔ کیا درست ہے؟ (گوہر علی)

ج نمبر ۹۷- اگر کوئی اور رشتہ حرمت اندونوں میں نہیں ہے بلکہ صرف صورت مرقومہ ہے۔ تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۸- حقیقی برادر کے بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز ہے؟

ج نمبر ۹۸- اگر کوئی رشتہ حرمت نہیں بلکہ محض صورت مرقومہ ہے تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۹- جن عورتوں کو پیچھے بعد دیگرے دو یا تین نکاح کرنے پڑتے ہیں وہ جنت میں کس خاوند کے پاس ہونگی؟

(راقم گوہر علی از موضع سپاریونڈ ڈاکخانہ مجیٹھہ امرتسر)

ج نمبر ۹۹- بموجب حدیث (تفسیر ابن جریر) جس خاوند کا اُس عورت سے سلوک اچھا ہوگا اُس کے ساتھ جنت میں رہیگی۔

(داخلہ غریب فنڈ ندارد)

اطلاع- فی سوال مطبوعہ جواب کے لئے ۳ پائی اور قلمی کے لئے ۶ پائی۔ وراثت کے سوال کے ساتھ فی بطن ۲ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں۔

* ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

ahmadimuslim.de

متفرقات

سراج الاخبار اور انجمن اہلحدیث جہلم ہمعصر سراج الاخبار جہلم نے انجمن اہلحدیث جہلم کے جلسہ کے انتظام اور دیگر امور پر بحیثیت مذہبی چند اعتراض کئے ہیں اُنکا جواب آئندہ دیا جائیگا۔

تاریخ وفات خان بہادر ڈاکٹر عبد الرحیم مرحوم کی وفات سے جو مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً نقصان پہنچا ہے اُس کی تلافی انسانی نگاہ میں مشکل ہے خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کی اولاد میں سے اس کی تلافی کرائے مرحوم کی تاریخ وفات جو اخبار میں چھپی ہے۔

چو عبد الرحیم آں طبیب لبیب
بجاں آفریں ناگہاں جاں بداد
دراطراف واکناف ہندوستاں
ندا ہا برآمد کہ مغفور ۳۳ یاد ۱۳ھ
غفر اللہ ورحمہ۔

صلاح اخبار اہلحدیث (۱) اسکے نمبر صفحات لگاتار ہوں سال کے بعد ایک جلد پوری کے صفحات معلوم ہوں (۲) نیز سال کے بعد ایک فہرست لگانی چاہیے تاکہ مضامین کا پتہ لگ سکے۔ (غلام حسین کلرک خریدار ۲۷۸۵)

جواب اخبار کی خریداری کا سلسلہ روز جاری رہتا ہے پھر جو آج خریدار بنتے ہیں اُن پر یہ ضروری نہیں اور نہ وہ پسند کرتے ہیں کہ وہ ابتدا سال کے پرچے بھی خریدیں اس لئے اُن کے ہر ایک ایسے خریدار کا سلسلہ جو ابتدا سال سے خریدار نہ ہو ناقص رہیگا جس سے اخبار کی حیثیت میں بہت فرق آئیگا ان سب وجوہات پر نظر کر کے جو کیا جاتا ہے یہی مناسب ہے تاہم اگر اور صاحب بھی اس تجویز کو مستحسن سمجھینگے تو آئندہ سال سے درمیان صفحہ کے مسلسل ہندسے بڑھا دیئے جاوینگے انشاء اللہ فہرست کی بابت بھی یہی جواب ہے کہ خریدار ہر روز تبدیل ہوتے رہتے ہیں فہرست دیں تو کس کو لہذا یہ بہتر ہے کہ ہر خریدار اپنے شوق سے قلمی فہرست لگا رکھیں۔ جو اخبار جائے اُس کے عنوانات درج فہرست کریں۔ تاہم اگر اور صاحب بھی فہرست کا تقاضا کرینگے تو سال آئندہ کے شروع پرچہ میں گزشتہ سال کی فہرست دیجاویگی۔

دعاء صحت میری بیوی مرض بخار میں عرصہ چھ ماہ سے مبتلا ہے ناظرین اللہ دعاء صحت کریں۔
مخدوم شریف (خریدار ۵۸۳ء)

اللہم اشفہا بشفائک ودوائک وعافہا بفضلک۔

دعاء صبر و اطمینان میرے مذہبی مخالفوں نے میرے اہلحدیث ہونے کی وجہ سے مجھ پر سخت ظلم کئے میرا تمام مال و اسباب چھین لیا ناظرین میرے لئے صبر و استقامت کی دعا کریں (مولوی محمد و بنگالی) العبد صبر و استقامت

اطلاع متعلق سوالات طبیہ جب سے سوالات طبیہ کا سلسلہ شروع ہوا ہے کثرت سے سوال آتے ہیں خطرہ ہے کہ کسی روز سارا اخبار ہی نہ روک لیں۔ اس لئے اس قسم کے سوالات کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ فی سوال کم از کم ۲ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں۔ جو صاحب بعد صحت بطور شکر یہ فنڈ کو مزید عنایت کرینگے موجب شکریہ ہونگے۔ آئندہ اس قسم کے سوالات پر نمبر لگائے جاوینگے مجیب صاحب صرف اتنا لکھا کریں۔ "بجواب نمبر فلاں مندرجہ تاریخ فلان"

جواب سوال مندرجہ ۲۲ر جنوری حافظ غلام نبی پوست بلیلہ زرد ۲ تولہ + پوست ہلیلہ کابلی ۲ تولہ + پوست آملہ مقشر ۲ تولہ + مغز کدو ۲ تولہ + مغز کشنیز خشک ۲ تولہ گلسرخ یک تولہ + مغز بادام ۲ تولہ + مغز خیارین ۲ تولہ تخم خشخاش ۳ تولہ + اسطوخودوس یک تولہ + کشتہ چاندی یک تولہ + کشتہ مرجان یک تولہ + گاؤزبان یک تولہ کشتہ قلعی یک تولہ + شہد ۲۷ تولہ + مصری ۲۷ تولہ ان ادویات کا معجون تیار کر کے ۶ ماشہ رات کو بعد از طعام ہمراہ شیر نیم گرم کے استعمال میں لاویں انشاء اللہ ضعف دماغ و بصر کو فائدہ عظیم ہوگا (حکیم حاذق نور الدین جھیدراز لاہور)

ایضاً جواب دوم فلفل سیاہ چھ ماشہ کو چھ ماشہ روغن بادام شیریں میں ایک روز تر رکھیں پھر نکال کر خوب باریک پیس کر پاؤ بھر پسی شکر میں ملا لیں۔ اور شکر کو پاؤ بھر گائے کے گھی میں ملا کر کسی مرتبان میں رکھ لیں پس صبح نہار ڈھائی تولہ کھا لیا کریں۔ انشاء اللہ بیحد فائدہ بخشیگا مقوی دماغ اور مقوی بصر بھی ہے۔ اور نیز اسی اخبار مورخہ ۲۲ر جنوری میں ایک صاحب اپنی ہمشیرہ کا اسم مرض و دوا دریافت کرتے ہیں۔ میرے نزدیک انکی ہمشیرہ کو صرع ہے۔ یہ گولیاں تیار کر لیں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام عرق بادیان زنار کے ہمراہ استعمال کرائیں انشاء اللہ نہایت مفید ثابت ہونگی دعا قرحا چھ ماشہ + فلفل سیاہ ۶ ماشہ + اسطوخودوس ۴ ماشہ زعفران ایک ماشہ + گل منڈی ۵ ماشہ + سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر شہد خالص میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔

دیگر ایام سرما تک جریان کی مجرب دوا بلا قیمت اُن صاحب کو دیجاویگی جو اخبار اہلحدیث ایک سال تک خود یا کسی غریب کے نام جاری فرماویں۔ یا حسب لیاقت غریب فنڈ میں دیں۔

(حکیم نذیر احمد ہادی سید واڑہ)

طلب دوا مجھکو سم الفار یعنی سنکھیا کے کشتہ کرنے کی ضرورت ہے کئی طریقوں سے کیا مگر نہیں ہوا اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو بندہ کو مطلع کر کے مشکور فرماویں بعد تجربہ حاصل ہونے کے ایک سال کے واسطے اخبار کسی کے نام جاری کرادوں گا فقط۔ والسلام

(احمد اللہ خیاط سانڈی ضلع ہردوئی)

تلاش ترکیب شنگرف مجھکو کشتہ شنگرف بنانے کی ترکیب کسی صاحب نے نامکمل بتلائی تھی۔ کسی صاحب کو مکمل معلوم ہو تو مہربانی کر کے بذریعہ اخبار یا خط مطلع فرماویں تو ممنون ہونگا۔

(منشی عبد اللہ از مقام نروٹ جیمل سنگھ)
(ضلع گورداسپور پنجاب)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

اس ہفتہ جرمن اور انگریزی جنگی جہازوں میں ایک وقیع معرکہ ہوا جس میں ایک جرمن جنگی جہاز بلوچر غرق ہوگیا اور دو دیگر جہازوں کو سخت نقصان پہنچا۔

بلوچر پر ۸۸۵ ملاح تھے جن میں سے ۱۰۰ بچالئے گئے۔ انگریزی بیڑے میں صرف ایک جہاز لائن کو نقصان پہنچا اور وہ چند دنوں تک مرمت ہو جائیگا۔

جرمنی نے اعلان کیا کہ ایک انگریزی جنگی جہاز بھی غرق ہوا ہے اس پر انگریزی محکمہ بحر نے اعلان کیا کہ جرمن اعلان جھوٹا ہے۔ اور ہمارے تمام جہاز صحیح سالم ہیں۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے بحیرۂ شمالی میں ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

ایک مسلح انگریزی تجارتی جہاز آئرلینڈ کے شمال میں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوگیا اور اسکے تمام آدمی بھی غرق ہوگئے۔

ملبورن کے قریب ایک انگریزی جنگی جہاز نے ایک جرمن جہاز کو غرق کر دیا۔

فرانس میں گزشتہ دو ماہ میں جرمن پسپائی اور فرانسیسی پیشقدمی پر فرانس کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔ فرانسیسی فوجیں ییسر کے بائیں کنارے پر مسلط ہوئیں۔ سینٹ جارج مسخر کیا گیا۔ ببرس کے گرد محاذ کو وسعت دی۔ سمندر اور لس کے مابین جرمن پیدل سپاہ کے سخت حملوں کا انسداد ورلس اور بوتسل اور کوستی ان سینٹری کی تسخیر۔ جرمن خندقوں کی بہت سی لائنیں تصرف میں لائی گئیں۔ علاقہ پروسے میں ایک کیلومیٹر اور پرتھس کے نواح میں دو کیلومیٹر پیشقدمی کی۔ دشمن وردن سے اور پرے دھکیل دیا گیا۔ جنگلات بالخصوص لاپرٹری میں نمایاں ترقی کی گئی۔ وساچ اور سٹین باک پر تسلط اور التکرچ کی سمت پیش قدمی عمل میں آئی۔

روما (اٹلی) کا تار ہے کہ جرمن اور آسٹروی فوجوں کے تبادلہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ بہت سی جرمن سپاہ ہنگری اور آسٹروی سپاہ فلینڈرز میں بھیجی جائیگی۔

ایک افسر نے جنگی ہتھیاروں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہم ایک ایسی پستول استعمال کر رہے ہیں کہ جس کی گولی زمین کو روشن کر دیتی ہے نیز جرمنوں نے ایک زمینی تار پیڈو نکالا ہے جو زمین میں سوراخ کر دیتا ہے۔

ہالینڈ کی گورنمنٹ نے جرمنی سے اعتراض کیا ہے کہ جرمن ہوائی جہاز ہالینڈ کی سرزمین پر سے پرواز کر کے نکلجاتے ہیں جس سے اُسکی غیر جانبداری میں خرق آتا ہے۔

اخبار ہینڈلس بلاڈ کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ انگریزی ہوابازوں نے مقام ایسن (جرمنی) کے موٹر مرمت کرنے کے سرکاری کارخانہ کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ جس میں چار سو موٹر کاریں بھی تھیں۔

ہالینڈ کے ایک ماہی گیر جہاز کے آدمیوں کا بیان ہے کہ اُنہوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو سمندر میں غرق ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ لیکن سمندر کے متلاطم ہونے کے باعث وہ اُس کی مدد نہ کر سکے۔

انگریزی محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے ہوائی جہازوں نے زیبرگ میں دو آبدوز کشتیوں اور ایک توپ کو بم پھینک کر سخت نقصان پہنچایا۔

آسٹریا کا ولیعہد جرمنی گیا ہے۔ جس پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک پر حملہ کیا۔ دو انگریزی ہواباز میجر ریلیہ اور کپتان ریچ ہلاک ہوگئے۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے شہر لیباؤ پر بم پھینکے۔ اس کے جواب میں قلعوں سے گولہ باری کی گئی جس سے ہوائی جہاز سمندر میں گر پڑا جہاں ایک کشتی نے ہوائی جہاز مذکور کو تباہ کر کے دو آدمی گرفتار کر لئے۔

مقام قنطارہ متصل نہر سویز انگریزی اور ترکی فوجوں میں ایک جھڑپ ہوئی۔

روسیوں کا بیان ہے کہ آسٹریوں نے گلیشیا میں پھر سخت سرگرمی ظاہر کرنی شروع کی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے کہ مشرقی جرمنی میں انہوں نے جارحانہ کارروائی جاری کر رکھی ہے۔ اور دشمن کو بھگا دیا ہے۔ جرمنوں نے دریائے وسچلا کے قریب جارحانہ کارروائی شروع کی تھی مگر وہ سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دئے گئے۔

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن لکھتا ہے کہ ملا صومالی لینڈ چند دنوں سے بڑی سرگرمی ظاہر کر رہا ہے۔ اُس نے اپنی فوجوں کو شلیم بربرس اور براؤ پر قبضہ کر لینے کو بھیجا ہے۔

ملا صومالی لینڈ کی تین ہزار فوج نے وارسنگلی قوم پر حملہ کیا۔ ملا کے ایک سو اور وارسنگلیوں کے دو سو آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔

ملا کے آدمیوں نے وارسنگلیوں کے کئی مقام لیلئے اور اُن کے مویشی چھین لئے ہیں۔

پچھلے دنوں جو اٹلی میں ہولناک زلزلہ آیا تھا اور اٹلی میں سخت تباہی برپا ہوئی تھی اُس پر شاہ جرمنی اور آسٹریا نے تعزیت کے تار اٹلی کو نہیں بھیجے۔ اٹلی میں اسپر خوب حاشئے چڑھائے جا رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ گورنمنٹ رومانیہ نے ان لوگوں کو جو ممالک غیر میں ہیں فی الفور واپس آکر اپنی اپنی رجمنٹوں میں شامل ہونے کا حکم دیا ہے۔

کہتے ہیں کہ جرمنی کو روز بروز مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔

گورنمنٹ فرانس کا بیان ہے کہ جرمنوں نے مدافعانہ کارروائی کا وسیع پیمانے پر انتظام کر رکھا ہے انہوں نے خندقوں کی صدہا لائنیں سیمنٹ کی بنا رکھی ہیں۔

درخواست جنازہ۔ جناب ابو الرجا رشید محمد صاحب بھٹنڈہ سے اپنے والد مرحوم کے لئے ناظرین اہلحدیث سے دعاء مغفرت اور نماز جنازہ کی مستدعا کرتے ہیں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ۔

ahmadimuslim.de

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔

جوانان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۲۴ پاؤ بختہ ۴۶ مع محصولڈاک غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی ابو محمد شریف احمد صاحب۔ دوکان نجم الہدیٰ۔ موضع شیخ علی پور ضلع مرشد آباد سے لکھتے ہیں:۔

مہربانم۔ السلام علیکم۔ عرصہ دراز منقضی ہوا آپ سے مومیائی منگائی گئی تھی اور دوسروں کو بھی منگا دی گئی تھی فی الحقیقت آپکی مومیائی اپنے اندر وہ اوصاف رکھتی ہے۔ جو فہرست میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ اور واقعی اس میں شفا ہے جس سے صاحب عوارض صحتیاب ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ متوکل علی اللہ و معتقد علیہ استعمال میں لاویں۔

فی الحقیقت شافی ہر کس خدا ست + مومیائی دافع حملہ بلا ست

گرچہ ہست یک یک دوا یک مرض را + مومیائی جامع جملہ دوا ست

بنا برآں اعلیٰ امید کی جاتی ہے۔ کہ بنام اس حقیر کے ایک پاؤ بختہ مومیائی بصیغہ ویلو ارسال فرمادیں۔ یکم جنوری ۱۹۱۵ع (باقی شہادات آئندہ درج ہونگی)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرت سر (پنجاب)

مفید و کار آمد کتابیں

خداوند کی ماں } یہ رسالہ بجواب امہات المؤمنین ایک پی سی گرجا والے کی تصنیف ہے۔ مذہب عیسوی کی تردید میں بے نظیر کتاب ۴/

خداوند کا باپ } یسوع ناصری کے آباؤ اجداد کے حالات مضمون کتاب کا نام ہی سے ظاہر ہے۔ ایک پی سی گرجا والے کا دشمنہ۔ قیمت ۴/

بدور السافرہ کا اردو ترجمہ } یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین سیوطی کی تصنیف ہے۔ امام ممدوح نے قرآن کریم کی ان آیات کو جن میں حشر و نشر حساب و کتاب۔ پلصراط۔ حوض کوثر۔ شفاعت۔ میزان۔ نشر اعمال بہشت دوزخ کا بیان ہے۔ اس میں جمع کرکے حدیث نبوی کے ساتھ ان کی تفسیر کر دی ہے احوال برزخ میں یہ کتاب جامع ہے۔ قیمت ۸/

انوار قدسیہ } یہ کتاب امام المتقین شیخ عبدالوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے۔ اس میں بالتفصیل دکھایا گیا ہے۔ کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے قلب کا تزکیہ۔ جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اسکا ضرور مطالعہ کریں ۱۰/

انسان اور اس کی تقدیر } تقدیر کے مسئلہ پر مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز ڈسکوی نے ایک جامع و مانع کتاب لکھی ہے۔ اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ سوا چار سو صفحہ (۴۲۴) کی کتاب قیمت عہ

چھوت چھات } نام ہی سے ظاہر ہے۔ کہ کتاب کیسی ضروری اور مفید ہوگی۔ چھوت چھات پر دلچسپ کتاب ۴/

الادلۃ العقلیہ فی عقائد اسلامیہ } اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے۔ اسلام مقدس کے وہ مضامین جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں۔ بالکل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں۔ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے ۸/

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر } دہریوں کے عموماً اور نئی روشنی کے دلدادہ نوجوانوں کے ان اعتراضات کا جواب۔ جو وہ ذات باری تعالیٰ کی ہستی پر کرتے ہیں۔ عقلی و نقلی دلایل سے نہایت مکمل اور مدلل طور پر دیا گیا ہے۔ ہستی باری تعالیٰ کا عینی مشاہدہ۔ ۳/

ہدایت الانسان الی سبیل العرفان

مصنفہ حضرت حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی مجددی۔ جس میں ذکر اور اہل الذکر کے طریقے وغیرہ مندرج ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کا حال بھی مذکور ہے۔ صوفیائے کرام کے لئے نادر تحفہ ۱۲/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے علاوہ کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کر کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ عہ

طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے احتیاطی سے پیدا ہوتے ہیں ۸ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے ذہنی روزی اور قوت مردمی حسب منشاء پیدا ہوتی ہے۔ عہ

حبوب ... سیر ہضم۔ دافع ... بی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہیں

مرہم منور چشم۔ اس مرہم کے استعمال سے دھند جالا غبار سیاہی پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ ۸

ملنے کا پتہ مینجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ حکیم چوک

صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت۔ یکم صفر سے اخیر ربیع الاول تک

صحیح بخاری۔ پارہ اول تا ہشتم مترجم اردو محشی شدہ مطبوعہ ... الاسلام امرتسر اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد عہ / غیر مجلد

پارہ اول صحیح مسلم۔ باب الطلاق ... علی من ترک الصلوٰۃ تک مترجم اردو محشی شدہ مطبوعہ مطبع ... اصلی ... رعایتی

ہدایات ... زہد و تصوف میں منظوم پنجابی مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب ... اصل قیمت ... رعایتی
بیرونی ... کو چاہئے کہ درخواستیں بھیجیں ایک روپیہ کم ... وی پی کل قیمت ... درخواست ارسال فرماویں۔ ... اور مفصل ... کتابیں ... رسائل ... محصول ڈاک بہرحالت بذمہ خریدار۔ المشتہر

نور محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ
فیروز پور شہر دروازہ ملتان

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات مخلص ہی تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی زیارت نصیب ہوئی جنکو غیب سے خواب ... کرتے تھے جنکی سواری ... حرام ... جیسے نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا اور جنگ سے تائب ہو گیا جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو ... بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے ... عالم ... آنحضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافضی تائب ہوا جن کی دعا سے ... دولت ... کیمیا تائب ہو کر نیکو کار ... انگریزوں نے آنحضرت ... بڑے بڑے ... مجنون ہو گئی ... مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات نے پڑھنے ... کتاب ... ملاحظہ فرمائیے قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپے ... عہ

ملنے کا پتہ مینجر صوفی منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

اشتہار عام

ہماری دوکان میں لنگی ڈبنگ سوتی ورکشمی ریشمی دار ہر رنگ قسم کا عمدہ عمدہ تیار رہتا ہے جن صاحبان کو پہننے کے واسطے لنگی یا ڈبنگ درکار ہو وے۔ وہ ہماری دکان سے منگا کر مشکور فرماویں۔

اور دوکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی

المشتہر

غلام محمد خاں حسن محمد خان لنگی فروشان
سکنہ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

مولود شریف کے سچے واقعات

کو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں۔ بمگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات ہوں اسکو نہیں دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث امرتسر کا

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہو سکیں قیمت مع محصول ۳ر فیس منی آرڈر ار کل ۴ر عہ کے پانچ نسخے (مینجر)

الفاروق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری نوشتہ علامہ شبلی نعمانی ۳ر

سیرت البخاری۔ امام بخاری علیہ السلام کی سوانح عمری ۳ر

اسلام اور برٹش لا یعنی سیاست جمہوریہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح ہے ۱۲

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت بیان کیا گیا ہے کی کمیٹی کا انتظامی فیصلہ قیمت مع محصول عہ

ادب العرب صرف و نحو عربی کی ایسی آسان طرز سے لکھی ہے کہ اردو خواں طلبا بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھنے اور کامیاب ہو سکے۔ ... علماء نے اسکو پسند فرمایا ہے ۶ر

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس لاہور میں ... گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند ملخص درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۱۵ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	للعہ
روساء و جاگیرداران سے	"	للعہ
عام خریداروں سے	"	للعہ
"	ششماہی	۱عہ
ممالک غیر سے	سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
"	ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

علیگڑھ میں امتحان تفسیر کا جلسہ

جنوری کے شروع ہی میں خاکسار کو جناب نواب اسحاق خان صاحب سکرٹری علی گڑھ کالج کا مطبوعہ خط مع پروگرام اور ایک قلمی خط پہنچا کہ کالج کے جن طلباء نے تفسیر قرآن پڑھی ہے ان کا اور علم تجوید پڑھنے والوں کا امتحان یکم فروری کو ہوگا علماء کرام کی شرکت بہت ضروری ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ ضرور تشریف لاویں۔

باوجودیکہ مجھے کئی ایک امور اور مشاغل مانع تھے لیکن میں نے نواب صاحب کی دعوت کو سب پر ترجیح دی۔ اور ۳۱ جنوری کی شام کو علیگڑھ پہنچا۔ اور صبح کو کالج میں چلا گیا۔ اسٹیشن پر پہنچتے ہی میں نے دیکھا کہ کالج کی طرف سے استقبال کرنے کو نوجوان موجود ہیں۔ مگر صبح کے امتحان کا وقت جس سے پوچھا جاتا ہے کوئی نہیں بتلاتا بلکہ سب یہی کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں۔ حیران آہی یہ کیا ماجرا ہے ہمارے پاس جو پروگرام پہنچا ہے اس میں لکھا ہے کہ صبح دوپہر تک تفسیر کا امتحان ہوگا بعد نماز ظہر تجوید کا ہوگا۔ اور بعد نماز مغرب تقسیم انعام ہوگا۔ مگر ہوتے ہوتے کوئی بھی ایسا نہیں جو اس مجمل پروگرام کی تشریح کر سکے کہ صبح کے لفظ سے کتنے بجے مراد ہیں۔ آخر خدا خدا کرکے صبح ۹ بجے کے قریب کالج میں پہنچے۔ دیکھا کہ جس مسجد میں امتحان ہونے کا ذکر پروگرام میں تھا وہ محض سکوت کا مقام ہے۔ نہ وہاں کوئی طالبعلم ہے نہ ممتحن۔ اتفاقیہ دیکھا تو میرے مکرم دوست مولوی عبید اللہ صاحب مقیم دہلی پر نگاہ پڑی۔ پوچھا مولانا یہ امتحان کہاں ہیں۔ آپ نے بھی ہنس کے ٹلا دیا مگر آپ کا ہنسنا مجھ پر نہ تھا بلکہ منتظمان امتحان کے حسن انتظام پر۔ اتنے میں دیکھا کہ ہمارے بزرگ محسن مولانا عبد اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات علیگڑھ کالج بھاگے بھاگے آ رہے ہیں۔ پوچھا امتحان کہاں ہے؟ جواب۔ ہاں آپ تشریف رکھئے ہوگا۔ جناب ہمارے پاس پروگرام مطبوعہ پہنچا ہے جس میں لکھا ہے صبح سے دوپہر تک امتحان تفسیر ہوگا۔ ما کہ علماء کے خوانے کی قیمت پیسہ بھی نہیں مگر آخر اپنے خرچ سے آئے ہیں کیا اسی لئے کہ یہ کہتے ہوئے جاویں ؎

بہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم

مولانا انصاری نے فرمایا۔ اس وقت بموجب الحکم پرنسپل سکول اور کالج کے انگریزی خوان طلباء کو انعام تقسیم ہوگا۔ تفسیر کا امتحان شاید بعد دوپہر ہوگا۔ میں نے کہا اگر تبدیل اوقات ہوا تھا تو علماء کو اطلاع کی ہوتی۔ جواب۔ کچھ نہیں۔ جلسہ انعام میں بعض علماء صاحبان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا شاید ۱۰ بجے امتحان تفسیر ہو گا مگر وہ بھی نہ ہوا بلکہ دس بجے جلسہ تقسیم انعام ہے سب

گلزار احیل کی یعنی معارف النبوۃ کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت حیاتی سے مینیجر

ahmadimuslim.de

فارغ ہوکر اپنے اپنے گھروں کو چلتے بنے چنانچہ میں بھی شہر میں اپنے ڈیرے پر آگیا۔ سُنا کہ بعد دوپہر چند طلبار نے ترجمہ قرآن شریف اور قرأت کا امتحان دیا۔

ان سب واقعات کو یکجا دکھاکر ہمارا صرف یہ سوال ہے کیا سکرٹری صاحب (نواب محمد یحیٰ خان) جن کے بلانے پر علمار دور دراز سے پہنچے تھے اُن کا فرض نہ تھا کہ علمار کو اس تبدیلی سے باقاعدہ اطلاع دیتے۔ یا

سکرٹری صاحب دینیات (مولوی حبیب الرحمن خان صاحب بشرطیکہ وہ ذمہ دار ہوں) اُن کا فرض نہ تھا کہ اپنے مہمانوں کو پوچھتے اور باقاعدہ اُن کے مکانوں یا مقام نزول میں اطلاع بھیجتے کہ وقت تبدیل ہوگیا ہے آپ لوگ فلاں وقت تشریف لاویں اس کا جواب ہم نہیں دینا چاہتے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ آپ لوگ شیخ سعدی مرحوم کے قول کو ایک دفعہ پڑھیں تو جواب اسکا ملجائیگا ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

انجمن اخوان الصّفا

اس انجمن کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری میں ہو چکا ہے اس کی قبولیت کی یہ علامت کافی ہے کہ پرچہ نکلتے ہی اس کے لئے ہاں۔ ہاں کی آوازیں آنے لگیں۔ سب سے اول ہمارے مکرم ڈاکٹر فیض محمد صاحب چیف میڈیکل ریاست نابھہ نے منظوری شرکت اور چندہ دو روپے ارسال فرمایا۔ باقی اصحاب کی طرف سے حسب ذیل ہے۔

مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری چندہ داخلہ ۸ر۔ غازی محمود بی اے (دھرمپال) لودہانہ ۸ر۔ بابو برکت علی معروف اعلیحضرت لودہانہ ۸ر۔ میاں محبوب حسین صاحب ڈلیسہ ۸ر۔ از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی عہ۔ ابو الوفار امرتسری عہ۔ از مولوی محمد ابو القاسم بنارسی ۸ر۔ از مولوی نور محمد صاحب امرتسری ۸ر۔ از نصیر خان پنشنر ڈلیسہ ۸ر۔ مہتا نور محمد خان از ڈلیسہ ۸ر۔ میزان ؎ رقواعد وغیرہ

زیر طبع ہیں عنقریب ممبران کے پاس بھیجے جائینگے انشاء اللہ۔

اور اصحاب بھی جو انجمن اخوان الصّفا کی ممبری قبول کریں مہربانی کرکے بہت جلد باقاعدہ بارسال داخلہ اطلاع دیں۔ قواعد اور کاپی ممبران چھپواکر جلدی ممبران کے پاس بھیجی جائیگی اور جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقع پر اس انجمن کی کارروائی کے لئے بھی وقت نکالا جائیگا انشاء اللہ۔

ایک مُشفقانہ نصیحت

ہماری ناظرین میں سے بہت کم لوگ مولوی یوسف حسین صاحب خانپوری مقیم گنور ضلع بدایوں کو جانتے ہونگے آپ ایک ذی استعداد عالم ہیں۔ میں آپکے علم وفضل کی لحاظ سے آپکی قدر کرتا ہوں۔ اہلحدیث برادری میں میری عربی تفسیر کے متعلق عرصہ سے اختلاف ہو رہا ہے جس کے متعلق مخالف برادروں نے فتوے کی رنگ میں کتاب اربعین بھی شائع کی جسکا جواب بھی دیا گیا جو سب کو معلوم ہوگا اس ہفتے مولوی صاحب ممدوح نے خط لکھا ہے کہ ابو الوفاء کی عربی تفسیر میں بہت سے مقامات حدیث شریف کے برخلاف ہیں منجملہ اُن کے ایک دو مثالیں بھی بیان کی ہیں جو یہ ہیں:۔

(ا) البیت المعمور کی تفسیر ابو الوفار نے یوں کی ہے والبیت المعمور ای المساجد لکھا حالانکہ بموجب حدیث بیت المعمور اس مقام کا نام ہے جو ساتویں آسمان پر ہے

(ب) دوسری مثال دابۃ الارض کی ہے۔ لکھا ہے کہ ابو الوفار صاحب اگر واقعی اہلحدیث ہیں تو ان دو مثالوں کو نمونہ اصلاح بنادیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ میرے نزدیک مباینین کی غلطی ہے۔

میں مولوی صاحب کی عنایت اور اخلاص مندی کا شکر گزار ہوں خدا آپکی نیت کے مطابق ثمرہ پیدا کرے اور یہ آئے دن کی چخ چخ جو کسی کونے سے سننے میں آتی ہے بند ہو جائے۔

مولانا! امید ہے آپ پسند کریں گے۔ کہ میں آپکی تجویز کو اور وسیع کردوں۔ وہ یہ کہ اسی طرح سب وہ لوگ جو مجھے ان معنی سے خفا ہیں کہ میں نے احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے خلاف تفسیر کی ہے ایسی کہ اس خلاف کی وجہ سے میں اہلحدیث نہیں رہا۔ وہ سب حضرات اپنے اپنے فہم کے مطابق اُن مقامات کی فہرست میرے پاس بھیجدیں مگر صرف وہ مقام ہوں جنمیں اُنکے خیال میں نے احادیث نبویہ کا ایسا اختلاف کیا ہو جیسا کوئی منکر حدیث بے پروائی سے کرتا ہے تو میں اُن سب مقامات کو غور سے دیکھکر جنمیں مواخذات کو صحیح پاؤنگا اُنمیں شکریہ کے ساتھ رجوع کرونگا اور جن میں مواخذات غلط سمجھونگا اُنکا جواب محدثین کے طریق پر دونگا۔ لیکن چونکہ پھر یہ وہی سلسلہ سوال وجواب اور تردید و تائید کا قائم ہوگا جو پہلے مضر ثابت ہوا اسلئے اس فتنہ کو بند کرنیکی غرض سے ایک مستند عالم جو علم روایت اور درایت سے پورا واقف ہو اور جماعت اہلحدیث میں علمی حیثیت سے ایک خاص امتیاز رکھتا ہو منصف مقرر ہو جانا چاہئے جو میرے جوابات کو دیکھکر فیصلہ دے کہ مدعی کا دعویٰ ثابت ہے یا مجیب کا جن لوگوں میں اسلام کی محبت اور تفرقہ سے نفرت ہوگی اُنکو اس صورت کی منظوری میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔

ممکن ہے بعض صاحب یہ کہیں کہ منصف کی حاجت نہیں جواب خود اپنا اثر کریگا۔ تو ایسے لوگوں کو توجہ کرنی چاہئے کہ کونسا سوال ہے جسکا جواب ادھر سے نہیں دیا گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اُدھر سے اپنے سوال کی قوت پر زور دیا جاتا ہے ادھر سے اپنے جواب پر ناز ہے۔ نتیجہ کیا؟ ہاں ایک معنی سے نتیجہ صاف ہے کہ جن دنوں یہ طوفان اٹھا ہے اُن دنوں کی نسبت آج بہت کم ہے جمہور قوم نے مخالفین کی رار (دربارہ اخراج از اہلحدیث) کو نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور نفرت سے سُنا ہے۔ میری یہ مدت کی درخواست ہے کہ مجھے اُن اغلاط پر مطلع کیا جائے جنمیں میں نے احادیث نبویہ کا خلاف کیا ہے تاکہ میں اُن کی اصلاح کرسکوں۔

عرصہ ہوا۔ ایک دفعہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے بڑی نرمی سے جناب مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی مرحوم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپکا اور ثناء اللہ کا اس امر میں اتفاق ہے کہ احادیث نبویہ سند اور حجت ہیں

صاحب موصوف بھی اس وسعت کو اپنی تائید خیال کرینگے ۔ اب میں احباب سے اس تجویز کے متعلق مختلف آرار کا منتظر ہوں خصوصاً اُن اصحاب سے جنکو یہ دعوے ہے کہ خاکسار بوجہ خلاف کرنے احادیث نبویہ کے اہلحدیث سے خارج ہے ۔

مذاکرہ زوجہ مفقود الخبر نمبر ۴ مجریہ ۱۲ صفر

(از جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری)

اصول حدیث کا یہ مسئلہ عموماً اہل علم پر روشن ہے کہ جو بات کسی صحابی سے ایسی وارد ہو کہ اُس میں قیاس کو دخل نہو تو وہ حکم میں مرفوع کے ہے قال فی الالفیۃ

وما اتی عن صاحب بحیث لا
یقال رایا حکمہ الرفع علی
ما قال فی المحصول نحو من اتی
فالحاکم الرفع لھذا اثبتا

یعنی جو قول یا فیصلہ کسی صحابی سے ایسا وارد ہو کہ اُسکو دخل نہو یعنی وہ بات خلاف قیاس ہو تو وہ حکم میں مرفوع کے ہے جیسا کہ امام رازی نے محصول میں لکھا ہے۔ جیسے حدیث من اتے ساحرا او عرافا فقد کفر بما انزل علی محمد صلعم المروی عن ابن مسعود (یعنی جو شخص ساحر یا رمال کے پاس گیا وہ محمد صلعم پر جو چیز نازل کی گئی ہے اُس کا منکر ہوا۔ اس حدیث کو ابن مسعود نے روایت کیا ہے گر مرفوع نہیں آئی بلکہ ابن مسعود کا قول ہے) حاکم نے اسکو حکماً مرفوع کہا ہے۔

اور یہ ظاہر ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو مفقود الخبر کی زوجہ کے لئے چار برس کی مدت قرار دی اس میں قیاس کو دخل نہیں ہے [ك] قیاس کا اقتضا انتظار کے لئے تو وہی چار ماہ ایلا کی مدت ہے جیسا کہ فاضل سیالکوٹی نے تحریر فرمایا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ جب کوئی نص قرآنی صریح اس باب میں وارد نہیں ہوئی اور نہ کوئی مرفوع صحیح حدیث اس باب میں آئی اور حضرت عمر جیسے فقیہ اور جلیل القدر

[ك] کسی حکم کے از قسم قیاس ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس میں مجتہدین کا اختلاف ہو۔ اس مسئلہ میں جو اختلاف ہے اہل علم پر مخفی نہیں ۹۰ سال اور ۱۲۰ سال تک تو کہتے ہیں۔ یہ نوٹ صرف قیاسی امر کے متعلق ہے۔ اصل مسئلہ کی نسبت ہنوز میری رائے محفوظ ہے۔ (ایڈیٹر)

صحابی کا فیصلہ موجود ہے اور گویا تمام صحابہ کا اسپر اتفاق ہے۔ اگرچہ اتفاق سکوتی ہی کیوں نہو اور حضرت عثمانؓ سے بھی یہی مروی ہے تو ہمیں قیاسات دوڑانے کی حاجت نہیں۔ بلاشبہ یہ زمانہ فتنہ کا ہے اس زمانہ میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے رہے عمومات لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام یا فتنہ دوھا کا ملقۃ یا لاتضاروھن لتضیقوا علیھن یہ سب عمومات ایسے ہیں جن سے خاص کوئی حکم لگانا مشکل ہے

بلاشبہ اس زمانہ میں ارسال خطوط وغیرہ کے ذرائع میں ہزار گونہ آسانی ہے لیکن سیکڑوں واقعات بتاتے ہیں کہ باوجود اس کے بھی مفقود الخبر کی خبر ملنے میں بڑی مدت لگتی ہے کیونکہ سفر بھی اب دور دراز کا ہوتا ہے۔ اکثر لوگ جزائر میں نکل جاتے ہیں ٹاپو والے اکثر لوگوں کو بہلا کر لے جاتے ہیں کہ اُن کی خبر جلد ملنی مشکل ہو جاتی ہے اکثر مدت لگا کرتے ہیں۔ پانچ برس دس برس اس شرط پر لیجاتے ہیں۔ اس صورت میں لاضرر ولا ضرار سے ہزاروں مسلمانوں کی بیبیاں علیحدہ ہو جائیں گی اور عورتوں کے ہاتھ ایک بڑا آسان نسخہ ہاتھ آجائیگا کہ ذرا جھینک پر بھی وہ لاضرر کا جواز پڑھتی ہوئی الگ ہو بیٹھینگی۔

رہی شریر النفس لوگوں کی تکلیف اُس کے لئے عدالت کا دروازہ کھلا ہے اس کو مفقود الخبر کے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں جنکی خبر ہوتی ہے وہ بھی ایسا کرتے ہیں۔ لیکن جناب کا یہ فرمانا کہ حضرت عمر نے یہ فتوے اپنے زمانہ کی مصلحت کی بناپر دیا تھا اب وہ زمانہ بدل گیا۔ یہ ایک غور طلب بات ہے اور محض ہماری ایک تخمین و رائے ہے۔ زمانہ کا بدلنا ہمیں تسلیم ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ ہمارے زمانہ کی مصلحتیں اور زیادہ احتیاط کی مقتضی ہیں کیا اس بناپر چار برس سے مدت اور زیادہ بڑھادی جائیگی۔

کسی نئے حکم کے لگانے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کسی طرح پیش قدمی نہیں فرماتے بلکہ فتوے ہی دینے میں ہر ایک دوسرے پر ٹالتا اور یہی چاہتا کہ میں اس کا جواب دہ نہوں (اعلام الموقعین) اس بناپر ایسا حکم لگانا جو اکثر سلف کے خلاف ہے بڑی جرأت اور جسارت ہے جو بلاشبہ جناب رسول اللہ صلعم کے طریقہ کے خلاف ہے (عبد السلام مبارکپوری)

ایک امام کی تقلید واجب کہنے والے دوست ضرور جواب دیں

(۱) ائمہ اربعہ کی پیدائش یا زمانہ رشد وعروج کے قبل زمانہ خیر القرون کے اہل اسلام ہدایات پر تھے یا (معاذ اللہ) گمراہی پر۔ بجز صورت اول کے دوسری صورت کا تو کوئی مسلمان قائل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ زمانہ خیر القرون میں ائمہ اربعہ کے مسائل اجتہادیہ اور فقہ کی کوئی کتاب مذاہب اربعہ میں سے روئے زمین پر موجود نہ تھی اور بجز اتباع قرآن وحدیث کے اس زمانہ والوں کا جو ہدایت یافتہ تھے کوئی دوسرا طریقہ نہ تھا تو جب خالص قرآن وحدیث پر عمل کرنا ائمہ اربعہ کے پہلے باعث ہدایت تھا تو اب ائمہ اربعہ کے بعد کس وحی الہام یا کشف کے ذریعہ سے صرف ان دونو پر عمل کرنا موجب گمراہی خیال میں آسکتا ہے۔

(۲) جبکہ خود ائمہ اربعہ کے مذاہب کی بنیاد اور اصل الاصول ترک تقلید پر ہے اور ائمہ اربعہ نے اپنی اپنی تقلید سے عموماً صاف صاف اور صریح لفظوں میں منع کر دیا (دیکھو رسالہ البیان المفید للاتباع والتقلید کا صفحہ ۱۵ تا ۲۰ جو انشاء اللہ بہت جلد قالب طبع میں آنے والا ہے) بنا براں جس وقت ان کے بعض اقوال قرآن وحدیث کے خلاف ثابت ہو جاویں تو پھر اس مسئلہ میں انہی کی تقلید کرتے رہنا یعنی قرآن وحدیث کے مطابق عمل نہ کرنا انصافاً ان کی صریح مخالفت ہے یا نہیں اور ان کی صحیح تقلید ترک کرنے کے الزام سے اُن کے نام کے مقلدین کس قانون اور اصول کے رو سے بری ہو سکتے ہیں۔ اور بسبب ترک اقوال ائمہ اربعہ ان تارکین کے پکے غیر مقلد ہونے سے کونسی وجہ مانع ہے؟

(۳) ائمہ اربعہ معصوم تھے یا نہیں۔ صورت اولے کا قائل تو یقیناً کوئی مسلمان نہیں۔ اور بصورت ثانیہ باوجود احتمال خطا پھر بھی ان کے جملہ اقوال کو مدار تحلیل وتحریم قرار دینا (جو عبارت وجوب تقلید شخصی کی ہے) اور صحیح صحیح حدیثوں کو اُن کے اقوال کی وجہ سے رد کرنا یا اُن کی تاویل کرنا آیہ کریمہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کے تحت میں داخل ہونے سے کونسی وجہ مانع ہے اور شرک فی الصفۃ ہو

والرسالۃ کے کیا معنے ہیں؟

(۴) ائمہ اربعہ میں سے ہر ایک راہ ہدایت پر تھے یا نہیں۔ صورت ثانیہ کا قائل اہلسنت والجماعۃ میں سے غالباً بلکہ یقیناً کوئی بھی نہیں اور بصورت اولے باوجود تمام ائمہ کے راہ ہدایت پر ہونے کے ایک ہی امام کے جملہ اقوال ماننے اور دوسرے امام کے جملہ اقوال چھوڑنے کے وجوب پر کون سی قوی وجہ دال ہے۔

(۵) خدا کا دین ایک ہے اور حق واحد ہے یا اقوال متضادہ۔ جو ایک دوسرے کے منافی ہیں صورت ثانیہ کا تو کوئی بھی قائل نہیں۔ اور بصورت اولے ہر ایک مجتہد جمیع مسائل میں مصیب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اختلافی مسائل میں ایک ہی مجتہد برسر صواب ہوگا اور دوسرا اس کا مخالف برسر خطا۔ تو ہر ایک مسئلہ میں ایک ہی کے وجوب تقلید کا قائل ہونا گویا بہت سے مسائل غیر حقہ پر وجوب عمل کو لازم کرنا ہے اور اسکے بطلان کے لئے کون سی وجہ الخ ہے۔

(راقم محمد انصاری مچھلی شہر ذ، غیم ویورپا ضلع گورکھپور)

اظہار رائے دربارہ سوالات از علماء حنفیہ

"علماء حنفیہ کرام سے چند سوالات" کے ہیڈنگ سے ایک استفسار اخبار اہل حدیث مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء صفحہ ۱ کالم ۲ میں خاکسار کی نظر سے گزرا۔ اس میں مستفسر صاحب نے ۱۵ سوال علماء حنفیہ کرام سے کئے ہیں۔ مدینہ میں مزار مبارک پر میلہ کرنا۔ پختہ قبریں بنوانا۔ مجلس میلاد کرنا وغیرہ۔ میرے خیال میں اگر اس استفسار کے ہیڈنگ میں "حنفیہ" کی خصوصیت نہ ہوتی تو بہت مناسب ہوتا۔ اس خصوصیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علماء حنفیہ کو امور مسئولہ سے کچھ خصوصیت ہے۔ حالانکہ بحیثیت مجیب ہونے کے اہل اسلام کے کل فرقوں کو امور مستفسرہ سے یکساں تعلق ہے پس تخصیص کی کوئی وجہ نہیں۔ البتہ مستفسر صاحب یہ کہہ سکتے تھے کہ فلاں فلاں کتب کے ذریعہ سے جواب دیا جائے۔ میرے خیال میں علماء حنفیہ میں سے کوئی بھی امور مستفسرہ میں سے ایک کو بھی جائز نہیں کہتا اور نہ کتب فقہ میں ان میں سے ایک کی نسبت جواز کا فتوےٰ مرقوم ہے بلکہ کل علماء کاملین حنفیہ ان امور کو ہمیشہ بدعت ہی فرماتے چلے آئے ہیں۔ اور اب بھی علماء حقانی حنفیہ ان امور کو ناجائز اور بدعت کہتے ہیں خواہ وہ فعل مکہ شریف میں ہو یا مدینہ طیبہ میں۔ ان مقامات میں کوئی بدعت یا ناجائز فعل ہونے سے ہرگز جائز نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی حنفی عالم اس کو جائز کہتا ہے۔ اور اگر کوئی جائز کہے تو وہ اس کا ذاتی فعل ہے نہ فقہ حنفی یا طریقہ حنفی اس کا ذمہ وار اور جوابدہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ امام اعظم کا قول اترکوا قولی بخبر الحدیث مشہور اور معروف ہے۔ پس ایسے استفسارات سے سوا اس کے کہ بوئے تعصب پائی جائے اور کچھ نہیں۔ یہ مسائل مستفسرہ کوئی نئے مسائل نہیں ہیں بلکہ یہ کل مسائل طے شدہ ہیں حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں مگر افسوس ہے کہ بعض لوگوں کا یہ شیوہ ہو گیا ہے کہ ؎

چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

خادم اہلحدیث:
(خاکسار ابو المحیا سجاد حسین ازمین پوری)

ایڈیٹر۔ آپ کی اصطلاح میں جو لوگ ان رسوم کے کرنے والے ہیں وہ حنفی نہیں لیکن وہ خود تو اپنا نام حنفی رکھتے ہیں ایسے حنفی کہ ان رسوم کے منکر کو وہ وہابی کہتے ہیں اس لئے سائل کو حنفی علماء کہنا پڑا۔ لکل امرء مانوی۔

وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ

ہمارے اطراف کا دستور ہے کہ تکیہ دار فقیروں کا ایک خاندان ہوا کرتا ہے وہ اکثر کاشتکاری کا کام کرتے ہیں اس وجہ سے ان کے مکانوں میں غلے بھرے رہتے ہیں۔ اکثروں کے لئے کچھ زمین لاخراجی ہوا کرتی ہے جس کو اس اطراف میں معافی بولا کرتے ہیں یہ تکیہ دار فقیر سوال کرنا اور بھیک مانگنا اپنا آبائی پیشہ خیال کرتے ہیں اور حجام و دھوبی کی طرح بھیک کو یہ لوگ اپنی برت بتاتے ہیں۔ غرض باوجود تندرست توانا ہٹے کٹے جوان ہونے کے بھیک مانگنے کے لئے نکلتے ہیں۔ پس اہل علم سے سوال یہ ہے کہ کیا ایسے لوگوں کو جبکہ وہ دروازہ پر سوال کرتے ہوئے کچھ مناقب کے اشعار شرکیہ خواہ غیر شرکیہ پڑھتے ہوئے آئیں تو ان کو کچھ نہ کچھ دینا ضرور ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں تو ہمارے لئے یہ حکم دیا گیا کہ "سائل کو ڈانٹو مت" جسنے انہیں سہولت سے واپس کر دیا لیکن بحکم آیہ وَفِيٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ کیا یہ لوگ اس سائل کے فرد میں داخل ہیں کہ ان کا بھی کچھ نہ کچھ حق ہے کہ جب ایسے قوی توانا لوگ آئیں تو ضرور دینا چاہئے یا بحکم اس حدیث شریف کے کہ "اگر سائل گھوڑے پر بھی سوار ہو کر آئے تو اسے بھی دو" یہ لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں انہیں بھی دینا چاہئے یا یہ لوگ اس سے مستثنےٰ ہیں؟

ایک شخص جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیک مانگتے ہوئے آئے تھے آپنے بجائے سوال پورا کرنے اور بجائے صدقہ دینے کے جنگل کی لکڑی لا کر بیچ کرنے کی تعلیم کر دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جوان قوی تندرست سائل کو بجائے بھیک دینے کے کوئی کام بتا دینا چاہئے یا کہیں کام کرنے کی جگہ یا نوکری کی جگہ بتانی چاہئے۔ بعض علماء نے بھی اپنی تصنیف میں تصریح کی ہے کہ جوان تندرست سائل کو بھیک نہ دو۔ کیا یہ صحیح ہے۔ اہل علم اس پر روشنی ڈالیں جوان سائلوں کی تعداد جو کام کر سکتے ہیں ہمارے اطراف کے مسلمانوں میں کثرت سے ہے۔ اور یہ نہیں کہ ان کو کام نہیں ملتا بلکہ بھیک مانگنے اور سوال کرنے ہی کو اپنا کام سمجھتے ہیں اس کے لئے دس بیس روپیہ خرچ کر کے کلکتہ اور بمبئی یا رنگون چلے جاتے ہیں اور وہاں جا کر بجائے کسی دوسرے کام کرنے کے یہی کام کرتے ہیں اور دو چار سو روپے کما کر لاتے ہیں۔ میری ناقص رائے میں جب ایسے سائل دروازہ پر آ کر سوال کریں تو نہایت نرمی سے

لہ جناب مولوی اشرف علی صاحب دیوبندی نے اپنی کتاب بہشتی زیور میں لکھا ہے۔

انہیں جلد جواب لینا چاہئے کہ انہیں امیدواری میں اپنا وقت ضائع کرنا پڑے۔ اور بجائے صدقہ دینے کے انہیں کہہ دینا چاہئے کہ صحیح وتندرست ہوکر بھیک مانگنا ذلت کا کام ہے کوئی نوکری کرلو یا کوئی ہنر سیکھکر کام میں لگجاؤ ایسا کرنے میں اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ پر بھی عمل ہوگیا کیونکہ ہمنے انہیں ڈانٹا نہیں سخت ودرشت نہیں کہا لیکن آیہ کریمہ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ یا وہ حدیث جسمیں یہ مذکور ہے کہ سائل گھوڑے پر بھی آئے تو اسے دو ان دونوں لفظوں میں سائل سے مراد ایسے لوگ ہیں جن میں مجبوری ہوا کرتی ہے یا تو وہ بوجہ اپنے صحیح الاعضاء نہونے کے مجبور ہیں یا مسافر ہیں یا قوم کا قومی بار اٹھایا ہے۔ اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کیوں نہیں تو انہیں دینا چاہئے۔ لیکن جو آدمی کہ صحیح الاعضاء ہے قوی ہے اور سوال کرنے اور بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ سمجھتا ہے اسے ہرگز نہ دینا چاہئے بلکہ مطابق سنت اسے کچھ پیشہ بتانا چاہئے جس سے گداگروں کی تعداد میں کمی آئے اور بالقصد اپاہج بننے والوں کی لشکر کم ہو۔ اسی طرح ایک مسئلہ اسی صدقہ کے متعلق یہ ہے کہ:

صدقۃ الفطر کسے دینا چاہئے

ایک حدیث میں وارد ہوا ہے ابوداؤد نے روایت کی ہے اما غنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد علیہ اکثر مما اعطاہ (مشکوٰۃ) لیکن غنی تمہارے۔ تو انہیں اللہ تعالےٰ اس صدقہ فطر کے دینے کی وجہ سے گناہوں سے پاک کریگا لیکن تمہارے فقیر پس صدقہ فطر دینے سے ان پر اس سے زیادہ لوٹایا جائیگا جسقدر انہوں نے دیا ہے) اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر غنی اور فقیر دونوں ہی نکالیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب غنی اور فقیر دونوں ہی صدقہ فطر نکالینگے تو دیا کس کو جائیگا۔ لیکن دوسری روایت نے اس کو بھی بتا دیا اغنوھم عن الطواف فی ھذا الیوم یعنی مستحقین کو اس قدر دو کہ انہیں اس روز ادھر ادھر پھر کر سوال کرنے سے استغنا رہو جائے (ابن عدی دارقطنی بلوغ المرام) اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر ایسے لوگوں کو دیا جاوے جو بالکل نادار ہیں کہ انکے پاس ایک روز کے کھانے کا بھی نہیں ہے اور یہی یہ تعلیم فرمائی گئی کہ انہیں بالکل قلیل نہ دو بلکہ اس قدر دو کہ اس روز سوال کرنے کے لئے انہیں گشت نہ لگانا پڑے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اس قسم کے لوگ آج ہر مقام میں پائے جاتے ہیں جنکے پاس کچھ بھی نہو عید کے روز گشت کر کے مانگ لائیں تو کھائیں۔ ہمنے جہاں تک دیکھا اور جہاں تک ہمیں آنے جانیکا موقع ہوا ہمنے کہیں ایسے نادار کو نہیں دیکھا کہ ان کے پاس عید کے دن کا بھی کھانا نہو چنانچہ خود ہمنے اپنی بستی میں جو نہایت غریبوں کی بستی ہے عید کے روز بھی تلاش کیا تو ایسے لوگوں کو نہ پایا ناچار رواج کے موافق جو لینے آیا اسے دیدیا۔ ایک صاحب نے اپنی بستی کا حال بیان کیا کہ ہماری بستی میں کوئی صدقہ فطر لینے والا نہیں ملتا۔ اس لئے ہم لوگ تکیہ دار فقیروں کو بلا کر لاتے ہیں اور انہیں جلدی دیکر نماز کے لئے چلے آتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان تکیہ دار فقیروں کی کیا حالت ہوتی ہے۔ کہا کہ وہ کاشتکاری کرتے ہیں ان کے گھروں میں غلے ہوتے ہیں اور اسی بھیک کے جمع کرنے سے خوشحال ہوتے ہیں مگر وہ صدقات کو اس وجہ سے بخوشی لیتے ہیں کہ وہ اسکو اپنی خاندانی چیز جانتے ہیں اور اسی طرح وہ لوگ بھی ان صدقات کو بخوشی لیتے ہیں جو فقیری کا پیالہ کسی فقیر کے ہاتھ سے پی کر اس کے مرید یا بالکا ہو جاتے ہیں اور اسی پیشہ گداگری کو اپنا پیشہ کر لیتے ہیں۔

بعض اہل علم نے اس اشکال (کہ فقیر بھی صدقہ فطر دیوے تو پھر لینے والا کون ہوگا اور جہاں ایسے مساکین نہیں ملتے جن کے گھر میں ایک دن کی بھی قوت لایموت نہ ہو) کے جواب میں فرمایا کہ لوگ فقیروں کو دیں اور ایک فقیر دوسرے کو دے۔ غرض یہ کہ جو فقیر خود صدقہ ہے وہ بھی صدقہ لیکر کسی دوسرے فقیر کو دے تو کچھ اس کی ممانعت حدیثوں میں نہیں پائی جاتی ہو سکتا ہے کہ زید فقیر ہے اس کے پاس صدقہ فطر آیا اس نے بھی صدقہ فطر نکال کر دوسرے فقیر کو دیدیا اس طرح فقیر بھی صدقہ فطر دیدیوے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن میں نے عرض کی سلیک عطفانی نے جمعہ کی نماز کے بعد جو صدقے میں نہیں کپڑے لے تھے اسے اسی وقت جو انہوں نے صدقہ کیا۔ یہ دیکھکر آپ ان پر ناخوش ہوئے اس کا کیا جواب ہے؟

(عبدالسلام مبارکپوری از مبارکپور)

نظم ظریف

از مولوی حکیم عبداللطیف صاحب ظریف

حمد کا اور نعت کا مضمون جو سُن پاتے ہیں ہم
وہ خوشی ہوتی ہے جامہ سے نکلے جاتے ہیں ہم
آہ اہل دین میں کیسا پڑ گیا یہ انقلاب
اُنس والفت کی بجگہ جور و جفا پاتے ہیں ہم
کیا بیاں ہوں بعض علمائے خلف کے رنگ ڈھنگ
کرتے ہیں وہ۔ شرم کے مارے مرے جاتے ہیں ہم
زاہدان خشک اپنے دین کو کرتے ہیں تباہ
طور ان کا دیکھکر جی میں جلے جاتے ہیں ہم
بھائیوں کی اپنے کج خلقی و بیرحمی کا حال
دیکھتے ہیں اور زباں پر کچھ نہیں لاتے ہیں ہم
بنتے ہیں صوفی کہیں حنفی کہیں اہل حدیث
عزت ایسے شعبدوں سے ہر جگہ پاتے ہیں ہم
بعض ہم میں ایسے ہیں سیف اللساں چرب البیاں
اہل حق کو مجلسوں میں ہی اڑا جاتے ہیں ہم
اٹھ گیا دنیا سے اب اخلاص اور اظہار حق
وعظ میں اور پند میں اکثر ریا پاتے ہیں ہم
آہ اب للٰہیت کا تو پتہ لگتا نہیں
بندۂ حرص و ہوا بن بن کے بل کھاتے ہیں ہم
قدر اہل اللہ کی افسوس بالکل اٹھ گئی
اور مکاروں کو خنداں ہر جگہ پاتے ہیں ہم
سنت و توحید سے کچھ ہمکو دلچسپی نہیں
قومی ہمدردی کا اک لکچر سنا جاتے ہیں ہم
ایک ذرہ بھر خدا کا ڈر نہ محشر کا خطر
شرک بھی کرتے ہیں اور مومن بھی کہلاتے ہیں ہم
اور بدعت کو تو ہم بدعت سمجھتے ہی نہیں

چال پر ماں باپ کی اپنے چلے جاتے ہیں ہم
ترک ہے روزہ نماز اور حیٹ ہیں سب احکام دیں
کیا غضب ہے اس مسلمانی پہ اتراتے ہیں ہم
عیش وعشرت خواب و غفلت خود نمائی خود سری
سب کا گلدستہ بنا کر فخر جتلاتے ہیں ہم
حرص و غصہ بغض و کینہ غیبت و مکر و فریب
ساتھ میں دفتر کے دفتر ہی لئے جاتے ہیں ہم
کیا کہیں اپنی حقیقت کچھ کہا جاتا نہیں
بے کسے یاروں کی نظروں سے گرے جاتے ہیں ہم
اک زمانہ تھا کہ ہم اوروں کو دیتے تھے سبق
اک زمانہ ہے کہ اپنے جی سے گھبراتے ہیں ہم
بوجھ غیروں کا اُٹھا لیتے تھے ہم ...
اب تو اپنا بوجھ بھی غیروں سے اُٹھواتے ہیں ہم
دینے والے تھے ہمیں پہلے خدا کی راہ میں
اب خدا کی راہ میں ملجائے تو کھاتے ہیں ہم
ناتوانی کا یہ عالم ہے کہ اُٹھ سکتے نہیں
بے سہارے غیر کے کب پاؤں سرکاتے ہیں ہم
اب نہ وہ اخلاق و شفقت ہے نہ تالیف قلوب
اور شیدائے رسول اللہ کہلاتے ہیں ہم
اب کہاں وہ اہل دل اہل کرم اہل سخا!
پچھلے قصوں میں کہیں انکا نشاں پاتے ہیں ہم
ٹوٹ جاتی ہے کمر اور ٹکڑے ہوتا ہے جگر
شوکت اسلام میں گر فرق سن پاتے ہیں ہم
خرمن اسلام پر ہم آگ خود برسا چکے
اُس کی غربت پر عبث رو رو کو چلاتے ہیں ہم
دل کے ٹکڑے ہیں کلیجہ شق ہے پہلو چاک چاک
شوق سے بیٹھے ہوئے خون جگر کھاتے ہیں ہم
بندگان خاص سے اب بھی جہاں خالی نہیں
جن کے فیض و لطف سے شاداں ہوجاتے ہیں ہم
یا الٰہی عالمان حق کی ہمت ہو بلند
اُن کے قول و فعل سے راہ ہدا پاتے ہیں ہم
قدرداں سب اُٹھ گئے جوہر شناسی ہٹ گئی
شان و شوکت ظاہری پر ہی مرے جاتے ہیں ہم
جز خدا امید غیروں سے نہ رکھ اے بوالہوس
نسخۂ اکسیر اعظم تجھکو بتلاتے ہیں ہم
حسب رفتار زمانہ ہمنے یہ لکھی ہے نظم
اب زباں کو بند کر کے چپ ہوئے جاتے ہیں ہم
بس ظریف اب بند کر اپنی زباں بہر خدا
تیری باتیں سن کے دل ہی دل میں شرماتے ہیں ہم

تاریخ نبوی کا خیر مقدم

فاضل ایڈیٹر صاحب و ناظرین اخبار اہلحدیث السلام علیکم - میں سنہ ۱۹۰۸ء سے آج ۱۲ جنوری سنہ ۱۵ء تک اخبار اہل حدیث کا خریدار ہوں - میں آپ صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ آج تک کسی پرچہ اہلحدیث کو دیکھکر میں اس قدر خوش نہیں ہوا تھا جیسا کہ پرچہ اہلحدیث مجریہ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۵ء کو دیکھکر فرحت و مسرت ہوئی - کیونکہ اس بابرکت نمبر میں امید ہی ایسی دلائی گئی ہے جسے سنکر اہل اسلام باغ باغ ہوجائینگے اہلحدیث علماء کے قلم سے آج تک حضور فخر الانبیاء رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح جلیلہ کے متعلق کوئی مضبوط مدلل مبسوط مفصل کتاب نہیں لکھی گئی - درحقیقت عاشقِ رسول جماعت اہلحدیث میں یہ ایک کمی تھی جس کو پورا کرنے کے لئے جناب مولانا حافظ ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے خوشی خوشی بلکہ جوش اور ولولے کے ساتھ کمر ہمت مضبوط باندھ لیا اور اس بار گراں کو بغیر کسی کی تحریک و سفارش کے اپنے سر آنکھوں پر اٹھا لیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء مولانا موصوف کے طرز استدلال اور محققانہ روش سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہیں لہذا میں تو تیار ہوں کہ اہلحدیث اخبار کی قیمت بجائے ۳ روپیہ کے ۴ کر دئے جائیں اور بسم اللہ کرکے تاریخ نبوی کا افتتاح کیا جائے "چشم ما روشن دل ما شاد"

فاضل ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں یہ بھی گزارش ہے کہ تاریخ نبوی ہر ہفتہ چو ورقہ سے کسی طرح کم شائع نہو - غالباً ناظرین اہلحدیث کا ہر ایک فرد تاریخ نبوی کا خیر مقدم بڑی تمنا سے کرنے کو طیار ہوگا - لیکن خشک خیر مقدم سے کام نہیں چلتا - سحبان ہند سیالکوٹی کی ہمت تو دیکھئے بغیر کسی معاوضہ و لالچ اور بلا کسی خوشامد و کوشش کے خالصاً للہ اس اہم مگر بابرکت نیک یادگار کا بیڑہ اُٹھایا - آپ حضرات بھی کمربستہ ہو جائیں اور اس ثواب میں شامل ہونے کے لئے اس مفید تجویز پر عمل کریں کہ ہر ایک خریدار اہلحدیث اپنے پیارے اہلحدیث کے لئے دو جدید خریدار بنانیکی کوشش کرے اور جس روز تاریخ نبوی کا چو ورقہ اُن کے ہاتھوں میں پہنچے فوراً دفتر اہلحدیث کو جدید خریداروں کا نام و پتہ لکھ بھیجیں - یہ ہے عملی شکریہ اور عملی خیر مقدم - میں خود بھی انشاء اللہ اس تجویز پر عمل کرونگا - ناظرین! یوں تو اخبار اہلحدیث اب بھی اپنی نظیر آپ ہے لیکن تاریخ نبوی کے اجراء پر تو تمام اخباری دنیا کے انبوہ و ہجوم سے یہی چمکتا دمکتا اور دُر با ضیاء نکلیگا ؎

لو کان فی کل منبت شعرۃ
لسان لما استوفیت واجب حمدہ

(راقم خاکسار ابو المظفر محمد مجیب الرحمان حسین پوری)

اہلحدیث کانفرنس کا اولین فرض

(از مولوی عبد الحمید صاحب ثاوی از حیدرآباد دکن)

مذہب اہلحدیث کے چند معرکۃ الآرا مسائل نوشتہ خاکسار مثلاً قرأۃ خلف الامام، آمین بالجہر، رفع الیدین وغیرہ کو اخبار اہلحدیث میں ملاحظہ فرما کر بعض احباب نے تحریک کی کہ مذہب اہل حدیث کے کل مسائل اسی قدر شرح و بسط کے ساتھ جیسے کہ مضامین متذکرہ صدر لکھے گئے ہیں اُردو میں آپ لکھدیں کیونکہ اُردو میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جس کے اُردو خوان اہلحدیث برادران کو مسائل کے نکالنے اور معلوم کرنے میں کماینبغی سہولت اور آسانی ہو - میں نے اُن کی اس تحریک کو معقول سمجھا اور عرض کیا - اتنے بڑے کام کا سرانجام مجھ جو قلیل البضاعۃ اور قلیل الفرصت سے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے - البتہ میں آپ کی تحریک کو مولانا مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی جنرل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس تک پہنچا کر مولانا موصوف کے توجہات عالیہ اس طرف

منعطف کرا کے تجویز ذیل بھی پیش کرونگا۔

تجویز

اس مہتم بالشان کام کی تکمیل کے لئے علماء کی ایک کمیٹی کا انتخاب بوقت انعقاد جلسۂ سالانہ اہلحدیث کانفرنس بماہ مارچ ۱۹۱۵ء عمل میں لایا جائے تو مناسب ہے۔

کمیٹی کے ممبروں کی تعداد ممبروں کی مجموعی تعداد کم از کم بیس ۲۰ ہونی چاہئے

کمیٹی کا صدر کون ہوگا وہ شخص جس کا تقرر اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ ماہ مارچ ۱۹۱۵ء میں بعہدہ سکرٹری تصنیف و تالیف عمل میں آیا ہو اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا جائیگا۔

صدر کے فرائض صدر کا فرض ہوگا کہ:۔

(ا) ہر ممبر کے لئے مضمون تجویز کرے اور کوئی ایک ایک مضمون اپنے ذمہ بھی لے۔

(ب) یکم مئی ۱۹۱۵ء سے پہلے بذریعہ اخبار اہلحدیث اس کمیٹی کے ہر ممبر کا نام اور جو مضمون ہر ایک کے سپرد کئے گئے ہوں مشتہر کریگا۔

(ج) بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع کریگا کہ ہر ممبر کو مضمون مفوضہ لکھنے کے لئے چھ ماہ کی مدت دی گئی ہے (یعنی یکم مئی ۱۹۱۵ء سے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء تک)

(د) اگر کوئی ممبر مضمون مفوضہ نہ لکھ سکے۔ تو دوسروں پر تقسیم کردے۔

(ہ) ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء تک جس ممبر کے پاس سے مضمون وصول نہو اُس سے طلب کرے اور جبتک مضمون وصول نہولے برابر یاد دہی کرتا رہے۔

(و) تین ماہ (یعنی نومبر۔ دسمبر ۱۹۱۵ء جنوری ۱۹۱۶ء) میں مضامین موصولہ پر تنقیدی نظر ڈالکر جو مناسب ہو ترمیم کرے۔

(ز) ایک ماہ (فروری ۱۹۱۶ء) میں کل مضامین کی سلسلہ وار فہرست تیار کرے۔

(ح) یکم مارچ ۱۹۱۶ء تک کل مضامین معہ فہرست جنرل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس کی خدمت میں بھیجدے۔

فرائض ممبران ہر ممبر پر لازم ہوگا کہ:۔

(ا) جو مضمون اُس کے تفویض کئے گئے ہوں اُن کو وقت مقررہ میں ختم کرے یعنی یکم مئی ۱۹۱۵ء سے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء تک۔

(ب) ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء سے پہلے مضمون نوشتۂ خود کو صدر کے پاس ارسال کرے۔

(ج) مضمون میں کوئی ایسے الفاظ نہ آنے پائیں جن سے کسی فریق کی دل آزاری ہوتی ہو بلکہ وہ ایسی حکم خداوندی کے مطابق ہو اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔

(د) مضامین کا طرز یہ ہونا چاہئے کہ اول اہلحدیث مذہب کے دلائل اور اُن کی قوت کا سبب بیان کیا جاے پھر اس کے بعد مخالفین کے اعتراضات (جو اہلحدیث مذہب کے دلائل پر وارد ہوتے ہوں) کی تردید کیجائے بعدازاں مخالفین کے دلائل اور اُن کے ضعف پر روشنی ڈالی جائے۔

(ہ) اگر کسی ممبر سے اُن مضامین کا لکھنا کسی وجہ سے ناممکن ہو تو اُس کو لازم ہے کہ اس کی اطلاع صدر کو ایک ہفتہ کے اندر (یعنی ۷ رمئی ۱۹۱۵ء تک) بذریعہ اخبار اہلحدیث کردے مگر اس صورت میں اُس کو اپنی وجوہ پیش کرنے پڑینگے۔ اور اگر صدر اُن وجوہ کو معقول تصور کریگا تو اُس مضمون کو دوسروں پر تقسیم کریگا۔

فرائض جنرل سکرٹری جنرل سکرٹری کا فرض ہوگا کہ:۔

(ا) مضامین اور فہرست جو صدر کے پاس سے موصول ہوں اُن کی ترمیم جو مناسب ہو کرے۔ اور بعد ملاحظہ اور ترمیم اُس کو اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۹۱۶ء میں پیش کرے۔

(ب) بعد منظوری کارکنان و ممبران وغیرہ اہلحدیث کانفرنس اُس کو طبع کرنے کے لئے اخبار اہلحدیث کے ذریعہ چندہ جمع کرنے کا اعلان کرے۔

فرائض ہر اہلحدیث ہر اہلحدیث کا فرض ہوگا کہ:۔

(ا) اس کام مسعود کے لئے خود تھوڑا بہت چندہ دیوے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ۔

(ب) اور اپنے دوست احباب سے چندہ جمع کر کے جنرل سکرٹری کے پاس بھیجدے۔

من دل علی خیر فلہ اجر مثل فاعلہ

اگر میری تجاویز بالا میں کچھ وزن ہو تو براہ کرم ان کو اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ جو مارچ ۱۹۱۵ء میں بمقام علی گڈھ منعقد ہوگا پیش کردیا جاوے۔ اور اگر جمیع کارکنان و ممبران وغیرہ کانفرنس مذکورہ اُن کو منظور فرمالیں تو بوقت انتخاب اس عاجز کو فراموش نہ کیا جاوے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ بوجہ ملازمت[1] خاکسار شریک کانفرنس نہ ہوسکے گو اس کی شرکت کے لئے کوشش بلیغ کرونگا۔

(الراقم العاجز عبد الحمید ناوی از حیدرآباد دکن)

ایڈیٹر:۔ اور صاحب بھی اپنی اپنی راء سے اطلاع دیں۔ کچھ شک نہیں کہ اہلحدیث جماعت کو سلسلۂ تصنیف و تالیف کے مکمل کرنے کی سخت ضرورت ہے اردو کتابوں کے علاوہ عربی کتابوں پر توجہ ضرور ہے۔ اہلحدیث کانفرنس اپنی بساط کے مطابق کرتی ہے۔ عرصہ سے دو عالم صرف مسند امام احمد کی تنقید روایت پر لگے ہوئے ہیں جن میں سے ایک تنخواہ دار ملازم ہیں۔ دوسرے آنریری۔ اسی طرح اب تجویز ہوئی ہے کہ ایک

رسالہ اصلاح رسوم النکاح و اصلاح تمدن لکھا جائے جس میں نکاح کا مسنون طریق اور ہر ملک کی رسومات قبیحہ کا ذکر کر کے اُن کی اصلاح کی جائے۔ اس رسالہ کی تصنیف کا وعدہ جناب مولانا نواب منیر الدین صاحب صدر کانفرنس نے فرمایا ہے۔ اسلئے جملہ ناظرین اہلحدیث سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے ملک کی رسومات سے نواب صاحب موصوف کو اطلاع دیں (پتہ:۔ گلی قاسم جان دہلی)

مولوی عبد الحمید صاحب کی تجویز سے کوئی اور آسان تجویز کسی کی سمجھ میں آئے تو اُس سے مطلع فرماویں۔ اس سالانہ جلسہ علی گڈھ پر جو بتواریخ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء ہونا قرار پایا ہے بہت سی ضروری تجاویز پر غور کیا جاویگا انشاء اللہ۔

---

[1] یہ عذر ناقابل قبول سمجھا جائیگا۔ (ایڈیٹر)

آریہ سماجی جو کچھ بھی کھائینگے خونی کہلائینگے

ایک مضمون مسافر مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء میں بعنوان "نباتات میں روح" منجانب پروفیسر بال کرشن صاحب ایم اے میری نظر سے گزرا۔ جس میں پروفیسر موصوف نے بحوالہ بسیار کتب کے یہ ثابت کیاہے کہ بیلوں اور ساگ وغیرہ میں روح اور قوت سامعہ وغیرہ ضرور ہے"

(خاکسار) مجھکو یہاں پر اس سوال کے کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ جب آریہ سماج بوجہ روح ہونے کے ساگ پھل پھول وغیرہ نہ کھائینگے اور نہ گوشت کھائینگے تو آپ جناب پروفیسر صاحب جواب دیں کہ آریہ سماج کیا کھائینگے۔ میرا چھا تک خیال ہے تناسخ کے قائل جب تک خونی نہ ٹھیریں کوئی غذا نہیں کھا سکتے۔ کیونکہ جو چیز کھائینگے وہ ضرور تناسخ کے قاعدہ سے جاندار ہوگی۔ خطرہ ہے مسافر کا بوڑھا اور جوان۔ اڈیٹر کھانا پینا چھوڑ دیں اور مفت میں جان گنوالیں۔ اس لئے ہم زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتے۔

(منشی) محمد داؤد خان از سنبھل مراد آباد)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۳

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترك الصلوۃ۔

اس حدیث شریف میں لفظ بین واقع ہے۔ منتہی الادب میں ہے "بین بالفتح جدائی و پیوستگی از لغات اضداد است گاہ اسم آید و گاہ ظرف متمکن ومنہ قولہ تعالیٰ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ بالرفع والنصب فالرفع علی الفعل ای تقطع وصلکم والنصب علی الحذف ای ما بینکم"

اس عبارت منتہی الادب سے معلوم ہوا کہ لفظ بین لغت اضداد سے ہے۔ اس کے معنے جدائی اور پیوستگی ملاپ دونوں کے آتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جدائی اور ملاپ دونوں کا تحقق دو چیزوں میں ہوگا بدون دو چیز کے جدائی اور ملاپ کا تصور نہیں ہو سکتا لہذا بین کے معنے جس وقت جدائی کے لئے جائینگے تو لابدی دونوں چیزوں کے اوصاف ایک دوسرے سے مغائر ہونگے ورنہ بین کا استعمال ان دونوں چیزوں میں صحیح نہوگا۔ اور ہر ایک کا وصف اُس کے لئے ممیز اور دوسرے کے لئے حد فاصل ہوگا۔ چنانچہ جس قدر امور متباینہ ہوتے ہیں اُن کا یہی حال ہوتا ہے خواص انسان کے انسان کے لئے ممیز اور گھوڑے کے لئے حد فاصل ہونگے اور بالعکس۔ اور حدیث شریف میں لفظ عبد اور کفر دونوں مفہوم متغائر واقع ہیں۔ عبد کی صفت ادائے صلوۃ اور کفر کی صفت ترک صلوۃ ہے۔ لہذا ترک صلوۃ کفر کی صفت اور عبد کے لئے حد فاصل ہے یعنی کفر کو عبد سے جدا کرنے والی چیز ترک صلوۃ ہے اور بالعکس یعنی ادائے صلوۃ عبد کی صفت اور کفر کے لئے حد فاصل ہے یعنی عبد کو کفر سے جدا کرنے والی چیز ادائے صلوۃ ہے۔ جیسے انسان کی صفت اگر علم ہے تو گھوڑے کی صفت عدم علم ہوگی اس بنا پر حدیث کے یہ معنی ہونگے کہ کفر کو عبد سے جدا کرنے والی چیز ترک صلوۃ ہے اور التزاماً اس سے یہ بھی سمجھا جائیگا کہ عبد کو کفر سے جدا کرنے والی چیز ادائے صلوۃ ہے کیونکہ دونوں متغائر اور متباین ہیں ہر ایک کی صفت دوسرے کے ضرور مغائر ہوگی ورنہ دونوں میں تغائر باقی نہ رہیگا اور اس مقام میں زجر اور توبیخ مقصود تھی اس لئے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ترک صلوۃ صفت کفر کو بیان فرما کر بتلا دیا کہ مومن کو چاہئے کہ اس فعل شنیع سے کوسوں دور رہو۔ اور اُن کے شایان اور لائق نہیں۔ اور اگر بین بمعنے پیوستگی ملاپ اس حدیث میں لیا جائے تو مطلب اس حدیث کا یہ ہوگا کہ ترک صلوۃ عبد اور کفر کو یکساتھ کرنے والی چیز ہے۔ یعنی اگر عبد تارک صلوۃ ہو جائے تو اُس کے اور کفر کے درمیان کوئی چیز حد فاصل اور مابہ الامتیاز باقی نہ رہیگی بلکہ ایک کی صفت دوسرے کے لئے ثابت ہو جائیگی۔ اور اسی کا نام ملاپ اور پیوستگی ہے۔ اس بنا پر بھی یہی ہے کہ مومن کو ترک صلوۃ شایاں نہیں۔ بہر حال دونوں تقدیر پر مطلب صحیح اور درست یکساں ہے لیکن صورت اخیر عام فہم اور جلد ذہن نشین ہو جاتی ہے اور واضح رہے کہ بین کو دونوں تقدیروں پر رسم مان کر میں نے ترجمہ کیا ہے اور اگرچہ بر تقدیر ظرف بھی بلا تفاوت یہی مطلب ہوگا۔

اہل علم سے امید ہے کہ وہ بھی اپنے معلومات سے مستفیض فرمائینگے۔

(خاکسار محمد منیر خان عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ مدنپورہ شہر بنارس)

مدرسہ میاں صاحب

یعنی

شمس العلما مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلی کی تعلیمگاہ

دنیا میں جتنے نامور شخص ہو گزرے ہیں۔ ان کی خدمات ان کی ترغیبات کی ہر قوم نے جس میں وہ نامور پیدا ہوا قدر دانی کی اور اُس کی کچھ نہ کچھ یادگار قائم کی قطع نظر متقدمین کے متاخرین میں آپ دیکھیں کہ سر سید احمد صاحب جس نے مسلمانوں کی دنیوی زندگی عزت ووجاہت کے ساتھ قائم کرنے کے لئے اپنی جان پر سب کچھ مصائب برداشت کئے۔ آج اسکی دنیوی روشنی ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے۔ دوسری طرف مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ عالم باعمل مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تخم ریزی کو قوم نے اپنی نگرانی سے سینچا اور پرورش کیا آج وہی مدرسہ دار العلوم ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں طلباء علم وہاں سے مستفیض ہوتے ہیں۔ مولانا کی باقیات صالحات میں سے یہی ایک یادگار ہے جسکی قوم قدر کر رہی ہے۔

لیکن ہمارے عنوان کا ممدوح جو ختم المحدثین اور شمس العلماء کے سچے خطاب سے مخاطب ہے باوجود اس کے کہ ہزاروں کی تعداد میں ملک کے ہر گوشہ میں

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ [illegible] قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی [illegible] (ملنے [illegible])

اس کے تلامذہ اشاعت سنت کا کام کر رہے ہیں۔ اس کی روشنی کی شعاعیں ہندوستان سے نکل کر دیگر ممالک تک پہنچ چکی ہیں لیکن افسوس اور دلی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان شعاعوں میں بجائے ترقی ہونے کے ایک نوع کی ماند پڑتی نظر آتی ہے۔ اور وہ مدرسہ میاں صاحب جو مرجع اور مرکز طالبان سنت تھا آج اگر خدانخواستہ ویران نہیں تو قریب قریب ویران کے ضرور ہے۔ اہل حدیث کانفرنس کو بذریعہ آرگن اہلحدیث کے توجہ دلائی جا رہی ہے کہ اہلحدیث کانفرنس بلکہ میں کہتا ہوں کہ بلا لحاظ تفرقہ قوم اس یادگار کو قائم کرے۔

بود در اضطراب از اہل عالم ہر کہ کاہل شد
طبیعت در میان جملہ اعضا قسمت دل شد

میاں صاحب مرحوم کی باقیات صالحات میں سے دو ہی چیزیں دنیا میں موجود ہیں۔ مولوی عبدالسلام صاحب اور مولوی ابوالحسن صاحب ہر دو نبیرگان جو اپنی خدمت حتی الامکان کرنے میں ساعی ہیں۔ دوسرا مدرسہ میاں صاحب مرحوم۔

لیکن زمانہ بدل گیا آب و ہوا میں تبدیلی ہو گئی۔ معاشرت میں تغیر ہو گیا۔ مذاق کی صلاح ہو رہی ہے۔ زبان میں جدید لغات کا اضافہ ہو چکا۔ ابن الوقت ہونے کی ضرورت محسوس ہو چکی مگر ہماری خدا پر ہاں صرف ایک خدا پر بھروسہ کرنے والی جماعت۔ اہلحدیث نے خواب غفلت سے بیداری کی صورت تو دیکھی لیکن چونکہ ترقی کے زینہ پر قدم رکھنے میں ابھی تک تامل ہے۔

اہلحدیث کانفرنس کو اس وقت ترقی کا زینہ کہنا بجا ہو گا جب وہ عملی صورت میں کوئی چیز کر کے دکھا دے۔

تجاویز پاس ہوئیں۔ حفاظ حدیث کا رزولیوشن پاس ہوا۔ مگر میں پھر یہ کہوں گا کہ جب تک اپنا دارالعلوم موثر اور مقدس مرکز و مرجع نہ ہو اپنی کسی اہم تجویز کو عمل میں لانے سے مشکلات کا سامنا ہے۔

اے اہلحدیث کانفرنس اس کے بانی اور جملہ اراکین! آپ مجھے معاف فرمائیں گے۔ میں دلی جوش کے ساتھ آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ بہت جلد مدرسہ میاں صاحب کو آپ اپنی نگرانی اور اہتمام میں لیکر دارالعلوم حدیث کی بنا ڈالیں، ورنہ یقیناً آپ اپنے آپ کو اخلاقی گنہگار تصور فرماویں۔

وہ شخص جس نے ظلمتکدہ ہند میں امتیاز درمیان توحید و شرک و سنت و بدعت پیدا کر کے مسلمانوں کو راہ ہدایت پر چلایا اس وقت جبکہ مسلمانان ہند کو توحید و شرک سنت و بدعت میں کچھ تمیز نہ تھی اپنی بدتمیزی سے جہالت کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی دستگیری کی۔ کیا قوم نے اپنے دل سے اپنے ہادی سنت کو بھلا دیا۔ اگر نہیں بھلایا تو میں منتظر ہوں کہ قوم کی مجموعی آواز اہل حدیث کانفرنس کے اجلاس میں گونج اٹھیگی اور یہی اجلاس ایک جوش پیدا کر کے اسی سال اپنا دارالعلوم دارالسلطنت دہلی میں مدرسہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ قائم کر کے دکھا دیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مید ہد سیاب شادی غم چو گیرد کسال
چوں چمن پژمردہ گردد زعفران پیدا شود

(امجد علی از دہلی کشن گنج)

ایڈیٹر۔ جس مضمون پر آجکل تحریک ہو رہی ہے کانفرنس اہلحدیث اور خاکسار ایڈیٹر اہل حدیث اس سے غافل نہ تھے مگر ہر کام کے لئے اللہ کے علم میں وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس امر میں بہت سی مشکلات تھیں جو حوالہ قلم نہیں ہو سکتیں اس لئے مولوی سید عبدالسلام صاحب سے تحریری استمزاج کیا گیا تو مولوی صاحب موصوف کا جو جواب آیا درج ذیل ہے:۔

"سنہ کے اخبار اہل حدیث میں مولوی عبدالمجید صاحب اٹاوی نے تحریک کی ہے۔ اور آپ نے اس پر تائید کی ہے وہ نہایت دلپسند اور عین میرے منشاء کے مطابق ہے۔ میں نہایت خوشی سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس اہلحدیث انتظام مدرسہ کے واسطے ہر طرح موجود ہوں اور اس بات کے کہنے کو ہر وقت طیار ہوں اور اس کے متعلق جو امورات ہیں وہ مشورہ طلب ہیں۔" (عبدالسلام از دہلی ۳ر فروری)

امید ہے اور احباب بھی اس طرف توجہ کر کے اپنی اپنی آراء سے جلدی اطلاع دیںگے تاکہ آئندہ جلسہ سے پہلے ہی جلسہ شوریٰ میں فیصلہ ہو کر سالانہ جلسہ میں اعلان کیا جائے۔

تعاقب بر فتوائے طعام ہنود

از حکیم مجیب الرحمن صاحب حسین پوری

مجمع الفضائل جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب خیر سلام۔ السلام علیکم جناب کے اخبار اہلحدیث بحریہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۱۴ع کے صفحہ ۱۲ پر فتاوے میں ایک سائل کے سوال پر ہندوؤں کے گھر کا کھانا جائز تحریر فرمایا ہے چنانچہ اصل سوال و جواب یہ ہے۔ س نمبر ۳۸۔ یہود و نصاریٰ مجوس و ہنود وغیرہ کفرہ کی وہ دعوتیں مسلمان کو قبول کرنی جنکا انکے مذہب سے کچھ تعلق نہ ہو صرف اتحادی اور شوقیہ معاملہ ہو تو شرعاً روا ہی یا نہیں اور ان لوگوں کے گھر کا کھانا کھانا اور پانی پینا اہل اسلام کو مباح ہے یا حرام! (سائل از امراوتی) ج نمبر ۳۸۔ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔"

سائل نے چار قسم کے لوگوں کے گھر کے کھانے کی نسبت استفسار کیا تھا لیکن جناب نے ہر چہار فرقوں کے گھر کا کھانا جائز فرما کر دلیل خاص فرقہ یہود کی نسبت دی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہود کی دعوت قبول کرنے سے اہل ہنود کے گھر کا کھانا کیسے جائز ہوا۔ یہود نصاریٰ تو اہل کتاب ہیں گو اس وقت کے اہل کتاب اور آجکل کے یہود نصاریٰ کے طرز عمل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ لیکن اہل ہنود جو اہل کتاب نہیں اور جنکے کھانے پینے کی پاکیزگی اور ستھرائی معلوم ہے جناب نے یہودیوں پر قیاس فرما کر کیونکر جائز فرما دیا۔ براہ کرم اس فتوے پر نظر ثانی فرمائیں اور اس مسئلہ کے متعلق علما فتوے صادر فرماویں کیونکہ یہ مسئلہ بہت ہی ضروری اور اہل اسلام کو روزانہ

ahmadimuslim.de

برتاؤ میں کام آنیوالا ہے اس مسئلہ کی عدم تحقیق کی وجہ سے اکثر اہل اسلام کو دھوکہ لگ رہا ہے پس خاکسار جناب کی خدمت میں اور جناب مولٰینا حافظ عبداللہ صاحب محدث غازیپوری اور جناب مولانا حافظ عبدالجبار صاحب محدث عمرپوری جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب وجناب مولانا عبدالنور صاحب مدرسین مدرسہ محمدیہ آرہ جناب مولٰینا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی جناب مولٰینا حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی جناب مولانا عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی جناب مولٰینا عبدالسلام صاحب مبارکپوری جناب مولانا حکیم عبیدالرحمٰن صاحب عمرپوری جناب مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی وغیرہ وغیرہ کی خدمت میں خصوصًا اور دیگر علماء اسلام کی خدمت میں عمومًا ملتمس ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق اپنی اپنی تحقیق سے بذریعہ اخبار اہلحدیث آگاہی بخشیں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ فتوے صادر کرنیسے پیشتر میری التماس ذیل کو بھی ملاحظہ فرمالیں :۔ میں پیشہ طبابت کرتا ہوں اسلئے مجھے اپنے قصبہ حسین پور اور نواح حسین پور کے قصبات وغیرہ کے ہندو صاحبان کے گھر جانیکا اکثر اتفاق ہوتا ہے جس سے ان صاحبان کی صفائی پاکیزگی کا مجھے خوب طرح تجربہ ہے مثال کے طور پر لکھتا ہوں کہ ایکدفعہ میں اپنے قصبہ کے ایک ہندو پنڈت صاحب کے مکان پر ایک مریض کو دیکھنے گیا تو مجھے قارورہ (پیشاب) ایک اچھے کھانے کے طباق میں جسکو ہندو لوگ پرانت کہتے ہیں دکھایا۔ اُس روز تو میں نے یہ سمجھا کہ یہ برتن شاید پیشاب کیلئے مخصوص ہو۔ لیکن اگلے روز دوسری وضع کے برتن میں پیشاب رکھا ہوا پایا جیسے روتایا کٹوری میں جو ہندوؤں کے یہاں پانی اور دودھ میں استعمال کیا جاتا ہے پیشاب دکھایا گیا۔ تب تو مجھے یقین کامل اور عین الیقین ہوگیا کہ ان لوگوں کے ہاں پیشاب ایسا ناپاک نہیں جس کے لئے کوئی الگ برتن مخصوص ہو یا جسکے رکھنے سے روزمرہ کے استعمالی برتن ناپاک ہوتے ہوں۔ اور یہ تو میں نے بارہا دیکھا کہ جس برتن میں ہندو لوگ کھانا کھاتے ہیں اس برتن کو وہیں چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اسلئے کتا جو پیچھے اسی تاک میں کھڑا رہتا ہے اُس بچے کھچے کھانے کو اسی برتن میں نہایت اطمینان سے نوش کرلیتا ہے۔ اور کہاں تک ان لوگوں کی ستھرائی عرض کروں۔ غور فرمانے کیلئے اسیقدر کافی ہے اب فرمائیے کہ ان لوگوں کے برتنوں کا پکا ہوا کھانا جائز ہے جبکہ یہ لوگ پیشاب تک روزمرہ کے استعمالی برتنوں میں ڈالدیتے ہیں اور کتے جیسے نجس جانور بھی انکے برتنوں کو عمومًا چاٹتے ہیں۔ ہندو صاحبان کو میں اس معاملہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا وہ اپنے رسم و رواج کے پابند ہیں ممکن ہے جس چیز کو ہم نجس سمجھتے ہیں انکے خیال میں پاک ہو ہمیں اس سے بحث نہیں۔ میری غرض تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی شریعت میں پیشاب برتن میں ڈالنے یا کتے کے چاٹنے سے برتن ضرور ناپاک ہوتا ہوگا پس عرض ہے (ا) ہندوؤں کے برتن عمومًا نجس ہوتے ہیں (ب) ہندوؤں کے پاک شدہ برتن اسلامی حدود کے موافق پاک نہیں ہوتے کیونکہ یہ لوگ نجس برتنوں کو شریعت اسلام کے بتلائے ہوئے طریقہ سے پاک نہیں کرتے (ج) کیا ایسے نجس برتن میں رکھکر یا پکاکر کھانا ناجائز ہے جو اسلام کے موافق پاک نہیں ہوا (د) یا ہر طرح کے نجس برتن میں رکھکر اور پکاکر کھانا جائز ہے۔

امید ہے جوابات مدلل بدلیل قرآن و حدیث عطا فرمائینگے ۔ (ابوالمظفر محمد حبیب الرحمٰن کفاہ المنان حسین پوری)

ایڈیٹر۔ بحکم الکفر ملت واحدۃ اس امر میں ایک ہی حکم ہے۔ آپ کا اس میں اختلاف نزاع لفظی کے مشابہ ہے۔ ہندوؤں کے برتن ناپاک ہوتے ہیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ کھانا پاک اور حلال ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کی بابت حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ جن کے برتن مشکوک ہوں اُن کے برتنوں کو دھولیا کرو۔ اور اگر پاک ہیں تو غالبًا آپ بھی اس کھانے میں شک نہ کیجئے۔

آرہ صاحب بھی اگر کچھ لکھیں گے تو درج کیا جائیگا انشاء اللہ۔

معذرت

اس ہفتے مولوی صاحب دہلی۔ علیگڈھ اور آرہ کے سفر میں رہے۔ اس لئے فتوے نہیں لکھ سکے۔ مینجر۔

جواب مذاکرہ ۲ مورخہ ۱۹ ربیع الاول

بابت آیت حَرَّمَ

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ صفر کے ص۱۱ کالم ۳ میں جناب ایڈیٹر صاحب نے علماء بنارس پر ستعجاب باین الفاظ ظاہر فرمایا ہے کہ "وہ مذاکرات علمیہ میں کیوں حصہ نہیں لیتے شائد کسی اہم کام میں مشغول ہونگے" شکایت بجا ہی اور جس امر پر حسن ظن فرمایا ہے وہ مطابق واقع ہے بایں طور کہ خاکسار بوجہ کثرت مشاغل درس تدریس تصنیف و تالیف وعظ تذکیر وغیرہ بہت ہی عدیم الفرصت رہتا ہے۔ اسلئے کسی مذاکرہ میں حصہ لینے سے محروم رہا۔

آج بوجہ بارش و سردی کے کچھ فرصت تھی تو ۱۹ ربیع الاول کے اخبار اہلحدیث کا پرچہ اٹھا کر دیکھنا شروع کیا اسکے دوسرے صفحہ پر مذاکرہ علمیہ کی سرخی نظر پڑی بڑے شوق سے پڑھا جی میں آیا کہ لاؤ اسی پر اپنی تحقیق کیمطابق کچھ خامہ فرسائی کروں اور خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہو جاؤں ورنہ

ع کجا دانند حال ما سر مستان محفل ہا

آیت سورہ انعام قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ کے معنے بیان کرنیمیں مفسرین نے بہت اختلاف کیا ہے کسی نے أَلَّا تُشْرِكُوا کے پہلے وامرکم محذوف مانا ہے کسی نے اسمیں لا کو زائد گردانا ہے۔ اسی طرح آیت سورہ انبیاء وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ میں بھی لا کو زائد کہا گیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں لفظ حرام اور حرمت کے معنے کی تحقیق سے سارے اشکال رفع ہو جاتی ہیں بایں طور کہ حرام کے معنی وجوب۔ عزم۔ عزت۔ منع ہر ایک کے آتے ہیں جیسا کہ کتب لغت میں مصرح ہے پس بلغات اضداد کے ہوا اس کا ترجمہ سیاق و سباق کی رو سے ہوگا جہاں جیسا قرینہ ہوگا ویسے معنے کئے جائینگے۔ اگر حلت کے مقابلہ میں آئے تو وہاں منہی عنہ مراد لیا جائیگا والا فلا

ہر دو آیات مذکورہ میں حَرَّمَ اور حَرَامٌ سے منع مراد نہیں بلکہ وجوب و عزم ہے قرآن مجید کا نزول عرب کی مختلف زبانوں کے مطابق ہوا ہے عرب میں ملک حبش کے لوگ بجائے وجوب کے لفظ حرام اکثر بولتے تھے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے وحرم بالحبشیۃ وجب (پارہ ۱۳) پس آیت کے معنے بالکل صاف ہیں کہ ای نبی علیہ السلام آپ فرمادیں آؤ کہ میں تمہیں

جنگ یورپ کے کرشمے

پیرس کی حالت

پانیر رقمطراز ہے۔ کہ جنگ کے شروع ہوتے ہی پیرس میں جو تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا احاطہ خیال میں آنا مشکل ہے۔ اس وقت بہت سے بوڑھے لنگڑے لولے اور بیکار انسانوں کو گلی میں دیکھکر انسان سمجھ جاتا ہے۔ کہ باقی سب لڑائی میں مشغول ہیں۔ اور یہ لوگ وہاں نہیں جا سکتے۔ ہاں عورتیں آپکو ہر جگہ دکھلائی دینگی۔ ریلوں کی ٹکٹ کلکٹر ہیں تو عورتیں۔ دکانوں اور ہوٹلوں پر تو عورتیں۔ اگر گلیوں میں کوئی اخبار بیچتا ہے۔ تو عورتیں۔ بگھیے کی چلانے والی ہیں تو عورتیں۔ غرضیکہ جدہر دیکھو۔ اس وقت آپکو عورتیں ہی کام کرتی دکھائی دینگی۔ موسم سرما سر پر ہے۔ بہادر جنگجو سپاہیوں کے لئے گرم کپڑوں کی ضرورت ہے۔ انکی تیاری میں بھی عورتیں ہی رات دن مشغول ہیں۔ دکانوں پر عالم خاموشی کا طاری ہونا ایک نہایت ہی عجیب بات ہے۔ اب بازار میں موٹر گاڑیوں کا وہ گھمسان کہاں؟ ہاں یہ موٹر اب زخمیوں کے لانے اور گوشت کے پہنچانے کا کام کر رہی ہیں۔ اس وقت سب لوگ پیدل چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ تمام گھوڑے لڑائی میں مشغول ہیں۔ ہاں کبھی کبھی کوئی کسی بوڑھے کی ران کے نیچے ہنٹر کھاتے ہوئے ضرور دکھائی دے جاتا ہے۔ نہ صرف پیرس کے گھوڑے ہی میدان کارزار میں مصروف ہیں۔ بلکہ پیرس کے گرد و نواح کے بھی تمام کارآمد گھوڑے منگوا لئے گئے ہیں اور نہ صرف گھوڑے بلکہ اس خیال سے کہ جرمنوں کی بڑھتی ہوئی فوج کے ہاتھ سامان رسد نہ لگ سکے فرنچ گورنمنٹ نے تمام سامان رسد پیرس میں جمع کر لیا تھا جس کا اب یہ نتیجہ ہو رہا ہے۔ کہ باہر کے لوگ اب ان تمام چیزوں کو ترس رہے ہیں۔ مجھے حال ہی میں گرد و نواح کی ایک نہایت مشہور سرائے میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ہمیں وہاں مکھن یا پنیر تک نہ ملسکا۔ جس سے تمام دن سوکھی روٹی اور گوشت پر گذارہ کرنا پڑا۔ اور اسپر لطف یہ کہ فرنچ گورنمنٹ نے باورچیوں کی قلت کی وجہ سے یہ حکم دیدیا ہے کہ مثل سابق کے لذیذ اور مزیدار روٹی کوئی باورچی نہ بنائے جس سے باشندگان فرانس کو سخت تکلیف ہے۔ باشندوں نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے گورنمنٹ کو کہا۔ اخبارات کو لکھا۔ اپنے کمزور معدوں کی حالت بتلا کر سب کچھہ کہا۔ لیکن گورنمنٹ نے اسوقت یہ عرضداشت منظور کرنی مناسب نہیں سمجھی اس لئے مجبوراً وہی نوالی پھیکی روٹی کھانی پڑتی ہے اگر کچھہ زندگی نظر آتی ہے۔ تو یا تو ہوٹلوں میں یا بند دکانوں کے باہر جن کے دروازوں پر ہر جگہ پوسٹ کارڈ بیچنے والے نظر پڑینگے کہیں کہیں جنگ کی تصویریں اور توپ بندوق بیچنے والے بھی دکھائی پڑ جاتے ہیں۔ ہوٹل بھی آٹھہ بجے سب بند ہو جاتے ہیں اور شہر کی تمام روشنی گل کر دی جاتی ہے جسکو دیکھکر ہو کا عالم معلوم ہوتا ہے۔ پیرس پر رات کو ہوائی جہاز کا پہرہ رہتا ہے۔ جنہوں نے دشمن کے ہوائی جہازوں کے بھگانے میں ایک نمایاں خدمت کی ہے سرچ لائٹ پیرس کے باہر کئی میل سے دکھائی دیتی رہتی ہے۔ پیرس میں اس وقت بجز چند سینماٹوگراف تھیٹر کے تمام سامان تفریح بند ہیں۔ یہانتک کہ امریکہ کا ولولہ انگیز ڈراما تک اس وقت لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے ناقابل ہے۔ تمام گانے بجانے کی محفلیں سرد پڑی ہیں گانے بجانے والے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ اور فضول گلیوں میں گانے کی اجازت مانگتے ہیں۔ اور باوجود انکار کے گلی میں آتے ہیں۔ اور حب الوطنی کے گیت لڑکیوں سے کہلاتے ہیں۔ اپنے گھروں میں اسوقت پیانو بجانا بمنزلہ پاپ سمجھا جاتا ہے۔ ہاں اب بہت سی خط و کتابت اور بحث و مباحثہ کے بعد یہ امر طے پایا ہے۔ کہ دن بھر میں ایک گھنٹہ محض بطور مشق پیانو بجایا جاسکتا ہے۔ لیکن شوقیہ کوئی غزل وغیرہ نہیں گائی جا سکتی۔

فرانس میں پبلک رائے کا بڑا زبردست اثر ہے اور پبلک رائے کے خلاف کام کرنا وہاں پر کسی بڑے ہی آدمی کا کام ہے۔ پیرس والے آج سب فیشن بھول گئے ہیں۔ عورتوں کی ظاہرا شکل و شباہت اور اون کے ذوق البھڑک لباس کا جب مقابلہ کیا جاتا ہے۔ تو خیال آتا ہے۔ کہ پیرس کا یہ فیشن اب قطعی نیست و نابود ہو گیا ہے۔ ایک عورت نے مجھے کہا۔ کیا مضائقہ ہے آخر فیشن کس کے لئے ہیں۔ یہاں کوئی آدمی ہی نہیں ہے" اسوقت تمام درزی سپاہیوں کے کپڑے بنانے میں مشغول ہیں۔ پیکن کا مشہور کارخانہ قمیصیں تیار کرنے پر مامور ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ۶ ہفتوں میں اس نے ۲۰ ہزار قمیص تیار کی ہیں۔ بہت سی دوکانیں سینے کی ورکشاپ کا کام دے رہی ہیں۔ اور ضرورتمند عورتیں روٹی پیدا کرنے کی غرض سے رات دن سینے میں مشغول رہنا باعث خوش قسمتی سمجھتی ہیں۔ باقی تمام پیرس اسوقت ایک وسیع ہسپتال بنا ہوا ہے۔ اور وہاں کی زیادہ تر آمد و رفت کیا ہے مجروحوں کا آنا جانا۔ ہر ایک بڑا ہوٹل یا کیمپ اس وقت ہسپتال کا کام دے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض بعض بڑی جنرل شاپ (دوکان) نے اپنے اوپر کے بالاخانے مفت اسی غرض کے لئے نذر کر دئے ہیں۔ رات دن زخمیوں کی آمد و رفت اور ملٹری لوگوں کے ماتمی جلوس جو روزمرہ گلیوں سے نکلتے ہیں دیکھنے والوں کو افسوس کے ساتھ ہونے والی جنگ کی یاد دلا رہے ہیں۔ اور لوگ حیران ہیں کہ خدا جانے پیرس پھر کب دوبارہ "خوشنما شہر" کے نام سے ملقب ہوتا ہے (انتخاب لاجواب)

اٹھارہ شہروں کا صفایا!

مسٹر ولیم سپرڈ لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے علاقہ سرویہ کی ڈیڑھ سو میل کی مسافت طے کی اس میں ۱۸ شہر ایسے دیکھے جن کی بابت یہ خیال ہوا کہ یہ اچھے شہر ہونگے۔ اس وقت تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اون پر جھاڑو پھیر گیا ہے۔ ہر شہر میں ہم نے دو دو تین تین دیواریں ایسی دیکھیں۔ جن پر

ahmadimuslim.de

پھانسیاں لٹکی ہوئی تھیں جن سے ثابت ہوتا تھا کہ بڑی بے دردی اور سفاکی کا باشندگان شہر کے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ آبادی کا نام و نشان نہ تھا ہر طرف ہُو کا میدان نظر آتا تھا جگہ جگہ اینٹوں کے ڈھیر تھے۔ ایسے برباد شدہ مقامات دیکھکر نامہ نگار مذکور نے اندازہ لگایا ہے کہ جرمن نے بلجیم کو اتنا برباد نہیں کیا۔ جتنا آسٹریا نے سرویہ کو تباہ کیا ہے (زمینداریچ)

اللہ اکبر۔ مقام عبرت ہے۔ یہی معنے ہیں فجعلنا ھم احادیث

حیدر آباد میں انسداد تمباکو نوشی ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی کہ گورنمنٹ حیدر آباد نے ایک گشتی حکم شایع کیا ہے۔ کہ ریاست میں ۱۵ برس کی عمر تک کوئی بچہ کسی صورت میں اور کسی عنوان سے تمباکو استعمال نہ کرے۔ کاش کہ اسی طرح دوسری ریاستوں اور نیز برٹش انڈیا میں انسداد تمباکو نوشی کا اہتمام کیا جائے۔ حالت یہ ہے کہ کسی معمولی شہر کی ایک عام شاہراہ پر کھڑے ہوکر تھوڑی دیر گذرنے والوں کو دیکھا جائے تو ان میں بہت سے آٹھ نو برس تک کے بچے مونہہ میں سگرٹ دبائے نظر آئیں گے امراض سینہ کے متعلق اگران اعداد پر نظر کی جاوے جو ہر سال شایع ہوا کرتے ہیں تو اس امر کا اندازہ کرنا مشکل نہ ہوگا۔ کہ کس حد تک تمباکو نوشی سے ان امراض کی بنا اصلی ہوتی ہے۔ اور اگر بچوں کی تمباکو نوشی کا انسداد کر دیا جاوے۔ تو غالباً ان دردانگیز اعداد میں بہت کمی ہو سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک کیا یہ قانون پان میں تمباکو خوری پر بھی عاید ہوگا؟ ضرور ہونا چاہئے)

ڈکیتیوں کی کثرت۔ موسم سرما۔ بیکاری اور گرانی اجناس نے تو عوام کو حیران کر ہی رکھا تھا اسپر ڈکیتیوں نے زیادہ پریشانی پیدا کر دی ہے ۴ فروری کو موضع چبہ (امرتسر) میں ڈاکہ پڑا۔ ایک شخص کو مارا گیا۔ ایک گرفتار ہوا باقی فرار۔ اللہ رحم کرے۔

مسجد مراد آباد کیلئے حضرات اہلحدیث کی غایت توجہ

آپکو معلوم ہوگا۔ کہ مراد آباد میں چند افراد فدا کار خدام اہلحدیث ہیں۔ انکو مسجد کی تعمیر پوری کرنے کی از حد ضرورت اور فکر ہے چونکہ اون کے متعلق صرف یہ ایک ہی مختصر جگہ ہے جس میں تمام حوائج دینی مشکل پورے کئے جاتے ہیں۔ اسی مسجد میں مدرسہ محمدیہ و انجمن اہلحدیث کا سلسلہ بھی بحمد اللہ آپ یا بہت اصحاب سے قایم اور سالانہ جلسہ و اجتماع مہمانان اور قیام طلبہ و احباب مسافرین کی گذران بہ دقت تمام ہوتی ہے۔ چنانچہ ۱۳۳۱ھ و ابتدا ۱۳۳۲ھ میں ہمدردان اہلحدیث خصوصاً بسعی مولانا المولوی عبدالواحد صاحب غزنوی ادام اللہ فیضہ ایک سو روپیہ و از دفتر اہلحدیث کانفرنس مبلغ پچاس روپیہ اور جناب شیخ فیاض الدین صاحب کمپنی صدر بازار دہلی مبلغ پچاس روپیہ اور اہلحدیث ڈیرہ دون خاصکر بسعی جناب حافظ احسان الغنی صاحب سوداگر و جناب شیخ عبدالکریم صاحب سوداگر چوب برگہ چوبے مبلغ چونتیس روپیہ آٹھ آنہ اور جناب حاجی وارث علی عاشق الٰہی صاحب سلمہ اللہ سوداگران آگرہ وغیرہ اصحاب کے مختلف رقوم جملہ مبلغ تین سو یادن روپیہ پندرہ آنہ کی امداد سے صحن مسجد کو سال گذشتہ ۱۳۳۲ھ میں بوجہ تنگی مسقف تعمیر کیا گیا تھا تب کہیں سالانہ جلسہ اوس کے ہو سکا۔ جس کو اکابر علماء اہلحدیث خصوصاً جناب مولنا مولوی عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی ادام اللہ برکاتہم اور مولانا عبدالرحمن صاحب ولایتی و مولانا عبدالوہاب و مولانا عبیدالرحمن صاحب سلمہم اللہ اور مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری ادام اللہ فیضہم وغیرہ وغیرہ حضرات نے ملاحظہ فرما کر اوس کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ اب اوس کی ضرورت پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ کس حد تک لابد اور اہم ہے طلبہ و احباب مہمانان مسافرین و کتب خانہ و دفتر مدرسہ کے لئے کوئی حجرہ نہیں ہے۔ جملہ سامان باہر پڑا رہ کر اکثر تلف ہوتا رہتا ہے۔ رات دن طلبہ اور لوگوں کا اجتماع بالخصوص بموسم بارش و گرمی اوپر میدان میں نہایت تکلیف پہنچتی ہے۔ مسجد کی ملحق دو دکانیں جن کی آمدنی بوجہ شکستگی نصف بھی نہیں ہے

لہذا اصحاب خیر با ہمت ضرور متوجہ ہوں تو موجودہ دوکانیں و نیز کچی اور دوکانوں کی گنجایش نکل سکتی ہے۔ اور اوپر اوس کے وسیع مکان مدرسہ۔ و نیز درجہ فوقانی مسجد کی توسیع ہوکر تمام امور کی تکمیل جس کا تخمینہ تعمیر مبلغ ایکہزار روپیہ کیا گیا ہے۔ مگر بالفعل چونکہ دشوار ہے۔ اس لئے آسان طریقہ تعمیر تین جزو پر تقسیم کر دینے کا کیا گیا ہے جزو اول تعمیر دوکانات۔ و جزو ثانی مکان مدرسہ و جزو ثالث تعمیر مسجد۔ پھر آمدنی دوکانات تقریباً بارہ روپیہ ماہوار سے اخراجات ضروری مسجد و مدرسہ کی کفالت آپ حضرات کے صدقہ جاریہ سے انشاء اللہ قایم و دائم رہے گی۔

تنبیہ۔ اس زمانہ میں چونکہ محصلان چندہ صاحب دیانت نایاب و کمیاب ہیں۔ مدرسہ کو بجائے نفع کے نقصان پہنچتا ہے لہذا مناسب سمجھا گیا ہے کہ محصلان کو موقوف کرکے خاص خاص اصحاب ہمدردان سے سعی کی جاوے گی کہ وہ عطیہ دوامی ماہوار سے بلا توسط یا بتوسط خاص محصلان اخراجات مدرسہ کے انشاء اللہ کفیل ہونگے۔ جو تقریباً بالفعل موجودہ حالت میں بیس پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار کافی ہو سکتے ہیں وما علینا الا البلاغ

الراقم بندہ عزیز الدین عفی عنہ منجانب اراکین انجمن اہلحدیث مراد آباد واقع مسجد سنہری بازار چوک

فتوحات اہلحدیث } چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ۔ اودھ پنجاب۔ بنگال۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے اون کو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت صرف چار آنہ (۴ر)

مینجر

ahmadimuslim.de

متفرقات

جلسہ اسلامیہ کلیا پور ضلع چمارن منعقدہ ۲۴ جنوری میں حسب تحریر میاں مہتمم جلسہ مذکور۔ جلسہ میں ۱۴ ہندو مشرف باسلام ہوئے۔ دور دراز کے مہمانوں کو کھانا جلسہ کی طرف سے کھلایا گیا آئندہ انشاء اللہ یہ جلسہ ہمیشہ ہوا کریگا۔ (مہتمم جلسہ)

جنازہ غائب ہمارے دوست مولوی نور محمد صاحب امرتسری کے داماد میاں نور الدین طاعون سے فوت ہوگئے انا للہ۔

میری لڑکی کا انتقال ہوگیا انا للہ و (شیخ محمد عمر از بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب) *

ناظرین سے درخواست ہے مرحومین کیلئے نماز جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں۔ غفر اللہ لہم۔

شکایت عدم ارسال کتاب عرض یہ ہے کہ ۸ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ کے اہلحدیث میں حافظ قادر بخش ملتان نے اشتہار دیا تھا کہ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر دو عمدہ کتابیں مفت منگالیں میں نے ۲ر کا ٹکٹ بھی روانہ کردیا مگر ابھی تک کتاب نہیں ملی لہذا عرض ہے کہ بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دیجاوے کہ آنہوں نے ایسا کیوں کیا۔ فقط (راقم قطب الدین احمد راجشاہوی حال مقام ضلع دیناجپور موضع بگولا ہار ہاٹ پتی راج ڈاکخانہ ایتاہار)

ایڈیٹر جناب حافظ قادر بخش صاحب ایسے ثقہ ہیں کہ ان کی نسبت کسی قسم کی بدگمانی بدمعاملگی کی نہیں ہوسکتی ڈاک کا قصور ہوگا۔ بہرحال ایسا واقع پیدا نہ ہونا چاہیے۔

طبی جواب پہلے لکھا گیا ہے کہ طبی سوال کیساتھ کم سے کم ۳ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں۔ آئندہ کو اطلاع رہے

نسخہ دافع طحال و دافع قبض سہاگہ ۲ تولہ + نوشادر ۲ تولہ + خرمہرہ زرد ۲ عدد۔ سب اجزا کو سالم بغیر کوٹنے پیسنے کے عرق لیموں یک بوتل میں ڈالدیں۔ ایک ہفتہ کے بعد جبکہ وہ سب دوائیں حتیٰ کہ کوڑیاں بھی گل جاویں۔

اس وقت اس میں سے ۳ تولہ روز پیا کریں۔

پرہیز:۔ مٹھاس۔ چاول۔ دودھ۔ دہی۔ ماش کی دال۔ آلو۔ بینگن۔ مسور کی دال۔ ارہر کی دال۔ مونگ کے چھلکوں والی دال وغیرہ اشیاء سے پرہیز لازم ہے

جریان و سرعت انزال و کثرت احتلام کے لئے السی کو بھون کر کوٹ لیں مگر جلنے نہ پاوے پھر اسکے ہم وزن مصری ملاکر رکھ لیں اور ایک چھٹانک تودری سرخ و سفید لیکر کوٹ کر جداگانہ رکھیں۔ صبح کو ۲ تولہ سفوف السی پھانک کرے ۶ ماشہ سفوف تودری شیر خالص پاؤ سیر میں پکاکر میٹھا کرکے پئیں اسی طرح شام کو۔ یہ نسخہ ضعف گردہ و کمر و خصیہ کر بسبب کثرت اخراج مادہ کے مفید ہے۔ ترشی و چاول سے پرہیز۔ پانی کم پینا چاہیے

برص لیعنی پھلبہری ہو نشٹوں

پر سفید داغ

اہلحدیث کانفرنس کا
سالانہ جلسہ

مقام علی گڈھ محلہ کالاگنج ۱۳-۱۴-۱۵۔ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ بہی خواہان کانفرنس خصوصاً انجمن ہائے اہلحدیث کے قائم مقام ابھی سے مفید مفید تجاویز توحید و سنت کی اشاعت کے متعلق سوچ کر اطلاع دیں اور اپنے ارادۂ شرکت سے بہت جلد مطلع کریں۔

ابو الوفاء ثناء اللہ سکرٹری

کیلئے پہلے مسہل بلغم استعمال کرکے بابچی۔ پوست بیخ چلبہ میں پیسکر گولیاں بنالیں۔ باسی پانی میں گھسکر مقام برص پر لگایا کریں (شمس محمدی از فیض آباد)

طبی جواب آپ سوتے وقت خمیرہ گاؤزبان ۳ تولہ خانہ ساز استعمال کیا کریں اور مغز بادام ۹ دانہ شب کو پانی میں بھگودیں۔ صبح کو پوست دور کرکے انکو مع کاہو مقشر ۶ ماشہ مغز کدو شیریں ۴ ماشہ مویز منقٰے ۷ دانہ آب تازہ میں باریک پیس کر مصری سے میٹھا کرکے روغن زرد ۲ تولہ کے ساتھ بطریق معروف حریرہ تیار کرکے استعمال کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپکا ضعف دماغ کافور ہوجائیگا اور یہ حریرہ آپکو موافق بھی آئیگا۔ اہلحدیث اخبار کے لئے تندرستی کے شکریہ میں ایک جدید خریدار بنادیں۔

طبی جواب آپنے یہ نہ لکھا کہ آپ کی ہمشیرہ کو کتنی مدت سے یہ مرض ہے بہرحال میری تشخیص ناقص یہ ہے کہ آپکی ہمشیرہ کو مرض صرع (مرگی) مع تشنج ہے اصل مرض صرع ہے تشنج عارضی ہے دورۂ صرع کی حالت میں بعض کو تشنج ہوجایا کرتا ہے یعنی تشنج کی وجہ سے ہی دورہ کے وقت منہ پر جھاگ آیا کرتا ہے وجوہات متفرات اطباء جانتے ہیں یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ پہلے کسی مقامی ہوشیار طبیب سے مریضہ کا بعد نضج تنقیہ کرائیں دوران تنقیہ میں حب ایارج کا استعمال ضرور ہے بعد انفراغ تنقیہ معجون سیالیوس اور تریاق اربعہ کا استعمال کرائیں۔ اور حسب ذیل مشموم استعمال کرائیں۔ جند بیدستر یک ماشہ + شونیز یک ماشہ + جوز بوا یک ماشہ + بسباسہ یک ماشہ + نوشادر یک ماشہ + قرنفل یک ماشہ + مرچ سیاہ یک ماشہ۔ ان سب ادویات کو سرمہ کی مانند باریک پیس کر مریضہ کو سونگھاویں۔ اور دورہ کے وقت اسی مشموم کا نفوخ کریں۔ (راقم خاکسار ابو المظفر محمد حبیب الرحمٰن از ڈاکخانہ حسین پور ضلع مظفر نگر)

دریافت حدیث مندرجہ ذیل روایت کا پتہ مطلوب ہے ایک یہ من رآنی فقد رای الحق دوسری روایت ہے من رآنی فی المنام فقد رای الحق یہ دونوں حدیثیں ایک ہی یا دو۔ اور کس مستند اور معتبر کتاب میں ہیں۔ صحیح ہیں یا ضعیف یا موضوع۔

(محمد برہان الدین وغیرہ از تماچی ضلع محبوب نگر)

میری بچی جسکی عمر ۱۱ برس کے قریب ہے عرصہ ایک ماہ ۵ سخت مصیبت میں مبتلا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جن کا خلل ہے بہت تکلیف دے رکھی ہے۔ اس درمیان میں چند صاحبان نے کچھ انتظام بھی کیا لیکن پورے طور پر اثر نہیں ہوا۔ اس عرض کو اخبار میں جگہ دیدیجئے شائد کوئی خدا کا بندہ ملجاوے جس سے اس بیماری کا علاج ہوسکے خواہ طبی طریق سے یا عملی طرح سے (محمد وارث علی عاشق الٰہی سوداگران آگرہ شہر)

* میری زوجہ یوم پیر کو فوت ہوگئی مہربانی فرماکر جماعت اہلحدیث خاصکر مولینا حافظ عبد اللہ صاحب و مولینا ابراہیم صاحب سیالکوٹی جناب عبد السلام صاحب و مولوی عبد الرحمٰن صاحب و مولوی محمد ابو القاسم صاحب جواب حافظ غلام نبی اور خریدار ۳۶۵۹۔

انتخاب الاخبار

ہفتہ بھر کی آمدہ جنگی خبروں کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے مجمل اور صحیح یہ ہے کہ جنگ جاری ہی ہے

امرتسر میں طاعون کا زور ہے۔ خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔

امرتسر کے قصابوں نے دکانیں کھول دی ہیں لائسنس کا قانون کچھ عرصہ کیلئے ملتوی ہو گیا

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ بحیرہ آئرلینڈ اور رود بار انگلستان میں پانچ چھ تجارتی جہاز غرق کر دیئے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ انکی ایک آبدوز کشتی نے ڈنمارک کے ساحل کے سامنے ایک جرمن تباہ کن جہاز کو غرق کر دیا۔

انگریزی جنگی جہاز ہسٹرا نے ایک جرمن امدادی کروزر کو جنوبی امریکہ کے سمندر میں غرق کر دیا۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے جنگی جہازوں نے ترکی جنگی جہاز مجیدیہ اور برسیلا کو بحیرہ اسود میں شکست دی۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے ایک تباہ کن جہاز نے ترکی بندرگاہ طرابزون پر گولہ باری کی

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے پھر تبریز (واقع ملک فارس) پر پھر قبضہ کر لیا ہے ترک جنوب کی طرف چلے گئے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے کوہ قاف میں اولٹی کے قریب ترکوں کے ایک ڈویژن کے کمانڈر محمد فتحی بے کو مع اسٹاف اور ۲۵۰ سپاہیوں کے گرفتار کیا ہے۔

قاہرہ (مصر) کا تار مظہر ہے۔ کہ انگریزی سپاہ نے اسماعیلیہ کے نواح میں ترکوں کا مقابلہ کیا۔ ترکوں کی سرگرمی ریت کے ایک طوفان کی وجہ سے رک گئی۔

قاہرہ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ ترکوں نے قنطارہ پر حملہ کیا۔ مگر پسپا کر دیئے گئے۔

اخبار ڈیلی میل لنڈن کو کوپن ہیگن سے ایک تار پہنچا ہے۔ کہ آسٹریا ہنگری کے وزیر خارجہ کو قیصر نے صلح کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

جرمن مدبروں نے وزیر خارجہ آسٹریا ہنگری سے وعدہ کیا ہے کہ وہ موسم بہار تک دس لاکھ فوج ہنگری کی مدد کیلئے بھیجیں گے

قیصر جرمنی میدان جنگ سے برلن کو واپس گئے ہیں افواہ ہے کہ ان کے گلے میں بیماری پیدا ہو گئی ہے

سابق گورنر سیلون نے اخبار ٹائمز آف سیلون کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ میرے خیال میں جنگ دو تین سال تک طول کھینچے گی۔

جرمنی میں قحط یہاں تک بڑھ گیا ہے۔ کہ کولون کی میونسپلٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ گیہوں کی روٹی صرف بیمار لوگ کھائیں۔ دوسرے لوگ رائی کی روٹی کھائیں۔

اس ہفتہ بھر جرمن ہوائی جہاز انگلستان جنوب مشرقی ساحل پر نمودار ہوئے۔ لندن اور دیگر مقامات کے حکام نے فی الفور روشنیاں گل کر دیں۔ اور ساحلی قلعوں نے آتشباری کر کے ان کو بھگا دیا۔

روسیوں کا بیان ہے کہ وہ کارپیتھین کو عبور کر کے ہنگری کے میدانی علاقہ میں پیشقدمی کر رہے ہیں

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ پولینڈ میں انہوں نے ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ایک مقام پر ہم نے دشمنوں کے دو ہزار آدمی اور دس توپیں گرفتار کیں۔

دوسرے ایک مقام پر شدید مزاحمت کے بعد ان مورچوں کی طرف ہٹ آئے۔ جو پیشتر ہی طیار کر لئے گئے تھے

لنڈن کی خبر ہے۔ کہ آسٹری کوہ کارپیتھین میں شدید برفباری کے باعث اپنی پسپائی کو تسلیم کرتے ہیں

ولیعہد آسٹریا (جن کے قتل پر جنگ شروع ہوئی) کے قاتل کو اس کی نوجوانی پر رحم کر کے بیس سال قید باشقت کی سزا دیگئی۔ اور اس کے معاونوں میں سے تین کو پھانسی دیدیا گیا

جنرل وان کلک (جو جنگ کے آغاز میں جرمن فوجوں کا سپہ سالار تھا) کا بیٹا جو بحری لفٹنٹ تھا لڑائی میں مارا گیا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے پھر ڈنکرک پر بم پھینکے لیکن انہیں بھگا دیا گیا۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے مقام سرے کو خالی کر دیا ہے۔ کیونکہ اس پر ہماری توپوں کی ہولناک گولہ باری ہو رہی تھی

گورنمنٹ جرمنی نے شروع سال میں اعلان کیا ہے۔ کہ اس کے پاس روسی۔ فرانسیسی۔ بلجین اور انگریزی کل ۸ ہزار ایک سو ۲۸۔ افسر اور ۵ لاکھ ۷۷ ہزار ۸ سو ۷۵ سپاہی قید ہیں

آسٹریلیا کی امدادی فوج مصر میں پہنچ گئی ہے

جرمنی کی سرکاری اطلاع کے مطابق صرف صوبہ پرشیا کی جرمن فوجوں کے نقصان کی میزان ۹ لاکھ ۸۸ ہزار ۹ سو ۹۰ ہے

دریائے سیوو اور ڈرینا میں طغیانی کے باعث آسٹری فوجیں آجکل سرویہ پر حملہ نہیں کر سکتیں

جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے وورہ اڈک پر قبضہ کر لیا ہے

مغربی میدان جنگ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے لاباسی کے قریب جرمنوں کی فوجوں نے انگریزوں پر سخت حملے کئے۔ انگریزی توپخانہ نے بھی ونسینٹ کے محاذ پر جرمنوں پر آتشباری کی۔ جرمن سپاہ نے بلجیمی سپاہ کو اپنے مورچوں سے باہر نکالنے کی کوشش کی۔ ہیرس میں بھی شدید جنگ ہوئی۔ متحدہ سپاہ قدم بقدم بڑھ رہی ہے

لنڈن کی خبر ہے کہ جرمن فوجیں سرویہ کو تباہ کر کے ترکوں کے علاقہ کے ساتھ اپنا علاقہ ملانے کی تجویز کر رہی ہے۔

قاہرہ کی تار ہے کہ ترکوں نے منگل کی رات کو مقام طوسون کے قریب نہر سویز کو عبور کرنے کی کوشش کی انہوں نے ڈالے کا سامان نہر کے کنارے تک بلا مزاحمت

ahmadimuslim.de

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے پتلا پن اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عہ

طلا۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اسکو استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عہ

حبوب بواسیر ہر قسم۔ بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہیں عہ

سرمہ منقوی چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے۔ فی تولہ عہ

دوائی خارش ہر قسم کہ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کسی صورت ہاتھوں پر ملنے سے دور ہوجاتی ہے قیمت فی تولہ ۸

ملنے کا پتہ مینیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ چشمہ چوک

صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت یکم صفر سے آخر ربیع الاول تک

صحیح بخاری

پارہ اول تا ہشتم مترجم اردو حاشیہ مطبوعہ انوار الاسلام امرتسر۔ اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد عہ بلا جلد عہ

پارہ اول صحیح مسلم باب اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ تک مترجم اردو حاشیہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر اصلی قیمت ۵ رعایتی ۲

زہد الانسان زہد و تصوف میں منظوم پنجابی مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب ساکن کلاسوالہ اصلی قیمت للعہ رعایتی ۲

پس اب مسلمانوں کو چاہئے کہ درخواستیں بھیجیں ایک روپیہ سے کم خریدار کل قیمت ہمراہ درخواست ارسال فرمادیں پتہ صاف اور مفصل ہو۔ کتابیں بذریعہ پیکٹ ارسال ہونگی محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار المشتہرات

نور محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ فیروزپور شہر دروازہ ملتانی

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد ۱۲۰۰ھ

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات میں محو ہی تھے۔ لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا۔ اور جنگ سے تائب ہوگیا۔ جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہوجاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم سنی ہوا۔ جن خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافضی تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہوکر نیکوکار ہوگئیں۔ جو جج بہ گنتی تورات میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہوگئے۔ جن کے ہاتھ پر لالہ ہندو بیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات سننے کے لئے پونے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپے (عہ) ملنے کا پتہ مینیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین (گجرات)

اشتہار عام ۲/۱

ہماری دکان میں لونگی ولنگ سوتی وریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبان کو پہننے کے واسطے لونگی یا لنگ درکار ہو۔ وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرمادیں

اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی۔ المشتہران

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

مولود شریف کے سچے واقعات

کو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات ہوں ان کو نہیں دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث امرتسر کا

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہوسکیں۔ قیمت مع محصول ۳ر فیس منی آرڈر الگ للعہ کے پیچھے نسخے

مینیجر اہلحدیث

تفسیر ثنائی اردو۔

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ بیچ بیچ میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید

جلد اول۔ سورہ فاتحہ۔ بقرہ۔ قیمت عہ
" دوم سورہ آل عمران و نساء عہ
" سوم " مائدہ۔ انعام۔ اعراف عہ
" چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ عہ
" پنجم تا سورہ فرقان عہ
" ششم تا سورہ یٰسین عہ
چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول وغیرہ للعہ

مینیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

۲۲/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ سینہ ریشن اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جوان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنیسے پہلی طاقت بحال رہتی ہے جوڑوں کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت

فی چھٹانک للعہ آدھ پاؤ للعہ پاؤ بختہ نے مع محصول ڈاک وغیرہ رہ ممالک غیر محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی حکیم محمد حسن صاحب ... سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بنام ... بہت جلد روانہ فرمادیں۔ واقعی آپکی مومیائی بہت مفید ہے (۵ر جنوری ۱۹۱۱ء)

جناب عبد الحق صاحب کبیر پور ضلع گیا سے رقمطراز ہیں۔ کہ میں نے دو چھٹانک مومیائی اس سے پہلے منگوایا تھا۔ اور ایک چھٹانک الہ آباد کے تھانہ میں اپنے دوست کے نام پر منگایا تھا۔ دونوں کو بہت فائدہ حاصل کیا۔ یہ دو چھٹانک ہمارے دوست جناب فلاں حسین صاحب کانسٹبل تھانہ ... کے نام سے روانہ فرمادیں (۵ر جنوری ۱۹۱۱ء)

جناب ... صاحب ... نیٹ گنج ضلع ... سے تحریر کرتے ہیں۔ جناب من آپکی دکان سے ہم نے ایک مرتبہ مومیائی منگوایا۔ خدا کے فضل سے کامیابی میں ... ہوا ... جلد ... ترقی دے۔ اسوقت دو چھٹانک روانہ کیجئے (۱۰ر جنوری ۱۹۱۱ء)

جناب میر ... صاحب ... سے لکھتے ہیں۔ جناب۔ السلام علیکم۔ آپکی مومیائی جو میں نے ایک چھٹانک منگوائی تھی عرصہ گیارہ ماہ کا ہوا۔ اس سے مجھے فائدہ ہوا۔ اب میرے ایک دوست کو چاہئے ہے

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مفید و کار آمد کتابیں

بدور السافرہ کا اردو ترجمہ } یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین سیوطی مرحوم کی تصنیف ہے امام ممدوح نے قرآن کریم کی ان آیات کو جن میں حشر و نشر حساب و کتاب۔ پل صراط۔ حوض کوثر شفاعت۔ میزان نشر اعمال بہشت دوزخ کا بیان ہے جمع کر کے حدیث نبوی کے ساتھ انکی تفسیر کر دی ہے۔ اقوال برزخ میں کتاب جامع ہو ۱۲

انوار قدسیہ کا اردو ترجمہ } یہ کتاب امام المتقین شیخ عبد الوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف ہے اس میں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے اور با تفصیل دکھایا گیا ہے کہ طالب ... اور ... کتاب ... جو لوگ حضرات اولیائے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اسکا مطالعہ کریں ۔/۸

انسان اور اس کی تقدیر } تقدیر کے مسئلہ پر مولوی محمد فرید الدین صاحب فرید آبادی نے ایک جامع و مانع کتاب لکھی ہے۔ اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے سوا چار سو صفحے کی ضخیم کتاب۔ قیمت صرف عہ

چھوت چھات } ... سے ظاہر ہے۔ چھوت چھات کے ہر پہلو پر عجیب بحث ۴ر

الادلۃ العقلیۃ فی حقانیۃ الاسلامیہ } اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ و فلسفیہ بحث کیا گیا ہے۔ اسلام مقدس کے وہ مضامین جو ... اسلام ... جدید اصولوں کے مطابق حل کر دکھائے ہیں تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے فی جلد ۸ر

تفسیر کبیر در اثبات وجود رب قدیر } نئی روشنی کے جنٹلمینوں اور دہریوں کے ... اعتراضات کا دندان شکن جواب مدلل و مکمل طور پر ۱۲ر

ہدایت الانسان الی سبیل العرفان } مصنفہ حضرت حافظ عبد الکریم صاحب ... مجددی۔ جس میں ذکر اور اہل الذکر وغیرہ کے طریقے مندرج ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کا حال بھی ضمناً مذکور ہے ۱۲ر

مسدس حالی } شمس العلماء مولانا حالی مرحوم کی مشہور و معروف مسدس جو مدو جزر اسلام کے نام سے موسوم ہے ۴ر

خدا وند کی مال } امہات المومنین کے جواب میں ایک قاضی بی اے کی تصنیف۔ مذہب عیسوی کی تردید میں ۴ر

خداوند کا باپ } یسوع ناصری کے آباء و اجداد کا حال۔ ایک فاضل بی اے کے قلم سے ۴ر

اسلام اور علماء فرنگ } اسلام کی صداقت اور عظمت پر یورپین فاضلوں۔ عالموں کی آراء کا مجموعہ ۳ر

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

بجیت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر داس گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے " [illegible]
عام خریداروں سے " [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ [illegible]

جلد ۱۲ نمبر ۱۶

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تجدید و رشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

امرتسر مؤرخہ ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹ فروری سنہ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

سراج الاخبار جہلم کا جواب

ہمارے محترم ہمعصر سراج الاخبار اور اس کے ایڈیٹر اور مضمون نگاروں کو جماعت اہلحدیث کے ساتھ بہت عرصہ سے ایک خاص تعلق ہے جس کا اظہار کبھی کبھی ہوتا رہتا ہے اس قسم کے واقعات تعلق ہمکو بھی ہیں ورنہ سے

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیا کسی کا گلہ کرے کوئی

مگر ہمیں اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی اور ہم اس معمے کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مضمون نگار اپنا نام کیوں نہیں لکھتا بلکہ ہمیشہ پردہ کی اوٹ میں بیٹھکر نشانہ لگاتا ہے۔ جسپر ہمکو یہ کہنے موقع ملتا ہے :- سے

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

اس مضمون پر بھی جس کا آج جواب درج ہے رقم کا نام ایک "محقق حنفی از جہلم" لکھا ہے۔ بہرحال کچھ بھی ہو ہمیں ان سوالات کے جوابات دینے چاہئیں۔ سائل محقق ہو یا مدقق اس سے کیا مطلب۔

محقق صاحب نے انجمن اہل حدیث جہلم کے جلسے کی مختصر سی کیفیت لکھکر چند سوالات کئے ہیں چونکہ وہ سوالات ایسے ہیں کہ عموماً جماعت اہل حدیث کے جلسوں پر وارد ہوتے ہیں اس لئے انکے جوابات درج ذیل ہیں :-

سوال اول

(۱) کیا رسول خدا نے اپنی حیات میں کوئی انجمن "اہل قرآن" نام سے مقرر فرمائی تھی جس کے اتباع میں "انجمن اہل حدیث" یعنی اشاعت حدیث کی انجمن مقرر کی گئی ہے یا صحابہ کرام یا تابعین و تبع تابعین نے ہی کوئی انجمن اشاعت اسلام کے لئے مقرر کی تھی جواب بحوالہ حدیث دینا چاہیے۔

جواب اول

(۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک انجمن اشاعت اسلام کے لئے بنائی تھی اور اس کا موٹو یہ قرار دیا تھا

بلغوا عنی ولو اٰیۃ
(میری طرف سے لوگوں کو پہنچاؤ چاہے ایک ہی آیت ہو)

نیز فرمایا :-

اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم
(یعنی میری حدیث وہ بیان کرو جو صحیح طور پر تمکو معلوم ہو)

ان دونوں حدیثوں میں جو تبلیغ اور اشاعت قرآن و حدیث کا حکم ہے اس کو اس انجمن کے ماتحت فرمایا جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے :-

اَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ
مسلمانوں کے کام دینی ہوں یا دنیاوی شورے

گلزار احمدی - یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت رعایتی ۱۲ (منیجر)

ahmadmuslim.de

سے ہونے چاہئیں۔

مذکورہ بالا حکم جب اس عام قانون کے ساتھ دیکھا جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ اشاعت اسلام اور تبلیغ قرآن وحدیث کے لئے انجمن کا ہونا ضروری ہے۔

ہمارے دوستوں کو ٹھوکر یہاں سے لگتی ہے کہ وہ زمانۂ رسالت وخلافت کو آجکل کے ہمارے زمانہ کی طرح جانتے ہیں۔ سنئے ہم لوگ آج ہر کام میں بے نظام ہیں۔ نہ ہمارا کوئی دینی امیر ہے نہ منتظم نہ نگران نہ مہتمم۔ ہمارے زمانہ کی حکومت بیشک اپنے کاموں میں انتظام رکھتی ہے لیکن اُس کو اس کو مطلب نہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں یا نہیں۔ ہم قرآن وحدیث کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں یا نہیں۔ ان سب باتوں سے حکومت بالکل بے تعلق ہے حالانکہ بحیثیت مذہب یہی ہمارے مقصود ہیں۔ مگر زمانۂ رسالت وخلافت میں ان سب امور کا انتظام سلطنت کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ اسی لئے فرمایا:۔

لا یقصن الا امراو ماموراو مختال

(امیر وعظ کہے۔ یا اُس کے حکم سے اُس کا مامور یا ریاکار)

حالانکہ آج ہم (سب مسلمان حنفی ہوں یا اہلحدیث) نہ امیر ہیں نہ امیر کی طرف کے مامور۔ تو ضرور تیسری قسم (ریاکار) ہونگے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ حکم اقتضاء زمانہ کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے۔

آج سب کچھ ہمیں خود کرنا ہے۔ خود ہی منتظم ہیں خود ہی امراء اور خود ہی مامور۔ شائد اسی زمانے کے متعلق یہ شعر کہا گیا ہے ؎

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

خود بر سر بازار خریدار برآمد

اس لئے حسب ضرورت ہمکو اُس نظام نبوت وخلافت کی پیروی کرنی ہوگی۔ اُس نظام میں جو سیاست اور انتظام حکومت داخل تھا وہ تو ہمارے ہاتھ میں نہیں لیکن دوسرا کام اشاعت قرآن وحدیث تو ہم کر سکتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اُس انجمن کے ماتحت یہ کام کریں جس کا نام قرآن مجید میں شورے ہے۔

اظہار تعجب

ہمارے دوست خدا معلوم کیوں ہم سے ایسے سوال کرتے ہیں جن کے خصوصیت سے ہم مخاطب نہیں۔ سنئے:۔

ہمارا اور ہمارے احناف بھائیوں کا اس میں اتفاق ہے کہ ہم سب کے سب **اتباع سنت** کے مامور ہیں۔ اس پر بھی اتفاق ہے کہ فقہاء کرام کوئی کلیہ ایجاد نہیں کر سکتے بلکہ فقہاء کا منصب صرف یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے باریک باریک باتیں استنباط کر کے مسلمانوں کو اُن پر اطلاع دیں نہ کہ خود کوئی حکم ایجاد کریں۔ پس اس قسم کے سوالات جو اہلحدیث پر کئے جاتے ہیں کیا یہی سوال احناف پر نہیں ہو سکتے کہ آپ لوگ جو جلسے کرتے ہیں انکا ثبوت زمانۂ نبوت میں ملتا ہے یا نہیں کیونکہ ہمارا اُن کا اختلاف اسی میں نہیں کہ اصل متبوع رسول خدا ہیں فقہاء نہیں۔ پس جس طرح ہم ان سوالوں کے مخاطب ہیں احناف بلکہ سائل بھی ہیں بہرحال ہمنے اپنا حق ادا کر دیا آگے پھر باقی ہے۔

سوال دوم

(۲) اگر کوئی انجمن رسول خدا یا صحابہ کرام نے اسطرح کی مقرر فرمائی تھی تو پھر کیا اس کی یادگار میں سالانہ اجلاس بھی بڑے اہتمام اور شان وشوکت سے کئے جاتے تھے۔ اور اُس کی رونق بڑھانے کے لئے اراکین اسلام اور حامیان شرع محمدی بھی وعظ وغیرہ کے لئے بلائے جاتے تھے یا نہیں۔

جواب دوم

(۲) پہلے جواب میں ہم انجمن کا ثبوت دے آئے ہیں۔ یہ سوال انجمن کے طریق عمل پر ہے جو بعد ثبوت اصل وجود کے کوئی شے نہیں تبلیغ و اشاعت اصل مقصود ہے۔ مگر وہ کس طرح ہو اور کس طرح ہو یہ زمانہ کا اقتضاء ہے۔ ایک زمانہ میں اشاعت کا طریقہ قلمی کتابوں کا لکھنا تھا مگر آج وہ متروک ہے آج جب تک کوئی کتاب طبع نہ ہو وہ نہ لکھنے جیسی سمجھی جاتی ہے۔ غور سے دیکھنے کی بات یہ ہے کہ طبع کو قلمی کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ وہی جو پیدل اور ریل پر چلنے کی ہے۔ کون دانا ہے جو اصل مقصد (قطع مسافت) مدنظر رکھکر اعتراض کرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سفر حج وسفر جہاد پیدل یا اونٹوں گھوڑوں پر طے ہوتا تھا ریل اور جہاز کا ثبوت کہاں ہے؟ اس قسم کے سوالات کرنے والوں کا ایک ہی جواب ہے ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

اصل یہ ہے کہ اس قسم کے سوالات کرنے والوں کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ایسے ویسے افعال کا ذکر کر کے ہم مجلس مولود کا ثبوت دے سکیں۔ افسوس اس غرض کو مدنظر رکھنے والے شرح وقایہ میں وضوء کی بحث پڑھ لیتے تو اعتراض نہ کرتے۔ سنئے:۔

مقصود اور ذریعہ میں فرق ہے۔ مقصود شرع میں ثابت ہو تو ذریعہ میں تبدیلی جائز ہے جس کی مثال میں سفر حج وسفر جہاد کافی ہے۔ سفر حج شرع میں ثابت ہے پس وہ غیر متغیر ہے۔ بذریعہ سفر اونٹ ہوں یا ریل اس سے کوئی خرابی لازم نہیں آتی اسی طرح تبلیغ اور اشاعت کا مسئلہ سمجھئے کہ مقصود تبلیغ ہے۔ ذریعہ اُس کا موافق مقتضاء زمانہ قلمی تصنیف کی بجائے مطبوعہ اور فرداً فرداً سے اجتماع جلسہ کی صورت اختیار کرے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر مجلس مولود میں جو امر متنازعہ ہے وہ از قسم ذرائع نہیں بلکہ از قسم مقصود ہے کیونکہ بالقصد ذکر ولادت اور اُس میں قیام یہ مقصودات سے ہیں حالانکہ اُن کا ثبوت نہیں فافترقا۔ فافہم۔

سوال سوم

(۳) ایسی انجمن کے سالانہ جلسے سادہ طور پر ہوتے تھے یا اُن کی تیاری اور آرائش میں شاہانہ تکلفات کا نمونہ دکھلایا جاتا تھا اور اُس کے لئے بہت روپیہ خرچ کیا جاتا تھا؟ اس کا جواب کتب سیر سے دینا چاہئے۔

جواب سوم

(۳) اس کا جواب یہ ہے لکل امرء ما نوی۔ اگر کوئی شخص سمع اور ریا کی نیت سے کرے تو معتوب اور گنہگار ہے اور اگر کوئی شخص یہ سمجھ

(۲۴۲)

کرے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

(اے نبی) ان سے پوچھ جو زینت کے سامان خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کئے ہیں اُن کا استعمال کرنا کس نے حرام کیا ہے اور جو پاک طیب رزق خدا نے پیدا کئے ہیں اُن کو کھانا کس نے منع کیا یہ تو سب سامان اور رزق دنیا میں سب بندوں میں مشترک ہیں قیامت کے روز خاص ایماندارو کے لئے ہوگا۔

اس آیت کے مطابق ہر قسم کی زینت جیسی شخصی طور پر جائز ہے مجلسی طور پر بھی جائز ہے تاوقتیکہ کسی خاص قسم سے شرع میں منع نہ آیا ہو بس یہی عام حکم ہے اس قسم کے واقعات کی بابت عام قانون یہی ہے انما الاعمال بالنیات۔

سوال چہارم

(۴) حال کے جلسہ انجمن اہل حدیث کی آرائش اور دیگر اخراجات کے لئے جو مختلف مذاہب کے لوگوں سے شہر اور دیہات میں چندہ جمع کیا گیا ہے یہ کس حدیث نبوی کا اتباع ہے؟

جواب چہارم

(۴) چندہ تو زمانہ رسالت میں بھی ہوتا تھا جس کے ثبوت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے چندوں کا ذکر بکثرت احادیث میں ملتا ہے۔

تنقیح صرف یہ ہے کہ چندہ بیجا خرچ ہوا یا بجا سو اس کا جواب یہ ہے کہ جس غرض کے لئے چندہ کیا جائے اُسی میں خرچ ہو تو بجا ہے ورنہ بیجا۔ جب چندہ دہندگان اس قسم کے خرچ سے راضی ہیں اور اس کو جائز جانتے ہیں تو اعتراض کیا۔

سوال پنجم

(۵) مولویوں اور لیکچراروں کو جو دور دراز ممالک سے بلوایا گیا ہے اور جن کے صرف کرایہ ریلوے اور زاد راہ کو تخمیناً سو روپیہ پہلے ہی بھیجدیا گیا تھا کیا یہ کارروائی آیہ کریمہ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ کے تحت میں آسکتی ہے یا نہیں؟ (یعنی اسراف ہے۔ اہلحدیث)

جواب پنجم

(۵) علماء کا کرایہ اسراف سمجھنے سے پہلے حاجیوں کا کرایہ جہازات اور کرایہ اونٹ یاد کر لیا ہوتا کیونکہ یہ سب کرائے زمانہ نبوت میں نہ تھے۔ اصل یہ ہے کہ آدمی کیسا ہی علمدار ہو مخالفت میں نہیں دیکھتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ ہم نے عام طور پر اصول بتلایا ہے کہ مقصود اور ذرائع میں بہت فرق ہے۔ مقصود اگر ثابت ہے تو ذریعہ کی تبدیلی کا سوال فضول ہے سفر حج اور سفر جہاد ثابت ہے تو ریل اور جہاز پر کوئی سوال نہیں ہو سکتا کہ ان پر سفر کیوں کیا جاوے۔ کیا یہ سوال انجمن نعمانیہ پر بھی ہو سکتا ہے۔

سوال ششم

(۶) کیا دُور دراز سے آنے والے اہلحدیث مولویوں وغیرہ کی نسبت حدیث نبوی لاتشد الرحال الاالی ثلاثۃ مساجد کی صریح مخالفت لازم آتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہی ایک حدیث ہے جس کے غلط معنی اخذ کرکے غیر مقلدین مدینہ منورہ کے سفر سے لوگوں کو منع کیا کرتے ہیں۔

جواب ششم

(۶) سچ ہے حدیث کا مطلب اہل حدیث سے پوچھنا چاہیئے۔

سُنیئے:۔ حدیث مذکور کے معنی یہ ہیں کہ کسی مکان کی شرافت اور عزت کے لحاظ سے سفر کرنا جائز نہیں سوائے ان تین مقامات کے۔ مسجد اقصےٰ۔ مسجد نبوی اور مسجد الحرام کعبہ شریف۔ ان کے سوا کسی مکان کو اُس کی شرافت اور عزت کے لحاظ سے جانا منع ہے مگر بغرض تجارت وعظ یا کسی اور کام کے کسی مقام پر جانا اس حدیث میں داخل نہیں۔ کیونکہ ایسا جانا اُس مقام کی ذاتی حیثیت سے نہیں بلکہ اُس غرض کے لحاظ سے ہے جو اُس میں ہو سکتی ہے جہلم میں جو علماء آئے تھے وہ جہلم کی ذاتی شرافت یا عزت کے لحاظ سے نہیں آئے تھے بلکہ بغرض وعظ گوئی آئے تھے جیسا اور مقامات پر بھی جاتے ہیں۔ ہاں اگر اُن کے دل میں یہ خیال ہوتا کہ جہلم شریف کی زیارت کرآئیں تو بیشک حدیث مذکور کا خلاف ہوتا مدینہ منورہ میں بہ نیت زیارت مسجد نبوی جانے سے کوئی نہیں روکتا۔ البتہ کسی اور نیت سے جائے تو اُسکا ثبوت دے۔

سوال ہفتم

(۷) اہلحدیث نے جو باوجود صرف دو ڈیڑھ سو قدم کے فاصلہ پر اپنی جامع مسجد موجود ہونے کے جلسہ گاہ ہی میں ۱۵ر جنوری کو جمعہ ادا کیا تھا۔ ایسا جمعہ ادا کرنا کس قولی یا فعلی حدیث کا اتباع تھا۔

(راقم ایک محقق حنفی جہلم)

جواب ہفتم

(۷) مجھے اس کا حال معلوم نہیں۔ میں ہوتا تو شائد ایسا کرنے سے مانع ہوتا مگر انہوں نے شائد مسجد کو کافی نہ سمجھا ہوگا جو نمازیوں کو سما سکے۔ بہرحال یہ اغراض ذاتیات سے تعلق رکھتا ہے مذہب سے نہیں

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

ہدایت تفسیری

اس نام کا ایک رسالہ ارتسر سے شائع ہوا ہے مصنف کا نام جو لکھا ہے ہم اُس سے واقف نہیں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام چند آدمیوں کا مشترک ہے۔ خیر ایک کا ہو یا کئی ایک کا ہمیں اس سے غرض نہیں۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے ہمیں خوشی بھی ہوئی ہے اور رنج بھی۔ خوشی تو یہ ہوئی کہ جو طرز تصنیف یعنی بغیر دل آزار کے مضمون نگاری کا طریق خاکسار پھیلانا چاہتا ہے جس کے لئے اپنی تصنیفات کو نمونہ بنا چکا ہے یہ رسالہ بھی گو اس امتحان میں پورا کامیاب نہیں ہوا لیکن فیل بھی نہیں۔ دل آزاری کی بالکل نفی نہیں البتہ کم بلکہ بہت کم ہے۔ گو اس نفی میں اہل مطبع کی کوشش کو بھی دخل ہے تاہم ہم مصنف یا مصنفین کو مبارکباد و مرحبا کہتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

اس رسالہ میں میرے رسالہ اجتہاد و تقلید کا جواب دینا ظاہر کیا گیا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رسالہ اجتہاد و تقلید اہل تقلید کے جواب میں ہے اس کا جواب دینا اُنہی لوگوں کا کام تھا۔ مگر مقام حیرت ہے کہ اہل تقلید نے تو جواب نہیں دیا۔ دیا تو اُن لوگوں نے دیا جو اپنا نام صرف اہل حدیث نہیں رکھتے بلکہ تحقیقی اہل حدیث کہلاتے ہیں۔

خیر یہ تو اُن کا کام ہے وہ جانیں اور اُن کا کام جانے۔ خوشی کی وجہ تو ہم نے بتلائی کہ رسالہ کا طرز بیان عموماً دل آزار نہیں جو مقام مسرت ہے۔ رنج اس بات کا ہے کہ مصنف یا مصنفین اپنے اصل موضوع باوجود صاف لکھنے کے بھی ملحوظ نہیں رکھا یا دانستہ بُھول گئے۔ رسالہ کا موضوع یعنی جس مضمون پر رسالہ مذکور لکھا گیا ہے یہ ہے جو مصنف کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

تفسیر صحابہ کے معتبر ہونے پر دس دلائل قائم کئے گئے اور شہادت خصم کا معقول اور کافی جواب دیا گیا ہے۔ (لوح صلہ)

اسی موضوع کی توضیح صفحہ ۲۴ پر یوں ملتی ہے:۔

گفتگو آپ کے ساتھ صرف اس بات میں ہے کہ ہمارے (اہل سنت کے) درمیان (تفسیر صحابہ) حجت ہے یا نہیں "

پس موضوع رسالہ ہٰذا کا صاف ہے کہ اس رسالہ میں اس مضمون کو ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کی تفسیر حجت شرعی ہے۔ بہت خوب۔

ہمنے جو اس رسالہ کی لوح کو دیکھا تو خوشی ہوئی کہ بہت دنوں سے سنتے تھے ایک رسالہ اس مضمون پر نکلنے والا ہے امید ہے اس رسالہ میں اس مشکل کو حل کیا ہوگا کیونکہ اس رسالہ کے مشیر بعض بڑی عمر کے بزرگ بھی ہیں جو آج تک بھی اس رسالہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ مگر افسوس کہ رسالہ دیکھکر ہمارے منہ سے یہی نکلا ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں کو بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

مصنفین نے رسالہ میں اس موضوع پر قلم ہی نہیں اُٹھایا۔ سارا رسالہ مخالف پر جرح اور اعتراضات سے بھر دیا۔ یہ نہ سوچا کہ بحیثیت مدعی کے ہمارا فرض کیا ہے؟ لوح رسالہ پر ہمنے اپنی تصویر مدعیانہ دکھائی ہے مگر رسالہ کے اندر تمام اوراق میں مدعیانہ منصب کو بھولکر بھی نہیں چھوا بلکہ محض جارحانہ اور معترضانہ پہلو سے کیا فریق مخالف پر اعتراض کرنے سے آپ کا مدعا ثابت ہو جائیگا؟ **مولانا بٹالوی** کا طرز مناظرہ بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔ غالباً اُنہی کا اتباع کیا گیا ہے۔

فیصلہ کی صورت ہماری ہر بار کوئی صاحب مخالف سمجھیں تو فیصلہ کی آسان صورت ہم تبلاتے ہیں:۔

لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا جلسہ ہونے والا ہے اس موقع پر بہت سے علماء آئینگے شمس العلماء مولوی مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی (حنفی) مولوی سید علی صاحب حائری (شیعہ) مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی (اہلحدیث) ان تینوں صاحبوں کو ایکجا جمع کر کے سوال کیا جائے کہ آپ حضرات صرف یہ بتلادیں کہ مصنف نے کس صفحہ پر اس مضمون کے ثابت کرنے کا ہتیہ کیا ہے

یاد رہے ہم یہ سوال نہیں کرنا چاہتے کہ موضوع رسالہ کو کہاں ثابت کیا؟ کیونکہ یہ ایک نزاعی صورت ہے بلکہ ہم صاف اور سیدھا سوال یہ کرینگے کہ مصنف نے اس موضوع کے ثابت کرنے کا ہتیہ ادارادہ کہاں کیا اسلئے کہ ہمارا خیال ہے کہ مصنف اور اس کے مشیرین اپنا منصب ہی بُھول گئے ہیں کہ ہمیں اس رسالہ میں کیا لکھنا چاہئے۔ اگر یہ صاحب بالاتفاق یا بکثرت رائے ہمکو اُس صفحہ کا نشان بتلا دینگے جہاں پر مصنف نے حسب سوال ہمارے تہیہ بھی کیا ہوگا تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ رسالہ مذکورہ کے موجودہ نسخوں کی لاگت اپنے پاس سے دیکر مفت تقسیم کرادینگے۔

اسی طرح وہ مقام بھی پیش کر کے فیصلہ کرایا جائیگا جہاں پر مصنف نے اس بیچاری کو ایک منطقی مسئلہ کے متعلق "یتیم فی المنطق" لکھا ہے۔ یہی حضرات اُس منطقی مسئلہ کا بھی فیصلہ کر دینگے جس سے معلوم ہو جائیگا کہ میں یتیم فی المنطق ہوں یا بالغ بلکہ صاحب اولاد

میں وعدہ کرتا ہوں دونوں امور میں میرے برخلاف فیصلہ ہونے کی صورت میں رسالہ مذکورہ کی لاگت میں دیکر موجودہ نسخے مفت تقسیم کرادونگا اس کے بعد جواب دینا نہ دینا میرے اختیار میں ہوگا اس سے مصنفوں کو تعلق نہوگا۔

مصنف اور اُس کے مشیروں کو اگر یہ صورت منظور ہو تو تینوں صاحبوں کے پاس ایک ایک رسالہ مع ایک مشترکہ خط کے بھیجدیں۔ خط پر میرے دستخط بھی ہوں گے:۔

یہ رسالہ اس غرض سے آپ کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے کہ آپ اس کو اس نیت سے ملاحظہ کریں کہ مصنف نے جو لوح پر موضوع رسالہ لکھا ہے اُس کے ثابت کرنے کی طرف کس صفحہ پر توجہ اور تہیہ کیا ہے۔ آپ کو یہ تکلیف نہیں دیجاتی کہ مدعا کے ثبوت کی نسبت رائے دیں کہ دلائل قویہ سے ثابت ہوا یا نہیں بلکہ تکلیف صرف یہ ہے کہ محض ارادہ فعل کا پتہ بتلادیں۔ ایام جلسہ حمایت اسلام لاہور میں ہم آپ تینوں صاحبوں کو یکجا کر کے فیصلہ سُنینگے۔ اتنے عرصہ تک رسالہ مرسلہ ملاحظہ فرمالیں۔ امید ہے اس تکلیف کو علمی خدمت جان کر قبول فرماوینگے۔

ناظرین! کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ ایک یا کئی ذی قلم صاحب ایک زبردست مضمون پر قلم اُٹھائیں وقت لگاویں۔ روپیہ خرچ کر کے چھپوادیں اور دور دراز ممالک میں اس کی اشاعت کریں۔ اور فریق مخالف پر "رجوع" کرنے کا زور ڈالیں۔ مگر اپنی غلطی پر مطلع نہوں۔ یا للعجب کیا سچ ہے ؎

حیرتے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند

مصنف اور اُس کے مشیرین کو اپنے فعل کا اگر علم ہے تو میری پیش کردہ تجویز کو منظور کرنے میں انکو کوئی عذر نہ ہونا چاہئے۔

(دیدہ باید)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

باہمی اختلاف

قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں (لاہوری اور قادیانی) میں عرصہ تک آتش جنگ مشتعل رہکر کچھ دنوں کے لئے دبگئی تھی۔ مگر جونہی دونوں پارٹیوں کے جلسے اخیر دسمبر میں ہوئے۔ پھر آگ بھڑکی اور زور سے بھڑکی۔ آجکل دونوں میں دو امر مختلف فیہ باعث جنگ وجدل ہیں۔

(بقول قادیانی پارٹی) لاہوری پارٹی نے مشہور کیا اور ثبوت دینے کا دعوے کیا کہ موجودہ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد (خلف مرزا صاحب) نے گورنمنٹ کو خط لکھا کہ مجھے خلیفۃ المسلمین مسلمانوں سے منوایا جائے تو میں گورنمنٹ کی بہت سی خدمت کروں جسکے متعلق گورنمنٹ نے روکھا جواب دیا کہ سرکار مذہبی امور میں دخل نہیں دے سکتی۔

قادیانی خلیفہ نے اس کا جواب دیا ہے۔ اور بڑی سختی سے انکار کیا ہے کہ یہ خط میں نے نہیں لکھا بلکہ لاہوری پارٹی کا افترا ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے اصلیت کیا ہے۔ لیکن بعض ایسے اشخاص کے نام بھی اس روائت کے راویوں میں لئے گئے جن کو ہم باوجود اختلاف رائے کے راست باز صادق القول جانتے ہیں۔ خدا معلوم کچھ غلط فہمی ہوئی ہے یا اس کی کچھ اصلیت بھی ہے۔ بہرحال اس کا ثبوت دینا لاہوری پارٹی کا کام ہے [ملہ] البتہ ہم عام طور پر اتنا کہہ سکتے ہیں کہ بغیر کئے کسی کام کے تہمت الزام لگانا جائز نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (جو لوگ بغیر برا کام کئے کسی شخص کو بذریعہ بہتان اور الزام کے تکلیف دیتے ہیں وہ سخت گناہ کے مرتکب اور متحمل ہوتے ہیں)

دوسرا امر جو آجکل ایک دوسرے کیلئے موجب طعن وتشنیع ہو رہا ہے وہ کتاب عسل مصفیٰ مصنفہ مرزا خدا بخش ہے۔ یہ کتاب مرزا صاحب آنجہانی کے زمانے کی تصنیف ہے نہایت ہی معمولی اور بیکار۔ مگر مرزا صاحب اور مولوی نور الدین کی پسندیدہ اب جو دوبارہ چھپوائی گئی تو قادیان کے اخبار الفضل میں اعلان ہوا کہ عسل مصفیٰ کو کوئی شخص نہ خریدے۔ خدا معلوم مرزا خدا بخش سے کوئی رنج ہے ورنہ کتاب تو وہی ہے جو زمانہ سابق میں شائع ہو چکی ہے۔ اس پر لاہوری پارٹی کو بہت رنج ہوا۔ انھوں نے بڑا طعن آمیز ایک مضمون لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میاں محمود نے اس لئے ممانعت کا اعلان کیا ہے کہ کسی اپنی کتب فروشی میں خلل نہ آئے۔ ہم نہیں کہہ سکتے یہ گمان کہاں تک صحیح ہے۔

گذشتہ پرچوں میں جو فریقین میں مباحثہ کی دعوت اور قبول دعوت کے مضامین نکلے تھے۔ اُن کا انجام خاموشی رہا۔ ورنہ کوئی صورت شائد ملاپ کی نکل آتی۔

اتفاق کی صورت ہم عرصہ سے اس امر پر غور کرتے ہیں۔ اور بعض مرزائیوں سے سوال بھی کئے ہیں کہ کوئی صورت ان دونوں پارٹیوں کے ملاپ کی بھی ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک زرین اصول ہے۔ اہل حدیث جس کا بہت عرصہ سے پابند ہے کہ مشترک کاموں میں ملجانا چاہئے۔ غالباً یہ اصول ہر ایک دانا کا پسندیدہ ہے اسلئے ہم ایک صورت ان دونوں پارٹیوں کے اتفاق کی بتلاتے ہیں۔ امید ہے اُس کی ظاہری کڑواہٹ پر نظر نکر کے اُس کی باطنی خوبیوں کے اعتبار سے منظور کرینگے۔

قاعدہ کی بات ہے کہ باہمی رقابت اور مخالفت مشترک دشمن کے سامنے مٹجاتی ہے جس کی زندہ مثال روس۔ فرانس اور انگلستان موجود ہے جو مشترک دشمن (جرمنی) کے سامنے یکجان دو قالب بن رہے ہیں۔ اسی طرح ہم ان دونوں پارٹیوں کے مشترک دشمن ہیں اور آج ان دونوں کو

مباحثہ کا چیلنج دیتے ہیں کہ تم لوگ آپس میں ایک فرعی امر پر کیا مباحثہ کرتے ہو کہ مرزا صاحب مسیح موعود نے یہ کہا تھا یا وہ کہا تھا پہلے ہم سے تو نمٹ لو۔ ہم تو کہتے ہیں وہ مسیح موعود ہی نہ تھے اسلئے اس قسم کے سارے دعوے غلط تھے۔ آؤ ہم سے اس دعوے کا ثبوت لینے اور اس دعوے کا ثبوت دینے کو ہمیں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں بلالو اور خود دونوں پارٹیاں کلکتہ۔ دہلی۔ قادیان۔ لاہور۔ پشاور تک متفق ہو جاؤ۔ ہم خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے کہتے ہیں ہم تم سب پر فتحیاب ہونگے اور ضرور ہونگے [۱] ہمت ہے تو آؤ وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ

ناظرین! غور کیجئے کیا ہی معقول صورت ہے! احمدیت کی اشاعت کا بھی معقول ذریعہ ہے اور باہمی مصالحت کا اچھا طریقہ۔ قادیانی مشن کے جلسے دن ہوں تو اس تجویز کو منظور کرلینگے ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ ہمارے لئے تو راجپور۔ قادیان اور لدھیانہ کی فتوحات کافی ہیں۔

مذاکرات علمیہ کے متعلق اطلاع

مذاکرات علمیہ کے متعلق بڑی دقت یہ پیش آتی ہے کہ بعض صاحب جواب میں سوال کا مضمون نہیں دکھاتے جس سے ناظرین خصوصاً غیر مدارس کو سمجھنے میں الجھن ہوتی ہے اس لئے گزارش ہے کہ مضمون نگار صاحبان حتی المقدور سوال کو بھی مختصر لفظوں میں لیا کریں اور جواب کی تمہید میں زیادہ وقت نہ لگایا کریں۔ یہ تو مضمون نگاروں کے متعلق ہے۔ دفتر کے متعلق یہ تجویز ہے کہ جوابات کو حتی الوسع الگ الگ نہ کیا جائے۔ بلکہ حتی الامکان مجتمع صورت میں نکلا کریں جس کی صورت یہ ہے کہ سوال شائع ہونے سے میعاد دو ماہ * ختم ہونے تک جتنے مضمون آویں اُن کو تین دفعات پر تقسیم کر کے شائع کیا جائے پہلی دفعہ چوتھے نمبر میں دوسری چھٹے میں تیسری آٹھویں نمبر میں اور خاتمہ۔

* بعض احباب کی رائے ہے کہ میعاد تین ماہ کر دیجائے۔ زیادتی میعاد میں لکھنے والوں کو کسل اور پڑھنے والوں کو بے لطفی ہوگی۔ اس لئے زیادتی مناسب نہیں (اڈیٹر)

[ملہ] ان لوگوں نے اس افترا سے انکار کرکے الٹا خلیفہ قادیانی پر الزام لگائے ہیں اور کئی ایک لطیف سوال بھی کئے ہیں جو حسب موقع شائع ذکر ہوں (اہلحدیث)

ہر کام جو انتظام سے ہو وہ اچھا ہوتا ہے بے نظام ٹھیک نہیں - پس اہل علم اصحاب اپنے علمی جواہر سے مسلمانوں کو مالا مال کرنے میں سخاوت سے کام لیں -

جی چاہتا ہے چلتے چلتے ایک حدیث بھی عرض کر دوں تاکہ علماء کرام کو یاددہانی ہو جائے - حدیث شریف میں ہے اجود الناس جودا من علم علما فنشرہ (سب لوگوں سے زیادہ سخی وہ شخص ہے جو علم پڑھکر لوگوں میں پھیلاوے) مدارس میں تعلیم کے ذریعہ بھی اشاعت علم ہے - مگر مدارس کے درجات بھی مختلف ہیں - کسی مدرسہ میں ایک کتاب ایک طالب علم پڑھتا ہے تو کسی میں دس کسی میں بیس - کسی میں پچاس - جسقدر کسی مدرسہ کی جماعت میں مستفیدین کی جماعت زیادہ ہوگی - اُسی قدر تعلیم کے ذریعہ علم کی اشاعت زیادہ ہوگی - اخبار اہلحدیث کے مذاکرات کا مدرسہ بفضلہ تعالٰے اتنا بڑا وسیع ہے کہ مصر کا جامع ازہر بھی اسکی وسعت کو شاید نہ پہنچتا ہو - مشرق مغرب جنوب شمال - ہندوستان اور بیرون ہندوستان اس کے طالب علم ہیں اس لئے اس کے مذاکرات میں جس علم کا مضمون نکلیگا وہ سمجھے کہ میں نے ایک ایسی بڑی جماعت کو سبق پڑھایا ہے جس کے برابر ہندوستان کے کسی مدرسہ میں طلباء نہیں - یہ تو ظاہر ہے کہ جسقدر طلباء کی کثرت ہوگی اُسی قدر علم کی اشاعت ہوگی - اور اُسی قدر ثواب بھی ہوگا + واللہ الموفق -

---

مذاکرہ علمیہ متعلق نکاح زوجہ مفقود الخبر

(محمد خضا ۱۲ صفر)

اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۸ر جنوری ۱۹۱۵ء کے صفحا کالم ۳ میں ایک مضمون بعنوان "مذاکرہ علمیہ متعلق نکاح زوجہ مفقود الخبر" جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی عم فیضہم کا خاکسار کی نظر سے گزرا - اس مضمون میں جو کچھ حضرت مولانا موصوف نے عورت کی افسوسناک حالت کا ذکر فرمایا وہ بالکل صحیح اور درست ہے جس میں سرمو فرق نہیں - اور اس میں بھی کلام نہیں کہ اس مسئلہ کی تصریح نہ تو قرآن پاک میں ہے اور نہ حضور اقدس صلعم سے اس کا کوئی فیصلہ منقول ہے اس لئے اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے اور کم و بیش مفصلہ ذیل اقوال ہیں -

(۱) حسنؒ کی روایت میں امام ابو حنیفہؒ سے ۱۲۰ برس ہیں (۲) اور ظاہر روایت میں یقدر بموت الاقران ہے یعنی جب اُس کے ساتھی مرجائیں (۳) ابو یوسفؒ سے سو سال کی روایت ہے (۴) بعض صحاب ابو حنیفہ ۹۰ سال کے قائل ہیں[۱] (۵) سنن دار قطنی میں بروائت مغیرہ ابن شعبہ وارد ہے - انہا امرأتہ حتی یاتیھا البیان یعنی مفقود کی عورت اُس وقت تک اُس کی (مفقود کی) زوجہ ہے جب تک اُس کے (عورت کے) بارے میں مفقود کا کوئی بیان یعنی قول معلوم ہو کہ وہ اپنی عورت کے بارے میں کیا کہتا ہے (۶) حضرت علی کا قول بھی مغیرہ ابن شعبہ کی روایت کے لگ بھگ ہے یعنی وہ کہتے ہیں کہ مفقود کی زوجہ بحالت ابتلاء ہے پس چاہئے کہ صبر کرے یہاں تک کہ مفقود کی موت یا اُس کی طلاق معلوم ہو مگر مغیرہ ابن شعبہ کی روایت کو ابو حاتم اور بیہقی اور ابن قطان وغیرہم محدثین نے ضعیف کہا ہے اور اوپر کے ہر چہار اقوال کا پتہ تو کسی ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی نہیں ملتا - لہٰذا وہ رائے محض ہیں اور درایۃً بھی باطل ہیں (۷) چار سال کا فیصلہ حضرت عمرؓ کا ہے اور اسی کے قائل امام مالکؒ اور شافعیؒ ہیں -

پس مولانا موصوف کا یہ خیال کہ حضرت عمرؓ کا فیصلہ کوئی دائمی حکم نہیں ہے بلکہ حالات زمانہ کے تحت اقتصادی تھا - اُس وقت اتنی مدت خبر نہ ملنے کیلئے کافی جانی گئی تھی - لیکن اس وقت چار سال ایک مدت مدید ہیں - اس کے اندر بھی کامل وثوق مفقود الخبری کا ہو سکتا ہے - لہٰذا مجوزا چار سال انتظار کرا کر بیکس وضعیف جنس کو تکلیف دینا مقرون مصلحت نہیں ہے (انتہی بلفظہ)

چونکہ مولانا عم فیضہم کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ مولانا کی رائے میں مفقود کی زوجہ کو صرف چند ماہ یا زیادہ سے زیادہ سال ڈیڑھ سال انتظار کر لینا کافی ہے پھر اُس کے نکاح فسخ کرا دینے میں کوئی مضائقہ نہیں - لہٰذا اس خاص راہ میں خاکسار کا عذر ہے کیونکہ مولانا نے ایک جانب تو نہایت رحم کی نگاہ سے دیکھا اور دوسری جانب کی اضطراری ضروریات پر پورے طور سے غور نفرمایا - میں کہتا ہوں کہ ایک شخص اپنی معاش سے تنگ اور عورت کے طعن تشنیع سے رنجیدہ ہو کر بتلاش روزگار چلا گیا مگر اُس کا دلی خیال یہ ہے کہ میں کامیابی کے بعد گھر میں اچھی طرح خرچ وغیرہ بھی بھیجونگا اور آؤنگا بھی - مگر اتفاق سے اُس کو حسب خیال جلد کامیابی نہوئی - اور اسی لیت و لعل میں ایک عرصہ گزر گیا جیسا کہ آج کل ریاستوں میں دیکھا جاتا ہے کہ دو دو تین تین سال تک لوگ امیدواری کرتے ہیں اور پھر بھی کامیابی مشکل سے ہوتی ہے - اسی شرمندگی سے وہ خط وغیرہ بھی نہ بھیج سکا[۲] - اور یہاں اُس کی زوجہ نے دوسرا گھر بسا دیا - پس ایسی حالت میں اگر غور کیا جائے تو چار سال بھی بہت کم ہیں - مگر چونکہ عورت کا رفع ضرر بھی مدنظر ہے اس لئے ہمیں اور تمام اقوال کو (جن کا روایۃً و درایۃً بھی ثبوت نہیں ہے) ترک کر کے صرف حضرت عمرؓ کے قول پر عمل کرنا چاہئے تاکہ فریقین زوج و زوجہ کے مصالح کی رعایت ہو جائے اور کسی کی حق تلفی نہو - اب یہاں پر یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ کا یہ قول اقتصادی یا اجتہادی یا ذاتی تھا اور مصلحت وقتی پر مبنی تھا - لہٰذا ہم اس وقت کی حالت کے بموجب جیسا چاہیں اپنی مصلحت کے موافق عمل کر لیں - ہرگز مناسب نہیں کیونکہ حضور قدس صلعم نے فرمایا ہے کہ "اے لوگو تم میرے اور میرے اصحاب کی سنت (طریقہ) پر چلو - اس لئے صحابہ کرام کے اقوال خواہ وہ اُن کی ذاتی رائے ہو خواہ اقتصادی خواہ اجتہادی ہماری آراء سے مقدم اور احوط اور بہتر ہونگے - اور اُنپر بحکم آنحضرت صلعم تمام اُمت کو عمل کرنا واجب ہوگا -

لہٰذا میں جس طرح اس معاملہ میں حنفیہ کے اقوال

---

[۱] ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۰۲ کتاب المفقود

[۲] تنخواہ نہ ملی تھی خط تک لکھتا تسلی تو دیتا اگر اس کو خطرہ فسخ نکاح کا ہوگا تو سب کچھ کریگا - (ایڈیٹر)

(جو میں نے اوپر لکھے ہیں) پسند نہیں کرتا اور جسکو روایتاً و درایتاً خلاف سمجھتا ہوں۔ اسی طرح چار سال سے کم کو بھی خلاف قول و فعل صحابی سمجھکر زوج کی حق تلفی کا موجب خیال کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اور حضرات اہل علم بھی اس خاص مسئلہ میں اپنے خیالات ظاہر فرماوینگے۔ والسلام خیر الختام (خاکسار خادم العلماء ابو الیحیٰ سجاد حسین* مقیم مین پوری)

گرانی ہائے گرانی

قرآن مجید میں جہاں الٰہی عذابوں کا ذکر آیا ہے قحط اُن میں نمبر اول ہوگا خدا کی پناہ یوں تو ہندوستان پر عرصہ سے اس کا سایہ ایسا دامن افگن ہے۔ کہ ہندوستانیوں میں خون بھی نہ رہا تھا مگر گزشتہ قحط اور یہ قحط اپنے اپنے اثر الگ الگ رکھتے ہیں اس قحط کے ساتھ ہی بیکاری کا بہت بڑا جوڑ لگا ہے نہ تجارت ہے نہ صنعت۔ نہ آرام ہے نہ صحت۔ آٹا چھ سیر سے بھی کم ہو رہا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بہت سے غربا جن کو آٹا میسر نہیں ہوتا محض گاجروں شلغموں پر گزارہ کرتے ہیں۔ وہ بھی تابکے۔ یہ خیال کہ سرکار اس سے بے خبر ہے غلط ہے۔ سرکار اس میں سب سے زیادہ کوشاں ہے مگر غضب خدا کو کون ہٹائے۔ ابھی تک تو صرف یہی ہے کہ یہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے مگر جب یہ تکلیف حد سے بڑھ جائیگی تو اس کے بعد جو مصائب نظر آتے ہیں وہ اس سے بھی سخت ہونگے۔ ظاہر ہے جس کا پیٹ خالی ہوگا۔ وہ کسی نہ کسی طرح اُس دوزخ کو بھریگا جسکا نتیجہ بد امنی اور فساد ہوگا جس سے سرکار کو بھی اور رعایا کو بھی پریشانی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم گنہگار بندوں پر رحم فرماکر اس جنگ کو باحسن وجوہ جلد ختم کرے۔ آمین۔

* نام میں یہ اضافت کیسی ہے۔ اور معنے کیا ہیں؟ فافہم (اڈیٹر)

مذاکرہ علمیہ متعلقہ زوجہ مفقود الخبر*

مورخہ ۲۱ صفر

اس فاضلانہ مذاکرہ میں (جو اہلحدیث ۸ جنوری میں شائع ہوا ہے) مخاطب اگرچہ راسخین ہی کو رکھا گیا ہے جس زمرہ کا یہ خاکسار نہیں مگر بحمدہ تعالیٰ ان بزرگوں کا نام لیوا اور محبت گزین ضرور ہوں۔ اس مذاکرہ میں کوئی ایسے دلائل نہیں پائے گئے جن کا معارضہ کیا جاوے مگر پھر بھی ادب سے چند ایک پریشان سے معروضات پر توجہ دلانا مناسب دیکھتا ہوں۔

(آ) ہمیں متبع رہنا چاہئے! عورتوں کی بربادی و بے آبادی کے نازک حالات میں سے طلاق ثلاثہ اور مفقود الخبری کی وارداتوں کا یہ ہر جگہ خاصہ پایا گیا ہے کہ ان میں علماء اہل حدیث ہی کی طرف رجوع اکثر لایا جاتا ہے وجہ یہ کہ اور کہیں ان مسائل میں پوری ہی نہ پڑے تو بیچارے جائیں کہاں۔ حضرت استاذنا شیخ الکل دہلوی کے پاس بھی بہت دیکھا کہ جو لوگ آپ کے پاس سے گزرنا کفر تصور کرتے تھے ان فتووں کے لینے کو آپ ہی کی خدمت میں آگھٹنے رگڑتے۔ اور واقعی مفقود الخبر کی بیوی پر اکثر ایسی ہی مشکلات آپڑتی ہیں جنکے دیکھنے والا کوئی رحمدل ہوگا جو اُس سے ان مشکلوں کے جلد سے جلد کٹ جانے کا متمنی نہو مگر صحابہؓ سے لیکر آج تک جس آئین پر تمام محدثین کا عام برتاؤ چلا آیا ہو اُس کے برخلاف عصمت نکاح جیسے قطعی محرمات کے اپنے آپ سے توڑ لینے کی جرأت بھی کوئی مسلمان ایسی جلدی کر سکتا ہے۔

فی زماننا دینی معاملات ایسی گڑبڑوں میں پڑے ہوئے ہیں کہ کئی پرانے امور کئی کئی لوگوں کی نظروں میں اصلاح طلب سوجھتے اور اُن سے اُن کی بابت ترک ماھنالک (یعنی اگلی باتیں گئیں) کی آوازیں ہی آتی ہیں۔ مگر غور کیا جائے تو کون سا زمانہ ہوگا جو ایسی ضرورتوں سے خالی گزرا متصور ہو اور پھر یہ کیا بھید ہے کہ کبھی آج سے پہلے کے برگزیدہ علماء کو ان اصلاحات کی نہ سوجھی یا کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ وجہ یہ ہے کہ امت اسلامیہ نے ہمیشہ اپنے اسلاف صالحین کے حال و قال کو راستی کا زینہ اور شریعت حقہ کا آئینہ قرار دے رکھا ہے۔ اس لئے کتب قال اللہ وقال الرسول میں بھی نظر ماریئے تو برابر مذاہب ائمہ اور اقوال الرجال کی بھرمار نظر آئیگی۔ تقلید جامد کو جانے دیجئے وہ واقعی مذموم ہے۔ مگر انصاف یہ ہے کہ اس بیچاری میں وہ مفاسد شنیعہ کب کسی نے دیکھے جو اس کے بالمقابل کی کھلی آزادی میں آجتک ہمیشہ اسلام مشاہدہ کرتا چلا آتا ہے۔ مانا کہ معتدل پابند محض خانہ ساز ہیں۔ لیکن ائمہ دین خصوصاً صحابہ رضوان کا بالکل پاس خاطر اُٹھا دینا بھی شریعت نے کب روا رکھا۔ افراط و تفریط کی حدود کو چھوڑ کر جماعت کے ساتھ میانہ رو چلنے ہی میں تو ہمارا دین وابستہ رکھا ہوا ہے۔ دیکھئے خدا تعالیٰ فاتحۃ القرآن میں جہاں راہ استقامت کے حصول کی دعا سکھاتا ہے۔ اس راہ کی ساتھ ہی تشریح بھی فرما دیگئی ہے کہ جس پر پہلے خدا کے فضل والے لوگ گئے ہوں اسی طرح قرآن شریف میں اور جگہ جہاں رسول صلعم کے برخلاف چلنے کی بُرائی فرمائی وہیں مومنوں کی سبیل کا اتباع چھوڑنے پر بھی خاص طور سے نوٹس لیا گیا اور حدیثوں میں بھی خیر القرون خصوصاً صحابہؓ کی جو شان آئی اور اُن کی عموماً پیروی اور بالخصوص خلفائے راشدین کی سنت پر التزام کرنیکو جو ارشادات وارد ہوئے اور اپنے بعد نبی علیہ السلام نے شیخین کے اقتدا کا جو خاص الخاص حکم دیا یہ سب اہل علم سے مخفی رہنے کی باتیں نہیں ہیں اور اسی طرح اولیں خلفاء راشدین کے ہاتھوں کسقدر اجرا یافتہ دینی امور ایسے جاری ہیں جن میں سرمو تفاوت کر دکھلانا امت کی امت پر شاق چلا آتا ہے۔ یہ بھی سب پر روشن ہی غور فرمائیے تو مسئلہ زیر بحث بھی انہی امور کے قریب قریب ہے۔ عمر

* مذاکرات میں حصہ لینے والے اصحاب مذاکرہ کا نمبر اور تاریخ اجراء اور تاریخ تحریر مضمون خود ضرور لکھا کریں۔ مگر قمری۔ (اڈیٹر)

صحابہ میں ایک وہ رشد مجسم تھے جن کی رائے صائب نے کئی دفعہ آنے والی وحی کا پہلے سے استقبال کیا اور نبوت کا خاتمہ نہ ہو گیا ہوتا تو آں حضرتؐ کے بعد یہ اُنہی کی شان تھی صاحب نکا شفہ اور امن اسلام کا ایک دروازہ تھے۔ اگر ایسے ہی اُن کی صوابدید وں کا کسی مصلحت سے دروازہ کھلنے لگا تو پھر وقتاً فوقتاً بہتیری مصلحتیں نکلتی آئیں گی اور تمام وہ امور جنھیں پہلے کسی نے نہیں چھیڑا چھڑتے چلینگے اور اس طرح کے اُدھیڑ بنوں میں اسلام کا آشنو کر سا بنجانا ظاہر ہے اعاذنا اللہ منہ

(ب) ہمارے متبوع اس میں کیا فرماتے ہیں؟ عصمت نکاح کا تحفظ ایک ظاہر اور اصل امر ہے اس ظاہری حکم کے مضمون پر ایک روایت مرفوعہ آئی مگر ثبوت سے ایسی گری ہوئی کہ محدثین اُسے منکر اور متروک تلاتے ہیں۔ صحابہؓ سے اسکے مطابق ایک قول علیؓ کا ملتا ہے یا ایک روایت صحابہ سے بھی اور بس مگر صحابہ کی ایک جماعت نے جن کے ہیرو امیر فاروقؓ ہیں اس ظاہر سے عدول کر کے یہ صاف حکم دیا ہے کہ مفقود کی بیوی چار سال انتظار کے بعد چار ماہ ۱۰ شب (دس دن لکھنے والے بڑی مسامحت کرتے ہیں) گزار کر نکاح جدید کر لے۔ اور اس حکم پر اس وقت کے تمام موجودین میں سے کسی ایک کی مخالف آواز کا بھی کہیں سے پتہ نہیں ملتا۔

کوئی ایسا واقعہ عہد نبوی میں نہ ہوتا جیسا کہ خیال کیا گیا ہے قطعی امر نہیں نہ عمرؓ کا ایسا قطعی فیصلہ دینا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ضرور قیاس امر تھا اور انہیں سنت سے اس میں کسی وجہ بصیرت نہ تھی۔ اور نہ ہی علیؓ کا اصل اور ظاہر کے مطابق کہنا کچھ اس بات کی بین دلیل ہو سکتا ہے کہ سنت سے کچھ ثابت ہوتا تو اختلاف کیوں کرتے۔ کیونکہ اول تو یہی معلوم نہیں کہ علی✲ نے فیصلہ فاروقی کا کچھ علم پا کر ایسا مخالف کہا یا انہیں اس کی خبر ہی نہیں ہوئی بلکہ یہ کہیں اس سے علیحدہ ہی

۵۱ مذاکرات علمیہ میں نفس مسئلہ پر تائید یا تردید ہونی چاہیئے۔ اس قسم کے تمہیدی مواعظ بجائے خود مستحسن ہیں مگر مقام مذاکرہ میں اجنبی۔ (ایڈیٹر)

فتوے دے رہے ہیں۔ دوسرے سنت کے ناطق ہوتے ہوئے لاعلمی یا کسی تاویل کی بنا پر صحابہؓ میں برابر اختلافات ہوا کئے ہیں تو پھر یہ کیا بات ہے صحابہؓ کا اختلاف (جسے دکھلا کر اس مسئلہ میں اور اور اختلافات اُٹھانے کی گنجائش نکالی گئی ہے) تو حقیقت ہستی رکھتا ہے۔ آیئے اب اُن کے اتفاق کی کیفیت پر بھی کچھ تفصیلی نظر ڈالیں جسے صاحب سبل السلام نے مجملاً وجماعۃ من الصحابۃ کے لفظ سے ذکر کیا ہے اور وہ اصل پانچ ممتاز صحابی ہیں عمرؓ عثمانؓ عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن عمر۔ عبداللہ بن مسعودؓ عمرؓ کا فیصلہ تو سب سے اول اور سب سے پہلی حدیث کتاب موطا مالکؒ میں مسند مروی ہے۔ اور عثمان کی نسبت محلی شرح موطا میں لکھا ہے قال الزہری فرقضی بذالک عثمان بعد عمرؓ یعنی عمر کے بعد عثمان نے بھی یہی فیصلہ دیا۔ اور ابن عباس اور ابن عمر صاحبان کا اثر ابن ابی شیبہ کی روایت سے تعلیق مغنی شرح دارقطنی ص۴۲۲ ج۲ میں بدیں الفاظ وارد ہے کہ تذاکر ابن عباس وابن عمر فقالا جمیعا تربص اربع سنین یعنی حضرت ابن عباس اور ابن عمر دونوں صاحبوں نے مفقود کی بیوی کا ذکر چھیڑا اور دونوں بزرگوں نے بالاتفاق یہ کہا کہ چار سال بیٹھے۔ اور روایت ابن مسعودؓ کا حوالہ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں قد اخرج عبد الرزاق وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ باسانید صحیحۃ عن عمر منھا لعبد الرزاق من طریق الزھری عن سعید ان عمر وعثمان قضیا انھا تربص اربع سنین واخرج سعید بن منصور بسند صحیح عن ابن عمر وابن عباس قالا ینفق الخ وثبت ایضا عن عثمان وابن مسعود فی روایۃ (فتح الباری پ۲۲ ص۱۹۹) یعنی چار سال ٹھیرنے کا فیصلہ صحیح سندوں کے ساتھ عمرؓ عثمانؓ اور ابن عمرؓ و ابن عباس سب سے ثابت ہے اور ابن مسعودؓ سے بھی ایک روایت ہے۔ اس سے آگے حافظؒ ایک قول کی ترجیح میں پھر لکھتے ہیں کہ للاتفاق خمسۃ من الصحابۃ یعنی اُس میں پانچ صحابیوں کا اتفاق

ثابت ہے اور ان اکثر روایتوں کو تلخیص حبیر میں بھی ص۳۲۷ سے ص۳۲۹ تک متفرق کا دے ہیں اور تعلیق مغنی میں بھی کئی طرق سے یہ روائتیں مسند مذکور ہیں حضرت عمر اور حضرت عثمان کے اپنے اپنے زمان خلافت میں فیصلہ دینے اور ابن عمر و ابن عباس صاحبان کے مذاکرہ فرمانے کے وقت بھی کس کثرت سے علماء صحابہ و تابعین موجود نہ ہونگے۔ اور صحابہؓ کی پُر جوش دلیر یہ عادت بھی معلوم ہے کہ کوئی بھی زبردست سے زبردست خلاف شرع حکم نکلے تو اُس کے کیسے دامنگیر ہوتے تھے مگر اس بارے میں کسی سے کچھ بھی اعتراض منقول نہیں ہوا کیا یہ تمام تر خاموشی کسی معنے کا اتفاق نہیں ہو سکتی؛ علیؓ سے جو اُن کے خلاف ماثور ہے اس کی نسبت تصور میں آتا ہے کہ اس فیصل شدہ امر کی انہیں خبر نہ ہوئی ہو گی۔ یا ہوئی تو ایسے وقت کہ جب اُن بزرگوں سے مذاکرہ نہیں کرنے پائے۔ اور اس وجہ سے اس حکم کی حقیقت تک نہ پہنچے بلکہ اصل ظاہری حکم پر جمع رہے ورنہ موقعہ پاتے اور تحقیق میں لاتے تو وہ بھی اس طرف رجوع فرماتے۔ چنانچہ ابن مسعودؓ کا انہی فیصلوں کے موافق قول (جو ایک روایت میں آیا ہے) ظاہر اور اغلب یہی ہے کہ ہی رجوع پر محمول ہے۔ اور بہر حال ہمیشہ خاوند ہی کی راہ دیکھتی رہنے کے اصل و ظاہری حکم کے علاوہ صحابہ رضوان اللہ علیہم سے جہاں تک روائتیں آئی ملتی ہیں سب اس چار سال انتظار کے فیصلہ میں منحصر ہیں اور بس! بنا بریں دعوےٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ صحابہؓ میں درحقیقت کوئی اختلاف نہیں!

(ج) ہمارے قیاس کچھ نہیں۔

(۱) ہمارے علماء اپنے زعم سے یہ فرما کر قیاس سے ثابت ہونے والا کوئی امر شرعی حکم نہیں ہو سکتا جب پھر کسی مسئلہ کو میدان قیاس ہی میں ڈال کر اسپر چوگان بازی کرنی کرانی چاہیں تو تعجب ہوتا ہے کہاں تو ان بزرگان دین صحابہؓ اور خلفائے راشدین کے وہ حکم قیاس جنکی چار دیواریاں حطیم رسالت سے پیوستہ نہیں۔ اور اُن کے حق نام لے لیکر رشد و

✲ صحابہ کے نام کے ساتھ "حضرت" لکھنا اردو تحریر میں ضروری ہے گو عربی میں نہیں (اڈیٹر)

حقانیت کے فتوے شارع سے صادر ہوئے۔ قرآن شریف ہی نہیں بلکہ اگلی آسمانی کتابوں میں بھی اُنکی تعریفیں آئیں اور کہاں ہم سے بے قیامت کے نشان پرفتن زمانہ کے ہونے والے ہم میں اُن میں جو زمین و آسمان کا فرق ہے اس کے اغیار تک قائل ہیں۔ ۵۱

حکایت - سُنا ہے ایکدفعہ امرتسر کے کسی اعلیٰ افسر انگریز کے پاس مفقود الخبر کی بیوی کے حسب فیصلۂ فاروقی نکاح ثانی کر لینے اور پھر پہلے خاوند کے آجانے پر مقدمہ چلا جس میں استاذنا مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی اور مولوی رُسل بابا صاحب امرتسری کی متضاد شہادتیں تھیں۔ مولانا نے مؤطا مالکؒ سے فیصلہ عمرؓ کا ثبوت دیا مولوی رُسل بابا صاحب نے فقہی روایتیں پیش کیں اور کئی فقہاء کے نام گنوائے۔ حاکم کہنے لگا نہیں عمرؓ مسلمانوں کا بڑا مشہور جرنیل ہوا ہے تم بھی کسی ایسے نامی گرامی کا فیصلہ دکھلاؤ جو وہ نہ دکھلا سکے۔ اور پھر لطف یہ ہوا کہ دس دس روپیہ خرچہ ملا۔ تو محدث ممدوح نے ہر چند اصرار کیا گیا نہ لیا کہ ناجائز ہے اسپر حاکم مارے تعجب کے اور بھی ہنستا رہ گیا۔

(۲) پچھلے ائمہ دین کے اس میں مختلف اقوال ہیں اور ایک ایک بزرگ سے کوئی کسی طرح نقل کرتا ہے اور کوئی کیسے۔ اور ایک ہی قسم کے دلائل سے کوئی کچھ لیتے ہیں اور کوئی کچھ۔ مثلاً سبل السلام میں خاوند کی عمر طبعی تک عورت کے تربّص کا ایک فتوے لاکر امام یحییٰ سے یہ نقل کیا ہے کہ لا وجہ للتربص جس سے یہ سمجھا گیا کہ عورت کو کچھ بھی انتظار کرنے کی وجہ نہیں۔ مگر جو دلائل امام یحییٰ سے منقول ہوئے انہی دلائل کی بناپر صاحب تعلیق مغنی مذہب صحابہؓ کی تائید کرتے ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ یحییٰؒ شائد اُسی تربّص کے منکر ہیں جو ایک دراز عمر تک کرایا جاتا ہی جبتک کہیں سے اُن کی اصل عبارت نہ دیکھی جائے۔ پورا پتہ کیا آئے۔ اور جس قدر صحابہؓ سے اسبارے میں ثابت ہوا جن ائمہ سے اُس کے موافق منقول ہے اس میں تو کوئی کلام نہیں۔ مگر باقی کسی قول کی کوئی سند نہیں ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ازالۃ الخفاء سے جو اس بارے میں نقل کیا گیا وہ بھی اسی صحابہؓ کے فیصلہ ناطق کی ترجیح اور توجیہ میں ہے اور بس کوئی اس میں مُعسر یا مجنون کی بیوی سے نظیر دیکر شاہ صاحب نے زوجہ مفقود کا نیا حکم نہیں نکالا۔ اور شاہ صاحب جیسے حکیم الامت اور مسلم مجتہد العصر جس مسئلہ کو چھیڑ کر اُس میں کوئی جدت روا نہیں کر گئے تو اب اور کون اُن سے بڑھیا دکھائی دے رہا ہے جو کر دیگا۔ ۵۲ اور کوئی کرے بھی تو پہلے جلوۂ فاروقی تو دکھائے لڑ لیا تمام بن جمال مثل رجال عمر للہ لیفعل حتی نسمع وننظر (یعنی پہلے اس زمانہ کو آدمی بھی تو لائے پھر کہے تو ہم دیکھیں کہ کیا کہتا ہے)

(۳) جو لوگ اپنے حقوق طلب اہل و عیال کو چھوڑ کر کہیں لاپتہ ہو جائیں اُنپر غصہ تو واقعی بڑا آتا ہے چنانچہ فیصلہ فاروقی کے واقعہ میں بھی تمیم داری عرصہ دراز تک مفقود الخبر رہنے کے بعد جب اُسوقت واپس آئے کہ اُن کی بیوی کا دوسری جگہ نکاح ہو چکا تھا تو عمرؓ نے اُنپر ناراضگی فرمائی۔ مگر اُنہوں نے عذر کیا کہ مجھے جن اُڑا لیگئے تھے یعنی اپنے اختیار سے کہیں نہیں رہا ہوں۔ لیکن جو لوگ کہیں جا کر اور نکاح کر بیٹھیں یا کسی اور جہت سے اُن کا پتہ چلے تو وہ مفقود الخبر کیسے اُن سے ستم پانے والے اُنہیں بے غیرت کہیں یا ظالم و نالائق وغیرہ سب بجا۔ اور اُن کی نسبت جو قانونی چارہ جوئی کریں وہ روا۔ اور حدیث لاضرر ولاضرار کے ضمن میں جو کچھ علماء نے لکھا مراد اُنکے برابر اہل ہیں اور مُعسر یا مُولی وغیرہ جو کچھ ہوں تو حکام اُن کا جو تدارک دیکھیں کریں اور جن کا کچھ بھی پتہ نہ چلے بلکہ سچ مچ کے مفقود الخبر ہوں تو اُن کی نسبت رجماً بالغیب کیا حکم لگایا جا سکتا ہے کیا جانیں کہیں دور جا پڑے ہیں یا مفقود یعقوبؑ کی طرح کسی پاس ہی کے کنوئیں میں گرائے ہوئے ہوں اور کیا خبر کسی طرح معذور ہیں یا محض بے غور یہی تو مفقود الخبر کا مُعسر وغیرہ معلوم الحال لوگوں سے بیّن امتیاز ہے جس سے ان کا انپر قیاس کرنا قیاس مع الفارق اور باطل ٹھیرتا ہے۔

(۴) یہی سمجھ لینا کہ چار سالہ میعاد اُس وقت اس لئے رکھی گئی تھی کہ اُن دنوں کسی کھوئے ہوئے کا پتہ اتنی مدت تک چل سکتا تھا اور اب اس کے اندر بھی مفقود الخبری کا کامل وثوق ہو سکتا ہے کئی وجہ سے درست نہیں ہے۔ اوّلاً یہ محض اٹکل بات ہے کسی روایت میں اتنی میعاد رکھنے کی یہ وجہ آئی معلوم نہیں ہوئی اور صحابہؓ کے وفور علم سے یوں متصور ہے کہ اگر بالفرض اُنہیں اس خاص مسئلہ میں سنت سے علم نہ ہو تو پانچ کی کمر کو اس طرح ادھورا رکھکر جو چار کو اختیار کر رہے ہیں تو ضرور وہ اس میں کسی طرح علیٰ وجہ البصیرۃ ہونگے۔ چنانچہ ایک توجیہ اس کی امام بیہقی سے منقول ہے کہ یشبہ ان یکون انما قالہ لبقاء الحمل اربع سنین (تعلیق مغنی ص ۲۲۷) یعنی چار سالہ میعاد اس واسطے فرمائی معلوم ہوتی ہے کہ اس مدت تک حمل باقی رہ سکتا ہے۔ ثانیاً اگر اس مدت کی کفایت پر نری نظر رکھکر یہ حکم جاری کیا ہوتا تو جب یہ مدت کافی نہ پڑی اور تمیم داری نے بعد میں بھی سر آنکالا تو پھر اس کو بدل سکتے تھے۔ لیکن صحابہؓ نے اس کو بدلا نہیں ایسے ہی رہی گما مر بیانہ۔ ثالثاً اب بھی کوئی ہو بہو تمیم کی طرح کا مفقود ہو تو اُس کا کیا پتہ جلدی ہو سکتا ہے؟ رابعاً اس وقت کسی کی خبر پانے کا پہلے زمانوں سے ممتاز ذریعہ ریل ہے یا ڈاک۔ مگر اوّل تو باوجود ان ذرائع کے ہوتے کسی کی موت اور زندگی تک کا پتہ نہ پا سکنا جیسا کہ اہل حدیث، ۵ رجنوری میں اس مذاکرہ کی تمہیدی سطور میں مندرج ہے ان وسائل کے ناکافی ہونے کی کافی دلیل ہے۔ دوسرے ریل کے ذریعہ کسی کا آنا جانا بھی ہو تو یہ کیا ضرور ہے کہ پتہ چل ہی جائے۔ یوسفؑ تک کیا کسی کی رسائی ہی نہیں ہوئی تھی کہ باپ کو اتنا بڑا فراق پڑا رہا۔ بلکہ اب تو جناب چالاکی سے اپنا آپ چھپانے کے بہت سے وجوہ بہسر آ سکتے ہیں اور آبادیاں ایسی گنجان ملتی ہیں کہ ایک ہی شہر کے کسی گوشے میں کوئی ہو رہے تو مدتوں مخفی رہ سکتا ہے اور کئی آدمی مشاہدے میں آتے ہیں جن کا کوئی ساری عمر پتہ نہیں پاتا۔ اور نہ اُن کے پچھلوں کو کوئی اُن کی

---

۵۱ ربیبہ بالغہ (یعنی جو رکم) کا نکاح سوتیلے باپ کے ساتھ جائز ہونا کس کس صحابی کا قول ہے سب کو معلوم ہے۔ کیا علماء ربانی بھی یہی فتوے دیتے ہیں (ایڈیٹر)

۵۲ مقلدین بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمارے امام سے بڑا کون ہے۔ جو ان کے خلاف کر سکے (ایڈیٹر)

خبر جاسکتی ہے۔ بعض عورتیں تو ایسی بھاگ نکلتی ہیں کہ اُن کے متعلقین اُن کی تلاش میں مرتے مرجاتی ہیں مگر اُن کا منہ کہیں قیامت ہی کو جا دیکھیں گے۔ ایک عورت کو میں نے پانچ چھ سال کے عرصہ میں اپنے ایک ہی ضلع بلکہ ایک ہی تحصیل میں تیسرے خاوند کے گھر آباد پایا پھر سُنا کہ اُس سے بھی گئی۔ نہ اس سے کسی پہلے خاوند کو کوئی اُس کا پتہ چلتا تھا۔ نہ نئے نکاح کرنے والوں کو کوئی اُس کا سابقہ حال کھلتا۔ کئی آدمی ایسی ہی بیویوں کی نالائقی کو پیچھے گھر بار چھوڑ نکلتے اور گمنام ہو جاتے ہیں۔ تب لگے وہ بیگناہ کس ملامت کے مستحق ہوئے۔ اور ڈاک کا یہ حال ہے کہ اچھے طبقوں کی خاص مراعات پر قطع نظر کئی دفعہ اس میں وہ بدعنوانیاں برتی جاتی ہیں کہ الامان! مہینوں بلکہ برسوں کسی کو اپنے نام کے خطوط کا کوئی پتہ نہ ملے اور رجسٹرڈ مراسلات تک دوسروں کے ہاتھ جا جا کر جھوٹی رسیدیں واپس لائیں اور خصوصاً جب کوئی بدنیت ہاتھ درمیان میں کام کر رہا ہو تو یہ سب آنکھوں دیکھا ہے نہ کسی کو پوری واقفیت ہوتی ہے کہ کوئی تدارک کرائے نہ ہر کوئی تدارک کا چارہ ہی پاتا ہے۔ اور یہی حال تاروں واروں کا ہے۔ پس ایسے ذرائع پر اعتماد کرکے اتنی جلدی کسی کی مفقود الخبری کا کامل چھوڑ ناقص بھی کیا وثوق پیدا کر سکتے ہیں۔

(۵) اب عام مستورات کے سر سے کوئی شرم ہی کی چادر زیادہ اُٹھ گئی ہے تو اُسے خدا سنبھالے۔ ورنہ خطۂ عرب کی نساء سے کوئی حفظ نفس میں نہیں بڑھکر ہو سکتیں۔ نہ ذرائع معاش کی کوئی یہاں کمی ہے۔ یہ کیا عذرات خام ہیں جن کی بنا پر ہمیں اپنا پرانا دستور اسلامی بدلنا پڑے۔

(۶) اگر ہمارے ان مذاکرات اور جدید قیاسات کا کچھ نتیجہ نکلا تو مفقود کی بیوی کے لئے نکاح ثانی کرنے میں صحابہ کی تحدید سے کوئی کم تحدید رکھی جائیگی یا ایسے ہی نامحدود چھوڑینگے؟ اگر تحدید ہوئی تو ہم مان اور فرما چکے ہیں کہ قیاس سے پیدا کیا ہوا کوئی امر شرعی حکم نہیں ہوتا۔ وہ تحدید شرعی نہ ہوگی۔ اور نامحدود چھوڑا تو پھر تو ایک تماشہ ہی بن جائیگا۔ ذرا آدمی ادھر ہوا اور بیوی دوسرے کے گھر آباد ہے اور کچھ اُدھر کو گیا ذرا دیر کرکے آیا تو بی بی صاحبہ کوئی مُہری فتوے لیتی ہوئی کبھی کی رخصت ہو چکی ہیں۔

(۷) آخری گزارش یہ ہے کہ مفقود الخبر تو نامعلوم الحال ہوئے اُن پر سوائے سوء ظن کے (جو شرعاً حرام ہے) کوئی کیا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ مگر اُن کی پیچھے رہنے والی بیویوں کا تو اکثر حال ہمیں روشن رہتا ہے۔ بجائے اس طرح اُن کی مرضی پر چلنے کے کوئی ہمیں آپنر مناسب سیاست بجلانے کا انتظام کرانا چاہئے۔ فاروق کو نہیں دیکھا کسی عورت کو ایک جوان کا گیت گاتی سنتے ہیں تو اُس جوان ہی کو وہاں سے نکال چھوڑا۔ جنابمن اگر عورتوں کا اس طرح زیادہ لحاظ کرنے پر ہم مائل ہوئے تو زنانہ معاملات کا پہلے سے بہتیرا بیڑا غرق ہو رہا ہے اور بھی رہی سہی کوئی کسر باقی نہیں رہیگی۔ والعصمۃ للّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

خاکسار ابو داؤد عبداللہ عفی عنہ از بہاولپور
(۱۲؍ربیع الاول)

جناب شاہ صاحب وارثی

جناب مولانا صاحب فاضل امرتسری ام فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کے شفقت قدیمانہ سے امید قوی ہے کہ اس مختصر مضمون کو بھی اخبار گہربار کے کسی کالم میں جگہ دیجہ ممنون ومشکور فرمادینگے۔

(اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲؍محرم ۱۳۳۳ھ کے صفحہ ۸ کالم ۳ میں قصبہ جائس ضلع رائے بریلی کے تذکرہ کے سلسلے میں جناب شاہ محمد شفیع صاحب وارثی کا بھی کچھ ذکر خیر کیا گیا تھا جس پر ہمارے مولانا شیر اسلام فاضل امرتسری مدظلہ اللہ تعالےٰ کو ایک چونک سی پیدا ہوئی۔ چنانچہ آپ اسی مضمون کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ شاہ صاحب اگر وہی ہیں جو گیروے کپڑے پہنتے اور سر ننگا رکھتے ہیں۔ تو ان شاہ صاحب کو میں جانتا ہوں۔ آپ خوش شکل اور خوش لباس رہتے ہیں اور ضلع اٹاوہ کے باشندے ہیں میرے سامنے ہمیشہ توحید وسنت کی تائید اور اس قسم کے بدعتی اور شرکیہ رسوم کی تردید کیا کرتے ہیں اور اچھے اچھے مشہور اہلحدیثوں (خصوصاً خاکسار اڈیٹر) سے شاہ صاحب کو بہت محبت ہے وغیرہ۔ اُس کے بعد جناب مولانا حکیم محمد عبیدالرحمٰن صاحب سفیر اہلحدیث کانفرنس بھی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۰؍صفر ۱۳۳۳ھ کے صفحہ ۱ کالم اول میں شاہ محمد شفیع صاحب نام کے مولوی سے دوستی کا اظہار فرماتے ہوئے نہایت زوردار الفاظ میں اُن کی خوش اعتقادی کے مداح ہیں۔ غرض ہر دو مضامین بالا کے دیکھنے سے صرف اس خاکسار ہی کو نہیں بلکہ یہاں کے تمام برادران موحدین کو ایک تعجب اور سکتہ سا ہو گیا ہے کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے جو صاحب اہلحدیثوں سے استقدر تنفر رکھتے ہوں کہ اپنی مجلس میں اہلحدیثوں کو اپاک کتّے کے لقب سے یاد فرماویں اور اہلحدیث کے سربر آوردہ علماء جناب مولانا اسمٰعیل صاحب شہید ومولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی ومولانا نواب صدیق حسن خان صاحب وغیرہم رحمہم اللہ علیہم کی توہین وتکفیر کریں۔ اور جن کی تحریک سے جناب مولوی احمد رضا خان صاحب مرادآبادی و دیگر علماء اہلحدیث جامع مسجد میں وعظ کہنے سے ہمیشہ کے لئے روک دئیے جائیں اور حافظ عبدالسبحان صاحب موحد متوطن قصبہ ہذا کو صرف انکار قیام و مولود پر سخت تکلیف پہنچائی جائے اور جنکو عرس ومیلاد سے ایسی دلبستگی ہو کہ اُس کے منکر کو ناپاک کتّے سے بھی بدتر جانیں تعجب ہے کہ وہ علماء اہلحدیث خاصکر جناب مولانا شیر اسلام قاطع شرک وبدعات ومولانا سفیر اہلحدیث کانفرنس سے محبت ودوستی رکھیں اور عرس ومزاروں کے شیرینی خوروں کی مذمت کریں۔ سمجھ میں بات نہیں آتی۔ خیال ہوتا ہے کہ جن شاہ صاحب کی خوش اعتقادی کے ہمارے دونوں فاضلان بزرگ معترف ہیں کوئی اور ہونگے۔ لیکن جب حلیہ اور لباس وغیرہ پر غور کیا جاتا ہے تو شک ہوتا ہے کیونکہ یہ حضرت بھی خوش شکل اور خوش لباس

رہتے ہیں اور ماشاء اللہ سر بھی منگار کھتے ہیں اور اصلی اٹاوہ کے باشندے بھی ہیں۔ اُن کے ایک پیر بھائی کے پاس خاص اُنہیں کے قلم کا لکھا ہوا ایک نوشتہ موجود ہے جس میں آپ اپنے کو اٹاوی لکھتے ہوئے پیر بھائی کو دلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت عطا فرما رہے ہیں جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے:۔

فقیر حاجی شفیع احمد المعروف بہ محمد شاہ وارثی اٹاوی کہتا ہے کہ مجھکو مرشد پاک سیدنا حاجی وارث شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے اجازت دلائل الخیرات شریف کے پڑھنے کی دی بماہ ذی الحجہ ۲۲ھ میں۔ اور فقیر اجازت دیتا ہے اپنے برادر طریقت .... کو الخ

آپ زیادہ تر دہلی اور کانپور تشریف لیجایا کرتے ہیں۔ عبد الصمد نامی دہلی میں کوئی شاہ صاحب ہیں جن کے مسکن پر آپ کا قیام ہوتا ہے۔ کانپور میں آپ کے ایک بھائی ممتاز احمد نامی ولایتی پارچوں کے اجنٹ ہیں۔ علاوہ اس کے ہردوئی۔ سندیلہ مہوبہ وغیرہ کی طرف بھی اکثر آپ دورہ فرمایا کرتے ہیں۔ واللہ ہم لوگوں کی پریشانی کی کوئی حد نہیں خدا کرے جن شاہ محمد شفیع صاحب کی نسبت ہمارے ہر دو فاضلان بزرگ تحریر فرماتے ہیں کوئی اور ہوں لیکن اندیشہ ہے لہذا خاکسار اپنی نیز تمام برادران اہلحدیث کی پریشانی رفع کرنے کی غرض سے جناب شاہ صاحب کی خدمت بابرکت میں چند امور مندرجہ ذیل کا استفسار کرتا ہے کیا جناب شاہ محمد شفیع صاحب امورات مستفسرہ سے انکار فرماکر دل مضطر کو تسکین فرماوینگے؟ دیدہ باید۔

امورات دریافت طلب یہ ہیں۔

(۱) کیا آپ قصبہ جائس تشریف لاتے ہیں اور مسلسل قیام فرماکر رجبی کے جلسوں میں شرکت فرماتے ہیں؟

(۲) کیا آپ نے سونا شہید۔ روشن شہید۔ حکیم شہید میر صاحب کی درگاہ۔ پیر حبیب دیوان شہید۔ شیخ عبداللہ شہید وغیرہ بزرگوں کے مزارات پر عرس جیلا دیا ہے؟

(۳) کیا آپ نے بالہ شاہ لال محمد والے کے احاطے کے اندر ایک پختہ مزار پر عرس و میلہ کرنے کا ارادہ فرمایا تھا

مگر جب ہندؤں نے یورش کی تو باز آئے۔ وغیرہ

(خیرخواہ اسلام عبد الصمد خان عفی عنہ خریدار ۲۵۲۵ متوطن مرانپوری ضلع سلطان پور حالوارد قصبہ جائس)

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۳ مؤرخہ ۱۲ر صفر

از مولوی ابو داؤد محمد عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ جامع مسجد بھاولپور

(۱) قرآن وحدیث اور آثار صحابہؓ سے یہ صریحاً ثابت ہے کہ نماز کی ادائگی ایمان و اسلام ہے اور اُس کا چھوڑنا کفر۔ اسلئے حدیث بين العبد وبين الكفر ترك الصلوٰة کا مضمون بمطابق ان شواہد کے یہ ہوگا کہ آدمی کو کفر سے مربوط کرنے کی چیز ترک صلوٰۃ ہے والتقدیر ترکھا رابط بینھما۔

(۲) یہ معنے بھی ہوسکتا ہے کہ گو آدمی مدعی اسلام اور کفر سے انکاری ہو مگر فیصلہ کن حکم اُس میں اور اُس کفر میں ترک صلوٰۃ ہے چنانچہ یہ ترک ہو تو وہ کفر ہی سے لاحق ہوگا۔ یہ معنی اگرچہ بين العبد وبين الاسلام الصلوٰة کے جملے سے بھی ادا ہوسکتا تھا مگر بظاہر بین بین کا لفظ جس بنا پر بینیت کا موہم کہ وہ اسلام اور آدمی میں تھوڑی دیر کے لئے بھی منظور نہ فرمائی گئی اسلئے بجائے اس کے یہی جملہ مختار ہوا۔

(۳) یہ دلچسپ توجیہ بھی ہوسکتی ہے اور خیال پڑتا ہے کہ حضرت شیخ الکل دہلوی بھی تقریباً یہی فرمایا کرتے تھے کہ کفر جو کئی مدارج رکھتا ہے اس کے کمال اور آدمی کے درمیان ترک نماز کا واسطہ ہے واللہ اعلم۔

جواب مذاکرۂ علمیہ نمبر ۳ مؤرخہ ۱۲ر صفر

خاکسار کے نزدیک حدیث بين الرجل وبين الكفر ترك الصلوٰة کی تقدیر اور معنی یہ ہیں ای الذی يمنع من كفره كونه لم يترك الصلوٰة (یعنی جو چیز انسان کو اُس کے کفر سے منع کرتی ہے وہ نماز کا نہ چھوڑنا ہے) فاذا ترکھا لم يبق بينه وبين الكفر حائل (پس جس وقت اُس نے نماز ترک کر دی نہیں باقی درمیان اُس کے اور درمیان کفر کے کوئی حائل بل دخل فيه (بلکہ وہ شخص کفر میں داخل ہوگیا)

پس اس تقدیر عبارت سے حدیث کے مطلب بالکل صاف ہوگئے* کہ ترک صلوٰۃ سے انسان کفر میں داخل ہوجاتا ہے اور اقامۂ صلوٰۃ دخول فی الکفر سے مانع ہے هكذا قال النووی"

(خاکسار خادم العلماء سجاد حسین از مین پوری)

جواب مذاکرۂ علمیہ نمبر ۶ مؤرخہ ۱۹ر ربیع الاول

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا۔

مذاکر مذکور کی پیش کردہ آیت میں لزوم اشکال صرف اس تقدیر پر ہے کہ اَنْ کو مصدریہ کہا جاوے لیکن اگر مصدریہ ہی نہ مانا جاوے خواہ اس وجہ سے کہ اَنْ مصدریہ امر اور نہی پر داخل ہی نہیں ہوتا کما هو مذهب جماعة من النحاة۔

خواہ اس سبب سے کہ یہ اَنْ مفسرہ ہے کما فی الجلالین والکشاف والبیضاوی۔ (۲۵۱)

یا اس لئے کہ زائدہ ہے کما فی قوله تعالیٰ وَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ تو کوئی اشکال نہیں۔

اور سراج المنیر میں فرمایا کہ یہ اَنْ محل رفع میں خبر ہے مبتدا محذوف کی وھو ھو

اور بعض نے کہا کہ محل نصب میں ہے اور لا صلہ ہے۔ کما فی قوله تعالیٰ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ

اور بعض نے حَرَّمَ رَبُّكُمْ پر وقف کرکے کلام کو تمام سمجھا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عَلَيْكُمْ پر وقف ہے اور اَنْ معمول ہو اُوصيكم محذوف کا واللہ اعلم (خیر الدین احمد از سرسہ ضلع حصار)

ایڈیٹر۔ مذاکرات میں ایسی بات کہنی چاہیئے جو جواب پسندیدہ ہو۔ کسی سے نقل ہو یا اپنی ایجاد مگر یہ نہ ہو کہ صرف نقل اقوال پر قناعت ہو ورنہ بسا اوقات بے معنی طوالت کا خوف ہے۔

* مگر حدیث بھی تو بنگئی ورنہ نہیں (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۰۰۔ شیعوں سے سُنیوں کا نکاح جائز ہے۔ لڑکی شیعہ اور مرد سُنی۔ یا مرد شیعہ اور لڑکی سنت جماعت ہو۔ ترکہ سنت جماعت کا شیعہ کو یا شیعہ کا سنت جماعت کو بموجب شرع شریف پہنچتا ہے یا نہیں دلیل کے ساتھ تحریر فرمائیے۔

(راقم محمد صدیق علی از نگینہ محلہ سید واڑہ)

ج نمبر ۱۰۰۔ جائز ہے۔ ترکہ بھی جائز ہے گو شیعہ سخت غلطی میں ہیں مگر اُن کا اختلاف اہل سنت کے ساتھ اختلاف دینین نہیں بلکہ اختلاف مذہبین ہے۔ اختلاف دینینؔ ہوتا ہے جس میں بنار دین میں مخالفت ہو۔ بنار دین الہامی کتاب ہے۔ شیعہ قرآن شریف کو مانتے ہیں اس لئے بنار دین میں مختلف نہیں۔ ہاں جو موجودہ قرآن کو بے اعتبار کہیں اُن مخبوط الحواسوں کا دین ہی کیا اور اسلام ہی کیا اُن سے نہ نکاح درست ہے نہ ترکہ بلکہ وہ مثل دیگر (۲۵

منکرین کے ہیں بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ۔

س نمبر ۱۰۱۔ زید ایک دوکاندار ہے اُس کے پاس عمرو نقدی سودا لینے آتا ہے تو اُس کو زید بازار کا نرخ پورا دیتا ہے۔ اور جس وقت بکر سودا لینے آتا ہے تو اُس کو بازار کے نرخ سے کم دیتا ہے۔ مثلاً گندم کا نرخ بازار میں ۲۰ سیر فی روپیہ ہے مگر جب زید کے پاس عمرو گندم لینے آتا ہے تو اُس کو ایک روپیہ نقدی ۲۰ سیر گندم دیتا ہے لیکن جس وقت زید کے پاس بکر گندم لینے آتا ہے تو اُس کو ایک روپیہ اُدھار پر ۱۶ سیر فی روپیہ دیتا ہے تو اس صورت میں ایک روپیہ نقدی کے مقابلہ میں اُدھار پر ۴ سیر فی روپیہ کم دیتا ہے تو یہ چار سیر کی کمی سود ہوگی یا نہیں۔ اگر یہ سود نہیں تو کن دلائل سے جائز ہے (یا ناجائز)

(خریدار اخبار ع۳۶۳۹ غلام محمد ٹھار متصل گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

س نمبر ۱۰۲۔ آجکل جو دوکاندار بازار سے چیزیں خرید کر محلہ کی دکانوں میں فروخت کرتے ہیں اس طریقہ پر کہ بازار (منڈی) سے سستا لیتے ہیں اور اپنی دوکان پر مہنگا بیچتے ہیں۔ مثلاً بازار سے دس سیر چیز خرید کر دوکان پر ۸ سیر فی روپیہ بیچتے ہیں۔ اور اُس چیز کا نرخ بازار میں ۱۰ سیر فی روپیہ ہی ہے۔ اس حالت میں اُن کا بازار کے نرخ سے نقدی پر کم دینا جائز ہے یا سود ہے۔ ہر دو مسائل کا جواب تسلی بخش عنایت فرماویں۔

(ایضاً)

ج نمبر ۱۰۱ و ۱۰۲۔ دونوں صورتیں جائز ہیں نیل الاوطار جلد ۵ صفحہ ملاحظہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بھاؤ بتلانے میں دغا نہ کرے بلکہ صاف صاف کہے۔ یعنی یہ نہ کہے کہ منڈی میں بھی یہی بھاؤ ہے میں نے اس میں سے دیا ہے وغیرہ۔ بلکہ صاف کہے یہ بھاؤ دونگا۔ خریدار کی مرضی ہو لے یا نہ لے۔

(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۰۳۔ ایک شخص جس کی زبان سے حرفوں کی ادائگی زبان کی لکنت یا ناک میں سے آواز نکلنے کی وجہ سے نہ ہوتی ہو اور وہ کسی کی سمجھ میں مشکل سے آتا ہو اور بہرا بھی ہو تو ایسا شخص پیش امامی کے لائق ہو سکتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ اس گاؤں میں اس شخص سے قابل شخص بھی موجود ہیں اور رئیس دوسرا عالم پیش امامی کے لئے رکھنے کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔

(از سنگرول پیر۔ اکولہ)

ج نمبر ۱۰۳۔ قرآن مجید کو صحیح طریق سے پڑھنے کا حکم قرآن و حدیث میں آتا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وغیرہ۔ نیز سامعین شریک جماعت کو صحیح قرآن سنکر بسا اوقات تذکیر بھی ہوتی ہے۔ اس لئے حکم ہے لیئمکم اقرءکم لکتاب اللہ زیادہ قرآن پڑھنے والا امامت کرایا کرے۔ اس لئے امام ایسا شخص ہونا چاہیئے جس میں یہ اوصاف ہوں کہ اُس کی قرأت ترتیل سے ہو جس سے سامعین متاثر بھی ہوں۔

س نمبر ۱۰۴۔ بعد نماز فریضہ کامل درود شریف پڑھکے الّٰلھم انت السلام پڑھیں یا درود شریف ترک کرکے فقط الّٰلھم انت السلام سے شروع کریں۔ درود شریف قبل پڑھنے کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح ہو تو بیان کریں۔

(خاکسار قاضی غلام محی الدین خریدار اہلحدیث ع۲۵۲ از کمبرلی سوتھ افریقہ)

ج نمبر ۱۰۴۔ اوراد مسنونہ کے لئے یہ طریق ہے کہ جو ورد کسی مقام پر ثابت ہو وہی مسنون ہے دوسرا نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک شخص نے چھینک مار کر اللھم صل علی محمد کہا تو ابن عمر نے کہا اس موقع کے لئے ہمکو درود نہیں سکھایا گیا بلکہ الحمد للہ سکھایا گیا ہے۔ اس روائت کے مطابق بعد نماز متصل وہی دعا پڑھنی چاہیئے۔ جس کا ثبوت ملتا ہے یعنی اللھم انت السلام درود کی فضیلت بجائے خود ہے مگر وقت مناسب وہی ہے جو بتلایا گیا۔

س نمبر ۱۰۵۔ ایک شخص کے ذمہ ظہر قضا باقی ہے عصر کے وقت جماعت میں شامل ہو کر عصر ادا کی۔ اور بعد ظہر قضا پڑھنی چاہی۔ اُس وقت حاضرین مسجد مانع ہوئے کہ اے بھائی عصر کے بعد سجدہ حرام آیا ہے مگر دلیل ندارد۔ باعث اس بات کا خلاصہ کتاب و سنت سے دیں اور یہ بھی ظاہر کریں کہ قضا شدہ ظہر کون سے وقت میں ادا کرے (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۵۔ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے حدیث میں منع آیا ہے بعض علماء نے قضا کو اُس سے مستثنےٰ کہا ہے مگر میری ناقص تحقیق میں احسن طریق یہ ہے کہ امام عصر کی نماز پڑھ رہا ہے تو مقتدی (جسکی ظہر قضا ہوئی ہے) ظہر کی نیت کرکے امام مذکور کے پیچھے کھڑا ہو جائے۔ بعد ادائے ظہر عصر پڑھ لے۔ امام اور مقتدی کی نیت کا تخالف مضر نہیں جیسا کہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ نفل پڑھتے تھے اور مقتدی فرض۔ دونوں کی نیت متغائر تھی۔ ائمہ میں سے امام شافعی جائز دیتے ہیں کہ عصر کے امام کے پیچھے ظہر کی نیت کرکے پڑھ سکتا ہے اگر عصر کی جماعت نہ ملی ہو تو بھی ظہر کی نماز پہلے قضا پڑھکر عصر کی پڑھے تو بہت انسب ہے اور اگر بعد مغرب کے پڑھے تو بھی جائز ہے۔ (باقی آئندہ)

متفرقات

غریب فنڈ از میاں مولا بخش صاحب سوداگر چرم امرت سر ۵؎ از شیخ فیض محمد صاحب پٹیالہ عہ ۔ از حکیم حبیب الرحمان صاحب حسین پور ضلع مظفر نگر ۲ر ۔ از فتوے فنڈ عہ ۔ سابقہ ۵ از مُنشی عبد الوہاب ازگلاب محمد طالبعلم بنارس مدرسہ سعیدیہ (سائل) عہ محمد ذکریا طالبعلم دہلی مدرسہ ریاض العلوم (سائل) عہ مولوی حبیب اللہ مرزا آگوکیا ضلع سیالکوٹ (سائل) عہ محمد عثمان بانکی پور سنگی مسجد (سائل) عہ شاہ محمد طالبعلم بنارس مدرسہ سعیدیہ (سائل) عہ مولوی علی احمد سائیں ضلع پٹنہ (سائل) عہ محمد امین طالبعلم مدرسہ سعیدیہ جالندہر (سائل) عہ ربیگو میاں طالبعلم کلیا نپور ضلع چمپارن (سائل) ۸ر شیخ عبد الصمد کلکتہ ہرکٹالین (سائل) عہ میزان داخلہ ۱۰ میزان کل ۹ عہ

۹ صحاب نامبردگان کو اخبار جاری کیا گیا قیمت حسب قاعدہ غریب فنڈ للہ عہ ۔ باقی ۱۲ عہ جمع فنڈ (اللھم زد فزد) کرکے ساٹھ

کرتپن کی اہلیہ عرصہ تک بیمار رہکر فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ (صدر الدین موضع گھنئے کے ضلع گورداسپور) میرا باپ مسمی نتھو بٹا نیک موحد تھا بیل گاڑی کے نیچے دبکر فوت ہوگیا انا للہ (احمد دین از موضع ترج ضلع امرت سر)

افسوس ہے مولوی مولا بخش صاحب نوجوان فوت ہوگئے خدا اُن کے بوڑھے والد کو صبر جمیل عطا کرے۔ (عبد العلیم از پانکا ضلع مالدہ۔ بنگال)

مصائب و آلام سے محفوظ رکھے آمین۔

اصلاح اہلحدیث ہمارے ناظرین بلکہ یوں کہئے کہ مالکان اہل حدیث اچہونڈر لیتے ہیں۔ کہ اہل حدیث کو شکل کتاب ہندسے لگائے جائیں۔ یعنی سالانہ ہندسوں کا اتصال ہو نیز اسکے ہر پرچے کے ساتھ شروع میں فہرست مضامین ہوا کرے انشاء اللہ آیندہ اسکا اہتمام کیا جائیگا مسلسل ہندسے درمیان میں ہونگے۔ چونکہ رواں جلد کے ۱۵ نمبر گزر چکے ہیں جن کی مجموعہ صفحات (۲۴۰) ہیں اسلئے اس پرچہ کو نمبر ۲۴۱ سے شروع کیا گیا ہے فہرست آئندہ پرچے سے درج ہوا کریگی انشاء اللہ۔

اہلحدیث کانفرنس
کا
سالانہ جلسہ
بمقام علیگڈھ
۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہوگا۔

اس دفعہ پروگرام جلسہ میں تقسیم ہوگا کیونکہ بعض کے پروگرام میں بہا اوقات تغیر کرنا پڑتا ہے جو غیر موزون ہے علی گڈھ جو ہندوستان میں علمی شہرت اور وقعت رکھتا ہے کسی سے مخفی نہیں اس لئے احباب اہلحدیث کو اس جلسے میں غیر معمولی جمعیت سے شریک ہونا چاہئے میرا پختہ خیال ہے کہ اصحاب اہلحدیث کانفرنس کو اپنی خاص طرح کی مجلس جانتے ہیں اور اُن کو ایسا ہی جاننا چاہئے اس لئے اُن کو یہ خیال ہوگا کہ ہمیں خاص دعوت نہیں آئی بلکہ وہ یہی اعلان یا اس کے سوا جس ذریعہ سے بھی اُن کو خبر ہوجائے وہ کافی سمجھینگے ہاں اپنی اپنی علاقہ کے معززین کی فہرست مہربانی کرکے بھیجدیں جنکو آپکے خیال میں خصوصیت سے خطوط جانے چاہئیں تو یہ کام البتہ کرنے کا ہے جسکی ہمیں اپنے ناظرین سے امید ہے (ابو الوفاء)

پنجاب میں سکھوں کیا اشاعت اسلام سکھ قوم بڑی بہادر اور قابل توجہ ہے اس قوم کی ابتدا مسلمانوں سے بہت قریب تھی مگر ہندوانہ رسم و رواج نے انکو مسلمانوں سے ہٹا کر ہندوؤں کے زیادہ قریب کردیا حالانکہ اس قوم کی سب سے بڑے گرو باوا نانک جی مسلمان بزرگوں سے بہت مانوس تھے ہم اس قصور کا اعتراف کرتے ہیں کہ علماء اسلام نے اس قوم میں اشاعت اسلام کا خیال نہ کیا تو خدا نے انہی میں سے ایک شخص سورن سنگھ کو شیخ محمد یوسف بناکر سکھوں میں اشاعت کا کام اسکے سپرد کردیا ہماری دل آرزو ہے کہ خدا اس بہادر قوم کو عرب اور پٹھان بہادروں کیطرح اسلام جیسے بہادر مذہب سے بہرہ ور کرے۔ شیخ محمد یوسف صاحب گو مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں مگر ہم تو اپنے اصول کے پابند ہیں کہ مشترک کام میں ہم ایک ہیں اسلئے ہماری دعا ہے کہ خدا شیخ صاحب موصوف کو اس مہم میں کامیاب کرے آمین

جنازہ غائب نہایت ہی رنج کا اظہار ہے کہ ہمارے دوست مولوی نور محمد صاحب امرتسری کے کنبے میں طاعون نے بہت نقصان پہنچایا۔ داماد اور کئی ایک آدمی مرگئے - ۱۲ر فروری کو لڑکی بھی ایک شیر خوار بچہ چھوڑ کر فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ غفر اللہ لہم (اڈیٹر)

ناظرین سے التماس ہے ان سب مرحوموں کیلئے جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہم وارحمہم

اظہار تکلیف اور طلب دعا ہمارے دوست مولوی محمد صاحب دبکاری از موضع بڑھپور ڈاکخانہ امریا ضلع پیلی بھیت اپنی سابقہ راحت اور لاحقہ مصیبت کا مفصل بیان کرکے اہل حدیث برادران سے امداد اور دعا کے طالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب

انتخاب الاخبار

مقدمہ سازش دہلی کا آخری فیصلہ پنجاب چیفکورٹ نے حسب ذیل کیا ہے:۔

امیر چند۔ اودھ بہاری اور بالمکند کے مقدمات میں دہلی کے سشن جج کا فیصلہ یعنی سزائے موت کو بحال رکھا۔ بسنت کمار بسواس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی بجائے پھانسی کی سزا دیگئی۔ چرنداس کو جسے سشن جج دہلی کی عدالت نے چھوڑ دیا گیا تھا چیفکورٹ نے اُس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی۔ بلراج اور ہنومنت سہائے کو سابقہ سزا حبس دوام کی بجائے سات سات سال بعبور دریائے شور کر دیگئی۔

دہلی میں ۱۰ر فروری کو ایک بم پھینکا گیا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ کچھ نقصان نہیں ہوا۔

بیگم صاحبہ بھوپال نے میدان جنگ کے مسلمان زخمی سپاہیوں کے لئے پانچ سو نسخے قرآن شریف کے بھیجے ہیں۔ (۲۵۴)

اخبار نیر ایسٹ لندن کا نامہ نگار تبریز اپنی دس نومبر کی چٹھی میں لکھتا ہے کہ یہاں روسیوں نے پانچہزار سپاہیوں کی جمعیت سے جرمن آسٹروی اور ترکی قونصل خانوں کا محاصرہ کرکے ترکی اور آسٹروی قونصل کو گرفتار کر لیا لیکن جرمن قونصل بھاگ کر امریکن قونصل خانہ میں پناہ گزین ہوگیا۔

ترکی جنگی جہاز بریسلا نے مقام یالٹا (واقعہ کریمیا) پر گولہ باری کی اس کے جواب میں روسی جنگی جہازوں نے طرابزون (ترکی بندرگاہ) پر گولہ باری کی۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں نے دو انگریزی تجارتی جہازوں کو غرق کر دیا۔

حضور وائسرائے ہند بصرہ تشریف لیگئے تھے جہاں انہوں نے مربیشیوخ سے ملاقاتیں کیں۔ اور بعض کو خطابات بھی دئے۔ بصرہ کے برطانوی سوداگروں نے ایڈریس دیا۔

رومانیہ نے اعلان کیا ہے کہ باوجود اجتماع افواج اُس کی غیر جانبداری میں فرق نہیں آئیگا۔

بلقان کی ریاستوں نے امریکہ کے کارخانجات اسلحہ کو خرید کر اسلحہ کے لئے بڑے پیمانہ پر درخواستیں بھیجی ہیں۔

برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ قیصر جرمنی بڑی تیزی کے ساتھ ولہلم شافن (مشرقی پرشیا) کو روانہ ہوگئے۔

جرمنی میں تمام ذخائر غلہ پر گورنمنٹ نے خود قبضہ کر لیا ہے اور لوگوں میں خوراک خود تقسیم کرتی ہے۔

جرمنی میں سونے کی نمائش قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے جبکہ لوگوں سے استدعا کی جائیگی کہ اخراجات جنگ پورے کرنے کے لئے اپنا طلائی زیور حوالہ کریں۔

یونان کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ چار نباہ کن کشتیوں نے دردانیال پر گولہ باری کی۔

انگریزوں نے مصر میں بعض عجیب وغریب لوہے کی کشتیاں گرفتار کی ہیں جن میں بیٹھکر ترک نہر کو عبور کرنا چاہتے تھے۔ ان کشتیوں میں صحرا کو عبور کرنے کے لئے پانی لایا گیا تھا۔

ایک جرمن سوشلسٹ اخبار گوتھا کو گورنمنٹ جرمنی نے اس لئے بند کر دیا ہے کہ اُس نے ایک مضمون میں قیصر جرمنی پر حملہ کیا تھا۔

ہنگری کے بہت سے نمائندوں نے وزیر اعظم آسٹریا سے درخواست کی ہے کہ صلح کرانے کی کوشش کریں۔

روسی آسٹریا ہنگری میں درہ ڈکلا کی جانب حملہ کر رہے ہیں۔ بکووینیا سے واپس ہو رہے ہیں اور دہ انڈوک پر جرمنوں اور آسٹریوں کے حملوں کو روک رہے ہیں۔

پولینڈ میں جرمنوں کے حملے ناکام رہے ہیں اور وہ روسیوں کی صف کو نہیں توڑ سکے۔

مشرقی پرشیا میں روسیوں کو پسپا ہونا پڑا تاکہ وہ روسی حدود میں پہنچکر از سر نو روسی سپاہ کو مرتب کریں۔

روسی پوزسلی (آسٹریا) کے قلعہ کا محاصرہ کر رہے ہیں۔ اور جرمن اس کی کمک کے لئے فوجیں بھیج رہے ہیں۔

جرمنی نے سواحل برطانیہ کی ناکہ بندی کا اعلان کیا ہے۔ اس پر غیر جانبدار ممالک میں نامہ و پیام ہو رہے ہیں۔

سلطنت انگریزی نے ۳۲ ہزار بحری افسر اور سپاہی بھرتی کئے ہیں جس سے انگریزی بحری سپاہ کی تعداد ۲½ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

بلجیم کے تمام گرجوں میں پوپ روم کے حکم سے امن قائم ہونے کے لئے دعا مانگی گئی۔

مسٹر ایسکوئتھ (وزیر اعظم انگلستان) نے اعلان کیا ہے کہ چار فروری تک انگریزی فوج کا کل نقصان ایک لاکھ چار ہزار کا ہوا ہے۔

مغربی میدان جنگ واقع فرانس و بلجیم میں متحدہ افواج مستقل مگر بہت دھیمی رفتار سے پیشقدمی کر رہی ہیں۔

اخبار مانچسٹر گارڈین میں پیٹروگراڈ دار السلطنت روس کا ۱۰ر جنوری کا ایک تار شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ طفلس (دار الخلافہ صوبہ کوہ قاف) سے جو خبریں آئی ہیں اُن کے بموجب ساری کمیش اور اردہان میں ترکوں نے سات ہزار روسی سپاہی گرفتار کئے ہیں۔

قسطنطنیہ میں حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا تھا:۔

ترکی افواج نے سرائے کمش پر خونریز جنگ کے بعد فیصلہ کن فتح حاصل کی ہے۔

۲۵ر دسمبر سے ۴ر جنوری تک ترکوں نے ۸ ہزار قیدی۔ ۸ توپیں۔ ۳۰ تیز کار توپیں اور بہت سا سامان جنگ و آلات حرب گرفتار کئے ہیں۔ (مانچسٹر گارڈین ۵ر جنوری)

ahmadimuslim.de

مومیائی

۲۳/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ لہذا جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ر۔ آدھ پاؤ ۶ روپے۔ پاؤ بھر ۱۰ روپے۔ مع محصول ڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب بنارس سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بنام و پتہ ذیل بہت جلد روانہ فرمادیں۔ واقعی آپکی مومیائی از حد مفید ہے۔ (۵ر جنوری ۱۹۱۵ء)

جناب عبدالحق صاحب اکبرپور ضلع گیا سے رقمطراز ہیں:۔ میں نے دو چھٹانک مومیائی آپ سے سال میں منگایا تھا۔ اور ایک چھٹانک تو بادہ کے تھانہ پر اپنے دوست کے نام سے منگایا تھا۔ دونوں آدمی بہت فائدہ حاصل کیا۔ اب دو چھٹانک ہمارے دوست جناب قائم حسین صاحب کانسٹبل تھانہ ...... کے نام سے روانہ فرمائیں (۱۷ر جنوری ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید اور کارآمد کتابیں

۳۷/۵۲

حمائل شریف معرا ۱۳ر } نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی نفیس لفظ لفظ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی دی گئی ہے۔ اخیر میں سورتوں۔ سیپاروں۔ رکوعات و آیات کے اعداد و شمار درج ہیں۔ تقطیع اوسط۔ سفر و حضر دونوں میں کارآمد ہے۔ بوڑھوں۔ بچوں۔ عورتوں کے لئے نہایت مفید۔ مع محصول ۱۳ر

سفری جیبی مترجم حمائل شریف } یہ حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے۔ نہایت خوشخط صحیح ترجمہ۔ کاغذ۔ چھپائی عمدہ۔ ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے۔ مع محصول ۱۲ر

لیکچرار } واعظوں۔ مقرروں۔ ایڈیٹروں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ تقریر یا وعظ میں رکاوٹ کیوں ہوتی ہے۔ سپیکر کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ان کے مفصل بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتائے گئے ہیں ۱۲ر

کریم اللغات جدید۔ ابتدائی جماعتوں کے طلباء کے لئے خصوصاً اور اردو دان اصحاب کے لئے عموماً نہایت کارآمد ہے۔ طرز جدید۔ علاوہ محصول ۶ر

دنیائے اسلام اور عیسائیت } اسلام نے کس طرح ایک ہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہات سے خوب مصائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج ۶ر

سلطنت برطانیہ اور اسکا مستقبل } ایک جاپانی پروفیسر مورخ نے اس عنوان سے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات پر نظر کرتے ہوئے آنے والے پرآشوب زمانے کا تبصرہ کیا ہے۔ ۴ر

علم طب کا نچوڑ } طب اور ڈاکٹری کے بہت سے چیدہ اور چوٹی کے مسائل اور مجربات درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید و قابل قدر رسالہ ۶ر

علاج النسوان۔ عورتوں کی تمام مخصوص بیماریوں کی کیفیت اسباب و علامات۔ اور علاج درج ہے۔ ہر گھر میں ہونی چاہئے ۶ر

ترکی کی مسلمان عورتیں } ترکی عثمانیہ کی ہر قوم مسلمان۔ عیسائی اور یہودی وغیرہ مستورات کے رسم و رواج اور تا جدید حالات اصلی قیمت ۸ر رعایتی قیمت صرف ۱۳ر

فاطمہ علیہ خانم } زمانہ حال کی سب سے بڑی عالمہ۔ فاضلہ ترکی خاتون کی زندگی کے دلچسپ و سبق آموز حالات رعایتی قیمت ۱۰ر

بشارت فاطمہ۔ ایک دلچسپ کتاب جس میں ایک عیسائی لیڈی کے مشرف باسلام ہونے کی تفصیلی کیفیت درج ہے ۴ر

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر } ہستی باری تعالیٰ کے متعلق جدید زمانہ اعتراضات کا دندان شکن جواب ۳ر

اسلام اور علماء فرنگ } اسلام کی عظمت و صداقت پر یورپین علماء و فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۳ر

ملنے کا پتہ **منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

مسلمان صحابی۔ [illegible] ۲ر داستان عرب [illegible] سیاہ [illegible] تحقیقات ۱۰ر [illegible]

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد ۱۲/۱

یعنی حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات میں فنا ہو چکے تھے لیکن بہ ہمہ کمال نبی ہی جن کو جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی۔ جنکو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا۔ اور جنگ سے تائب ہو گیا جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کو خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی بیعت سے شیوعالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافض سے سنی ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ جو حج بیت اللہ کو راستہ میں انگریزوں نے آپکو دعوت دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے۔ جن کے ہاتھ پر ایک ہندو سچا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دو روپے (عمر)

ملنے کا پتہ منیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین گجرات

اشتہار عام ۳/۱۰

ہماری دکان میں لونگی و کھیس سوتی۔ ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبان کو پہننے کا واسطے لونگی یا کھیس درکار ہو۔ وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں

اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی۔ المشتہر

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

(۲۵۶)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۳/۴

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو کر ضعف دماغ اور حرارت کو دفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عمر طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ تمام اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عہ حبوب لونا سیر ھر قسم۔ بادی۔ آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہیں۔ عہ

سرمہ مقوی چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عہ

دوائی چار دمش ھر قسم۔ اس دوائی کے استعمال کرنے سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے۔ کہ خارش کے زخم ہو گئے ہوں تو ... دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی ...

ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

الفاروق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مؤلفہ علامہ شبلی عہ

سیرت البخاری۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری عہ

الفوز العظیم۔ قرآن کریم کی قسموں کی حکمت کا مفید رسالہ ۳/

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ بحث ۲/

ثمرات تناسخ۔ تناسخ کے نتائج قابل دید رسالہ ۳/

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ۔ اسلامی عبادت کی فضیلت ۲/

مولود شریف کے سچے واقعات

جو کہ سب مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات بہم اوران کو نہیں دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث امرتسر کا

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم کر سکیں۔ قیمت مع محصول ۴ فی نسخہ اسکے علاوہ کل ۸ عدد کے نسخے

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳/

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام ۱/

سرکوب بدعت۔ بدعات کا رد ۱/

نہل طالب۔ اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ ۳/

اسلام کی تاریخ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات اسباق کی شکل میں بچوں کیلئے مفید ۱/

اسلام اور برٹش لاء۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے۔ کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح اور آسائش ہے ۱/

ہدایت الزوجین۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ۱/

کلمہ طیبہ۔ اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی تفصیل اور تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی ہے ۱/

شریعت و طریقت۔ ہر دو کا بیان ۱/

ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

(چیشمہ ... پرنٹنگ ورکس لاہور میں دھنا کرمان گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط۔

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

نمبر ۱۷ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	صہ ر
روسا و جاگیرداران سے 〃	للعہ ر
عام خریداران سے 〃	بلعہ ر
〃 ششماہی	عہ ر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
〃 ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
ہمارے علماء کرام	۱
اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ	۴
متفرق سوالات	۴
قادیانی مشن	۵
انجمن اخوان الصفا	۶
ہندوستان چار بلاؤں میں	۶
ایک عجیب افترا	۶
نبوت	۷
کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم	۷
میاں صاحب کا مدرسہ	۹
مذاکرہ علمیہ نمبر ۵	۱۰
بقیہ تواریخ جغرافیہ وید	۱۰
جنگ کب ختم ہوگی	۱۱
فتوے … (صفحہ ۱۲) متفرقات	۱۳
خبریں … (صفحہ ۱۴) اشتہارات	۱۴ و ۱۵

ہمارے علماء کرام

اہلحدیث علماء کا دعوٰے ہونے سے لکھنے کے قابل تھا اور ہے کہ ہم اُس ٹھیٹھ اسلام پر ہیں جو خدا نے اپنے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا میں بھیجا جس کا نمونہ صحابہ کرام کو بنایا۔ یہی ایک آواز تھی جو یہ جماعت اہلحدیث لیکر اُٹھی تھی اور یہی ایک پکار تھی جس کی بابت کہا جاتا تھا۔

میں عاشق ہوں اس اپنی پوری صدا کا
مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

اس آواز کے پہنچانے میں جو رکاوٹ پیش آئی اہلحدیث علماء نے بڑی مردانگی سے اُس کا مقابلہ کیا اور جوانمردی سے ہٹایا۔ نہ کبھی وہ پیچھے ہٹے نہ ہٹنے کا نام لیا۔ اہلحدیث کے علماء کو جب کسی مباحثہ میں بلایا گیا۔ اگر انہوں نے اُس مجلس کا خاتمہ اچھا سمجھا تو کبھی انکار نہیں کیا۔ اُن کے مخالفین کی طرف سے ہمیشہ اس بات پر زور رہا کہ مباحثہ عام مجلس میں ہو لیکن چونکہ عام مجلس میں فریق ثانی کی طرف سے شورش کا خطرہ ہوتا تھا اس لئے نیک نیتی سے اہلحدیث یہی کہتے رہے کہ اس طرح تحقیق نہیں ہوسکتی بلکہ فساد سے فریقین کے بدنام ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے خاص مجلس میں گفتگو ہونی چاہیے۔

امرتسر میں اہلحدیث اور حنفیہ کے کئی ایک مباحثے ہوئے جن میں سے تین خاص قابل ذکر ہیں:

(ا) مباحثہ مابین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم پشاوری برمکان نور پوریاں۔

(ب) مباحثہ مابین مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور مولوی حبیب اللہ صاحب پشاوری

گلزار احمدی کم یعنے معارج النبوۃ کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت رعایتی ۱۲ (مینجر)

مرحومین برمکان شیخ عطا محمد مرحوم
(ج) مباحثہ مابین خاکسار اور مولوی عبدالصمد صاحب امرتسری برمکان شیخ جمال الدین سوداگر شال۔

یہ سب خاص مجلس میں بموجودگی محدود اشخاص ہوئے تو نتیجہ بھی نکلا۔

عرصہ بارہ سال سے جو بعض علماء کی مجھ سے نزاع ہے جس کا اثر بہت دور دور تک پہنچا جو سب ناظرین کو معلوم ہوگا اُس کے متعلق میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ خاص مجلس میں بیٹھکر گفتگو کرکے کسی حد تک فیصلہ کر لیں۔ مگر میرے مخاطبوں نے اسطرف توجہ ہی نہ کی۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ر ربیع الاول (۲۹ر جنوری) کے پرچے میں میں نے پھر چار سرگروہان مخالفت (مولانا احمد اللہ صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی۔ قاضی عبدالاحد صاحب راولپنڈوی) کو مخاطب کرکے لکھا تھا کہ آؤ ایک مجلس میں محدود اشخاص کی موجودگی میں گفتگو کرکے اس نزاع کو ختم کریں۔

جماعت اہلحدیث کی گذشتہ تاریخ پر نظر کرکے خصوصاً اس امر کو مدنظر رکھکر کہ ان حضرات میں سب سے زیادہ محسن مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری اہلحدیث کی خود زندہ تاریخ ہیں۔ واقعات کا آپ کو علم ہے تو امید تھی کہ اس تجویز کو بڑی پسندیدگی سے دیکھا جائیگا۔ اور اگر ہمارے بھلے دن آئے ہیں تو بس ہفتے عشرے میں ہم ایک دوسرے سے ملکر یہ شعر پڑھینگے ؎

جذبہ عشق بجدیست میان من و تو
کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

مگر آہ کس قدر افسوس ہے نہ صرف مجھے بلکہ ناظرین بھی اُس افسوس میں میرے شریک ہونگے کہ ہماری معقول تجویز کو ایسا پامال اور ذلیل کیا گیا کہ جس سے صاف شبہ ملتا ہے کہ ان حضرات کا یا تو فیصلہ کرانیکا منشا ہی نہیں یا ان کو اپنی مغلوبی کا اندیشہ ہے۔ حالانکہ نہ یہاں کوئی غالب کا سوال ہے نہ مغلوب کا

بلکہ سوال تو صرف یہ ہے کہ ہم سب کو ملکر کام کرنا چاہیئے اور ملنے میں جو بعض طبائع کو رکاوٹ آگئی ہے اُس کو دور کیا جائے۔ باقی ہار جیت کا ذکر ہی کیا۔ لو میں ابھی سے کہے دیتا ہوں ؎

میں بھی جھوٹا سرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تمہیں سچے ہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

خیر ان چار مخاطبوں میں سے دو تو بالکل خاموش رہے دو نے اس درخواست کو قبول کیا۔ مگر دونوں کی قبولیت کی نوعیت الگ الگ ہے۔

مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری نے کسی اور شخص سے (جو دراصل میرا مخاطب نہیں) مضمون لکھوا کر آپ اُس پر تائیدی دستخط کرکے میرے پاس بھجوایا۔ مجھے اس سے مطلب نہیں کہ تائیدی کیے یا اصلی۔ مجھے تو رفع نزاع سے غرض ہے یہ خطیبے حوالے جو دنیا داری کے رنگ میں ہیں اہل علم کو زیبا نہیں کہ خطبوں میں ممبروں کے اوپر جہاں گرمی میں لوگوں کو پنکھا ہلانے سے بھی منع کریں مگر سارے خطبے میں میرے نام کا وظیفہ پڑھیں (شائد ہاں بھی منفعت ہوگا) مگر فیصلہ کے لئے ایک ایسے شخص کو اپنا امام بنائیں جس کو تاش۔ چوپٹ اور شطرنج کھیلنے سے فرصت نہ ہو کیا یہ علم کی شان ہے؟ مولانا! ہمیں کہ انکہ بریدی وباکہ پیوستی۔

خیر مولانا کے جواب کا مختصر مضمون یہ ہے کہ

(ا) مباحثہ کھلے میدان میں بمقام امرتسر پندرہ روز تک روزانہ پانچ گھنٹے تقریری ہوا کریگا۔

(۲) منصف مولانا محمود الحسن صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند ہونگے۔

(۳) خرچہ ہر حال تم (ابوالوفاء) پر ہوگا۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان حضرات کو اسلام کا کچھ درد یا اس نزاع سے کوئی صدمہ ہے جسکو دور کرنا چاہتے ہوں۔ کھلے میدان میں پندرہ روز روزانہ پانچ گھنٹے تقریری مباحثہ ہوگا۔ اللہ اکبر بہت اچھا۔ چونکہ مجھے اس نزاع کا فیصلہ کرنا منظور ہے اس لئے میں آپ کی یہ صورتیں بھی منظور کرتا ہوں بشرطیکہ آپ مندرجہ ذیل باتوں کو منظور کریں جو آپ کو منظور کرنی ہونگی:۔

(ا) چونکہ آپ میدانی مباحثہ کے خواہشمند ہیں اس لئے جلسہ کا انتظام آپ کے ذمہ ہوگا خواہ اپنی جمعہ مسجد میں کریں یا کسی اور جگہ

(ب) مولانا محمود الحسن صاحب کو آپنے منصف تجویز کیا ہے مجھے منظور۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی جس میں منصف صاحب کی موجودگی ضروری ہے لہذا منصف صاحب سے استمزاج مقدم ہے کہ وہ امرتسر میں پندرہ روز تک قیام فرما کر شریک جلسہ ہوا کرینگے یا نہیں (غالباً انہیں منظور کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ بشرطیکہ محض بیکار ہوں)

یہ تو ہوا امرتسری مولانا کا جواب۔ اب سنیئے مولانا بٹالوی کا قصہ۔ انصاف سے کہنا پڑتا ہے کہ امرتسری حضرات کی طرح بٹالوی حضرت نے طرح نہیں دی بلکہ آمادگی کی ہے جزاھم اللہ

آپ نے ایک مضمون دفتر اہلحدیث میں بھیجا ہے جس کی نقل آپنے اخبار ۱۴ر فروری میں بھی چھپوائی ہے آپ کا مضمون یہ ہے:۔

مولوی فقیر اللہ کو | اس دعوت کی اجابت

مدراس سے بلانا۔ قاضی عبدالاحد کو راولپنڈی سے آنے کی تکلیف دینا۔ شیخ فانی مولوی احمد اللہ پر بحالت موجودہ ناتوانی سیالکوٹ کے سفر کی مشقت ڈالنا "نومن تیل ہلھداں" کی مثل کا مصداق ہے[1]۔ لہذا اس معرکہ آرائی کے لئے صرف خاکسار بوڑھا جوان جو عمر میں گو ہشتاد سالہ ہے مگر ہمت اور ثبات طاقت میں چہل سالہ بلکہ اس سے بھی کم سن جوان ہے اور مصرع و بیت ذیل کا مصداق ہے:۔

"بہ ہمت جوان و بہ تدبیر پیر"

؎ نظامی بسا صاحب آوازہ
کہن گشتی و پہچان تازہ

ہر وقت حاضر ہے اور اس چیلنج کو دل سے منظور کرتا ہے اس میں نہ کسی اور منصف کی

(۱) میں نے تو سیالکوٹ کا نام ہی لیا تھا بلکہ امرتسر اور بٹالہ کا لیا تھا۔ آپ ہی ان تینوں صاحبوں کے وکیل بنجایئے (ایڈیٹر)

ضرورت ہے اور نہ دس بیس شرکا کی حاجت بلکہ ایک یہ بوڑھا جوان دوسرا آں عزیز نوجوان تیسرا مرزا ظفر اللہ صاحب کافی ووافی ہیں۔ مرزا صاحب کے علاوہ علمار کی اسلئے ضرورت نہیں ہے کہ اہلحدیث کی جامع ومانع تعریف یہ خاکسار آپ ہی کی تصنیف سے پیش کریگا۔ پھر آں عزیز کا خارج از اہلحدیث ہونا بھی آپ ہی کی کلام سے پیش کریگا جو اُردو میں ہے اس امر کے ثبوت کے لیئے خارجی دلائل منطقیہ وکلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کریگا۔ لہذا آں عزیز کے اُردو کلام سمجھنے اور اس فیصلہ دینے کے لئے کسی عالم معقول ومنقول کی ضرورت پیش نہ آئیگی صرف مرزا صاحب کا منصف ہونا کافی ہوگا۔

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

آپ دس فروری[۱] سے پہلے (کیونکہ ۱۰ فروری کے بعد مجھے ایک سفر درپیش ہے) یا بیس فروری کے بعد کوئی دن مقرر کریں اور سیالکوٹ کو چل پڑیں جس دن امرتسر سے چلنا ہو اُس دن سے مجھے اطلاع دیں تاکہ میں بھی بٹالہ سے چلوں اور امرتسر پہنچکر آں عزیز کے لئے تحٹ انٹر میڈیٹ کا اپنی گرہ سے خریدوں۔ میں خود تو اکثر تھرڈ کلاس میں سفر کیا کرتا ہوں جیسے کہ مسٹر گلیڈسٹون سابق وزیر انگلستان سفر کیا کرتا تھا جس کا ذکر آں عزیز نے بطور شماتت اپنے اخبار میں کیا ہے اور میں بطور صداقت اُس کا اظہار کرتا ہوں۔ اس اجابت کو آں عزیز نے روکا تو تاڑنے والے تاڑ جائیں گے کہ آپ کا یہ چیلنج نہیں ہے بلکہ ایک چکمہ ہے جو ہمیشہ آپ دیا کرتے ہیں۔ بارہ برس سے آپ مجھے مباحثہ کا دم مارتے ہیں مگر ناممکن الوقوع شرائط پیش کرکے اس کو ٹلاتے رہتے ہیں۔ ازانجملہ آپ کی یہ شرط ہے کہ منصف مسلم الفریقین کوئی عالم ہو۔ یہ شرط اس لئے وقوع میں نہیں آتی کہ آپ اپنے ہمخیال علمار (حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری وواعظ[۲] عبد العزیز رحیم آبادی وغیرہما) کو پیش کرتے ہیں اور میں اُن کو آپ کا ہمخیال سمجھکر قبول نہیں کرتا۔ میں علمار دیوبند سہارنپور کو پیش کرتا ہوں تو آپ اُن کو حنفی کہکر نہیں مانتے۔ ایسا عالم منصف کوئی نہیں ملتا جو مسلم فریقین کا ہو۔ اور مباحثہ کافور ہوجاتا ہے۔ اب جو خدا تعالیٰ نے آپکی قلم سے منصفوں میں مرزا صاحب کا نام نکلوا دیا ہے جن کو میں نے بھی مان لیا ہے۔ لہذا وقوع مباحثہ کی امید ہوگئی ہے۔ اب کسی اور عالم مسلم الفریقین کی شرط لگاؤ گے تو اہل انصاف تعیین کرلینگے کہ یہ چیلنج نہیں چکمہ ہے اور یہ شرط "نو من تیل نہ رادھا ناچیگی" کی مصداق ہے؟

(راقم ابو سعید محمد حسین بٹالوی)

ثنائی جواب میں نے مولانا صاحبان کا نام پیش کیا تو میں نے حنفی علمار کی منصفی سے انکار کیا۔ مولانا! میں تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ دانستہ جھوٹ بولتے ہیں حاشا وکلا۔ مگر یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو بوجہ کبر سنی کے سہو ہوگیا۔ ورنہ یاد ہوتا تو آپ علمار حنفیہ کی منصفی سے مجھے منکر نہ ٹھیراتے آپ کو یاد نہیں رہا جب آپ نے تین علمار کو منصف مانا تھا جو یہ تھے۔ مولانا محمد بشیر مرحوم (اہل حدیث) مولانا عبد الحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی (حنفی) اور مولانا خلیل احمد صاحب مدرس مدرسہ دیوبند سہارنپور (حنفی) میں نے ان تینوں کو منظور کر لیا تھا۔ کیا آپ میرے انکار کی کوئی تحریر دکھا سکتے ہیں۔ مگر آپنے باوجود میری منظوری کے سلسلہ گفتگو آگے نہ چلایا۔ اب بھی مجھے اسی بات کا خطرہ ہے۔ مگر چونکہ مجھے خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے آپ کے ساتھ فیصلہ ہوجائے اس لئے میں اب بھی آپ ہی کی تجویز منظور کرتا ہوں پس سنئے!۔

سب سے پہلے منصف سے استمزاج کرنا ضروری ہے پس ایک مشترک خط جسپر ہم دونوں کے دستخط ہوں مرزا ظفر اللہ صاحب کی خدمت میں بھیجا جائے کہ آپ اس خدمت کو منظور کریں۔

چونکہ سابقہ تجربہ ہے کہ زبانی باتوں سے ہر فریق اپنے مفید مطلب نتیجہ نکالتا ہے جس کی تفصیل کی حاجت نہیں اس لئے ضروری ہے کہ جو بات ہو تحریری ہو۔ پس اپنے دعوے (اخراج از اہلحدیث) کو مدلل لکھکر بذریعہ منصف صاحب میرے پاس بھیجدیں میں اُس کا جواب منصف صاحب کی خدمت میں بھیجدونگا۔ اُن کا اختیار ہوگا آپ سے اُس کے متعلق کچھ دریافت کریں یا مجھ سے بھی کچھ پوچھ لیں۔ اسکے بعد فیصلہ کی ایک نقل میرے اور ایک آپ کے پاس بھیجدیں۔ نہ ہم کو جانے کی حاجت ہو نہ زبانی گفتگو کی ضرورت! آپ نے اگر دل سے چیلنج منظور کرلیا ہے تو یقیناً اس صورت کو بھی منظور کرینگے کیونکہ بغیر اس کے نہ فیصلہ ہوگا نہ نتیجہ۔ سیالکوٹ کی پہلی مجلس منعقدہ مکان چودھری سلطان محمد صاحب بیرسٹر آپ کو بھی یاد ہوگی۔ جسکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

باقی رہا آپ کا اپنے آپ کو پیر نوجوان کہنا اُس کا تو میں بھی قائل ہوں۔ اگر آپ ایسے جوانہمت نہ ہوتے تو ۲۲ر نومبر کے پیسہ اخبار کے ذریعہ سرکار میں جنگی خدمت کے لئے درخواست کیوں بھیجتے خدا آپ کی یہ خدمت قبول کرے۔ آمین!

باقی تین حضرات (مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری مولوی فخر الدین صاحب مدرسی اور قاضی عبد الواحد پنڈوری) کی طرف سے اگر آپ وکیل ہیں تو فبہا ورنہ آپ کو اُن کی طرف سے عذر کرنے کی نہ ضرورت ہے نہ قبول!

امید ہے منظوری سے جلدی اطلاع دینگے۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ نزاع میں جانا مالک کو پسند نہیں اللھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا!

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سستا نڈھی میں ۶-۷ مارچ کو ہوگا!

[۱] یہ مضمون مجھے ۱۰ فروری کو ملا تھا (ایڈیٹر) [۲] پھر تو سنت ہوا؟ کبھی پوچھا ہوتا (ایڈیٹر) [۳] ہمارے لاٹ مولوی جس پر خفا ہوں اُس کو واعظ کا خطاب دیا کرتے ہیں۔ جو قابل مدح ہے کیونکہ وعظ گوئی خدائی خلق ہے۔ تخلقوا باخلاق اللہ (ایڈیٹر)

(۲۵۹)

اہل حدیث کانفرنس
کا
سالانہ جلسہ

سابق پرچے میں اعلان ہوچکا ہے کہ کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ بمقام علیگڈھ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہوگا۔ انشاء اللہ۔

کانفرنس کی اغراض و مقاصد کو ملحوظ رکھکر جو صاحب کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں وہ اطلاع دیں۔

اصحاب الحدیث پر بھروسہ ہے کہ وہ اس مجلس میں شریک ہونے کے لئے کسی خاص خط یا دعوت کا انتظار نہ کریںگے۔ بلکہ اُس کو اپنی دینی اور قومی مجلس جان کر شریک ہونگے۔

واضح رہے کہ پانچواں سالانہ جلسہ پنجاب سے بہت دُور چلا جائیگا جس میں اہل پنجاب کو شریک ہونا ذرا زیادہ تکلیف کا باعث ہوگا۔ اس لئے احباب پنجاب اپنی زندہ دلی کا ثبوت کافی پہنچادیں۔ جو علیگڈھ کے اُن کو خطاب ملا ہوا ہے "اے زندہ دلان پنجاب"

بعض احباب نے تاریخوں پر اعتراض کیا ہے۔ کہ اس میں ملازموں کی تعطیل کا خیال نہیں رکھا گیا۔

بات اصل میں یہ ہے کہ کانفرنس ہذا کی تاریخیں تو مقرر ہیں۔ مارچ کا اخیر ہفتہ اور اتوار جس کا اعلان پچھلے سال پشاور میں ہوچکا تھا مگر اس دفعہ جو علیگڈھ میں مجلس شوریٰ بیٹھی تو مارچ کے اخیر پر دو مشکلات پیش آئیں۔ ایک تو طلبار علیگڈھ کالج کے امتحان کے دن تھے۔ طلبار کے وکلا نے زور دیا کہ یہ تاریخیں مناسب نہیں۔ دوم جس مکان میں جلسہ ہوگا وہ اناج کی منڈی ہے اور اخیر مارچ کے دہاں اناج آنا شروع ہوجاتا ہے جس سے تمام مکان اور عمارتیں گھر جاتی ہیں۔ آخر تجویز ہوئی کہ اخیر فروری کے کیا جائے۔ اسپر خیال دوڑا کہ یہاں اخیر فروری کے ہمیشہ بارش ہوا کرتی ہے اسی لئے نمائش کو اخیر سے ہٹا کر وسط کیا گیا ہے۔ آخر بہت غور و فکر کے بعد یہ تاریخیں رکھی گئیں۔ ان میں اتوار اور پوری تعطیل بھی کہیں کہیں ہے۔ اس کے سوا کوئی صورت نہ ملی۔ امید ہے ہمارے دوست ہمکو اس عذر کی وجہ سے معذور سمجھینگے۔

اصل یہ ہے کہ تعطیلات کم ہیں اور جلسے زیادہ دیکھئے ایسٹر کی تعطیلات میں دو اسلامی جلسے (حمایت اسلام اور ندوہ) ہونگے۔ حالانکہ دونوں میں شریک ہونے والے قریب قریب ایک ہی قسم کے لوگ ہیں یہاں تک کہ ہیں نے خود ندوہ کے جواب میں یہی لکھا کہ پنجاب میں حمایت اسلام کا جلسہ ہے اس لئے میں نہیں آسکتا۔ اسی طرح ممکن ہے کسی ایک اصحاب نے یہ لکھا ہو کہ ندوہ کا جلسہ ہے اس لئے ہم حمایت اسلام میں نہیں آسکتے۔ پس منتظمان بھی حیران ہیں کریں تو کیا کریں۔ حالانکہ ان دونوں جلسوں کا انتظام ممکن تھا۔ ندوہ والے اخیر ہفتہ اور اتوار مارچ کا لے لیتے اور ایسٹر لاہور والوں کے لئے چھوڑ دیتے جس کی دو وجہیں تھیں ایک تو یہ کہ لاہور کا جلسہ ہمیشہ انہی دنوں میں ہوا کرتا ہے۔ دوم اخیر مارچ کے لاہور میں شالامار باغ کا میلہ ہوتا ہے جس کی طرف سب لوگوں کا میلان ہوتا ہے اس لئے حمایت اسلام کا جلسہ اُن تاریخوں میں مناسب نہیں مگر ندوہ کا ہوسکتا تھا۔ ممکن ہے اُن کو بھی کوئی ایسی ہی دقت پیش آئی ہو جو ہمیں آئی ہے

بہرحال امید ہے احباب الحدیث اپنے دینی جلسے کو بڑی تزک اور شان سے نباہینگے۔ انشاء اللہ

توحید و سنت کی اشاعت کے متعلق جو جو تجاویز اُن کے خیال میں آئیں قلمبند کرکے پہلے ہی بھیجدیں تو بہتر ہے۔

متفرق سوالات

(۱) نماز عیدین کب سے شروع ہوئیں اور کیوں۔ پہلے تھیں یا نہیں۔ اگر نہ تھیں تو کیوں۔ پہلے بھی تو اسلام تھا۔

(۲) قربانی کب سے شروع ہوئی اور کیسے۔ پہلے تھی یا نہیں۔ اگر نہ تھی تو کیوں۔ پہلے بھی اسلام تھا!

(۳) گوشت خنزیر کیوں حرام ہوا!

(۴) جب آدمی دیدہ و دانستہ گناہ کرنے کے بعد توبہ کرے تو کیوں بخشا جاویگا۔

(۵) جب مادہ نہ تھا تو خدا کس چیز کا خدا تھا۔ جب فرشتے بھی نہ تھے تو خدا کس کا خدا تھا۔

یہ ایک میرے دوست آریہ صاحب کا سوال ہے اور امید ہے کہ پوری توجہ فرماوینگے۔

(نیاز مند بابو عطا محمد ریلوے سٹیشن بٹالہ خریدار الحدیث ۳۵۰۰)

جوابات (۱) عیدین کی نماز فرض نہیں کہ پہلے زمانہ میں بھی اُس کی تلاش کی جائے بلکہ ایک دینی رسم ہے۔ اور رسومات کی تبدیلی ہر نبی کے زمانہ میں بقرین مصلحت ہوتی رہی۔

(۲) قربانی پہلے بھی تھی لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا بائیبل میں آج تک قربانیوں کے حکم ملتے ہیں بلکہ ہندوؤں کی کتابوں میں بھی اس کا ثبوت ہے منوجی فرماتے ہیں:-

یگیہ (قربانی) کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے ہرن اور پکشی (پرندہ) مارنے چاہئیں (سند دیتے ہیں) اگست رشی نے اگلے زمانے میں ایسا کیا (سمرتی باب ۵ فقرہ ۲۲)

اور بھی بہت سے حوالے ایسے ملتے ہیں۔

(۳) خنزیر کا گوشت اخلاق میں مضر ہے اس کی حرمت بائیبل اور منوسمرتی میں بھی ہے (ملاحظہ ہو کتاب احبار باب ۱۱ فقرہ ۷) (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۱۹)

(۴) بخشش تو توبہ کے وقت جو خلوص ہوتا ہے اُس پر مبنی ہے۔ اگر وہ ہے تو بخشش بھی ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ وہ خلوص اس پر مبنی ہے کہ توبہ کرنے کے وقت گنہگار خدا کو اپنا حقیقی مالک سمجھکر اُس کے آگے گناہ کا اقرار کرے اور اُس کی بخشش مانگے تو خدا بخشدینے کا وعدہ کرتا ہے

ahmadmuslim.de

اسی لئے ارشاد ہے ھُوَالَّذِی یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ اس آیت میں عباد کی اضافت اپنی طرف کر کے قبولیت توبہ کی بناء اور فلاسفی بتلائی ہے۔ اشارہ کیا ہے کہ قبولیت توبہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالےٰ بندوں کا اصلی مالک اور ان کی فطرت سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ ان سے گناہ کا ہوجانا تعجب نہیں اس لئے بخشش بھی محال نہیں ہے۔

(۵) یہ سوال تو آریہ سماج پر وارد ہوتا ہے ہم پر نہیں کیونکہ آریوں کے نزدیک خدا مادہ کا اور روح کا خالق نہیں بلکہ وہ اجسام کا خالق ہے (بہت خوب) لیکن جس حالت میں بعد پرلے (فنا) کے تمام اجسام منتشر ہو کر مادہ کی ۔ ۔ ۔ ۔ لطیف حالت میں چلے جاتے ہیں اُس وقت خدا کس چیز کا خدا ہوتا ہے مادہ اور روح کا تو ہو نہیں سکتا کیونکہ وہ اُس کی مخلوق نہیں۔ مخلوق نہیں تو مملوک بھی نہیں پھر خدائی کیسی؟ ہاں اسلام سرے سے اس بناء کو غلط قرار دیتا ہے۔ اسلام کے نزدیک خدا کے سوا جو چیزیں ہیں اُن میں سے کوئی چیز بھی خدا کی عمر کے برابر نہیں۔ خدائی عمر میں کسی چیز کو برابر سمجھنا خدا کا شریک بنانا ہے جس کو اسلام ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اس لئے خدا کی خدائی اُس کا ذاتی وصف ہے کسی مخلوق کے وجود پر منحصر نہیں بلکہ کسی چیز کا ہونا اُس کی خدائی کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ ہر چیز کا خدا کہلا سکے۔ اس لئے کہ اگر کوئی چیز اُس کے برابر کی ہوئی تو وہ اُس کا خدا نہ ہوگا حالانکہ اسلام کہتا ہے کہ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پس اسلام اپنا اعتقاد کھلے لفظوں میں ظاہر کرتا ہے ؂

جب کچھ نہ تھا تب نرا کار تھا
خلقت کو پیدا کرنہار تھا

قادیانی مشن

ایک سوال

جناب مولانا السلام علیکم۔ میں پشاور گیا تھا وہاں مولوی غلام حسن رجسٹرار مرزائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ایک تقریر کی جس کا مطلب یہ تھا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی[1] ہو سکتی ہے۔ اس دعوے پر انہوں نے یہ آیت پڑھی فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ؛

اس کے متعلق اُنہوں نے یہ کہا کہ اہل سنت بھی اس بات کے قائل ہیں کہ اولیاء اللہ کو بھی اطلاع علی الغیب ہوتی ہے حالانکہ آیت موصوفہ میں اطلاع علی الغیب صرف رسولوں کے لئے ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ بھی رسول ہیں مگر غیر تشریعی۔

دوسری آیت انہوں نے یہ پڑھی یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ ؕ

یہ آیت بھی صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد آنحضرت کے نبوت غیر تشریعی جاری ہے کیونکہ یَاْتِیَنَّ صیغہ مضارع کا ہے۔ امید ہے اس کے جواب سے خورسند فرماویں گے (صاحبزادہ عبدالحق خریدار ۲۵۶۵)

جواب اہل سنت اولیاء اللہ کے الہامات کے قائل ہیں مگر اس تشریح کے ساتھ کہ ثبوت احکام میں "بجوے نارزد" یعنی حضرات انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم کی اطلاع علی الغیب حجت شرعی ہے اسی لئے وہ مثبت احکام شرعیہ ہے مگر اولیاء اللہ کے الہام اور اطلاع علی الغیب کو یہ درجہ حاصل نہیں اسی لئے پہلے کا منکر کافر ہے دوسرے کا نہیں۔ لہٰذا اولیاء اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں ہے نہ اہل اسلام کے کسی فرقے کے مذہب پر جائز۔ اں قادیانی اصطلاح جدید ہو تو لا مشاحۃ فی الاصطلاح مگر اسپر سوال یہ پیدا ہوگا کہ قادیانی اصطلاح میں اولیاء اللہ اگر غیر تشریعی نبی ہیں تو انکا انکار مثل انکار انبیاء کے کفر نہیں ہونا چاہئے حالانکہ یہ لوگ (باستثناء لاہوری پارٹی) مرزا صاحب کے منکروں کو کافر کہتے ہیں اور مرزا صاحب خود بھی کہتے تھے۔ ملاحظہ ہو اشتہار "معیار الاخیار" مدعا یہ کہ حضرات انبیاء کا غیب قطعی ہے۔ اور اولیاء کا غیب غیر قطعی ہے جو نبوت کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا اس لئے وہ نبی نہیں نہ تشریعی نہ غیر تشریعی۔

[1] غیر تشریعی نبی سے مراد قادیانی اصطلاح میں وہ نبی ہے جو صاحب وحی و الہام ہو مگر احکام مستقل اور جدید نہ بتلا دے بلکہ اپنے سے سابقہ نبی کے ماتحت ہو۔ (ایڈیٹر)

دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُس وقت بنی آدم کو یہ اطلاع دی تھی جب حضرت آدم کی توبہ قبول کر کے فرمایا تھا۔ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آوے تو جو اُس کو مانیگا نجات پاویگا جو انکار کریگا دوزخ میں جائیگا۔ اُس وقت چونکہ سلسلہ نبوت و رسالت جاری تھا اس لئے کوئی اعتراض نہ تھا لیکن جب نص قطعی مسلمہ فریقین وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ آگئی تو اس آیت کا استقبال ختم ہو گیا۔

دوسرا جواب اس کا **منطقی** طریق پر ہے کہ قضیہ شرطیہ میں مقدم کا امکان بھی ضروری نہیں بلکہ اُس میں صدق و کذب دونوں (مقدم۔ ثانی) معارفت پر ہوتا ہے جیسے قرآن مجید میں بھی ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ (کہہ اگر خدا کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے اُسکی عبادت کروں) اس قاعدہ سے آیت موصوفہ کا مطلب بالکل صاف ہے۔ آیت کے الفاظ یہ ہیں:۔

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ ۸ ع)

اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس رسول آویں جو تمکو میرے احکام سناویں تو جو کوئی اُن احکام کے مطابق پرہیزگاری کریگا اور صالح بنے گا۔ اُسپر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمناک ہوگا!

اس آیت میں بھی جملہ شرطیہ ہے جس کا پہلا حصہ قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ کی طرح محال ہے۔ فرق

(۲۴۷)

ahmadimuslim.de

صرف یہ ہے کہ لَوْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ محال بالذات ہے۔ اور نبوت بعد رسالت محمدیہ محال بالغیر ہے کیونکہ آیت کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں جملہ خبریہ ہے جس کی صداقت ضروری ہے جو نبوت بعدیہ کی نفی تام کرتی ہے۔

یہ تقریر گو علمی ہونے کی وجہ سے عام فہم نہیں لیکن غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے امید ہے ذی علم اس سے مستفید ہونگے۔

ہمارا اپنا خیال بقول ؎

مجھے تو ہے مرغوب مجنوں کو لیلا
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

قادیانی مباحث میں میرا خیال ہی کچھ اور ہے۔ ہمکو نہ حیات مسیح کی بحث سے کچھ مطلب ہے نہ مرزا صاحب کی نبوت و رسالت سے بحث ہے۔ میرے سامنے سو دفعہ کہیں مسیح کی وفات ہے یا حیات۔ مرزا صاحب رسول تھے یا نبی۔ میں ان سب باتوں کو خاموشی سے سنکر کہا کرتا ہوں ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خارست ابراہیم از آذر

مرزا صاحب نبی ہیں (بہت خوب) ثبوت کیا؟ ان کو الہام ہوتے ہیں (بہت خوب) آؤ ان کے الہامات کی جانچ کریں۔ اگر وہ انبیاء کے طریق پر صحیح ہیں تو علی الرأس والعین۔ اور اگر وہ مثل اضغاث احلام محض بازاری گپ ہیں تو بحث کا خاتمہ۔

ناظرین! کیا ہمارے طریق مباحثہ میں کوئی دھوکہ یا فریب ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس اگر یہ طریق صحیح ہے اور بیشک صحیح ہے تو سب سے پہلے ہم اُس پیشگوئی کو دیکھتے ہیں جو سچی ہوتی تو آج یہ سطور نہ لکھی جاتیں یعنی میری موت کے متعلق جو ۱۵ اپریل کو شائع ہوئی تھی جسپر مرزا صاحب نے اپنا سارا دار و مدار رکھا تھا جس کی تصدیق عملی طور پر لدھیانہ میں ہوئی کہ مباحثہ میں ہمکو مبلغ (۳۰۰ صد) روپیہ انعام ملا فالحمد للہ۔

انجمن اخوان الصفا

اس انجمن کی بابت اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری میں ذکر ہو کر دوبارہ مورخہ ۱۲ فروری میں ہوا تھا اُس کے بعد مندرجہ ذیل صحاب نے اس کی ممبری قبول کی اور چندہ حسب حیثیت بھیجا۔

منشی سید محمد شفیع صاحب ٹھیکہ دار لکھنوی۔ داخلہ ۸ر۔ محمد اعظم صاحب لوکوشنٹ آسن سول (بنگال) داخلہ ۸ر۔

قواعد معہ کاپی فہرست ممبران چھپوا کر ممبروں کے پاس بھیجی گئی ہے۔ حسب قواعد ممبروں کا فرض ہے کہ کل ممبران کو اس میں درج رکھیں اور ممبر بنانے میں کوشش کرتے رہیں۔ اسی غرض کے لئے ہر ممبر کے پاس چندہ کا پیان معہ قواعد اقرار نامہ کے بھیجی گئی ہیں جس صاحب کو اور کاپیوں کی ضرورت ہو۔ وہ طلب کریں۔

(سابقہ چندہ ۱۱ مے/ میزان کل للعہ)

ہندوستان چار بلاؤں میں

آجکل غضب الٰہی کی آتش کچھ یورپ ہی پر جوش زن نہیں ہندوستان میں بھی وہی بلکہ اُس سے زیادہ حالت زار ہے۔ جنگ کی وجہ سے بیکاری (ایک) قحط (دو) طاعون (تین) ڈاکہ زنی (پورے چار) الامان والحفیظ۔

دہلی کے آخری بادشاہ شاہ ظفر کا شعر ہے جو آجکل ہندوستان پر چسپاں ہو رہا ہے ؎

جگر کس کس کو دوں دلیں تری ہاتھوں سے ای قاتل
کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکاں کو

مسلمانوں کو چاہئے اپنے مالک سے استغفار کریں۔ پنجوقتہ نمازوں میں دعاء قنوت پڑھا کریں دعاء قنوت میں دفع بلا اور دفع قحط کی بالحاح و زاری دعا مانگا کریں سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کی کبریائی اور عظمت کو دل میں بٹھانے کے لئے مندرجہ ذیل آیت قرآنی پڑھا کریں:۔

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ آخر تک

اللہ اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔ ہندوستان تو پہلے ہی سے بے پر و بال ہے اس میں اتنی طاقت کہاں کہ یہ ایک مصیبت کو بھی برداشت کر سکے کجا چار مصائب؟ انا للہ حفظنا اللہ۔

ایک عجیب افترا

ملتان سے خط آیا ہے:۔

"مولوی ثواب الدین بٹالوی عرصہ سے ملتان میں دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس دفعہ اُس نے اپنے وعظ میں بہت لن ترانیاں اظہار کیں۔ اس نے اپنے ہر ایک وعظ میں بڑے زور شور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے پر تقریریں کیں اور کہا کہ اس بارہ میں کوئی اہلحدیث میرے مقابلہ میں نہیں آسکتا حتے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو میں نے کئی دفعہ چیلنج دیا کہ میرے ساتھ مناظرہ کریں مگر انہوں نے پہلوتہی کی۔ غرضیکہ اس طرح کی بہت سی ہفوات رانی اُس نے کی اور عوام کالانعام کو دھوکا دیکر بہت کچھ شورش برپا کی لہذا عرض ہے کہ آپ مہربانی فرما کر اطلاع دیں۔ کیا آپ نے کبھی اس سے خط و کتابت یا زبانی معاہدہ دربارہ مناظرہ کیا ہے یا نہ۔ اصلی حقیقت اس بات کی کیا ہے؟"

(المرسل۔ خدا بخش عفے عنہ از ملتان شہر)

جواب۔ نہ مجھے ان صاحب نے کبھی چیلنج دیا۔ نہ میں نے کبھی انکار کیا۔ نہ میری ان سے کبھی ملاقات ہوئی۔ الا گذشتہ سال ہوشیارپور کے جلسے پر ابھی میں پہنچا ہی تھا کہ یہ صاحب اپنے کمرے سے نکل کر مجھے ملے اور فرمایا "میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپکی مخالفت اب نہ کرونگا" میں نے کہا پہلے آپ یہ تو

بقیہ عبدالسلام صاحب بلہاری عہ مولوی محمد اسمٰعیل موضع کریجی ضلع بیر بھوم بنگال عہ مولوی محمود بنارس ۸ر

بتلادیں آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں صاحب آپ بڑے آدمی ہیں ہمکو آپ کہاں جانیں۔ میں نے بھی کہدیا اللہ آپ کو معاف کرے۔ مجھے کسی نے کہا آپ مولوی نواب الدین ہیں۔ اس کے بعد نہ کسی مجلس میں اُن سے گفتگو ہوئی نہ انہوں نے کبھی مجھے چیلنج دیا۔ گزشتہ ایام میں امرت سر میں وعظ کرتے رہے کبھی اس قسم کا ذکر سننے میں نہیں آیا اس لئے میں (جیسا کہ ایک مسلمان سے حسن ظن ہونا چاہئیے) ان سے بھی حسن ظن رکھکر کہتا ہوں کہ مولوی نواب الدین نے ایسی غلط گوئی اور بیجا تعلی اور جھوٹی شیخی سے کام نہ لیا ہوگا (جو ایک سچے مسلمان کی شان سے بعید ہے) بلکہ لوگوں کو اشتباہ ہوا ہو تو بعید نہیں ہے)۔ بہر حال (واللہ اعلم) اگر اُن کو کسی مسئلہ میں مجھسے گفتگو کرنی ہو تو میں حاضر ہوں۔ غریب خانہ پر تشریف لاویں۔ نانِ جویں کھائیں اور گفتگو بھی کریں۔ خدا کے فضل سے کتب خانہ بھی ہوگا اور آرام بھی ملیگا انشاء اللہ۔ ع در درویش را دربان نباید۔

نبوّت

مرسلہ مولوی عبد المجید صاحب

(از غازیپور)

نبوت کی حقیقت سمجھنے کے لئے پہلے موجودات کی ترتیب اور اُن کے سلسلہ بسلسلہ ترقی پر غور کرنا چاہئیے۔ موجودات کا پہلا مرتبہ ہے کہ صرف اجسام مفردہ یعنی عناصر موجود تھے۔ عناصر نے جب باہم ترکیب پائی تو سب سے پہلے جمادات وجود میں آئے۔ جو ترکیب عالم کا سب سے ادنے درجہ ہے۔ جمادات سے ترقی کرکے نباتات کا درجہ آیا۔ نباتات نے بھی درجہ بدرجہ ترقی کی۔ پہلے گھاس وجود میں آئی جو تخم سے نہیں بلکہ آپ سے آپ پیدا ہوتی ہے پھر درخت پیدا ہوئے۔ درختوں میں بھی درجہ بدرجہ ترقی ہوئی۔ یہاں تک کہ اس قسم کے درخت پیدا ہوئے جن میں تنہ۔ شاخ۔ پھول۔ پھل ہوتا ہے اُن کی خوراک کے لئے عمدہ زمین۔ عمدہ پانی اور عمدہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے اُن میں حیوانیت کے خواص پیدا ہوئے اور اُن کی سرحد حیوانات کے بالکل قریب ہوگئی۔ مثلاً کھجور اور خرما جن میں حیوانات کی طرح نر و مادہ ہوتے ہیں۔ اور جس طرح نر و مادہ کی مباشرت سے اولاد ہوتی ہے اسی طرح اُن درختوں میں جبتک پیوند نہیں ہوتا۔ بار آور نہیں ہوتے۔ نباتات ترقی کرتے کرتے جب حیوانات سے متصل ہو جاتی ہیں تو وہ صنف پیدا ہوتی ہے جو حیوان اور نباتات کا مجموعہ ہے۔ مثلاً مونگا۔ سیپ وغیرہ۔ علاوہ اس کے وہ گھانسیں جو زمانہ حال کی تحقیقات سے ثابت ہوئی ہیں اور صاف صاف حیوانیت اور نباتیت کی جامع ہیں۔ خاصکر ایک گھاس کا ذکر ڈاکٹروں نے کیا ہے جو درختوں پر لٹکی رہتی ہے اور جب کوئی جانور اُس کے قریب آتا ہے تو تیزی سے لٹک کر جانور کو لپٹ جاتی ہے اور اُس کا تمام خون چوسکر جانور کو بیجان کر ڈالتی ہے۔ نباتات جب ترقی کرکے حیوان کے درجہ پر پہنچتے ہیں تو سب سے پہلے کیڑے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی خودرو یا جن میں حرکت اختیاری کے سوا اور کوئی چیز نباتات سے بڑھکر نہیں ہوتی۔ رفتہ رفتہ ان میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ لامسہ کے سوا ان میں اور حواس بھی پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ ایسے جانور پیدا ہوتے ہیں جن میں لامسہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ اور باصرہ تمام حواس موجود ہوتے ہیں۔ ان میں بھی ترقی کی رفتار قائم رہتی ہے۔ چنانچہ ابتدائی درجہ کے جانور محض کودن ہوتے ہیں۔ پھر تیز ذہن۔ زود فہم ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے انسان کی سرحد تک آجاتے ہیں۔ مثلاً بندر وغیرہ۔ اس مرتبہ سے بھی آگے بڑھتے ہیں تو انسان کی طرح اُن کا قد بھی سیدھا ہو جاتا ہے اور اُن کے قوائے عقلیہ بہت کچھ انسان کے مشابہ ہو جاتے ہیں اُن میں چمپانزی گنجا پانزی اور گوریلا بہت مشہور ہیں۔ یہ مرتبہ حیوانیت کا انجام اور انسانیت کا آغاز ہے۔ چنانچہ افریقہ کے بعض مقامات کے وحشی آدمیوں میں اور ان حیوانات میں بہت کم فرق رہجاتا ہے۔ یہی ترقی کا سلسلہ جو اوپر بیان ہوا خود نوع انسان میں بھی قائم رہتا ہے یہانتک کہ انسان کے قوائے عقلیہ ذہن۔ ذکا۔ صفائی باطن اور پاکیزہ خوبیاں ترقی کرتے کرتے انسان سے ملکوتیت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور اسی درجہ کو ہم دوسرے لفظوں میں نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں ٭

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہیں ہم

(از مولوی نور محمد صاحب ممیاں ضلع جہلم)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علے رسولہ محمد وعلے آلہ واصحابہ واحبابہ وذریاتہ اجمعین۔

امابعد۔ ہر ایک مومن پر اظہر من الشمس ہے ثابت ہے کہ نجات کا دارومدار صرف توحید الٰہی و فرمانبرداری نبی علیہ السلام پر موقوف ہے۔ سوائے اس کے کوئی ایسا راستہ دیگر نہیں ہے جو ہمکو منزل مقصود تک پہنچاوے۔ تابعداری رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تب ہی ہو سکتی ہے جب جملہ معاملات و عبادات میں آنحضرت علیہ السلام کا طریقہ اختیار کیا جاوے سوائے اس کے ہرگز نہیں۔ پس مومن کامل کو لازم ہے کہ ہر وقت ہر کام میں پیروی سرور کائنات کا لحاظ رکھے اور اُسپر کاربند ہو کر انسان اپنے دل میں نظر انصاف سے یہ خیال کرے کہ ساری امت پر خواہ مجتہد ہوں یا مقلد اطاعت آنحضور کی فرض ہے اور تمسک کرنا ساتھ حدیث رسول معصوم کے ضروری و لازمی بلکہ عین فرض ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے جل شانہ نے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى یعنی رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے ہرگز نہیں بولا کرتے مگر جب اُن کو وحی کیجاوے۔ تو میرے دوستو!

غور سے خیال کرو کہ جب آپ سوائے وحی کے کلام نہ کرتے تھے تو گویا حدیث کا مضمون اللہ عزوجل کا حکم معلوم صاف ہوتا ہے بلکہ بیشک ہے پھر حدیث سے انکار کرنا انکار الٰہی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ پس مومن کو لازم اور ضروری ہے کہ ترک کرے جو خلاف حدیث ہو خواہ راوی حدیث ہو یا غیر اُس کا اور نظر نہ کرے تمام جہان کی مخالفت پر۔ بلکہ تمام امت مرحومہ کو آپ کے سامنے جناح بعوضہ کے برابر سمجھے اور خوب یقین کرے کہ قول و فعل و تقریر آپ کی مثل آفتاب عالمتاب کے ہے اور جو سوائے اس کے ہے وہ مثل ذرہ بے مقدار کے یا مانند چراغ سحری کے ہے۔ آپ غور سے دل لگا کر پڑھیں ؎

ہر کسے کو روز روشن شمع کافوری نہد
زود باشد کش بشب روغن نباشد در چراغ

اور سوائے اس کے ایمان کا نام لینا محض کذب و زور ہے۔ مگر مقلدان متعصبین فقط براہ تقلید اپنے اکابر کے بقول اُن کے اس سے مستثنےٰ ہیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی قسم ہے تیرے رب کی اُن کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ آپ کو منصف نہ مقرر فرماویں اُس میں جو جھگڑا پڑ جاوے آپس میں پھر نہ پاویں اپنے دل میں ناراضگی آپ کے فیصلہ سے اور قبول کریں اُن کو۔ یعنی مسائل اختلافیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تک منصف نہ بنا دیں اور آپ کے اقوال و افعال سے جو امر ثابت ہو اُس کو بدل و جان قبول نہ فرماویں تب تک اللہ تعالےٰ قسم کھا کر فرماتا ہے کہ وہ ہرگز مومن نہیں اور ہرگز اُن کو ایمان نہیں اس آیت شریفہ سے کیا صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر تنازع کے وقت ضروری حکم رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا جاوے۔ مگر برادران مقلدین مسائل اختلافیہ کے وقت طرح طرح سے حدیث کا انکار کرتے ہیں اور آیت کے اوپر سرسری نظر بھی نہیں ڈالتے۔ اور قول غیر معصوم کا حدیث کے مقابلہ میں پیش کر کے اپنی آخرت خراب کرتے ہیں۔ حدیث نبی علیہ السلام اگر چھوٹ جاوے تو خیر ہے مگر قول امام ہرگز نہ چھوٹے۔ کیونکہ اپنی امت سے خارج ہونا پڑتا ہے۔ شاباش تقلید ہو تو ایسی واہ ری تقلید تیرا ستیاناس۔ تو نے کیا کیا پردے عقلوں پر ڈالے ہیں۔ میرے دوستو آؤ لگے ہاتھ ایک چھوٹی سی آیت آپ کو سنا دوں فرمایا اللہ عزوجل نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروی اچھی۔ اس جگہ پر اللہ تعالےٰ عزشانہ نے آنحضرت کی پیروی کو اپنی پیروی فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا اُس نے کہا مانا اللہ کا جب تک حدیث رسول کی تابعداری نہ کیجائے تب تک اس آیت پر عمل کس طرح سے ہوگا۔ اگر کوئی انسان پورا کامل مومن ہونا چاہتا ہے۔ تو اپنے اعمال ہر وقت میں مطابق حدیث شریف کے کرے۔ ورنہ مومن ہونے کا دعوےٰ ہی دعوےٰ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ اسطرح پر ارشاد فرماتا ہے:۔ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا یعنی جس وقت جھگڑا کرو تم کسی چیز میں تو پھیر دو اس کو اللہ اور رسول کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو ساتھ اللہ کے اور آخرت کے یہ بہتر ہے اور اچھی ہے انجام کار کو۔

پس اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اختلاف کے وقت اللہ اور رسول کے سوا اور کسی کی طرف رجوع کرنے کو حرام فرمایا ہے۔ مومن کو ضرور ہے کہ مسائل مختلف فیہ میں جب قرآن و حدیث سے سند ملجاوے تو پھر کسی امام و مجتہد کے قول کی طرف ہرگز رجوع نہ کرے۔ اگر تمام جہان کے علما اُس کے خلاف ہوں تو تب بھی کچھ پرواہ نہ کرے۔ اور ہرگز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن اطاعت ہاتھ سے نہ دیوے کہ نصوص قرآن و حدیث ہوتے ہوئے اور کسی کی اطاعت اُس کے خلاف میں کرنا گویا اُن کو الوہیت یا رسالت میں شریک کرنا ہے۔ میرے پیارے دوستو حدیث کے مقابلہ میں کسی مجتہد کا قول پیش کرنا برائے دفعیہ حدیث کے صاف شمس فی نصف النہار کی طرح شرک فی الرسالت ہے۔ کیونکہ شرک بہت سی طرح پر منقسم ہے۔ شرک فی الالوہیت۔ شرک فی العادت شرک فی العبادت۔ شرک فی الرسالت وغیرہ وغیرہ برادران۔ شرک فی الرسالت اسی کا نام ہے کہ حدیث صحیح صریح غیر منسوخ غیر متعارض کے مقابلہ میں کسی غیر معصوم کا قول پیش کر دینا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بہتیرے میرے دوست غور و خیال سے کام نہیں لیتے۔ اگر ذرا سا خیال بھی کریں تو فوراً اس نکتہ کو سمجھ سکتے ہیں

ایک روز حضرت عبداللہ بن عمر اس طرح فرما رہے تھے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ تو آپ کے بیٹے سالم نے کہا کہ ہم تو ضرور عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع کرینگے کیونکہ زمانہ پرفتن ہے اس لئے عورتوں کا مسجد میں نہ جانا جانے سے بہتر ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں حدیث نبوی بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم روکینگے۔ گویا تم حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے پیش کرتے ہو۔ اب میں تمہارے ساتھ کبھی کلام نہ کرونگا۔ (پھر ہرگز اُن سے بات نہ کی) میرے دلجان دوستو خیال کرو کہ حضرت سالم نے ایک مصلحت کی وجہ سے یہ کہا تھا نہ کہ انکار کی وجہ سے مگر پھر بھی والد کو اس قدر رنج پہنچا کہ بات تک کرنے سے ترک کر دی۔ کیونکہ حدیث کا ادب لحاظ نہ کیا۔ اب اسی بات کے مقابلہ میں ہم اپنے دوستوں پر فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ اب ہمارے لوگوں کی کیسی مسلمانی و تابعداری رسول اکرم ہے کچھ تو انصاف سے کام لیویں۔ سو میں نہایت ادب اور بڑے زور سے کہتا ہوں کہ حدیث کے مقابلہ میں کسی غیر کا قول پیش کرنا شرک فی الرسالت ہے۔ اگر یہ شرک نہیں تو اور کوئی چیز شرک نہیں ہے۔ غرض قرآن مجید صاف بتلا رہا ہے کہ جو لوگ قرآن و حدیث کے خلاف

ahmadimuslim.de

ائمہ اور مجتہدین کی تقلید کرتے ہیں اور اپنے علماء اکابرین کی باتوں اور فتووں کو باوجود ظہور خلاف نہیں چھوڑتے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔ بلکہ اسلام کا تو کیا ذکر وہ شرک میں گرفتار ہیں کہ اپنے اکابر و علماء کو گویا نبی اور شارع جانتے ہیں اور اُنہی کو دین کے حاکم سمجھتے ہیں اور حلت و حرمت و استحباب و کراہت میں مختار جانتے ہیں حالانکہ یہ صاف اشراک فی الالوہیت و اشراک فی الرسالت ہے۔ اللہ و رسول کے سوائے کسی کی مجال نہیں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام ٹھیرا سکے یا کسی چیز پر جواز و عدم جواز کا فتوے لگا سکے جتنے اکابرین اور مجتہدین شرع متین ہیں وہ سب ناقل اور راوی ہیں۔ اور اُن کی بات موافق کتاب و سنت ہے تو قابل قبول ہے ورنہ قابل ترک واللہ الہادی

میاں صاحب کا مدرسہ

قابل توجہ

تلامذہ و عقیدتمندان میاں صاحب مرحوم

خاکسار کی تحریک بالا اخبار اہلحدیث مورخہ ۲ صفر میں شائع ہوئی تھی جس کا ماحصل یہ تھا کہ زبدۃ المحدثین علامہ سید محمد نذیر حسین صاحب طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کے مدرسہ کی مالی و علمی امداد کے لئے جمیع برادران اہلحدیث توجہ فرمائیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ میری ناچیز تحریک پر کما حقہٗ توجہ نہیں فرمائی گئی ؎

کیا کروں اللہ سب ہیں بے اثر
ولولہ کیا، نالہ کیا، فریاد کیا

کیونکہ علماء کے طبقہ سے لیکر عوام الناس تک کی جانب سے "صدائے برنخواست" کا مضمون رہا۔ میں نے اس مسئلہ پر جو غور کیا تو میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ میں اپنی ہیچمدانی کی وجہ سے واقعات کا سچا فوٹو نہ کھینچ سکا اور اسی باعث سے میری روکھی پھیکی تحریر کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اگر صورت حال یہی ہے

(اور یقیناً ایسی ہی ہوگی) تو للہ کوئی بزرگ قوم اس کام کو انجام دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور اگر خدانخواستہ صورت حال دگرگوں ہے یعنی اخوان دینی کو اب قومی احساس بالکل جاتا رہا ہے اور وہ صرف آمین بالجہر یا رفع یدین کر لینے سے اپنے آپکو متبع کتاب و سنت سمجھے بیٹھے ہیں تو اُن کو اس رائے کی غلطی معلوم ہو جائیگی۔

بھائیو! ہمکو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم آپ اُسوقت تک سچے مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہماری اور آپ کی خواہشات اُس چیز کی تابع نہ ہو جائیں جسکو آں سرور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم لائے ہیں لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ ؎

عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن
دل بدست دگرے دادن و حیراں بودن

مطلب یہ کہ ہمکو ہر دینی اور دنیوی کام میں کتاب اور سنت کی پیروی بغیر چون و چرا کرنی چاہیئے۔ اور جب ارشاد باری عز اسمہٗ ہو رہا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (لوگو جب تک اُن چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جن سے تمکو محبت ہو نیکی کا درجہ ہرگز نہ پا سکو گے) تو ہمپر لازم ہوا۔ ایسی درسگاہ کی مالی امداد کریں جس میں قرآن اور حدیث شریف ہی پڑھائے جاتے ہوں۔ اور اگر ہمنے ایسا کیا۔ یعنی مالی امداد دی تو انشاء اللہ تعالٰے ہمارے لئے جنت کا رستہ آسان ہو جائیگا۔ کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سلک طریقا یلتمس فیھا علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ (جو شخص طلب علم کے لئے کسی رستہ میں چلتا ہے۔ اللہ تعالٰے اُسپر بہشت کا رستہ آسان کر دیتا ہے) شائد اسپر آپ کو یہ اعتراض ہو کہ یہ خوشخبری تو طلباء کے لئے ہے معاونین کے لئے نہیں تو عرض کرونگا کہ گھبرائیے نہیں۔ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قول روح افزا سُن لیجئے ارشاد ہو من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ (یعنی جو شخص کسی کو نیکی کی طرف رہبری کریگا اُسکو نیکی

کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا)

لہذا پیارے بھائیو کمر ہمت باندھ لو اور جس سے جتنا ہو سکے چندہ دے۔ اور اگر کوئی بزرگ اس تحریک کی تائید میں کوئی مضمون لکھیں تو اُسکے ساتھ مالی امداد کا بھی اُس میں ذکر فرما دیں کیونکہ اب زبانی جمع خرچ کا وقت نہیں ہے بلکہ زمانہ عمل کو چاہ رہا ہے ؎

حدیث شریف میں ہے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا (اللہ تعالٰے بندوں سے علم کو نہیں نکال لیگا بلکہ علماء کو اُٹھا لیگا اسلئے علم بھی اُٹھ جائیگا یہانتک کہ کسی عالم کو باقی نہ رکھیگا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنائیں گے اور اُن سے فتوے پوچھے جائینگے تو وہ بغیر علم کے فتوے دیکر خود گمراہ ہونگے اور دوسروں کو گمراہ کرینگے)

پس اے میرے پیارے بھائیو! اگر آپ نے روپیہ پیسہ کا مُنہ دیکھا اور دینی مدارس کی امداد سے قاصر رہے تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جو علماء اب موجود ہیں ان کی رحلت کے بعد (خدا تعالٰے ان کی عمروں میں برکت دے اور ان کے فیوض کو عرصہ دراز تک جاری رکھے۔ آمین) کوئی عالم نہ رہیگا (کیونکہ ہم آج کل دیکھ رہے ہیں کہ عوام تو عوام اکثر علماء بھی اس زمانہ میں اپنی اولاد کو علم دینی سے بالکل بے بہرہ رکھنے لگے ہیں اور اُن کو صغر سنی سے انگریزی شروع کرا دیتے ہیں اور ایسا کیوں نہو جبکہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہی ہے کہ یوشک ان یاتی علے الناس زمان لا

لہ میں آپ کی اس بارے متفق نہیں قوم کا حال جیسا مجھے معلوم ہے دینے کو تیار ہیں مگر قبل از وقت سوال کرنے لگے ہیں۔ مدرسہ کو باقاعدہ بنا دیں قوم کو اعتبار دلا دیں کہ ہم اس پودے کو پانی دیکر تازہ کرینگے پھر قوم نہ دے تو الزام معقول۔ ابھی سے دست سوال دراز کرنا "آب ندیدہ موزہ کشیدہ" کا مصداق ہے (ایڈیٹر)

(۲۶۵)

یبقے من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ (لوگوں پر عنقریب ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اُس میں اسلام کا نام ہی نام رہجائیگا اور قرآن مجید کی رسم ہی رسم رہجائیگی۔)

تو گویا وہ لوگ جو اس وقت مالی امداد نہ کرینگے وہ علم کے ڈھانے والے ٹھیریں گے۔ لہذا بھائیو! ایسی نوبت نہ آنے کے لئے ہم سب پر واجب ہے کہ اپنی بساط کے موافق ماہانہ چندہ دیا کریں۔

دیکھیں کون ہے جو اس مضمون کو ملاحظہ فرماکر سب سے پہلے اپنا چندہ روانہ کرے! اور دیکھیں کون ہے جو خدا کے رستہ میں سبقت کرکے اپنی دریادلی کا ثبوت دے۔

۷ر صفر ۱۳۳۲ھ کے اخبار اہلحدیث میں اس عاجز نے جسقدر ماہانہ چندہ کا وعدہ کیا تھا اُس کو عالی جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت اقدس میں ارسال کرچکا اور انشاء اللہ آئندہ بھی گذرانتا رہیگا۔

خداتعالے مولوی عبدالعزیز صاحب دام تحصیلاً گوندیا کو خوش رکھے اور اُن کی دینی اور دنیوی ترقی کرے (آمین) جنہوں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۱ر صفر ۱۳۳۲ھ میں عہ ماہانہ چندہ عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے اور ہمکو قوی امید ہے کہ مولویصاحب موصوف نے اپنے وعدہ کا ایفا کیا ہوگا یعنی رقم چندہ ارسال کردی ہوگی اور اُس کو ماہ بماہ ارسال فرماتے رہینگے۔

اللہ تعالے سیٹھ محمد ابراہیم صاحب فیتہ والے مقیم کوربلا کو دینی اور دنیوی امور میں برکت دے (آمین) جنہوں نے میاں صاحب کے مدرسہ کی امداد کے لئے ۵۰ روپے یکمشت عطا فرمائے ہیں۔ اور اپنی دریادلی اور قومی درد اور اسلامی حمیت کا ثبوت دیا ہے اور جن سے ہمکو امید واثق ہے کہ ماہانہ چندہ کا بھی اعلان بالضرور عنقریب فرمائینگے[1]

آخر میں ہمکو مولوی عبدالعزیز صاحب سلمہ

[1] اور احباب نے بھی وعدے کئے ہیں مگر وقت کا انتظار ہے (ایڈیٹر)

خلف الصدق عالیجناب مولانا مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری اور جناب حکیم امجد علیخان صاحب دہلوی کا مشکور ہونا چاہیئے جنہوں نے اخبار اہلحدیث میں میری تحریک کی تائید میں مفید اور معنی خیز مضمون لکھکر جملہ اخوان دینی کو متوجہ کیا ہے خداتعالیٰ موصوفین کی سعی مشکور فرمائے (آمین) اور ہم سب کو توفیق دے کہ اب بجائے مزید خامہ فرسائی کے چندہ دیں[2]

(الراقم العاجز عبدالحمید اٹاوی)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۵ مورخہ ۵ ربیع الاول

بابت حدیث فضل العالم علی العابد

(از مولوی ابوداؤد محمد عبداللہ صاحب از بہاولپور)

خدا جانے حضرت ایڈیٹر صاحب کونسی مشکلات الحدیث پر کتاب لکھ رہے ہیں[3] یا کیا کہ اس طرح علمی مذاکرات سے اب دم ہی نہیں لینے دیتے۔ جزاک اللہ بیشک علماء کے علم و فضل کا اس میں ثبوت ہے۔ حدیث فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم کے اشکال میں عاجز کے نزدیک دو حل ہوسکتے ہیں

(۱) تشبیہ سے کئی غرضیں ہوا کرتی ہیں۔ اس حدیث میں عُبّاد پر علماء کی فضیلت کو جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنے امتی پر فضیلت ہونے سے تشبیہ دیگئی تو اس سے انداز فضیلت کا بیان مقصود نہیں بلکہ یہ غرض ہے کہ جس طرح یہ فضیلت نبوی متحقق ہے عابد پر عالم کی فضیلت بھی اسی طرح لاریب ہے اسے فن بیان میں تشبیہ بغرض تقریر کہتے ہیں اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مشبہ میں بھی اس بات کو قرار و وجود ہے جو کہ مشبہ بہ میں معروف و مسلّم ہے آیت مثل نورہ اور قول باری تعالے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ جیسے کئی موارد میں یہی

[2] پھر وہی بات ثبت العرش ثم النقش (ایڈیٹر)

[3] بلکہ لکھواہی رہیں اور طلباء و علماء کو مشکلات حدیث پر متوجہ کر رہے ہیں ابھی تو صرف اندرونی مشکلات کا ذکر ہے مشکل تو اُسوقت ہوگی جب بیرونی مشکلات پیش آویگی جن کے لئے ابھی ہمیں تیار رہنا چاہئے اللھم اید نا بروح منک (ایڈیٹر)

تشبیہ ہے اور نماز کے درود متعارف میں بھی استاد یہی بتلاتے ہیں۔

(۲) صرف کلمہ طیبہ کا قائل ہونا بھی تو ایک عبادت ہے جس سے ادنے امتی اور عابد ایک ہوسکتے ہیں۔ اور اسی طرح عالم کا فرد اکمل بھی نبی تک پہنچتا ہے اس طرح تکلف کریں تو اور بھی جواب بن سکتے ہیں مگر ظاہر یہ ہے کہ حدیث میں لفظ ادناکم سے مراد صحابہ ہیں جیسا کہ ظاہر حال خطاب اسی کا مقتضی ہے تو اب نقشہ سوال میں مشبہ بہ کی مسافت بھی حرف ب پر ٹھیری اور پیچھے کوئی محذور باقی نہ رہا واللہ اعلم

از مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور مثال کے فرمایا کہ عالم کو اتنی فضیلت ہے عابد پر جتنی مجھکو ادنی امتی پر مقصود اس سے یہ ہے کہ جس طرح مجھکو ادنے امتی پر بہت زیادہ اور بدرجہا فضیلت حاصل ہے اسیطرح عالم کو عابد پر بدرجہا حاصل ہے۔ مثال فضیلت کے زیادہ ہونے میں ہے کمیت و مقدار میں نہیں جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعثت انا والساعۃ کھاتین یعنے میں قیامت کے اسقدر قریب بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں سبابہ اور وسطے۔ یہاں پر اس مثال سے زیادہ قرب مراد ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالے کا فرمانا وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ یعنی قیامت کا معاملہ ایسا ہے جیسا آنکھ جھپکنا یا اس سے بھی زیادہ قریب۔ یہاں پر بھی مثال زیادتی قرب میں ہے کمیت و مقدار میں نہیں فقط واللہ اعلم

بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید

(۵ فروری کے بعد)

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

ایرانیوں کی سولہ زمینیں | یہ مانی ہوئی بات ہے کہ سوئیمبھو منو جی مہاراج تمام مورث اعلے منوجی کے جدامجد بام تھے۔ (دیکھو شوپران کھنڈ ۱۱)

بالعموم تمام مورخ مانتے چلے آئے ہیں کہ عراق و

عرب اور عراق عجم میں مخلوق تھی - اور ایران میں سب سے اول سلطنت کی بنیاد باقاعدہ قائم ہوئی تھی - اور بابل ایران میں بھی گنا جاتا ہے اور عراق میں بھی شمار ہوتا ہے بدیں وجہ ماننا پڑتا ہے کہ ایران ہی کام میں زیادہ معتبر مانے جاتے اور بالیقین مقدم خیال کئے جاتے ہیں - بام ایران کے بادشاہوں کا شہر تھا اور سو میرو منو کے بامی ہونے کے سبب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچاتی ہے کہ ایران یا بام کے فسانے جو کہ مشہور تھے وہ آریوں کو گوشگذار ہو چکے تھے اُنہوں نے بتقلید اُن کے اپنی خیال آرائی کی ہے - آریہ شاعروں کا ذاتی سرمایہ مبالغوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور بہت دن گزر جانے کے بعد ان کی یادداشت میں فرق آیا اور روایتیں خلط ملط ہو گئی تھیں - اس وجہ سے دونوں کے بیان میں بعد المشرقین پایا جاتا ہے اور یہ بات اُن کے ہر ایک مضمون سے عیاں ہے جس طرح چاہے ناظرین آزما لیں اور دونوں کی روایتوں کو مقابل کر کے مدعا حاصل پالیں - چنانچہ ایرانیوں نے بمنزلہ زمین بیان کی تھیں انہی کی تقلید سے آخر یہ بھی کرتے ہیں - ایرانیوں کی زمینیں اول ملاحظہ ہوں :-

(۱) زمین اول - آریانہ ویجو ایران کی پاک زمین جس سے ایران کو عزت ہے۔ ویجو کے معنے بیچ والی اس سے واضح ہوا کہ جس زمین میں اللہ تعالیٰ نے آریوں کا تخم بویا اور آریہ قوم پیدا ہوئی وہ آریانہ ویجو ہے۔

(۲) گنوجو کہ شگدھا نام سے بھی مشہور ہے باشندوں کے قابل -

(۳) مرو - نہایت پاک اور بلند کوہ البرز کی ثانی -

(۴) بگدھی -

(۵) نسا یشیا طین کی جگہ جس میں جنت سے نکالے جانے کے بعد شیطان ڈالا گیا تھا۔

(۶) ہردیو -

(۷) وکریتا -

(۸) اروا - عرب -

(۹) کھتا -

(۱۰) ہرکوتی -

(۱۱) ہیومت -

(۱۲) رگھا - مگونس کی زمین اودھ -

(۱۳) چکرا -

(۱۴) ودنیا -

(۱۵) ہپتا ہندو - سپتا سندھو - پہلے یہ نام محض سندھ اور پنجاب کا ہی تھا - رفتہ رفتہ کل ہندوستان کا ہو گیا کہ وہ سین کی جگہ ہ کو بولتے ہیں اور ہندوستانی ان کی ہ کی جگہ س کو بولتے ہیں -

(۱۶) رہنا -

اس تقسیم کی علت غائی یہ بتائی جاتی ہے کہ پہلی زمین آریانہ ویجو جو کہ سب طرح کی عزتوں اور عظمتوں والی ہے اسے اپنی بدعملیوں سے گنہگار لوگ ناپاک نہ کرنے پائیں بلکہ وہاں سے الگ رہیں - بالفرض کوئی ناپاک آدمی وہاں سے الگ نہ ہو تو مار کر الگ کر دیا جاوے چنانچہ شروع میں اس پاک زمین پر قدیم آریہ بھی ایک مدت تک بستے رہے تھے - جب انہوں نے ایران کی آئین چھوڑ دی تو ایران والوں نے انکو لڑ بھڑ کر اس پاک زمین سے نکال دیا (ان لڑائیوں کا بیان ویدوں میں کسی کسی جگہ موجود ہے اور موقع پر عرض کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ) اور پھر وہ ہندوستان کی جانب چلے آئے - جب قدیم آریوں نے دیتی ندی چھوڑی آریانہ ویجو سے زبردستی نکال دئے گئے - تو ایک مدت بعد کوہ البرز اور دیانند اور مازندران کی عظمت اُن کے دلوں سے جاتی رہی - وسط ہند میں پہنچ کر ہریانہ میں بود و باش کر کے سرسوتی ندی کو تقدم کیا اور ہریانہ کو تمام انسانی کی پیدائش کی جگہ فرض کر لیا کیونکہ یہ ایران کی سرزمین کی طرح اُس زمانے میں نہروں سے بھرپور اور نہایت سرسبز تھی - اور مدتوں لڑنے بھڑنے پھرنے کے بعد اُن کو یہیں آکر امن ملا تھا اب منو وغیرہ ان کے شاعروں نے لکھ مارا کہ تمام دنیا کے آدمی اپنی پیدائش کو یہاں کے علاقوں کے برہمنوں سے جانیں (دیکھو منو ادھیا ۲ شلوک) اور یہ مسئلہ محض ایران کی سرزمین کی عظمت گھٹانے کے لئے بنایا گیا معلوم ہوتا ہے ورنہ ہریانہ کی زمین میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی کہ عندالعقل افضل بزرگی کا باعث ہو ہاں البتہ جب سے دہلی ہندوستان کا پایۂ تخت قرار دیا گیا ہے جب سے یہ ضرور ہوا ہے کہ شمال و مغرب کی جانب سے آنے والی قوموں نے جب دہلی پر چڑھائی کی - یا ہستناپور کی یا اجمیر کی سلطنت کے لئے لڑے تو سب کے کشت و خون کیلئے وسیع میدان جوانوں کی قربانیوں کا مذبح یہی مین نصیب ہوئی اور موت کے سمندر میں جس امیر البحر کا جہاز عمر غرق ہوا یہیں ہوا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ کعبۃ اللہ کے مقابلہ میں

لے ایک　　　بنا لیا تھا ویسے ہی قدیم آریوں نے آریانہ ویجوں میں ایران کے مقابل ہریانہ کو بال معظم و مکرم تجویز کر لیا تھا سو نہ چلا چند روز کے بعد وہ بھی یعنی کعبے کی طرح رفت و گزشت ہوا اور جس طرح ایران کے قدیم بزرگوں سے انہوں نے سولہ زمین کو سنا تھا ویسے تو بھول گئے مگر اپنی طرف سے گھڑ کر سولہ زمینیں جغرافیہ کے سمیت اس طرح پوری کر کے کہ جس طرح کہ ذیل کے سات زیب لو کھنڈوں میں مرقوم ہیں + (باقی دارد)

جنگ کب ختم ہوگی؟

یورپ کے ایک مبصر نے موجودہ خونخوار جنگ میں جان و مال کے نقصان کا تخمینہ کیا ہے جس میں وہ بحساب ۱ فیصدی ایک کروڑ ۸۵ لاکھ جانوں کی قربانی اور ۴۹ - ارب ۲۳ کروڑ روپیہ کا نقصان دکھاتا ہے اور یہ صرف ۶ ماہ کی لڑائی کا قبض الوصول ہے یہ مبصر لکھتا ہے کہ جرمن میں خوراک کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے اور رعایا گھبرا گئی ہے اور یہ قرین قیاس بھی ہے کیونکہ انگلستان نے جرمنی کی تجارت آمد و برآمد تقریباً بند کر دی ہے اور جو غلہ جرمنی میں ممالک متحدہ امریکہ و کینیڈا وغیرہ سے آتا تھا وہ انگریزی جہازوں نے روک دیا ہے روس سے بھی بہت غلہ آتا تھا وہ بھی اس جنگ کے باعث بالکل بند ہو گیا اسلئے جرمن کی اقتصادی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے اور اب یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ جرمنی اس مہیب دیو گرسنگی سے مرعوب ہو کر دو تین ہی مہینہ کے اندر صلح کی تمنا کریگی - ادھر سامان

[illegible]

فتاویٰ

س نمبر ۱۰۶ - ہر نماز میں تحیات پڑھی جاتی ہے اور اشہد ان لا کا لفظ زبان پر لاتے ہیں۔ کلمہ کی انگلی کو حرکت دیجاتی ہے اسکا شان نزول کہاں سے ہے (خاکسار قاضی غلام محی الدین خریدار اہلحدیث ع ۲۵۲ از کیرلی سرتھ افریقہ)

ج نمبر ۱۰۶ - اس کے متعلق حدیث ذیل آئی ہے اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وعقد ثلاثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ (رواہ مسلم)

یعنی آں حضرت جب قعدہ میں بیٹھتے تو اپنا داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں پر رکھتے اور دو انگلیوں (انگوٹھا اور وسطی) سے گول عقد بنا کر سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے۔

اس روایت اور اس جیسی اور روایات سے پایا جاتا ہے کہ دونوں انگلیوں کا حلقہ تو شروع ہی سے باندھا کرتے تھے مگر انگلی کو حرکت "لا" پر دیتے تاکہ توحید کا اقرار لفظی۔ اعتقادی اور عملی تینوں طریق سے ہو والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۱۰۷ - صبح کے فرض نماز میں دعاء قنوت پڑھی جاتی ہے ۔ اس بارے میں شرع کا کیا حکم ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۷ - دعاء قنوت کے لئے یہ احسن و اسلم طریق ہے کہ بوقت ضرورت پڑھی جائے چاہے ایک نماز میں پڑھے چاہے سب میں۔ آجکل جو بلائے عام ملک پر مسلط ہے۔ بیکاری۔ قحط۔ بیماری۔ ان سب آفات کے دفعیہ کے لئے دعاء قنوت پنجوقتہ پڑھیں اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔

س نمبر ۱۰۸ - زید نے اتفاقاً ریل کا سفر اختیار کیا۔ بوقت مغرب مسافروں کی کثرت نے ریل گاڑی کی جائے نشست کو اندازہ سے زیادہ پُر کر دیا اور یہ گنجائش بالکل نہ رہی کہ مغرب کی نماز ادا کر سکے۔ تو ایسی حالت میں کیا زید مغرب کی نماز کو قضا کرے حالانکہ اُس کو سٹیشنوں میں کچھ نہ کچھ مہلت گاڑی کے ٹھیرنے کی ملا کرتی ہے مگر زید کو یہ خوف لگا رہتا ہے کہ اس کے نماز ادا کرنے میں گاڑی نہ نکل جاوے۔ تو زید نماز قضا کرے یا کیا ؟ بکر کہتا ہے نماز قضا باطل ہے کیونکہ زید بیٹھے بیٹھے مثل مریضوں کے اشاروں سے ادا کر سکتا ہے۔ کس کا خیال صحیح ہے ؟ (محمد یوسف خان سوداگر چرم خریدار اہلحدیث ع ۱۸۰۹ برہمپور ضلع گنجام)

ج نمبر ۱۰۸ - جتنی جگہ ہو اُس سے کام لیکر نماز ادا کر دے۔ وضو نہ ہو سکے تو تیمم کرلے۔ تیمم بھی نہ ہو سکے تو بے تیمم ہی پڑھ لے (صحیح بخاری کتاب التیمم باب اذا لم یجد ماء ولا ترابا) اگر ادا نہ کرے تو قضا کرے۔ قضا باطل نہیں۔ البتہ وقت پر ادا نہ کرنے سے گناہگار ہوگا ۔ قرآن مجید میں ہے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا

(نماز مسلمانوں پر وقت بوقت فرض ہے)

(۶ بلی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۰۹ - بالغ عورت کو اُس کا خالہ زاد یا چچا زاد یا پھوپھی زاد برادر تحریری یا تقریری طور سے سلام علیکم کہہ سکتا ہے یا نہیں جواب بحوالہ حدیث عنایت فرماویں۔ (خاکسار ظہیر الدین امرتسر خریدار ع ۲۰۰۵)

ج نمبر ۱۰۹ - جائز ہے صحابہ کرام اہل بیت ازواج مطہرات کو سلام علیکم کہا کرتے تھے۔

س نمبر ۱۱۰ - غیر مسلم اگر سلام علیکم کہے تو جواب سلام یا وعلیکم السلام کیا کہنا چاہیے۔ اور اگر مجمع عام مسلم و غیر مسلم میں گزر ہو تو سلام علیکم کس لفظ سے کہنا چاہیے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۰ - حدیث شریف میں آیا ہے کفار کو السلام علیکم سے ابتدا نہ کرو۔ اس سے نتیجہ نکالا گیا ہے کہ اگر وہ السلام علیکم کہیں تو وعلیکم السلام کہنا جائز ہے۔ اور مجمع کفار اور مومنین کا ہو تو السلام علیکم کہنا جائز ہے (صحیح بخاری) (۱ روپیہ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۱۱ - بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے اللہ نے نور محمدی کو پیدا کیا یہ خیال صحیح ہے یا غلط ؟

س نمبر ۱۱۲ - نور محمدی جو سب سے پہلے پیدا ہوا وہ کہاں تھا اُس کا ذکر قرآن شریف میں ہے یا نہیں۔ (خاکسار عبد العزیز از بنولا ترائے نیپال ڈاکخانہ لوکہی ضلع دربھنگہ)

ج نمبر ۱۱۱ و ۱۱۲ - نور محمدی کی پیدائش کا ذکر جیسا کہ قصوں اور وعظوں میں بیان کیا جاتا ہے قرآن اور حدیث میں نہیں ملتا اول ما خلق اللہ نوری روایات موجب اعتقاد نہیں۔

س نمبر ۱۱۳ - وتروں میں دعاء قنوت پڑھنا فعل رسول اللہ ہے یا فعل صحابہ۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۳ - وتروں میں دعاء قنوت کا پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بروایت صحیح ثابت نہیں۔ امام حسن فرماتے ہیں کہ میں پڑھا کرتا ہوں۔

س نمبر ۱۱۴ - وتر میں دعاء قنوت پڑھے تو گنہگار ہوگا یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۴ - جب آں حضرت سے ثابت نہیں تو ترک پر گناہ بھی نہیں۔

س نمبر ۱۱۵ - وتر میں دعاء قنوت بعد رکوع کے ہاتھ اٹھا کر پڑھنا چاہیے یا قبل رکوع بعد ختم قرات تکبیر کہکر ہاتھ باندھکر پڑھنا چاہیے یا کیسے (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۵ - دونوں طرح علماء کا معمول ہے۔ مگر بعد رکوع کو ترجیح ہے۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ یہ کہا کہ میں تمکو ایسی نماز پڑھاؤں جو آں حضرت کی نماز سے بہت مشابہ ہو۔ یہ کہکر جو انہوں نے نماز پڑھائی تو دعاء قنوت بعد رکوع کے پڑھی (صحیح بخاری باب القنوت)

س نمبر ۱۱۶ - اگر عشاء کی نماز میں امام بھول جاوے دو رکعت کے بعد تشہد کیلئے نہ بیٹھے اور کھڑا ہو جاوے اور تین رکعت پڑھکر سلام پھیر دے اور امام کو گمان ہو کہ میں چار رکعت پڑھ چکا۔ بعد سلام کے لوگوں کے کہنے سے معلوم ہو کہ تین رکعت نماز پڑھی گئی پھر ایک رکعت ادا کریگا بعد دونوں طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے یا قبل سلام کے سجدہ سہو کرے یا ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے یا کیسے سجدہ سہو کرے (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۶ - سجدہ سہو قبل سلام اور بعد سلام دونوں طرح جائز ہے بعد سلام کرے تو دونوں طرف سلام پھیر کر کرے۔

اہلحدیث کا مذہب صفحہ ۳۴ (حاشیہ) (۲۹۸)

ahmadimuslim.de

متفرقات

محمدیہ کمپنی میں ۲۰ر فروری تک کل مبلغ (۲۸۳۱ عہ) تقسیم ہوئے ہیں چند صاحب ہنوز باقی ہیں جنہوں نے ابھی تک طلب نہیں کیا ورنہ ان کی طرف سے روانگی میں دیر نہیں۔ آئندہ ہفتے باقیماندہ صاحب کی فہرست شائع کیجاویگی۔

بڑی رقم جس کی وصولی باقی تھی وہ ہنوز وصول نہیں ہوئی توقع ہے کہ وصول ہوگی احباب دعا کریں وہ شخص آجکل مقام ہتھوا ضلع سارن (چھپرہ) میں انگریزی مال کی فروخت میں مصروف ہے نام اس کا میاں اکرم شاہ ہے امرتسر کا رہنے والا ہے پشمینہ کا سوداگر ہے سالم میں اجرا نہیں مگر رکاوٹ کی وجہ سے رک گیا ہے۔ اس علاقہ میں کسی شریک کمپنی کو ملے تو نرمی سے توجہ دلادیں۔

الانصاف مفت مصنف کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ الانصاف فی حق الاحناف مفت تقسیم کیا جائے پس جو صاحب لینا چاہیں فی نسخہ ۲ پائی کے حساب سے بحث محصول بھیجدیں (المشتہر ابو الحسن محمد یونس)

حضرت میاں صاحب کی سوانح عمری میرے پاس آگئی ہے جو صاحب خرید نا چاہیں اطلاع دیں۔ (سید ابو الحسن از دہلی پھاٹک حبش خان)

طبی سوال طبیب ہو یا ایسا شخص جسکو مرض ذیل سے اس شافی نے شفا عنایت کی ہو میرا بھائی بعارضہ سلسل البول عرصہ سات آٹھ سال سے بیمار ہے جسکی یہ حالت ہوگئی ہے کہ بدن میں طاقت نہ بدن پر گوشت ہر وقت اعضا شکنی۔ سر درد۔ نکام۔ باعث کمزوری کمر میں درد۔ غرضیکہ ہر قسم کا ہزال بلکہ سر کے بال بھی اکثر جھڑ گئے ہیں۔ پیشاب دن میں بے تعداد۔ چار منٹ دس منٹ۔ زیادہ سے زیادہ وقفہ ایک گھنٹہ بغیر سوزش۔ پیاس۔ جلن۔ تکلیف کے۔ انگریزی یونانی ویدک بشناسی کا علاج ہر چند کیا لیکن تا حال فائدہ ندارد کوئی مہربان چاہے برائے خدا دوا یا نسخہ مجرب المجرب خواہ قیمتاً ارسال کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔ پتہ یہ ہے (در داخل غریب فنڈ) (غلام حسن ٹھیکے دیاں شہر سیالکوٹ)

تقریظات

الاسلام۔ نفائس الحکایات دو جلد۔ یہ تینوں کتابیں جناب مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری کی لطیف تصنیف ہیں۔ الاسلام میں ان باتوں کا بیان ہے جن پر ایک مسلمان کو ایمان رکھنا چاہیے۔ توحید کے مسئلہ کو مفصل لکھا ہے۔ شرک کی تردید بھی کی ہے۔ (مگر ساتھ ساتھ مروجہ شرک کا نام لیکر ذکر ہوتا تو مفید تر ہوتا جیسے تعزیہ پرستی، قبر پرستی، پیر پرستی وغیرہ) دوسری کتاب کی پہلی جلد میں قرآنی قصے جمع کئے ہیں۔ دوسری میں حدیثی قصوں کا بیان ہے۔ تینوں کتابیں بچوں اور نا واقف بڑوں کے لئے مفید ہیں لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے قیمت الاسلام ۲ر نفائس الحکایات (جلد اول) ۸ر جلد دوم ۵ر محصول علاوہ (پتہ۔ نذیر محمد خان کمپنی لاہور)

خطیب دہلی سے ایک ہفتہ وار اخبار خطیب نکلنا شروع ہوا ہے جس کے سرپرست خواجہ حسن نظامی صاحب اور ایڈیٹر حکیم محمد واحدی صاحب ہیں۔ ان دونوں کے زور قلم سے ملک واقف ہے مضامین مذہبی اور ملکی ہوتے ہیں قیمت عہ (پتہ۔ منیجر خطیب دہلی)

اعلان نواب صدر الدین صاحب رئیس بڑودہ کی تالیفات سے انجمن ہذا کے پاس چند نسخے فروغنی (؟) نعمۃ صدور۔ گنجینہ ادام۔ اسلام کی خوبیاں۔ اسلام کے عقائد کے موجود ہیں جنکی قیمت ایک ایک آنہ علاوہ محصول ہے انکے علاوہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب باواجی کی تصنیف سے معیار الالہام ۔ و ۔ رد خطرات راہ نجات کے بھی چند نسخے ہیں قیمت ان کی علاوہ محصول کے چار چار آنے ہے جن صاحبوں کو ضرورت ہو بذریعہ ویلیو جلد طلب کریں ورنہ پھر یہ کتابیں نہیں ملینگی۔ پتہ یہ ہے (سکرٹری انجمن تائید الاسلام شہر بنارس محلہ دارانگر)

اعلام مولینا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی کتاب نزل الابرار کے پرچے بالکل تمام ہو چکے ہیں اسلئے اب کوئی صاحب اس کیلئے ٹکٹ نہ بھیجیں۔ ان کی تصنیفات سے جو مطبع ہذا میں طبع ہوئی تھیں صرف المشرب الوردی باقی ہے اس کے لئے صرف اس کے ٹکٹ فقط محصول کے لئے بھیجکر مفت حاصل کیجئے اس کے ہمراہ آپکو دو عربی کے چھوٹے رسالے ..... عمدۃ الوثیق اور الاصباح زائد نذر کئے جائینگے علماء اور طلباء اور کل عربی دان اس موقعہ خیر کو غنیمت سمجھکر جلد اس کو منگوائیں (ملنے کا پتہ) (منیجر سعید المطابع پریس محلہ دارانگر شہر بنارس)

دعاء و جنازہ غائب جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی بھابی صاحب اولاد ۱۷ر فروری کی رات کو ۱۱ بجے دفعتاً بیمار ہو کر ۲ بجے فوت ہو گئی تمام نا بالغ کو سخت صدمہ ہوا۔ وانا للہ۔ ناظرین مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں اللھم اغفرلھا وارحمھا

طبی سوال محمد یعقوب خریدار نمبر ۳۱۴۵ (ریاہ) بد حواس پاگل ہو گیا ہے کوئی صاحب اس مرض کی دوا بتلادیں تو مہربانی ہوگی۔ (احمد اللہ از جوجہ گاؤں ریاہ)

تلاش دوست میرے ایک نہایت ہی مخلص محب خالص دوست مولوی محمد فاضل صاحب ساکن جنہ گسوال ضلع راولپنڈی عرصہ سے مفقود الخبر ہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ مہربانی بذریعہ ایڈیٹر اطلاع دیں۔ یہ نوٹس خود ان کی نظر سے گزرے تو وہ خود ہی بول پڑیں تاکہ کوئی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

(خاکسار غلام محمد شملوی وکیل ندوۃ العلماء)

حساب دوستاں مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ۱۰ مارچ ۱۹۱۵ء میں ختم ہے۔ ۱۲ر مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چندروز مہلت چاہتے ہوں تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ وی پی کے واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو (خاکسار منیجر)

۶۷ + ۲۸۰ + ۲۸۲ + ۲۸۵ + ۲۹۷ + ۵۲۶+
۵۵۶ + ۷۵۵ + ۷۶۶ + ۷۷۱ + ۱۰۹۸ + ۱۱۰۱+
۱۱۰۷ + ۱۱۴ + ۱۳۶۱ + ۱۳۸۷ + ۱۳۹۸ + ۱۵۱۳
۱۵۳۶ + ۱۶۱۷ + ۱۶۱۸ + ۱۸۶۲ + ۱۸۶۹ + ۱۸۶۹ ۱۸۹۷
۱۸۹۴ + ۱۹۰۶ + ۱۹۱۳ + ۱۹۸۵ + ۲۲۱۲ + ۲۲۱۴
۲۲۱۷ + ۲۲۱۸ + ۲۲۲۴ + ۲۲۴۱ + ۲۵۸۸+
[illegible]

مقام مسرت ہے کہ مولوی سید عبد السلام صاحب اور مولوی سید ابو الحسن صاحب نبیرگان حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی اور مولوی عبد الرؤف صاحب نواسہ حضرت ممدوح کا وظیفہ فی کس سہ صد سالانہ ریاست حیدرآباد میں مقرر ہو.....

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۱۵ فروری سے ۲۱ فروری تک جو خبریں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

لاہور کے کالجوں کے چند مسلمان طلبا کچھ دنوں سے غائب ہیں خدا معلوم کہاں اور کس ارادے سے گئے

قحط کے باعث غریبوں کی حالت خراب ہو رہی ہے، چوریوں اور ڈاکوں کی کثرت ہے۔

لاہور جیسے مشہور مقام میں ڈاکے پڑ رہے ہیں چنانچہ آٹھ ڈاکو لاہور میں گرفتار ہوئے اُن کے پاس سے بم پستول اور چھرے بھی برآمد ہوئے۔

امرتسر میں بھی ایسے واقعات کا ظہور ہو رہا ہے افواہ ہے کہ ایک بنئے کی دکان سے چند بوریاں آٹے کی جاتی رہیں۔

گورنمنٹ پنجاب غربا کی مدد کے لئے انتظام کرنے کی فکر میں ہے مختلف جگہوں پر ایسی دوکانیں کھولی جائینگی جو غلہ بھاؤ سے سستا بیچینگی۔

مقدمہ سازش دہلی میں جن ملزموں کو چیف کورٹ پنجاب نے سزا دی ہے وہ سب کے سب اس حکم کے خلاف پریوی کونسل (لندن) میں اپیل کرینگے۔

بذریعہ تار وکیل مقرر کیا جائیگا اور اُن ملزموں کے لئے جن کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے، حضور وائسرائے سے پھانسی کے التوا کی درخواست کیجائیگی

رسالہ نیو پو آف ریویوز لندن لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان کے خطوط امیر افغانستان کے ساتھ انتہائی وفاداری کا پتہ دیتے ہیں۔

افغانستان کو آزاد ملک رکھنے کا طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا تھا کہ روس اور ہندوستان کے مابین روک رہے۔

لیکن اب چونکہ وہ ضرورت جاتی رہی ہے کیونکہ روس اور انگلستان میں دوستی ہو گئی ہے لہذا اب امیر کی شخصیت ہمارے لئے غیر ضروری ہے۔

اس ہفتہ امریکہ اور جرمنی کے تنازع نے خوفناک صورت اختیار کر لی ہے۔

بنا تنازع یہ ہے کہ گورنمنٹ جرمنی نے تمام ملکی ذخائر پر قبضہ کر لیا تھا اس لئے انگریزی گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ جرمن عوام کی ضرورت کے لئے جو غلہ باہر سے جائیگا جرمن گورنمنٹ اُس کو اپنے فوجی کام میں لائیگی۔ جرمنی میں غلہ کی درآمد ممنوع اشیا کی فہرست میں داخل کر دیا۔

درآمد غلہ کی بندش نے جرمنی میں سخت قحط کی صورت پیدا کر دی۔

اس کے جواب میں گورنمنٹ جرمنی نے اعلان کیا کہ ۱۸ فروری کے بعد جو جہاز بھی انگلستان کو جاتا ہوا نظر آئیگا اُسے ہماری آبدوز کشتیاں غرق کرینگی

اس سے جرمنی کا یہ مطلب ہے کہ انگلستان میں بھی غلہ نہ جا سکے اور وہاں بھی قحط پڑ جائے۔

چونکہ اس جرمن تجویز سے غیر جانبدار سلطنتوں نے جرمنی پر سخت اعتراض کئے۔

لیکن جرمن اور امریکن اخبارات نے ایکدوسرے پر سخت حملے کئے اور عوام کے جوش نے معاملہ کو نہایت نازک صورت پر پہنچا دیا۔ اور دونوں ممالک میں تعلقات منقطع ہو جانے کا قوی اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔

اس ہفتہ بھی جرمن آبدوز کشتیوں نے ایک انگریزی اور ایک فرانسیسی تجارتی جہاز کو غرق کیا

آسٹروی بیڑے نے مانٹی نیگرو کے بندرگاہ پر گولہ باری کی۔

دو آسٹروی ہوائی جہازوں نے اُڑتے ہوئے شاہ مانٹی نیگرو اور اُس کی ملکہ اور شہزادیوں پر بم پھینکے لیکن وہ بچ گئے۔

انگریزی ہوابازوں نے جرمن شہروں کے ہوائی جہازوں اور آبدوز کشتیوں کے کارخانوں پر حملہ کر کے سخت نقصان پہنچایا۔

انگلستان نے روس کو اب تک چار کروڑ پونڈ قرضہ دیا ہے۔

جرمنی میں غذا کی قلت کا اعتراف جرمن امیر البحر نے امریکن بحری فوج کے اتاچی سے کیا ہے۔

آسٹریا آرک ڈیوک اسٹیفن کو جس کا دُور کا رشتہ قدیمی پولینڈ کے خاندان سے ہے۔ پولینڈ کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے۔ عنقریب کراکو میں اس کی تاجپوشی ہوگی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس کارروائی سے آسٹریا اہل پولینڈ کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی پرشیا میں جرمنوں کی بہت بڑی فوج کے آجانے سے ہمیں پسپا ہونا پڑا۔

وفیرہ ہند کی مراسلت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں مشرقی پرشیا سے روسی فوجوں کو ہٹا کر پچاس میل تک روسی علاقہ میں گھس گئی ہیں۔

روسیوں کا بیان ہے کہ دریچولا کے دائیں کنارے پر بعض حصوں میں سخت جنگ ہو رہی ہے

آسٹریا کے علاقوں کی حالت بدستور ہے۔ جرمن اور آسٹروی فوجوں نے متعدد حملے کئے جو پسپا کئے گئے۔

اخبار مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار مقیم ہنگری بیان کرتا ہے کہ اگرچہ روسیوں نے پرزمسل کا محاصرہ کر رکھا ہے تاہم بیرونی قلعے اور استحکامات جو بارہ بارہ میل تک پھیلے ہوئے ہیں اُن کے قبضے میں نہیں آئے قلعے مذکور تین ماہ تک مدافعت کے قابل ہیں۔

آسٹروی فوجوں نے پھر بلگراد (سرویہ) پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔

اہل البانیہ نے سرویہ پر عام حملے کرنے شروع کر دئیے ہیں۔

روس کو فخر ہے کہ اُس کے ہاں کوئی چیز گراں نہیں ہوئی (ہندوستان ہی بدنصیب ہے)

مغربی میدان جنگ میں متحدہ افواج دھیمی رفتار سے ترقی کر رہی ہیں۔ موسم بہار میں سخت جارحانہ کارروائی کیجائیگی۔

ترکی جہاز بریسلا نے بحیرۂ اسود میں باربرداری کے بارہ روسی جہاز غرق کر دئیے ہیں۔

اطلاع۔ مولانا ابو الوفا مع مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مدرسہ احمدیہ کے جلسہ کے ارادہ سے اس ہفتے گئے ہیں۔ راستہ میں۔ بھڑائچ۔ مچھلی شہر وغیرہ میں اتر کر سیتا مڑھی سے علی گڑھ کانفرنس کے جلسہ پر آ ملینگے انشاء اللہ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

وہ وقت آگیا

جس کا نہایت بے صبری کے ساتھ انتظار تھا

اگر آپ نے اب بھی اسلام کا حق ادا نہ کیا تو کس دن کیجئیگا۔ سارے ہندوستان میں **صحیفہ القمر** کی نرالی اور انوکھی باتوں کا غلغلہ پڑا ہوا ہے۔

بشارت و خوشخبری کا مجموعہ ہے یہ اخلاق و فلسفہ کا معدن ہے۔ و لطیف اردوئے معلی کا مخزن ہے۔

ملک کے مشاہیر علماء و فضلاء اہل قلم کے مضامین سے زینت دار ہو کر نکلتا ہے **عوام** و خواص دونوں کی دلچسپیوں کا ... بہترین علمی مشغلہ ہے۔

نمونہ

کا پرچہ دو آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ پیشگی [illegible]

مینیجر صحیفہ القمر دہلی

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تقابل ثلاثہ - توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول صرف ۴ع

اجتہاد و تقلید اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۳/

القرآن العظیم - قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۱/

الہام - الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱/

دلیل الفرقان - بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی اہلقرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب ۲/

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ - ہائیکورٹ - پنجاب - اودھ - بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے انکو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف چار آنہ ۴/

تہذیب - ہندیوں کے فرائض ۱/

ادب العرب - صرف و نحو عرب کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے۔ کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ سکے - اور کامیاب ہو سکے - نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے

مینیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی - بنگہ سوتی - ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے - جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا بنگہ درکار ہو - وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں - اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی - المشتہر

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنیکے علاوہ منی گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ قیمت ۴ع

طلاء اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۔ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت [illegible]

حبوب لوبواسیر بادی - آبی - خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہیں [illegible]

ہر قسم

سرمہ منقوِ چشم اس سرمہ کے استعمال سے دھند - جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ [illegible]

دوائی خارش ہر قسم اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے۔ کہ خارش میں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ [illegible]

ملنے کا پتہ - مالک مینیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ [illegible] چوک

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات - مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو تاریخ سنہ حضرت سرور کائنات مصطفی ہی تھے - جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب ہوئی - [illegible] خوان نعمت ملا کرتے تھے - جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے - جب وہ نواب امیر علی خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دست میں آگیا - اور جنگ سے [illegible] دشمن آپکو قتل کرنے آتے تھے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے - جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا - جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر رافضی سے تائب ہوا - جن کی دعا سے دلوانے ہشیار اور کیمیا تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں جو حج پر گئے تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی - جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہو گئے - جن کے ہاتھ پر بالا ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا - غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپیہ (عہ) مطبع [illegible] ملنے کا

۳۵۲

مفید و کار آمد کتابیں

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی؟ حجۃ الاسلام حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف۔ اس بے نظیر کتاب میں علامہ موصوف نے وہ کل وسائل و ذرائع نہایت بسط سے ارقام فرمائے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتوان و پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے اعلیٰ سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جائے۔ فاضل مصنف نے بادشاہ سے لیکر فوجیوں۔ جرنیلوں۔ عاملوں۔ صناعوں۔ زراعوں۔ غرض رعایا کے ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کر کے کیمسٹری و موسیقی پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے بعض عجیب و کشیا ہے کے عجیب و غریب خواص۔ سحر و طلسم۔ عزائم کی حقیقت۔ روح کی ماہیت وغیرہ کی تشریح کرتے ہوئے آداب مجلس۔ تہذیب۔ نفوس۔ نفس ناطقہ۔ نزع موت۔ حشر۔ احوال باطنی کی درستی کا ذریعہ موت و سماوات۔ مجاہدات۔ زہد تقویٰ۔ حب و عشق۔ اسرار الٰہی وغیرہ کا مفصل بیان کیا ہے عم

زبدۃ المرام (ترجمہ اردو) عمدۃ الاحکام جسمیں صحیح بخاری اور مسلم کی ان احادیث کا مجموعہ جس پر کل ائمہ محدثین کا اتفاق ہے۔ دونوں صحیحین کی احادیث متفق علیہ در احکام طہارت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ شرائے۔ نکاح۔ طلاق۔ رضا۔ قصاص۔ حدود۔ قسموں۔ نذروں۔ [illegible] قربانی۔ لباس۔ جہاد وغیرہ کا اردو ترجمہ قیمت

مجربات سیوطی؟ قدوۃ الانام امام الہمام حضرت جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ کا سلیس اردو ترجمہ۔ جس میں مولانا نے مرد و عورت۔ لڑکے۔ لڑکی۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان کے اندرونی۔ بیرونی جملہ امراض کا علاج۔ طب۔ تعویذات۔ کلمات۔ مجربات کے ذریعہ بتایا ہے۔ علاوہ اس کے مختلف فنون و کشتہ جات کے تیار کرنے کی ترکیب اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا علاج بتایا ہے قیمت عمہ

ہیر رانجھا مع تذکرۃ الشعراء پنجاب

یہ پہلا قصہ ہیر رانجھا کا ہے۔ جو اخلاقی۔ علمی اور مفید نصائح کے لحاظ سے اپنے رنگ میں ممتاز ہے۔ اور جس کے ساتھ پنجابی شعراء کا دلچسپ مبسوط تذکرہ دیا گیا ہے اس کتاب کے تین حصے ہیں پہلے حصہ میں ہیر رانجھا کی پیدائش و وفات۔ اور حسن و عشق کے تاریخی و تحقیقی حالات بزبان اردو درج ہیں۔ دوسرا حصہ پنجابی نظم میں سید وارث شاہ کی طرز پر ہے۔ جو جدید خیالات۔ زبان کی سلاست۔ اور مضامین کی برجستگی کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ تیسرے حصہ میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ پنجابی شاعری کی ابتداء کب اور کہاں ہوئی۔ اور اسوقت سے آج تک پنجابی شاعر کون کون۔ کہاں کہاں اور کس کس زمانہ میں ہوئے۔ ان کے حالات دلچسپ واقعات۔ بکہائی چھپائی نفیس۔ کاغذ عمدہ سفید۔ سائز کلاں۔ حجم قریباً ۰۰۰ صفحے قیمت باہمہ صرف ۱۰

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاب کھٹیکاں سے منگاؤ

۲۴/۵۲

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے

ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۶ روپے۔ پاؤ بھر ۱۲ روپے مع محصولڈاک وغیرہ۔ غیر ممالک کے محصول علاوہ

-از اشتہارات-

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب بنارس سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بنام ذیل بہت جلد روانہ فرمادیں۔ دوسری بھی مومیائی از حد مفید ہے (۵ر جنوری ۱۵ء) جناب عبدالحق صاحب اکبر پور ضلع گیا سے رقمطراز ہیں جیسے دو چھٹانک مومیائی اس سال میں منگایا۔ دوستوں کے نام۔ دوستوں نے بہت فائدہ حاصل کیا۔ اب دو چھٹانک ہمارے دوست جناب فائق حسین صاحب کمنٹیل تھانہ ۰۰۰ کے نام سے روانہ فرمادیں۔ (۷ر جنوری ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

ہیڈ پرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

جلد ۱۲ — نمبر ۱۸

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	ے۱۲ر
روسا و جاگیرداران سے	”	للعہ
عام خریداروں سے	”	ے۴ر
	” ششماہی	۲ عہ
ممالک غیر سے	سالانہ	۵ شلنگ ۶ پنس
	” ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

(۲۶۱)

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
قحط میں سلطنت کے فرائض	۱
کادیانی مشن (باہمی اختلاف)	۳
اہلحدیث کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ	۴
میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں	۴
بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید	۵
جوابات از خویدم حنفیہ کرام	۵
فتاوے دہلی	۷
جونپور سے آریہ مناظروں کا فرار	۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۷	۹
سماع موتے	۱۰
مولود شریف کا ثبوت برنگ عجیب	۱۱
فتاوے	۱۲
متفرقات	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	(۱۵-۱۶)

قحط میں سلطنت کے فرائض

قدرت نے انسان کو طبعاً آزاد پیدا کیا ہے کوئی کسی کا ماتحت یا نوکر نہیں تاہم دنیا میں یہہ سب کچھ ہے کہ کوئی کسی کا نوکر ہے کوئی کسی کا ماتحت۔ کوئی حاکم ہے کوئی محکوم۔ کیوں؟ اسلئے کہ دنیا کا انتظام اس کے بغیر چل نہیں سکتا۔ سلطنت کے فرائض کیا ہیں اور کیا ہونے چاہئیں۔ اس کے جواب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ سلطنت کو رعایا کے ساتھ کیا نسبت ہے دنیا میں ہر دو تعلق رکھنے والے آدمیوں میں کوئی نہ کوئی نسبت ہوتی ہے۔ کوئی کسی کا بھائی ہے تو کوئی کسی کی بہن۔ کوئی کسی کا باپ ہے تو کوئی کسی کا بیٹا۔

بادشاہ اور رعیت کا بہت بڑا تعلق ہے مگر ان میں نسبت کیا ہے اور وہ نسبت کس نسبت سے مشابہ ہے۔

ہمارے خیال میں (ہمارے ہی میں نہیں کل علماء علم سیاست کے دستور ہیں) یہ نسبت اُس نسبت کی طرح ہے جو والدین اور اولاد میں ہوتی ہے یعنی سلطنت اپنی رعایا کے لئے بمنزلہ والدین کے ہے اس لئے سلطنت کے فرائض وہی ہیں جو والدین کے ہیں۔

اسلامی علم سیاست (پالٹیکس) نے اس بات کو عملی طور پر دکھایا تھا۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں۔ کس طرح رعایا کے ساتھ آپ کا برتاؤ تھا اُس کا مجمل نقشہ مسدس ذیل میں ملتا ہے۔

گلزار احمدی (یعنی معارج النبوۃ کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت رعایتی ۸؍ (ملیگا)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
ضعیفوں کا ملجا فقیروں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

آپکی تعلیم سے تیار شدہ خلفاء جو رعایا کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے اسکا ثبوت مندرجہ ذیل روایت سے ملتا ہے۔

ہمارے مضمون کا عنوان عام برتاؤ نہیں بلکہ خاص "قحط" ہے جو آجکل محیط عام ہے۔ سلطنت اسلامیہ میں گو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وارضاہ ہوئے ہیں مگر تکمیل اور وسعت سلطنت حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ حضرت عمرؓ کا زمانہ اور حضرت عمرؓ کی سلطنت سیاست اور دیگر انتظامات اسلامی سلطنت کا نمونہ ہیں۔ آپ کے بعد جو خلیفہ ہوا۔ اگر وہ آپ کے نقش قدم پر چلا تو اچھا رہا آپ کے نقش قدم سے ہٹا تو گر گیا۔ حضرت عمر باوجود خلیفہ وقت ہونے کے ایک باقاعدہ سپہ سالار بلکہ جنگی سپاہی بھی تھے اس لئے لازمی ہے کہ آپکی سلطنت میں ان دونوں طاقتوں کا ظہور علی وجہ الکمال نظر آئے۔

ہمارے مضمون کا موضوع یعنی قحط بھی حضرت عمر کے زمانہ میں ہو چکا ہے جسکی بابت حضرت عمر نے ایسا انتظام کیا جس سے وہ نسبت پوری نمایاں ہوئی تھی جو ہم نے بتلائی ہے کہ بادشاہ اور رعیت میں والدین اور اولاد کی سی نسبت ہے۔ قحط کے زمانہ میں حضرت عمر بے تاب ہو گئے دن کا چین رات کی نیند گویا حرام تھی۔ انتظام قحط کے متعلق ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ ہندوستان کے مشہور ترین مصنف (مولانا شبلی مرحوم) کے الفاظ میں اس زمانہ کا حال بتلاتے ہیں:

سنہ ۱۸ھ میں جب عرب میں قحط پڑا تو عجیب وغریب سرگرمی ظاہر کی اول بیت المال کا تمام نقد و غلہ صرف کیا پھر تمام صوبہ کے افسروں کو لکھا کہ ہر جگہ سے غلہ روانہ کیا جائے چنانچہ حضرت ابو عبیدہ نے چار ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے بھیجے۔ عمرو بن العاص نے بحر قلزم کی راہ سے بیس جہاز روانہ کئے جنمیں سے ایک ایک میں تین تین ہزار اردب غلہ تھا حضرت عمر ان جہازوں کے ملاحظہ کیلئے خود بندرگاہ تک گئے جس کا نام جار تھا اور جو مدینہ منورہ سے تین منزل ہے بندرگاہ میں دو بڑے بڑے مکان بنوائے اور زید بن ثابت کو حکم دیا کہ قحط زدوں کا مفصل نقشہ بنائیں۔ چنانچہ بقید نام اور مقدار غلہ رجسٹر تیار ہوا ہر شخص کو چک تقسیم کیگئی جس کے باعث اس کو روزانہ غلہ ملتا تھا چک پر حضرت عمر کی مہر ثبت ہوتی تھی۔ اسکے علاوہ ہر روز بیس اونٹ خود اپنے اہتمام سے ذبح کراتے تھے اور قحط زدوں کو کھانا پکوا کر کھلاتے تھے (الفاروق حصہ ۲ صفحہ ۳۲)

اس ایک ہی واقعہ سے خلفاء اسلام کی سیاست اور رعایا نوازی کا ثبوت ملتا ہے۔

ہندوستان کے شاہان اسلام میں مذہبی خیال کا آدمی اگر ہوا ہے تو اورنگ زیب عالمگیر ہی اورنگ زیب کی نسبت جو کئی قسم کے الزامات لگائے گئے ہیں ان کا جواب دینا ہمارا فرض نہیں اس فرض کو وہ لوگ پورا کریں یا کر چکے ہیں جنہوں نے اورنگ زیب کی سوانح عمریاں لکھی ہیں ہمیں اس موقع پر صرف یہ بتلانا ہے کہ اس کے زمانہ میں بھی قحط ہوا تھا تو قحط زدہ صوبہ میں دوسرے ملک سے اس نے غلہ منگا کر تقسیم کا انتظام کیا تھا جس سے مخلوق خدا موت سے بچ گئی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ آجکل کا قحط سابقہ زمانوں کے قحطوں سے مختلف ہے۔ زمانہ سابق میں پیداوار نہ ہونے سے قحط ہوتا تھا اس میں یہ انتظام ہو سکتا تھا۔ اور جو بادشاہ ہمدرد رعایا ہوتے تھے وہ کرتے بھی تھے کہ دوسرے مقام سے غلہ لا کر تقسیم کراتے مگر آجکل کا قحط پیداوار نہ ہونے سے نہیں بلکہ بیرونی تجارت سے ہے اس لئے سلطنت کے فرض کی اہمیت ذرا بدل جاتی ہے گو اصولاً دونوں زمانوں کی حکومت کا فرض ایک ہی ہے کہ رعایا کی حفاظت کی جائے مگر آجکل جس وجہ سے قحط ہے اس کی بندش میں سلطنت کو بہت سی دقتیں ہیں قحط میں عموماً بھاؤ کا آثار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے جس کر لوگ گھبرا کر بسا اوقات سلطنت سے یہ درخواست بھی کیا کرتے ہیں کہ غلہ کا بھاؤ مقرر کر دیا جائے۔ چنانچہ آجکل بھی لوگوں کی یہ آواز بہت دفعہ سننے میں آتی ہے کہ سرکار خاموش ہے اگر ایک نرخ مقرر کر دے تو آئے دن کی کمی بیشی سے تکلیف نہو ایک دفعہ قحط میں صحابہ کرام نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ درخواست کی کہ حضرت ہمارے لئے بھاؤ مقرر فرما دیجئے سعر لنا یا رسول اللہ فقال ان اللہ ھو المسعر (ترمذی) حضور نے فرمایا بھاؤ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

اس حدیث میں ایک قدرتی اصول کی طرف اشارہ ہے وہ یہ کہ تجارتی طریق سے جو بھاؤ کم و بیش ہو وہ کسی کے بس بات نہیں۔ نہ اسے کوئی حاکم بدل سکتا ہے نہ کوئی بادشاہ روک سکتا ہے۔ اس لئے بھاؤ کا مقرر کرنا سلطنت کے فرائض میں نہیں۔ لیکن آجکل جو بھاؤ چڑھتا ہے صرف تجارتی اصول کی نہیں چڑھتا بلکہ دوکانداروں کی ایک قسم کی چال سے چڑھتا ہے جس کو قمار بازی سے تشبیہ نہ بھی چالبازی تو ضرور کہہ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ بغیر بیرونی یا اندرونی مانگ کے خود بخود مانگ پیدا کر لیتے ہیں۔ ایک مکان میں لاکھ من غلہ جمع ہے ایک دوکاندار نے کسی خاص نرخ پر خرید لیا۔ وزن اور قبضہ نہیں کیا۔ غلہ اسی مکان میں ہے اسی طرح محفوظ ہے اس نے دوسرے کے پاس معمولی نفع سے بیچ دیا۔ دوسرے خریدار نے تیسرے کے پاس۔ چوتھے نے پانچویں کے پاس۔ علیٰ ہذا القیاس سب سے اخیر والا وزن کر کے اپنے نرخ سے حساب کاٹ دیتا ہے اسی وزن کو نیچے والے معتبر سمجھ لیتے ہیں۔ اس صورت میں ان کے مجموعہ منافع سے مال گراں ہو جاتا ہے اب سوال یہ ہے کہ اس قسم کی سوداگری بھی اس

حدیث نبوی اور نقش [illegible] ۱۹۲۴ [illegible]

ahmadimuslim.de

تجارتی اصول کے ماتحت ہے جس کو سلطنت نہیں روک سکتی؟ (ہرگز نہیں)

اس کے بعد سوال ہوتا ہے کہ اس قسم کی تجارت کو کیونکر بند کیا جائے۔ اور کیا قانون بنایا جائے کہ یہ خرابیاں بند ہوں۔ اس کے متعلق بھی ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجیب انتظام فرما رکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہہ منتظم اُس خدا کے علم سے بولتا تھا جس کو تمام دنیا کے نشیب و فراز کا علم ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے۔ حضور نے فرمایا

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتے یستوفیہ او یکتالہ (بخاری ومسلم)

جو کوئی غلہ خریدے وہ دوسرے کے پاس فروخت نہ کرے جبتک اُس کو وزن کرکے پورا نہ کرلے

اس حدیث میں اس قسم کی تجارت کو بند کردیا جس کے باعث آج کل گرانی پر گرانی بڑھتی جاتی ہے کیونکہ ہزار دو ہزار من غلہ کے کھاتے کو وزن کرکے بیچنا کوئی ایسا کام نہیں جو منٹوں میں ہوجائے نتیجہ یہ ہوگا کہ بڑے بڑے غلہ پر قیمت نہ بڑھیگی نہ گرانی ہوگی۔

ہاں موسمی گرانی جو کسی طرح نہیں رُک سکتی۔ اُس کے لئے بھاؤ مقرر کرنا یا کرنے کی درخوست کرنا اصول سلطنت بلکہ قانون قدرت کے بھی خلاف ہے۔

اظہار مسرت جب سے قحط ہوا ہے چاروں طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ غلہ کا بھاؤ مقرر کردے۔ میں نے اپنے احباب سے یہ سُن کر اپنے ملنے والوں سے کہدیا تھا دیکھئے یہ درخواست منظور ہوتی ہے یا رسول خدا کی حدیث صحیح ثابت ہوتی ہے جو دراصل ایک قدرتی قانون کا اظہار ہے باوجودیکہ گورنمنٹ کو اس حدیث کا نہ علم ہے نہ وہ اس کی پابند ہے مگر ہوا وہی جو اس حدیث کا مضمون تھا کہ گورنمنٹ نے تعیین بھاؤ کو منظور نہ کیا کیونکہ یہ اُس کی قدرت میں نہ تھا اس لئے ایسا نہ کرنے سے گورنمنٹ پر کوئی الزام بھی نہیں آسکتا۔ ہاں گورنمنٹ کے اختیار میں وہ کام بیشک ہے اور وہ کر بھی سکتی ہے جو حضرت عمر نے کیا اور کرکے دکھایا لیکن آج اُس کام کی نوعیت بھی بدل گئی ہے کیونکہ قحط کی وجہ عدم پیداوار نہیں بلکہ بیرونی تجارت ہے۔ اس لئے جب تک بیرونی تجارت کو محدود نہ کیا جائیگا قحط دور نہ ہوگا۔

ہم یہ نہیں کہتے نہ کوئی پولیٹکل ایکانمی (اقتصادیات) کا جاننے والا کہہ سکتا ہے کہ غلہ کی بیرونی تجارت بالکل بند کردی جائے کیونکہ اس سے ملک کو فراواں ترقی ہے زائد از ضرورت چیز یہاں رہ کر کوئی فائدہ نہیں دے سکتی فائدہ اسی میں ہے کہ اسکا معاوضہ ملک میں آوے مگر اُسی حد تک کہ یہاں قحط نہ ہو وار نہ ہو کیونکہ قدرت نے ہمارے ملک کے غلہ کو ہمارے لئے پیدا کیا ہے۔ ہم سے جو بڑھے اتنا بڑھے کہ اُس کے بڑھنے سے ہمکو تکلیف نہو۔ وہ باہر جائے تو حرج نہیں۔

پس موجودہ قحط میں گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اپنی غریب رعایا کو تو امداد دے کر بچائے اور عام ملک کو برآمد غلہ سے روکنے سے محفوظ کرے۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ گورنمنٹ کو ہم سے زیادہ اس امر میں خیال بلکہ فکر ہوگی اس لئے ہم اس شعر پر مضمون کو ختم کرتے ہیں ؎

حافظ! وظیفہ تو دعا گفتن است وبس
دربند آن مباش کہ نشنید یا شنید

قادیانی مشن

باہمی اختلاف

خدا کی شان جو گروہ دنیا کے اختلافات مٹانے کا مدعی تھا خود اُس میں اس قدر اختلاف ہے کہ ملاپ مشکل بلکہ مشکل ترین ہو رہا ہے۔

قاعدہ کلیہ ہے کہ مسائل کے اختلاف سے ذاتیات کا جھگڑا پیدا ہوجایا کرتا ہے اور ذاتیات سے افترایات اور الزامات کی ابتدا شروع ہوتی ہے۔ افسوس یہ فرقہ بھی جس نے ابھی ابھی بڑے بڑے ریفارمر بڑے بڑے کاموں کے مدعی کی صحبت پائی تھی اس عام حالت سے نہ بچ سکا مسائل کا اختلاف ہوا مسائل سے ذاتیات تک پہنچے آخر یہاں تک آئے کہ ایک فریق دوسرے کو جھوٹا قرار دیکر لعنت کرتا ہے۔

آج کل ایک بڑا اہم ذاتیات کا جھگڑا اُن میں یہ پیش ہے۔ لاہوری پارٹی نے مشہور کیا کہ موجودہ خلیفہ قادیان نے گورنمنٹ پنجاب میں درخواست دی اور ایک وفد بھیجا کہ مجھکو خلیفۃ المسلمین منوایا جائے تو میں گورنمنٹ کا بہت سا کام کردوں گورنمنٹ نے معقول جواب دیا کہ سرکار کسی مذہبی کام میں دخیل نہیں ہوسکتی۔

قادیانی پارٹی اس سے منکر ہے کہ ہمنے یہہ درخوست پیش نہیں کی۔ لاہوری پارٹی نے اپنے اخبار پیغام صلح ۱۱ فروری میں اس الزام کو چند جرحی سوالات کے ضمن میں ثابت کرنے کی کوشش کی جنکا جواب مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے ایک اشتہار کے ذریعہ دیا کہ یہہ الزام مجھپر کسی طرح نہیں لگ سکتا۔ میں نے اگر کسی حاکم کے ملنے کو اپنے خاص آدمیوں کا وفد بھیجا تو اسکی نظیر میں مسیح موعود (مرزا صاحب) کا فعل موجود ہے۔ انہوں نے بھی فلاں وقت ایسا کیا تھا بلکہ فنانشل کمشنر سے خود ملنے گئے تھے میں نے اگر کوئی خط لکھا تو اُس کا ثبوت بھی مرزا صاحب کے فعل سے ملتا ہے یہاں تک کہ مرزا صاحب کے خطوط لکھنے والے اور اس قسم کے سب کام کرنے والے یہی صاحب تھے جو آج میرے کاموں پر اعتراض کرتے ہیں وغیرہ۔

ہمارے خیال میں قادیانی پارٹی کی طرف سے ان الزامات کی تردید کافی ہوچکی ہے۔ بیشک مرزا صاحب کے اقوال وافعال کی پابندی میں قادیانی پارٹی حق پر ہے خاص اسی امر میں نہیں

(۲۷۵)

ahmadimuslim.de

بلکہ جیسا ہم بارہا لکھ چکے ہیں عموماً ہر ایک معاملہ میں بلحاظ پابندی اقوال و افعال مرزا خلف مرزا حق پر ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بلحاظ تعلیم قرآن و حدیث حق پر نہ ہوں اور غالباً اس کی اُن کو پرواہ بھی نہیں۔

مصالحت کی صورت گو ہمکو بعض مرزائیوں نے بتلایا ہے کہ مصالحت مشکل بلکہ محال ہے۔ تاہم اس شدت مخاصمت میں کمی کرانے کیلئے جو تجویز ہمنے پیش کی تھی ہمیں افسوس ہے دونوں پارٹیوں میں سے کسی پارٹی نے اُسپر توجہ نہیں کی ہم نے لکھا تھا کہ قانون قدرت ہے جب مشترک دشمن سامنے آجائے تو باہمی مخالفت اُٹھ جاتی یا کم ہو جاتی ہے جس کی مثال آج کل کی جنگ میں بھی ملتی ہے۔ پس ان دونوں پارٹیوں کی مخالفت جو مخاصمت تک پہنچ چکی ہے مٹانے یا کم سے کم کم کرنے کا طریقہ بجز اس کے کوئی نہیں کہ ہمارا چلینج مناظرہ منظور کریں اور دونوں ملکر ہمارے سامنے آویں۔ اُن میں تو اس بات کا جھگڑا ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں تھے مگر اس بات پر دونوں کا اتفاق ہے کہ اپنے دعوے مسیحائی میں سچے تھے۔ ہم کہتے ہیں سرے کر وہ اپنے دعوے میں سچے نہ تھے اس لئے پہلے ہم سے نمٹیں نہ کہ آپس میں کٹ مریں۔

کیا ممکن ہے؟ کہ ہمارا چلینج مناظرہ قبول کر کے لاہور میں میدان مباحثہ قائم کریں۔ مگر یہ شرط ضروری ہے کہ دونوں فریق جمع ہوں تاکہ ہماری غرض (دونوں میں مصالحت) بھی حاصل ہو سکے۔ کیا ایسا کرنے کا اُن کو حوصلہ ہوگا؟

رامپور اور لودہانہ سے آواز آئی ہے کہ نہیں آئندہ اللہ اعلم لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذَالِكَ اَمْرًا

الہامات مرزا — مرزا صاحب قادیانی کی نبوت اور مسیحیت توڑنے کا حربہ مع جواب آئینہ حق نما

قیمت ۵ر (مینیجر)

اہلحدیث کانفرنس کا
چوتھا سالانہ جلسہ

اس کے متعلق بارہا لکھا گیا ہے کہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو بروز ہفتہ۔ اتوار۔ پیر ہوگا۔ بعض احباب نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ مثل سابق پروگرام پہلے کیوں شائع نہیں کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو کچھ کیا گیا سوچ سمجھکر کیا گیا۔ وجہ زبانی جلسہ ہی میں بتلائی جائیگی۔

رپورٹ میں التوا ہاں ایک بات ضروری قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ تا حال شائع نہیں ہوئی جس کی بابت احباب کا تقاضا ہے اور خاکسار کو ندامت۔ مگر اس کی وجہ یہ پیش آئی ہے کہ پہلے پہلے تو جنگ کی مشغولی سے یہ خیال رہا کہ ایسے وقت پر رپورٹ شائع ہو کہ آئندہ جلسے کے لئے یاددہانی کا کام دے۔ اس کے بعد جب وقت قریب آیا تو یہ خیال ہوا کہ ہماری سال کی ابتدا ربیع الثانی سے ہے جو نہ قمری ہے نہ شمسی بہتر ہے کہ سال کی ابتدا ایسے مہینے سے ہونی چاہیئے جو مشہور ہو اس لئے مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ ابتدا سال محرم سے ہو لہذا ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ تک کا حساب سارا اُس رپورٹ میں درج ہوگا جو عنقریب نکلیگی انشاء اللہ۔

تاریخ اہلحدیث جو احباب تاریخ اہلحدیث کی بابت استفسار کرتے ہیں اُنکو واضح ہو کہ جناب مولوی ابراہیم صاحب مصنف نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ جلسہ میں مسودہ پیش کرینگے اُن کو خود خیال ہے چونکہ گھر میں اُن کو بوجہ خانگی مشاغل کے عدیم الفرصتی رہتی تھی اسلئے چند روز دفتر اہلحدیث امرتسر میں مقیم رہکر تکمیل میں مشغول رہے امید ہے جلسہ تک فراغت پالینگے احباب تقاضا کنندگان بھی بغرض دریافت تیار ہو کر آویں اور اپنا تقاضا بھولیں نہیں۔

میری درخواست علماء اہلحدیث کیخدمت میں
از مولوی محمد ذکریا خان میرٹھی

ملتمس خدمت عالیہ ہوں کہ میری آواز جملہ علماء اہلحدیث خصوصاً مولانا عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی و مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری و مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی و مولوی عبدالحمید صاحب حیدرآبادی و فاضل شہیر زمان امرتسری و مولانا سیالکوٹی تک پہنچادیں کہ فدوی کے والد بزرگوار بہت پرانے اہلحدیثوں میں سے ہیں آپکی بدولت اس قریہ میں توحید نمودار ہوئی بہت سی سنتوں کا رواج ہوا۔ خاصے امی عالم تھے مگر واللہ اعلم بالصواب کیا وجہ ہوئی کہ ساٹھ برس کی عمر کے بعد حدیث سے منکر ہوگئے ہیں اُن کی یہ حالت دیکھکر جب جملہ جاننے اور سننے والوں کو رنج و ملال ہوتا ہے تو مجھ نالائق بیٹے کو کیوں نہ آہ و زاری و حسرت آرہی ہوگی۔ آہ! اگر آج سے دو سال پیشتر والد صاحب مولوی حمید اللہ صاحب مرحوم کے ہمرکاب ہو جاتے اور جیسے کہ اُن کے بیٹا اہلحدیث ہوئے تھے اور مولانا مدینہ طیبہ میں مدفون ہیں تو والد صاحب اسی گاؤں میں مدفون ہو جاتے تو اگرچہ کچھ نام کو رنج ہوتا لیکن ساتھ ہی یہ مسرت ہوتی کہ خاتمہ صراط مستقیم پر ہوا۔ اے علماء زمان اور اے بزرگان ذی شان اس فدوی کے حامی ہو کر اس فریاد کو پہنچو! اور اپنے اپنے تقریری گولے سے اُن کے انکار بالحدیث کے قلعے کو گرا دو یہ کام علماء کا ہے اس میں سکوت خیال خام ہے

ایڈیٹر۔ سب سے آسان صورت یہ ہے کہ علیگڈھ میں جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقع پر اُن کو لے آویں کسی صاحب کے سپرد کئے جاوینگے نتیجہ اچھا ہوگا۔ انشاء اللہ۔

حدیث نبوی — منکرین حدیث کا جواب ۲ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔

قیمت ۲ر (مینیجر)

بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

اثر لکھنوی کی شاعری جغرافیہ کے باب میں

آج کل دنیا میں یہ عام رواج ہو گیا ہے کہ آریہ شاعر پرانے لفظوں کا استعمال کرتے ہیں اور اُن کے معنے نئے نکالتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت دیانند نے اول ایسا کیا کہ ویدوں کے لفظ پرانے لئے اور اُن کے معنے از خود تجویز کئے اور وہ بھی ایسے کہ سوائے اُن کے کسی دوسرے کو یاد نہوں اور نہ لگا سکے اور اُن کے ایسا کرنے سے ریل تار پل وغیرہ چیزیں کہ اس وقت ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ اور سابق میں اُن کا وجود نہ تھا سب ویدوں کے اندر نظر آنے لگیں اور شروع دنیا کی معلوم ہونے لگیں وید کہ ایک سیدھے سادے خیالات کا نہایت پرانا مجموعہ تھا ان کی برکت سے حال کی کتاب یورپی فلاسفری کا دفتر معلوم ہونے لگا۔ اور مشرقی کتاب مغربی علوم وفنون کا ذخیرہ نکل آئی۔ اور پنڈت صاحب کے مقلد (فالوور) اصلی چالاکی کو توہم میں نہ لا سکے کہ مغربی خیالات مشرقی شاعروں کے وجود سے کیسے مشہود ہو سکتے تھے اور یہ جو ظہور پذیر ہوئے ہیں یہ ویدوں کا لفظی ترجمہ نہیں پنڈت صاحب کی اپنی کارروائی ہے الٹے یہ دعوے کر بیٹھے کہ وید ہی تمام علوم وفنون کا چشمہ اور جملہ ایجادوں کا مخزن ہیں۔ امریکہ اور یورپ اور جرمن کے نئے نئے موجدوں نے جو کچھ نکالا ہے سب ویدوں سے لیا ہے حالانکہ ان بیچاروں نے ویدوں کی صورت بھی نہیں دیکھی۔ سنسکرت زبان سے بھی آشنا نہیں اور اُن کے مقلدوں سے جب دریافت کیا جاتا ہے کہ کیا دیانند جی سے پیشتر سنسکرتی فاضل اور راجے مہاراجے دولتمند گزرے ہیں یا نہیں۔ اگر گزرے ہیں تو انہوں نے بھی پنڈت دیانند والے معنے ضرور ہی کئے ہونگے۔ براہ عنایت کسی قدیم پستک سے مسلسل نکال کر دکھا دیجئے تاکہ سچے اور صحیح سمجھے جائیں اور کلکتہ سے لیکر ایران تک اور چین سے لیکر لنکا تک ہندوستان کی زمین پڑی ہے اور وید والوں کی سلطنت انہی حدود میں محدود تھی انہوں نے یقیناً ویدوں کی تعلیم موافق پل باندھے تار پھیلائے۔ کلوں کے کارخانے چلائے۔ ریل کے گھوڑے دوڑائے ہونگے۔ انکا بچا کھچا گلا سڑا کسی انجن کا ٹکڑا یا بجلی کی دھجی تار کا ستون یا کوئی باقی ماندہ جزو ہی نکالکر دکھا دیجئے جس سے آپ کا کلام سچا سمجھا جاوے اور اس مضمون کی تصدیق ہو کہ تمام ایجادیں ویدوں سے نکلی ہیں جب ایک پرزے تک نہیں دکھا سکتے۔ تو صاف واضح ہے کہ یہ سب چیزیں ہندوستان میں پیدا ہی نہیں ہوئیں۔ اور جیسے کہ ہندوستان کی سرزمین مذکورہ بالا ایجادوں کے وجود سے خالی ہے۔ ویسے ہی ویدوں کے الفاظ بھی دیانندی معنوں اور ریل تار وغیرہ کے مضمونوں سے خالی ہیں۔ یہ آریہ شاعروں کی ایجاد ہے اور بس +

(باقی باقی)

جوابات از خویدم حنفیہ کرام

یعنی مولوی خیر الدین احمد صاحب حنفی از سرسہ ضلع حصار

۲۲ رجنوری ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں بسرخی ذیل "علماء حنفیہ کرام سے چند سوالات" پندرہ سوالات شائع ہوئے ہیں۔ لیکن میں حیران ہوں کہ حنفیہ کرام سے ان سوالات کو کیا علاقہ۔ حنفیہ کرام کے فرشتوں کو بھی ان سوالات سے بہ حیثیت کسر شرعی لگاؤ تک نہیں۔ پھر نہیں معلوم حنفیہ ان سوالات کے مخاطب کیوں بنائے گئے۔

ہاں اگر سرخی کے الفاظ اس طرح ہوتے کہ (پیر پرستوں اور قبر پرستوں سے سوالات) یا (متحنفیہ سے سوالات) یا اسی قسم کے اور اسی سے مرادف وہم معنی لفظ لکھے جاتے تو مناسب تھا۔ فاضل ایڈیٹر کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ ایسے عنوانات اور سرخیوں سے حنفیہ کرام کثرہم اللہ تعالیٰ کو بدنام ہونے کا موقع نہ دیا کریں۔ اور ہو سکتا ہے کہ حنفیہ بجیم عجمہ ہو اور بجائے حنفی جھو یا غلطی کاتب ہو اور کرام بمعنے عظام فی الاثم ہو اور مراد اس سے متحنفین اور قبر پرست ہی ہوں۔ کیونکہ قبر پرستی سے بڑھکر شاید ہی کوئی گناہ ہوگا کہ شرک جلی ہے۔ مگر چونکہ ناظرین وسامعین کے ذہنوں میں حنفیہ کیطرف سے غلط فہمی کا اندیشہ ہے اس لئے حنفیہ کرام کی طرف سے جوابات حسب ذیل معروض ہیں:-

(۱) مدینہ طیبہ میں سالانہ یا ششماہا تین دفعہ غسل ہوتا ہو یا سات دفعہ رجبی ہوتی ہو یا مواجی تولدی ہوتی ہو یا وفاتی محض خلاف شریعت اور شعبہ پرستی ہے۔ ہر مسلمان کو خصوص حنفیہ کرام کو اس قسم کے اعمال وعقائد سے پرہیز کرنا ضروری ہے قرآن مجید میں ایسے عاملوں ومتقدوں کی نسبت صاف ارشاد ہے:-

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ أُولٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر متحنفین (اہل بدعت) کو اپنے اعمال بدعیہ اور من گھڑت شریعت پر ناز ہو اور بزعم خود ایسے اعمال وعقائد کو حسنہ اور ذریعہ نجات سمجھ رہے ہوں تو اس باب میں اے نبی (اُن سے) کہیے کہ کیا ہم تمکو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال (ارکانی ومالی وجنانی) کے اعتبار سے بالکل خسارہ میں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کری کرائی محنت (جو اعمال حسنہ سمجھکر کی تھی آخرت میں) سب گئی گزری ہوگی (اور وہ بوجہ اپنی جہالت اور نفسانی خواہشات کے) اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ آگے ان متحنفین کا مصداق اور اہل بدعت کا صدق علیہ

ahmadimuslim.de

ایسے عنوان سے بتلاتے ہیں جس سے اُن کی محنت ضائع ہونے کا سبب اور وجہ معلوم ہوتی ہے اور اس حبط اعمال کی تصریح بھی بطور تفریع کے فرماتے ہیں۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا (اور قیامت کے دن کا) انکار کر رہے ہیں سو اس لئے اُن کے سارے وہ نیک کام (جن کو نیک سمجھ رہے ہیں) غارت گئے تو قیامت کے روز ہم اُن کے اُن نیک اعمال کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے۔ بلکہ اُن کی سزا وہی ہوگی جو اوپر مذکور ہوئی (یعنی دوزخ۔ اس سبب سے کہ اُنہوں نے اپنی من گھڑت شریعت قائم کرکے الٰہی شریعت میں اپنے خیالی مسائل ملا کر کفر کیا تھا اور اُسی کفر کا ایک شعبہ یہ بھی تھا کہ میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق بنایا تھا چنانچہ زمانہ حال کی مبتدعین میں بوقت گفتگو یا اُن میلوں عرسگاہوں کے موقعوں پر یہ امر بخوبی پایا جاتا ہے کہ جہاں آیت حدیث کا نام آیا اور اُن کے تن بدن میں آگ لگی اور جہاں ملفوظات اور بزرگوں کے جھوٹے قصوں اور کہانیوں کا وعظ شروع ہوا ان کے مونہوں سے واہ واہ عش عش کے نعرے بلند ہوئے انا للہ۔

ان من کے پجاریوں کی بابت بہت سی آیات واحادیث واقوال صوفیہ کرام وفقہاء عظام بلکہ ائمہ اربعہ وارد ہیں جن کے ذکر میں طول ہے غرض ایسے اعمال کی شریعت محمدیہ میں کوئی اصل نہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے بدعتیوں کے سایہ سے بھی بچا کرتے تھے اعاذنا اللہ منہا۔

(۳) جس کام کو شریعت نے ثواب نہیں بتایا اُس کو شریعت کا کام سمجھکر اور اُس میں ثواب جانکر کرنے والا بدعتی اور گمراہ ہے۔ اور یہ کام بدعت وضلالت ہے اور ایسے ہی کاموں کے رد کرنے میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار (ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ کی آگ ہے)

(۴) مدینہ کے رہنے والے کوئی کام خلاف شریعت کریں تو ہمکو اُن کا اتباع جائز نہیں اور نہ اُنکے اتباع کا اللہ رسول نے حکم فرمایا ہے اور نہ ہی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں بتلایا ہے کہ مدینہ والے چاہے خلاف شریعت ہی کچھ کریں تم اُن کی پیروی کرنا شریعت کے مقابلہ میں کسی کے قول وفعل کو ماننا

(۴) قبر کو پختہ بنوانا یا اُسپر روشنی کرنا شریعت محمدیہ میں ناجائز ہے اور تمام فقہاء حنفیہ بلکہ ائمہ اربعہ نے اس کو منع لکھا ہے اور ایسا کرنا چاروں مذاہب کے خلاف ہے بلکہ اُن کی دشمنی اور ناراضگی کا سبب ہے۔

(۵) میلاد میں قیام کرنا اور خاص موقع پر کھڑا ہونا نہ واجب ہے نہ فرض۔ نہ جائز۔ بلکہ بدعت اور گمراہی ہے اور بوجہ عقیدہ حاضری روح مقدس شرک ہے اور گناہ کبیرہ سے کسی حال خالی نہیں۔

(۶) پہلے پہل شیخ عمر ابن محمد نے سنہ ۶۰۴ھ میں اس بدعت سیئہ کو شہر موصل میں نکالا اور شروع اس برے کام کی اُس سے ہوئی پھر چند نام کے مولویوں دنیا کے طالبوں اور چند امیروں بدعت دوست نے اُس شخص مذکور کا اقتدا کیا اور اس بدعت کو بڑا رواج دیا۔ اور سب میں بڑا ان امیروں مبتدعین میں سے بادشاہ شہر اربل کا ملک مظفر ابو سعید کوکری تھا جیسا کہ کہا امام احمد بن محمد بن بکر مالکی نے کتاب قول معتمد میں ومعہذا اتفق علماء المذاہب الاربعۃ علی ذم العمل بہ ممن ینہ من العلامۃ معز الدین حسن خوارزمی قال فی تاریخہ ان صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید الکوکری کان ملکا مسرفا یامر علماء زمانہ ان یعملوا باستنباطہم واجتہادہم وان لا یتبعوا المذہب غیرہم

ترجمہ" اور باوجود اس کے چاروں مذہبوں کے عالموں نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ یہ عمل مولود کا بالکل مذموم اور مردود ہے منجملہ اُن علماء کے ایک بہت بڑے عالم علامہ زمان معز الدین حسن خوارزمی ہیں۔ وہ اپنی کتاب تاریخ میں فرماتے ہیں کہ اربل کا بادشاہ ملک مظفر ابو سعید کوکری ایک بادشاہ مسرف حد سے گزرنے والا فضول خرچ تھا۔ اپنے وقت کے علماء کو حکم دیتا تھا کہ تم لوگ اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرو اور کسی دوسرے مذہب کی پیروی نکرو پس یہاں تک اُس کا اثر ہوا کہ ایک گروہ عالموں کا اور ایک جماعت فاضلوں کی اس طرف متوجہ ہو گئی اور یہ بادشاہ مجلس میلاد ربیع الاول کے مہینے میں کرتا تھا اور اول اسی بادشاہ نے بادشاہوں میں سے اس عمل مولود کو نکالا اور رواج دیا۔ اور کہا امام ابو الحسن علی بن الفضل مالکی نے اپنی کتاب جامع المسائل میں کہ عمل مولود کا نہیں منقول ہے سلف صالحین میں سے بلکہ بعد قرون ثلاثہ کے بُرے لوگوں کے زمانہ میں یہ امر ایجاد کیا گیا ہے۔ اور جس کام کو پہلے لوگوں نے نہیں کیا ہے اُس میں ہم پچھلے لوگوں کی تابعداری نہ کریں گے کیونکہ ہمکو اگلے لوگوں کا اتباع کافی وافی ہے پس کیا حاجت ہے ہمکو نئے کام بدعت نکالنے کی یا اسپر عمل کرنے کی؟ (فتاوے میلاد صفحہ ۱۵)"

عاملین مولود وغیرہ بدعات حنفی مقلد نہیں ہیں یہ لوگ چاروں اماموں میں سے کسی کے مقلد نہیں بلکہ مخالف ہیں اماموں کے اور دشمنی کرتے ہیں اُن سے اور در پردہ مدعی ہیں اُن کی مقابلہ اور برابری کے۔ اور زبان حال سے کہتے ہیں کہ ہم تمام مجتہدوں سے قیاس واجتہاد اور علم وعمل میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں ذرا بھی انصاف اور حق پرستی ہو تو ان کے لاجواب کرنے کے لئے کافی ہے فیصلہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ دربارہ میلاد مروجہ فرماتے ہیں:۔

"در نظر انصاف بہبیند کہ اگر فرضاً حضرت ایشان دریں زمان در دنیا زندہ مے بود وایں مجلس و اجتماع منعقد مے شد آیا بایں امر راضی مے شدند

واین اجتماع را مے پسندیدند یا نہ - یقین فقیر آنست کہ ہرگز این معنے را تجویز نے فرمودند بلکہ انکار مے نمودند - مقصود فقیر اعلام بود قبول کنند یا نہ کنند (مکتوب ص ۲۷۳) -

یعنی اگر نظر انصاف سے دیکھیں کہ اگر فرضاً حضرت نبی علیہ السلام اس زمانہ میں دنیا میں زندہ ہوتے اور اس مجلس اور اجتماع کو کہ منعقد ہوتا ہے دیکھتے آیا آپ اس امر سے رضی ہوتے اور اس اجتماع کو پسند فرماتے یا نہ -

اور یقین فقیر یعنی حضرت مجدد الف ثانی کا تو یہ ہے کہ ہرگز اس امر کو جائز نہ فرماتے بلکہ انکار کرتے اور برا سمجھتے - مقصود فقیر یعنی حضرت مجدد الف ثانی کا اس لکھنے سے پہنچانا اور بتلانا حکم کا ہے آگے چاہے قبول کرے یا نہ کرے - پس اے بھائی دل میں اس حکم کو جگہ دے اور قبول کرلے اس کو - اور چھوڑ دے تمام بدعات مروجہ کو اور ہو جا تو پکا حنفی اور سچا مسلمان ورنہ ڈر تو دن قیامت کے سے کہ جس دن حاضر کیا جاویگا - سامنے محمد رسول اللہ اور امام اعظم کے - پس کیا جواب دیگا تو اپنی بدعات مخترعہ کا -

(۷) میلاد مروجہ کو امام ابوحنیفہ کیا کسی امام نے بھی نہ جائز بتلایا ہے اور نہ واجب نہ فرض - کیونکہ اُن کے زمانہ میں اس کا نام نشان بھی نہ تھا کہ اس کو جائز بتلاتے -

(۸) امام ابوحنیفہ نے تو میلاد مروجہ کو جائز نہیں بتلایا لوگ خوامخواہ محض ہٹ دھرمی اور دھینگا دھانگی سے جائز کرتے ہیں ورنہ کوئی دلیل شرعی اُن کے پاس اس کے ثبوت وجواز کی نہیں ہاں ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں -

(۹) اہل میلاد کی انعقاد مجلس میلاد میں مختلف اغراض ہیں بعض بغرض ناموری بعض رواجی طور پر اور بعض بہ نیت شماتت بر اہل حق اور اس قسم کا وجود اکثر ہے لیکن ثواب کی نیت کسی کی نہیں ہوتی الا ماشاء اللہ -

(۱۰) میلاد مروجہ کا جواز کسی نقلی اور حدیثی روایت سے ثابت نہیں اور یہ اُن امور محدثات سے ہے جن کے حق میں آں حضرت علیہ السلام نے فرمایا - وشر الامور محدثاتها یعنی سب کاموں سے بڑھکر برے کام وہ ہیں جن کو اپنی طرف سے گھڑ کر شریعت میں داخل کیا جاوے -

(۱۱) جب میلاد مروجہ محدثات سے ہے تو اس کے بدعت وضلالت ہونے میں کیا شک رہا -

(۱۲) میلاد میں قیام اکثر اسی نیت سے کرتے ہیں کہ اُس وقت روح نبوی تشریف فرما ہوتی ہے نعوذ باللہ من هذه العقائد الفاسدة پس یہ قیام شرک ہوا -

(۱۳) جب روح نبوی اہل حق کے نزدیک تو قیام حاضر ہی نہیں ہوتی بلکہ ایسا اعتقاد کرنا ہی شرک ہے تو پھر ایک دن میں متعدد مجالس میں کیسے حاضر ہوگی -

(۱۴) ایک چیز کا بعینہ دو یا چند جگہ حاضر ہونا محال عقلی وممتنع شرعی ہے تو روح نبوی کی نسبت ایسا خیال خلاف عقل وشرع ہے اس سے توبہ کرنی چاہیئے -

(۱۵) میلاد میں قیام ہی سرے سے بے سود ہے خواہ حاضری کا اعتقاد رکھا جاوے یا نہ - اور معتقدین حاضری کے نزدیک تو جبکہ عقلاً اور شرعاً کسی طرح روح حاضر نہیں ہو سکتی بالکل ہی قیام بے سود بلکہ شرک ہونا چاہیئے واللہ اعلم -

جوابات بالا بوجہ عجلت ودیگر موانع زیادہ دلیلیں قائم نہیں کی گئیں - اگر کسی صاحب کو کسی جواب کے متعلق کوئی شبہ پیدا ہو تو اطلاع دیں انشاء اللہ دلائل قاطعہ سے جواب دیا جائیگا

فتاوے دہلی

مندرجہ ذیل سوال مدرسہ دار الہدے دہلی کشن گنج میں آئے تھے مگر سائلوں کے پتے نہیں لکھے تھے اس لئے بذریعہ اخبار شائع کئے جاتے ہیں اور اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب مدرسہ مذکور میں سوال بھیجیں وہ اخراجات کے لئے ۲ ر کے ٹکٹ ساتھ بھیجا کریں (قمر الحق سہسوانی ناظم صیغہ افتا مدرسہ دار الہدے کشن گنج دہلی)

کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی لیکن اسی وقت راستہ ہی میں اس کو چھوڑ دیا اور ہم بستری کی نوبت نہیں آئی - ایسی عورت کو اٹھارہ برس گھر بیٹھے ہوئے گذر گئے - اس مرد نے نان ونفقہ کچھ بھی نہیں دیا - ایک مرتبہ وہ عورت اپنے خاوند کے پاس بھی گئی - لیکن اس کا خاوند چھپ گیا اور اس کے پاس تک نہ آیا اور چند عورتوں نے کہا خاوند سے کہ اس کو بلالو لیکن اس نے کہا کہ میرا اس کا کچھ واسطہ نہیں -

الجواب

بعد حمد وصلوۃ کے واضح ہو کہ حق تعالے نے مرد کے ذمہ ادائے حقوق نان ونفقہ وغیرہ ضروری قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ یعنی خاوند کو عورت کے ساتھ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور عمل میں لانا چاہیئے - ان دو باتوں کے سوا تیسری بات کا شریعت میں وجود وپتہ نشان نہیں پایا جاتا - یا تو ادائے حقوق کے ساتھ نکاح میں رکھنا یا طلاق دیکر جب قانون شرع جدا کرنا تیسری صورت یعنی نہ ادائے حقوق اور نہ طلاق کسی طرح جائز نہیں - اس کو بطور قضیہ منفصلہ حقیقیہ کے سمجھنا چاہیئے - اس کے دو جزو یعنی ادائے حقوق وطلاق نہ شرعاً دونوں مجتمع ہو سکتے ہیں اور نہ مرتفع ہو سکتے ہیں بلکہ دونوں میں سے ایک کا پایا جانا ضروری ہے اور صورت مسئولہ میں دونوں صورتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی نہ ادائے حقوق اور نہ طلاق - ایسی حالت میں سوا اس کے کہ عورت ضرر ونقصان میں مبتلا ہو اور اس کی زندگی خراب ہو اور کیا نتیجہ ہوسکتا ہے - یہ امر بھی ظاہر ہے کہ عورت سے ضرر دور

ahmadimuslim.de

کرنا ضروری ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تضاروھن وقال اللہ تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ اور ضرر دور کرنے کی صورت سوا اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ اُس مرد ظالم کو فہمائش و تنبیہ کی جاوے اور طلاق مانگی جاوے۔ اگر طلاق نہ دے تو مشورہ و پنچایت کر کے نکاح فسخ کیا جاوے اور کسی مرد صالح سے اُس کا نکاح کر دیا جاوے۔ مناسب ہے کہ حاکم وقت کو اطلاع دیدیجاوے تاکہ کچھ خرخشہ باقی نہ رہے۔

خلاصہ یہ کہ عورت مظلومہ مذکورہ کا نکاح فسخ کر کے کسی مرد خدا ترس سے کرنا جائز بلکہ ضروری ہے اسی لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں جو کہ بیوی کے ادائے حقوق نان و نفقہ وغیرہ سے قاصر ہے یہ فیصلہ فرمایا کہ دونوں میں تفریق کیجاوے جیسا کہ دارقطنی میں مروی ہے۔ پس جب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارہ میں جو بوجہ مجبوری ادائے حقوق سے قاصر ہے تفریق کیلئے حکم صادر فرمایا تو اُس شخص کے لئے بطریق اولے تفریق کا حکم جاری کیا جاویگا جو کہ محض شرارت اور ایذا رسانی کی غرض سے حقوق ادا نہیں کرتا کما لا یخفی علی من لہ طبع سلیم و فہم مستقیم فقط واللہ اعلم۔

حررہٗ عبد الجبار عمرپوری کان اللہ لہٗ

الجواب صحیح

{عبد الستار حسن عمرپوری عفی عنہ}

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو معلم تعلیم زبانہائے انگریزی اور فرانسیسی۔ عربی وغیرہ ہیں۔ اُن کو اکثر مدارس میں ایسی کتابیں بچوں کو پڑھانی پڑتی ہیں جو بذریعہ تصاویر ذی روح و غیر ذی روح پڑھائی جاتی ہیں یعنی ایسی تصاویر بطور نقشہ کے پیش نظر رکھکر سمجھایا جاتا ہے کہ یہ فلاں شے ہے اور یہ فلاں۔ یہ طرز تعلیم ذہانت طلباء کے لئے رکھی گئی ہے نہ بغرض تعظیم و تکریم و تعبد۔ پس ایسی صورت میں معلم و متعلم وعید شہید کا مورد ہے یا نہیں۔ اور نیز یہ کہ اگر مدارس اسلامی اس طریق تعلیم کو محض بنظر افادہ ذہانت طلباء اختیار کر لیں تو مورد وعید شدید کے ہونگے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ بچوں کو اس قسم کی کتابیں جس میں جاندار چیزوں کی تصاویر ہوں ہرگز جائز نہیں عن عائشۃ انہا کانت قد اتخذت علے سہوۃ لہا سترا فیہ تماثیل فھتکہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاتخذت منہ نمرقتین فکانتا فی البیت یجلس علیھما متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ

خلاصہ ترجمہ یہ کہ حضرت عائشہؓ نے ایک پردہ تصاویر کا لٹکایا آپ نے اُس کو پھاڑ دیا۔ اور بہت احادیث اس کی ممانعت میں آئی ہیں۔ یہ حکم ممانعت کا عام ہے کسی کے لئے جائز نہیں یہ کہنا کہ طلباء کی ذہانت کے لئے ہے بغرض تعظیم و تعبد نہیں لغو و فضول ہے۔ ذہانت وغیرہ کیلئے وہی اشیاء استعمال ہونی چاہئیں جو شرعاً جائز ہیں۔ طریق تعلیم مذکور میں معلم و متعلم دونوں گنہگار ہونگے۔ ہاں البتہ اگر غیر ذی روح کی تصاویر ہوں جیسے درخت وغیرہ، تو کوئی قباحت نہیں لحدیث ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فیعذبہ فی جہنم قال ابن عباس فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فیہ متفق علیہ فقط۔ واللہ اعلم

{عبد الجبار عمرپوری کان اللہ لہ
دہلی کشن گنج}

الجواب صحیح

{عبد الستار حسن عمرپوری عفی عنہ}

جونپور سے آریہ مناظروں کا فرار

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ جونپور میں ۱۲ برس سے ہوتا آتا ہے جس میں اسلام پر دل آزار اعتراضات مسلمانوں کی بدترین توہین کرنا ہمیشہ اُن کا ایک مخصوص مشغلہ رہا ہے۔ مسلمانان جونپور غیر معمولی طور پر صبر کرتے رہتے۔ جب پیمانہ صبر لبریز ہو گیا تو سال گزشتہ میں ایک معمولی اسلامی جلسہ مسلمانوں نے بھی کیا۔ امسال ۲۸ جنوری لغایت یکم فروری ۱۵ء حسب سابق آریہ سماج جونپور کا سالانہ جلسہ ہونے والا تھا ضرور تھا جس کے مقابلہ پر اسلامی جلسہ کے انعقاد کی رائے ہو رہی تھی۔ اتفاق سے اس موقع پر مولوی حافظ عبد الشکور صاحب آزاد ربانی مئوی تعلیمیافتہ مدرسہ علم الٰہیات کانپور موجود تھے۔ جنھوں نے ۱۵ جنوری کو بنام آریہ صاحبان اس مضمون کا خط لکھا کہ یا تو آپ اپنی سبھا میں اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کریں اور اگر کریں تو ہمکو جواب کا موقع دیں۔ آریہ سماج جونپور کے پریسیڈنٹ جناب پرتاب نرائن صاحب وکیل نے جواب دیا کہ ہمارے لیکچرار پہلی صورت پر عمل کریں گے۔ چنانچہ اس اعتماد پر مولوی صاحب موصوف نے اسلامی جلسہ کے انعقاد کی رائے منسوخ کرا دی۔ مگر آریہ سماج نے اس تحریری وعدہ کے خلاف ۲۸-۲۹ جنوری کو سڑکوں پر گشت کر کے اور اپنے جلسہ میں اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین کی تو مولوی صاحب معہ مولوی عبد البر صاحب بہاری آریہ سماج کے لکچرار صاحبان کی جائے قیام پر خود تشریف لیگئے۔ پنڈت ستدیو اور پنڈت راجندر صاحبان سے ملاقات ہوئی اُن سے بھی حسب سابق درخواست کی گئی ہر دو لکچرار نے کہا کہ ہم ہرگز اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کرینگے۔ آپ لوگ ضرور ہمارے جلسہ میں تشریف لائیں اور لکچر سنیں۔

ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کا آسان رسالہ قیمت ۴ر دینیہ

یہ صبح کا واقعہ ہے۔ جب شام کو آریہ سماج کے سبھا میں گئے تو دیکھتے ہیں کہ ہر دو پنڈتوں کی نظر عنایت اسلام اور مسلمانوں ہی پر ہے اور ایسی دلخراش باتیں سننے میں آئیں کہ مسلمانوں کا جگر شق ہوگیا۔ بالآخر آریوں کے اعتراضات سے جاہل مسلمانوں کے دلوں میں جو شبہات پیدا ہوگئے تھے اُن کے دفعیہ کے لئے مسجد اٹالہ میں ۳۱ جنوری کو اسلام کے جان نثار طلبائے مدرسہ عربیہ جدید واقع مسجد اٹالہ کی سعی بلیغ سے بعد ظہر ایک اسلامی جلسہ ہوا جس میں جناب آزاد ربانی کی تقریر کا بذریعہ اشتہار عام اعلان کیا گیا اور حق یہ ہے کہ آپ نے آریوں کے ایک ایک سوال کا جواب نہایت خوبی سے دیکر سب کی تسکین کردی۔ اور بعض متردین کو آریہ ہونے سے بچالیا اور یہ جلسہ مغرب کو وقت ختم ہوگیا! آریہ سماج نے اُس روز شب کے جلسہ میں اسلام و مسلمانوں پر اعتراض و توہین کرتے ہوئے یہ زبانی اعلان کیا کہ جس کا جی چاہے ہماری سبھا میں آئے اپنا شبہ پیش کرے ہم جواب دینگے اس پر ایک مسلمان نے بذریعہ تحریر کہا کہ اگر آپ سچ فرماتے ہیں تو وقت متعین کیجئے! جس کا آریہ سماج نے کوئی تحریری جواب نہ دیا اور یہ خبر شنکر پنڈت ستدیوجی سویرے ہی بنارس چلدئے یکم فروری ۱۵ء کو مسجد اٹالہ میں طلبار مذکور کی کوشش سے اسلامی جلسہ بعد ظہر پھر قائم ہوا۔ اور اُس روز طلبار مذکور نے بذریعہ اشتہار خصوصیت سے آریہ سماج کو اسلامی جلسہ میں ۲ بجے سے ۸ بجے تک رفع شبہات کا موقع دیا۔ مغرب تک تو آریوں کے سوالات کے مولوی صاحب موصوف نے جوابات دئے۔ بعد مغرب مع کثیر تعداد آدمیوں کے آریہ مناظروں کا انتظار کرنا شروع کیا لیکن عین وقت پر آریوں نے زبانی طور پر اسلامی دعوت سے ناواقفیت ظاہر کی۔ اُس وقت اسلامی جلسہ میں علاوہ مسلمانوں کی بڑی تعداد کے سناتن دھرم اور آریہ سماج بکثرت شریک تھے۔ مولوی صاحب نے ڈنکے کی چوٹ ایک ایک آریہ سے کہا جب ہمارا اعتبار نہیں تو اب تم ہمارا نوٹس لو اور اپنے مناظروں تک پہنچاؤ۔ لیکن کسی آریہ نے سانس تک نہ لی حالانکہ انکار کرنے والے مناظر کے ہاتھ میں مسلمانوں کا دعوتی اشتہار موجود تھا۔ آخر مجبور ہوکر جناب آزاد ربانی صاحب نے مناظرانہ دلچسپ تقریر شروع کی اور شرائط الہام وید پر زبردست اعتراضات کئے۔ آریہ مناظروں نے اپنی سبھا میں یہ کہا کہ آئندہ سال اس کا جواب دینگے۔ بعد اختتام وقت معینہ آریہ مناظر پنڈت رامچندر نے مولوی صاحب کے پاس اس مضمون کا ایک رقعہ لکھا کہ آپ باضابطہ جلسہ میں رکن سماج کو بلائے تو میں جواب دینے کے لئے آؤں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ ہوچکا مگر آپ نہ آئے تو اب آپکے آنے کی کیا امید ہے ہاں میرے سوالوں کے جواب دینے کا دستخطی وعدہ فرمائیے تو میں آپ کے جائے قیام ہی پر خود حاضر ہوتا ہوں اور جواب نہ دے سکنے پر مقابل کا مذہب قبول کرنا ہوگا۔ علی الصباح جواب لیکر آدمی گیا تو معلوم ہوا کہ آریہ مناظرین شب ہی کو غائب ہوگئے۔ ان واقعات سے نتائج ذیل پیدا ہوتے ہیں:—

(۱) جونپور میں اسلام پر دل آزار اعتراضات اور مسلمانوں کی بدترین توہین و تذلیل کرنے میں آریہ سماج نے پیشقدمی کی۔

(۲) آریہ سماج نے مسلمانوں کو خود ہی اُبھارا۔ جب وہ تیار ہوئے اور جناب آزاد ربانی نے حق و باطل کے فیصلہ کے لئے ڈنکے کی چوٹ دعوت دی تو آریہ مناظرین جونپور سے فرار ہوگئے جس سے خواہ نخواہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ معلوم نہیں کہ آریہ سماج آخر ویدک دھرم کی عالمگیر صداقت وہمت سے کب کام لینگے۔

(محمد گیاوی طالبعلم مدرسہ عربیہ جدید مسجد اٹالہ جونپور)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۷ مورخہ ۹[۱] ربیع الثانی

بابت فسخ نکاح زانیہ

سوال:۔ ایک شوہر دار عورت ایک بدمعاش آدمی کے ساتھ نکل کر قریب ایک سال تک اُس کے پاس رہی۔ آخر الامر اُس سے حاملہ ہوکر ایک لڑکی جن بیٹھی۔ وہ بدمعاش حکام کے گھر میں آکر مارا گیا اور وہ بدمعاش عورت اپنے خاوند کے حوالہ کیگئی۔ سوال یہ پیدا کیا اُس عورت کا نکاح اس فاحش سے ٹوٹ گیا؟ مندرجہ ذیل قابل غور ہیں!:—

(۱) قرآن کریم نے عورت زانیہ سے نکاح کرنیکو حرام گردانا وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اب بعد نکاح کے جب وہ زانیہ ہوگئی تو وہی علتِ حرمت پھر آگئی والاحکام تدور مع العلل تو اب یہ علت مبطل نکاح کیوں نہ ہوگی۔ چنانچہ قرآن مجید نے مشرکات کے نکاح سے آیہ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ میں منع فرمایا تھا۔ جب نکاح کے بعد عورت کفر و شرک کر بیٹھی تو نکاح ٹوٹ گیا: ولا تمسکوا بعصم الکوافر اسلئے کہ وہ علتِ منع نکاح پھر پیدا ہوگئی۔

(۲) ابن تیمیہ تفسیر سورۂ نور میں فاسق کے نکاح کے فسخ پر علمار کا اتفاق نقل کرتے ہیں۔ پس زانیہ کے زناکار ہوجانے سے کیوں نکاح فسخ ہوگا وهي اتت بفاحشة مبينة وفسقت عن امر ربها حتى اتت ببنت منه الزنا۔

(۳) قرآن کریم نے مرد اور عورت یعنی ہر دو کیلئے شرطِ احصان (پاکدامنی) آیہ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ اور آیہ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ میں لگا دیا تھا؛ اب جب وہ زناکار ہوئی تو بموجب قاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط نکاح کیوں نہ ٹوٹا؟

[۱] یہ مضمون بہت عرصہ کا آیا تھا مگر کسی وجہ سے نظر سے اوجھل ہوگیا تھا۔ اہل علم کو اس پر کافی توجہ کرنی چاہیے (ایڈیٹر)

(۳۸۱)

ahmadimuslim.de

(۴) اللہ عزوجل نے زوجین میں مودت ورحمت ایسی ڈالی ہے کہ تمام محبتوں سے زیادہ ہے۔ فاذا امسك بعصمتها وھی زانیة رضی بزناھا (لان الرجل علی دین خلیلہ فالینظر بعن یخالل) ومن رضی بالزنا فھو بمنزلة الزانی لدیا مشة۔

(۵) اپنی منکوحہ سے مہر لینا جائز نہیں وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ زنا کی صورت میں اس سے مہر واپس لے لینا آیہ اِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ میں درست گردانا۔ اگر نکاح نہ ٹوٹتا اس سے مہر کیوں واپس لیتا؟

(۶) قرآن کریم بروں کے ساتھ ایک ساعت بھی بیٹھنے نہیں دیتا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ جب عورت زناکار ہوئی تو وہ پاک مرد کے کس طرح ہمدوش وہم آغوش رہ سکتی ہے۔

(۷) آیہ اُحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ میں کسقدر تخویف وتحذیر ہے۔

(۸) اور حدیث لعن اللہ من اوی محدثا میں کس قدر زجر وتوبیخ ہے سواء کان الاحداث بالزنا او السرقة او غیر ذالك وسواء کان الایواء بملك یمین او نکاح او غیر ذالك

(۹) ایسی زانیہ کا نکاح اگر شرعاً نہیں ٹوٹتا۔ تو اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ سے کیا مراد ہے۔

(۱۰) بخاری، مسلم میں رسول اللہ کا حکم ہے کہ لونڈی جب زنا کرلے تو اُس کو حد مارو۔ پھر فرمایا فان زنت فلیبعھا ولو بضفیر والضفیر حبل وھذا امر ببیعھا ولو باد نے مایقابلھا واذا وجب اخراج الامة الزانیة عن ملکه فکیف بالزوجة الزانیة

(۱۱) ایسی زانیہ جس نے یہاں تک نوبت پہنچائی کہ حرام اولاد گود میں لے کر پھر رہی ہے اُسی طرح چھوڑ دی جائے تو اُس نے تمام شہر کی عورتوں کو گویا آگ لگادی۔ کیونکہ گناہ جب تک پوشیدہ ہوتا ہے گناہگار ہی کو نقصان پہنچتا ہے اور جب طشت از بام ہو جائے تو نقصان اُس کا عام ہو جاتا ہے۔ لہذا پوشیدہ گناہ کے واسطے پوشیدہ توبہ ہے اور جب حد اعلان کو پہنچ جائے تو اُس کیلئے توبہ بھی اعلان کے ساتھ ضروری ہے والیہ الاشارة فی قوله تعالیٰ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ

خیر خواہان اسلام ومسلمانان یہ استفتا علماء کرام کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں امیدکہ جواب بادلائل مرحمت فرمائینگے

(مولا بخش از لاہور)

سماع موتیٰ

از جناب عبد الحکیم خان صاحب

انسپکٹر پولیس ضلع چتوڑ گڑھ

خداوند تعالےٰ نے اسلام کو فطرت کے پیارے خطاب کا اعزاز بخشا ہے مگر فی زمانہ یہ سچا اور مطابق العقل مذہب توسن توہم۔ اختلافات ذہنی ولتعصب کا جولانگاہ بنگیا ہے۔ جس قدر فرق مختلفہ اس وقت تک پیدا ہوئے اُن میں ہر ایک نے اپنی جودت طبع کو معراج کمال پر پہنچانے کی کوشش میں اپنا عقیدہ ہی اصل الاصول ٹھہرا قرار دیا ہے جو اظہر من الشمس وابین من الامس ہو۔ اُن کے تخیلات لایعنی میں ایک سماع موتیٰ کا مسئلہ ہے جس پر مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے کتاب حیات الموات فی بیان سمع الاموات اور پرچہ اہل فقہ میں رسالہ الموسوم بہ سماع موتیٰ طبع ہو چکے ہیں۔ قبل اس سے کہ میں منقول سے بحث کروں اپنی عقل ناقص کے موافق کچھ ظروری معقول بحث کرنے کی بھی التماس ہے۔

جس وقت روح نے اس قفس عنصری سے علیحدگی اختیار کی جسد پر مردہ کا اطلاق ہوگیا۔ روح کوئی ایسی شے نہیں جو محسوس ہو یا بلا حلول کسی جسم کر بذاتہ کام کر سکے اور اُس کے ثبوت کے لئے ہماری زندگی وجہ کافی ہے کیونکہ روح کی ماہیت صورت وغیرہ خارج از فہم وقیاس ہونے سے حکم بایں خالی صاف الفاظ میں صادر ہو چکا ہے کہ روح حکم خدا ہے۔ جب روح کی یہ حالت ہے تو استعمال کی محتاج رہی اور جب وہ دوسرے لباس جسم سے مجلے ہوگئی اور مقام علیین یا سجین عالم برزخ میں بحیثیت اعمال خود مستقر ہو گئی تو پھر اُس کا جسم سے کیا تعلق رہا کیونکہ جس جسم میں وہ داخل ہوئی اُسی میں بمثال حیات مقید ہے۔ اور ایک ہی روح کا دو حصوں میں منقسم ہوکر دو جدا جدا جسم اختیار کرکے ایک کا تو برزخ میں دوسری کا مدفن پر رہنا احکام خداوندی کے خلاف اور مضحکہ آمیز خیال ہے۔ اور جبکہ روح ایک ہی جسم میں داخل رہے تو پھر روح کا سلسلہ تعلق مدفن تک رہنا بالکل واہمہ ہے اور موتے کو سُنانے کا دوسرا ذریعہ نہیں نہ ضرورت۔

اب نصوص قرآنی سے کچھ صراحت کی جاتی ہے۔ خداوند علام الغیوب کلام مجید وفرقان حمید میں فرماتا ہے إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھی مُردہ کو سُنانے پر قادر نہیں۔ لیکن مؤیدین سمع موتیٰ یہ حجت پیش لاتے ہیں کہ قرآن مجید میں فی نفسہ سُننے کا امتناع نہیں ہے۔ خداوند جل شانہ اپنے فضل وکرم سے سُناتا ہے اور موتیٰ کو سماعت تکلم وغیرہ کے سبقوار حاصل ہیں وغیرہ۔ اس سے بھی صاف تر پھر ارشاد ہوتا ہے وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ الخ اب موتے کے عدم سماعت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا۔ کیونکہ دو دو متضاد چیزوں کا مقابلہ فرمایا ہے۔ تو یہ کب ممکن ہے کہ زندہ ومردہ کا تناقض ہی ناقص وقاصر ہے حالانکہ دونوں میں من حیث المجموع نقیض تامہ ہے جس کو کوئی عقل سلیم وفہم رسا باور کرنے سے متعسر نہیں۔ اگر یہ خیال فرمایا جاوے کہ اسی آیہ میں فرماتا ہے کہ جس کو چاہے خدا سناوے تو یہ جملہ صرف کفار کی عدم سمع قبول کی طرف ہے ورنہ آگے صاف ترین الفاظ میں فرمادیا کہ جو قبروں میں ہیں اُن کو نہیں سُنا سکتے اس سے زیادہ اور

کیا توضیح ہونی چاہئے۔ جس طرح کفار میں سماعت قبول کا فطرتاً مادہ نہیں اسی طرح موتے میں سننے کی صلاحیت نہیں۔ پھر حکم ہوتا ہے اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ الخ اس سے واضح ترین اور کیا ثبوت ہوگا کہ موتے کو بیجان فرمایا۔ جب جان یا روح ہی نہیں تو پھر سماعت کیسی۔ جب کوئی شخص خواب راحت میں بے ہوش ہوجاتا ہے تو اُس کو پاس کی آواز کی خبر نہیں ہوتی۔ حالانکہ ہنوز مرغ روح نے اس قید خانہ سے پرواز نہیں کیا ہے۔ شہداء کی حالت میری بحث سے خارج سمجھی جاوے بڑے غضب کی بات ہے کہ جس کی نہی کلام مجید میں ہے اُس کو بحوالہ علماء دیگر ثبوت خارج از کلام الٰہی سے تائید بحث میں پیش کیا جاتا ہے۔ علماء کی رائے حکم الٰہی نہیں۔ اگر اُس میں لغزش نہ ہوتی تو اختلاف ہونے کی ضرورت نہیں ہو سکتی علم حساب کا ایک سوال واقلیدس کی ایک مشق جب صحیح حل ہو جاتی ہے تو اُس کا طرز عمل و جواب یکساں ہوتا ہے چاہے ایک محاسب شرق میں ہو تو دوسرا غرب میں۔ آپ جو تحریر فرماویں بوضاحت مگر محض نصوص قرآنی سے اس کے متعلق میں دیگر ثبوت کو بمقابلہ قول فیصل ذریعہ اطمینان نہیں سمجھتا

عبد الحکیم خان سہسرانی انسپکٹر پولیس
ضلع چتوڑ گڑھ

مولود شریف کا ثبوت بعض علماء کا عجیب رنگ۔

۲ر فروری کو بمقام بلیا ایک مولانا صاحب آگرہ والوں نے ایک تقریر نہایت پُر زور در اثبات انعقاد محفل مولود شریف و قیام عند السلام فرمائی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ میں مناظر ہوں و نیز عرصہ ۲۶ سال سے وعظ و تذکیر کرتا ہوں۔ جو بات بیان کرونگا وہ پکی ہوگی اور اُس کا قرآن و حدیث سے دونگا چنانچہ اثبات قیام عند السلام میں آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پیش کی (البتہ کس سے؟ (ایڈیٹر)) خداوند کریم اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اوپر آپ کے اور سلام بھیجو سلام بھیجنے کر (یعنی خداوند کریم ہمکو حکم دیتا ہے درود اور سلام بھیجنے کا تو لفظ سَلِّمُوْا کے بعد جو تَسْلِیْمًا واقعہ ہے وہ مفعول مطلق ہے۔ اور مفعول مطلق کبھی صفت کے لئے بھی واقع ہوتا ہے اور خدا کا حکم ہے کہ سلام بھیجو جیسا کہ حق ہے سلام بھیجنے کا: تو اب معلوم کرنا چاہئے کہ سلام بھیجنے کا حق اور صفت کیا ہے بیٹھکر یا سوکر یا لیٹ کر یا کھڑے ہو کر۔ تو واضح ہے کہ کھڑے ہو کر سلام بھیجنا بہت عمدہ طریقہ اور مقتضائے ادب ہے برخلاف اسکے کہ کوئی برعکس اسکے سلام بھیجے تو جب صفت اور حق سلام کا کھڑے ہو کر معلوم ہوا تو اس آیت کریمہ سے قیام عند السلام بخوبی ثابت ہو گیا اور انعقاد محفل مولود میں ایک کتاب (مسمے ماثبت بالسنۃ) مصنفہ شیخ عبد الحق صاحب دہلوی کی اپنی ہاتھوں میں لیکر اُٹھائی اور مصنف رحمہ اللہ کی صفت کے بعد ایک حدیث اُس میں سے پڑھی۔ کہ " ابولہب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تولد کے فرح اور سرور میں اپنی لونڈی کو جو کہ ولادت باسعادت کی خبر لیکر اُس کے پاس گئی تھی آزاد کر دیا۔ اس کے صلہ میں اُس پر اُس روز عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ اسکے بعد امام جزری کا قول بیان کیا کہ ابولہب پر باوجود کافر ہونے کے بوجہ اظہار فرح و سرور ولادت کے دن عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو کیا حال ہوگا مسلمانوں کا جبکہ آپکی ولادت باسعادت پر اظہار مسرت کریں۔ اور خوشیاں منائیں اور اس کے لئے محفلیں قائم کریں۔ تو اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ ہم محفلیں قائم کر سکتے ہیں اور بصد ذوق و شوق خوشیاں مناکر سعادت دارین حاصل کریں اور دن اور تاریخ کا بھی مقرر کرنا مثلاً بارہویں وغیرہ بھی درست ہے کیونکہ اس میں بھی ایک بھید ہے جیساکہ نویں تاریخ کو خداوند کریم نے یوم الحج مقرر کر دیا ہے خلاف اُس دن کے اگر کوئی جا وے تو حج قبول نہیں حالانکہ دوسرے روز بھی وہی کعبہ اور وہی صفا مروہ موجود ہے اگر دوسرے دن کوئی شخص اگرچہ باشرائط حج کرے تو نہیں ہو سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ دن کا بھی تقرر کوئی شے ہے اسکے علاوہ اور دنوں میں بھی محفل کریں۔ درود بھیجنا تو جائز ہے۔ کسی شخص نے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کا حال پوچھا تو آپنے اجازت دی اور فرمایا ہماری ولادت بھی اسی دن ہوئی ہے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپکی ولادت کا دن نہایت متبرک ہے اور روزہ رکھنا اور محفل وغیرہ کرنا بہت ثواب کا موجب ہوگا۔ اسکے بعد فاتحہ کے بارے میں کہا کہ بغیر فاتحہ پڑھے جب نماز جائز نہیں تو ہم نے کسی کھانے پر فاتحہ پڑھ دیا تو کیا حرج ہو گیا۔ اور جو لوگ ان فعلوں کو بدعت کہتے ہیں کہ ثابت نہیں ہے تو یہ بتلا دیں کہ محفل میلاد کی انعقاد و قیام عند السلام فاتحہ وغیرہ منع کہاں ہے اور جب منع نہیں ہے تو گویا شریعت ساکت ہے تو یہ اصول کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ جس امر میں شریعت سکوت کرے وہ مباح ہے۔ اگر بقول منکرین بدعت ہے تو بتلاویں کہ اس قسم کی اونچی اونچی گنبد اور مینا روں والی مسجدیں بنوانا کہاں ثابت ہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے مزیدار کھانے زردہ پلاؤ وغیرہ کہاں کھائے ہیں اور نوار کے پلنگ پر خواب استراحت کہاں فرمایا ہے علیٰ ہذا القیاس جب ان سب کا بھی ثبوت نہیں ہے تو یہ بھی بدعت کہی جاوینگی الخ ختم ہوئی تقریر مجمل اور ما حصل مولوی صاحب موصوف المعروف کی۔ اب میں اس مسئلہ کو بنظر احقاق حق بطریق مذاکرہ علماء محققین پر چند تنقیحات کیساتھ پیش کرتا ہوں امید کہ کافی توجہ فرماکر جواب باصواب سے مستفید فرماکر عند اللہ ماجور ہونگے۔

تنقیحات

اوّل۔ آیت موصوفہ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کی تفسیر اس طریقہ سے خیر القرون سے ثابت ہے یا نہیں اور ائمہ اربعہ میں سے کسی نے یہ پہلو اختیار کیا ہے یا نہیں۔ اگر اختیار نہیں کیا تو مقلد کو یہ فعل جائز ہے یا ناجائز۔

دوم۔ مقلد کو اجتہاد کا حق حاصل ہے یا صرف اپنے امام کا قول پیش کرنے کا اُس کو حق ہے۔

سوم۔ حدیث موصوفہ سے انعقاد محفل بخصوصیت ایام

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۱۱۷ - میں ایک مسلمان لڑکا ہوں جو اس وقت ایف اے درجہ میں پڑھتا ہوں - کالج میں بہت سے ہندو بنگالی بھی نیچے کی کلاس سے اسوقت تک ایف کے درجہ میں ہمارے ساتھ ہی پڑھتے ہیں - اُن لوگوں سے ہمکو بوجہ یکجائی بارہ چودہ برس کے از حد محبت ہوگئی ہے اور اُن میں سے بعض ہمارے وطنی ہیں جو نہایت ذہین اور فہیم بلکہ نہایت با اخلاق ہیں ہمارے مابین دوستی کا عہد و پیمان قرار پایا ہے یہ شرعاً یہ دوستی اور میل ملاپ ہندوؤں کے ساتھ کیسا ہے

س نمبر ۱۱۸ - ایک ہندو متمول شخص جو ہمارے محلہ میں رہتے ہیں بہت نیک اور با اخلاق آدمی ہیں اور بہت حسن سلوک ہر ایک شخص سے کرتے ہیں خواہ ہندو ہو یا مسلمان - اُن سے ہمکو بہت دوستانہ تعلق ہے - یہ دوستی جائز ہے یا ناجائز ایک مُلّا صاحب فرماتے ہیں کہ جو مسلمان ہندو سے دوستی اور میل ملاپ کریگا اُس کا حشر اُنہی کافر کے ساتھ ہوگا - وہ قرآن کی دو چار جگہ کی آیتوں کا حوالہ دیتے ہیں کہ بیدینوں سے دوستی مت کرو سورۂ نساء آل عمران - مائدہ - توبہ تحج - قصص مجادلہ وغیرہ سورتوں کا مطلب خلاصہ اور تفسیر بیان کیجیگا -

س نمبر ۱۱۹ - جبکہ فی زمانہ تحریری اور تقریری قوت سے اسلام کا وہ کام کرنا ہے جو کہ اگلے بزرگانِ دین نے ہمارے تلوار کے زور سے وہ کام کیا اور گورنمنٹ عالیہ نے ہمکو اس میں ہر طرح کی آزادی بخشی ہے اور اسلامیہ مشن کلکتہ وغیرہ میں اسی غرض سے قائم ہوا ہے تو وہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ ہر ایک علم کا استاد کامل ممدن ہر ایک جگہ مل نہیں سکتے ہیں کیونکہ دنیا میں بہت سے علم اور زبانیں ہیں جیسے اہل اسلام اور خصوصاً اہل ہندوستان بہت کم واقف ہیں اور ہیں بھی تو ہر ایک جگہ مل نہیں سکتے اور علم اور زبان کا سیکھنا ضرور ہوا تو اس حالت میں مجبوراً اُن غیر مسلم لوگوں میں رہنا پڑا اور علم اور زبان سیکھنا ہوا - اور تعلیم کامل بغیر صحبت زمانہ دراز کے ہو نہیں سکتی تو ممکن ہے کہ بوجہ میل ملاپ عرصہ دراز کے مسلم اور غیر مسلم میں دوستی اور محبت ہو جاوے اور عہد و پیمان فیما بین قرار پاوے درست ہے یا ناجائز؟

ج نمبر ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ان سب سوالوں کا جواب ایک ہی ہے جو حدیث شریف میں یوں آیا ہے - انما الاعمال بالنیات یعنی اس قسم کے کام نیت پر موقوف ہیں - کسی شخص کے نیک اخلاق کی وجہ سے میل ملاپ رکھنا منع نہیں ہے کافر سے اُس کے کفر کی وجہ سے محبت کرنا منع ہے نیک خلاق اشخاص کے ساتھ اس نیت سے میل رکھنا - کہ وقتاً فوقتاً اُن کو اسلام کی طرف راہ نمائی کریں - جائز ہے - اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (پ ۲۸ ع)

یعنی جن لوگوں نے تم سے دنیا کی وجہ سے فساد نہیں کیا اور تمکو تمہارے ملک سے انہوں نے نہیں نکالا اُن کے ساتھ سلوک مروت اور انصاف کرنے سے خدا تمکو منع نہیں کرتا - اللہ تعالیٰ کو منصف مزاج لوگ بھاتے ہیں "

جن آیات میں کفار سے دوستی لگانے کی ممانعت آئی ہے اُن کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے کفر کی وجہ سے دوستی نہ لگاؤ -

اسی طرح تعلیم تعلم کے لئے بھی تعلقات رکھنے جائز ہیں - کفر میں شریک ہونا یا اُن کے کفر کی کسی رسم کو پسند کرنا جائز نہیں

(از مرد اخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۰ - زیور وغیرہ مہر مقررہ کے سوا جو کچھ عورت کو قبل عقد خوانی کے دیکر عقد خوانی کی جاتی ہے - مثلاً زید نے ایک عورت کو ۵۰۰ روپیہ کا زیور دیا اور ۱۰۰ روپے مہر مقرر کر کے نکاح پڑھایا گیا - مگر زیور ۵۰۰ روپیہ کا مہر مقررہ کے باہر رہا - آیا بعد مرنے زید کے وہ زیور وغیرہ مہر میں شامل کیا جائیگا یا میت کے وارث کو ملیگا - اور حدیث ذیل کا کیا مطلب ہے :-

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ نکحت علی صداق او حباء او عدۃ قبل عصمۃ النکاح فھو لھا وما کان بعد عصمۃ النکاح فھو لمن اعطیہ واحق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ او اختہ -

ابو الحسن محمد عبد الرحمن خریدار ۳۳۲۲
ضلع مالدہ ڈاکخانہ گاجل موضع ناکوڑ

ج نمبر ۱۲۰ - عورت کو جو کچھ قبل نکاح یا بوقت نکاح دیا جاوے وہ عورت کا ہے وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا (۲ پارٔ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۱ - زید نے بکر سے کچھ کلمات کفریہ کہے - اور بکر نے کہا کہ یہ کلمات کفریہ ہیں ان کا پرہیز لازم ہے - زید نے کہا اگر کلمات کفریہ ہیں تو سب سے پہلے میں اپنی طرف منسوب کرتا ہوں زید نے صریحاً کہا کہ میں کافر ہوں (ماشر ایشلا ورکیا پونہ)

ج نمبر ۱۲۱ - جب تک وہ کلمات معلوم نہوں فتوےٰ نہیں دیا جا سکتا -

س نمبر ۱۲۲ - خالد کی عورت خالد کے سامنے کار فاحشہ کرے اور خالد اُسکو ممانعت نہ کرے اور باوجود علم ہونیکے اُسکو طلاق بھی نہ دیوے اور ایسے افعال شنیعہ کو اچھا سمجھتا ہو ایسے شخص کیواسطے کیا حکم ہے اور جو عورت ابھی تک باہر پھرتی ہو اور وہی کار فاحشہ کر رہی ہو اور خالد اُس کو طلاق نہ دیوے اور نہ اپنے ساتھ رکھتا ہو تو ایسے شخص کے واسطے کیا حکم شرع شریف میں ہے -

ج نمبر ۱۲۲ - بموجب حدیث شریف ایسا شخص دیوث ہے - اُس کو جلدی توبہ کرنی چاہئے -

ahmadimuslim.de

متفرقات

مریضہ کا علاج

اہلحدیث ۱۲ فروری میں حاجی وارث علی صاحب سوداگر آگرہ نے جو مریضہ کا حال لکھا ہے وہ مندرجہ ذیل طریق سے عمل کریں وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ۔ اس آیت کو مریضہ کے کان میں سات مرتبہ پڑھکر پھونک دیں۔

(غلام اللہ از ہوشیارپور)

جواب شکایت

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ ربیع الاول کے صفحہ ۱۳ میں شکایت عدم ارسال کتاب نظر سے گزری - لہذا جواباً عرض خدمت ہے کہ جب کوئی درخواست احقر کے پاس آتی ہے تو اسی روز یا دوسرے دن تعمیل کیجاتی ہے کیونکہ ایک آدمی اسی کام کے واسطے مستعد رہتا ہے اور کوئی دھوکا اور بدمعاملگی نہیں کیجاتی - اگر کسی صاحب کی کوئی شکایت ہے تو ڈاک یا اُنکے پتہ تحریر کرنیکا قصور ہے خصوصاً جناب قطب الدین صاحب نے اپنا پتہ اخبار کے ذریعہ یہ تحریر فرمایا ہے "قطب الدین احمد راجشاہوی حال مقام ضلع دیناجپور موضع بگولاہار ہاٹ پتی راج ڈاک خانہ ایشاہار" اور درخواست میں تحریر فرمایا ہے "قطب الدین احمد خریدار اہلحدیث ع ۲۸۷۷ ضلع دیناجپور موضع بگولاہار ڈاک خانہ امین پور" تو ڈاک خانہ کے تفاوت پر کس طرح جناب کو ملسکتا ہے - بلکہ بجائے اُن کی بیجا شکایت کے ہمیں شکایت اس بات کی ہے کہ بعض احباب تحریر فرماتے ہیں کہ وی پی کرکے بھیجدیویں تو از خود ۳ر کی ٹکٹ لگا کر پیکٹ وی پی ارسال کیا جاتا ہے تو عدم وصولی کے باعث ناحق ہمیں ۳ر کا نقصان دیتے ہیں۔

(خاکسار محمد ولد مولوی حافظ قادربخش سکنہ چاہ خلیل والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان)

طبی سوال ع۳

ہماری اہلیہ عرصہ ۲ سال سے مندرجہ ذیل مرض میں مبتلا ہے جس سے نہایت پریشانی ہے۔ آپ لوگ نوازش فرماکر نہایت عمدہ نسخہ تجویز کریں کہ خداپاک مریضہ کو آپ لوگوں کی دوا سے فائدہ بخشے اور آپ لوگوں کو جزائے خیر دیوے - ہر موسم میں یہانتک کہ جاڑہ میں بھی پیاس کی شدت رہتی ہے - پانی سے آسودگی نہیں ہوتی دوم آنکھوں میں سے پانی نکلتا ہے اور دونوں آنکھوں کے دونوں کناروں کی طرف کٹ جاتا ہے تھوڑا تھوڑا۔ جس سے ازحد تکلیف ہوتی رہتی ہے اور کچھ جلن بھی ہوتا رہتا ہے - خاصکر گرمی میں اُن کو بہت ہی تکلیف ہوتی ہے - تیسرے عارضہ جریان کا بھی زور ہے جس سے پنڈلی تھرتھراتی ہے - عمر مریضہ کی ۲۰ برس ہے اور آنکھ میں سرمہ وغیرہ بہت استعمال کیا کچھ فائدہ نہوا - زیادہ تر شکایت آنکھ کی ہے آنکھ سے میل نکلتی ہے بکثرت -

اور ہمارے بھائی کے ناک کے اندر پپڑی روزمرہ پڑ جاتی ہے اور اندر کچھ بدبو بھی معلوم ہوتی ہے - اس کے لئے بھی کوئی عمدہ نسخہ تحریر فرمایا جائے اللہ پاک اجر عظیم دیگا اور ہم ہمیشہ شکرگزار رہینگے!

(راقم خریدار اہلحدیث ع ۱۳۲۵)

(۲ر داخل غریب فنڈ)

طبی سوال ع۴

خاکسار بعارضہ بواسیر بیمار رہتا ہے ناظرین اخبار اہلحدیث سے دعا کا خواستگار ہے اگر کوئی طبیب صاحب دوا عنایت فرماویں تو بشرط صحت یابی ایک سال کی اخبار اہلحدیث کی قیمت غریب فنڈ میں دونگا۔

خاکسار گل محمد از کدنہ ضلع مظفرگڈھ (پنجاب)

جنازہ و دعاء مغفرت

میرے لڑکا مسمی شیخ احمد اللہ کا انتقال ہوگیا۔ جمیع ناظرین سے عموماً و جملہ حضرات علماء اہل حدیث سے خصوصاً گزارش ہے کہ مرحوم کے واسطے مغفرت کی دعا کریں۔

(شیخ عبداللہ متولی مسجد اہلحدیث مدراس)

اظہار توبہ

مجھے ایک بہت بھاری غلطی لگ گئی تھی کہ میں احمدی بن گیا تھا - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دھوکا کھا گیا تھا۔ آپکو واضح ہووے کہ میں مرزائی نہیں مجھے دھوکہ لگ گیا تھا - میں محمدی ہوں۔ آپ اللہ کے واسطے میری نیت کا اعلان کرادیویں میں نے خدا کی بارگاہ میں ازحد توبہ کی ہے

(خاکسار نبی بخش پھول فروش وزیرآباد)

غریب فنڈ

از فتوے فنڈ ۱۲ر

بے گناہ کا جواب

کسی صاحب نے رسالہ بے گناہ نبی مصنفہ عیسائیان بھیجا ہے کہ اس کا جواب دیا جائے اُن سائلوں کو واضح ہو کہ رسالہ مذکورہ کا جواب جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے دیدیا ہے جسکا نام عصمت انبیاء ہے قیمت ۸ر (پتہ - دفتر مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹ)

تقریظ - ریویوز

سفری سماوار - یہ سماوار انٹی وضع کا بنایا گیا ہے جس میں بالکل آسانی سے چائے بنجاتی ہے - ستفی لمپ جسکی چمنی ۴ لائن کی لگتی ہے اُس کی چمنی اُتار کر یہ سماوار رکھا جائے تو چند منٹوں میں چائے بنجاتی ہے - بہت نفیس قسم کی مرادآبادی ایجاد ہے قیمت عہ ر -

(پتہ - حافظ عزیزالدین محلہ ساہو - مرادآباد)

تلاش روزگار

میں دوکانداری بساط خانہ وغیرہ کا کام جانتا ہوں اسکے علاوہ محرری وغیرہ خدمات بھی کرسکتا ہوں - کوئی صاحب مجھ سے اس قسم کی خدمات لینا چاہیں تو مہربانی کرکے بندہ کو یاد فرماویں - تنخواہ خط و کتابت سے طے ہوسکتی ہے

(خاکسار پیرجی حسین احمد مرادآباد انجمن اہلحدیث)

تصحیح

بموجب تعمیل جناب کے حکم کے جواب سوال ۹۱ تلاوت قرآن شریف کے وقت السلام علیکم کہنا منع ہے - سنن ابو داؤد باب فی القصص کی حدیث میں آیا ہے کہ ابوسعید خدری فرماتے ہیں "میں ضعفاء مہاجرین کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور بعض آدمی بسبب عریانی کے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک قاری قرآن پڑھتا تھا تو اچانک آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام آموجود ہوئے۔ آپکے قیام کے بعد قاری نے سکوت کی تو حضور فداہ روحی نے السلام علیکم کہا" سنن المعبود میں ہے اس حدیث سے نکلتا ہے کہ قاری قرآن بوقت قرات کے السلام علیکم نہ کہے کیونکہ نبی صلعم نے انکو سلام نہیں کہا مگر بعد سکوت قاری کے صفحہ ۳۶۲ تو جواب سلام وقت قرات بالاولی منع ہوگا -

(خریدار ع ۳۱۰۴)

مولانا صاحب بتاریخ ۲۷ر فروری مدرسہ احمدیہ اور مچھلی شہر اور اہلحدیث کانفرنس علیگڈھ وغیرہ کے جلسہ کے لئے امرتسر سے روانہ ہوگئے (مینو)

(۲۸۵)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۲ فروری سے ۲۸ فروری تک جو خبریں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ زیر کمان انگریزی نائب امیر البحر درہ دانیال پر گولہ باری کر رہا ہے۔

ایک جرمن جنگی جہاز پرنز و لہلم نے بحر اوقیانوس میں پانچ تجارتی جہاز - پوٹارو - ہائیلینڈ - برے - ہمسفر - ستھا غرق کر دیے ہیں۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے جہاز کمیینک پر تارپیڈو پھینک کر اُس کو غرق کر دیا - ایک انجنیر ۲ خلاصی اور ایک گدھے والا ہلاک ہو گئے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ملک ناروے کے جہاز بیلرج پر تارپیڈو پھینکا جس پر ناروے میں سخت اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ساحلی جہاز ڈاؤن شائر کو جو ۳۰۰ ٹن وزن کا تھا غرق کر دیا۔

امریکن تجارتی جہاز ایولن جو نیو یارک سے جرمنی کو آرہا تھا ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

ایک مسلح انگریزی تجارتی جہاز کلن میکناٹن بحری طوفان میں غرق ہو گیا اُس میں بیس افسر اور ۲۶۰ آدمی تھے وہ بھی غرق ہو گئے۔

انگریزی سٹیمر اوکبائی کو بندرگاہ کی طرف کھینچ کر لایا جا رہا تھا کہ وہ غرق ہو گیا۔

انگریزی سٹیمر برکسم ایک سرنگ سے ٹکرا کر سخت مضروب ہو گیا ہے۔

انگریزی سٹیمر ڈیٹفورڈ پر ایک آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ بیس منٹ میں غرق ہو گیا۔

امریکن تجارتی جہاز ییب جس پر ۴۶ ہزار روئی کے گٹھے تھے جرمن ساحل کے قریب غرق ہو گیا۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی پر گولہ باری کی۔

ملک ناروے کا جہاز رگین سیلڈ جو بورڈو جا رہا تھا آبنائے دوور میں ڈبو دیا گیا۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے پھر زیبروگ پر بم پھینکے۔

جرمن ہوائی جہازوں نے کیلے پر بم پھینکے۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان پر بھی بم پھینکے مگر کچھ نقصان نہ ہوا۔

آسٹروی فوجوں نے جارحانہ کارروائی کر کے روسیوں کو علاقہ بکووینیا خالی کرنے پر مجبور کر دیا۔

بکووینیا کے صوبہ پر قابض ہو کر آسٹروی فوجیں صوبہ گلیشیا میں داخل ہو گئی ہیں - اور اُنہوں نے مقام اسٹانی سلاؤ پر قبضہ کر لیا ہے۔

مشرقی میدان جنگ جہاں روسیوں سے جرمن و آسٹروی فوجیں مصروف پیکار ہیں سات سو میل کے محاذ میں ہے۔

روسیوں نے مشرقی پرشیا (علاقہ جرمن) سے پسپا ہوتے وقت سخت نقصان اٹھایا۔

جرمن کہتے ہیں کہ روسی دسواں جیش پوری کا پورا تباہ ہو گیا ہے۔

لیکن روسیوں کے قول کے بموجب ان کا نقصان اتنا نہیں ہوا جتنا کہ جرمن بیان کرتے ہیں۔

مغربی میدان جنگ میں متحدہ افواج آہستہ آہستہ جرمن خندقوں پر قبضہ کر رہی ہیں قدم قدم پر لڑائی ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ اٹلی پندرہ روز تک میدان جنگ میں اُترنے والا ہے۔

جرمن والوں نے ریم پر پھر گولہ باری کی جس سے اُس جگہ کے مشہور گرجے میں بھی ایک گولہ جا گرا تھا۔

بلغاریہ کے وزیر جنگ نے موسم بہار میں عظیم جنگی مشق کے لئے اپنی پارلیمنٹ سے ۲۵ لاکھ پونڈ کی منظوری طلب کی ہے۔

مشرقی افریقہ میں بھی انگریزی فوجوں نے جرمن مشرقی افریقہ کے ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

اٹلی کے باشندے جنگ کی تائید میں مظاہرے کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ فرانس - انگلستان اور روس سے مل کر آسٹریا پر حملہ کر دیا جائے۔

پانڈیچری کی فرانسیسی گورنمنٹ نے اس جگہ کے ہندوستانیوں کو والنٹیر بن کر فرانس میں جانے کی اجازت دیدی ہے

وزیر فرانس نے ایک تقریر میں کہا کہ فرانس اپنے ساتھیوں کے پہلو بہ پہلو آخری دم تک لڑیگا

افسوس کہ ہندوستان کے مشہور پولیٹیکل لیڈر مسٹر گوکھلے فوت ہو گئے جس پر نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان اور جنوبی افریقہ میں بھی اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔

تین سکھوں نے انارکلی لاہور میں ایک سارجنٹ پولیس کو پستول مار کر ہلاک اور ایک سب انسپکٹر کو سخت زخمی کر دیا۔

لاہور میں گوال منڈی کے پاس ایک مکان میں پولیس نے پستول اور گولی بارود پکڑا۔

بھائی پرمانند ایم اے کو لاہور پولیس نے ۲۰ فروری کو گرفتار کر لیا - چند روز پیشتر اُن کی مؤلفہ تاریخ ہند بحکم گورنمنٹ ضبط ہو چکی ہے

لاہور اور اسکے مضافات سے متعدد ڈاکوؤں کے گرفتار ہونے کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔

کلکتہ میں بھی اسی قسم کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں اور گرفتار شدہ آدمیوں کے پاس سے اسلحہ برآمد ہو رہے ہیں۔

افواہ ہے کہ امریکن جہاز ایولن پر جو سرنگ سے ٹکرایا تھا امریکن سفیر متعینہ برلن بھی تھا جو ہلاک ہو گیا ہے اس لئے جرمنی کے خلاف امریکہ میں سخت جوش پھیل گیا ہے۔

لارڈ کریو وزیر ہند نے مسٹر کرشنا کی جگہ جنکی میعاد عنقریب ختم ہونے والی ہے سردار دلجیت سنگھ کو انڈیا کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔

قسطنطنیہ کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ ترکی پارلیمنٹ نے اُس قرضہ کو منظور کر لیا ہے جو حجاز ریلوے کیلئے طلب کیا گیا تھا۔

اخبار نیر ایسٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ اور سمرنا میں بالکل امن ہے بدامنی کی افواہیں سب غلط ہیں۔

مومیائی

۲۵/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ۔ دق ۔ دمہ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ۔ ان کے لئے اکسیر ہے ۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے ۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے ۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد و عورت بوڑھے ۔ بچے ۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آٹھ روپیہ ۔ ڈھائی روپیہ ۔ پاؤ بحساب دس روپے مع محصول ڈاک وغیرہ
غیر ممالک کے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب ... سے لکھتے ہیں ایک چھٹانک مومیائی بنام ... ذیل بہت جلد روانہ فرماویں ۔ واقعی آپ کی مومیائی از حد مفید ہے (۵ جنوری ۱۹۱۴ء)
جناب عبد الحق صاحب ... لکھتے ہیں ... چھٹانک مومیائی ... میں منگایا ... دونوں کو بہت فائدہ حاصل کیا ۔ اب دو چھٹانک ہمارے ... کے نام بھیج دیں (۲۰ جنوری ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ
بمعرفت ایڈیٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

ہر مسلمان مرد و عورت ۔ لڑکے ۔ لڑکی کو ان کا پڑھنا سننا نہایت ضروری ہے

قال اللہ ۔ اس رسالہ میں جملہ احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے ۔ ایک طرف آیات قرآنیہ اور دوسری طرف انکا نہایت سلیس اردو ترجمہ حقوق اللہ حقوق العباد ۔ روزانہ کا معیار دنیاوی ۔ اور طرز معاشرت کا بیان ۴/

قال الرسول ۔ احادیث صحیحہ نبویہ علیہ التحیۃ والسلام کا نہایت ضروری مفید اور کار آمد لب لباب ۔ ایک طرف اصل عبارت اور دوسری طرف اردو ترجمہ ۳/

اسلام کے عقاید ۔ سوال و جواب کے طور پر عقائد اسلامیہ کا ذکر ۱/

اسلام کی خوبیاں ۔ کلمہ ۔ نماز ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۱/

اسلام کی صداقت ۔ اسلام کی صداقت کا ثبوت عقلیہ و نقلیہ سے مخالفین اسلام کو خاموش کر دینے والا رسالہ ۱/

ولی کی پہچان ۔ جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق ۱/

تحریم الخمر والزنا ۔ واللواط والمعازف ۔ والعشق جس میں زنا شراب راگ اور عشق کے متعلق بیان ہے ۲/

محرم کی بدعتیں ۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی دلایل سے رد ۔ اخیر میں علمائے کرام کا فتوے ۱/

اصلاح المومنین ۔ انسان کی پیدائش کا مقصد ۔ اور اس کے فرائض ۔ کامیابی کا راستہ ۔ خدا کو راضی کرنے کی تدبیر وغیرہ کا بیان ۲/

اسلام کے حسنات ۔ علوم دینیہ ۔ تفسیر ۔ حدیث ۔ فقہ ۔ تصوف پر نظارہ ام

اصلاح النفوس ۔ اشد حبا للہ ۔ قلب سلیم ۔ استقامت پر دلچسپ بحث ۱/

اسلام کے نواہی ۔ منہیات اسلام کا مفصل بیان ۲/

اسلام کی حمایت ۔ اسلام قوم کس طرح کرنی چاہئے ۲/

گلدستہ فوائد ۔ انسان کے لئے کون کونسے شغل مفید اور کون کونسے مضر ہیں ۔ مسلمانوں کی قوم کا دوسری قوموں سے موازنہ ۳/

اسلام کا اتالیق ۔ نام ہی سے ظاہر ہے ۱/

تعلیم الحج ۔ حج کے تمام ارکان کا بیان ۱/

تعلیم الصیام ۔ روزہ کے متعلق جملہ احکام کا بیان ۱/

تعلیم الزکوٰۃ ۔ زکوٰۃ کے جملہ مسائل کا بیان ۱/

اصلاح البشر ۔ اس میں انسان کی گفتار ۔ رفتار ۔ عادات و اطوار وغیرہ کی اصلاح کے طریقے درج ہیں ۳/

اصلاح العاملین ۔ ترغیبات شیطانیہ و رسومات بدعیہ و شرکیہ مثلاً قبر پرستی ۔ پیر پرستی وغیرہ کی تردید ۳/

ملنے کا پتہ
منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاکخانہ چھیکال

اسلام اور علمائے فرنگ ۔ اسلام کی صداقت و عظمت پر یورپ میں ... فاضلوں اور مستشرقوں کی آراء کا مجموعہ

وہ وقت آگیا

جس کا نہایت بے صبری کے ساتھ انتظار تھا اگر آپ نے اب بھی اسلام کا حق ادا نہ کیا۔ تو کس دن کیجیے گا۔ سارے ہندوستان میں صحیفۃ القمر کی خوبی اور انوکھی باتوں کا غلغلہ پڑا ہوا ہے [illegible] بشارت و خوشخبری کا مجموعہ ہے۔ یہ اخلاق و فلسفہ کا معدن ہے۔ تو ادب لطیف اردوئے معلےٰ کا مخزن ہے۔

ملک کے مشاہیر علماء و نامور اہل قلم کے مضامین سے زینت عالم ہو کر نکلتا ہے۔

عوام و خواص دونوں کی دلچسپی کا ایک بہترین علمی مشغلہ ہے۔

نمونہ

کا پرچہ دو آنے کے ٹکٹ آنے پر ملیگا مفت نہیں سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عام مشتہری ۱۲ اور (ماہانہ آٹھ)

مینیجر صحیفۃ القمر دہلی

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تقابل ثلاثہ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ مع محصول صرف ۔ عہ

نبی نمبر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی کے حالات طیبہ ۔ ۴ر

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال۔ اور انگلستان کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے صرف ۔ ۴ر

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۳ر

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام ان حبوب کے استعمال سے کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کر کے علاوہ اس کے گاڑھا کرنے اور طاقت دینے میں لاثانی ہیں کوئی دوا نہیں قیمت عہ

طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جلق کی بے احتیاطی سے پیدا ہوئے ہوں ۱۰-۱۲ دن میں دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کا استعمال مختصر ہے۔ [illegible] حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے ۔ عہ

حبوب [illegible] ہر قسم یا دی کی خفی قسم کی جو [illegible] اکسیر ہے [illegible] جسم میں سرعت [illegible] بلا [illegible] پیدا ہوتا [illegible] کے علاوہ [illegible] دوا کی خارش [illegible] یہ دوا [illegible] دور ہو جاتی ہے [illegible] کہ خارش کیسی ہی ہو صرف [illegible] سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ ۸ر

مینیجر شفاخانہ [illegible] چوک گوجرانوالہ

پیرانِ [illegible] کے مجدد ۱۲/۱

یعنی حضرت مجدد الف ثانی [illegible] کے حالات و مکتوبات عزیز حقوق [illegible] ہے [illegible] ہو گیا [illegible] ہے لیکن جنکو جناب رسول مقبول کی [illegible] کی حقیقی زیارت نصیب ہوئی جنکو غیب سے [illegible] کی سواری کے لیے لوگ حرام غذا نہ کھاتے تھے جیسے نواب امیر علیخاں [illegible] کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج کے علاوہ دشمن کے دستہ میں آ گیا اور جنگ سے تائب ہو گیا جن کے دشمن جو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جنکو علم کو ہمیشہ غیب سے فیض ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم دنیا میں خود حضرت سرور کائنات نے نصیحت کر کے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ حج بیت اللہ گئے۔ تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی۔ جن کی مخالفت کرنے سے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے جنکو دیکھ کر [illegible] خواب دیکھ کر مسلمان ہوا۔ الغرض اس بزرگ کے حالات و کرامات لکھنے پڑھنے میں موثر کی کتاب قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دو روپے ۲ ر

ملنے کا پتہ صوفی بہاؤالدین گجرات

اخباری دُنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد۔ بے اعتدالی نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہر ہفتہ نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کیا گیا ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجیے۔ پہلے چندہ سالانہ تھا اب صرف عہ سالانہ ہے۔

منیجر اخبار عصر جدید۔ میرٹھ

اشتہار عام ۵/۱۰

ہماری دکان میں لونگی۔ بنگ سوتی۔ ریشمی و دیسی بادامی ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے۔ جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں اور دکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی

المشتہر

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان لدھیانہ ضلع [illegible]

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس امرتسر میں [illegible] نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری فاضل مالک نے شائع کیا۔

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے ...

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۱۹ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
رؤساء و جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداران سے "	سے
" ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی ۳ شلنگ	

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۲۵ ربیع الثانی و ۲ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۲ و ۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

جلسہ ندوۃ العلماء	۱
مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کا جلسہ	۲
قرأت خلف الامام	۲
جماعت اہلحدیث اور سراج الاخبار	۳
مضامین تحاسمیہ	۵
مذاکرہ علمیہ نمبر ۴ (زوجۂ مفقود الخبر)	۶
مذاکرہ علمیہ نمبر ۶	۷
وجود باری کا تصور	۱۰
نبوت اور خلافت عامہ	۱۱
عقد النحور فی وضع الایدی علی الصدور	۱۶
حضور نظام کا اسلامی احساس و ہمدردی	۲۰
کام کا ہمکو مسلمان بنا دے یا رب	۲۰
ورد و وظائف کی اہمیت	۲۰
کلمۃ الحق	۲۱
متفرقات	۲۵
انتخاب الاخبار	۲۶
اشتہارات	۲۷
	۲۸

جلسہ ندوۃ العلماء لکھنؤ

ندوہ کی بنیاد جس مقدس غرض کے لئے رکھی گئی تھی وہ یہ ہے کہ علماء اسلام جو ایک جگہ اور ایک کام میں شریک نہیں ہوتے اور الگ الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بناتے ہیں اُن کو کسی مشترک اسلامی کام میں جمع ہونے کا سلیقہ سکھایا جائے۔ اس غرض کے مخالف علماء نے ندوہ کی سخت مخالفت کی انکی مخالفت سے تو ندوہ کا کچھ نہ بگڑا تھا بلکہ ندوہ انکی مخالفت میں بھی پھلا پھولا۔ نقصان پہنچا تو ندوہ کو اندرونی اختلاف سے جس پر ندوہ زبان حال سے کہتا تھا ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

ندوہ کا سالانہ جلسہ ہونے والا ہے خدا کی شان یہی ندوہ ہے جس کے سالانہ جلسہ پر ہمنے امرتسر میں دیکھا کہ معاونان بڑی سرگرمی سے اس میں حصہ لیتے تھے۔ جلسے کرتے تھے۔ چندہ جمع کرتے تھے۔ ممبر بنتے تھے۔ غرض سب کچھ کرتے تھے۔ آج یہ حال ہے کہ وہی ندوہ کے معاون جن کے اہتمام سے ہزاروں روپیہ چندہ اور سیکڑوں لوگ شریک ہوتے تھے وہی معاون ایسے سرد مہر ہیں کہ تحریک تک نہیں کرتے۔ یہ انقلاب کیوں ہے؟ محض اختلاف اور یا بقول اُن کے جناب کی گڑبڑ اُن کو امداد سے مانع ہے۔

میرے کرم دوست مولوی غلام محمد صاحب شملوی سفیر ندوہ میرے پاس آئے اور معاونین کی سرد مہری کا ذکر کیا۔ میں تو اپنے اصلی اصول پر کاربند رہتا ہوں کہ مشترک کام میں ہم ایک ہیں۔ غلطی الگ چیز ہے کام الگ ہے۔ عوارض کی خرابی سے جوہر کی ذات میں خرابی نہیں آجاتی۔ اس لئے میں بھی

گلزار احمدی۔ معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت اصلی ہر سہ جلد للعہ رعایتی عہ۔ منیجر

مضبوط رار رکھتا ہوں کہ کسی جماعت کی ندوہ ہو یا کوئی انجمن ہو اُس کے ممبران کی غلطی سے قطع نظر کرکے اُس کو گرنے سے بچانا چاہیئے۔ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ میں اُن معاندین کے پاس خود گیا جنھوں نے سرد مہری دکھائی تھی اُن سے گفتگو کی اور اُن کو جلسے کی شرکت کی ترغیب دی۔ بعض نے اقرار کیا۔ بعض نے عذر۔

ندوہ کا کام چند آدمیوں کے مجموعہ کے ہاتھ میں ہے جو غلطی سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو صاحب ندوہ کی اصلاح چاہتے ہیں اُن کا فرض ہے کہ کسی رنج کی وجہ سے جلسہ کی شرکت نہ چھوڑیں بلکہ بنظر اصلاح ضرور شریک جلسہ ہوں اور موقع بموقع ممبران ندوہ کی غلطیوں کی اُن کو اطلاع دیں۔

سب سے بڑا اعتراض حُسن اتفاق سے ندوہ کو محاسب جناب بابو نظام الدین صاحب سوداگر چرم امرتسر ہی کے معززین میں سے ہیں۔ آپ نے کئی بار مجھ سے شکایت کی اور اب تک وہ اس شکایت پر بضد مُصر ہیں کہ باوجودیکہ میں محاسب بنایا گیا تھا مجھکو حساب خصوصاً عمارت کا حساب نہیں دکھایا گیا۔ اسی قسم کی اور بھی جو شکایات ہیں ندوہ کے جلسے میں طے ہونی چاہئیں۔

ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ اصلاحی کمیٹی بھی جو قوم کی نائب ہے اس موقع پر اپنے کام کا پروگرام بہت کچھ سوچ بچار کر تیار کریگی مگر یہ یاد رہے بقول ؎

از فراقت تلخ میگوئی سخن
ہرچہ خواہی کن ولے ایں یک مکن

علیحدگی اچھی نہیں ہوگی۔

کارپردازان ندوہ کو دل سے یہ مان لینا چاہیئے کہ معترضین کسی نفسانی غرض سے اعتراض نہیں کرتے بلکہ محض نیک نیتی سے معترض ہیں اس لئے اُن کے سمجھانے پر اُن کو پوری توجہ کرنی چاہیئے۔

آئندہ حوالہ خدا ؎

من آنچہ شرط وفا بود باتو ے گو یم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

مُسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن

کا اجلاس

مُسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کا اجلاس بدلتا بدلتا اب ۳-۴- اپریل تک پہنچا ہے۔ ہم پہلے ہی حیران تھے کہ ہندوستان میں دو بڑی علمی انجمنوں (ندوہ اور حمایت اسلام) کے جلسے انہی تاریخوں میں ہیں۔ تو لوگ کہاں کہاں جائینگے۔ ندوہ میں شریک ہونگے یا انجمن حمایت اسلام لاہور میں۔ اب یہ مژدہ سُنا کہ مُسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے قابلقدر سکرٹری نے ایسوسی ایشن مذکور کے اجلاس کی تاریخیں بھی ۳-۴- اپریل رکھی ہیں جن میں ندوہ اور حمایت اسلام کے جلسے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ ندوہ کا جلسہ بارونق ہوگا نہ حمایت اسلام کا۔ بلکہ نہ مُسلم یونیورسٹی کا۔ لوگ تو پہلے ہی کہتے تھے ؎

دل بکف آنفد فیلہ بیکے امام دو

اب تو اس تثلیث میں پھنسکر توحید کا مزہ بالکل ہی جاتا رہا۔ افسوس قومی کام کے ذمہ دار ہر طرف نظر نہیں ڈالتے جس کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو ہونا چاہیئے۔

قرأت خلف الامام

کسی دوست نے قرأت فاتحہ خلف الامام کا اختلاف حل کرنے کو لکھا تھا۔ اس کو جواب لکھا گیا اُس کی نقل درج اخبار کرکے ہدیۂ ناظرین بھی کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ طرز تحریر برعایت علم اصول جدید ہے ؎

نے پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سورت فاتحہ نماز میں واجب ہے۔ اس کی تقریر یوں ہے کہ اُن کے نزدیک آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ میں خدا تعالےٰ نے مطلق قرأت کا حکم کیا ہے۔ کسی خاص مقام کو معین نہیں کیا اور حدیث لا صلوٰۃ لمن لا یقرء بفاتحۃ الکتاب میں اگرچہ معین ہے۔ لیکن چونکہ قرآن مجید قطعی الثبوت ہے۔ اس لئے اس کو مقدم رکھکر اس حدیث کو تابع قرآن کرکے یوں کہیں گے کہ مطلق قرأت نماز میں فرض ہے اور سورہ فاتحہ واجب ہے (مستفاد از اصول شاشی)

واجب کے ترک کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ ناقص ہو جاتی ہے۔ اور سجدہ سہو کر لینے سے وہ نقص رفع ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ اگر مقتدی سے کوئی واجب ترک ہو جائے تو اُس پر سجدہ سہو لازم نہیں۔ اس لئے اگر مقتدی سورۃ فاتحہ کو ترک کردیوے تو اُس کی نماز ادا ہو جائیگی۔

یہ ہے اصل مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور اس کے سوائے جس قدر شدت کے فتوے ہیں وہ سب متاخرین کے ہیں۔

اس تقریر سے معلوم ہو گیا کہ امام صاحب کے نزدیک سورت فاتحہ کا پڑھنا منع نہیں ہے۔ بلکہ اُن کے نزدیک یہ امر ہے کہ نہ پڑھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مولوی عبدالحی صاحب مرحوم نے تعلیق ممجد میں تحقیق کیا ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر مقتدی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھ لیوے تو بھی جائز ہے اور نماز صحیح ہے۔ چنانچہ درمختار میں کہا ہے و تصحح فی الاصح یعنے اصح مذہب یہی ہے کہ مقتدی کے سورت فاتحہ پڑھنے سے اُس کی نماز صحیح ہوتی یعنی ناقص و فاسد نہیں ہوتی۔

اب اس تقریر کے مقابلے میں محدثین کی تقریر بھی سنئے۔ محدثینؒ کے نزدیک سورت فاتحہ امام و مقتدی اور اکیلے سب کو فرض ہے اور دلیل اس کی وہی حدیث صحیح بخاری ہے جو اوپر گزر چکی۔ اس کے مثبت فرضیت ہونے سے کسی کو انکار نہیں حنفیہ نے صرف معارض قرآن جان کر فرضیت سے انکار کیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کے فرض ہونے سے وہ بھی انکار نہ کرتے!

پس اگر ہم یہ تعارض رفع کردیں اور ثابت کردیں کہ آیت میں سورت فاتحہ کے متعلق حکم نہیں ہے۔ بلکہ سورت فاتحہ کے بعد کی قرأت کا حکم ہے تو آیت اور حدیث ہردو اپنی اپنی جگہ رہینگی اور تعارض رفع ہوجائیگا۔ اور حدیث سے سورت فاتحہ نماز میں فرض ثابت ہوجائیگی اور چونکہ مقتدی پرسے فرض ساقط نہیں ہوتا (ہدایہ) جیسے کہ سجدہ اور رکوع وغیرہ۔ اس لئے سورت فاتحہ بھی ساقط نہیں ہوگی۔

تقریر اس کی یوں ہے کہ آیت سورۂ مزمل تہجد کی نماز کے متعلق ہے اور تہجد کی نماز مشکل وقت کی نماز ہے۔ کبھی دن رات کے گھٹنے بڑھنے سے اور کبھی آدمی پر مختلف قسم کے حالات سفر مرض، نیند وغیرہ وارد ہونے سے۔ اس کے لئے قرأت کا ایک معین اندازہ ناممکن ہے۔ اس لئے تخفیف کی خاطر خدا تعالےٰ نے آسانی کردی کہ جو کچھ میسر ہوسکے وہی پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ یہ باتیں سورت مزمل کا دوسرا رکوع پڑھنے سے خودبخود صاف نظر آجاتی ہیں۔

اب سوچنا چاہیئے کہ خود آدمی مریض۔ خواہ سفر میں ہو، خواہ تھوڑا وقت لیکر اٹھے۔ خواہ گرمی کا موسم ہو۔ سورت فاتحہ کے پڑھنے کا کوئی بوجھ نہیں۔ کیونکہ یہ نہایت چھوٹی سی سورت ہے اور اس کے سوائے دوسری قرأت میں لمبائی اور چھوٹائی کا سوال ہوسکتا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ کا حکم سورت فاتحہ کے بعد کی قرأت کے لئے نازل کیا ہے کہ جتنی میسر ہوسکے پڑھ لیا کرو۔ اگر وقت لمبا ہے اور آدمی تندرست ہے تو زیادہ پڑھ لو اور اگر وقت تھوڑا ہے یا آدمی بیمار ہے یا سفر کے سبب زیادہ برداشت نہیں کرسکتا تو چھوٹی قرأت پڑھ لے لہذا اس حدیث سورت فاتحہ کا آیت قرآن سے تعارض نہ ہوا۔ حدیث فرضیت فاتحہ کے لئے کافی ہوئی اور آیت اپنی جگہ پر اسکے سوائے دوسری قرأت کیلئے رہی۔ واللہ اعلم۔

(خاکسار ابوالفدا ارسیالکوٹی)

جماعت اہلحدیث

اور

سراج الاخبار

سراج الاخبار جہلم جماعت اہلحدیث کا پرانا عنایت فرما ہے اس کے مضامین بغیر ذکر اہلحدیث کے بالکل روکھے اور پھیکے معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے کوئی نہ کوئی مضمون تراش ہی لیتا ہے کل میسر لما خلق لہ بالکل سچی حدیث ہے۔ اس کے ایڈیٹر مولانا مولوی فقیر محمد صاحب ایک مُسن بزرگ ہیں۔ گو عالم پیری میں اکثر قوی مائل بانحطاط ہوکر کمزور پڑ گئے ہیں۔ لیکن ماشاء اللہ اہلحدیث کے مقابلہ میں حرارت قلبی اور جوش دلی ایسا قوی ہے کہ مقیاس الحرارت نقطۂ اعتدال سے جانب افراط میں اوپر کو چڑھا ہوا ہے اس لئے آپ کو "پیر جوان ہمت" کہنا نازیبا نہیں ماہ جنوری کے وسط میں "انجمن اہل حدیث جہلم" کا جلسہ تھا۔ باوجودیکہ اس نواح میں جماعت اہلحدیث قلیل تعداد میں ہے۔ لیکن بفضل ایزدی جلسہ امید سے زیادہ رونق وکامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اور حاضرین کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی رہی۔ جلسہ کے ایسے نظارے پر سراج الاخبار میں چند سوالات طبع ہوئے ہیں جن کا جواب اہلحدیث سے طلب کیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض سوال تو مضحکہ خیز ہیں اور بعض تعجب انگیز۔ ان سوالات میں سب سے وزنی اور مشکل سوال جسپر کل سوالوں کی بنیاد ہے پہلا سوال ہے۔

جماعت اہلحدیث کثر اللہ سوادھم پر اس کا بوجھ ایسا بھاری سمجھا گیا ہوگا کہ وہ بچارے کبھی بھی اس سے سبکدوش نہیں ہوسکینگے۔ لہذا ہم اسپر کچھ لکھنا چاہتے ہیں:—

سوال اوّل۔ کیا رسول خدا نے اپنی حیات میں کوئی انجمن اہل قرآن کے نام سے مقرر فرمائی تھی جس کے اتباع میں "انجمن اہلحدیث" یعنی اشاعت حدیث کی انجمن مقرر کی گئی ہے۔ یا صحابہ کرام یا تابعین وتبع تابعین نے ہی کوئی انجمن اشاعت اسلام کے لئے مقرر کی تھی۔ جواب بحوالہ حدیث دینا چاہیئے۔

جواب:۔ سائل نے اپنا نام ظاہر کرنے کی بجائے اپنے آپ کو "ایک محقق حنفی" لکھا ہے۔ اس سے ہمیں دو امر معلوم ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ سائل کے نزدیک حنفی دو قسم کے ہیں۔ ایک محقق جن میں سے وہ خود ہیں۔ دوم غیر محقق۔ جن کی جانب ان کا میلان نہیں۔ الحمد للہ یہ متصور تو ہونے لگا کہ ایک شاخ حنفیت کی ایسی بھی ہے جو اندھا دھند کے حنفی ہیں۔ ایسے ہی ایک طائفہ کا قرآن مجید ذکر کرتا ہے۔

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (پ۱ بقر)	بعض اُن میں سے [illegible] ہیں جو کتاب (الٰہی) سے ناواقف ہیں۔ مگر کچھ سنی سنائی باتیں (یاد ہیں)

اور وہ صرف اٹکلیں کرتے ہیں۔"

صاحب ہم تو مدت سے پکار رہے ہیں کہ ائمہ مجتہدین کے مجتہدات کو تحقیق کے بعد تسلیم کرو۔ معیار کتاب وسنت پر رکھکر اور میزان قرآن وحدیث پر تول کر بیشک قبول کرلو۔ اور اسی کا نام ترک تقلید ہے۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے وصیت نامہ میں اسی کی تاکید کی ہے جس سے ہمکو مفت میں بدنام کیا گیا کہ یہ لوگ ائمہ اربعہ کی تقلید کو واجب نہیں جانتے تو اُن کے علم وتقوےٰ کے قائل نہیں۔ اُن کی بے ادبی کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ بہتانات ہمارے سر تھوپے گئے۔ خیر الحمد للہ کہ ہماری پکار بے اثر نہ گئی ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پردہ میں گل کے لاکھ جگر چاک ہوگئے

دوسرا امر جو ہمیں سائل کے وصف سے معلوم ہوا یہ ہے کہ سوال بصورت اعتراض کیا گیا ہے جس سے

(۳۹)

اُس کی یہ غرض ہے کہ جب آں حضرت صلعم نے اپنی جماعت صحابہ کا نام اہل قرآن نہیں رکھا تھا تو تم کیوں اہلحدیث کہلاتے ہو۔ جس کا نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ سائل کے نزدیک اگر یہ امر ثابت ہو جائے کہ آں حضرت صلعم نے اپنی جماعت کو اہل قرآن کہا ہے تو اہلحدیث بلاخوف تردید اپنے آپ کو اہلحدیث کہہ سکتے ہیں۔ باقی جس قدر نتائج اور تحقیقات اس سوال سے پیدا ہو سکتی ہیں وہ سب اس کی شاخیں ہیں۔ سوال کو بخوبی سمجھ لینے کے بعد اب جواب بھی سنئے

جناب! جس طرح علم شخصی دوسرے افراد سے متمیز کرنے کے لئے اور علم جنسی دوسری اجناس سے الگ کرنے کے لئے موضوع ہوتے ہیں۔ اسی طرح مذہبی حدود میں کسی دین کا نام جو بمنزلہ علم کے ہوتا ہے موضوع ہوتا ہے۔ پس آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا علم جو دوسرے دینوں سے تمیز کرائے اسلام ہے اور آیت وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا میں اسی امر کا بیان ہے۔ اسی طرح امت محمدیہ صلعم کا علم جو اُن کو دوسری اُمتوں سے متمیز کرے مسلم ہے۔ اور آیت هُوَ سَمّٰىكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَفِىۡ هٰذَا میں اسی کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ نبوت کے آخری دور یعنی عہد محمدی میں اصل اصول دستورالعمل قرآن شریف ہے اس لئے مسلمانوں کو قرآن شریف کی طرف مضاف کرنا اس امر کے لحاظ سے ہوگا کہ ان کا دستورالعمل قرآن پاک ہے۔ پس ان کو اہل قرآن کے لقب سے ملقب کرنا بالکل بجا اور درست ہوگا۔ یہ تو نکتہ کی بات ہے جو ہمنے آپ کو انگلیوں پر سمجھا دی۔ آئیے اس کو بھی قریب آپکو بتائیں کہ آں حضرت صلعم فداہ روحی نے اپنی امت مرحومہ کو اہل قرآن کے معزز لقب سے بھی یاد فرمایا ہے۔ ملاحظہ کیجئے حدیث وتر جسے حنفیہ کرام وجوب وتر کی دلیل میں پیش کیا کرتے ہیں۔

اوتروا یا اھل القرآن (بلوغ)	اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔

اُمید ہے اب تو آپ کا مطالبہ پورا ہو گیا ہوگا۔ کہ آں حضرت صلعم نے اپنی حیات طیبہ میں ایک انجمن (جماعت صحابہ) "اہل قرآن" مقرر کی تھی لہٰذا اب آپ کو اہلحدیث کے پیارے لقب سے چڑ نہ ہوگی اگر آپ نگاہ کو اس سے بھی اوپر لیجائیں۔ اور تنگ ظرفی نہ کریں تو ہم آپ کو کتاب اللہ میں بھی دکھا دیں کہ خدا تعالےٰ نے امم سابقہ میں سے بعض کو اُن کی مخصوص کتاب آسمانی کی طرف نسبت کیا ہے اُسکی وجہ بھی یہی ہے کہ اُن کا دستورالعمل و فارق بین الاغیار وہی کتاب تھی۔ سنئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلۡيَحۡكُمۡ اَهۡلُ الۡاِنۡجِيۡلِ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ (مائدہ)	"اہل انجیل کو چاہیئے کہ اس کے موافق فیصلہ کیا کریں جو خدا نے اس (انجیل) میں نازل کیا"

آئیے! اب آپ کو اسی رُخ کا نظارہ دوسرے پہلو سے بھی دکھائیں۔ قرآن شریف تو سب فرقوں کے نزدیک یکساں دستورالعمل اور مساوی حجت قطعی ہے۔ خود اس امت میں کئی فرقے نہیں۔ تو بالخصوص اہل قرآن کی طرف امتیازی نسبت کسی فرقے کو نہیں ہو سکتی۔ الا اس صورت میں کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح الفاظ قرآن کے سوائے سب کچھ کا انکار کر دے۔ اسی لئے قرآن کے بعد جس جس فرقے کا جو جو دستورالعمل تھا اور دوسرے فرقوں سے امتیازی طریق عمل تھا وہ اسی کی طرف منسوب ہوا۔ مثلاً حنفیوں نے اپنے امتیاز کی بنا امام ابوحنیفہ کے اصول و فروع پر رکھی اور دوسروں نے دوسروں کے کلیات و جزئیات پر۔ اسی طرح ایک طائفہ نے اس طوفان بے تمیزی میں قرآن کے بعد اپنا دستورالعمل حدیث نبوی کو بنایا اور اپنے اور دوسرے سب کے اصول و فروع۔ جزئیات و کلیات اور قواعد و ضوابط کو حدیث نبوی کے ماتحت کیا اگر موافق ہوئے تو تسلیم کیا ورنہ عذر کر دیا۔ ایسا نہیں کیا کہ قرآن شریف اور حدیث نبوی کو کسی خاص شخص کے فہم و رائے کے تابع و ماتحت کر دیں جو خود قرآن و حدیث کا محکوم و ماتحت ہو۔ پس اس طائفہ کا نام اہلحدیث اس طریق عمل کے رو سے ایک وصفی نام تھا جو فتنہ امت کے وقت منقول ہو کر اسکا علم ہو گیا۔ لہٰذا اب یہ دیکھنا پڑیگا کہ جس چال اور روش کو اس فرقے نے اختیار کئے رکھا اور اس کے سبب سے وہ دوسروں سے متمیز ہوئے وہ روش اختلاف و افتراق امت کے زمانے سے پیشتر معمول بھی تھی یا نہیں۔ اور قرن اوّل اور صدر اعلےٰ کے لوگ آں حضرت صلعم کے بعد کسی دوسرے کی شخصیت کو دین میں کہاں تک داخل کرتے تھے۔ اگر قرآن و حدیث کے سوائے کوئی دیگر شے حجت شرعی نہیں جانی جاتی تھی تو بس قصہ تمام شد، بالخیر شما بسلامت، اور اگر خیر القرون کے لوگ آنحضرت صلعم کے سوا کسی اور کی شخصیت کو دین میں داخل کرتے تھے تو بیشک اہلحدیث کا پیارا لقب و وصفی نام جدید سمجھا جائیگا۔ کتب بینی کی زحمت گوارا کرنے اور ورق گردانی کی مشقت برداشت کرنے سے پیشتر ذرا عہد صدیقی کے دستورالعمل کا ملاحظہ کر لیجئے۔ امید ہے کہ آپ کی تکلیف کم ہو جائیگی

اچھا آئیے آپ کو یہی بات ایک دوسرے طریق پر بتائیں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جہمیہ وغیرہ فرقوں کے مقابلہ میں ایک گروہ کا نام اہل سنت بھی تھا۔ یہ کس اعتبار سے تھا؟ اسی اعتبار کے لحاظ سے تھا یا نہیں کہ جن مسائل میں یہ فرقے ایسی ایسی رائے رکھتے ہیں اُن مسائل میں ہم سنت نبوی کے پابند ہیں۔ ان میں سے بعض مذاہب امام صاحب کی موجودگی میں مروّج تھے پھر اہل سنت کی تمیز اسم اہل سنت سے کیگئی۔ اور امام صاحب کی طرف نسبت کر کے حنفی کے نام سے نہ کی گئی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اگر اس کی وجہ آپ سمجھ گئے تو یقین جانئے کہ آپ بھی حنفیت کی نسبت سے اپنی تمیز نہ کرائیں گے بلکہ اپنے تئیں حدیث و سنت نبوی کی طرف منسوب کر کے ممتاز بنیں گے اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ!

(خاکسار ابو الفدا سیالکوٹی)

ایڈیٹر۔ مولوی صاحب کی قوت استدلالیہ مسلّم ہے۔ امید ہے بہت سے احباب کو اس سے فائدہ ہوگا۔ میں اس مسئلہ کو اور طرز سے ذکر کرنا چاہتا

ahmadimuslim.de

ہوں جو طلبا، خصوصاً منطقی اہل علم کے لئے قابل توجہ ہے۔ میں ہمیشہ اس مسئلہ کے متعلق حیران رہتا ہوں کہ اہل علم خصوصاً اہل منطق اس مسئلہ میں علم معقول و اصول سے کام نہیں لیتے۔

بقاعدہ علم مناظرہ مناسب ہے کہ پہلے اپنا مدعا ثابت کریں اس کے بعد معارضات کو دفع کریں۔

آیت قرآنی فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ بالاجماع نماز کے حق میں اُتری ہے۔ اب تنقیح طلب امر صرف یہ ہے کہ آیت موصوفہ میں لفظ مَا بقاعدہ علم اصول کیا ہے۔ عام ہے۔ مطلق ہے یا مجمل۔

عام نہیں۔ کیونکہ عام ہونے کی صورت میں لازم آتا ہے کہ جس شخص کو جتنا قرآن شریف یاد ہو سب کا پڑھنا اس پر فرض ہو۔ اس لئے عام کا حکم شمول ہے جمیع افراد کو۔ صاحب نور الانوار کا یہ عذر کرنا کہ تمام ما تیسر کا فرض ہونا تیسیر کے خلاف ہے اس لئے ما کا پڑھنا فرض نہیں ہوگا۔ ایک معنی سے ہمارے دعوے کی تائید ہے کہ عام نہیں۔ عام مان کر یہ توجیہ کرنا گویا عام کی تعریف اور حکم جدید تجویز کرنا ہے جو ہرگز جائز نہیں۔ حیرانی ہے۔ کہ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ عام کا شمول اپنے افراد کو قطعی ہوتا ہے۔ کجا یہ کہ ما تیسر میں لفظ ما عام تو ہے مگر سب افراد کو شامل نہیں یا للعجب۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ما کا لفظ مطلق ہے مگر بقاعدہ علم اصول یہ صورت بھی جائز نہیں کیونکہ مطلق کا حکم یہ ہے کہ الاتیان بای فرد کان ایتاء بالماموربہ یعنی مطلق کے جس فرد پر عمل کیا جائے وہ ماموربہ کا فرد ہوتا ہے۔ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ جس طرح سورۃ کوثر پڑھنے والا فرض ادا کرتا ہے۔ سورۃ بقرہ پڑھنے والا بھی فرض ہی کا ادا کرنے والا سمجھا جائے۔ مگر فقہاء کا مذہب اس کے برخلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں فرض قرأت صرف تین آیات ہیں باقی سنت یا مستحب۔ حالانکہ مطلق کا حکم یہ تھا کہ جو فرد بھی ادا کرے وہ ماموربہ ہو۔ ثابت ہوا کہ لفظ ما مطلق بھی نہیں۔

تیسرا احتمال یہ ہے کہ لفظ ما مجمل ہے۔ یہ احتمال صحیح ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ مجمل کی تعریف ہے جس میں ازدحام معانی کا ہو۔ اور اس کا حکم ہے رجوع الی المتکلم۔ یعنی متکلم اس کی تشریح اور تفسیر کرکے کھول دے۔ آیت موصوفہ میں بحیثیت افراد مختلفہ ازدحام معانی تھا کہ ایک آیت فرض ہے یا دو یا تین یا چار وغیرہ۔ یا کون سی سورت فرض ہو۔ فاتحہ یا بقر۔ والعصر یا کوثر وغیرہ۔ تو ان سب افراد میں سے متکلم نے تعیین کرنے کو فرمایا۔

لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب

(یعنی سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے)

اس حدیث سے آیت موصوفہ کا بیان ہوگیا اور اس اجمال کی تفسیر کافی ہوگی جہاں تک علم اصول رہنمائی کرتا ہے اس تقریر پر کوئی اعتراض معقول نہیں ہو سکتا کسی صاحب کو ہو تو مہربانی سے ہمیں مطلع فرماویں بڑی خوشی سے ان کی تحریر کو مذاکرہ علمیہ میں لیکر شائع کر دینگے۔

آیت کی اس تفسیر پر ہمیں تو اصل مسئلہ پر ایک اعتراض عام طور پر کیا جاتا ہے جو بڑا زبردست ہے وہ یہ ہے اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا (قرآن جب پڑھا جائے تو سنو اور چپ رہو) اس آیت نے بنص قطعی حکم دیا ہے کہ قرآن کے پڑھے جانے کے وقت چپ رہنا اور سننا چاہئے اور یہ حکم عام ہے نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔ اس کا جواب عوام کے مقابلہ میں تو مشکل ہوگا مگر خواص اہل علم خصوصاً منطق دان علماء کے سامنے بالکل آسان ہے۔ یہاں تک آسان ہے کہ میرا وہم ہے کہ کوئی منطقی عالم اس آیت کو اس مطلب کے لئے پیش ہی نہیں کر سکتا۔

جناب! اذا کلیہ نہیں مہملہ ہے وہی تلازم الجزئیۃ فلا تکون کبرے لانعکاس

کیونکہ اذا مہملہ ہے کلیہ نہیں۔ اس لئے اس میں عموم نہیں۔ عموم کلما میں ہوتا ہے اذا میں نہیں۔ تو ثابت ہوا کہ آیت موصوفہ اِذَا قُرِئَ میں وہ زور نہیں جو معارضین نے سمجھ رکھا ہے فاندفع

ما اوردہ قد بقی بعد خبایا فی الزوایا

ہم جانتے ہیں کہ ہمارے اس جواب پر بعض اعتراض ابھی ہیں۔ چونکہ ہم نے معترضین کو اظہار خیالات کی اجازت دی ہے کہ علم معقول و اصول سے نفس مسئلہ پر کچھ لکھینگے تو شائع کیا جائیگا۔ اس لئے ہم اپنے ذہنی اعتراضات بھی انہی کے لئے چھوڑتے ہیں (وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ)۔

مضامین قاسمیہ

(از مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی)

طعام ہنود قال اللہ اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ ربیع الاول سنہ رواں میں جناب حکیم محبوب الرحمن صاحب کی تحریر طعام ہنود کی بابت دیکھی۔ آں جناب نے علماء کرام کا ذکر کرتے ہوئے اس ہیچمدان کا نام بھی لیا ہے۔ اس لئے اپنی ناقص تحقیق کو مختصر الفاظ میں قلمبند کر دیتا ہوں۔ ہنود کے آب و طعام کی نسبت خاکسار کی رائے سابق میں یہ تھی کہ ان کے ہاتھ کا کھانا کھا لینا اور پانی پی لینا جائز ہے بدلیل حدیث کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیہ مشرکہ دعوت قبول فرما کر طعام نوش کیا۔ اور ایک بار ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے پانی لیکر خود نوش کیا اور تمام صحابہ کرام کو پلایا۔ لیکن ہنود کے خانگی حالات اور ان کی عدم صفائی اور ناپاکی کا کثرت سے مشاہدہ اور تجربہ کے بعد سابق رائے بدلنی پڑی اور آیت مذکورہ کا یہ مطلب سمجھ میں آیا کہ ان کا باطن ہی نہیں بلکہ ظاہر بھی نجس رہتا ہے خواہ وہ اپنے خیال میں بہت صفائی و احتیاط کریں۔

اس لئے میں تو ان کی دوکان سے کھانے پینے کی چیز خرید کر کھانے کو بھی روا نہیں سمجھتا۔ چہ جائیکہ ان کی دعوت قبول کیجائے۔

بنارس کے حلوائیوں کا حال بہت دیکھا کہ حاجت ضروریہ کو گئے اور ایک چھوٹے سے پُروے (برتن) میں دو تین چلو پانی بھر لیئے۔ اس سے آبدست کرکے

۲۹۳

اپنی میلی لنگوٹی (چھوٹی دھوتی مثل لنگوٹ) میں ہاتھ پونچھتے ہوئے واپس آئے اور مٹھائی میں ہاتھ ڈالکر لڈو بنانے لگتے ہیں۔

بھلا بتلائیے کہ جب نہ تو مقام خاص کی صفائی ہوئی اور نہ ہاتھوں کی۔ تو کیا اس سین کو دیکھکر آپکا کھایا ہوا کھانا بھی باہر نہ آجائیگا؟ میرے خیال میں تو ان کے کھانے پینے کی چیزوں سے بہت پرہیز کرنا چاہیئے۔

مدرسہ میاں صاحب اخبار اہل حدیث ۱۴ صفر میں اپنے مکرم دوست مولوی عبد الحمید صاحب حیدر آبادی کی تحریر دلپذیر بابت مدرسہ جناب شیخنا و شیخ الکل حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی پڑھی مجھے ان کی رائے سے پورا اتفاق ہے۔ بلکہ مدرسہ مذکورہ کو ہندوستان کے فن حدیث و دیگر علوم کی یونی ورسٹی (دار العلوم) بنانا چاہیئے۔ اور جو طلباء اس سے فارغ ہو کر نکلیں ان کو علاوہ سند دینے کے خاص القاب بھی (مقرر کر کے) دیئے جائیں مثلاً اول درجہ میں کامیاب ہونے والوں کو شمس الافاضل دوسرے درجہ والوں کو قمر الافاضل۔ تیسرے والوں کو نجم الافاضل وغیرہ۔ اور اس کا انتظام اہلحدیث کانفرنس کرے تاکہ یہ مدرسہ حضرت مرحوم کی زندہ یادگار رہے۔

تاریخ نبوی اخبار اہلحدیث میں اس کی اشاعت کی بابت متعدد تحریریں دیکھیں۔ میں بھی اپنا خیال ظاہر کر دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ مولانا الحاج ابو محمد ابراہیم صاحب نے عرصہ ہوا یہ کتاب اپنے پرچہ الہادی میں سلسلہ وار شائع کی تھی جو تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ اور اب تک ان سے قیمتاً ملتی ہے اس لئے جن حضرات نے اس کو دوبارہ بذریعہ اخبار اہلحدیث شائع کرنیکی رائے دی ہے میں ان کی رائے سے متفق نہیں میرے خیال میں مناسب یہ ہے کہ اس کی بجائے تاریخ اہلحدیث جو عرصہ سے لکھی جا رہی ہے اور آنکھیں اس کی منتظر ہیں اس کا جو ورقہ اخبار اہلحدیث میں شائع ہونا چاہیئے۔ اور جن حضرات کو تاریخ نبوی دیکھنے کا شوق ہو وہ مولوی صاحب موصوف سے قیمتاً منگوا کر دیکھیں۔ آئندہ اختیار

محراب مسجد اخبار اہلحدیث ۱۴ صفر میں مولوی محمد اسرائیل کرچوئی نے علماء کرام سے چند سوالات بابت محراب مروجہ فی زماننا کئے ہیں ان میں اس عاجز کا نام بھی لیا ہے۔ اس لئے اپنی بساط کے مطابق جواب عرض کرتا ہوں۔ واضح ہو کہ اقتراب الساعۃ میں جو روایت ابن مسعودؓ کی طبرانی سے منقول ہے کہ "مسجد کی محرابیں آراستہ کی جائینگی" اس میں محراب سے مراد جائے عبادت ہے جیسے قرآن مجید میں حضرت زکریا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ آیا ہے۔ نہ محراب مروجہ فی زماننا کیونکہ اس کا احداث ولید کی امارت میں ہوا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے عہد میں مساجد میں محراب نہ تھی جیسا کہ علامہ سمہودی نے وفاء الوفاء میں صاف طور سے لکھدیا ہے اور علامہ سیوطی نے تو اس کے بدعت ہونے میں خاص ایک کتاب ہی لکھ ماری ہے افسوس کہ وہ ہندوستان میں نہیں ملتی۔

جواب دریافت اثر اخبار اہلحدیث مورخہ ۸ جنوری میں ایک صاحب نے اثر حضرت علیؓ الا انبئکم برجل من کو فتکم هذه یکنی بالي حنفیة الخ کا پتہ دریافت کیا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ اولاً محدثین کا اتفاق ہے کہ ائمہ کی تعریف و فضائل میں جس قدر احادیث و آثار مشہور ہیں وہ سب موضوع ہیں۔ ثانیاً محدثین نے حدیث موضوع کے پہچاننے کے جو وسائل ذکر کئے ہیں ان کو ملحوظ رکھنے کے بعد اثر مذکور کے موضوع ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ غلط حدیثوں اور جھوٹے آثار کو ائمہ کی تعریف اور فضائل کا مدار مقرر کرنا ریت کی زمین پر دیوار کھڑی کرنی ہے جس سے ان کی شان بجائے ارفع ہونے کے ادنے ہو جاتی ہے حالانکہ ان کے حالات و مناقب خود ان کے مضامین پر کافی روشنی ڈالتے ہیں يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ؀

جواب دریافت حدیث ۱۲ فروری کے اخبار اہل حدیث میں ایک صاحب نے حدیث مرفوع من رأنی فقد رأی الحق اور دوسری روایت من رأنی فی المنام فقد رأنی کی بابت دریافت کیا ہے کہ ان کا مطلب کیا ہے اور یہ کس کتاب کی روایت ہے؟ اور کیسی ہے؟ سو واضح ہو کہ ہر دو روایات صحیح بخاری و مسلم کی ہیں۔ اور دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ پہلی بالکل مختصر ہے۔ دوسری اس سے مفصل۔ تیسری ایک اور روایت میں فسیرانی فی الیقظة زیادہ آیا ہے یہ بھی صحیحین کی ہے اور ہر دو سے زیادہ مشرح۔

مطلب ہر ایک کا یہ ہے کہ جو شخص خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اسنے مثل بیداری کے آپکو دیکھا۔ سبحان اللہ جل جلالہ؀

دعا کیجئے مولوی مخدوم شریف صاحب نے اپنی اہلیہ کی مغفرت کے لئے جن لوگوں سے دعا کی درخواست بذریعہ اخبار اہلحدیث کی ہے ان میں میرا نام بھی ہے۔ اس لئے میں ان کو مطلع کرتا ہوں کہ میں نے بہت خلوص سے دعا کی ہے کہ خدا متوفیہ کو بخشے اور آپ اور کل متعلقین کو توفیق صبر دے۔ آمین؀

مذاکرہ علمیہ نمبر ۴ مورخہ ۲۱ صفر متعلق زوجہ مفقود الخبر میری تحقیق میں مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا خیال کہ حضرت عمرؓ کا فتوے زوجۂ مفقود کے بارے میں چار سال انتظار کرنے کے بعد چار ماہ دس یوم عدۃ گزار کر نکاح اقتصادی تھا نہ دائمی، بالکل صحیح ہے۔ اس لئے کہ مسئلہ کوئی شرعی نہ تھا بلکہ سیاسی تھا۔ جو لوگ امور سیاست میں مذاق رکھتے ہیں اور حضرت عمرؓ کے دماغ کو امور سیاست میں اوج کمال پر مانتے ہیں۔ وہ سب سے پہلے اس پر صاد کرینگے۔ اور حضرت عمرؓ کا یہی حکم فقط کوئی سیاسی نہ تھا بلکہ اور بھی بہت سے احکام جو آج کل شرعی بن گئے ہیں درحقیقت سیاسی اور اقتصادی تھے۔ نہ دائمی۔ لیکن مولانا ممدوح کی

ahmadimuslim.de

یہ رائے کہ مفقود کی زوجہ کو اُس کے مطالبہ کے وقت فسخ کا حکم دیا جائے اور انتظار کی کوئی خاص میعاد مقرر نہ ہو۔ مجھے اس کے ساتھ ابھی اتفاق نہیں ہے لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا

اس لئے کہ شریعت میں کل اس جیسی متفرق صورتوں مثلاً طلاق وخلع وموت زوج وغیرہ میں نکاح ثانی کے لئے ایک خاص میعاد مقرر کی گئی ہے جسے عدت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ مفقود کی زوجہ کیلئے بھی ایک خاص میعاد کی ضرورت ہے کہ وہ اُس وقت تک انتظار کرے۔ وہ میرے نزدیک شل لقطہ وغیرہ کے ایک سال مناسب ہے جیسے حضرت سعید بن مسیبؓ کا حکم مفقود فی الصف کی زوجہ کیلئے ایک سال کا ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے تتربص امرائتہ سنۃ یا امام مالک کا فتویٰ مفقود فی الفتن کی زوجہ کے لئے ایک سال کا ہے جیسا کہ عینی (شرح بخاری) میں منقول ہے وروی ابن القاسم عن مالك فی المفقود فی قتال المسلمین انه لا یضرب لامرائته سنة ثم تتزوج (ج ۲۲ ص ۵۸) یعنی مفقود فی الفتن کی بی بی ایک سال انتظار کر کے نکاح کرلے۔ اسی طرح ہر مفقود کی زوجہ ایک سال انتظار کر کے اپنا نکاح کرلے۔ غرض کچھ نہ کچھ تربص ضروری ہے۔ مولانا کی باقی تحریر سے مجھے پورا اتفاق ہے دیکھوں اور حضرات اسپر کیا گل افشانیاں فرماتے ہیں۔ فقط (محمد ابو القاسم عفی عنہ خموش بنارسی)۔

ازمولوی عبداللہ صاحب بانکی پوری

امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو مدت تجویز فرمائی ہے خاکسار کے نزدیک وہی قرین صواب ہے۔ حنفیہ کے افراط اور مدت ایلاء کی تفریط کے بین بین واقع ہے خیر الامور اوسطها افراط عورت کے حق میں مضر اور تفریط شوہر کے حق میں مخل ہے۔ ہاں اگر کسی دلیل قوی تشفی بخش سے مفتی کو معلوم ہوجائے کہ مرد عورت سے تعلق رکھنے کی نیت یا اُس کے ادائے حقوق کی قابلیت نہیں رکھتا ہے اور عورت بھی تفریق کی مدعی ہو تو بوجہ مجبوری وہ عورت ایسے مرد کی زوجیت سے علیحدہ کردیجائیگی۔

ازمولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری

مقیم دہلی

اس مذاکرہ کی بابت خاکسار کا مضمون اوائل ربیع الاول میں ارسال ہوچکا۔ افسوس کہ وہ دفتر اہلحدیث میں گم ہوگیا۔ اُس کے بعد تین مضامین مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری ومولوی حکیم سجاد حسین صاحب ومولوی حکیم ابوداؤد صاحب کے ہمارے گم شدہ مضمون کے موافق نکلے جس سے ہمکو بہت مسرت ہوئی۔ چونکہ یہ مضامین کافی معلوم ہوتے ہیں اس لئے اب زیادہ خامہ فرسائی کی ضرورت نہیں ہرسہ مضامین خصوصاً مولوی ابوداؤد صاحب کے مضمون میں خوب تحقیق سے کام لیا گیا ہے جزاهم الله

مذاکرہ علمیہ نمبر ۶

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول)

ازمولوی عبیداللہ ولد مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری

بابت آیت کریمہ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا الخ

اس آیہ کریمہ کی نسبت جو سوال پیش کیا گیا ہے وہ اس بنا پر ہے کہ ان کو مصدریہ ناصبہ قرار دیا جائے جیساکہ اس مذاکرہ کو پیش کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے (ترکیب نحوی کے بموجب ان لا تشرکوا مفعول ہے حَرَّمَ کا اور یہ مرکب ہے بمعنی عدم الشرک کیونکہ اس میں ان مصدریہ داخل ہے لا تشرکوا پر ان مصدریہ اپنے مدخول کو ساتھ لیکر مصدری معنے ہوتا ہے اہلحدیث ص ۵ جلد ۱۲)

لیکن جبکہ ہم اس ان کو مثل أَنْ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ کے ان مفسرہ قرار دیں جیسا فراء کا مذہب مختار ہے تو یہ اشکال پیش نہیں آتا۔ اس لئے کہ اس صورت میں ان لا تشرکوا حرم کا مفعول نہیں بنتا بلکہ اُس کا مفسر ہوجاتا ہے۔ اور ان تفسیریہ کے لئے جو شرط ہے وہ یہاں موجود ہے وہ حرم ہے جو معناً قول ہے اور لا تشرکوا کی نون بوجہ لائے نہی کے گری ہے نہ ان ناصبہ کے سبب سے۔

اب اشکال اگر رہجاتا ہے تو یہ کہ حرم کی تفسیر ان لا تشرکوا ٹھیر اسکتا ہے یا اور جس قدر نواہی اس آیت کریمہ میں ہیں وہ سب حرم کی تفسیر قرار دی جاسکتی ہیں لیکن جملہ وبالوالدین احسانا حرم کی تفسیر نہیں ہوسکتا۔

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ بالوالدین احسانا کا عطف تعالوا پر ہے نہ ان لا تشرکوا پر۔ اسلئے یہ حرم کی تفسیر نہیں ہے بلکہ تعالوا امر ہے اسی پر دوسرا امر احسنوا بالوالدین احسانا عطف کیا گیا۔ آیہ کریمہ کا ترجمہ یوں ہوا:۔

دیکھو کہ آؤ پڑھوں یعنی بیان کروں اُس چیز کو جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہے یعنی یہ کہ تم اُس کا شریک کسی چیز کو نہ ٹھیراؤ اور دیکھو کہ سلوک کرو اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنا"

لیکن اگر ہم اس ان کو مصدریہ ناصبہ قرار دیں تو اس کے پہلے لام حرف جر محذوف رہیگا۔ اور حرف جر کا ان اور ان کے پہلے محذوف ہونا اطرادی اور اکثری ہے جیسا کہ شرح جامی وغیرہ میں مذکور ہے اب آیت کریمہ کا ترجمہ اس طرح ہوگا:۔

"کہو آؤ میں پڑھوں اُس چیز کو جو خدا نے تم پر حرام کی ہے تاکہ تم اُس کا کسیکو شریک نہ ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو"

اس ان ناصبہ مصدریہ قرار دینے کی بنا پر ایک ترکیب

لہ یہ تو ہوا مگر ترکیب کیا ہوئی؟ شرح یا تفسیر کا حکم میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے مفسر کی جگہ لے سکے۔ اس اصول سے ان لا تشرکوا کو ما کا صلہ ہونا چاہیے۔ پس تقدیر کلام یوں ہوگی اتل ما ان لا تشرکوا به شيئا؟ دھوکا تو نہیں (اڈیٹر)

(۲۹۵)

اور بھی ہے وہ یہ کہ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ تک جملہ ختم ہو گیا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا الگ جملہ ہے۔ اس ترکیب پر معنے یوں ہوا۔

"سنو کہ آؤ پڑھوں میں تم پر وہ چیز جو خدا نے حرام کی ہے۔ تم پر لازم ہے کہ تم اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو الخ واللہ اعلم"

از مولوی منیر خان صاحب مرزاپوری

(مدرس مدرسہ مدینورہ بنارس)

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔

اس آیت کریمہ کی توضیح چند طور پر ہو سکتی ہے جس سے کہ بظاہر جو شبہات ہیں اُن کا ازالہ بخوبی ہو جاتا ہے:

اولاً تحریم از باب تفعیل ہے اور باب تفعیل کی خاصیات متعدد ہیں منجملہ اُن کے تصییر ہے۔ یعنی کر دینا کسی چیز کو صاحب ماخذ۔ لہذا احرم بمعنے جعلہ ذا حرمۃ ہو گا اور حرمت کے معنی لغت میں ہے آنچہ شکستن آں روا نباشد کذا فی الصراح ومنتھی الادب پس اس بنا پر معنی مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ جس کی نگہداشت اللہ نے تمہارے ذمہ کر دیا ہے، ہو گا۔ اور مفعول حَرَّمَ کا ضمیر محذوف ہو گی کیونکہ جملہ حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ، مَا اسم موصول کا صلہ واقع ہے اور صلہ میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو کہ موصول کی طرف راجع ہو لیکن ضمیر مفعول کا حذف جائز ہے لہذا حَرَّمَ سے بھی ضمیر مفعول محذوف ہے اور جملہ ان لا تشرکوا، ما حرم ربکم کی تفسیر واقع ہے۔ میری اس توضیح سے ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے حرم بمعنی اوجب لیا ہے اُس کی شاید توضیح یہی ہو گی!

ثانیاً کتب نحو سے ثابت ہے کہ بعد اَن مصدریہ لا زائد آیا کرتا ہے۔ شرح جامی میں مثال دی ہے قولہ تعالیٰ مَا مَنَعَکَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ ای ان تسجد، اس عبارت سے ظاہر ہے کہ ان لا تسجد میں لَا زائد ہے کیونکہ بعد آن مصدریہ واقع ہے۔ ایسا ہی ان لا تشرکوا میں لا زائد ہو گا؛

ثالثاً۔ جملہ ان لا تشرکوا بواسطہ آن، ما حرم ربکم علیکم کی تفسیر واقع ہے۔ اور اگر یہ شبہ ہو کہ جملہ ان لا تشرکوا میں بعض معطوفات وبالوالدین احسانا امر بھی ہے لہذا تفسیر ما حرم ربکم علیکم کی کیونکر واقع ہو گا۔ اسلئے کہ اوامر نواہی کے ضد اور عکس ہوتے ہیں اور نواہی محرمات کی تفسیر ہو سکتی ہے اوامر نہیں کیونکہ اوامر سے مطلوب فعل ہوتا ہے ترک نہیں۔ اور نواہی اور محرمات سے مقصود ترک ہوتا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ امر بالشئے مستلزم ہے نہی ضد شے کو یعنی اگر کسی چیز کے کرنے کا حکم دیا جائے تو اس حکم سے یہ ضرور سمجھا جائیگا کہ ترک اس کا ممنوع ہے۔ لہذا امر التزاماً نہی کو شامل ہے۔ پس جملہ بالوالدین احسانا بعد ان لا تشرکوا بمعنے لا تسیئوا ہو گا۔ اور یہ تفسیر تحریم بصورت نہی میں مبالغہ ہے لہذا خداوند تعالے نے بصورت نہی تفسیر فرمائی ہے۔

رابعاً۔ اتل ما حرم ربکم علیکم پر کلام تمام ہو کر منقطع ہو گیا بعد کو ان لا تشرکوا سے دوسرا جملہ شروع ہے ان لا تشرکوا بواسطہ آن مصدریہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدا رخبر محذوف یا خبر مبتدا محذوف کا ہو گا۔

بعض احتمالات اور بھی ممکن ہیں۔ امید ہے۔ علمائے کرام توجہ فرما کر ناظرین کو مستفیض کرینگے!

از مولوی سید عبد اللہ صاحب بانکی پور

اس آیت میں آن مفسرہ لینا خوب ہی ہے سے معنے صحیح بے تکلف حاصل ہوتا ہے آن کا مفسر معنے قول ہوتا ہے اور وہ اتل یہاں موجود ہے اس صورت میں آیہ شریفہ کا معنے یہ ہو گا۔

کہدو (اے نبی علیہ السلام) آؤ میں تمکو محرمات وممنوعات خداوندی بتلاؤں یعنی یہ تعلیم کروں کہ تم لوگ شرک نہ کرو۔ اور ماں باپ کی خدمت کرو وغیرہ؛

جیسا نَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ میں ناد یناہ مفسر اور یا ابراھیم اس کی تفسیر واقع ہے۔ اور اسی طرح اِذْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اُمِّكَ مَا یُوْحٰی مفسر اور اقذفیہ اُس کی تفسیر ہے۔ ممکن ہے کہ آن مصدریہ ہو اور ما حرم ربکم یعنی تحریم شرک واسارت والدین وغیرہ مبدل منہ اور ان کے نتائج ولوازمات* (عدم الشرک اور احسان بالوالدین وغیرہ جو مدخولات آن مصدریہ ہیں) بدل الاشتمال قرار دئے جاویں۔ اس تقدیر پر معنے یہ ہو گا۔

آؤ میں تمکو شرک واساءت والدین وغیرہ اخلاق رذیلہ کی حرمت بتا کر عدم الشرک (توحید) واحسان بالوالدین وغیرہ اخلاق جمیلہ کی تعلیم کروں؛

از مولوی ابو المجد عبد الصمد صاحب ندوی از لکھنؤ

اس آیت پاک میں آن کے اندر دو احتمال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ آن مفسرہ ہو۔ دوسرا یہ کہ آن ناصبہ مصدریہ ہو۔ دونوں احتمال پر غور کر کے اگر قاعدہ نحوی سے دیکھا جائے تو کسی احتمال میں اَلَّا تُشْرِکُوْا، حَرَّمَ کا مفعول نہیں ہو سکتا پس انشاء اللہ تعالے ذیل میں دونوں احتمال کی واضح طریقہ سے تفسیر کرونگا۔ اور بقاعدہ نحوی اس بات کو ثابت کر دکھا دونگا کہ الا تشرکوا بہ کو حرم کا مفعول قرار دینا ایک صریحی دھوکہ اور مغالطہ ہے[1]۔ میں پہلے اس جگہ اس احتمال کو نقل کرتا ہوں جس میں آن مصدریہ ہونے کے باوجود

* کیونکہ ضروریہ مطلقہ کو مطلقہ عامہ لازم ہے۔

[1] ایسے سخت لفظ نہیں بولنے چاہئیں۔ مذاکرات اسی لئے جاری کئے گئے ہیں تو بولنے اور لکھنے میں سلف صالحین کا طریق سکھایا جائے۔ ہمکو زمانہ کی روش پسند نہیں۔ بلکہ سلف صالحین کی روش پسند ہے (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

یہ حکم نہیں لگایا جا سکتا کہ الا تشرکوا حَرَّمَ کا مفعول ہے کیونکہ محل اَنْ تین حالتوں سے خالی نہوگا یا وہ منصوب بعلیکم علے سبیل الاغرا ہوگا یا منصوب علے سبیل البدلیت (ما خبریہ سے ہوگا) یا بتقدیر لام مجرور علے سبیل الجا ہوگا۔ یا مرفوع علے سبیل الرفع ہوگا جس وقت کہ منصوب بعلیکم علے سبیل الاغرا ہوگا اُس وقت عبارت اُتْلُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تُشْرِكُوا بِہٖ ہوگی اور جس وقت کہ منصوب علے سبیل البدلیت (ما خبریہ سے) ہوگا تو عبارت اُتْلُ اَلَّا تُشْرِكُوا بِہٖ ہوگی اور جس وقت مجرور علی سبیل الجر بتقدیر لام ہوگا اُس وقت عبارت اُتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ لِاَنْ لَا تُشْرِكُوا بِہٖ ہوگی۔ اور جب مرفوع علے سبیل الرفع ہوگا تو عبارت اَلْمَتْلُوُّ اَلَّا تُشْرِكُوا بِہٖ ہوگی۔ اب میں اُن مفسرہ کے احتمال کو نقل کرتا ہوں۔ اس پاک آیت کا استفہامیہ لفظ حَرَّمَ کا کا منصوب ہے اور جملہ ما حرم ربکم فعل اُتْلُ کا مفعول ہے چونکہ وہ معنے میں اُتْلُ اَیَّ شَیْءٍ حَرَّمَ رَبُّكُمْ کے ہے اور علیکم جار مجرور سے ملکر فعل اُتْلُ کے متعلق ہوگا لہذا صورت مذکور میں عبارت قُلْ تَعَالَوْا اُتْلُ اَیَّ شَیْءٍ حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ فهي اَلَّا تُشْرِكُوا بِہٖ شَيْئًا ہوگی۔ اگر ہم اس کو تسلیم بھی کرلیں کہ الا تشرکوا حَرَّمَ کا مفعول ہے تو بھی کسی قسم کی خرابی اور فتور آیت کریمہ کے نظم معانی میں نہ آئیگا۔ آیہ کریمہ میں لَا زائد ہوگا اس میں کوئی حرج نہیں ہے چونکہ کلام عرب میں اکثر حروف زائد آتے ہیں۔ جناب کو اس کی بہت سی مثالیں ملینگی لَا زائدہ ہونے کی صورت میں آیہ کی ترکیب نحوی یہ ہوگی الا تشرکوا بہ بدل ہو جائیگا اُس ضمیر محذوف کا جو ما خبریہ کی طرف لوٹتی ہے اور ضمیر محذوف حَرَّمَ کا مفعول ہوگی۔ صورت مذکور میں عبارت یہ ہوگی اتل ما حرمہ ربکم علیکم ان تشرکوا بہ شیئا ؎

؎ لا کے زائد ماننے سے ساری آیت کی شکل حل نہوگی وبالوالدین احسانا۔ ای حرم علیکم احسانا بالوالدین دھوکا نہ کھا ئیے (ایڈیٹر)

از مولوی محمود صاحب بنارسی

بیشک ایسے مذاکروں کا جاری ہونا اہل علم کے لئے خصوصًا اور عام لوگوں کے لئے عمومًا بہت مفید ہے۔ اہل علم کی نظریں ہمیشہ ایسے امور پر رہینگی جن سے علم کی اور ترقی ہوگی۔ اور عام لوگونکو علم قرآن و حدیث کے نکات معلوم ہوتے رہینگے۔ جس سے اس کی عظمت بڑھیگی۔ ۱۹ ربیع الاول کے مذاکرہ کے متعلق میری بھی کچھ عرض ہے ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

وہ یہ کہ آیت حَرَّمَ کی نسبت جو اکثر مفسروں کی یہ رائے ہے کہ لَا زائد ہے ان لا تشرکوا میں! اور اس کے آگے لَا مستتر ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ٹھیک نہیں ہے اس لئے کہ قرآن شریف حشو و زوائد سے مبرا ہے اور فصیح زبان میں ہے اس لئے نہ زائد مان سکتے ہیں نہ پوشیدہ۔ بلکہ جو کچھ اس آیت میں ذکر ہے سب صحیح ہے۔ پس میں مختصر سا بتلا کر ناظرین سے رخصت ہوتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس آیت قُلْ تَعَالَوْا اُتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ میں حَرَّمَ بمعنے اَمَرَ کے ہے۔ مطلب یہ کہ اُن باتوں کو پڑھوں جنکا حکم تمکو تمہارے پروردگار نے دیا ہے (مولینا ثناء اللہ صاحب نے اپنی دونوں تفاسیر (عربی اور اردو) میں یہی لکھا ہے)

بعض کہتے ہیں کہ حرم ربکم سے جملہ ختم ہے۔ اور علیکم سے علیحدہ جملہ چلتا ہے جیسے علیکم السلام یا بعض استفہام مراد لیتے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ نہیں سب ڈھکوسلا ہے۔ قرآن شریف ان سب سے مبرا ہے۔

اب آئیے ایک ایسی بات بتاؤں جو سب سے اصح و اعلے درجہ کی ہے جسکو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح البخاری شریف میں فرمایا ہے کہ حَرَّمَ عربی لفظ ہے اور اس کے معنے حرام کے (جو مقابل ہے حلال کا) نہیں ہیں۔ بلکہ یہ لفظ حرم ایک قبیلہ عرب میں وجب کے معنے میں بولا جاتا ہے اور یہاں (یعنی اس آیت حَرَّمَ میں) اللہ عز و جل نے اس قبیلہ کے مستعمل لفظ حرم کو استعمال کیا ہے جو کہ ہر حیثیت سے صحیح ہے۔

ناظرین! اب بھی کسی قسم کا شک ہوگا۔ بعض لوگ لغت کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تو وہ بھی سُن لیں۔ کہ لغت میں بھی بتلایا ہے کہ حرم بمعنی وجب کے آتا ہے (ملاحظہ ہو صراح وغیرہ)

پس اب خود فیصلہ کر لیجئے کہ کون صحیح ہے۔ اور کس کی رائے صائب ہے۔

میرے ناقص خیال میں دو باتیں صحیح معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو حرم بمعنے امر کے یہاں مستعمل ہے دوسرے حرم بمعنے وجب کے یہاں مستعمل ہے اور یہی سب سے زیادہ صحیح ہے بلکہ اصح ہے۔ باقی مفسروں کی اور رائیں اس کے متعلق جو ہیں وہ سب ضعیف ہیں اور ایک قسم کا نقص ہے جس سے کلام اللہ مبرا ہے۔ پس آیت شریف کا ترجمہ یوں ہوگا:۔

تو یہ کہدے (اے نبی علیہ السلام) آؤ میں بتلاؤں جو اللہ نے تمکو حکم کیا ہے (یا جو اللہ نے تم پر واجب کیا ہے) یہ کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل نہ کرو الخ پوری آیت کا ترجمہ کر جائیے جو کہ بالکل صحیح ہوگا اور ایک فصاحت معلوم ہوگی۔

(خاکسار ابو المسعود محمود عفے عنہ واعظ اہلحدیث کانفرنس خلف مولانا محمد سعید مرحوم بنارسی)

از بزرگوار مولوی گل محمد صاحب

(از گدنہ ضلع مظفر گڈھ)

اس آیت شریفہ میں جو مشکل ہے اس طرح حل ہوگی کہ لفظ علیکم کو جار مجرور نہ بنایا جاوے بلکہ اسما افعال ناصبہ سے قرار دیا جاوے اور ان لا تشرکوا بہ شیئا مع توابع منصوب اُسکا بنایا جاوے حرم ربکم کا مفعول بخلاف ما محذوف قرار دیا جاوے تقدیر عبارت آیت موصوفہ یوں ہونی چاہیے۔ قل تعالوا اتل کلمات اللہ التی حرم ربکم خلافہا وھی علیکم ان لا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین

(۲۹۷)

احساناً۔ باقی رہا یہ سوال کہ حرم ربکم کا مفعول خلاف منشا کیوں نکالا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ علیکم لزوم پر دلالت کرتا ہے۔ اور لازم کا خلاف حرام ہے

ایڈیٹر۔ اس توجیہ سے معنے آیت کے بنیں یا نہ بنیں مگر قرآن نیا بنگیا +

از مولوی احمد ملتانی طالب علم مقیم دھلی

ترکیب نحوی کے بموجب الا تشرکوا مفعول ہے حرم کا۔ تو گیا معنے ہوا کہ تم پر خدا نے شرک نکرنا حرام کیا ہے (اعاذنا اللہ منہ)

جواب:۔ اتل جواب ہے امر (قل) کا۔ ما موصولہ محل نصب میں ہے۔ یعنی موصول با صلہ اتل کا مفعول ہے۔ حرم کا مفعول ضمیر محذوف ہے جو ما موصولہ کی طرف راجع ہے اور علیکم، حرم کے متعلق ہے نہ اتل کے کیونکہ یہاں مطلق تحریم کا بیان کرنا مقصود نہیں ہے اور جملہ ان لا تشرکوا بہ شیئاً میں چار احتمال ہیں۔

اول یہ کہ فعل تلاوت کی تفسیر ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی اتل ما حرم علیکم ربکم بلفظ ھو لا تشرکوا بہ شیئاً اس کی پانچ شرطیں ہیں۔ اس سے پہلے جملہ ہو۔ اس کے بعد جملہ ہو۔ پہلے جملہ میں معنی کا قول ہو اس میں صریح قول نہو۔ ان پر حرف جار نہو جیسے کتبت الیہ ان لا تفعل۔ وَنَادَیْنَاہُ اَنْ یَا اِبْرَاھِیْمَ یعنے کتبت الیہ شیئاً ھو لا تفعل ونادیناہ بلفظ ھو یا ابراھیم۔ اگر ان پانچ شرطوں میں سے کوئی شرط فوت ہوجائے تو وہاں ان تفسیریہ نہیں آسکتا۔ جیسے وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ ذکرت عندک عسجداً ان ذھبا۔ وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا۔ قلت لہ ان افعل۔ کتبت الیہ بان افعل۔

دوم یہ کہ جملہ مذکورہ بہ تاویل مصدر یہ ما (موصولہ) سے بدل ہے اور لا زیادہ ہے اور باقی جملے معنی میں معطوف ہیں نہ لفظاً مثلاً جملہ وبالوالدین احساناً میں ماں باپ کے ساتھ احسان کرنیکا حکم دینا چاہتا ہے کہ عدم احسان حرام ہو جو حقیقتاً معطوف ہے لیکن عدم احسان کی حرمت سے مقصود احسان کا وجوب تھا اس لیے امر کی صورت میں بیان کیا گیا نہ نہی کی صورت میں۔ اسی طرح مابعد کو قیاس کریں۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ جملہ مذکورہ ان لا تشرکوا بہ شیئاً میں یہی تقریر کیجائے اور لا کو زیادہ قرار نہ دیا جائے تو ممکن ہے۔

سوم یہ کہ جملہ مذکورہ بہ تاویل مصدر مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی المحرم علیکم ان لا تشرکوا بہ شیئاً اور باقی جملے معنی معطوف ہیں کما مر۔

چہارم یہ کہ جملہ مذکورہ مع مابعد بہ تقدیر فعل علیکم یا الزموا مفعول ہے اور منصوب علی الاغراء ہے!

پس معنے صحیح (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ادھر آؤ میں تمکو وہ چیزیں پڑھکر سناؤں جو تمھارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں (وہ) یہ کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو۔" اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ۔

ایڈیٹر۔ اس راقم کا مضمون محض اسکی حوصلہ افزائی کے لئے درج ہوا ہے۔ آئندہ کو سوچ سمجھکر لکھا کرو شاباش زندہ باش۔ بارہا لکھا گیا ہے اور اب بھی لکھا جاتا ہے کہ مذاکرات کو نووی کی شرح یا ابن جریر کی تفسیر نہ بنایا کریں بلکہ اپنا پسندیدہ قول لکھکر اس کو مدلل کر دیا کریں۔ اپنا دعوے مدلل کر چکنے کے بعد ابطال نقیض کا اختیار ہے۔ یہ ٹھیک نہیں کہ جملہ شقوں کو لیکر یوں ہے یاں ہے کہنے لگیں۔

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ۔ قیمت مع محصول صرف عمر الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید۔ امر

وجود باری کا تصوّر

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

وجود باری کا تصور کیوں مشکل ہے ناظرین وجود باری کا تصور مشکل سے مشکل اور آسان سے آسان ہے شاید آپ میرے اس خیال سے متعجب ہوں کہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شے آسان بھی ہو اور مشکل بھی۔ مگر میں اس کی مثال دیتا ہوں وہ یہ کہ آفتاب بہایت روشن ہے لیکن اس کی روشنی بھی نگاہ کو اسپر ٹھیرنے نہیں دیتی خفاش اسکے دیکھنے سے بالکل عاجز ہے۔ عقل انسانی کی بھی حالت خدا کے ساتھ خفاش اور آفتاب سی ہے۔ حواس خمسہ سے انسان کا ادراک شروع ہوتا ہے وہ لامسہ، شامہ، ذائقہ، سامعہ اور باصرہ سے اشیاء کا احساس کرتا ہے۔ شروع صرف حس کا سہارا پکڑنا پڑتا ہے جب تک کوئی مادی شے سامنے موجود نہو ادراک اپنا کام نہیں کرتا۔ پھر رفتہ رفتہ استعداد ترقی کرلیتا ہے کہ مادی شے کی صورت متخیلہ قائم ہوجاتی ہے۔ یہ مادہ سے تجرد کا پہلا درجہ ہے۔ پھر اس جزئیات سے کلیات کی طرف جاتا ہے۔ اور کلیات اگرچہ مادہ سے الگ ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ کلیات جزئیات سے پیدا ہوتے ہیں اور جزئیات صرف بذریعہ حواس خمسہ، اس لئے حواس کا توسط پھر بھی باقی رہتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ حواس کا توسط فطرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور تمام عمر باقی رہتا ہے۔ اس واسطے کسی شے کا تعلق پیدا کرنا جو محض مجرد ہو اور حس کے ادراک میں حواس ذرا بھی کام نہ کریں محالات سے ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ انسان خدا کا تصور بہت مشکل سے کرسکتا ہے کیونکہ خدا مجرد ہی نہیں بلکہ مجرد محض ہے جس کو حواس سے ذرا بھی سروکار نہیں۔ ہاں صاحب نظر اس بات کی کوشش کریں کہ ادراک کو حواس سے الگ کریں اور صرف ایسی اشیاء کا تصور کریں جو مادہ سے بری ہیں۔ مثلاً کلیات۔ عقول روح وغیرہ وغیرہ کا

فتاوی بیوگان اور ذبح ... (۳۹۰)

تو ان معقولات کی ممارست اور مزاولت سے رفتہ رفتہ ممکن ہے کہ وہ یہ حالت پیدا کر لیں کہ مجرد محض کا تصور امکان کی حد میں آ جائے اور پھر ترقی کرتے کرتے اس کا یقین کامل بھی حاصل ہو جائے۔

جزئیات اور کلیات میں ایک فرق بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جزئیات بدلتے رہتے ہیں اور اس سے ان کا علم بھی متغیر ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ہمارے روبرو بیٹھا ہے۔ اگرچہ ہم نہیں دیکھتے مگر اس کے بدن کے اجزا ہر وقت فنا ہو رہے ہیں اور ان کی جگہ نئے اجزا چڑھ رہے ہیں اسی کو بدل ما یتحلل سے فلاسفر تعبیر کرتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ جزئیات کا علم مستقل اور پائدار علم نہیں ہو سکتا۔ برخلاف اس کے کلیات میں تغیر اور انقلاب نہیں ہوتا۔ زید۔ بکر۔ عمر کی انقلابی حالت سے نفس انسان میں کوئی فرق نہیں آتا اور اس طرح جو چیز مادہ سے جس قدر بری ہوگی وہ اسی قدر انقلاب سے بری ہوگی جس سے اسکا ادراک بھی متغیر اور متبدل سے بری ہوگا اور اس بناء پر کلیات کا علم جزئیات سے اعلےٰ و اکمل ہے۔

بیان متذکرہ بالا سے یہ اچھی طرح آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ خدا کا ادراک جس قدر انسان کو ہو سکتا ہے وہ بھی انہی لوگوں سے وابستہ ہو سکتا ہے جنہوں نے محسوسات سے ترقی کرتے کرتے اس سے نکل کر محض معقولات سے اسقدر کام لیا ہو کہ کسی اشیاء کے تصور کرنے میں انکو مادہ اور حواس سے کام نہ لینا پڑتا ہو۔

(عبد المجید مسجد ستی غازیپور)

نبوت اور خلافت عامہ

یہ مضمون انجمن اہلحدیث جہلم کے عام جلسہ منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ جنوری ۱۹۱۵ء میں سنانے کے لئے لکھا تھا لیکن اس کو سنانے سے قبل تین طویل تقریریں کرنے سے خاکسار کا گلا بیٹھ گیا اور یہ مضمون سنا نہ سکا۔ لہذا اب بذریعہ اخبار ہدیہ ناظرین ہے۔

(ابو الفداء سیالکوٹی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ

اہلحدیث کانفرنس

میں

اہلحدیث ڈبل

خاکسار ایڈیٹر مجبوری اور ضروری کام کے لئے ۲۷ فروری سے ۲۰ مارچ تک سفر کرنے پر مجبور ہوا۔ اسی میں مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ بمقام سیتا مڑھی ہے۔ اور اسی میں اہل حدیث کانفرنس کا۔ یہ بھی دل سے نہ چاہا کہ اس مشغولی میں ناظرین کی حق تلفی ہو اس لئے ڈبل نمبر ۱۲-اور ۱۹ مارچ کا پرچہ بھیجا جاتا ہے اہلحدیث کوئی ملکی اخبار نہیں بلکہ مذہبی پرچہ ہے۔ اس لئے اس کی ڈبلنگی میں وہ بے لطفی نہیں جو ملکی اخباروں میں خبروں کے نہ ہونے سے ہوتی ہے اس مجبوری اور قومی کار ضروری کی وجہ سے امید ہے ناظرین معذور تصور فرماویں گے۔

(ابو الوفاء)

انسان کمالات انسانیہ کے حاصل کرنے اور خدا تعالیٰ کی صفات کمال اور اس کی عبادت کے طریق اور اس کی رضا و ناراضگی کے اسباب معلوم کرنے اور نظام وجود میں قانون عدالت کے مقرر کرنے میں تعلیم آسمانی کا ایسا محتاج ہے کہ بغیر رسول برحق اور نبی صادق کی تعلیم کے اس کو کوئی راہ نہیں مل سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر مستقل بولی والی امت میں اُن کی زبان کا رسول پیدا کیا جس نے اُن کو امور مذکورہ کی ہدایت کر کے صلاح معاش و صلاح معاد کا صحیح طریق بتایا۔ چنانچہ فرمایا:-

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (پ۱۴ نحل)	یعنے ہر امت میں ایک رسول پیدا کیا کہ اللہ (واحد) کی عبادت کرو اور طاغوت (غیر خدا) سے پرہیز کرو۔

نیز فرمایا:-

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ (پ۱۱ یونس)	ہر امت کے لئے ایک رسول ہوا ہے۔

نیز فرمایا:-

وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (پ۲۲ فاطر)	کوئی امت ایسی نہیں ہوئی کہ اسمیں ایک ڈرانیوالا نہ ہو گزرا ہو۔

نیز فرمایا:-

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (پ۱۳ ابراہیم)	یعنے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسکی قوم کی زبان میں تاکہ ان کو (احکام الٰہی) واضح کر کے بتائے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم روئے زمین کے جملہ مذاہب کے لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کے حقانی ہونے کی یہ صورت بتاتے ہیں کہ وہ ربانی ہیں۔ اور نیز یہ کہ ہر مذہب و ملت میں خدا تعالیٰ کی عبادت اور اعمال صالحہ کے کرنے اور بدکاریوں اور ظلم سے بچے رہنے کی تعلیم ضرور پائی جاتی ہے۔

پیغمبر برحق کے بعد درازی زمانہ کے سبب توحید کے ساتھ شرک مل گیا اور لوگوں نے اپنے عہد کے رسول برحق کی تعلیم و ہدایات کو چھوڑ کر بدعات اختیار کر لیں حتے کہ بعد کی نسلوں میں دین کی صورت مسخ ہو گئی۔ پس تجدید دین اور محو بدعات کے لئے شریعت کی تکمیل تک سلسلہ نبوت جاری رکھنا مناسب تھا چنانچہ فرمایا:-

(۲۹۹)

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا (یونس پ ۱۱)	سب لوگ ایک ہی امت تھے پھر انہوں نے اختلاف (شروع) کر دیا۔

نیز فرمایا:-

وَقَالَ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (پ ۲ بقرہ)	سب لوگ ایک ہی امت تھے (انہوں نے اختلاف کیا) تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بشارت سنانے اور ڈر سنانے والے کر کے بھیجا اور اُن کے ساتھ کتاب برحق بھی نازل کی کہ وہ ان امور میں جن میں لوگوں نے اختلاف کیا فیصلہ کرے اور اختلاف کیا تو اُن ہی لوگوں نے کیا جن کو وہ کتاب ملی تھی (اور وہ بھی آپس کی سرکشی کی راہ سے (کیا)۔ (باوجود) روشن دلائل آچکنے کے بعد۔ پس خدا نے اُن لوگوں کو جو ایمان لے

آئے وہ حق جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اپنے حکم سے سمجھا دیا۔

اس آیت میں سلسلۂ نبوت کے جاری رکھنے کی وجہ یہ بیان ہوئی ہے۔ نبی برحق کے بعد اس کی امت نے دین حق میں اختلاف کیا تو اُس اختلاف کو مٹانے کے لئے دوسرا نبی برپا کیا حتے کہ آخری نبی سب اختلافات کو مٹانے والا آیا۔ چنانچہ فرمایا:-

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ (نحل پ ۱۴)	(اے پیغمبر) ہم نے (خاص کر) تیری طرف اس لئے کتاب نازل

کی ہے کہ تو اُن لوگوں کو وہ امر واضح کر کے بتا دے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

دوسری وجہ سلسلۂ نبوت کے اجراء کی یہ ہے کہ دنیا کا تمدن ناقص رہنے اور لوگوں کے باہمی ربط و ضبط کے نہ ہو سکنے اور دور دراز جگہوں کی آمد و رفت کی صعوبت کے سبب ایک نبی کی دعوت دنیا کے تمام علاقوں کے لئے کافی نہیں تھی اسلئے خدا تعالےٰ نے ہر امت میں ایک نبی مبعوث کیا جیسا کہ شروع مضمون میں گزر چکا کہ ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔

تیسری وجہ جس سے سلسلۂ نبوت کا جاری رکھنا ضروری تھا یہ ہے کہ جب دنیا کا تمدن کمال کو پہنچا اور دور دست علاقوں کے باہمی میل جول کی صورت نہیں بنی تو ظاہر ہے کہ کوئی ایک زبان ایسی مقرر نہیں ہو سکتی جس میں وہ سب اپنے خیالات کا تبادلہ کریں۔ پس جس علاقہ میں کوئی نبی بپا کیا جائے اُس کی زبان دوسری زبان والوں کے لئے نصاب تبلیغ نہیں ہو سکتی اور وہ احکام الٰہی کی تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ اسی لئے فرمایا کہ ہر امت میں اُن کی تفہیم کے لئے اُن کی اپنی زبان کا رسول بھیجا۔

چوتھی وجہ سلسلۂ نبوت کے اجراء کی یہ ہے کہ ہر نبی کے عہد میں اُس کی قوم نے انکار و تکذیب میں ایسی ضد کی کہ وہ نبی کے سامنے ہلاک کر دی گئی۔ مثلاً قوم نوح و ہود علیہما السلام۔ یا وہ فرمانبرداری و اطاعت میں ایسے قاصر رہے کہ اُن پر پوری شریعت کا بوجھ رکھنا مناسب نہ ہوا۔ لہذا تکمیل شریعت کی صورت نہ بن سکی۔ مثلاً قوم موسےٰ و عیسےٰ علیہما السلام۔ کہ پہلی قوم اطاعت میں قاصر رہی اور دوسری میں بہ سبب اُن کے ضعف کے امور سیاست کی تکمیل نہ ہو سکی۔

یہ سلسلۂ نبوت جاری رہا حتے کہ سید المرسلین خاتم النبیین کی مبارک آمد سے سب ضرورتیں پوری ہو گئیں اور باب نبوت من کل الوجوہ مسدود کر دیا گیا۔ چنانچہ تکمیل شریعت کی نسبت فرمایا:-

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي (مائدہ پ ۶)	آج (اس عہد محمدی میں) ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

یہ آیت عرفات کے میدان میں بروز جمعہ حج کے موقع پر نازل ہوئی جس کے بعد آپ کچھ کم تین مہینے اس دنیا میں رہے۔ اور دین کو ہر طرح سے کامل و مکمل کر کے رخصت ہوئے۔ اب آج تک آپ کے بعد کوئی ایسا امر جزوی یا کلی پیش نہیں آیا۔ جس کا حکم تفصیلی یا اصولی قرآن مجید یا آپ کی سنت مطہرہ میں نہ مل سکے۔ اور نہ زمانہ آئندہ میں پیش آئیگا۔ کیا تدین کیا تمدن۔ کیا تہذیب نفس اخلاق کیا تدبیر منزل و سیاست ملکی کیا عبادات و حقوق خدا کیا معاملات و حقوق بندگان غرض ہر امر میں خدا کی پاک کتاب قرآن مجید اور اُس کے نبی برحق کی سنت مطہرہ ہمارے لئے کافی رہبر ہیں۔ انہی دونوں کے بھروسے پر ہم نہایت استغنا سے کہہ سکتے ہیں ؎

قرآن و حدیث تجھکو بس ہے
کچھ اور کی ناحق تجھے ہوس ہے

اسی طرح حفاظت قرآن کی نسبت جس پر حفاظت شریعت اور بوقت اختلاف حق کے واضح اور ثابت رہنے کی بنیاد ہے فرمایا:-

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (پ ۱۴ حجر)	ہم ہی نے اس ذکر (قرآن) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے حافظ

ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اس کے نزول سے آج تک برابر ہر زمانہ میں بے شمار حفاظ بڈھے، جوان اور بچے، مرد و عورت، امیر و غریب، لکھے پڑھے، عالم و فاضل اور ان پڑھ، غرض ہر طرح کے لوگ اور ہر طبقے کے اشخاص ہوتے چلے آئے ہیں جنکو قرآن شریف نوک زبان اور برقرار رہا ہے۔ اور ہم نہایت پُر زور دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں سوائے قرآن شریف کے کوئی ایسی کتاب نہیں جو اول الی آخرہ لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً باعراب و حرکات مقررہ محفوظ و مضبوط ہو۔ اور اپنے زمانہ نزول سے سینکڑوں برس بعد تک اپنی اصلی حالت پر قائم رہی ہو۔ لہذا اگر اس امت محمدیہ

ahmadimuslim.de

میں کسی قسم کا اختلاف پڑے تو اُس اختلاف سے بچنے کے لئے اور حق بات کے تحقیق کرنے کے لئے ہر وقت قرآن کریم کی طرف رجوع ہو سکتا ہے لطف یہ کہ حفاظت قرآن کے ساتھ خدا تعالےٰ نے اس دین متین کے ارکان کو بھی بطریق تعامل برابر محفوظ رکھا ہے۔ اس کے ارکان پر ہر زمانے میں عمل ہوتا چلا آیا ہے جس سے کسی طرح سے دین میں خلل پڑنے کا اندیشہ باقی نہیں رہا۔ کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ حج اور زکوٰۃ کی نسبت کوئی ایسا زمانہ نہیں پایا گیا کہ یہ دنیا سے متروک ہو گئے ہوں۔ ہر ملک ہر شہر ہر قصبے میں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہے انکی تعمیل جاری ہے۔ برخلاف دیگر مذاہب کے کہ اُن کے ارکان عملاً محفوظ نہیں رہے اور اب جو کچھ بھی اُن کی صورت ہے وہ بالکل مسخ شدہ ہے۔ اصل کو نقل اور سنت کو بدعت سے تمیز کرنا نہایت دشوار بلکہ ناممکن ہو گیا ہے۔ بیشک جو دین یا رسم عملاً متروک ہو جائے تھوڑے عرصہ تک اُس کا نابود ہو جانا بعید نہیں۔

اس موقع پر میں اس بات کے اظہار سے نہیں رہ سکتا کہ آں حضرت صلعم کی ہر علمی سنت مطہرہ کے لئے ضروری ہے کہ اُسے علمی طور پر کر کے دکھلایا جائے تاکہ وہ زندہ رہے۔ اور متروک ہوتے ہوتے مردہ نہ ہو جائے۔ گو لوگ اس سے بوجہ ناواقفی کے منع کریں۔ اور ہدف ملامت بنا دیں

اب میں پھر اپنے اصل مضمون پر آتا ہوں کہ ہم آں حضرت صلعم کے عہد سعادت سے دنیا کے تمدن اور لوگوں کے میل جول اور مختلف ممالک میں ذرائع سفر کے متعلق عظیم انقلاب پاتے ہیں۔ اسلامی زمانے سے فتوحات کا سلسلہ بھی نئی صورت میں شروع ہوا۔ جس سے عربی زبان دنیا کے لئے تبادلہ خیالات کا ذریعہ ہو گئی اور تبلیغ دین نے باحسن وجہ کمال پایا۔ ہر ملک و ہر زبان میں اسکی اشاعت ہوئی اور دنیا کا کوئی حصہ اس سے خالی نہ رہا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آں حضرت صلعم کو دعوت عامہ سے ممتاز کر کے کل دنیا عرب و عجم کیلئے رسول بنا کر بھیجا۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (اعراف پ۹)

(اے نبی النبے) کہدو۔ کے تمام لوگو میں تم سب کیطرف خدا کا رسول ہوں

نیز فرمایا:۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا (پ۲۲ سبا)

ہم نے تو تجھے تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر کر کے بھیجا ہے اور بس۔

اسی معنے میں آں حضرت صلعم نے بھی فرمایا:۔

كان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس كافة (صحیح بخاری ص۵)

یعنے ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا رہا ہے۔ اور میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔

چنانچہ یہ امر قرآن شریف سے اس طرح بھی واضح ہو سکتا ہے کہ ہر نبی کو اس کی مخصوص قوم کی طرف بھیجنا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت فرمایا وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ (آل عمران پ۳) نیز اُن کی زبانی فرمایا وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم (صف پ۲۸) جب عیسےٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں۔

اسی طرح جناب موسیٰ علیہ السلام کی نسبت فرمایا:۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (ابراہیم پ۱۳)

ہم نے موسےٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاؤ۔

اور اس آیت سے پیشتر آں حضرت صلعم سے خطاب کر کے فرمایا:۔

الر كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (ابراہیم پ۱۳)

(اے پیغمبر) یہ کتاب تیری طرف اس لئے اتاری ہے کہ تو عام خلقت کو اندھیروں سے نور کیطرف نکال لائے

غرض آں حضرت صلعم کے سوائے سب نبی محدود امت اور محدود زمانے کے لئے مبعوث کئے گئے لیکن آں حضرت صلعم سب دنیا اور ہمیشہ کیلئے نبی کئے گئے جب یہ بات طے ہو چکی کہ آں حضرت صلعم تکمیل شریعت کے بعد اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ظاہر ہے کہ اب تکمیل شریعت کی ضرورت کے لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ قرآن شریف تحریف و تبدیل اور کمی بیشی سے بالکل محفوظ چلا آیا ہے۔ اور رہیگا۔ تو اب کتاب سماوی کے ظاہر رہنے کے لئے بھی کسی نئے نبی کی ضرورت نہ رہی۔ اور یہ بھی ظاہر ہو چکا کہ آں حضرت صلعم تمام دنیا کے لئے نبی ہیں اور آپ کی دین کی اشاعت و تبلیغ دنیا کے ہر قطر پر ہو چکی ہے تو مختلف قوموں کو دین حق کی طرف بلانے کے لئے بھی کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ پس خدا تعالےٰ نے ختم نبوت کی سیادت و شرافت کی چادر آں حضرت صلعم کو پہنائی۔ اور فرمایا:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (احزاب پ۲۲)

محمد تم میں سے کسی بالغ مرد کے باپ نہیں ہیں وہ خدا کے رسول ہیں اور (رتبوں کی ہر تیج سب) پیغمبروں کے آخر میں ہیں اور اللہ تمام چیزوں سے واقف ہے۔

اس آیت مبارکہ کو خدا تعالےٰ نے اس بات پر ختم کیا ہے کہ میں ہر ایک چیز سے واقف ہوں۔ یعنی جانتا ہوں کہ اس نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت میں سب ضرورتیں پوری ہو چکی ہیں اور خبر رسانی کے آسان ذرائع تار۔ ڈاک وغیرہ۔ اور مختلف ممالک میں آسانی سے سفر کر سکنے کے وسائل ریل و جہاز وغیرہ کثرت سے رائج ہو جائینگے۔ اور اس کی تبلیغ اور رسالت کی خبر ہر ایک کے کان میں پہنچ جائیگی اور عربی زبان شاہی زبان ہو کر کل متمدن دنیا کے کانوں میں پہنچ جائیگی۔ لہذا آپکو کل دنیا کے لئے نبی کیا گیا۔ اور آپ پر نبوت ختم کر دیگئی کہ آئندہ کوئی نیا نبی پیدا کرنے کی ضرورت نہ رہی اللھم صل علے محمد و علی آل محمد۔

آں حضرت صلعم پر نبوت کا ختم ہونا آپ کے سید المرسلین ہونے کی ایک دلیل ہے - چنانچہ آپ خود اسے امور فضیلت میں شمار کرتے ہیں - چنانچہ صحیح مسلم شریف میں وارد ہے -

فضلت علے الانبیاء بست الی ان قال وختم بی النبیون (مشکوٰۃ ص ۵۱۳)	میں دیگر انبیاء علیہم السلام پر چھ باتوں سے فضیلت دیا گیا ہوں یہاں تک کہ فرمایا - اور میرے (آنے)

سے نبی ختم کئے گئے ؟

صاف ظاہر ہے کہ ختم نبوت کو آں حضرت صلعم نے امور فضیلت میں شمار کیا ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ نقطۂ اختتام وہ ہوتا ہے جہاں سب کمال انتہا کو پہنچ جاتے ہیں اور مدارج ترقی سب طے ہو جاتے ہیں - اس سے آگے کوئی درجہ کمال کا نہیں رہتا جیسا کہ چاند پہلی رات کو نہایت باریک نظر آتا ہے پھر رفتہ رفتہ ہر رات کو بڑھتا رہتا ہے حتے کہ چودھویں رات کو بالکل پورا اور کامل ہو جاتا ہے اور اس کا نام بدر کامل - پورنماشی - فل مون - full moon ہوتا ہے اس سے آگے اسکی ترقی کا کوئی درجہ باقی نہیں رہتا - اسی طرح جب آں حضرت صلعم پر شریعت کامل کی گئی اور نبوت ختم کی گئی تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ قمر اسلام جو آدم علیہ السلام کے وقت میں ہلال کی صورت میں نمودار ہوا - اب عہد محمدی میں بدر کامل کے رتبے پر پہنچ گیا - بس سب مراتب طے ہو گئے اور اب نبوت کے مدارج میں سے کوئی رتبہ ایسا باقی نہیں رہا جو اپنی انتہائی ترقی اور غایت کمال تک نہ پہنچ چکا ہو - پس اب نبوت ختم کیگئی -

یہی وجہ ہے کہ آں حضرت صلعم نے اپنے بعد کے لاعبین نبوت کی تردید کے لئے ایک ہی جامع بات کہدی کہ ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل یہی کافی ہے کہ وہ میرے بعد نبوت کے مدعی ہوتے ہیں حالانکہ نبوت ختم ہو چکی - چنانچہ صحیح بخاری میں وارد ہے

لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ (ص ۱۰۴۹ جلد ثانی)	قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ قریباً ۳۰ جھوٹے فریبی برپا ہوں گے جن میں کا ہر ایک یہی ادعا کریگا کہ میں رسول اللہ ہوں ؟

اس مدعی نبوت جماعت میں سے ہمارے زمانہ میں بھی ایک شخص نے دعوے کیا لیکن ایسی ہشیاری اور چالاکی سے کہ کم علم اور بھولے مسلمانوں کو اس بات کا خیال تک نہ آئے کہ وہ انہی تیس مدعیان نبوت میں سے ہے ؟

وہ ہشیاری یہ ہے کہ آیت ختم نبوت کے مفہوم میں پیچیدگیاں ڈالدیں اور اس سے خدا و رسول کی مراد کے برخلاف کچھ اور مراد بتائی - صرف اسلئے کہ کسی طرح تیس دجالوں کی حدیث کے مصداق بننے سے بچ جائے - لیکن آں حضرت صلعم کے پاک کلمات ایسے نہیں ہوتے کہ کوئی شخص انکو صحیح مراد سے پھیر کر اپنی غلط بیانی میں کامیابی حاصل کر سکے - چنانچہ ہم اس کی غلط بیانی کی صورت بیان کر کے اس کی تردید تین طریق سے خود حدیث نبوی ہی سے کرینگے ؟

اس بندۂ خدا نے کبھی تو ختم نبوت سے یہ مراد بتائی کہ بیشک سب مراتب کمال آں حضرت صلعم پر ختم ہو گئے - لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ نبوت کا باب من کل الوجوہ مسدود ہو گیا - بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ کوئی شخص بغیر آں حضرت صلعم کی تابعداری کے کمال پر نہیں پہنچ سکتا - اور آں حضرت صلعم کی تابعداری میں ایک یہ کمال ہے کہ جب آدمی کو فنافی الرسول کا مرتبہ حاصل ہو جائے تو وہ آں حضرت صلعم کے ظل میں ہو کر خطاب نبی کے لائق ہو جاتا ہے - اور کبھی یہ مراد بتائی کہ آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آپ سب انبیاء کی نبوت پر مہر یعنی اُن کی تصدیق کرنے والے ہیں - پس اس آیت سے نبوت کے بند ہو جانے کی دلیل پکڑنی صحیح نہیں -

اول تو ان کی دونوں تاویلیں غلط ہونے کے علاوہ باہم متخالف بھی ہیں - کیونکہ پہلی تاویل کے رو سے مستقل نبوت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور صرف برائے نام لفظ نبوت باقی رہ جاتا ہے گو وہ بھی غلط ہے اور دوسری کے رو سے دروازۂ نبوت بالکل کھلا رہتا ہے - اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی بالاستقلال انبیاء مبعوث ہو سکتے ہیں - اور ان میں تخالف ظاہر ہے -

اب ان دونوں تاویلوں کا تفصیلی جواب سنئے کہ نبوت و رسالت سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی شخص کو اپنے پاس سے علم و پیغام دیکر حکم کرے کہ وہ دوسرے لوگوں کو پہنچائے - آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے کے معنے یہ ہیں کہ اب ایسا پیغام جس کا تعلق بندوں اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہو خدا تعالیٰ بعد آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کو دیکر مبعوث نہیں کریگا - پس نبی ظلی - بروزی وغیرہ جدید اصطلاحات محض عوام الناس کو دھوکا دینے کے لئے ہیں اور بالکل باطل ہیں - خدا تعالے نے کبھی بھی کسی نبی کو اس صورت میں کسی قوم کی طرف نہیں بھیجا ؟ بلکہ جس کو بھیجا مستقل طور پر اُسے اپنے پاس سے علم و پیغام دیا - اور خاص خطاب سے کسی قوم کی طرف ارسال کیا - جیسا کہ قرآن شریف میں ہر نبی کے ذکر سے معلوم ہو سکتا ہے - دیگر یہ کہ نبوت ایک ہی امر ہے - جو خدا تعالیٰ کی بخشش اور اُس کے اپنے انتخاب کے متعلق ہے - اکتسابی نہیں کہ ریاضت و مشق سے حاصل ہو سکے - اس امر کو میں ذرا واضح کرنا چاہتا ہوں -

انتخاب رسالت کی نسبت خدا تعالے نے اپنا دستور ذکر کیا -

اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (حج پ ۱۷)	اللہ خود فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے اپنے رسول چنتا ہے ؟

نیز فرمایا -

یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ (پ ۱۴ نحل)	خدا تعالیٰ خود اپنے امر سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے ملائکہ کو روح (وحی) کیساتھ نازل کرتا ہے ؟

ahmadimuslim.de

نیز فرمایا:۔

يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ (مومن پ۲۴)

اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہے اپنے اختیار سے وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ (پیغمبر) روز قیامت سے ڈرائے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت خدا کی خاص بخشش ہے۔ اکتسابا حاصل نہیں ہوسکتی۔ پس مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ فنا فی الرسول کے درجہ میں نبوت ملجاتی ہے۔ درست نہ ٹھہرا۔

دیگر یہ کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کو اپنی فضیلت کی دلیل گردانا ہے اور ظاہر ہے کہ فضیلت کا دعوے اسی امر میں درست ہوسکتا ہے جو مدعی کو حاصل ہو اور دوسرے کو جسپر فضیلت کا دعوے کیا گیا ہے حاصل نہو۔ ورنہ ترجیح بلامرجح لازم آئیگی جو جائز نہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ تصدیق رسل ایسی صفت ہے جو ہر نبی کو اپنے سے پیشتر کے انبیاء کی تصدیق سے حاصل ہے جیسا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی زبانی فرمایا اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ الخ (صف پ۲۸)

وجہ اس کی یہ ہے کہ جس طرح ہر پچھلے امتی پر واجب ہے کہ انبیاء سابقین کی تصدیق کرے اسی طرح ہر نبی پر بھی واجب ہے کہ اپنے سے پہلے انبیاء کی تصدیق کرے۔ پس جب آں حضرت صلعم اور انبیاء سابقین تصدیق انبیاء سابقین میں مساوی ہوئے تو ختم نبوت اس معنے کے رو سے کہ اس سے مراد تصدیق مرسلین ہے آں حضرت صلعم کا خاصہ اور آپ کے لئے وجہ فضیلت نہیں ہوسکتی۔ لہذا مرزا صاحب کا کہنا باطل ہوا۔ اگر کہا جائے کہ آں حضرت صلعم سے پیشتر جب کسی نبی نے کسی کی تصدیق کی تو کل انبیاء میں سے بعض کی کی کیونکہ ان سے پہلے کل میں سے بعض تھے نہ تمام۔ تو اس کا جواب یہ ہے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

پس اب تو معاملہ ہی سطے ہوگیا۔ کیونکہ یہ صورت تو ہی قائم ہوسکتی ہے جب آں حضرت صلعم سب کے آخری نبی ہوں۔ اور اگر آپ کے بعد بھی کوئی نیا نبی ہونا جائز ہو تو پھر بھی تصدیق کل مرسلین آپکا خاصہ نہیں رہتا۔ حالانکہ حدیث میں یہ وصف آں حضرت صلعم کا خاصہ ذکر کیا گیا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ تیس دجالوں کذابوں والی حدیث میں ان مدعیان نبوت کے ابطال دعوے میں آں حضرت صلعم نے سوائے اس کے کوئی وجہ قرار نہیں دی کہ وہ مدعی نبوت ہونگے۔ اور یہہ وجہ ابطال دعوے میں اسی صورت میں پیش ہوسکتی ہے کہ آں حضرت صلعم کے بعد کوئی دوسرا نبی بننا جائز نہو۔ ورنہ آں حضرت صلعم کی دلیل ناتمام ہوگی اور یہ درست نہیں۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ ختم نبوت کے معنے خود آں حضرت صلعم سے صحیح بخاری میں اس طرح مروی ہیں:۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ہلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی الحدیث (بخاری مصری جلد ثانی صفحہ ۱۶۵)	ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آں حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست بھی انبیاء کے سپرد تھی۔ جب ایک نبی فوت ہوتا تھا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوجاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ کیونکہ لا کلمۂ نفی جنس کا لفظ نبی نکرہ پر داخل ہوا ہے جو ہر جدید نبی کی نفی کرتا ہے۔ اس میں کوئی تمیز نہیں کہ صاحب شریعت نبی آنا منع ہے لیکن غیر تشریعی نبی منع نہیں۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے یہ بھی عذر کیا ہے کیونکہ لفظ نبی کا مصداق جیسا تشریعی نبی ہے ویسا ہی غیر تشریعی بھی ہے قرآن و حدیث میں اس کے استعمال میں یہ فرق نہیں کیا گیا بعض نادان یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ قرآن میں خاتم النبیین آیا ہے۔ خاتم المرسلین نہیں آیا اسلئے آں حضرت صلعم کے بعد رسول آسکتا ہے نبی نہیں آسکتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں نبی اور رسول کا مصداق ایک ہی ہے۔ ان میں ہرگز کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ (زخرف پ۲۵) نیز فرمایا:۔ موسیٰ علیہ السلام کی نسبت:۔

وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا اور ساتھ ہی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسبت فرمایا وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا حالانکہ موسے علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام صاحب شرع نہ تھے

نیز فرمایا:۔

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَاۤءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ (بقرہ پ۱)

اور انہی انبیاء مقتولین کی نسبت فرمایا:۔

قُلْ قَدْ جَاۤءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ (آل عمران پ۴)

اس تفصیل سے بالکل واضح ہوگیا کہ ختم نبوت کے یہی معنے ہیں کہ نبوت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ اور اب کوئی جدید نبی پیدا نہیں ہوگا۔ ہاں اس امر میں ایک خدشہ باقی رہگیا کہ ہم عیسے علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے معتقد ہیں اور وہ نبی ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ جدید نبوت سے نہیں آئینگے بلکہ اسی نبوت سے جو انکو آں حضرت صلعم سے پیشتر مل چکی ہے۔ پس انکو نبوت کا ملنا آں حضرت کے بعد نہ ہوا۔ اور اس کی حقیقت میں اپنے مضمون حیات مسیح میں مفصل بیان کرچکا ہوں۔

ختم نبوت کا مضمون صاف کرچکنے کے بعد اب میں مضمون کے دوسرے حصے خلافت کا ملہ کی طرف رجوع کرتا ہوں:

اس کے لئے پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ نبی کے کیا فرائض ہیں۔ تاکہ پھر اس کے خلیفہ کے فرائض معلوم ہوسکیں۔

انبیاء کی بعثت سے مقصود یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کمال کی معرفت علاوہ رضا و نارضگی کے

(۳۲)

اسباب اور اُس کی عبادت کا صحیح طریق معلوم ہو۔ اور دنیا میں امن و سلامتی قائم کی جائے اور ظاہر ہے کہ نبی یہ سب امور خدا تعالےٰ سے حاصل کر کے خلقت کو سکھاتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ نبوت آں حضرت صلعم پر ختم ہو چکی ہے ان دونوں باتوں کے سمجھ لینے کے بعد مطلع بالکل صاف ہے کہ آں حضرت صلعم کے خلفاء بغیر نبوت کے ہونگے ایسا نہیں کہ خلفاء بھی ہوں اور نبی بھی۔ اس امر کو میں دو حدیثوں سے اور واضح کرتا ہوں۔

اوّل تو وہی حدیث جو ختم نبوت کے مضمون میں گزر چکی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا:۔

کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی و لا نبی بعدی وسیکون الخلفاء فیکثرون الحدیث (صـ ۴۹۱ بخاری جلد ثانی مصری)	بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کے سپرد ہوتی تھی۔ جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اُس کا خلیفہ دوسرا نبی ہو جاتا۔ اور یہ سچ ہے کہ میرے بعد کوئی شخص نبی

نہیں ہوگا۔ ہاں خلفاء ضرور ہونگے اور بہت ہونگے۔

اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ میرے بعد امور سیاست کے قائم کرنے کے لئے میری خلیفے ہونگے لیکن نبی کوئی نہیں ہوگا جس سے نتیجہ صاف ثابت ہے کہ آں حضرت صلعم کے خلیفے نبی نہیں ہونگے۔

دوسرا امر جو اس حدیث سے ظاہر ہے یہ ہے کہ خلیفہ کا کام امور سیاست کا انتظام ہے اس امر کو میں انشاء اللہ آگے چل کر بیان کرونگا جہاں خلیفے کے کام ذکر ہونگے۔

دوسری حدیث یہ ہے کہ جب آں حضرت صلعم جنگ تبوک پر تشریف لیجانے لگے۔ تو آپ نے حضرت علی رضہ سے فرمایا:۔

الا ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لیس نبی بعدی (بخاری جلد ۳ صـ ۵۲)	کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے وہ نسبت رکھے جو ہارونؑ کو موسےٰ سے تھی۔ مگر یہ کہ میرے

بعد کوئی شخص نبی نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں آں حضرت صلعم نے جو حضرت علی رضہ کو بمنزلہ حضرت ہارون کہا ہے اس میں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام چالیس رات کے واسطے طور پر جانے لگے تو پیچھے حضرت ہارون کو قوم میں خلیفہ چھوڑا۔ چنانچہ قرآن شریف (سورہ اعراف) میں اس طرح ہے:۔

وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي (اعراف پ ۹)	حضرت موسےٰ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ میری قوم میں میرا خلیفہ

رہنا۔

پس جب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تبوک میں جانے لگے تو مدینہ طیبہ میں انتظام کے لئے حضرت علی رضہ کو مقرر کیا۔ اور جب اُنہوں نے عرض کی:۔ اتخلفنی فی الصبیان والنساء یعنی آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں کر چلے ہیں۔ یعنی میں تو جنگ کرار ہوں میری تلوار نیام میں کیسے رہ سکتی ہے۔ اور عورتوں اور بچوں میں کیسے بیٹھ سکتا ہوں؟ تو آپ نے اُن کو تسلی دی کہ تو تو میری بجائے اس عہدے پر ممتاز ہوا ہے جس پر موسےٰ علیہ السلام کی غیر حاضری میں ہارون علیہ السلام ہوئے تھے۔

لیکن چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نبوت ختم نہیں ہوئی تھی اور آں حضرت صلعم خاتم النبیین تھے اس لئے وہم پڑ سکتا تھا کہ شائد حضرت علی بھی حضرت ہارونؑ کی طرح نبی ہوں اس لئے آپ نے اس وہم کو دور کرنے کے لئے فرمادیا الا انہ لیس نبی بعدی یعنی اے علی تم میں اور ہارونؑ میں اس امر میں فرق رہیگا کہ وہ نبی تھے اور تم نبی نہیں ہو کیونکہ میرے بعد یعنی میرے نبی ہونے کے بعد دوسرا شخص نبی نہیں ہو سکتا۔

سبحان اللہ آں حضرت صلعم کے پاک کلمات کیسے مفصل و حاوی ہوتے ہیں۔ ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوگیا کہ آں حضرت صلعم کی خلافت بغیر نبوت کے ہے

ہمارے پنجابی مدعی نبوت نے آیت استخلاف کے متعلق ایک یہ مغالطہ دیا ہے کہ اس میں کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وارد ہے۔ اور پہلے خلفاء یعنی داؤد و سلیمان علیہما السلام انبیا بھی تھے اور بادشاہ بھی تھے۔ لہذا آں حضرت صلعم کے خلفاء بھی نبی ہو سکتے ہیں۔ اس کا ایک جواب تو اوپر کی احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خلافت محض انتظام امت کے لئے فرما رہے ہیں۔ اور بتا رہے ہیں کہ میری خلافت بغیر نبوت ہوگی۔

دیگر یہ کہ آیت میں مماثلت محض امر استخلاف میں مقصود ہے نہ کہ جمیع کوائف دیگر میں بھی جو استخلاف سے خارج ہیں جیسا کہ حضرت علیؓ والی حدیث سے ظاہر ہو چکا (باقی باقی)

(خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

عقد النحور
فی
وضع الایدی علی الصدور

قرآن مجید بتا رہا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی نسبت حکم صادر فرمایا ہے احادیث شاہد ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت سینہ پر ہاتھ باندھے۔ اور آثار صاف کہہ رہے ہیں کہ صحابہ کرام نے اپنے سچے خدا اور پیارے رسول (فداہ ابی و امی) صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کی جیسا کہ ناظرین والا تمکین کو مضمون ہذا کے ملاحظہ سے روشن ہو جائیگا۔

(۱) امام بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کا مطلب یہ ہے کہ تو نماز پڑھتے وقت اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے۔

(۲) امام بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ (جن کے لئے

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے اللھم علمہ الکتاب یا اللہ اُن (ابن عباسؓ) کو قرآن مجید سکھانے۔) سے نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اللہ عزوجل کے قول فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر یہ بیان کی کہ نماز میں سیدھے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ڈھکلہ ڈھکی (ہنسلی) کے پاس رکھنا ہے۔

(۳) امام بخاریؒ نے تاریخ میں حضرت علیؓ سے نقل کی ہے کہ آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی کے بیچوں بیچ میں سینہ پر رکھکر فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے معنے سمجھائے۔

(۴) علامہ ابن عبدالبر نے تمہید میں فرمایا ہے:۔
حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے قول فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے معنے سیدھے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر رکھنا ہے۔

(۵) علامہ سیوطی نے درمنثور میں کہا اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور بخاری نے تاریخ میں اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور دارقطنی نے افراد میں۔ اور ابوالشیخ اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی اپنی سنن میں حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ کے پہنچے کے بیچوں بیچ میں رکھکر دونوں ہاتھوں کو سینہ پر رکھا اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے قول فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے یہی معنے ہیں۔ اور ابوالشیخ اور امام بیہقی حضرت انسؓ سے اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور ابن ابی حاتم اور ابن شاہین نے اپنی اپنی سنن میں اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کا مطلب نماز میں سیدھے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ڈھکڈھکی (ہنسلی) کے قریب رکھنا ہے۔

(۶) معراج الدرایہ شرح ہدایہ میں ہے:۔
حضرت علیؓ نے جب یہ آیت فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ پڑھی تو اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر اُن دونوں کو سینہ پر رکھا۔

(۷) بلوغ المرام میں ہے:۔
عن وائل بن حجر قال صلیت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسریٰ علی صدرہ۔ رواہ ابن خزیمۃ

وائل بن حجر سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھکر اُن دونوں کو سینہ پر رکھا۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے۔

(۸) طبرانی نے کہا۔
حدثنا بشر بن موسیٰ نا محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر الحضرمی ثنا عمی سعید بن عبد الجبار عن ابیہ عن امہ ام یحییٰ عن وائل قال حضرت الصلوٰۃ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر حدیثا الی ان قال ثم رفع یدیہ بالتکبیر الی ان خاذی بہما شحمۃ اذنیہ ثم وضع یمینہ علی یسارہ علی صدرہ الحدیث۔

ہمسے حدیث بیان کی بشر بن موسےٰ نے اُنہوں نے کہا ہمکو خبر دی محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر الحضرمی نے اُن سے حدیث بیان کی میرے چچا سعید بن عبد الجبار نے اُن کو روایت ہے اپنے باپ سے اُن کو اپنی ماں ام یحییٰ سے اُن کو وائل سے اُنہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ کہا پھر آپ نے تکبیر کہکر دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک کے برابر اٹھایا۔ پھر سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینہ پر رکھا۔

(۹) خلاصۃ الاحکام میں ہے:۔
عن وائل قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسریٰ علی صدرہ۔

وائل سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ رکھکر اُن دونوں کو سینہ پر باندھا۔

(۱۰) امام بیہقی نے بھی اس حدیث کو سند ذیل کیساتھ روایت کیا ہے۔
عن مومل بن اسماعیل عن الثوری عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل انہ رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ ثم وضعہما علی صدرہ۔

مومل بن اسماعیل نے ثوری سے روایت کی ہے اُن کو روایت ہے عاصم بن کلیب سے اُن کو اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں وائل سے اُن کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بائیں ہاتھ پر سیدھے ہاتھ رکھتے ہوئے اور پھر اُن کو سینہ پر ہاتھ باندھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱) علامہ سیوطی نے وظائف الیوم واللیلہ میں فرمایا ہے:۔
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر سینہ پر باندھتے۔

(۱۲) مسند امام احمد میں ہے:۔
حدثنا یحییٰ بن سعید عن سفیان قال حدثنا سماک عن قبیصۃ بن ہلب عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ وعن یسارہ ورایتہ یضع یدہ علی صدرہ ووصف یحییٰ الیمنی علی الیسریٰ فوق المفصل۔

حدیث بیان کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ کہتے ہیں ہمسے حدیث بیان کی سماک نے۔ اُن کو روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ اُنہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں و بائیں طرف پھرتے اور (نماز میں) سینہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے دیکھا۔ اور یحییٰ نے اپنے سیدھے ہاتھ کو اُلٹے ہاتھ پر پہونچہ رکھکر تبلایا۔

(۱۳) سنن ابی داؤد میں ہے:۔
عن طاؤس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسریٰ

ثم لیشد هما علے صدره وهو فی الصلوٰۃ

طاؤس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر اُن کو سینہ پر باندھتے تھے۔

ناظرین کرام کو بیان بالا سے واضح ہو گیا ہوگا کہ نماز پڑھتے وقت سینہ پر ہاتھ باندھنا چاہئے مگر پھر بھی اُن کو ضرور خیال گزریگا کہ برادران احناف جو زیر ناف ہاتھ باندھتے ہیں وہ بھی کوئی نہ کوئی دلیل رکھتے ہونگے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انکے دلائل بیان کرکے جو اعتراضات اُن پر وارد ہوتے ہیں وہ بھی درج کر دوں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ کون سا مذہب قوی ہے اور کون سا ضعیف۔

دلائل حنفیہ

حنفیہ کے دلائل ذیل کی دو حدیثیں ہیں :-

حدیث اوّل

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے :-

حدثنا وکیع عن موسیٰ بن عمیر عن علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ تحت السرۃ

حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے اُن کو روایت ہے موسے بن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے باپ (وائل بن حجر) سے اُنہوں نے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھے ہوئے دیکھا۔

حدیث دوم

سنن ابی داؤد میں ہے :-

حدثنا محمد بن محبوب ثنا حفص ابن غیاث عن عبد الرحمن بن اسحاق عن زیاد بن زید عن ابی جحیفۃ ان علیا رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلوٰۃ تحت السرۃ۔

حدیث بیان کی ہم سے محمد بن محبوب نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص ابن غیاث نے۔ وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن اسحاق سے اُن کو روایت ہے زیاد بن زید سے اُن کو ابو جحیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا نماز پڑھتے وقت زیر ناف ہتھیلی (یعنی ہاتھ) کا دوسری ہتھیلی پر رکھنا سنت ہے۔

تنقید بر حدیث اوّل

فتح الغفور فی وضع الایدی علے الصدور میں ہے میں کہتا ہوں کہ جو اضافہ "زیر ناف یعنی تحت السرۃ" کا کیا گیا ہے اُس کے ثبوت میں نظر (تامل) ہے۔ بلکہ یہ غلط ہے جو سہواً وقوع پذیر ہوا ہے۔ کیونکہ میں نے کتاب مصنف (جس سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے) کا صحیح نسخہ دیکھا تو اُس میں حدیث مذکورہ اسی سند اور انہیں الفاظ کے ساتھ دیکھی مگر اُس میں الفاظ "تحت السرۃ" نہیں تھے۔ مگر الکتاب مذکورہ میں اس حدیث کے بعد نخعی (استاد امام ابو حنیفہؒ) کے اثر کا ذکر ضرور تھا۔ اس اثر کے الفاظ بھی اس حدیث کے الفاظ کے قریب قریب تھے مگر اس (اثر) کے آخری الفاظ یہ تھے کہ "نماز میں زیر ناف" اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید کاتب کی نظر ایک جگہ سے دوسری جگہ چوک گئی جس کی وجہ ہوئی کہ موقوف حدیث کو مرفوع لکھ دیا۔ اور میرے اس بیان کی دلیل یہ ہے کہ یہ زیادتی (زیر ناف) پر کل نسخے متفق نہیں ہیں۔ نیز یہ کہ اکثر اہل حدیث نے اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر کسی نے "تحت السرۃ" کا ذکر نہ کیا۔ اور میں نے سوائے قاسم بن قطلوبغا کے کسی اہل حدیث کو نہ دیکھا اور نہ سنا جس نے اس حدیث کو اس اضافہ (زیر ناف) کے ساتھ روایت کیا ہو (اُن اہلحدیثوں میں سے ایک) حافظ ابن عبد البرؒ ہیں جنھوں نے تمہید میں کہا ہے کہ ثوری اور امام ابو حنیفہؒ سے الفاظ "اسفل السرۃ" (زیر ناف) منقول ہیں۔ اور حضرت علیؓ اور ابراہیم نخعی سے بھی انہیں الفاظ کا منقول ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ مگر ان سے ان الفاظ کے ساتھ روایت پایۂ ثبوت کو نہ پہنچی اور اگر مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ صحیح حدیث ان الفاظ کے ساتھ موجود ہوتی تو علامہ موصوف اُس کا ذکر ضرور کرتے۔ کیونکہ اُنہوں نے اس مصنف پر ابن ابی شیبہ سے بہت سی روایات کی ہیں (دوسرے اہل حدیث) علامہ حافظ ابن حجرؒ ہیں جنھوں نے اپنی کتاب فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ ابن خزیمہ نے وائلؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو سینہ پر رکھا اور ہمیشہ سینہ کے پاس ہاتھ رکھا کرتے تھے۔ اور امام احمدؒ کے نزدیک بھی ہلب کی روایت اسی طرح کی ہے۔ اور حافظ ممدوحؒ اپنی کتاب تخریج احادیث الہدایہ میں فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے اثر کی سند ضعیف اور حدیث وائل بن حجرؓ کی مخالف ہے۔ (جس کے الفاظ یہ ہیں وائل بن حجرؓ نے کہا) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپؐ نے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ سینہ پر رکھا۔ اور (حافظ موصوف) نے اپنی کتاب تلخیص الحبیر میں اسی حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے پس اگر یہ زیادتی (زیر ناف کی) مصنف میں موجود ہوتی تو وہ ضرور اس کا ذکر وہاں کرتے اور اُن کی کتابیں اس مسئلہ میں احادیث اور آثار سے بھری ہوئی ہیں۔ اور اُنہوں نے اس باب میں اقتصار نہیں کیا ہے جیسا کہ سیوطیؒ کے قول مندرجہ شرح الفیہ سے معلوم ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ علامہ زیلعی جنھوں نے اپنے مذہب (حنفی) کیلئے دلائل جمع کرنے کیلئے کمر باندھی ہے اس مسئلہ میں کامیاب نہ ہو سکے اور اگر اُن کو کامیابی ہوتی تو ضرور اس کا ذکر کرتے کیونکہ وہ باخبر عالم گذرے ہیں۔

(چوتھے اہلحدیث) صاحب قاموس علامہ مجد الدین فیروز آبادی ہیں جو اپنی کتاب

صراط (جس میں انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال بیان کئے ہیں) میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینہ پر رکھتے تھے جیسا کہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے (پانچویں اہلحدیث) علامہ سیوطی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب وظائف الیوم واللیلہ میں فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر سینہ پر باندھتے۔ اور علامہ موصوف نے جامع کبیر میں وائل کی مسند کے تحت میں ۱۹ احادیث کے قریب مصنف سے نقل کی ہیں اور بعض احادیث کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے وقت سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے ہوئے دیکھا اور مصنف نقد الصرۃ نے بھی انہیں الفاظ کا ذکر کرکے الفاظ تحت السرۃ ایزاد کئے ہیں۔ اور اگر یہ زیادتی مصنف میں موجود ہوتی تو علامہ سیوطی ضرور اس کا ذکر کر دیتے (چھٹویں اہل تحقیق) علامہ عینی ہیں (جو اپنی تصانیف میں رطب و یابس یعنی صحیح اور غیر صحیح روایات جمع کرتے ہیں اور جو) اپنی شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ امام شافعی نے وائل کی اس حدیث سے حجت پکڑی ہے جس کو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے (اور وہ روایت یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور ان دونوں کو سینہ پر باندھا اور ہمارے علماء حنفیہ ایسے دلائل سے حجت پکڑتے ہیں جو موثق نہیں ہیں۔ پس اگر یہ زیادتی (یعنی تحت السرۃ کی) مصنف ابن ابی شیبہ میں موجود ہوتی تو علامہ موصوف اس کا ذکر ضرور کرتے عجب کہ ان کی تصانیف مصنف

ابن ابی شیبہ کی نقل سے مملو ہیں (ساتویں اہل حدیث) ابن امیر الحاج ہیں (جنھوں نے تحقیق اور وسیع معلومات میں اپنے شیخ ابن ہمام کی پیروی کی ہے) شرح منیہ میں فرماتے ہیں یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا سنت ہے مگر ایسی کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہ پہنچی جس کی رو سے بدن کے کسی خاص مقام پر ہاتھوں کا رکھنا واجب ہو سوائے وائل کی مذکور حدیث کے (جو پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے)۔ اور صاحب البحر کا بھی یہی قول ہے لہذا اگر یہ حدیث اس زیادتی (تحت السرہ) کے ساتھ مصنف میں ہوتی تو علامہ مذکور ضرور اس کا ذکر کرتے حالانکہ ان کی شرح اس کے نقل سے مملو ہے۔ اس حدیث میں جو زیادتی تحت السرۃ کی ہے اس کی صحت میں موشد کرہ بالا قادح ہیں اور کسی حدیث کی اسناد صحیح ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا متن بھی صحیح ہو اور روایات اور طرق اسناد میں نظر کرنے سے شاذ و پہچان لیا جاتا ہے۔ اور جب تم نے اس کو پہچان لیا تو جان لو کہ یہ زیادتی تحت السرۃ کی نہ تو قطعی الثبوت ہے اور نہ ظنی ہے بلکہ اس کا ثبوت موہوم ہے اور موہوم امر سے شرع کا حکم ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو امور دلیل ظنی سے ثابت ہوتے ہیں اس سے بھی اس کا درجہ کم ہے۔ اور جس طرح سے کہ ان امور کا انکار کرنا حرام ہے جو معتبر طریقہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچ جائیں اسی طرح ان امور کا اقرار کرنا بھی حرام ہے جو معتبر طریقہ سے ثابت نہوں اور وہم کی بنا پر کسی چیز کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنی جائز نہیں۔

علامہ ممدوح کی تقریر دلپذیر سے معلوم ہو گیا کہ الفاظ تحت السرۃ (زیر ناف) حدیث کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ سہوا حدیث کا جزو بن گئے ہیں۔ پس

جب واقعہ یہ ہے تو یہ حدیث ضعیف ٹھیری۔ اور ہرگز قابل تمسک یا حجت نہ رہی۔ اسی وجہ سے تو علامہ عینی کو کہنا پڑا کہ یہ ہمارے علمائے حنفیہ ایسے دلائل سے حجت پکڑتے ہیں جو موثق نہیں ہیں۔

دوسری وجہ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی یہ ہے کہ اس حدیث کی اسناد میں ایک راوی علقمہ ہیں جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں حالانکہ علقمہ کو اپنے باپ سے سماع نہیں جیسا کہ تقریب التہذیب سے معلوم ہوتا ہے۔

علقمہ بن وائل بن حجر صدوق الا انہ لم یسمع من ابیہ (علقمہ بن وائل سچے ہیں مگر (بات یہ ہے) کہ ان کو اپنے باپ سے سماع نہیں کیونکہ وہ اپنے باپ کے انتقال کے ۶ مہینے بعد پیدا ہوئے جیسا کہ ابن ہمام نے اپنی کتاب فتح القدیر میں امام ترمذی کی کتاب علل کبیر سے نقل کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:-

امام ترمذی نے امام بخاری سے پوچھا کہ کیا علقمہ کو اپنے باپ وائل بن حجر سے سماع ہے۔ امام بخاری نے کہا (نہیں کیونکہ) وہ اپنے باپ کے انتقال کے چھ مہینے بعد پیدا ہوئے۔

تنقید بر حدیث دوم

یہ حدیث بھی ضعیف ہی کیونکہ اس حدیث کے راویوں میں ایک راوی عبد الرحمن بن اسحاق کوفی ہیں اور وہ ضعیف ہیں چنانچہ عون الودود شرح سنن ابی داؤد میں ہے:-

فی اسنادہ عبد الرحمن بن اسحاق کوفی قال ابو داؤد سمعت احمد بن حنبل یضعفہ وقال البخاری فیہ نظر وقال النووی ھو ضعیف بالاتفاق؛

اس کی اسناد میں عبد الرحمن بن اسحاق کوفی ہے جس کے متعلق ابو داؤد نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے سنا وہ اس کو ضعیف بتاتے تھے اور بخاری نے کہا اس میں تامل (نظر) ہے۔ اور نووی نے کہا وہ بالاتفاق ضعیف ہے۔

حاشیہ جدیدہ سنن نسائی میں ہے۔

ahmadimuslim.de

لکن فی اسنادہ عبد الرحمن بن اسحاق کوفی قال فیہ احمد بن حنبل و ابو حاتم منکر الحدیث وقال ابن معین لیس بشئ وقال البخاری فیہ نظر

لیکن اس کی اسناد میں عبدالرحمن بن اسحاق کوفی ہے جس کے متعلق احمد بن حنبل و ابو حاتم نے منکر الحدیث کہا اور ابن معین نے کہا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہے اور بخاری نے کہا کہ اس میں نظر ہے

اس مضمون پر علامہ شیخ محمد حیات سندی مہاجر مدنی متوفی ۱۱۶۳ھ نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور اور جس کا ترجمہ خاکسار نے اردو میں کر دیا ہے تاکہ عوام اس سے فائدہ اٹھا کر مصنف اور مترجم دونوں کو دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں۔ جو صاحب اسکو خریدنا چاہیں وہ خواہ اس عاجز کے پاس خواہ مولانا مولوی حاجی محمد ابو القاسم صاحب مقیم بنارس محلہ دارانگر مالک سعید المطابع پریس کے پاس ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ روانہ فرمائیں۔

(خاکسار عبد الحمید اٹاوی مقیم حیدر آباد دکن)

حضور نظام کا اسلامی احساس و ہمدردی

ناظرین اخبار اہلحدیث اس خبر کو سنکر خوش ہونگے کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے شمس العلماء علامہ سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے ہر دو پوتوں مولوی سید عبد السلام صاحب و مولوی سید ابو الحسن صاحب اور مولوی سید شریف الحسن صاحب (خلف میاں صاحب مرحوم) کے نواسہ مولوی سید عبد الرؤف صاحب کے نام ع‍ؔ روپے فی کس کے حساب سے جملہ ع‍ؔ روپے ماہوار تا حیات جاری فرمائے۔ آپ کو اسلام سے جو محبت اور سچی ہمدردی ہے اس کی یہی ایک مثال نہیں ہے بلکہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند مثالیں ذیل میں درج کرتا ہوں:-

(۱) ایک صاحب نے قرآن مجید کا ترجمہ زبان ہٹی میں کیا تھا اُن کو حال ہی میں سات ہزار پانچسو روپے انعام مرحمت فرمایا گیا۔

(۲) اسماعیل سیف الدین مطوف حجاج ریاست حیدر آباد دکن کے نام ع‍ؔ روپے اور اُن کی ہر سہ فرزندوں کے نام ع‍ؔ ع‍ؔ روپے یومیہ وظیفہ جاری فرمایا گیا۔

(۳) سید حمزہ یا فقیہ مدنی شیخ السادات کے نام ؎ ماہانہ کا وظیفہ جاری فرمایا گیا۔ اور بطور خلعت کے اعصار عنایت ہوئے۔

(۴) انجمن اسلام بمبئی کو ؎ سالانہ جاری ہوئے۔

(۵) دو عربوں کو بطور رخصتانہ ایک ایک ہزار روپیہ عنایت فرمایا۔

(۶) مدرسہ عربیہ دیوبند کو ماہوار ؎ کا اضافہ فرمایا گیا۔

(۷) حجاج حجارہ کے لئے اور تین ہزار روپیہ کا اضافہ فرمایا گیا۔

(۸) سید محمد و حسین صاحب سادی کو جو ہجرت کرکے مدینہ طیبہ میں قیام کرنا چاہتے تھے یک صد روپیہ کا وظیفہ مقرر فرمایا گیا۔

(۹) مولوی حکیم حافظ عبد الرحمن صاحب سہارنپوری خلف الصدق مولانا مولوی احمد علی صاحب محدث سہارنپوری کے نام ؎ ماہانہ وظیفہ بغرض قیام بہ مدینہ منورہ مرحمت فرمایا گیا۔

غرضیکہ میری زبان اور قلم حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی دریادلی، اسلامی ہمدردی، اسلامی احساس کے بیان کرنے سے قاصر ہے ؎

دکن کی سلطنت سے فیض ہے سارے زمانے کو
خدا رکھے بڑی فیاض یہ سرکار عالی ہے

(الراقم العاجز عبد الحمید اٹاوی ملازم حضور نظام خلد اللہ ملکہ و حشمتہ۔)

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ۔ بچوں کے لئے بہت مفید ہیں۔ قیمت ۱۰/

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام ۱/ (مینیجر)

کام کا ہمکو مسلمان بنا دے یا رب

از جناب منشی علی عظیم صاحب تینوی عظیم آبادی مقیم کلکتہ

کل مسلمانوں کو بیدار بنا دے یا رب
بخت خفتان زمانہ کو جگا دے یا رب

پردے غفلت کے ان آنکھوں سے اٹھا دے یا رب
قوم کے طالع خوابیدہ جگا دے یا رب

شب ہے تاریک سمندر میں بپا ہے طوفاں
ڈوبتی ناؤ کو ساحل سے لگا دے یا رب

ہر کوئی قوم کا دلدادہ و شیدا ہو جائے
حب قومی کی لگن دل میں لگا دے یا رب

دردمند ایک کا ہو ایک مسلمانوں میں
دل تو ایک ایک کا آپس میں ملا دے یا رب

پھوٹ کے بدلے ملاپ ان میں بڑھا دے مولا
مئے وحدت کا انہیں جام پلا دے یا رب

کیا نمائش سے غرض نام سے کیا کام ہمیں
کام کا ہمکو مسلمان بنا دے یا رب

اور کیا مانگے دعا بندۂ ناچیز عظیم
قوم محتاج ہے حاجت سے سوا دے یا رب

درہ دانیال کی اہمیت

انتخاب الاخبار میں درہ دانیال پر گولہ باری کی خبریں درج ہیں اسلئے اس کا کچھ حال درج کیا جاتا ہے:-

درہ دانیال کی لمبائی ۴۵ میل اور چوڑائی بالعموم ۲ سے ۴ میل تک ہے صرف ایک جگہ چوڑائی ۱/۲ میل ہے درہ مذکور کے دونوں جانب بے شمار مضبوط و مستحکم قلعے ہیں جنکو حال کے برسوں میں جدید ترین آلات حرب سے مسلح کیا گیا ہے صحیح ترین کیفیت تو کسی کو معلوم نہیں ہے مگر جہاں تک خیال کیا جا سکتا ہے یہ تمام قلعے کرپ کی جدید توپوں سے مسلح ہیں ۱۸۰۷ء میں برٹش بیڑہ کپتان ڈکورتھ کے ماتحت اس میں زبردستی گھس گیا تھا اور ۱۸۷۸ء میں قسطنطنیہ کو روسیوں سے بچانے کیلئے پھر یہی بیڑہ اس میں سے گزرا تھا۔ اپریل ۱۹۱۲ء میں اطالی جنگی جہازوں نے آبنائے کے مدخل کے قلعوں پر گولہ باری کی تھی۔ اور جولائی میں اطالی بیڑہ نے اسمیں سے جبراً گزرنا چاہا تھا۔*

* مگر قلعوں کی مہیب آتشباری نے انکو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ اب فرانسیسی و انگریزی بیڑے اسمیں متفقہ طور پر گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اخبار اسٹیسمین اسی موضوع پر بحث کرتا ہوا لکھتا ہے کہ مجوزہ بیڑہ درہ دانیال میں گھسنے کی کوشش کریگا وہ ایک ہی وقت میں چناق قلعہ اور کلید بحر کی آتشباری کے نیچے آئیگا۔ جب یہ یاد رکھا جائے کہ ان

کلمۃ الحق

قرآن مجید کی تعلیم جس احسن طریق پر ہے۔ وہ کسی منصف کے دیدہ و دل سے مخفی نہیں ہے اصول اعتقادی اور عملی کلیات امور۔ قواعد وضوابط حلت وحرمت۔ طریق سیاست و تمدن۔ طرز معاشرت۔ فرائض واجبات اوامر و نواہی۔ حدود ومحارم۔ پند ونصائح۔ وعظ وتذکیر ایقاظ وتنبیہ۔ امثال وحکم۔ قصص وعبر۔ سب اس طرح مشتمل ہے۔ کہ کسی دیدۂ حق بین و دل حقیقت شناس کو اس کے بعد کسی دوسری تعلیم کی ضرورت باقی نہیں رہتی

وہ ایک مطب ہے۔ جس میں بندوں کے جسمانی و روحانی امراض کا علاج موجود ہے اس میں مومنین کے لئے ہر درد و دکھ سے شفا ہے اس میں گذشتہ امتوں کے واقعات موجود ہیں۔ جن سے آنے والی نسلیں عبرت کا سبق پڑھ سکیں۔ اس میں پیشین گوئیاں ہیں۔ کہ مومن اس کا اذعان رکھیں۔ اور مخالف انکی مطابقت کا معائنہ کرکے اپنے تمرد سے باز آئیں۔ اس نے حق و باطل کے درمیان ایک آہنی دیوار کھڑی کردی کہ کوئی ملحد۔ ہوا پرست اوسکو ہلا نہیں سکتا۔ اس نے خدا پرستی کے رستہ کو صاف کردیا۔ ہدایت کی مشعلیں روشن کردیں۔ کہ کوئی مسافر صراط مستقیم سے گمراہ نہ ہوسکے۔ وہ تمہارے دینی و دنیاوی امور کے لئے ایک زبردست حاکم ہے۔ وہ تمہارے اختلافات میں حکم ہے۔ وہ حق و باطل کے درمیان فاصل ہے۔ وہ کلام لغو نہیں ہے۔ اس کا معجزہ ہے۔ کہ اس میں سب کچھ موجود ہے۔ وہ اپنا پیارا لقب تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ لیکر آیا ہے۔ اور وہ خود حضور سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کا زندہ معجزہ ہے

پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تفہیم اور توضیح اور تفسیر میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اپنے اقوال سے افعال سے اعمال سے قرآن پاک کا اتباع سکھادیا۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ	ہم نے قرآن کو پند پذیری کے لئے آسان کردیا۔ کیا کوئی نصیحت قبول کرنیوالا ہے؟

کا مطلب اور مراد آنکھوں سے دکھلادیا

اللہ تعالےٰ کی یہ رحمت کہ بندوں کی ہدایت کے لئے قرآن جیسی جامع اور حاوی۔ شافی وافی کتاب نازل فرمائی۔ اور اوس کے پیارے رسول اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ لیاقت کہ ضعفا اور اغبیا ہر قسم کے افراد امت کو ملحوظ رکھکر ایسی طرح اسکو سمجھایا۔ کہ سندی کی چندی کردی

اے یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں۔ وہ ہوائے نفس سے نہیں فرماتے۔ وہ امور تبلیغیہ میں جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں۔ وحی الٰہی سے فرماتے ہیں۔ خود قرآن پاک خبر دیتا ہے

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ	(محمد صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں کہتے جو کچھ کہتے ہیں وہ وحی ہوتی ہیں)

آپ کے کلام کے منقول ہوکر ہم تک پہنچنے کی چار صورتیں ہیں

(۱) یا آپ کا کوئی قول یا فعل تواتر کے ذریعہ سے ہم کو ملا۔ یہ افادہ یقین اور ایجاب عمل میں مثل قرآن کے ہوگا اور تواتر کے یہ معنے ہیں۔ کہ آپ کے وقت سے لیکر اس وقت تک ہر زمانہ اور ہر طبقہ میں اوس کے نقل کرنے والے اس قدر کثرت سے ہوں۔ کہ عقل انکا جھوٹ پر متفق ہونا باور نہ کرسکتی ہے۔ اور جس شئے کی وہ خبر دے رہے ہیں۔ وہ مشاہدہ اور حس پر مبنی ہو۔ یا طبقہ طبقہ سے روایت کرے یعنے ہر زمانہ کے لوگ اپنے زمانہ کے لوگوں سے ایسی کثرت سے روایت کریں۔ کہ عقل انکی کذب کو باور نہ کرے

(۲) یا آپ کا کوئی قول و فعل ایسی جماعت سے تو منقول نہیں ہوا۔ مگر ہر درجہ میں اس کی روایت کرنے والے موجود رہے۔ علما کی اصطلاح میں ایسی حدیث کا نام مشہور اور مستفیض ہے۔

(۳) یا اوس کے بیان کرنے والے اس سے بھی کم ہیں۔ مگر ہر زمانہ اور ہر طبقہ میں دو سے کم نہیں ہوئے۔ ہر راوی سے دو آدمی روایت کرنے والے ہر زمانہ میں موجود رہے۔ اس کا نام اصطلاح میں عزیز ہے

(۴) یا اوس کے بیان کرنے والے دو دو تین تین برابر رہے۔ مگر کسی درجہ میں ایک ہی شخص روایت کرنے والا رہا۔ ایسی حدیث کو اصطلاح میں غریب کہتے ہیں

یہ بات بدیہی ہے کہ دین کا مدار نقل پر ہے۔ اور نقل کی صحت اور مطابقت نفس الامری اس کے ناقل کی دینداری اور فہم و فراست پر مبنی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہمکو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعہ سے ملا ہے۔ صحابہ کرام کا تدین اور فہم و فراست محتاج بیان نہیں ہے۔ وہ بلا واسطہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تحصیل علم فرماتے تھے۔ اور فہم و فقاہت کے مدارج مختلفہ کے ساتھ متصف تھے۔ اور کوئی مسلمان دل میں خیال لانا گوارا نہ کریگا۔ کہ وہ روایت حدیث یا بیان واقعات یا تفہیم مسائل میں نفسانیت یا کذب یا مداہنت کو دخل دیتے تھے۔ یا تراش خراش کرتے تھے۔ ان کے اوصاف ہم کو معلوم ہیں۔ گو ہم نے اونکو سمجھا لی ہم آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ گو ہم نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ مگر تاریخ ان کے حالات ہمارے پیش نظر ہیں اور نہایت صحیح اور موثوق واسطوں اور قابل قبول ذریعوں سے ہم کو ملے ہیں۔ انکو پڑھکر ہم دنگ رہ جاتے ہیں۔ ہم اپنے آپکو دیکھتے ہیں۔ ہم اپنے معاصرین کو دیکھتے ہیں۔ ہم ہندوستان کے اندر گشت کرتے ہیں اور ہندوستان سے باہر نکلکر چار دانگ عالم کی سیر کرتے ہیں۔ ہر ملک کے باشندوں کی حالت کا معائنہ کرتے ہیں۔ تو ہم کو ان بزرگوں کی نظیر نظر نہیں آتی بے شک وہ ہم جیسے مجسم تھے۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ ناک کان۔ صورت شکل رکھتے تھے۔ وہ کھانے پینے پہننے اوڑھنے کے محتاج تھے۔ ان کے بیویاں تھیں۔ وہ دنیاوی کاروبار بھی کرتے تھے۔ وہ زمینداری۔

کاشتکاری۔ صنعت وحرفت تجارت میں بھی مصروف پائے جاتے تھے۔ مگر باللہ ثم باللہ وہ ہم جیسے انسان نہ تھے۔ وہ جسم واعضاء رکھتے تھے۔ مگر اپنے اعضاء ظاہری وباطنی کو اسی کام میں لگاتے تھے۔ جس کام کے لئے خدا نے انکو بنایا ہے وہ کھانے پینے پہننے اوڑھنے کے محتاج تھے۔ مگر نہ ہماری طرح۔ وہ سب کے سب نومسلم تھے۔ اور ان کی عمریں کفر وشرک کے اندر گذری تھیں۔ ان کی گھٹی میں جاہلیت کی چاشنی تھی انہوں نے لات وعزیٰ کی حکومت کے زمانہ میں جنم لیا تھا۔ وہ عرب کی زمین کے سخت پتھروں سے صلابت اور شدت میں اشبہ تھے۔ وہ لٹیرے ڈاکو۔ سفاک۔ شراب خوار۔ قمار باز۔ سودخوار۔ ہوس کے پابند۔ رسوم ورواج کی سخت سخت قیدوں میں جکڑبند تھے۔ مگر جب انہوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ ایمان لائے تو وہ درحقیقت خدا کے لئے آپ کے ہاتھوں پر بک گئے۔ صلی حریت کے حلیہ سے آراستہ ہوکر محمدی حلقہ بگوشی کو اپنے لئے سرمایۂ افتخار سمجھنے لگے۔ انکی کایا پلٹ ہوگئی اور یکلخت ودفعۃً انکی طبیعت وجبلت میں غیر معمولی تغیر پیدا ہوگیا۔ انہوں نے افعال اختیاریہ سے قوائے حیوانیہ ونفسانیہ سے اعضائے ظاہرہ وباطنہ سے کہدیا۔ کہ اب ہم مع تمہارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نادرم خرید غلام ہیں۔ جو کچھ کہیں گے اور اشارہ کرینگے۔ خدا تعالیٰ معاف فرمائے۔ اب ہم تم سے وہی کام لیں گے۔ جو خدا کے ہاں سے تمہارے سپرد ہوئے ہیں اب انکی یہ حالت ہے۔ کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو سر تسلیم خم کیا ہے اور اپنی مرغوب غذاؤں کو ترک کر دیا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ قرآن اسکی اجازت نہیں دیتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہیں۔ وہ شراب جو انکی گھٹی میں پڑی تھی۔ جو بجائے پانی کے پی جاتی تھی۔ حرمت کا حکم نازل ہوتے ہی مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں بہی پھرتی ہے۔ شراب کے برتن توڑے جاتے ہیں قمار کے پانسوں کی مٹی خراب ہے۔ قمار خانے بند ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ قرآن میں صریح آیت اتری ہے۔ اس میں

بیان کیا گیا ہے۔ کہ شراب گندی چیز ہے۔ شیطانی کام ہے۔ قمار گندی چیز ہے۔ شیطانی کام ہے۔ وہ شراب جس کے کبھی متوالے تھے۔ جس کے خم کے خم اڑا جاتے تھے۔ اب اگر کپڑے پر لگ جاتی ہے۔ تو اسکو پاک کیا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ شریعت میں وہ گندی چیز قرار دی گئی ہے۔ ہمارے آجکل کے دشمنوں کی طرح انہوں نے کبھی نہ کہا کہ انگور یا جو وکھجور کا شیرہ ہی تو ہے۔ اس میں ناپاکی کہاں سے گھس گئی۔ انہوں نے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم سے سن لیا کہ شرابی کی نماز چالیس روز تک قبول نہیں ہوتی۔ دل سے تسلیم کیا۔ اور شراب چھوڑ دی۔ انہوں نے سن لیا کہ مرد ریشمی لباس نہ پہنیں۔ تہبند یا پائجامہ ٹخنہ سے نیچا نہ ہونا چاہئے۔ اگر ہوگا تو دوزخ میں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ سنا اور توبہ کرلی۔ ہم نادانوں کی طرح اعتراض نہ کیا۔ کہ ٹخنہ سے نیچا یا اونچا ہوگیا۔ تو اس میں کیا خرابی ہوگئی۔ انہوں نے سود کی حرمت کی آیت سنی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی خرابیاں معلوم کیں۔ لینے والے اور دینے والے اور کاتب وشاہد پر لعنت کا حال سنا۔ لرز گئے۔ توبۃ النصوح کرلی۔ اور جو سود جس کسی پر باقی تھا معاف فرما دیا۔

بیویوں سے محبت تھی۔ مگر خدا کے لئے شہوت پرستی اور غفلت شعاری کا دخل نہ تھا صنعت وحرفت تھی۔ زراعت وتجارت تھی۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے موافق وہ بے ہمہ وباہمہ تھے ظاہر میں اچھے خاصے دنیا دار اور باطن میں سچے فرمانبردار۔ ہاتھ مخلوق سے اور دل خالق سے مصروف معاملہ۔

رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ (وہ ایسے لوگ ہیں کہ تجارت اور خرید وفروخت انکو خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی)

ان سے کوئی گناہ ہوتا ہے۔ تو خود حاضر ہوکر حضور میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ہم سے یہ گناہ ہوا ہے۔ ہم پر خدا کی حد جاری کر دیجئے۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا قصہ صحیح روایتوں سے کتب حدیث میں منقول ہے۔ کہ وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ مجھکو پاک کر دیجئے یعنی گناہ کی سزا دیکر مجھے بری فرما دیجئے۔ آپ نے ان کے کلام کو یہ سمجھکر کہ کوئی کم درجہ کا گناہ ہوگا۔ جو توبہ واستغفار سے معاف ہوجائے گا۔ فرمایا کہ میاں جاؤ۔ توبہ واستغفار کرو انہوں نے پھر کہا۔ کہ حضرت مجھے پاک کیجئے۔ آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا۔ اور ماعز برابر عرض کرتے رہے چوتھی مرتبہ میں آپ نے فرمایا۔ کہ اے ماعز کس گناہ سے تجھے پاک کروں۔ عرض کیا زنا سے۔ یہ سنکر حضور نے دریافت فرمایا۔ کہ اسکو جنون تو نہیں ہوگیا لوگوں نے عرض کیا۔ کہ جنون نہیں ہے۔ پھر آپ نے تحقیق کی۔ کہ شراب تو نہیں پی ہے۔ ایک شخص اٹھا اور اسکا مونہہ سونگھا۔ تو شراب کی بو نہ پائی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ماعز تم نے زنا کیا ہے۔ عرض کیا۔ کہ حضور ہاں زنا کیا ہے۔ آپ نے اسکو رجم وسنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ اور وہ فوراً پتھروں سے مارا گیا۔ عزیز وقریب۔ یار واغیار سب خدا کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہوگئے۔ یہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے فرمانبردار۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ ماعز کے لئے دعائے خیر کرو۔ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایک امت پر تقسیم کی جائے۔ تو سب کی نجات کے لئے کافی ہو۔

ایک صحابیہ دربار نبوت میں حاضر ہوکر عرض کرتی ہے کہ یا رسول اللہ مجھسے گناہ ہوا ہے۔ مجھے پاک کر دیجئے (حد جاری فرما دیجئے) آپ فرماتے ہیں (کوئی اور گناہ سمجھکر) جا توبہ استغفار کر۔ وہ مکرر عرض کرتی ہے دوچار مرتبہ یہی کلام ہوکر وہ کہتی ہے۔ کہ حضور کیا آپ ماعز کی طرح مجھے بھی رد کرنا چاہتے ہیں۔ یا رسول اللہ۔ میں زنا سے حاملہ ہوں۔ آپ نے فرمایا تو؟ عرض کیا۔ حضور ہاں میں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک بچہ پیدا نہ ہو۔ حد جاری نہیں ہوسکتی۔ ایک شخص اسکا کفیل ہوگیا۔ اور اسکو اپنی حفاظت میں رکھا جب پورے دن ہوگئے۔ اور بچہ پیدا ہولیا۔ تو عرض کیا کہ حضور اس عورت کے بچہ پیدا ہولیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ابھی

ahmadmuslim.de

ہم اوسکو اس وجہ سے سنگسار کرنا مصلحت نہیں سمجھتے۔ کہ معصوم بچہ کے لئے دودھ پلانے والی کوئی نہیں۔ ایک انصاری صحابی اٹھے۔ اور عرض کیا کہ یارسول اللہ اس بچہ کے دودھ پلانے کی کفالت میں کرتا ہوں۔ تب آپنے اسکو سنگسار کرادیا۔

ایک دوسری صحیح روایت میں ہے۔ کہ آپنے اس عورت سے فرمایا کہ جا جب بچہ پیدا ہوجاویگا تب حد جاری کی جاویگی۔ جب وہ وضع حمل سے فارغ ہوئی۔ تو حاضر ہوئی کہ۔ یارسول اللہ بچہ پیدا ہولیا۔ مجھپر حد جاری فرمادیجئے۔ آپنے فرمایا کہ جا اسکو دودھ پلا جب اسکا دودھ چھٹ جائے گا تب حد جاری کی جاویگی۔ چلی گئی اور جب اس بچہ کا دودھ چھڑا دیا۔ تو پھر آئی بچہ گود میں تھا۔ اور اوس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا عرض کرتی ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ کیجئے۔ یہ بچہ موجود ہے۔ روٹی کھانے لگاہے۔ آپنے اس بچہ کو کسی صحابی کی کفالت میں دیدیا۔ اور اوسکو سنگسار کرادیا۔ اور بعد کو اوسکی توبہ کی تعریف فرمائی کہ اگر کوئی صاحب مکس (ظالم عشر وصول لینے والا) بھی ایسی توبہ کرتا۔ تو باوصف حقوق العباد اسکی گردن پر ہونے کے اللہ تعالےٰ اسکی مغفرت فرماتا۔ اللہ۔ اللہ۔ یہ تھے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ کرام کے قصص وحکایات سے کتب لبریز ہیں یہ موقع اُن کے نقل کا نہیں ہے۔ کچھ تھوڑی سی جھلک اُن کے حالات کی کھلا دینی کافی ہے۔ الحاصل جب واقعات اور حالات دیکھتے ہیں۔ تو گویا ہم صحابہ کو دیکھتے ہیں اور یقین کے مدارج طے ہو جاتے ہیں۔ اور ہم کو اُن کی دیانت میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا ہم سمجھتے ہیں وہ انسان کامل تھے۔ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے راستباز کامل مصاحبوں کی ضرورت تھی۔ وہ سب اوصاف خدا کے دئے ہوئے اونکی ذات میں موجود تھے۔ اور اسپر جب اُن مناقب کا اضافہ ہوتا ہے۔ جو خود حضور نے انکی نسبت ارشاد فرمائے۔ تو پھر ہماری عقیدت کیشی اور نیازمندی اُن بزرگوں کی نسبت اس اذعان کی چوٹی پر پہنچ جاتی ہے۔ کہ کوئی اوسکو ہمارے قلوب سے زائل نہیں کرسکتا۔ مخالف اگر دلائل کی بھرمار کریں۔ تو وہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ ہم میں سے بھی اگر کوئی راہ گم کردہ ہمارے مقابلہ میں آئے۔ تو مونہہ کی کھا وے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعض مناقب ناظرین کی ازدیاد بصیرت کے لئے یہاں لکھدینا مصلحت معلوم ہوتا ہے۔

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا صحابی فلوان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ (بخاری و مسلم)	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے قریب (مدینہ منورہ کے پہاڑ) خدا کی راہ میں سونا خرچ کردے۔ تو میرے اصحاب کے مد پیمانہ جو تقریباً آدھ سیر وزن کا ہوتا ہے) اور نصف مد کی برابر بھی نہیں ہوسکتا۔

صحابہ کا کمال ایمان۔ نہایت اخلاص۔ انکا استقامت اُن کا حسن نیت۔ اللہ اکبر کس درجہ میں مقبول ہے کہ کوئی بعد کو آنے والا اُن کی برابری نہیں کرسکتا۔ وہ باوجودیکہ مفلس تھے۔ اور انکو مال کی احتیاج درجہ اتم تھی۔ مگر اس فاقہ مستی میں وہ فی سبیل اللہ انفاق مال کو ہی مقدم رکھتے تھے۔ کسی نے ایسی روایت باوجود تلاش نہ پائی ہوگی۔ کہ انہوں نے دینی ضرورت کے وقت بخل کیا ہو۔ ایسے واقعات کتب سیر وحدیث میں بکثرت ملیں گے۔ کہ بعض نے اپنا کل مال دیدیا۔ بعض نے نصف دیا۔ اپنے گھربار۔ عزیز واقرب۔ زمین جائداد چھوڑ چھوڑ کر فقر وافلاس کے عمامے اور جبے باندھ کر توکل وقناعت کے عصا ہاتھ میں لیکر چلے گئے۔ اور مدینہ میں داخل ہوگئے۔ یہ ہجرت اور یہ ترک مال آخر دیکھو تو سہی کس عالی حوصلگی اور کس علو ہمت کی خبر دیتا ہے مدینہ طیبہ (زادہ اللہ شرفاً وتکریماً) ایک معمولی شہر ہے۔ وہاں جوق جوق مہاجرین چلے آتے ہیں۔ انصار مدینہ کس اخلاص اور محبت سے اپنے مہاجر بھائیوں کی مدارات کرتے ہیں۔ اسلام کا پہلا دور ہے مسلمانوں کی قلت ہے۔ مال کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کے سامان کی احتیاج ہے۔ اور وہ رسول کے فدائی اور اسلام کے شیدائی اپنی ذاتی ضرورتوں سے قطع نظر کر لیتے ہیں۔ اور مال سی محبوب شے سے دریغ نہیں کرتے کیا اعلاء کلمۃ اللہ کا اس سے بہتر کوئی اور منظر دنیا میں کبھی کسی نے کہیں دیکھا ہے میں یقین سے کہتا ہوں۔ کہ نہیں دیکھا ہوگا۔ انہوں نے اپنے مال۔ جان۔ زن وفرزند کو اسلام پر قربان کردیا تھا۔ اور اپنی احتیاج اور اسلام کی ضرورت کے وقت امتحان میں دربار رسالت سے کامیابی کے تمغے اور سرکار رضاء ونَدی سے معزز لقب حاصل کئے تھے۔ اور قرآن پاک میں اپنے تذکروں کا استحقاق حاصل کیا تھا۔

(۲) اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم (رزین)	(میرے صحابہ تاروں کیطرح فیض رسان ہیں۔ ان میں جس کسی کی اقتدار کروگے۔ ہدایت پاؤگے)
(۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ مالقیک الشیطان سالکا فجا قط الاسلک فجا غیر فجک (بخاری ومسلم)	(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا۔ کہ اے عمر مجھے قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب کبھی شیطان کسی رستہ میں چلتا ہے۔ اور اتفاق سے تم سے دوچار ہوتا ہے

تو وہ رستہ چھوڑ کر دوسرا رستہ اختیار کر لیتا ہے)

اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی صلابت اور قوت ایمانی اور حق پرستی پر پوری روشنی پڑتی ہے کہ انکی صورت دیکھکر شیطان سا شخص بھی خوف زدہ ہوکر چلدیتا ہے۔ بیشک یہ ہیں خدا کے مخصوص بندے جن کا تذکرہ قرآن پاک میں ان دقیع الفاظ میں فرمایا گیا ہے۔

ان عبادی لیس لک علیھم سلطان } (ہمارے مخصوص مطیع بندوں پر شیطان تیرا کچھ تسلط نہیں ہوسکتا)

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مناقب قرآن پاک کی آیات اور صحیح صحیح حدیثوں میں ملتے ہیں جب انکی نسبت ایسے عام اور ناقابل رد الفاظ پائے جاتے ہیں کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہوا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوئے) تو کیا کوئی عاقل یہ خیال کرسکتا ہے۔ کہ انہوں نے قرآن وحدیث کی تبلیغ میں کوتاہی کی۔ یا اُن کے فہم میں غلطی ہوئی۔

قرآن پاک میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد ہے۔

ahmadimuslim.de

یا ایها الرسول بلغ ما (اے رسول جو تم پر خدا کی طرف سے
انزل الیک من ربک) نازل ہوا ہے اسکو پہنچا دو)
اور آپ کا اپنے اصحابہ کرام کو یہ ارشاد
بلغوا عنی ولو آیۃ (مجھسے اگر کوئی ذرہ سی بات بھی پہنچی ہو تو اسکو
میری امت کو پہنچا دو)
بے شک آپنے (صلی اللہ علیہ وسلم) سب کچھ پہنچا دیا۔ اور اپنے
زمانہ میں اعلان عام کر دیا۔ کافر بادشاہوں کو بھی فرمان و خطوط
الاعلان بھیجے۔ اور اپنے صحابہ کو بھی قرآن کی آیات کے
مطالب حقیقی مراد اسلامی اصول و فروع سب ہی کچھ بتا دیا
اور سمجھا دیا۔ اور اسکا ایک مجمع عظیم میں اعلان بھی کر دیا (۱۵)

موجودہ جنگ کا اثر جان و مال پر

موجودہ جنگ جسقدر خونخوار و مہلک ہو رہی ہے۔ کہ جب سے
دنیا پیدا ہوئی۔ اس جنگ کی کوئی دوسری نظیر موجود نہیں ہے
پہلے زمانہ میں جسقدر لڑائیاں ہوئی ہیں۔ وہ یا تو خود دو ملکوں
تک ہوئی ہیں۔ یا دو تین سلطنتیں شریک جنگ ہو گئیں
یا ایک ملک والوں نے دوسرے ملک والوں پر حملہ کیا۔ ہندوستان
کی جنگ مہابھارت خاص ہندوستان کی سرزمین کے اندر ہوئی
تھی جس میں قریب ہندوستان کے راجہ مہاراجہ دو پارٹیوں میں
منقسم ہو کر لڑے تھے۔ بیت المقدس کی جو لڑائیاں
ہوئیں۔ اون میں تمام یوروپ اکٹھا ہو کر سلطان صلاح
الدین کے مقابلہ کے لئے آیا تھا۔ لیکن رستہ کی وہ
آسانیاں جو آج موجود ہیں۔ اوس زمانہ میں چونکہ موجود
نہ تھیں۔ لہذا میدان میں آنے والے سپاہیوں کی
مقابلہ موجودہ جنگ کے کچھ بھی نسبت نہ تھی۔
جنگ کریمیا جس میں ترکی و انگلستان اور فرانس
کی متحدہ فوجیں روس کے مقابلہ میں لڑنے کو گئی تھیں اونکی
تعداد بھی موجودہ جنگ کے مقابلہ میں بہت قلیل تھی۔ نپولین
کی جس قدر لڑائیاں ہوئی ہیں وہ فرداً فرداً بعض سلطنتوں
سے ہوتی رہی ہیں۔ غرضیکہ کوئی نظیر ایسی نہیں
ملتی کہ میدان جنگ میں یوروپ۔ افریقہ۔ ایشیا
آسٹریلیا۔ امریکہ کی فوجیں ایک میدان میں جمع ہوں
[illegible] بری و بحری سفر میں آسانیاں
[illegible] پیام رسانی کا سلسلہ دم بدم ہو سکتا ہے
[illegible] انتظام آسان ہو گیا ہے غرضیکہ موجودہ زمانہ کی

ترقی کا نتیجہ ہے کہ میدان جنگ میں لڑنے والے سپاہیوں کی
آج وہ تعداد نظر آتی ہے جس کی کوئی نظیر تاریخ میں موجود
نہیں ہے۔ کثرت تعداد افواج کے علاوہ دوسری عجیب
بات اس جنگ میں یہ ہے۔ کہ زمین کے اوپر جنگ ہے
زمین کے نیچے سمندر کے اوپر اور سمندر کے نیچے۔ صرف
بلکہ ہوا کے اوپر بھی جنگ ہو رہی ہے۔ اس پر مستزاد
یہ کہ جسقدر خوفناک آلات حرب موجودہ جنگ میں کام
میں لائے جا رہے ہیں اس کی بھی کوئی دوسری نظیر
کسی جنگ میں نہیں ملتی۔

غرضیکہ موجودہ جنگ باعتبار کثرت افواج طریقہ جنگ
اور آلات حرب کے دنیا میں اپنی قسم کی پہلی جنگ ہے
اس جنگ میں اس وقت تک جسقدر خرچ ہو چکا ہے جنگ
کی وجہ سے پیداوار کا جسقدر نقصان ہوا ہے۔ اور کس قدر آدمی
جنگ کی بھینٹ ضائع ہو چکے ہیں۔ انگلستان کے مختلف لوگ
اسکا صحیح اندازہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ انگلستان کا مشہور رسالہ
نائنٹینتھ سنچری میں مسٹر گوبنٹ نے ان سوالات پر علم الاعداد
سے بحث کی ہے۔ مسٹر گوبنٹ نے صرف ۱۹۱۵ کے اخراجات
اور نقصان جان و مال کا تخمینہ کیا ہے۔ اونہوں نے جرمن
سپاہی کا روزانہ اوسط خرچ کم سے کم ۱۰ شلنگ (ساڑھے
سات روپے) قرار دیا ہے۔ اور اونکی رائے ہے کہ فرانس
و انگلستان وغیرہ میں بھی اسی قدر روزانہ صرف فی سپاہی
پر ہوتا ہے۔ اونکی رائے ہے کہ اسوقت میدان جنگ میں
حسب ذیل تعداد ہے۔

جرمن	۴۳ لاکھ ۵۰ ہزار	۷۸ لاکھ ۵۰ ہزار
آسٹریا	۳۵ لاکھ	
فرانس	۴۰ لاکھ	۹۴ لاکھ
روس	۵۴ لاکھ	

کل تعداد ایک کروڑ ۷۲ لاکھ ۵۰ ہزار انگلستان اور
بلجیم کی تعداد شامل کرنے کے بعد کل تعداد ایک کروڑ
۹۵ لاکھ ہوتی ہے۔ ۱۰ شلنگ (ساڑھے سات روپے)
یومیہ فی سپاہی خرچ کے حساب سے ۹۷ لاکھ پونڈ یومیہ مصارف
جنگ میں خرچ ہوتے ہیں یعنے ۱۴ کروڑ پچاس لاکھ
روپیہ یومیہ۔ اس حساب سے ۱۹۱۵ کا خرچ ایک ارب ۹۲
لاکھ پونڈ خرچ ہونگے
مذکورہ بالا فوجوں کی تعداد میں سرویا۔ ترکی اور
جاپان کی فوجوں کو اور اون کے یومیہ مصارف کو شامل
نہیں کیا گیا ہے۔ بہر حال مسٹر گوبنٹ نے پیداوار صنعت و
حرفت کے نقصان کا جو بوجہ جنگ کے ہوا حسب ذیل
تخمینہ کیا ہے

فرانس ۹۰ کروڑ پونڈ	بلجیم ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ
جرمنی ۴۰ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ	روس ۱ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ
انگلستان ۱۰ کروڑ پونڈ	کل ایک ارب ۴۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ

کا نقصان قرار دیا گیا ہے۔ مسٹر گوبنٹ نے مذکورہ بالا
ممالک کی صنعت و حرفت کی گذشتہ رپورٹوں سے جو
شائع ہوئے ہیں تخمینہ نقصان پیداوار کا کیا ہے
غرضکہ خرچ جنگ اور پیداوار دونوں کا کل نقصان
۳ ارب ۲۰ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ یعنے ۴۹ ارب ۲۳ کروڑ
روپے کا ہوا۔ سب سے زیادہ نقصان جو اس جنگ میں ہوگا
وہ انسانوں کا ہے۔ چنانچہ مسٹر مذکور نے پچھلی چند مشہور
لڑائیوں کا جو حال کے زمانہ میں ہوئیں۔ تخمینہ لگایا ہے
اونکی رائے ہے۔ کہ جرمن و فرانس کی پچھلی جنگ جو ۱۸۷۰ء
میں ہوئی تھی۔ اوس میں ۱۴ فی صدی سپاہی جرمن کے مارے
گئے تھے۔ ٹرانسوال کی جنگ میں ۹ فی صدی۔ اور پچھلی
جنگ بلقان میں ترکوں کے ۱۲ فی صدی اور سرویہ کے
۱۰ فی صدی آدمی کام آئے تھے۔

مذکورہ بالا معلومات سے مسٹر مذکور نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ
موجودہ جنگ میں اگر ۱۰ فی صدی آدمی ضائع ہونگے تو ایک
کروڑ ۹۵ لاکھ میں [illegible] جنگ میں کام آوینگے۔ لیکن لڑائی کو
قریب ۱۸ مہینے گذر چکے ہیں اور فریقین کی جدید بھرتی
شدہ فوجیں ابھی میدان جنگ میں نہیں بھیجی گئیں موسم بہار
شروع ہونے کے بعد میدان جنگ میں فوجوں کی تعداد
بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ اور ابھی اس امر کی پیشگوئی
کرنا مشکل ہے۔ کہ جنگ کب تک جاری رہے گی
ابھی اس امر کا فیصلہ کرنا بھی دشوار ہے۔ کہ کون کونسی
اور سلطنتیں کس فریق کی جانب سے میدان جنگ میں آوینگی
لیکن یہ امر یقینی ہے کہ اٹلی۔ رومانیہ۔ یونان۔ بلگیریا
پرتگال اور شاید یوروپ کی دوسری چھوٹی چھوٹی اور
سلطنتیں بھی شریک جنگ ہوں۔ غریب ایران کے
بھی جنگ کے اثر سے محفوظ رہنے کی امید نہیں ہے
چین و امریکہ کی بابت کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کسی نہ

ahmadimuslim.de

متفرقات

اطلاع - مولانا ابوالوفا صاحب چونکہ اہلحدیث کانفرنس کے انعقاد و انصرام متعلقہ علیگڈھ کے لئے تشریف لے گئے ہوئے ہیں - اس لئے ۱۲ مارچ یعنی دو ہفتوں ہفتوں کا اکٹھا پرچہ شایع کیا جاتا ہے -

مزید اطلاع - ۱۱ مارچ کو کارپردازان دفتر اہلحدیث شمولیت جلسہ کے لئے علیگڈھ جائیں گے - اس لئے ۱۱ مارچ لغایت ۱۷ مارچ اگر کسی ضروری خط یا دیگر ارشاد کی تعمیل نہ ہو - تو معذور سمجھیں - مینیجر

اعلان ارائیں کانفرنس لاہور } ارائیں کانفرنس کا ابتدائی اجلاس زیر صدارت آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر بتاریخ ۴ اپریل ۱۹۱۵ء بروز اتوار بوقت صبح ۸ بجے سے برکت علی محمڈن ہال بیرون موچی دروازہ لاہور میں ہوگا - جس میں ارائیں قوم کی تعلیمی اور اخلاقی ترقی کے لئے مناسب تجاویز عمل میں آویں گی - تمام مقامات کے برادران قوم اس جلسہ میں بکثرت تشریف لاکر ممنون فرماویں - جو حضرات اپنی آمد سے ایک ہفتہ قبل اطلاع دیں گے - آن کے قیام و طعام کا انتظام بھی کیا جاوے گا - جو حضرات کوئی تقریر کرنا چاہیں - ۱۵ مارچ سے پہلے پہلے اطلاع دیں - تاکہ پروگرام میں اونکا نام درج ہوسکے - المکلف میاں پیر بخش پنشنر پوسٹل ماسٹر ڈیلدار ہسپتال بھاٹی دروازہ لاہور -

درخواست جنازہ غائب - میاں عبدالعزیز غلام محمد صاحب بارہ مولا (کشمیر) سے لکھتے ہیں کہ ہمارا ایک چچا زاد بھائی پیرا محمد .. ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ کو دار فانی سے دار بقا کو رحلت کر گیا ہے - انا للہ - مرحوم دیندار تھا - بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس کے لئے نماز جنازہ غائب پڑھی جائے - اللہم اغفرلہ

طبی سوال - بندہ نہایت ہی شکر گذار ہوگا - اگر کوئی حکیم یا ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی طیار شدہ دوا یا سہل نسخہ بتلا دیں جس سے قوت مردی میں تقویت ہو جو میرے خیال میں نا ممکن ہے -

(ایک خریدار اہلحدیث)

تلاش کتاب } خاکسار کو فتاوے جامع الصغیر مصنفہ شیخ الکل سیدنا مولانا محمد نذیر حسین صاحب دہلی مرحوم و مغفور کی اشد ضرورت ہے - اگر کسی صاحب کو کتاب ہذا کا پتہ ہو - تو بذریعہ اخبار ہذا یا براہ راست خاکسار کو اطلاع دیں - مہربانی ہوگی - خاکسار ابوالحسن عبدالرحمٰن موضع ناگوٹ ڈاکخانہ گاجل ضلع مالدہ

درخواست دعا و دوا - میرے ایک دوست میر محمد شریف صاحب کو کف میں خون آتا ہے - مہربانی فرماکر ناظرین کرام صحت کے لئے دعا فرماویں - اور کسی حکیم صاحب کے پاس اس مرض کی مجرب دوا ہو تو مطلع فرماویں - خاکسار عبدالواحد از گنگا مندر اسٹریٹ کلکتہ

تقریظات

فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور - یہ رسالہ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کے بارے میں عربی میں علامہ محمد حیات سندھی مدنی مہاجر متوفی ۱۱۶۳ھ کا تھا - جو مترجم ہوکر خاکسار کے مطبع میں طبع ہوا ہے نہایت مدلل رسالہ عجیب و غریب قابل دید ہے چھپائی - کاغذ عمدہ قیمت ۱؎ علاوہ محصول - شائقین ٹکٹ بھیجکر منگالیں - اور احباب اس کے بہت سے نسخے خریدکر تقسیم فرماویں - اور اجر لیں (محمد ابوالقاسم عفی عنہ بنارس محلہ دارا نگر)

دافع وبار طاعون مطلمہ } اس رسالہ میں نامراد مرض طاعون کے اسباب و علامات علاج اور مختلف پہلوؤں پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی گئی ہے قیمت ۱؎ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ حکیم شمس الدین صاحب - کٹرہ سفید امرتسر

برآمد گندم کی ممانعت } اس مصیبت کے وقت میں جب کہ قحط کی ہولناک آتش چاروں طرف سرعت سے پھیل رہی ہے - برآمد غلہ کو روکنے کے متعلق جو کچھ بھی کیا جاویگا غنیمت سمجھا جاویگا - اس لئے ہم ذیل کی سرکاری اطلاع کو جو دہلی سے شایع ہوئی ہے - بمسرت ذیل میں درج کرتے ہیں - لکھا ہے - کہ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۴ء کو ہندوستانی منڈیوں میں گندم کا نرخ بڑھ جانے کے سبب سے گورنمنٹ ہند نے گندم اور آرد گندم کی ایک خاص مقدار معین کردی تھی - جو ہندوستان سے ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء کے اختتام تک باہر بھیجا جاسکتا تھا - مگر اس روک کے باوجود نرخ بڑھتا گیا - اس لئے گورنمنٹ ہند نے اب فیصلہ کیا ہے - کہ گندم اور آرد گندم کی پرائیویٹ برآمد موجودہ بندش کی میعاد کے اختتام پذیر ہونے پر یعنی ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۵ء تک بالکل نہ ہوگی - اس بندش کے عاید کرنے میں گورنمنٹ ہند کا منشاء یہ ہے - کہ مقامی قیمتوں کو اپنے قابو میں رکھے - ورنہ کثرت پیداوار کے باوجود ہندوستان میں گندم کی قیمتیں روئے زمین کے نرخوں سے متاثر ہوکر بہت بڑھ جائیں گی - اور یہاں مصیبت پھیلانے کا باعث ہونگی - جبکہ ہندوستان کی متعدد زرعی پیداواریں فروخت نہیں ہوسکیں - اور اس امر کے باور کرنے کی بھی کافی وجہ ہے - کہ گندم کی پیداوار غالباً ملکی ضروریات سے بہت متجاوز ہوگی تو گورنمنٹ کا یہ منشاء نہیں - کہ وہ ہندوستان کے کاشتکاروں کی جائز امیدوں کو پورا نہ ہونے دے اور ایک حد خاص سے زیادہ برآمد کو بند کردے حالانکہ جب یہ معلوم ہو کہ پیداوار ملک کی ضروریات سے بہت زیادہ ہے - اور قیمتوں کو آسانی سے قابو میں رکھا جاسکتا ہے - اس لئے ایسی ضروری تدابیر زیر غور ہیں - کہ جن کی رو سے زیادہ پیداوار کو تجارت کے معمولی ذرایع سے اور مناسب موقع پر باہر بھیجنا ممکن ہوگا - مگر یہ کام گورنمنٹ کے خاص اہتمام اور نگرانی میں ہوگا - جس کے متعلق تجاویز کا بعد میں اعلان کیا جائے گا -

اس اعلان کا اثر ابھی سے مختلف مقامات میں محسوس ہونے لگا ہے - چنانچہ لاہور اور امرتسر میں ۸ سیر کے بجائے غلہ گندم ۸-۹ سیر بکنے لگا ہے - اور یقین ہے دیگر مقامات میں بھی ارزانی بہت جلد رونما ہوگی (وکیل)

صاحب پرنسپل میڈیکل کالج لاہور نے ان فوجی طلباء کو جو چند روز سے سکول و ہسپتال سے انکار کرنے پر مصر

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۹۔ فروری سے ۷ مارچ تک جو خبریں پہنچی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے

بحری کارروائیوں میں اس ہفتہ کا سب سے اہم واقعہ یہ ہے۔ کہ انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ درد انیال پر سخت گولہ باری کر رہا ہے۔

اس بیڑے میں جو درد انیال پر گولہ باری کر رہا ہے بہترین قسم کے انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہاز شامل ہیں انگریزی جنگی جہاز کوئن میری الزبتھ جو سب سے بڑا جنگی جہاز ہے۔ وہ بھی درد انیال پر گولہ باری میں مصروف ہے۔

ایتھنز (یونان) کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ درد انیال پر حملہ کرنے والے بیڑے میں ۵۲ جنگی جہاز ہیں۔ ایک روسی جنگی جہاز سکولڈو نامی بھی جو آغاز جنگ کے وقت بحیرۂ روم میں تھا۔ اس بیڑے میں شامل ہو گیا ہے۔

ایتھنز کی خبر ہے۔ کہ ایک لاکھ ترکی سپاہ گیلی پولی میں جمع ہے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی پر ایک انگریزی تفریحی جہاز نے گولہ باری کی

انگریزی محکمہ بحری کا بیان ہے۔ کہ جنگ سے پیشتر یہ جہاز تفریحی تہا۔ لیکن آغاز جنگ میں محکمہ بحریہ نے اسپر تبضہ کرکے اسکو پٹرول کے کام پر مامور کر دیا۔

جرمنوں نے تین آبدوز کشتیاں براستہ خشکی آسٹریوں کو اور تین ترکوں کو بھیجی ہیں

انگریزی امیر البحر ایجرٹن کو یقین ہے۔ کہ ایک انگریزی کوئلہ بردار جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی کو غرق کر دیا ہے۔

سب سے پہلے جو انگریزی تجارتی جہاز کسی جرمن آبدوز کشتی کو غرق کرے گا۔ اوسکو ۷ ہزار ۴ سو روپیہ انعام دئے جانے کا اعلان کیا گیا ہے

آسٹریا کے پانچ جنگی جہازوں نے مقام انٹی واری (سالص ماننٹی نگرو) پر گولہ باری کر کے قیمتی سامان [illegible] اور ذخائر کو جلا دیا۔ نیز شاہ ماننٹی نگرو کے تفریحی جہاز کو بھی غرق کر دیا۔

ایک جرمن تجارتی جہاز ڈلشیہ جسے امریکہ کی ایک کمپنی نے خرید لیا تھا۔ اور اسپر اسباب بار کر کے جرمنی کو بھیجا تھا۔ اوسکو ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے گرفتار کر لیا ہے۔

جہاز رانی کا خرچ بڑھ جانے کے باعث انگلستان سے ہندوستان کے کرایہ میں کمپنیوں نے ۲۰۔ فیصدی کا اضافہ کر دیا ہے۔

دو جرمن ہوائی جہازوں نے ایک انگریزی تجارتی جہاز پر بم پھینکے۔ مگر نشانہ خطا گیا۔ اور جہاز اپنی راہ پر چلا گیا۔

متحدہ سلطنتوں کے ہوائی جہازوں نے جرمن سپاہ کی ٹیمنوں اور ریلوے سٹیشن پر ۶۰ بم پھینکے۔

مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے پارلیمنٹ سے جنگی اخراجات کیلئے ۳۔ ارب ۵۰ کروڑ روپے کی منظوری طلب کی ہے۔

جرمنی کے بجٹ میں غیر معمولی اخراجات کیلئے ۵ ارب ۴۳ کروڑ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔

ٹائمز کا فوجی نامہ نگار خیال کرتا ہے۔ کہ مشرقی رزمگاہ میں اس وقت ۲۰ لاکھ جرمن سپاہ مصروف پیکار ہے جو روسیوں کو شکست دینے کیلئے ناکافی ہے

جرمنوں کو خوف ہے۔ کہ موسم بہار میں روسی بیشمار فوج میدان جنگ میں لے آئیں گے۔ اس لئے وہ روسیوں کو اس سے پیشتر ہی کچل ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں

بقول نامہ نگار ٹائمز جرمنوں نے اپنی نصف فوج مشرقی پرشیا سے واپس منگوالی ہے۔ اور اب وہ کسی اور مقام پر حملہ کرنے کی فکر میں ہیں۔

روسیوں کا خیال ہے۔ کہ جرمن اب پھر وارسا کے سامنے والی روسی فوج پر حملہ کریں گے

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے شمالی پولینڈ میں پرزاسنز پر دو جرمن جیشوں کو شکست دیکر جنگ کا خاتمہ کر دیا۔

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے آسٹریوں کو مغربی گلیشیہ میں سخت شکست دی ہے

فلینڈرز اور ہالینڈ میں پھر افواہیں اڑ رہی ہیں۔ کہ جرمن کیلے پر حملہ کرنے کی نئی تجاویز سوچ رہے ہیں

مغربی رزمگاہ میں اس ہفتہ انگریزی۔ فرانسیسی سپاہ نے تین سو گز پیشقدمی کی۔ متعدد جرمنوں کی خندقوں کو فتح کیا۔ اور کسی ایک کو سرنگوں سے اڑا دیا گیا۔

مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے اپنی تقریر میں بیان کیا ہے۔ کہ ہم اس وقت تک تلوار میان میں نہ کریں گے جب تک بلجیم کے نقصانات کی تلافی۔ فرانس کی آئندہ حفاظت کا اطمینان۔ اور جرمنی کی فوجی تفوق کا قطعی قلع قمع نہ ہو جائے۔

مسٹر اسکوئتھ نے اعلان کیا۔ کہ ہم کسی کا مال سامان جرمنی کو نہیں جانے دیں گے۔ خواہ وہ ممنوع ہو یا غیر ممنوع۔

قاہرہ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ترکوں کے مصر کی طرف پیشقدمی کے فی الحال کچھ آثار نہیں پائے جاتے۔

اٹلی کے وزیر اعظم نے اپنی پارلیمنٹ جاسوسی۔ ممنوعات جنگ اور فوجی نقل و حرکت کی خبریں شائع کرنے کے خلاف مسودے پیش کئے ہیں

ایتھنز کا تار مظہر ہے۔ کہ شاہ یونان نے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک خاص قونصل کا اجلاس منعقد کیا جائے جس میں پانچ سابق وزیر اعظم بھی شامل ہوں۔

اس اجلاس میں اس امر پر بحث کی جاویگی۔ کہ موجودہ واقعات کے متعلق یونان کو کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔

کلکتہ میں ایک انسپکٹر پولیس کو مفسدوں نے پستول مار کر قتل کر دیا۔ نیز اوسکا اردلی زخمی ہو گیا۔

ہنگامہ سنگاپور۔ ۲۶۔ فروری رنگون کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ افواج نے ریاست ہائے ملایا کے دستہ اور والنٹیر اور سلطان جوہور کی سپاہ کی اعانت اور جہازوں کے ملاحین کی امداد سے وہ ہنگامہ جو ۱۵ فروری کی سہ پہر کو وقوع میں آیا تھا۔ فرو کر دیا۔ فساد گو بہت سخت تھا۔ اس کے اسباب تاحال صاف صاف معلوم نہیں ہوئے۔ اتنا پتہ چلتا ہے۔ کہ پانچویں لائٹ انفنٹری میں ہندوستانی افسروں کو کچھ ترقیات دینے

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہل حدیث

امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

اہلحدیث کیا ہے ... و روایۃ درج ... مصطفیٰ

نمبر ۲۱ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	سعہ
رؤسا و جاگیرداران سے	"	للعہ
عام خریداران سے	"	عے
"	ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس		
"	ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولینا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۹ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ بمقام علیگڈھ	۱
مسلم اور اہلحدیث	۵
قادیانی مشن	۹
درایت تغیری	۱۰
اہلحدیث کانفرنس کے متعلق مقامی اخبار علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی رائے	۱۰
صاحب کنز بہادر آگرہ کی قدردانی	۱۰
میلہ شالامار لاہور کے تماشائیو! ایک نظر ادھر بھی	۱۰
فتاوے	۱۱
متفرقات	۱۲
"	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	۱۵
"	۱۶

اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ

بمقام علیگڈھ

۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کے ایام بھی کیسے جہلم بہل کے تھے جو علیگڈھ میں گزرے - علیگڈھ کو جو ہندوستان میں علمی عزت حاصل ہے کسی سے مخفی نہیں - اس لحاظ سے جیسی کچھ جلسے کے باعزت ہونے کی امید تھی باوجود بارش کے اس سے بڑھکر ہوا الحمدللہ - جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سب سے پہلے مولوی قاضی محمد عثمان صاحب خلف الرشید مولانا اسماعیل مرحوم نے استقبالیہ معروضہ پڑھا جو یہ ہے

معروضہ از جانب کمیٹی استقبالیہ کانفرنس اہلحدیث منعقدہ علیگڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادران ملت و مہمانان والا مرتبت - السلام علیکم کانفرنس اہلحدیث کے مفصل مقاصد و اغراض بیان کرنا میرے موجودہ فرائض سے باہر ہے اور ایک حد تک زائد بھی ہوگا - کیونکہ معزز حاضرین میں سے بہت کم ایسے ہونگے جن کے گوشگذار اس کی صدا نہ ہوئی ہوگی - اس کا سب سے اول اور اہم مقصد اسلام کی صداقت و حقانیت کو ظاہر کرنا اور سنن نبوی کی اشاعت کرنا ہے - مذہب کا سوال ایک معمولی سوال نہیں ہے - مذہب وہ چیز ہے جس پر فلاح و بقاء بنی نوع انسان منحصر ہے - مختلف اقوام و مذاہب کے مشن، کانفرنس، مجالس، کمیٹیاں اس کی شاہد ہیں کہ سچے مذہب کی جستجو اور اس کی اشاعت سرمایہ ناز انسان اشرف المخلوقات ہے - ہر مذہب کا پیرو اس کی صداقت کا قائل ہے اور اپنے اپنے خیال اور لیاقت کے مطابق اس کی حجتوں کا دعوی ہونے کا معتقد - مگر باینہمہ ودیعت فطری کے ماتحت

(۳۱۴)

تصحیح۔ گزشتہ پرچہ کا نمبر سرورق پر غلطی سے ۱۹ لکھا گیا ہے اس کو ۱۹ و ۲۰ بنالیں اور تاریخ ۱۲/۱۵ مارچ لکھی گئی ہے اس کو ۱۲/۱۹ کریں۔

کافی اور سچی دلائل کی روشنی میں تبدیل اعتقاد و مذہب پر آمادہ۔ ایسی حالت میں کانفرنس اہلحدیث کی یہ اسلامی خدمت قابل فخر اور قدر ہے۔ اس گرامی قدر خدمت کا اس سے زیادہ احساس اور اعتراف ہو سکتا ہے کہ آج اس جلسہ میں ایسے باخبر قابل اور متبرک علماء کا مجمع ہے جن پر مسلمانان ہند کو ناز ہے اور جو اپنے علم اور اتقا کے باعث چار دانگ ہند میں مشہور اور ممتاز ہیں۔ دیگر معززین اور ذوالاقتدار حاضرین کی تشریف آوری بھی جو اپنے بیش قیمت اشغال کو چھوڑ کر صرف اسلامی جوش کے باعث اور حق و صداقت کی جستجو میں تکلیف کی پروا نہ کرکے زینت آرائے محفل ہوئے ہیں۔ کانفرنس کے اغراض کی کامیابی کا کچھ کم ثبوت نہیں ہے۔

حضرات! ہمارے پاک مذہب کا مسلمہ اصل الاصول اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ہے اور حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال مطہرہ و اقوال پاکیزہ اس سچی ہدایت کے شاہد اور مؤید ہیں۔ صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ اسلام اس برگزیدہ اصل الاصول کی برکتوں اور خوبیوں سے متاثر نظر آتے ہیں۔ اسلام کے کسی شعبہ میں اس کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ارکان اسلام نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے مسائل میں اس کی جھلک نظر آتی ہے۔ متقدمین اور متاخرین اس کے مدح سرا اور اس پر مصر ہیں۔

مبارک ہیں وہ مجالس جو اس مفید اور متبرک ہدایت کی ساعی اور کوشاں ہیں۔ کانفرنس اہلحدیث کو بھی یہ فخر حاصل ہے کہ مختلف دیار و امصار کے مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کرکے اسلام و سنت نبوی کے اتباع کا سبق سکھاتی ہے اور دیگر برادران ملک کو اسلام کی فضیلتوں اور خوبیوں کو دکھا کر دعوت اسلام دیتی اور تلقین ایمان کرتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی کانفرنس اہلحدیث کا وجود تمام بنی نوع انسان کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً ضروریات سے ہے۔ پس بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ معزز حاضرین کا بے بہا وقت اس کے اجلاسوں میں نہایت کارآمد طریقہ سے صرف ہوگا اور دینی و دنیوی دونوں اعتبار سے آپکی تشریف آوری بے اجر اور بلا بدل نہ رہیگی۔

حضرات! بدقسمتی سے جماعت اہلحدیث کے متعلق برادران اسلام میں غلطفہمیاں پیدا ہوگئی تھیں جن کا نتیجہ اظہر من الشمس ہے۔ مگر خدا کا فضل ہے کہ اب وہ زمانہ بدل گیا۔ فروعی اختلافات کو نظر انداز کرکے اصول پر جملہ اہل اسلام کا اجتماع ہے۔ کوئی مسلمان بھی اسوقت ایسا نہ ہوگا جو اہلحدیث کے ساتھ ہم آہنگ و ہمنوا ہوکر نہ کہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اہلحدیث کی تعلیم اور اصول کوئی نئے نہیں ہیں جو اخوت اسلامی کی مضبوط زنجیر کو جس میں ہم سب جکڑے ہوئے ہیں توڑ دیں۔ اور ہمکو ایکدوسرے سے جدا کرکے بیگانگی کے دلخراش منظر پیش نظر کریں۔ جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث اسلام کی سچی خدمت کرتی ہیں۔ اور اس کے افراد جو اس وقت ایک کثیر تعداد میں جلوہ آرائے جلسہ ہیں۔ اسلام کے سچے خادم اور سنت نبوی کے پورے دلدادہ ہیں۔ اس متبرک اور دیگر قابل قدر و واجب التعظیم برادران ملت کے خیر مقدم کرنے کا قابل رشک فخر جو ممبران استقبالیہ کمیٹی کو حاصل ہوا ہے اس کے اعتراف میں کارکنان کمیٹی کی جانب سے کارکنان کانفرنس اور معزز حاضرین کا شکریہ عرض کرتا ہوا کہتا ہوں ؎

اے آمدنت باعث آبادی ما

حضرات علیگڈھ کو ایک خاص تعلق کانفرنسوں، کمیٹیوں و دیگر اجتماعی حالتوں خاصکر جماعت اہلحدیث سے ہے۔ سرسید مرحوم کی دانشمندانہ رائے کا نتیجہ مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس ہندوستان کے مسلمانوں کی بیداری کا باعث ہے۔ علیگڈھ کالج جو اس وقت مسلمانان ہند کے لئے مایہ ناز ہے اسی اجتماعی اصول پر ہے۔ سرسید کے احسانات مسلمانوں پر محض اسی وجہ سے نہیں ہیں کہ انکی وہ تعلیمی بیداری کا باعث ہوئی۔ بلکہ سب سے بڑا احسان جو اس بیدار مغز بزرگ کا ہم پر زیادہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں اجتماعی حیثیت سے کام کرنیکا احساس پیدا کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہم اپنی گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں اپنی قومی، مذہبی اور تعلیمی تحریکات کو بوجہ احسن انجام دیتے ہیں۔ سرسید مرحوم اور ان کے خلف الرشید سید محمود مرحوم کے احسانات فرقہ اہلحدیث پر بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ جو غلطفہمیاں فرقہ اہلحدیث کے متعلق گورنمنٹ اور برادران اسلام میں پیدا ہوگئی تھیں ان کے رفع کرنے میں سرسید اور مسٹر محمود مرحوم نے نمایاں حصہ لیا ہے جن دنوں ڈاکٹر ہنٹر نے اہلحدیث کو سرکار کی نگاہ میں متہم کرنا چاہا تھا تو سب سے پہلے سرسید نے اس کا رد کیا اور گورنمنٹ کو یقین دلایا کہ فرقہ اہلحدیث محض ایک مذہبی فرقہ ہے جس کا مقصد اور مآل صرف اسقدر ہے کہ سنت نبوی کی اشاعت کرے اور اہل اسلام کو اتباع سنت پر ترغیب دے۔ سرسید نے یہاں تک اس فرقہ کی حمایت کی کہ صاف الفاظ میں کہدیا کہ اگر اس فرقہ کے لئے لفظ وہابی استعمال کیا جا سکتا ہے تو میں خود وہابی ہوں۔ جس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ تھا کہ اس فرقہ کا نام جو کچھ بھی لکھا جائے اسی کے افراد محض بے ضرر وفادار رعایا ہیں۔ سرسید کی یہ خدمت اسلامی کوئی معمولی خدمت نہیں تھی اس کے باعث اہلحدیث بہت سی مشکلات اور پیچیدگیوں سے بچ گئے اور بیرونی حملہ جات سے محفوظ ہوکر اپنی اصلی غرض اور دھن میں لگے رہے۔

جس زمانہ میں اہلحدیث کو اپنی اعتقادی آزادی کے ساتھ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی مشکلات پیش آتی تھیں اور برادران اسلام عدالتوں میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنی قوت کا استعمال کرتے تھے تو مسٹر سید محمود کی خداداد ذہانت اور انصاف نے ہائی کورٹ الہ آباد کی

جمی کی حیثیت سے اس غریب مگر برسرِ حق فرقہ کے حق میں ایسی تجویز کی کہ جس سے اس فرقہ کو ہر قسم کے مذہبی حقوق دلوا کر ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ یہ تجویز فرقہ کے زخموں کے لئے مرہم تھی۔ اس کا اندمالی اثر یہ ہوا کہ امتداد زمانہ کے ساتھ آپس کے جھگڑے طے ہو گئے اور اخوت اسلامی کی زنجیر مضبوط ہو گئی اور اہل حدیث کو اپنی اعتقادی آزادی کے ساتھ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی مشکلات رفع ہو گئیں۔ ہاں میں یہ نہیں کہتا نہ کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ سر سید مرحوم کے مذہبی اعتقادات اہل حدیث کے مطابق تھے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ میں اُن تعلقات کو ظاہر کرتا ہوں جو اہلحدیث کی تاریخ میں اس قدر امتیازی حیثیت رکھتے ہیں کہ سید محمود کی جس قدر شکرگزاری کی جائے کم ہے۔ حضرات! آپ صاحبان میں سے کون ہے جو نہیں جانتا کہ سر سید اور سید محمود کا نام علیگڈھ کے ساتھ وابستہ ہے۔ بلحاظ واقعات متذکرۃ الصدر جماعت اہلحدیث کو علیگڈھ سے ایک خاص تعلق اور دلچسپی ہے اس لحاظ سے کانفرنس اہلحدیث کا چوتھا سالانہ جلسہ علیگڈھ میں منعقد ہونا تعجب ہے علیگڈھ کے تعلق کو مدنظر رکھکر یہ امید بیجا نہ تھی کہ اس کا سب سے اول اور اہم اجلاس علیگڈھ ہی میں منعقد ہوتا۔ ہم کو اپنے برادران اہل حدیث دہلی۔ امرتسر اور پشاور پر رشک ہے کہ وہ ہم سے بازی لے گئے۔ اور مقابلہ کے میدان میں ہم اُن سے پیچھے رہ گئے۔ بایں ہمہ ہمکو زیادہ افسوس نہ کرنا چاہئے اور اپنی خود غرضی کو علیحدہ کر کے کانفرنس کی کامیابی اور اس کے کام کو دیکھنا ہمارا سب سے پہلا فرض ہے الحمد للہ کہ کانفرنس کی کامیابی اطمینان بخش اور امید افزا ہے خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے اس کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے آمین ثم آمین۔

میں جماعت استقبالیہ علیگڈھ کی طرف سے کارکنان کانفرنس خصوصاً جناب مولینا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب سکرٹری کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہماری دعوت کو قبول و منظور کر کے کانفرنس کے چوتھے اجلاس کے انعقاد کیواسطے علیگڈھ کو منتخب کیا۔ میں افراد کمیٹی استقبالیہ و جملہ اہلحدیث کی طرف سے کانفرنس اور اس کے کارکنان و سکرٹری و مہمانان کا جو اس قدر تکلیف گوارا فرما کر بُعد منزلت کا لحاظ نہ کر کے تشریف فرمائے اجلاس ہوئے ہیں خیر مقدم کرتا ہوں۔ میں برادران اسلام و حکام ذی شان و دیگر معزز حاضرین کا بھی خیر مقدم کرتے ہوئے شکریہ اُس زحمت کے واسطے ادا کرتا ہوں جو اُن کو تشریف لانے میں ہوئی ہے۔ اس امر کا بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انتظام کانفرنس کے متعلق جو امداد ہمکو دیگر برادران اسلام سے ملی ہے وہ اُن کی پوری ہمدردی کا بیّن ثبوت ہے جس کے لئے وہ ہمارے سچے شکریہ کے مستحق ہیں۔ حضرات میں اپنے فرض سے سبکدوش نہ ہونگا۔ اگر اس موقع پر میں اپنے ضلع کے قابل قدر مجسٹریٹ ضلع اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع کے ہمدردانہ سلوک اور برتاؤ کا اعتراف نہ کروں۔ کانفرنس کے انعقاد کے متعلق ہر دو صاحبان موصوف الصدر کی ہمدردی تمام جماعت اہلحدیث کے شکریہ کی مستحق ہے۔

آخر میں اس قدر اور گزارش ہے کہ ہم سے جو کوتاہی اور کمی ہوئی ہو اُس کی معافی کے خواستگار اور خواہاں ہیں اور امید ہے کہ "از خرداں خطا از بزرگاں عطا" کے مصداق ہم اور آپ اس موقع پر ہونگے۔ فقط والسلام مع الاکرام۔

قاضی محمد عثمان سکرٹری

و دیگر ممبران استقبالیہ کمیٹی اہلحدیث کانفرنس علیگڈھ۔

اس معروضہ کے متعلق مسٹر محمد اقبال خان اعظمگڈھی نے ایک فارسی نظم پڑھی۔ مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی صدر جلسہ بنائے گئے اور آپ نے اغراض کانفرنس ہذا پر ایک بسیط تقریر فرمائی۔ آپ کی ہر ایک تقریر کانفرنس کی جان ہوتی ہے مگر صدارت کی تقریر کا خاص اثر ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جس طرح دیوار میں ہر قسم کا مصالحہ ہوتا ہے بڑی اینٹیں ہوتی ہیں تو چھوٹے چھوٹے روڑے بھی ہوتے ہیں۔ ان سب کو مٹی کا گارا ایک کر کے کاریگر دیوار بنا دیتا ہے۔ یہی غرض کانفرنس کی ہے کہ تمام جماعت کو مثل دیوار کے مضبوط بنائے۔ گھنٹہ بھر آپ کی تقریر بدلپذیر ہوتی رہی۔ آپ کے بعد حسب پروگرام مولوی احمد اللہ صاحب مدرس مدرسہ حاجی علیجان مرحوم دہلی نے نصف گھنٹہ تقریر کی۔ اس پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

بعد دوپہر حسب پروگرام مولوی عبید اللہ صاحب مدرس کشن گنج دہلی نے نصف گھنٹہ وعظ کیا۔ آپ کے بعد ہمارے نوجوان مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی کی تقریر کا وقت تھا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "ضرورت اشاعت اسلام"۔ مگر آپ کالج دیکھنے گئے تو بارش کی وجہ سے وہاں رک گئے۔ اس لئے اُن کی جگہ خاکسار نے تقریر کی۔ تقریر کا بالاختصار مطلب یہ تھا کہ آج ہم جتنے مسلمان ہیں پیدائشی نہیں بلکہ صرف تبلیغ کے اثر سے ہیں۔ جس طرح گزشتہ تبلیغ کا نتیجہ ہماری ہدایت ہے۔ ہماری تبلیغ کا نتیجہ آئندہ نسلوں کی ہدایت ہوگی۔ اس مضمون کو بہت بسیط تقریر میں ختم کیا۔

بعد نماز عشاء حسب پروگرام مولوی سید عبد السلام صاحب نبیرہ شمس العلماء حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کا وقت تھا۔ مگر آپ نے بوجہ علالت طبع تقریر نہ کی تو اُس وقت مولوی نور محمد صاحب امرتسری نے تقریر کی۔ اُن کے بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا وقت تھا۔ آپ نے "اصلاح عرب" پر ایسی بسیط اور دلپذیر تقریر فرمائی کہ حاضرین نہیں نئے تعلیمیافتہ بھی عش عش کرتے تھے۔ آپکی تقریر پر پہلے دن کا جلسہ ختم ہوا۔

دوسرے روز کا پہلا وقت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری کا تھا۔ مگر آپ کسی خانگی ضرورت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے آپ کی جگہ

[illegible] (۱۹۱۵)

مولوی عبدالوہاب صاحب مدرس صدر بازار دھلی نے تقریر کی۔ آپ کے بعد ہندوستان کے مشہور لیکچرار صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بیرسٹر علیگڈھ کی تقریر کا وقت تھا جس کا عنوان تھا "علم اور عمل" آپ نے اس تقریر میں بڑی بلاغت سے ثابت کیا کہ علم سے مراد جملہ علوم ہیں۔ جو آج دنیا میں مروج ہیں خواہ دینی ہوں یا دنیاوی۔ اور عمل سے مراد یہ ہے کہ ہر علم کے مقتضا پر عمل کیا جائے۔ یعنی دینی علم کیمطابق اخلاق اور اعمال مذہبی درست کئے جاویں اور دنیاوی علوم کے مطابق فنون سیکھے اور پھیلائے جاویں۔ اسی ضمن میں آپنے ترکوں کے تنزل کا ذکر بھی کیا کہ وہ لوگ باوجود بادشاہ ہونے کے علم سے اتنا کام بھی نہیں لیتے کہ اپنی ضروریات خود مہیا کریں بلکہ ہر ایک چیز میں دوسرے ملکوں کے محتاج ہیں یہی اُن کے تنزل کا اصل سبب ہے۔ اسی ضمن میں آپنے گورنمنٹ صوبہ آباد کی مہربانی کا ذکر کیا جو مسلمانوں کی تعلیمی حالت پر ہوئی ہے کہ جہاں کہیں بیس مسلمان لڑکوں کا مکتب ہوگا گورنمنٹ اُس مکتب کو بھی امداد دیگی۔ اس مہربانی کے شکریہ کا رزولیوشن اہلحدیث کانفرنس کیطرف سے بھی پاس ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں کی حالت جیلخانوں میں دیکھنی چاہئے مسلمانوں کی مالی حالت کا ذکر بھی کیا۔ آپ کے بعد سکرٹری کانفرنس نے کہا کہ ہمیں یہ سب باتیں ملحوظ ہیں۔ ہم جیلخانوں میں بھی جاسکتے ہیں اور لوگوں کو اخراجات کم کرنے کی ترغیب بھی دیتے ہیں آئندہ اس نصیحت پر مزید عمل کرینگے انشاء اللہ۔

آپکے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی صدر جلسہ کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "اخلاص فی العمل" آپ کی تقریر کی بابت کچھ لکھنے کی حاجت نہیں سب لوگ جانتے ہیں کہ وہ سراپا اخلاص ہوتی ہے اللہ تعالٰے مولانا موصوف کو خیر وعافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے آمین

بعد دوپہر منشی عبدالخالق صاحب دہلوی نے ایک قومی نظم پڑھی۔ اُن کے بعد مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی نے ایک نظم متضمن تعریف سنت بعد حدیث پڑھی۔ ان کے بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تقریر ہوئی جس کا عنوان تھا "مسلم اور اہلحدیث" کانفرنس میں دو مضمون ہمیشہ ہوا کرتے ہیں اور ہوا کرینگے انشاء اللہ۔ ایک "اہلحدیث کا مذہب" دوم "اتفاق بین الناس"۔ اس لئے ان مضامین سے کانفرنس کو وہی نسبت ہے جو گورنمنٹ کے انتظام کو ریل اور تار سے ہے یہی دو مضمون ہیں جن کی کامیابی پر اہل حدیث کانفرنس کی کامیابی ہے۔ مولویصاحب موصوف نے اس مضمون کو قلمبند کرکے دیدیا ہے جو آگے درج ہوگا۔

بعد عصر ایک مختصر سی تقریر عزیزی عطاء اللہ نے کی جس پر حاضرین نے اُس کی آئندہ صلاحیت کے لئے دعا کی۔ امید ہے ناظرین بھی اپنی مخلصانہ دعاء سے محروم نہ کرینگے۔ اس کے بعد میرا مضمون تھا "اتفاق اور اتحاد" میں نے ثابت کیا کہ اتحاد تو محال ہے اسلئے اس کی تلاش بے سود ہے۔ البتہ اتفاق ممکن ہے بلکہ واقع ہے۔ اس دعوے کو بہت سے عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کرکے حسب پروگرام حاضرین کو رائزنی کا موقع دیا جس پر اکثر نے تو کھلے لفظوں میں تائید کی بعض نے بظاہر مخالفت کی اُن کا مطلب تھا کہ مخالف اعتقاد آدمی سے اتفاق جائز نہیں۔ سب سے آخر میں نے جواب دیا کہ مخالف آدمی سے مخالفت کے امور میں اتفاق ناجائز ہے مگر مشترک امور میں جائز ہے غرض یہ مضمون بھی اپنی غرض میں بہت کامیاب ہوا حاضرین کو معلوم ہوگیا کہ اہلحدیث کی جماعت دیگر فرقوں سے اتفاق کرنے کو تیار ہے بلکہ قدم بڑھاتی ہے اور مسلمانوں کے ہر ایک فرقے بلکہ ہر ایک انسان کے جائز کام میں ملنے کو جائز جان کر لبیک کہتی ہے اس سے بڑھکر اس کی صداقت اور اخلاق کا ثبوت کیا ہوگا؟

بعد نماز عشا مولوی عبدالمجید صاحب بنارسی کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "اسلام سے پہلی اور پچھلی حالت کا مقابلہ" آپنے بڑی خوبی سے اس مضمون کو نباہا۔ اُن کے بعد جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی پروفیسر پونہ کالج کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "جماعت اہلحدیث کے فرائض" آپنے بڑی دلسوزی سے فرمایا کہ اہلحدیث کے فرائض میں احادیث اور سیرت نبی پر عمل کرنا اور نبوت کی مجسم عملی تصویر دکھانا (لاریب)

تیسرا دن بعد تلاوت قرآن مجید کے مولوی عبدالرحمن صاحب نے بہت موثر طریق سے وعظ فرمایا۔ آپکے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد سکرٹری نے مختصر سی رپورٹ سنائی جس میں آمد وخرچ اور تحویل کا حساب سنایا (جو بعد میں شائع کیا جاویگا) اسی موقعہ پر چندہ بھی ہوا

بعد دوپہر جلسہ تعارف اور شورٰے کا تھا جس میں بڑی گرم گرم بحثیں ہوئیں۔ زیادہ زور اس بات پر رہا کہ ہمارا اپنا مدرسہ اور دارالتصنیف ہونے چاہئیں اور جگہ جگہ اہلحدیث انجمنیں قائم ہوں۔ سال بھر میں جو اکابر اور اصاغر برادران اہل حدیث وغیرہ فوت ہوئے تھے اُن کے حق میں دعاء مغفرت کیگئی اللھم اغفرلہم۔

بعد عصر ایک ایسے مشہور لیکچرار کا وقت جس کے سننے کو نہ صرف اہل حدیث بلکہ نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو اور آریہ بھی ہمہ گوش تھے۔ ایسے لیکچرار کون ہیں وہ غازی محمود بی اے (سابق دھرمپال آریہ) آپ کی تحریر کے وقت مجمع بہت تھا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "میں آریہ سماج سے کیا لایا" آپ نے دو گھنٹے تقریر کی نتیجہ نکالا جو سب نے پسند کیا کہ میں آریہ سماج سے اُس کی روح لے آیا۔ اب آریہ سماج زندہ نہیں ہے بلکہ مردہ جسم ہے۔

بعد نماز مغرب جناب کمشنر صاحب قسمت آگرہ اور کلکٹر صاحب ضلع علیگڈھ کی تشریف آوری کا وقت تھا۔ قریباً ۸۰ منٹ شریک رہے۔ اُس وقت کا پروگرام خاص تھا۔ سب سے پہلے حافظ محمد حسین امرتسری نے سورۂ مریم کا رکوع سنایا۔ اُس کے بعد سکرٹری نے اغراض کانفرنس عرض کئے جس میں بتلایا کہ کانفرنس ہذا ایک مذہبی انجمن ہے۔ مذہب انسان کو جرائم سے روکتا ہے۔ قانون وقت میں اتنی طاقت نہیں جو مذہب میں ہے۔ کانفرنس ہذا کی کارروائی دراصل گورنمنٹ کی خدمتگذاری ہے اس لئے امید رکھنی چاہئے کہ گورنمنٹ اس کانفرنس کو اپنی خادم جانیگی۔ اسکے

ahmadimuslim.de

بعد جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے چند منٹ تقریر کی جس کا عنوان تھا "اسلام اور عیسائیت" آپ نے بتلایا کہ اسلام نے عیسائیت پر یہ احسان کیا کہ حضرت عیسےٰ اور مریم کی نسبت بدگوئی کو دنیا سے معدوم یا کم سے کم بہت کم کر دیا۔ آج کروڑوں مسلمان موجود ہیں۔ اتنی بڑی تعداد کو حضرت مسیح اور اُن کی والدہ کا مداح بنا دیا۔ عیسائیت نے مسلمانوں پر یہ احسان کیا کہ ابتدائی زمانہ میں جب مسلمانوں کو تکلیف ہوئی اور اُنھوں نے حبشہ (ابی سینیا) میں ہجرت کی۔ تو وہاں کے عیسائی بادشاہ نے مسلمان مہاجرین کو امن امان دیا۔ غرض یہ دونوں مذاہب ابتدا سے باہم احسانمندی کے ساتھ چلے آئے ہیں۔ آپ کے بعد سکرٹری کی باری تھی۔ سکرٹری نے اس تقریر میں حاکم و محکوم کا تعلق بڑی خوبی سے بتلایا جس کا مختصر مطلب یہ تھا کہ محکوم رعیت باغ ہے تو حاکم مالی ہے۔ باغ کی تازگی سے مالی کا فائدہ ہے وغیرہ

ان تقریروں اور جلسہ کے نظارہ سے جناب کمشنر صاحب بہادر اور کلکٹر صاحب بہت خوش ہوئے جاتے ہوئے فرما گئے:۔

"ہم اس جلسے سے خوش ہیں اور ہم کو اس پر اعتماد ہے۔"

اسی اظہار مسرت کی شرح جناب مسٹر قادری صاحب بیرسٹر اور ٹرسٹی علیگڈھ کالج نے بڑی تفصیل سے فرمائی جس میں فرمایا اہلحدیث کانفرنس اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئی ہے جس سے حکام اور دیگر فرقوں کے لوگ بھی خوش ہیں۔ آپ کے بعد ضلع علیگڈھ کے معزز ترین بزرگ جناب نواب عبدالصمد خان صاحب رئیس چھتاری نے اس کامیابی پر اظہار مسرت فرمایا۔ اس کے بعد سکرٹری نے خدا کا، گورنمنٹ کا، استقبالیہ کمیٹی اور حاضرین کا شکریہ ادا کر کے جلسہ کو ختم کیا مگر لوگوں کا شوق ختم نہوا تھا۔ اس لئے مولوی عبیدالرحمٰن صاحب کی تقریر دیر تک ہوتی رہی الحمد للہ۔

چندہ میں خاص چندہ یہ بات خاص قابل توجہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کے جلسے میں چندہ کرنا اصل مقصود نہیں ہوتا بلکہ اشاعت توحید و سنت مقصود ہے۔ اس لحاظ سے چندے میں کمی ہو تو جلسہ کی کامیابی میں شک نہ کرنا چاہیئے معمولی چندہ بہت کم ہوا۔ چونکہ جو کچھ ہوا وہ سب قوم ہی کا ہے کم ہے تو زیادہ ہے تو اسلئے امید ہے کم ہونے کی صورت میں قوم کو اس کی خود فکر ہوگی۔

متفرق چندہ قریباً ۶۰۰ روپیہ کے ہوا۔ مگر اس کمی کو پورا کرنے کے لئے خدا نے میرے دل میں ڈالی کہ اخبار اہل حدیث کی ضمانت فنڈ میں جو روپیہ جمع ہوا تھا اس کی بابت وعدہ شائع شدہ ہے کہ اس ضرورت سے بچیگا تو وہ بھی کانفرنس ہی کا ہوگا۔ اس لئے اس بچی ہوئی رقم میں سے مبلغ ۵۰۰ روپیہ میں نے داخل کر دیا خدا قبول فرماوے اور اصل دینے والوں کو اس کا دوہرا ثواب عنایت کرے آمین۔

شکریہ۔ استقبالیہ کمیٹی کے ممبران نے بہت محنت کی مگر سب سے بڑھکر ہمارے اُن نوجوانوں نے محنت کی جو انجمن تبلیغ الاسلام کی کوشش سے نومسلمان بنے ہیں خدا اُن کو اسلام پر پختہ رکھے اور انجمن مذکور کے ممبران اور کارکنان خصوصاً ہمارے دوست مولوی سعید احمد صاحب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

اطلاع مفصل کیفیت جلسہ مرتب ہو رہی ہے جو رسالہ کی صورت میں شائع ہوگی انشاء اللہ۔

تحقیقی اہلحدیثوں کا ذکر خیر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کانفرنس کی مخالفت پر چند افراد ایسے بھی تلے بیٹھے ہیں جو اپنے آپ کو تحقیقی اہلحدیث یا حنفی اہلحدیث کہتے ہیں۔ ان حضرات کی دینی رگ حمیت بھی ہمیشہ سالانہ جلسہ پر جوش زن ہوا کرتی ہے۔ ناظرین کے دل میں سوال ہوگا کہ اس جلسے پر ان تحقیقی اہلحدیثوں نے کیا کیا کام کئے۔ ان کے کاموں اور دینی غیرتوں کا ذکر آئندہ نمبر میں ہوگا انشاء اللہ۔

مسلم اور اہلحدیث

یعنی وہ لیکچر جو جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے جلسہ اہل حدیث کانفرنس علیگڈھ میں دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار بلکہ بے شمار شکر ہے کہ اُسنے ہمیں اس مبارک موقع پر جمع ہونے اور اپنا پاک کلام سننے اور سنانے کی توفیق بخشی۔ خدائے تعالےٰ ہمارے اس کام میں برکت بخشے اور اسے ہمارے لئے زاد راہ آخرت بناوے ودحم اللہ عبد اقال اٰمینا۔

صاحبان۔ میرے مضمون کا عنوان رکھا گیا ہے "مسلم اور اہلحدیث"

میرے خیال میں اس عنوان میں یہ امر ملحوظ ہے کہ دین اسلام اور مذہب اہلحدیث میں کیا نسبت ہے اس کا بیان اس طرح ہے کہ جو نسبت دین اسلام کو دیگر مذاہب سماوی سے ہے وہی نسبت اہلحدیث کو دیگر اسلامی فرقوں سے ہے یعنی یہ کہ جس طرح اسلام نے دنیا میں اختلاف و تفریق پیدا نہیں کی بلکہ دنیا کو اصل شاہراہ الٰہی اور طریق اعتدال دکھایا اسی طرح اہلحدیث نے بھی اس امت میں تفرقہ نہیں ڈالا بلکہ انکا منشا یہ ہے کہ سب فرقوں کو جمع کر کے اُسی ایک ہی اصلی لائن پر لایا جائے جسپر ہادی برحق نے امت کو چھوڑا تھا۔

صاحبان! مقصود کے بیان کرنے سے پیشتر ایک التماس ضروری جانتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس مضمون کے ضمن میں بعض دیگر ادیان اور دیگر اسلامی فرقوں کا ذکر ضرور آئیگا۔ کیونکہ امتیاز بغیر ذکر کے مشکل ہے اور مخالفت مذہبی ایک ایسا امر ہے کہ بیان کرنیوالے اور سامعین ہر دو فریقوں پر اس کا اثر پڑتا ہے۔

بسا اوقات بیان کرنے والے کی رگ عصبیت جوش زن ہو جاتی ہے اور طبیعت اعتدال پر نہیں رہتی تو وہ دوسروں کے حق میں ایسی باتیں کہہ جاتا ہے جو مناسب نہیں یا غلط ہوتی ہیں اور بسا اوقات سننے والوں کو یہ بدظنی ہوتی ہے کہ چونکہ بیان کرنے والا بعض امور میں ہمارے موافق نہیں۔ اس لئے جو امر وہ

(۳۴)

ahmadimuslim.de

کر رہا ہے وہ بھی قابل اعتبار نہیں حالانکہ وہ امر نزاعی نہیں ہوتا یا اگر نزاعی بھی ہو تو نفس الامر میں حق اور واجب القبول ہوتا ہے۔

سو پہلی صورت کی نسبت جو مجھ ناچیز بیان کرنے والے کے لئے ہے میں نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ انشاء اللہ خاکسار ارشاد خداوندی وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ (پ۱۵ بنی اسرائیل) کو ملحوظ رکھکر اپنے مقصود کو اور اُس کے ضمنی لوازمات کو ایسے طریق پر بیان کریگا کہ نہ تو اس میں کسی خاص شخص پر حملہ مقصود ہو اور نہ کسی فرقہ و مذہب کی ہجو و ہتک منظور بلکہ کوشش کریگا کہ جس طرح کونین ایسی تلخ دوا شوگر کوٹ کرکے (Sugar Coated) بیمار کے پسند خاطر اور ملائم طبع کیجاتی ہے۔ اسی طرح بعض اخلاقی امور کو ایسے سلجھے ہوئے اور میٹھے انداز سے بیان کرے کہ آپ کی انصاف پسند طبائع انہیں پسند کرکے قبول کرلیں۔ اگر میں بتوفیقہ تعالےٰ اس امر میں کامیاب ہوجاؤں تو میرا حق ہوگا کہ آپ کی حق پژوہ طبائع سے بمقتضائے آیت ربانی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ (زمر پ۲۳) قبولیت کی امید رکھوں وھا انا اشرع فی المقصود بعون اللہ المعبود۔

صاحبان! اسلامی تعلیم کا رکن رکین یہ ہے کہ خدائے واحد کی سچی معرفت اور اُس کی صفات کمال کا حقیقی عرفان حاصل ہو جس کے سائے میں اُس کی عبادت کا ایسا صحیح و آسان طریق اختیار کرایا جائے کہ ہم اس پر چل کر مطلوب حقیقی کو پا سکیں۔ اور چونکہ یہ ساری مشقت و تکلیف شرعی جو اس مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں اٹھانی پڑتی ہے۔ اسی دار دنیا میں اور اور اسی جامہ بشری میں ہوسکتی ہے اور اختلاف طبائع کی بنا پر ضرور ہے کہ حوائج بشریہ کی نسبت تنازع و اختلاف پڑے۔ اس لئے ضرور ہے کہ ان امور کے متعلق بھی مناسب قواعد و قوانین مقرر کئے جائیں جن کی بنا مصلحت و حکمت پر ہو تاکہ نظام دنیا میں خلل نہ پڑے۔ لہٰذا تعلیم اسلام کا مقصد ثانوی اصلاح تمدن ہے جس میں یہ امور مرعی ہیں۔ اخلاق فاضلہ سے نفس کو مہذب بنانا۔ امور خانہ داری کو حسن و اعلےٰ معاشرت سے نباہنا۔ اور مدنیت کو بہتر سے بہتر حالت اور اعلےٰ سے اعلےٰ پیمانے پر پہنچا حفظ نفوس و اموال و عصمت فروج کے ذمے سے عہدہ برآ ہونا۔

میں نے اس مختصر تقریر میں سارے قرآن کا لُب لباب آپ کے پیش کردیا ہے اور اس کا سچا فوٹو نہایت چھوٹی سکیل پر آپ کے سامنے رکھدیا ہے اصولی طور پر تو یہ سب امور ایسے مقبول و مسلم ہیں کہ اسلامی فرقے تو کیا غیر اسلامی مذاہب بھی ان سے انکار نہیں کرسکتے۔ لیکن اگر عمل کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو جس طرح دیگر ادیان کے مقابلے میں صرف اسلام ہاں صرف مقدس اسلام اس پر کھرا اتر سکتا ہے۔ اسی طرح اسلامی فرقوں میں صرف مذہب اہلحدیث ہی اسلام کی حالت اصلی کا صحیح فوٹو اور درست نمونہ ہوسکتا ہے جو خدا کے فضل سے کمی و بیشی سے محفوظ رہکر اعتقاداً و عملاً اسی حالت پر قائم ہے جس پر اسلام کے آخری نبی سید المرسلین فداہ روحی وصلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مرحومہ کو چھوڑا تھا۔

اس لئے میں نہایت جرأت سے بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے دیگر مذاہب اور پیروان مذہب میں جو رتبہ اسلام اور مُسلم کا ہے وہی درجہ اہلحدیث کا ہے۔ اور مسلم اور اہلحدیث ہر دو مترادف و ہم مصداق ہیں!

صاحبان! اسلام دنیا میں امن و سلامتی پھیلانے اور ہدایت و درستی قائم کرنیکو آیا تھا۔ لیکن افسوس ایسے قدرنا شناسوں کے منہ لگا جنہوں نے اس کے خوب صورت چہرے کو پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا اور اس کے براق رخسارے کے خال کو سیاہ داغ سمجھکر اُلٹا اُسی کو فسادی و خونخوار بنانا چاہتے کہ بجائے حجت و دلیل کے حجت بازی و شمشیر سے اس کا مقابلہ کیا اور اپنی غلط کارروائیوں کے بُرے نتائج کو اسکے سر مڑھا۔ غرض اس کے بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور کوئی فروگزاشت باقی نہ چھوڑی۔ اسی طرح اُس کے سچے فوٹو مذہب اہلحدیث کو تفریق امت کے ناپاک الزام سے بدنام کرکے لوگوں کی نظروں سے اُتارا گیا اور اپنا قصور اُس کے سر تھوپا گیا!

صاحبان! جب میں نے یہ کہدیا کہ مسلم و اہلحدیث مترادف ہیں تو مجھے اس امر کو بھی صاف کرنا چاہئے کہ اہلحدیث کو کوئی الگ فرقہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ فرقہ حقیقت میں اُسی گروہ کا نام ہوسکتا ہے جس نے تھوڑی یا بہت اس حالت سے جدائی اختیار کرلی ہو جس پر آں حضرت صلعم نے اپنی امت کو چھوڑا تھا اور جو اُسی حالت قدیمہ پر قائم ہو اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ آئی ہو اُسے فرقہ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اس کے دیگر قسیموں کے مقابلے میں ہونے کی وجہ سے اسے فرقہ قرار دے لیں تو یہ دیگر امر ہے۔ اور اسی لحاظ سے اس تقریر میں ان کو بحیثیت فرقہ ذکر کیا جائیگا۔

حضرات۔ میں نے شروع تقریر میں قرآن مجید کا جو خلاصہ ذکر کیا ہے اس کی پہلی جزو یعنی عبادت الٰہی تو براہ راست مذہب کہلانے کی مستحق ہے اور دوسری جزو یعنی تمدن بالتبع۔ کیونکہ اخلاق فاضلہ اور حسن معاشرت اور اعلےٰ تمدن کی پرورش حقیقت میں سچی عبادت الٰہی کے سائے میں ہوسکتی ہے اور اس ان ہر دو تعلیمات میں کسی اعلےٰ عملی نمونے کی ضرورت ہے جسے عملی طور پر عبادت و معرفت الٰہی کا غایت کمال حاصل ہو اور اس کے اخلاق و قوائے طبعیہ خداتعالیٰ کی صفات جمالیہ کے سائے میں پرورش یافتہ ہوں تاکہ حقیقی عبادت و اعلےٰ تمدن کا اعلےٰ نمونہ ہونے کے علاوہ اُس کی زندگی عبادت و تمدن کی آپس کی نسبت کو صحیح صحیح قائم رکھتی ہو اور اُن کے میزان کو کسی غیر مناسب میلان سے محفوظ رکھتی ہو۔ اس میں تو کسی کو شک نہیں کہ یہ اعلےٰ سے اعلےٰ نمونہ سوائے آں حضرت صلعم کے کوئی نہیں جن کی تاسی واقتدا و اتباع کے لئے ارشاد ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱) نیز فرمایا قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (پ۳)

اس تاسی واتباع کی بنا اسی امر پر ہے کہ آنحضرت صلعم خدائے پاک کی نظر میں محبت قلبی اور عبادت لسانی وبدنی میں نہایت اعلےٰ معراج پر ہیں اور اخلاق فاضلہ اور حسن معاشرت اور سیاست مدن میں نہایت اعتدال پر ہیں۔ نہ تو عبادت ومحبت الٰہی کے متعلق آپ کی زندگی میں کوئی کسر نظر آتی ہے اور نہ تہذیب نفس وتدبیر منزل وسیاست مدینہ میں کوئی نقص۔ اور نہ آپ کی پاک زندگی میں۔ ان دونوں میں باہمی ایسا تصادم ہوا کہ ایک کو غیر مناسب ترقی یا تنزل ہو گیا ہو بلکہ ہر ایک قوت اپنی اپنی حد میں برابر مناسب ترقی پر ہے جس سے نظام واعتدال میں ہرگز خلل نہیں پڑ سکا۔ آں حضرت صلعم کو جو یہ کمال انسانی عطا ہوا محض اعتقادی نہیں بلکہ اس کا اظہار اس وقت واقعات کی بنا پر ہوا ہے۔ کیونکہ میری تقریر کی جان آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی ہے۔ اس امر کو میں اس رنگ میں بھی دکھانا چاہتا ہوں کہ خلافت صدیقی وفاروقی میں دین ودنیا کی ترقی اور اُن کی باہمی نسبت کی درستی مسلم ہے۔ اور حقیقت میں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما ہی منہاج نبوت کی خلافت کے صدر ہیں۔ ان ہر دو عہد میں تعلیم قرآنی کا کوئی پہلو اعتقاد وعمل میں ضعیف نہیں پایا گیا۔ محبت الٰہی اور غیرت ایمانی اور اس کے نام پر جان نثاری بے مثل ہے۔ زہد وتقوےٰ اعلےٰ حالت پر ہے دیانت وایمانداری نہایت درجے کی ہے۔ کسر نفسی وتواضع عفو وانتقام۔ حلم وغیرت۔ خدا ترسی وایثار۔ شدت ونرمی۔ رحمت وشفقت۔ حسن معاملت وادائے حقوق۔ تعلقات زن وشوی ورشتہ داری۔ حفظ ناموس ورعایت جیکساں۔ غرض ہر خلق مہذب سے مہذب صورت میں ہے۔ حسن انتظام اور فتوحات میں تقوےٰ وخدا ترسی مملکت کشائی کے علاوہ غیر قوموں کو جوق درجوق اسلام کا حلقہ بگوش کر رہی ہے۔ آخر یہ حالت کس امر کا نتیجہ تھا؟ میں یقیناً کہتا ہوں کہ آپ اس امر میں مجھ سے کلی اتفاق کریں گے کہ یہ سب کچھ آں حضرت صلعم کی سچی محبت۔ سچی اتباع واقتدار کا نتیجہ ہے۔ اب سوال تو یہ ہے کہ ان جانبازان اسلام

ہاں اُن سچے جان نثاروں یعنی صحابہ کرام نے تو آں حضرت صلعم کے کلمات طیبہ کو اپنے کانوں سُنا۔ اور آپ کے واقعات ومعمولات کو اپنی آنکھوں دیکھا اور اسی چال اور روش پر چل کر دین ودنیا میں منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

اور جب یہ بھی مسلم ہے کہ اسلام ایک آخری اور دائمی وناقابل نسخ وترمیم شریعت لایا ہے تو کیا آپ اس عقدہ کشائی میں میری کچھ مدد کر سکتے ہیں کہ پچھلی نسلوں میں آں حضرت صلعم کے وہ واقعات وکلمات کس طرح پہنچیں۔ تاکہ پچھلی امت بھی اُس فیض سے بالکل محروم نہ رہے جو پہلی امت کو ملا۔ اور آنحضرت صلعم کا وہ علم وعمل جو خاص تعلیم خداوندی اور عصمت ایزدی سے جہانیوں پر ظاہر ہوا گم نہ ہو جائے اور اگر عہد سعادت مہد کی رونق وکیفیت برابر جہان میں جلوہ گر رہے۔

بس اسی امر میں اپنی سعی کو لگا دینا اور اسی کو اپنی زندگی کا مقصود بنا لینا اہل حدیث کا اصلی ومنصبی فرض ہے۔

اب میں خدا کے فضل سے اس بات کے بہت قریب آ گیا ہوں کہ مسلم اور اہلحدیث میں کیا نسبت ہے اور وہ کس طرح آں حضرت صلعم کے نقش قدم پر چل کر دنیا کو ایک ہی شاہراہ محمدی پہ چلاتے ہیں اور تفرق وتحزب کو مٹا کر اتباع سنت کی رغبت دلاتے ہیں۔

میرے بزرگان وبرادران! جب آں حضرت صلعم کے صحاب فوت ہو گئے تو خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ اور ابو بکر بن حزم کو جو اُن کے وقت میں مدینہ منورہ پر گورنر تھے فرمان لکھا۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے جو کچھ مل سکے لکھ لو کیونکہ مجھے (اس) علم کے نابود ہو جانے کا اور علمائے (حدیث) کے نہ رہنے کا خوف ہے اور (دیکھو) سوائے آں حضرت صلعم کی (مرفوع)[1] حدیث کے اور کچھ بھی قبول نہ کیا جائے۔ اور علمائے (حدیث) کو چاہئے کہ وہ اس علم کی عام اشاعت کریں اور مجالس (تدریس) منعقد کریں تاکہ جو شخص علم نہیں رکھتا وہ بھی تعلیم پا جائے کیونکہ علم کے نابود ہونے کی یہی صورت ہے کہ وہ مخفی ہو جائے"!

ابو نعیم نے تاریخ اصفہان میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے اس فرمان کی نسبت یہ روایت کی ہے کہ آپ نے جمیع اقطار سلطنت میں یہ فرمان جاری کیا تھا کہ آنحضرت صلعم کی حدیث کو دیکھ بھال کر جمع کر لو!

اس تاریخی واقعہ کے ذکر سے میری غرض یہ ہے کہ آں حضرت صلعم کی زندگی کے واقعات اور آپ کی پاک کلمات کی حفاظت اور پچھلی نسلوں میں ان کی تبلیغ کا یہی ذریعہ ہوا اور ہے کہ ان کو قراءتاً وکتابتاً محفوظ رکھا گیا۔ اب ہمارے لئے میدان بہت صاف ہے کہ آں حضرت صلعم کے جملہ کوائف زندگی پر مطلع ہونا نہایت آسان امر ہے اور محدثین رحمہم اللہ نے ہمارے لئے سب صعوبتیں سہل کر دی ہیں۔ اسی امر کو مولانا حالی مرحوم اپنی مقبول خاص وعام مسدس میں اس طرح بیان کرتے ہیں

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح وتعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون
اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر وبر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو
پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو خود مزہ اس کا چکھ کر
کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو ستایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

پس علمی لحاظ سے تو اہل حدیث کا منصب یہ ہے کہ بموجب فرمان خلیفہ عمر بن عبد العزیز خالص علم حدیث کی اشاعت

[1] اس سے ثابت ہوا کہ زمانہ سلف میں دلیل شرعی صرف قرآن اور حدیث تھے دیگر ہیچ باقی اقوال کو یہ درجہ نہ تھا۔ (ایڈیٹر)

(۲۲۲) [illegible]

کریں اور احادیث نبویہ کو امتیوں کے اقوال سے مجرد کریں تاکہ عمل کے لئے رستہ صاف ہو جائے جو آثار نبویہ کے محفوظ رکھنے سے اصل غرض ہے۔ اور عملی لحاظ سے یہ فرض ہے کہ سنت نبویہ کو عملی طور پر کر کے دکھائیں تاکہ وہ زندہ رہے اور متروک ہوتے ہوتے مردہ نہ ہو جائے گو لوگ اس سے بوجہ نادانی کے منع کریں اور ہدف ملامت بنادیں۔ اور جس طرح مقام عبودیت میں غیر اللہ کی طرف منسوب ہونا گوارا نہیں اسی طرح بلحاظ آں حضرت صلعم کا امتی ہونے کے غیر نبی کی طرف منسوب ہونا پسند نہ کریں ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہینگے ہم

اور جس طرح عبادت الٰہی میں کسی اور کو شریک باری بنانا برداشت نہیں کر سکتے اسی طرح اس امر اتباع و اقتدا میں بھی آں حضرت صلعم کے بعد کسی اور کے قول و عمل کو بلا شرط واجب القبول نہیں جان سکتے۔ بلکہ ہر ایک امتی پر بلحاظ امتی ہونے کے آں حضرت صلعم کا فرمان واجب الاطاعت اور آپ کا دستور العمل قابل اقتدا ہے اور آپ کے بعد دیگر کوئی نہیں جسکے علم کی نسبت یہ اطمینان ہو کہ وہ بطور وحی خدا تعالیٰ سے دیا گیا ہے اور اس کے عمل کی نسبت یہ تسلی ہو کہ وہ خدا تعالےٰ کی خاص حفاظت و عصمت میں ہوا اور بجا ل ہوا۔

اہلحدیث کے مسلک میں ایک مشکل ہے جس نے بہتوں کو ان سے علیحدہ کر دیا۔ اور حقیقت میں وہ مشکل ایسی نازک ہے کہ سوائے اہلحدیث کے اور کوئی اسے نباہ سکتا ہی نہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ وہ مشکل حل ہو جائے تو آدمی کو سوائے اہل حدیث بننے کے کوئی چارہ نہیں اس کی ٹھیک مثال یہی ہے کہ اسلام کو دیگر ادیان کے مقابلہ میں ایک مشکل ہے۔ اور اس مشکل کو صرف اسلام ہی نے حل کیا ہے۔ بہت سے لوگ اس میں حیران رہ گئے اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکے۔ پر اس مشکل کا حل سوائے اس کے اور کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ آدمی مسلم بن جائے یا بالفاظ دیگر مسلم بنجانے سے وہ مشکل مشکل نہیں رہتی۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر امم سابقہ میں بہت اختلاف تھا۔ حتےٰ کہ کتب سماویہ میں اختلاف پڑ گیا۔ اور کوئی نسخہ محفوظ نہ رہا۔ خود ماننے والوں میں ان کی نسبت طرح طرح کے شکوک پیدا ہو گئے۔ اور ایک عجیب طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ آخر مرتے کیا نہ کرتے لوگوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو کتب الٰہیہ مانا گیا اور تاریخی قصوں اور قومی فسانوں نے وحی ربانی کی جگہ لیلی۔ اس طوفان بے تمیزی پر خدا تعالیٰ نے نبی آخر الزمان کو مبعوث فرمایا اور اصل دین الٰہی کو از سر نو زندہ کر کے اور طریق اعتدال کو قائم کر کے شریعت کو کامل کیا۔ چنانچہ شرائع سابقہ کا اجمالی ذکر کر کے فرمایا:۔

وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْکِتٰبَ مِنْ بَعْدِھِمْ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ مُرِیْبٍ فَلِذٰلِکَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ کِتٰبٍ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ (شوریٰ پ ۲۵)

اس مقام پر یہ امور ذکر ہوئے ہیں:۔

"اہل کتاب میں یہاں تک اختلاف پڑ گیا تھا کہ کتاب الٰہی مشکوک ہو گئی۔ اس پر آں حضرت مبعوث کئے گئے اور آپ کو امر ہوا کہ لوگوں کو امر ہوا کہ لوگوں کو کتاب الٰہی کی طرف دعوت کرو اور امر الٰہی پر مستقیم رہو اور لوگوں کی خواہشوں کی یعنی اُن امور کی جو انہوں نے از خود بنا کر دین میں داخل کر لئے ہیں پیروی نہ کرو۔ اور کتب سابقہ کی نسبت یہ کہو کہ بر ابر کتاب الٰہی پر ایمان ہے اور مجھے تم میں عدل کرنے کا حکم ہے"

اس سے پیشتر فرمایا:۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ مِنْ شَیْءٍ فَحُکْمُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ

اس سے سمجھایا کہ اختلاف کا فیصلہ خدا کے سپرد ہے۔ یہ اس لئے کہا کہ جب آں حضرت صلعم سابق امتوں کا اختلاف مٹانے اور ان میں عدل قائم کرنے آئے ہیں اور آپ کو اقوال الرجال کی اتباع سے ممانعت ہے اور امر الٰہی پر استقامت کی تاکید ہے تو آپ کے لئے کوئی خاص منضبط دستاویز چاہیے جس سے یہ سب امر صحیح صورت میں حاصل ہوں۔ سو وہ دستور العمل یہ ہے کہ ہر اختلاف کو وحی الٰہی کی کسوٹی پر پرکھا جائے اور اس کے مقابلے میں کسی کی شخصیت پر مدار نہ رکھا جائے"

یہ اصول جیسا معقول و سچا ہے ظاہر ہے۔ اسمیں نہ تو اپنی حمیت مد نظر ہے اور نہ دوسرے کی بار محفوظ۔ انصاف کی ایک ہی بات ہے کہ ہر ایک وحی الٰہی کی طرف رجوع کرے۔ اور زید بکر کے اختلاف و اقوال کو چھوڑ دے کیونکہ اس میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے۔ اس امر میں اسلام کی تعلیم نہایت اعتدال پر ہے۔ اگر سابق ادیان کی کوئی بات تحریف سے محفوظ ہے تو اس سے انکار نہیں اور اگر معتقدوں نے از خود داخل دین کر لی ہے تو دیگر لوگوں پر اس کا بار اطاعت کیوں؟

لیکن چونکہ اصل دین کی تحقیقات کر کے وحی الٰہی کو الگ کرنے اور رسوم مروجہ کو ترک کرنے میں ایک عظیم انقلاب نظر آتا ہے۔ اس لئے عوام اس انقلاب کو امر جدید اور فتنہ و فساد قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہی رائے قائم کی گئی اور اَئِنَّا لَتَارِکُوْٓا اٰلِہَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ اور مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِی الْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ اِنْ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ کے فتوے دیے گئے۔ حالانکہ تعلیم توحید کوئی انوکھی بات نہ تھی۔ ہاں موجود الوقت لوگوں کے مدت کے آبائی طریق اور رسوم مروجہ کے خلاف تھی۔

اسی طرح اہلحدیث بھی جو آں حضرت صلعم کے سچے جانشین ہیں اختلاف و تفرق امت کے وقت یہ صدائے بلند کرتے ہیں کہ اپنے اختلافات کو خدا کے سپرد کرو۔ وحی الٰہی کی متابعت میں سب متفق ہو جاؤ۔ اور اس کے سوا اقوال الرجال کو دستور العمل بنا کر لوگوں پر آں حضرت صلعم کے بعد امتیوں کی اطاعت کا بار گراں نہ لادو۔ اور احادیث آں حضرت کو آرائے امت سے ممتاز کرو۔ اس صدا کی سخت مخالفت کی گئی۔ کیونکہ لوگوں کے دل و دماغ میں جو کچھ سمایا تھا اور جسے انہوں نے غلط فہمی سے دین سمجھ رکھا تھا یہ صدا اسکے برخلاف تھی۔ ایسے اختلاف و مخالفت کے وقت آں حضرت کو استقامت کا حکم تھا۔ اہل حدیث نے بھی ان سنتوں کی اتباع میں جسے لوگوں نے متروک کر دیا تھا اور اگر علمی طور پر ان کے قائل تھے بھی تو عمل میں ان کو غیر ضروری سمجھ کر اہمیت نہ دی تھی جس سے وہ سنتیں مردہ ہو گئیں نہایت استقامت سے پکڑا۔ اور لوگوں کی

ahmadmuslim.de

ملامت کی ہرگز پرواہ نہ کی۔ غرض جس طرح سابقہ شرائع کے حکم یا منسوخ ہو جانے کے وقت آں حضرت صلعم کی وحی حکم اور قول فیصل ہوئی۔ اور اس میں خدا نے کسی اور کو آپ کا شریک و ساجھی نہیں بنایا۔ اسی طرح اب خود اس امت مرحومہ کے اختلاف کے وقت بھی وہی وحی محمدی (قرآن و حدیث) حکم فیصل ہوگی چنانچہ فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ یعنے اگر تمہارے درمیان کسی امر میں تنازع پڑ جائے تو اس (نزاعی امر) کو خدا اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔

نیز فرمایا:- فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ ۵) یعنی (اے پیغمبر) تیرے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں بنینگے جتنے کہ تم کو اپنے تنازع میں حکم بنائیں۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ کر دو اس کی نسبت اپنے دلوں میں کچھ بھی تنگی نہ پائیں اور (عملاً بدل و جان) تسلیم کریں۔

ان آیات اور ان کی مثل دیگر آیات کے موجب اہل حدیث نے اپنے اعتقادیات و عملیات کی بناء صرف قرآن و حدیث پر رکھی لیکن ان کے سوا ہر فرقہ نے اپنے مسلم امام و پیشوا کی شخصیت کو اتباع و اطاعت میں داخل کیا اور اس کے قول و فعل کو مستقل سند جانا جس سے ایک دین کے کئی فرقے ہو گئے جس طرح پہلی امتوں میں ہوئے تھے فَتَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ (مومنون پ ۱۸) یعنی انبیاء علیہم السلام کے بعد ان کی امتیں آپس میں فرقہ فرقہ ہوگئیں (اور) ہر فریق اپنی حالت میں مگن ہو رہا ۔ (باقی باقی)

(خاکسار میر سیالکوٹی)

قادیانی مشن

مناظرہ منظور

اہلحدیث میں بارہا لکھا گیا۔ اور آخری پرچہ ۵ مارچ میں بھی اظہار کیا گیا کہ قادیانی مشن میں جو اختلاف پیدا ہو رہا ہے اس کے دفع کرنے کی صورت یہ ہے کہ ہم سے مباحثہ ٹھیرالیں تاکہ ان دونوں پارٹیوں میں مصالحت ہو جائے۔ اس درخواست کی ہمدردانہ تہہ کو نہ پہنچکر قادیان کے اخبار الفضل نے ہم پر حیثیت معاندانہ اور سخت ترین دشمن وغیرہ کا الزام لگایا ہے۔ جس کے جواب میں فقط اتنا کافی ہے ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

مگر غنیمت ہے کہ الفضل نے اپنے مرشد نبی اور رسول قادیانی سے بڑھکر ہمت کی کہ ہمارے مناظرہ کے چیلنج (دعوت) کو قبول کیا۔ الفضل ۱۴ مارچ کو پرچہ میں لکھتا ہے کہ یہ شرط مت لگاؤ کہ لاہوری پارٹی بھی شریک ہو۔ ہم بذات خود اپنے خیال کے ذمہ وار ہیں جو تم لاہوری پارٹی کو شامل کرنے کی شرط لگاتی ہو یہ تمہارا فرار ہے وغیرہ۔

ناظرین ۵ مارچ کا اہلحدیث اٹھاکر ملاحظہ کریں۔ ہم نے لاہوری پارٹی کی شرکت کو شرط نہیں کیا تھا بلکہ دونوں پارٹیوں میں مصالحت کی ایک صورت پیدا کی تھی کہ ہم سے مباحثہ چھیڑ دو تمہاری مصالحت ہو جائیگی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی مشن کی نحوست کے ایام ابھی باقی ہیں۔ اسی لئے یہ لوگ اپنے اختلافات کو ختم کرنا نہیں چاہتے۔

اچھا ہم بھی بقول بد محتسب را درون خانہ چہ کار اس نزاع کے مٹانے سے خاموش رہکر صرف قادیانی پارٹی سے مباحثہ کرنا بھی منظور کرتے ہیں۔ مباحثہ کی صورت کیا ہوگی ہم اپنے الفاظ میں نہیں لکھتے الفضل کے الفاظ نقل کر دیتے ہیں۔ الفضل لکھتا ہے:-

> ہم نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو وہی مسیح یقین کیا ہے جس کا وعدہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اور دلائل اور براہین کے ساتھ ہم نے اس دعوے کا مصداق صحیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو پایا پس ہم خدا کے فضل و کرم سے اس پاک نام کے لئے ایک غیرت اور جوش رکھتے ہیں اور اس دعوے کے علی منہاج نبوۃ ثبوت کے لئے بفضلہ ہر وقت تیار رہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں۔ (۱۴ مارچ)

یہ ہے الفضل کا دعوے جس کے ثابت کرنے کا وہ ذمہ وار ہے۔ ہم بھی اسی کو قبول کرتے ہیں۔ الفضل اور اس کی پارٹی کو اختیار ہے کہ مناظرانہ طریق سے اپنے اس دعوے کے ثبوت میں جس مقدمہ کو چاہیں ذکر کریں بحکم علم مناظرہ ہمارا حق ہوگا کہ ہم جس مقدمہ پر چاہیں اعتراض کریں۔

مدعی کا حق نہیں ہوتا کہ وہ فریق ثانی کو مجبور کرے کہ تم میرے فلاں مقدمہ دلیل پر اعتراض کرو۔ ایسا کرنے والا مدعی مناظر نہ ہوگا۔ بلکہ مجادل بلکہ فراری قرار پائیگا۔ پس ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمارے مخاطب اپنے دعوے کا ثبوت اسی طرح پیش کریں جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ

> پہلے وفات حیات مسیح ابن مریم پر مباحثہ ہوگا۔ پھر عدم رجوع موتی پر پھر مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کی پیشگوئی نبوی اور اس کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد کی صداقت پر۔ (۱۴ مارچ صفحہ)

بہت خوب۔ ہمیں منظور۔ مگر یاد رہے اگر ایڈیٹر الفضل کو معلوم نہ ہو تو کسی اہل علم سے پوچھنے میں عار نہ کرے کہ یہ سب مباحث آپ کے اصل دعوے (مسیحیت مرزا) کے مقدمات ہیں نہ کہ اصل دعوے۔

> پس صورت بحث آپ کی طرف سے یہ ہوگی کہ چونکہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکے ہیں اور فوت شدہ واپس نہیں آسکتے اس لئے مرزا صاحب اس پیشگوئی کے مصداق ہیں وغیرہ۔

اس طرز بیان میں اصل دعوے آپ کا مرزا صاحب کی بابت ہے اس لئے بحکم مناظرہ فریق مخالف کا حق ہوگا کہ آپ کی دلیل کے جس مقدمہ پر چاہے اعتراض کرے۔ امید ہے الفضل اپنے قول کی پابندی کرنے میں پورا اتریگا اور ہمیں کہنے کا موقع نہ دیگا ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

ahmadimuslim.de

درایت تفسیری

اس کتاب کی بابت اہلحدیث مورخہ ۴ ربیع الثانی ۱۹ / ۱۲

فروری میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ مصنف نے اپنے دعوے کو ثابت کرنا تو کجا چھوا بھی نہیں یعنی کتاب کے کسی مقام پر تہیہ اور ارادہ بھی اس کے ثابت کرنے کا نہیں کیا۔ اس کو فیصلہ کے لئے کہ مصنف نے اپنے مقرر کردہ موضوع کو چھوا ہے یا نہیں ہمنے تجویز لکھی تھی کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسے کے موقع پر تین علماء کرام (مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی، مولوی سید علی صاحب حائری مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی) سے اسکے متعلق فیصلہ کرایا جائے۔ اس تجویز کے متعلق مصنف نے اصولاً تو تسلیم ظاہر کی ہے۔ مگر ممبران کی بابت لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مولوی عبد اللہ صاحب پشاوری داخل کئے جاویں جس کا مطلب یہ ہے کہ مولانا مفتی عبد اللہ صاحب ٹونکی تو منظور ہیں۔ بہت خوب۔ اب میں مصنف کو ایک قاعدہ کی بات بتلاؤں۔ ایسے موقع پر قاعدہ یوں ہے کہ بحکم قرآنی حَکَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ایک ایک ممبر فریقین کا ہوتا ہے۔ تیسرا مشترک الحمد للہ مشترک ممبر پر تو کوئی اعتراض نہیں۔ میں اپنی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب کو پیش کرتا ہوں جو میرا حق ہے۔ آپ اپنی طرف سے جس کو چاہیں پیش کریں۔ میرا کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ نہ میں آپ کی حق تلفی کروں۔ نہ آپ میری کریں۔ ناظرین! کیا میں نے اس امر میں کوئی غلطی کی ہے؟ ہرگز نہیں

امر قابل تصفیہ صرف یہ ہے کہ مصنف نے کتاب کے موضوع کو کس صفحہ پر ثابت کرنے کا ارادہ کیا ہے کیونکہ ہم نے ساری کتاب کو پڑھا ہمیں کہیں یہ نہ ملا کہ مصنف نے اپنے منصب کو چھوا بھی ہے۔ بلکہ یہی پایا کہ مصنف [illegible] منصب اور موضوع سرے سے بھول ہی گیا ہے اُسے یاد نہیں رہا کہ میرا فرض کیا ہے اور میں کرتا کیا ہوں۔ اس فیصلے کے بعد کتاب کا جواب دینا ہمارا کام ہوگا۔ لاہور کا جلسہ قریب آرہا ہے۔ مصنف اور اس کے احباب سے امید رکھنی چاہئے کہ وہ اس فیصلہ کی طرف جلد متوجہ ہوں گے۔

اہلحدیث کانفرنس کے متعلق مقامی اخبار علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی رائے

اہل حدیث کانفرنس کا چوتھا سالانہ اجلاس امسال بمقام علیگڈھ منعقد ہوا۔ گو مسلسل باد و باران کی وجہ سے کسی قدر بے لطفی ہوئی۔ تاہم خدا کے فضل سے جلسے بہایت کامیاب ہوئے اور حاضرین کی تعداد ہزاروں تک رہی۔ باہر سے تشریف لانے والے علماء اور دوسرے ڈیلی گیٹوں کی تعداد چھ سو سے متجاوز تھی جس میں سوائے مدراس کے باقی جملہ حصص ہند کے قائم مقام شامل تھے۔ باوجود اس کے نہ صرف مہمانوں کو استقبال کا بلکہ اُن کے قیام و طعام اور جلسے کے عام انتظام کا اہتمام بھی نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی کے ساتھ کیا گیا تھا جس کے لئے ڈاکٹر محمد اشرف خان صاحب اور شیخ محمد یوسف صاحب جنرل مرچنٹ و میونسپل کمشنر علیگڈھ خاص شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں جو اس کانفرنس کے علیگڈھ میں مدعو کرنے کے اصل محرک بھی ہیں۔ علاوہ خود مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لوگوں اور عمائد و اکابر کے بہت سے غیر مسلم برادران بھی وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے۔ اور ۱۵ مارچ کو صاحب کمشنر بہادر و صاحب مجسٹریٹ کلکٹر بہادر ضلع بھی رونق افروز ہوئے اور بہت غور سے جلسہ کی کارروائی کو ملاحظہ فرماتے اور تقریروں کو سنتے رہے۔ اور بعد میں جو چٹھی صاحب کمشنر بہادر نے بتوسط صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع شیخ محمد یوسف صاحب کو لکھی۔ اس میں جلسہ کی اغراض کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا اور اس کو مفید و قابل قدر بتایا ہے۔ مقررین و واعظین وغیرہ میں مولانا عبد العزیز رحیم آبادی صدر جلسہ، جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، جناب مولانا ثناء اللہ صاحب سکرٹری کانفرنس، جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب اور مسٹر غازی محمود (سابق دہرم پال و عبد الغفور) کی تقریریں قابل ذکر تھیں۔ مسٹر غازی نے یہ بتایا کہ آریہ سماج میں اخوت اور رواداری کا نام نہیں ہے اور اس کے متعلق اُن کا اور عام حقیقی ہاتھی کے دکھانے کے دانت میں الخ

(علیگڈھ گزٹ ۱۷ مارچ)

صاحب کمشنر قسمت آگرہ کی قدردانی

جس چٹھی کا ذکر اوپر کے مضمون میں آیا ہے وہ مع ترجمہ یہ ہے:-

In company with the collector of Aligarh I yesterday attended for a short time the final meeting of the Ahl-i-Hadis conference. I was much interested in the proceedings which I heard. All endeavours to assist men to live good lives are worthy of support.

ہم کل شام ہمراہی کلکٹر صاحب بہادر ضلع علیگڈھ اہل حدیث کانفرنس کے آخری اجلاس میں کچھ عرصہ کے لئے شامل ہوئے جو تقریریں وہاں سنیں اُن سے بہت محظوظ ہوئے۔ انسانوں کو صلاحیت کی زندگی بسر کرنے کی ترغیب دینے کی تمام کوششیں قابل امداد ہیں۔

میلہ شالامار لاہور کے تماشائیو! ایک نظر ادھر بھی

لاہور میں شاہی زمانہ کا ایک باغ ہے جسکا نام شالامار ہے اخیر مارچ کے اس میں بہت بڑا میلہ ہوتا ہے جس میں ہر قسم کے کام ہوتے ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی مہینوں سے اس کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس میلے کا انتظار ہیں ایک ایک دن گن گن کر کٹتا ہے۔ ہمارے بھائیوں نے عیدین اور جمعہ کیلئے کبھی اس سے عشر عشیر بھی اہتمام نہ کیا ہو گا دن رات عیش و طرب۔ لہو و لعب اور لغویات میں مشغول رہتے ہیں۔ لاکھوں روپیہ ایک ہی دن میں اسراف کی نذر ہو جاتا ہے سینکڑوں لغویات وہاں موجود ہوتے ہیں جن سے اجتناب کرنا بموجب ارشاد خداوندی وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (وہ مومن نجات یافتہ ہیں جو لغو باتوں کی طرف رُخ نہیں کرتے) اور اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (عباد الرحمن وہ ہیں کہ اگر اتفاقاً بیہودہ شغلوں کے پاس ہو کر گزریں تو وضعداری کے ساتھ گزریں) نہایت ضروری ہے۔ قحط کے ایام میں ہماری قوم کے ہزارہا آدمی فاقہ سے جاں بلب ہیں ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہر حالت میں مقدم ہو مگر ہمارا ایمان کیسا ہی کمزور اور ضعیف ہے کہ امتحان

فتاوے

س نمبر ۱۲۳ - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کی بیعت لینا قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کیا یہ سنت مخصوصہ نبی یا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی اسپر کسی صحیح روایت سے عمل ثابت ہے یا اگر صحابہ کو نہیں تو تابعین یا تبع تابعین سے اسپر عمل ہوا یا اگر آجکل کوئی عورت منکوحہ باجازت اپنے شوہر کے کسی صالح مسلمان مرد کی بیعت کرے تو یہ فعل جائز ہے یا نہیں اور اگر نا جائز ہے تو کس دلیل پر اور اگر جائز ہے تو کیا ایسے مرشد برحق سے پردہ کرے یا نہ - یہ بات عام مشہور ہے کہ حکیم اور مرشد سے پردہ ناجائز ہے - پردہ کا لفظ صرف عورت سے تعلق رکھتا ہے - پس یہ امر کہانتک از روئے شرع درست ہے؟ (خریدار نمبر ۳۳۰۹)

ج نمبر ۱۲۳ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم قرآن عورتوں سے بیعت لی تھی مگر نہ ہاتھ لگایا نہ لگوایا - بلکہ صرف آیت قرآنی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ شَیْئًا آخر تک پڑھ دیتے تھے عورتیں صرف زبانی ان باتوں کا اقرار کرتیں - بس یہی اون کی بیعت تھی - بہ نیت اتباع سنت اب بھی کوئی ایسا کرے تو جائز بلکہ سنت ہے مگر پردہ کا حکم سب کو ہے - خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی عورتیں بے پردہ نہ آتی تھیں جس مرد کو جس عورت سے نکاح کرنا جائز ہے اوس سے پردہ ضروری ہے - حکیم سے بھی پردہ ضروری ہے الا اوسوقت جب بغیر منہ دیکھے مرض کی تشخیص نہ ہوسکے وہ امر مجبوری ہے -

س نمبر ۱۲۴ - بدوں عذر شکار یا حفاظت زراعت یا ریوڑ (بکری وغیرہ) کتا پالنا یا رکھنا احادیث صحیحہ کے روسے منع ہے کیا بطور دلالت النص سفر میں تنہا جگہہ پر یا ایک دہ (گاؤں) میں جہاں حفاظت کا مناسب انتظام نہیں ایک مسلمان بغرض حفاظت کتا رکھ سکتا ہے؟ (")

ج نمبر ۱۲۴ - کھیتی - مویشی کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت حدیث میں آئی ہے - باقی امور مستفسرہ کی بابت نہیں آئی - ہاں ان امور پر قیاس کرکے اجازت دیجائے تو غالباً جائز ہے العلم عند اللہ

س نمبر ۱۲۵ - ایک مسلمان کے گھر میں ایک کتا کھانا طیار ہوتے وقت اکثر آتا ہے اور وہ شخص اوس کتے کو ایک آدھ ٹکڑا روٹی کا یا کوئی خالی ہنڈی دیکر رخصت کرنا چاہتا ہے مگر وہ کتا ہرگز اوس کا دروازہ چھوڑنا نہیں چاہتا اور جوں جوں اوس کتے کو مار پیٹ ہوتی ہے وہ پاؤں میں لیٹتا ہے اور اس قدر دردناک آواز سے چوں چوں کرتا ہے اور دم ہلاتا ہے کہ اس کو دیکھکر انسان کا دل نرم ہو جاتا ہے - کئی دفعہ اس کتے کو سخت مار کر دروازہ سے باہر بھی نکالدیا گیا ہے مگر وہ بہت جلد موقع پاکر پھر ڈیوڑھی میں آکر لیٹ رہتا ہے وہ آدمی اس امر میں نہایت پریشان ہے بلکہ اس نے اب اس کتے پر تشدد کرنا ترک کردیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میں اس کتے سے آدھا بھی اپنے رازق اور مالک کو قبول کرلوں تو میری نجات ممکن ہے کیا وہ مسلمان اس کتے کو گھر میں رہنے دے یا بالکل مروا ڈالے -

ج نمبر ۱۲۵ - انسان کو اپنی طاقت کے مطابق حکم ہے - شخص مذکور سارا زور لگا چکا اس لئے وہ معذور ہے - کھانا کھلانا منع نہیں کھانا کھلاکر دروازہ سے باہر نکالدے - اس میں بھی مجبوری ہو تو بہ نیت حفاظت مکان رہنے دے العلم عند اللہ

(امر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۶ - زید مسلمان ہے اور اوس کی بیوی ہندہ بھی مسلمان ہے - اب زید کی بیوی ہندہ آریہ ہوگئی ہے لہذا زید کا نکاح قائم رہا یا فسخ ہوگیا (خریدار نمبر ۲۹۵۰)

ج نمبر ۱۲۶ - قرآن مجید میں حکم ہے کہ لا تمسکوا بعصم الکوافر یعنی دین سے برگشتہ عورتوں کو نکاح میں مت رکھو لہذا آریہ شدہ عورت مسلمان مرد سے جدا ہوجائیگی -

س نمبر ۱۲۷ - زید کی بیوی ہندہ کی عمر سے ملاقات یعنی ناجائز تعلق ہے لیکن اگر عمر ہندہ کو بھگاتا ہے تو قانوناً جرم ہے سزا کا اندیشہ ہے لہذا عمر ہندہ کو حیلہ بتاتا ہے کہ تو عدالت میں درخواست دے کہ میں آریہ ہوگئی زید مسلمان کے گھر نہیں رہ سکتی میرا نکاح فسخ ہوگیا - عدالت نے فیصلہ دیدیا اور علیحدگی کرادی - چندروز بعد ہندہ مسلمان ہوگئی اور عمر سے نکاح کرلیا یہ نکاح جو کہ عمر سے ہوا جائز ہے یا ناجائز - نیز زید کا نکاح اس حیلہ سے فسخ ہوا یا نہیں (")

ج نمبر ۱۲۷ - عورت کو دین کی غیرت اتنی بھی نہیں کہ آریہ کہلانا اوسکو ناگوار نہیں تو اوس کے کفر میں کیا شک ہے - جب وہ کافرہ ہے تو اوس کے نکاح کے بچنے کی کوئی صورت نہیں - پس زید مذکور کا نکاح عند اللہ و عند الناس نہیں رہا - البتہ عمر اس گناہ کی پاداش میں سخت سزا کا مستوجب ہے لیکن نکاح اس کا چونکہ پہلے نکاح کے فسخ پر موقوف ہے لہذا صورتاً جائز ہوگا العلم عند اللہ (امر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۸ - ایک شخص بعارضہ الہی فوت ہوگیا - اوسکا کوئی والی وارث نہیں تھا مگر ایک شخص بنام میراں بخش اوسکا مرید ہے اور جب اوسکا جنازہ تیار ہوا تو اوس کے مرید میراں بخش اور رسمی خیال سے قاضی مددعلی کو کہا کہ ہم نے رمضان شاہ کے جنازہ کے ساتھ باجہ ضرور لیجانا ہے - قاضی مددعلی نے اونکو منع کیا کہ یہ کام شرک و بدعت کا ہے اور اہل ہنود کی رسم ہے - وہ دونو شخص منع نہ ہوئے - قاضی مددعلی نے ہر چند تقاضا کیا وہ باز نہ آئے بلکہ انہوں نے باجہ منگوالیا قاضی مددعلی باجہ کی آواز سنکر واپس اپنے گھر کو چلا آیا اور وہ دو آدمی باجہ کے ساتھ جنازہ لیکر بمعہ چند اشخاص واسطے دفن کرنیکے قبرستان کو چلے گئے - آگے آگے باجہ بجتا گیا اور جنازہ پر کچھ پیسے نچھاور کئے گئے - اب ان ہردو اشخاص حسب موجب شرع شریف کیسا برتاؤ کرنا چاہئے اور جو شخص جنازہ کے ہمراہ گئے ہوں اونکو کفارہ کا حکم ہے اور ایک شخص مسمی نھو شاہ نائب مسجد کا ہے وہ بھی قاضی کے برخلاف ہوکر جنازہ کے ساتھ چلا گیا تھا اوسکے واسطے کسطرح تعزیر لگانی چاہئے کیونکہ وہ شخص نمازی اور نائب مسجد کا تھا -

ج نمبر ۱۲۸ - ایسے شخصوں نے بڑا گناہ کیا بھری مجلس میں اونکو توبہ کرنی چاہئے

اطلاع - یہ سوال بغرض خلفی جواب کے آیا تھا مگر پورا پتہ مرقوم نہ ہونے سے اخبار میں شائع کیا گیا -

ahmadimuslim.de

متفرقات

عارضی تعطیل نہیں دہلی سے ایک اشتہار بمہر پانچ معززین انجمن خدام کعبہ دہلی کا آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ خدام کعبہ کی شاخ انجمن دہلی بدستور کام کر رہی ہے۔ جو اشتہار حافظ عبد الرحیم کا عارضی تعطیل کے نام سے شائع ہوا تھا وہ غلط ہے۔

یاد رفتگاں نہایت رنج ہے کہ مولانا غلام رسول صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کا صاحبزادہ محمد اسحاق ایک نادان معالج کے علاج سے انتقال کر گیا۔ مرحوم ابھی نوعمر اپنے والدین کی آنکھوں کا نور تھا اللہ تعالیٰ مرحوم کو داخل جنت کرے اور والدین اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

مولوی محمد الدین صاحب منڈہ ضلع جالندھر کا انتقال ہو گیا۔

جناب تاج بخش لغانی جو بہت پرانے بزرگ تھیں عنقریب انتقال کر گئے (خاکسار محمد ولد حافظ مرحوم)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کے لئے دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

دعاء خیر جناب مولوی حکیم مسلم خان صاحب داناپوری مقدمہ مرد اناپور متعلقہ قربانی کی بابت ناظرین سے دعاء خیر کی التماس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ میں حق کی مدد کرے آمین

جواب طبی ۱ حافظ حکیم عبد الوہاب صاحب دہلی کوچہ نشوان کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ تسلسل البول کا علاج دہلی میں آکر مفت کرائیں یا ۸ء دوا کے لئے بھیجدیں۔ اس امر کے متعلق سائل مجیب براہ راست خط و کتابت کریں۔

تلاش ناظرین اخبار اہل حدیث میں سے کوئی صاحب براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہل حدیث ذیل کے مستفسرہ امور کا جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

(۱) "کوک اینڈ کیلوے" کلکتہ میں کوئی مشہور کارخانہ ہے یا معمولی۔ بہر دو صورت اُس کا نشان پتہ کیا ہے۔

(۲) اُس کارخانہ کی گھڑیاں پائداری اور سچا وقت دینے میں انگلش واچوں کا مقابلہ کرتی ہیں یا نہیں۔

(۳) خود اُسی کارخانہ کی بنی ہوئی گھڑیاں اُس کے مینجر کتنی قیمت پر واپس خرید سکتے ہیں۔ یا واپس خریدنے کا دستور نہیں ہے۔

(۴) اُس کے کارخانے کی "ہاف ہنٹنگ واچ" طلائی اور نقرئی کس قیمت کو آتی ہے۔ یا اُس کی فہرست (کیٹلاگ) کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے؟

(خاکسار خریدار اخبار اہلحدیث ۲۱۷)

دریافت کتاب نسخہ عقل شعور کس پتہ اور کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہے۔ احباب خریدار اخبار اہل حدیث مطلع فرماویں۔

نیز گروہ چکڑالوی کی تردید میں جو جو کتب شائع ہوئی ہوں اور جو اُن کے مصنف ہوں۔ اُن کتب کی قیمت اور پتہ سے بذریعہ اخبار اہل حدیث مطلع کیا جاوے باقی خیریت ہے۔

(رقیمہ نیاز محمد فیاض الدین خلف حکیم مولوی محمد ریاض الدین زمیندار موضع گوراہی ڈاکخانہ شیخوپورہ خریدار اخبار اہلحدیث ۲۰۴۳)

غریب فنڈ از غزنوی فنڈ و طبی فنڈ ۵ ؍ از حکیم نذیر احمد صاحب اٹاوہ ۱ ؍ از منشی محمد کاظم صاحب اٹاوہ (جو بمد گرانی کاغذ بھیجا مگر یہاں بد غریب فنڈ دیا گیا) ۲ ؍ سابقہ ۱۱ ؍ جملہ ۸ ؍ از محمد خلیل لکھنو کشن گنج سائل ۴ ؍ از ابراہیم سکھو چک ضلع گورداسپور سائل ۴ ؍ از محمد حسین امرتسر سائل ۸ ؍ میزان کل ۱۴ ؍ تینوں سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ قیمت حسب ضابطہ غریب فنڈ سے باقی ۲ ؍ نمبر سائلین سال بذا (۲۶)

طبی سوال مجھکو عرصہ دراز سے ضعف دماغ کا عارضہ ہو گیا ہے۔ آگے تو کم تھا مگر اب سال بھر کی یہ حالت ہے کہ ہر روز ناک میں سے پیپ گرتی ہے اور مغز اور سر ہر وقت بھاری رہتا ہے اور خشکی بہت رہتی ہے جس کے سبب سے طبیعت بہت بے چین رہتی اور لکھنا پڑھنا بالکل نہیں ہو سکتا ہے اور چھینک آتی ہے اُس وقت مغز اور سر بہت بھاری ہو جاتا ہے۔ کوئی صاحب از راہ مہربانی واسطے اللہ کے مجھکو علاج بتلا دے۔ میں بہت غریب آدمی ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مرض دور ہونے پر غریب فنڈ میں کچھ امداد دونگا اور شکر گزار رہونگا۔

(راقم حاجی وصل حسین شہر بمبئی عبد الرحمن اسٹریٹ انگاری محلہ بر دوکان حاجی جان محمد لطیف)

(۲ ؍ داخل غریب فنڈ)

طبی جواب ۳ اکثر احباب وعدہ اجرائے اخبار فرماتے ہیں مگر ایفا نہیں کرتے۔ *

بجواب طبی سوال ۳۰ نسخہ حسب ذیل تیار کر کے مریضہ کو استعمال کرائیں :-

گاؤزبان ۲۰ تولہ + ابریشم ۲۰ تولہ + آب سیب یک ثار + برادہ صندل سفید ۱۰ تولہ + زرشک شیریں ۲۰ تولہ + خس ۲۰ تولہ + مغز کدو نصف ثار + مغز خیارین نصف ثار + شیر مادہ گاؤ ۲ ثار ڈال کر عرق ۱۰ ثار کشید کریں۔ مربہ ہلیلہ زرد کلاں شستہ یک عدد کشتہ قلعی ۵ رتی ملا کر صبح شام ہمراہ ۲ تولہ شربت انار شیریں یا عرق مذکورہ بالا ۱۰ تولہ استعمال کریں۔

سہاگہ شگفتہ ۴ رتی + مروارید ناسفتہ ۴ رتی + ورق نقرہ ۱۲ عدد + سرمہ سیاہ یک تولہ + مغز تخم خیل ۶ ماشہ + شب یمانی شگفتہ ۴ رتی + کشتہ جست ۳ ماشہ + چاکسو مدبر در آب ۶ ماشہ + کوکنار یک تولہ ہمراہ عرق گلاب تین دن تک متواتر کھرل کریں رات کے وقت روزانہ استعمال کیا کریں۔

طبی جواب ۴ حسب ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں مغز تخم نیم یک تولہ + مغز تخم شفتالو یک تولہ + مغز تخم بکائن یک تولہ + رسوت صاف شدہ یک تولہ + ان تمام کو کھرل کر کے دو رتی کے برابر گولیاں بنا لیں ایک گولی صبح و ایک شام ہمراہ شیر گاؤ نیم ثار + روغن زرد ۲ تولہ داخل کر کے قبل از طعام استعمال کریں۔

مرہم

موم سفید ۴ ماشہ + گلروغن ۶ تولہ + مغز ساق گاؤ یک تولہ + سفیدہ کاشغری ۳ ماشہ + کشتہ جست ۲ ماشہ۔ مرہم تیار کر لیں۔ اور رات کے وقت مقعد پر لگا لیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا

* اس سے نسخہ کرنی الحال ۲ روپیہ غریب فنڈ مقرر کیگئی ہے جس کے بغیر طبی سوال درج نہ ہوا کریگا (اڈیٹر)

(۳۲۸)

(نورالدین سند یافتہ حکیم حاذق - موچی دروازہ لاہور)

پروگرام جلسہ انجمن حمایت اسلام لاہور

۲- اپریل ۱۹۱۵ء - صدر جلسہ - جناب ملک تاج الدین صاحب بی اے اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور

طلباء اسلامیہ سکول (تلاوت قرآن مجید و نعت شریف) ۹ بجے صبح سے ۹½ تک۔ افتتاحی تقریر ۹½ سے ۱۰ تک

صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب بی اے بیرسٹر علیگڈھ (اردو تقریر) ۱۰ سے ۱۱½ تک

خواجہ حاجی عبدالصمد صاحب ککڑ رئیس بارہ مولہ تقریر

چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں آ
رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولےٰ

دوسرا اجلاس۔ صدر جلسہ

جناب میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر

منشی عبدالخالق صاحب خلیق دہلوی (نظم) فریاد یتیم ۵ سے ۵½ شام تک

مولوی احمد سعید صاحب واعظ دہلوی (تقریر - الیوم اکملت لکم دینکم الخ) ۵½ سے ۶ تک

شیخ نذیر احمد صاحب ایم اے لاہور (تقریر - میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے) ۶ سے ۶½ تک

شیخ غلام محمد صاحب ظفر ایم اے پروفیسر مری کالج سیالکوٹ (نظم) ۶½ سے ۶¾ تک

سید ولی شاہ صاحب سب جج درجہ اول رہتک (تقریر روح در روحانیت) ۶¾ سے ۷ تک

صدر جلسہ آنریبل خان بہادر ملک محمد امین صاحب شمس آباد

طلباء اسلامیہ کالج لاہور ۷½ سے ۸½ تک

مسٹر ہنری مارٹن صاحب ایم اے پرنسپل اسلامیہ کالج (انگریزی لیکچر) ۸½ سے

۳- اپریل ۱۹۱۵ء

پنجاب محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس

بصدارت نواب راجہ طالب مہدی خاں صاحب ممبر کونسل آف ریجنسی بہاولپور ۸½ صبح سے ۱۲ بجے تک

صدر جلسہ - خان بہادر مولوی شیخ انعام علی صاحب بی اے سشن جج حصار

مولوی عبدالمجید صاحب - مولوی فاضل وکیل لائلپور (نظم حمد و نعت

علم و اتفاق) ۲ بجے دوپہر سے ۲½ تک

منشی اعجاز حسین صاحب بی اے پلیڈر انبالہ (تقریر) ۲½ سے ۳ تک

مولوی حافظ عبدالعلی صاحب عرف جھنڈا - گوجرانوالہ پنجابی نظم ۳ سے ۳½ تک

منشی محمد دین صاحب بی او - ایل وکیل گجرات (تقریر تہذیب اور اسلام) ۳½ سے ۴½ تک

صدر جلسہ - خانصاحب میاں نظام الدین صاحب رئیس اعظم پنجاب

مولوی غلام محی الدین صاحب وکیل قصور (تقریر - مستقبل مجہول ہوگیا باعث تسکیں) ۵ سے ۶ تک

مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) تقریر ہمارا تمدن ۶ سے ۷ تک

صدر جلسہ - خان بہادر شیخ محمد نصیر الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر و رئیس اعظم لاہور

قاضی فتح محمد صاحب انبالوی (تقریر) ۷½ شام سے ۸ تک

مولوی محمد دین صاحب بی اے جج چیفکورٹ بہاولپور تقریر - رضیت باللہ رباً و بالاسلام دیناً ۸ سے ۸½ تک

خواجہ دل محمد صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج نظم ۸½ سے ۸¾ تک

حکیم محمد امین صاحب بیرسٹر لائلپور (تقریر - فقیر کی صدا) ۸¾ سے

۴- اپریل ۱۹۱۵ء

صدر جلسہ - خان بہادر آنریبل میاں محمد شفیع بیرسٹر لاہور

طلبائے اسلامیہ ہائی سکول (تلاوت قرآن مجید و نعت شریف صبح ۸½ بجے سے ۹ تک۔

شیخ عبدالقادر صاحب بی اے بیرسٹر لائلپور تقریر ۱۰ تک

سید محمد ظفر حسین صاحب آزاد منشی فاضل ہوشیارپوری تقریر - دین و دنیا کا کلی حالا سلا ۱۰ سے ۱۰½ تک

مولوی حافظ عبدالعلی صاحب جھنڈا (پنجابی نظم) ۱۱½ تک

سالانہ رپورٹ و چندہ ۱۱½ سے ۱۲ بجے تک

صدر جلسہ نواب محمد ذوالفقار علی خاں صاحب سی - ایس - آئی رئیس مالیر کوٹلہ

مولوی الف دین صاحب وکیل راولپنڈی (نظم) ۲ سے ۲½ تک

شیخ نیاز محمد صاحب ایم اے پلیڈر ہوشیارپور (تقریر) ۲½ سے ۳ تک

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب لاہور (نظم) ۳ سے ۳½ تک

خان احمد حسین خانصاحب بی اے منصف جالندھر (نظم گجرات) ۳½ سے ۴ تک

منشی میراں بخش صاحب جلوہ سیالکوٹ (نظم) ۴ سے ۴½ تک

صدر جلسہ خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم امرتسر

منشی محمد احسان اللہ صاحب خرم اسسٹنٹ وکیل امرتسر (نظم - بدنصیبی زلیخا مگیں خمار فساد) ۵ سے ۵½ تک بعد دوپہر

مولوی حافظ حاجی محمد ابراہیم صاحب اڈیٹر رسالہ اہادی سیالکوٹ (تقریر - دنیا کو مسلمان گروں کی ضرورت) ۵½ سے ۶ تک

مولوی فضل الٰہی صاحب راولپنڈی (تقریر) ۶ سے ۶½ تک

خاتمہ اور دعا

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ ۱۰ اپریل میں ختم ہے۔ ۹- اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جاویگا - اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو۔ تو براہ مہربانی فوراً ایک کارڈ پر اطلاع دیں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ خاکسار مینجر

۷۱-۸۲-۱۰۷-۱۳۰-۳۲۰-۴۶۵
۵۲۹-۶۸۴-۷۸۶-۷۹۹-۸۰۴-۸۲۳
۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۴-۱۱۳۱-۱۱۴۲-۱۲۷۹
۱۳۱۴-۱۴۲۴-۱۸۵۰-۱۹۲۹-۲۱۶۴
۲۲۵۲-۲۲۶۷-۲۲۷۲-۲۳۷۵-۲۴۰۷
۲۵۶۵-۲۶۴۷-۲۷۱۵-۲۷۱۸-۲۷۲۲
۲۷۳۷-۲۷۴۴-۲۷۴۵-۲۷۴۸-۲۷۵۰
۲۷۶۰-۲۷۶۵-۲۷۶۸-۲۷۷۲-۲۷۷۴
۲۹۰۸-۲۹۹۵-۳۰۱۴-۳۱۸۷-۳۱۹۰
۳۱۹۱-۳۱۹۹-۳۲۰۹-۳۲۱۳-۳۲۲۱
۳۲۵۷-۳۳۱۶-۳۳۵۶-۳۳۵۹-۳۳۶۱
۳۳۶۹-۳۴۵۰-۳۴۵۱-۳۴۵۲-۳۴۵۳
۳۴۵۵-۳۴۵۶-۳۴۵۸-۳۴۵۹-۳۴۶۰
۳۴۶۱-۳۴۶۲-۳۴۶۳-۳۴۶۵-۳۴۶۶
۳۴۶۷-۳۴۶۸-۳۴۶۹-۳۴۷۱-۳۴۷۲
۳۴۷۵-۳۴۷۶-۳۴۸۲-۳۴۸۹-
۳۷۵۶-۳۷۶۳-۳۷۷۱-۳۷۷۶
۳۷۷۷-۳۷۸۰-۳۷۸۲-۳۷۸۹-
۳۸۲۹-

(۳۲۵)

× حیرت ہے کہ پنجاب کے مشہور لیکچرار خواجہ کمال الدین کا نام نہیں نہ ڈاکٹر یعقوب بیگ کا - خیر باشد۔ (اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے۔ کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن گذشتہ ہفتہ جو خبریں ہم تک پہنچی ہیں۔ انکا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مولوی ظفر علی خاں صاحب مالک اخبار زمیندار جو گورنمنٹ پنجاب کے حکم سے کرم آباد میں نظر بند ہیں۔ گورنمنٹ نے ان سے بیس ہزار روپے کی مزید ضمانت طلب کی ہے۔ مولوی صاحب نے اخبار وغیرہ کی ملکیت اپنی بیوی کے نام ہبہ کر دی ہے۔

لاہور کی پولیس نے لالہ رام رکھامل کی دوکان اور دیرہ کی تلاشی لی۔ اور بعض اوراق کو اٹھا کر لے گئی

مہتہ آنند کشور سابق سکرٹری بھارت ماتا لاہور کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

آنریبل بابو سریندر ناتھ بینرجی کے اخبار بنگالی کے دفتر میں ایک آہنی صندوق کی تلاشی لی گئی۔

آنریبل رائے راد ہا چرن صاحب بال کی گاڑی کی تلاشی لی گئی۔

آنریبل نواب شمس الہدیٰ جبکہ لارڈ منٹو کے بت کی نقاب کشائی کی تقریب پر موٹر پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ تلاشی لی گئی۔ حضور عالیسرار نے دیر سے پہنچنے کی وجہ دریافت کی۔ تو آپنے تلاشی کا ماجرا سنایا جس پر حضور عالیسرار نے اظہار افسوس کیا۔

اخبار کامریڈ کا جو اپیل چیفکورٹ لاہور میں دائر تھا وہ ۱۲ مارچ کو خارج ہو گیا۔

پچھلے دنوں سے جرمن آبدوز کشتیوں نے پھر سرگرمی دکھانی شروع کی ہے چنانچہ انگلستان کے محکمہ بحری نے ۱۳ مارچ کو اعلان کیا کہ جہازات انڈین سٹی۔ الوز گاہل۔ ایڈن ولن۔ فلورزین۔ ہینڈ لینڈ۔ اندلوسین۔ وارلٹ ؟- جرمن آبدوز کشتیوں کے تارپیڈوں کا ہدف ہو کر غرق ہو گئے۔

جرمن مسلح تجارتی جہاز پرنز ایطلم نامی نے فرانسیسی تجارتی جہاز گی ڈالوپ کو غرق کر دیا ہے۔

۱۱ مارچ کو محکمہ بحری انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی جہاز انکشائر پر جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا۔ مگر وہ غرق نہ ہوا

انگریزی تجارتی جہاز فنگل پر جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ بہت جلد غرق ہو گیا

انگریزی تجارتی جہاز گلینارٹنی جو بنکاک (برما) سے چاول لاد کر لندن کو جا رہا تھا۔ جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ نصف گھنٹہ میں غرق ہو گیا

انگریزی سٹیمر ہلی وارڈن کو جرمن آبدوز کشتی یو (۲۸) نے غرق کر دیا ہے۔

ایک انگریزی کروزر نے تجارتی جہاز مفقود شیہ کو گرفتار کر لیا ہے۔

قریباً تین چار جرمن آبدوز کشتیاں بھی ان دنوں غرق ہوئی ہیں

انگریزی سٹیمر گن کلونی جو کلکتہ سے ڈنڈی کو جا رہا تھا۔ خشکی پر چڑھ گیا ہے۔ عملہ کے آدمیوں کا بیان ہے کہ ایک جرمن آبدوز کشتی نے اسکا تعاقب کیا تھا۔

ایک جرمن جنگی جہاز ڈرسڈن کو انگریزی جنگی جہاز نے غرق کر دیا ہے۔

ایک جرمن جنگی جہاز سٹراسبرگ گم ہے جس کی بابت خیال ہے۔ کہ وہ کسی طوفان میں غرق ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس کے پاس کوئلہ نہ تھا۔

ایک سویڈش تجارتی جہاز گرکلینڈ جس پر سامان خورد و نوش بار تھا گرفتار کر کے انگلستان لایا گیا کیونکہ یقین کیا گیا تھا۔ کہ وہ جرمنی کی طرف جا رہا تھا۔

انگریزی جنگی جہاز امیتھسٹ جو دردانیال کے تنگ ترین حصہ میں گھس گیا تھا۔ اس کے ۲۲-آدمی ہلاک اور ۲۳-مجروح ہوئے۔ لیکن وہ خود بغیر کسی ضرر کے واپس آگیا۔

انگریزی فوجوں نے جن میں ہندوستانی فوجیں بھی شامل تھیں۔ نیو چیپل پر جرمنوں کو سخت شکست دی بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنگ میں جرمنوں کا ۱۸ ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا ہے

روسی سپاہ دریائے اسپر پر بڑھ رہی ہے۔

فرانسیسی سپاہ نے ارجون میں کئی روز کی سخت جنگ کے بعد موقع دیمکانے پر جسے جرمنوں نے نہایت مستحکم کر رکھا تھا۔ قبضہ کر لیا۔

انگریزی ہوا بازوں نے ڈان اور ڈوئے کے ریلوے سٹیشنوں کو بم پھینک کر تباہ کر دیا۔ نیز ایک ٹرین کو بھی اڑا دیا۔

ایک فرنچ ہوا باز نے کانفلانس کے ریلوے سٹیشن پر گولے پھینکے

ایک جرمن ہوائی جہاز نے کیلے پر بم پھینکے جس سے ۷-آدمی ہلاک ہوئے۔

ایک فرانسیسی ہوا باز نے کالمر کی بارکوں پر بم پھینکے۔

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ مشہور آسٹری قلعہ بند شہر پرزمیسل کی تسخیر اب صرف چند روز کی بات رہ گئی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے کہ وہ پولینڈ میں سخت جارحانہ کارروائی کر رہے ہیں

برلن کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ روسیوں نے مشرقی پرشیا کے سرحدی مقامات ٹوروگن اور لنگز ارگن پر حملہ کیا ہے۔

نش (سرویہ) کا تار مظہر ہے۔ کہ سرویہ اور آسٹریا نے ان سولجین اسیران جنگ کا جن کی عمر ۱۸ سال سے کم اور پچاس سال سے زائد ہو۔ باہم مبادلہ کر لینے کا انتظام کر لیا ہے۔

انگلستان۔ جرمنی۔ اور آسٹریا نے باہمی قرار داد سے فیصلہ کیا ہے کہ اسیران جنگ کے کیمپوں کا ریاستہائے متحدہ کے قایم مقام معائنہ کریں گے۔ اور ان کی گورنمنٹوں کی طرف سے سامان رسد وغیرہ ان میں تقسیم کریں گے۔ انہوں نے سولجینوں کے مبادلہ کا بھی باہم انتظام کر لیا ہے۔

انگلستان کے تجارتی بورڈ نے اعلان شایع کیا ہے کہ ہر صحیح الجسم عورت جو کام کر سکتی ہے۔ اور کام کرنے پر رضامند ہے۔ وہ اپنا نام کام کرنے والوں کی فہرست میں درج کرائے۔ تاکہ مردوں کو میدان جنگ میں جانے کا موقع ملے

اخبار پانیر کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ ترک قسطنطنیہ کے گرد قلعہ بندیوں کا ایک نیا حلقہ تعمیر کرا رہے ہیں

التوائے جلسہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ کی وجہ سے دماغی کانفرنس کا جلسہ بجائے ۲۹ اپریل کے ۵-اپریل کو بیرون بھاٹی دروازہ لاہور منعقد ہوگا۔ راقمین حضرات نوٹ کرلیں۔ اور تبدیلی تاریخ کی اطلاع دیگر بندگان قدم کو بھی دیدیں نیازمند مینجر راقمین میگزین۔

شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام - ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور جسم کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عمر

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۴۰ روز کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے اسکے استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے - عہ

حبوب بواسیر ہر قسم - بادی خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے - عمر

سرمہ مقوی چشم - اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے - فی تولہ عمر

دوائی خارش ہر قسم - اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے - اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو - صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے - فی تولہ ۸/

مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد ۱۳/۱۳

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے - لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی نیابت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے - جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے - جب وہ نواب امیر علی خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے - تو انگریزی کپتان مع رسالہ فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا - اور جنگ سے تائب ہو گیا - جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے - جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا - جن کی دعا سے مستجیب

عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں - جو حج پر گئے تو رستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہو گئے - جن کے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا - الغرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے پورے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپے ۲/

مینجر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

اشتہار عام ۱۰/

ہماری دکان میں لنگی - بنگہ سوتی - ریشمی و ندہی دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لنگی یا بنگہ درکار ہو - وہ ہماری دکان سے منگا کر مشکور فرماویں اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی

المشتہر
غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان پٹھان
ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

نبی نمبر - اخبار اہلحدیث کا وہ خاص نمبر جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک و مقدس زندگی کے حالات طیبہ درج ہیں ۴/

تقابل ثلاثہ - توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - عیسائیوں کی بحث کا انتقامی فیصلہ مع محصول صرف عمر

سیرت البخاری - حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری عہ

الفاروق - امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مصنفہ علامہ شبلی عمر

فتوحات اہلحدیث

چیفکورٹ - ہائیکورٹ پنجاب - اودھ - بنگال - اور انگلستان کی تائید میں جو فیصلے ہوئے انکو جمع کیا گیا ہے صرف ۴/

اہلحدیث کا مذہب - مذہب اہلحدیث پر ایک جامع و مانع رسالہ ۳/

تغلیب الاسلام - بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ مہاشہ دھرمپال - ہر چہار جلد اصلی قیمت قریبا عہ رعایتی صرف ۸/

اجتہاد و تقلید - اس رسالہ میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۳/

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد - بے اعتدالی اور نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے - ہر ہفتہ نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے - نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر لیا گیا ہے - ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے - پہلے چندہ للعہ سالانہ تھا اب صرف پانچ سالانہ ہے - مینجر اخبار عصر جدید میرٹھ

موصیائی

۵۲/۲۴

یہ موصیائی خون پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ اُن کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بلکہ جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے

ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کی جاتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۳ پاؤ ۶ سیر ۲۴ مع محصولڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب حکیم محمد رفیق صاحب قصبہ ڈسکہ سے رقم فرماتے ہیں آپکی موصیائی پہلے منگائی تھی باذنہ تعالے مفید ثابت ہوئی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک بذریعہ ویلو ارسال فرمادیں (۵۔ فروری ۱۵ء)

جناب نقی آدم کمال الدین صاحب از نئی مقام بو تھا بو تھے افریقہ سے لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے مجھے ایک ڈبہ موصیائی کی عنایت کی تھی۔ چند روز میں مجھے فایدہ معلوم ہوا۔ اور وہ آپکی دوا بہتوں کو عنایت کرتے ہیں ہر ایک کو فائدہ ہوتا ہے۔ اسواسطے ایک پونڈ کا پوسٹل آرڈر ارسال کرتا ہوں۔ وصول کر کے پارسل ارسال کرنا دو جنوری ۱۵ء

ملنے کا پتہ منیجر و پراپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مفید و کار آمد کتابیں

۵۲/۲۱

مباحثہ گوشت خوری یعنے وہ مباحثہ جو آریہ ڈبیٹنگ کلب کے پریذیڈنٹ اور اسلامیہ ڈبیٹنگ کلب کے پریذیڈنٹ کے درمیان تحریری ہوا لفظ بلفظ درج ہے رعایتی قیمت صرف ۳/

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر۔ نئی روشنی کے جینٹلمینوں اور دہریوں کے ایہ ناز اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ علمی۔ عقلی۔ حسابی اور سائنٹفک طریق سے۔ وات ہستی باری تعالے کا ثبوت مدلل و مکمل طور پر ۳/

بدور السافرہ کا اردو ترجمہ یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین صاحب سیوطی رحمہ کی تصنیف ہے۔ امام ممدوح نے قرآن کریم کی اُن آیات کو جن میں حشر و نشر۔ حساب و کتاب۔ پلصراط۔ حوض کوثر۔ شفاعت میزان۔ نشر اعمال بہشت دوزخ کا بیان ہے۔ اسمیں جمع کر کے حدیث نبوی کے ساتھ اُن کی تفسیر کردی ہے۔ اقوال برزخ میں یہ کتاب جامع ہے ۱۲/

انوار قدسیہ کا اردو ترجمہ یہ کتاب امام المتقین شیخ عبدالوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف ہے۔ اسمیں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے۔ اور بالتفصیل دکھایا گیا ہے۔ کہ طالب صادق کسطرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے قلب کا تزکیہ۔ جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس کا مطالعہ کریں۔ صرف ۱۰/

الادلۃ الجلیہ فی عقائد الاسلامیہ اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے۔ اسلام منطقی کے وہ مضامین جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں۔ بالکل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں۔ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے فی جلد ۸/

داغ دل ناول کے پیرایہ میں بیاہ شادی کے نشیب و فراز۔ خاوند بیوی کے تعلقات کا نتیجہ خیز بیان۔ جوان عورت اور کمسن لڑکے کی شادی کے نتائج۔ قابل مطالعہ ہیں ۳/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث

امرتسر

در دانہ درج مصطفیٰ

نمبر ۲۲ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۲ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے "	۶ روپے
عام خریداران سے "	۴ روپے
ششماہی	۲ روپے

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکنابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲- اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

اہلحدیث کانفرنس کے مہربان ۱
قادیانی مشن (مشترک کام میں شرکت) ۴
خطیب کا خطبہ ۵
خواجہ حسن نظامی اور قیامت ۶
ایک نہایت مفید تجویز ۷
دعا اور اُس کا فائدہ ۸
طعام یہود ۹
جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۰
جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۰
ایک عجیب قادیانی مناظرہ ۱۱
فتاوے ۱۲
متفرقات ۱۳
انتخاب الاخبار ۱۴
اشتہارات ۱۵
اشتہارات ۱۶

اہلحدیث کانفرنس کے مہربان

یا نکد الدنیا منی انت مقصر
علے الحر حتے لا یکون لہ ضد

چوتھی صدی کا عربی شاعر متنبی بڑا منہ زور ہے یوں تو اُس کو مدائح اور قبائح سے فرصت نہیں مگر گلہے ماہے کوئی نہ کوئی قصیدہ نہیں تو شعر ہی سہی قدرتی فلسفہ کا بھی لکھ جاتا ہے۔ شعر مندرجہ عنوان اسی قسم سے ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:-

آے کمینی دنیا تو اس باب میں کبھی کوتاہی نہیں کرتی کہ جب کبھی کوئی آزاد آدمی کام کو کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے مقابل کسی نہ کسی مخالف کو کھڑا کر دیتی ہے۔

یہ مطلب در اصل آیات قرآنی سے مؤید ہے جنمیں فرمایا:-

كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ

اہلحدیث کانفرنس سے پہلے جتنی انجمنیں یا مجالس اس قسم کے کام کے لئے قائم ہوئیں اُن سب کیساتھ یہی قدرتی اصول کام کرتا رہا۔ انجمن حمایت اسلام لاہور، ندوۃ العلماء لکھنؤ، مدرسہ دیوبند وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں۔ آج ہمارے سامنے بڑی امن امان کی تعلیم کا علیگڈھ کالج ہے لیکن اس کی تاریخ جاننے والوں سے مخفی نہیں کہ اس میں کیا کچھ نہیں ہوا۔ جو صاحب نہ جانتے ہوں یا بھولے ہوں اُن کو مولوی سمیع اللہ خان مرحوم کی سوانح عمری پڑھنی چاہئے۔ پھر اہلحدیث کانفرنس کی نسبت یہ خیال رکھنا کہ اس کی مخالفت نہ ہوگی یا ایسی ہوگی کہ اس کے اپنے سگے بھائی برادران یوسف کی طرح اس کی بدخواہی نہ کرینگے غالباً قانون قدرت سے غفلت اور سہل انگاری ہے۔ اس لئے لازم بلکہ الزم تھا کہ اہل حدیث کانفرنس کی مخالفت بھی ہوتی اور

گلزار احمدی مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے اصل قیمت ہر سہ ۱۲/ رعایتی ۸/ (منیجر)

ضرور ہوتی۔

ہاں افسوس ہے تو یہ ہے کہ اس کانفرنس کی مخالفت کرنے پر وہ لوگ کھڑے ہوئے جن کو انسانی نگاہ میں اس مخالفت کے لائق نہ سمجھا جاتا ہوگا کیونکہ اُن کی عمر اسّی اسّی سال سے متجاوز ہے۔ ان کی ساری عمر قال اللہ اور قال الرسول میں گزری ہے اس لئے اُن کی آنکھیں ایسی ترقی کا زمانہ دیکھنے کو ترستی ہونگی کہ اہلحدیث کی جماعت اس معراج پر پہنچ جائے کہ اُن کے سالانہ جلسے بڑی شان وشوکت سے ہزارہا آدمیوں کے مجمعوں میں ہوں اور سب موافق مخالف اُن کے خیالات کو سنیں اور اثر پذیر ہوں۔ آہ یہ کیسا خوشگوار موقع ہے آہ یہ کیسا دلپسند سین ہے جو ایک سچے عاشق اور حدیث کے سچے شیدائی کی انتہائی مراد ہے ایسا عاشق اسکو دیکھکر بیساختہ منہ سے کہدے

ذَالِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ

مگر افسوس اس قومی ترقی اس معراج بلندی کو نہ دیکھ سکے تو وہی جن سے یہ گمان نہ ہو سکتا تھا جن کا یہ اصول تھا کہ مشترک کاموں میں ہر ایک فریق سے مل جانا چاہیئے یہاں تک کہ اُن کی عین تمنا تھی کہ مرزائی بھی اُن کو کسی متفقہ اسلامی کام کے لئے بلائیں تو وہ ضرور جائیں[۱] ایسے بزرگ اہل حدیث کانفرنس کے برخلاف ہو رہے ہیں؛

تعزیہ داروں کو کہا جاتا ہے کہ تم لوگ سال کے بعد محرم کے شروع میں کیوں ماتم وشیون کرتے ہو اور سال بھر آرام چین سے بیٹھے رہتے ہو تو وہ اس کا جواب دیا کرتے ہیں کہ محرم میں کربلا کے روڑے بھی سُرخ ہو جاتے ہیں۔ یہی مثال ہمارے ان بزرگوں کی ہے سال بھر خاموش رہینگے نہ اصول خمسہ کی تصحیح ہوگی۔ نہ حواس خمسہ کی درستی۔ جونہی سالانہ جلسہ آیا ان کے خون نے جوش مارا کیوں؟ وہی قدرتی اصول جو اوپر مذکور ہوا۔

اس سال علیگڈھ کا جلسہ جس شان وشوکت سے ہوا پہلے سب جلسوں پر سبقت لیگیا۔ اسی قدر مخالفین کی طرف سے کوشش ہوئی۔ مگر افسوس اُن کی کوشش

[۱] مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کیطرف اشارہ ہے

کا نتیجہ صرف اتنا رہا کہ جو کاغذ مطبوعہ یا قلمی بھیجے تھے وہ منتظمان جلسہ کے ہاتھ میں آتا وہ اُسکو فوراً سے پیشتر یہ کہکر ردی میں پھینکدیتے ؎

این چنیں رقاص را باید وصول این چنیں

اس دفعہ مخالفین کے مورچے تین مقامات سے تھے۔ بٹالہ، راولپنڈی اور خاص امرتسر۔ بٹالوی بزرگ نے ایک مضمون پیسہ اخبار میں چھپوایا پھر اُس کو اشتہار کی صورت میں کرکے علیگڈھ بھیجا ہم اس موقع پر مولوی محمد ابو القاسم بنارسی کی شکایت کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو مولانا بٹالوی کے اشتہارات کو اس عزت سے باندھکر لے گئے کہ ہم ان پر مسودات لکھا کرینگے اور پیکٹ باندھنے میں لگائینگے انصاف یہ ہے کہ ان کا وزن کرکے ردی کے بھاؤ سے قیمت بٹالہ بھیجدیں؛ خیر یہ تو وہ جانیں اور یہ؛ ماما چہ؛

مولانا بٹالوی کا جواب پیسہ اخبار میں دیا گیا جو درج ذیل ہے:-

جناب مولوی محمد حسین	بزرگ پنجاب
بٹالوی کا جواب	مولانا محمد حسین

بٹالوی کا ایک مضمون مندرجہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۰ مارچ، ۱۲ مارچ کی شب کو بمقام علیگڈھ میں نے دیکھا جسمیں صاحب موصوف اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بہت آگے بڑھ گئے۔

مولینا موصوف نے بڑی شکایت یہ کی ہے۔ کہ جلسہ اہل حدیث کانفرنس کی شرکت کے لئے مجھے نہیں بلایا بس یہی ایک بڑا بھاری گناہ ہے۔ واقعہ میں ہمیں بھی بلکہ ہر ایک واقف حال کو اس کا صدمہ ہے کہ مولانا بٹالوی جیسے مسن بزرگ ایسے قومی جلسے میں دیکھے نہیں جاتے بلکہ مدعو بھی نہیں ہوتے لیکن دنیا اگر عالم اسباب ہے تو اس کا بھی کوئی نہ کوئی سبب ہوگا۔

میں مختصر الفاظ میں اس کا سبب بتلاتا ہوں۔ شروع انعقاد کانفرنس کے موقعہ پر مولانا کو رکن بنایا گیا۔ تو آپ نے بڑی سختی سے انکار کیا۔ بلکہ محض میری رنجش کی وجہ سے اپنے رسالہ میں ایک نوٹ مخالف بھی لکھ مارا

اس پر بھی امرتسر کے جلسہ کے موقع پر آپ کو دعوتی خط گیا مگر آپ نہ آئے بلکہ امرتسر میں ایک چھوٹی سی جلسی کانفرنس ہذا کے مقابلہ میں کرادی جس میں آپکے مخالف علماء کے ہیرو بنکر اہل حدیث کانفرنس پر خوب خوب تبرا بازی کی جزاهم الله۔

اس کے بعد پشاور کے جلسہ پر بھی آپ کو دعوت پہنچی جس کا آپ کو بھی اقرار ہے۔ اُس دعوت کے جواب میں بھی آپ نے اُسی طریق سے کام لیا جس سے پہلے لیا تھا اس لئے علیگڈھ کے جلسہ کی آپ کو دعوت نہیں بھیجی؛

غالباً ناظرین کو خیال پیدا ہوگا کہ آخر اس کی وجہ کیا کہ مولانا بٹالوی جیسے بزرگ ایسی قومی مجلس سے اتنے کشیدہ ہیں کہ اُس کی بیخ کنی کے درپے رہتے ہیں (گو آپ اس ارادہ میں کامیاب نہیں ہوئے جس کا انہیں سخت افسوس ہے) اس کا جواب یہ ہے کہ چند دنوں سے آپ نے ایک جدت اختیار کر رکھی ہے یعنی اپنے نام نامی کے ساتھ "اہلحدیث حنفی" کا ٹائٹل لگاتے ہیں جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ اہل حدیث کا سادہ مذہب چھوڑ بیٹھے۔ اور ایک نئے مرکب مذہب کے پابند بنے ہیں سبحان اللہ بہت خوب۔ (چشم ما روشن)

مگر جماعت اہل حدیث چونکہ اس روش کو دورنگی کا مصداق جانتی ہے اس لئے وہ بزبان حال مولانا سے عرض کرتی ہے ؎

دورنگی چھوڑکر یک رنگ ہوجا
سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

مولانا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے اختلافی مسائل کو عام جلسہ میں پیش کریں جس میں ہر قسم کے لوگ شریک ہوں۔ ممبران کانفرنس اس طریق کو مخل امن جان کر ٹال دیتے رہتے ہیں۔ یہ ہے اصل اختلاف جس کی وجہ سے ہمارے بزرگ ہم سے جدا ہیں۔

اطلاع۔ چونکہ مولانا اپنے جدید خیال پر بہت کچھ مصر ہیں اس لئے اُن کو اطلاع دیگئی تھی کہ عام جلسے میں تو اس قسم کے مسائل کا تصفیہ نہیں ہو سکتا بعد جلسہ ۱۶ مارچ۔ کا دن آپ کے لئے مقرر کیا گیا ہے

ahmadimuslim.de

آپ تشریف لاویں۔ اور جس جس مسئلہ میں آپ کو ہم سے مخالفت ہو مجلس علماء میں بیٹھکر تصفیہ کرلیں۔ ادہر سے مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے۔ آپ دونوں کے سوا کوئی دخیل نہ ہوگا۔

اسی سے معلوم ہوجائیگا کہ آپ کی غرض مسئلہ کی تحقیق کرنے کی ہے یا جلسہ کی مخالفت اور پریشان کرنے کی۔

۱۶ مارچ کا سارا دن ہم علیگڈھ میں رہے مگر مولانا بٹالوی تشریف نہ لائے۔ اب ہم آپ کو اعلان دیتے ہیں کہ آپ آئندہ سالانہ جلسے سے پہلے پہلے ہم سے فیصلہ کرلیں۔ مگر کیا آپ کرینگے؟ آپ کے گزشتہ ایام پر نگاہ کرکے جواب نفی میں ملتا ہے۔ افسوس۔ انا للہ؀

(خاکسار ابوالوفاء ثناء اللہ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس)

یہ تو تھی جمہوری صورت کا جواب کہ ممبران کانفرنس کی طرف سے ہمارے مکرم محترم مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے جس میں بٹالوی بزرگ تشریف نہ لائے اور لاتے بھی کیوں جبکہ اُن کی غرض ہی یہ نہیں تھی کہ مسئلہ کا تصفیہ ہو بلکہ غرض یہ ہے کہ جلسہ میں شور شر ہو پولیس کو مداخلت کا موقع ملے۔ اور آئندہ کو کانفرنس کا جلسہ ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو۔ ورنہ بھلا مسئلہ کی تحقیق منظور ہوتی تو جو دن آپکو بتلایا گیا تھا اُس میں تشریف نہ لاتے؟ کیا اب بھی آئندہ کو فخریہ فرمایا کرینگے کہ ہم نے آپ کا پشاور تک پیچھا کیا جبکہ علیگڈھ میں نہ آئے بلکہ پشاور جاتے جاتے جو لاہور کے سٹیشن پر علماء کانفرنس سے ملاقات ہوگئی تو وہاں ہی سے واپس شہر ہوگئے۔

خیر میں اس جمہوری قصے کو چھوڑ کر اپنی کہتا ہوں خاص میرے ساتھ جو مولانا کو نزاع ہے اُس کے فیصلے کے لئے جناب مرزا ظفراللہ خان صاحب سب جج سیالکوٹ منصف مقرر ہوچکے ہیں جو دونوں کے بیانات سنکر انشاءاللہ معقول فیصلہ کردینگے اس لئے ہمیں توقع رکھنی چاہیے کہ آئندہ جلسہ پر مولانا بٹالوی ضرور شریک ہونگے انشاءاللہ دوسرے درجہ پر راولپنڈی کی مخالفت ہے۔

اس مخالفت پارٹی کے سرگروہ یا کل فی الکل ہمارے مہربان قاضی عبدالاحد ہیں۔ آپ نے ایک مختصر رسالہ کانفرنس کے جلسہ میں بھیجا جس کا نام "التحذیر" تھا۔ اُس میں جناب کے بھائی صاحب نے لکھا ہے کہ میرے بزرگ برادر قاضی عبدالاحد نے یہ رسالہ نہیں لکھا بلکہ میں نے لکھا ہے؛ رسالہ کے مضمون کی بابت تو میں نہیں کہتا۔ اُس کا تو کہنا ہی کیا ماشاءاللہ سبحان نور بلکہ نور علی نور؛ میں صرف ان قاضی صاحب کی دیانت اور راست بازی کی بابت ایک راز ظاہر کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوجائیگا کہ یہ بزرگ دیانت اور صداقت سے کہاں تک مانوس ہیں۔ جو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ رسالہ کا مصنف تو اپنے بھائی کو بنایا ہے ایسا کہ اُس میں اپنی شرکت کی مطلق نفی کرائی ہے مگر علیگڈھ میں جو رسالوں کے ساتھ خط بھیجا ہے اُس میں یہ الفاظ مرقوم ہیں:-

از خاکسار عبدالاحد خانپوری عفے اللہ عنہ بخدمت اخی فی دین اللہ جناب.........

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛ رسالہ التحذیر متعدد نسخے آپ کے نام رجسٹری کرکے روانہ کئے جاتے ہیں ××× اگر حق ہو تو اس کے مطابق عمل کریں۔ ورنہ خاکسار کو اس کی خطا پر اطلاع دیں تاکہ میں اس سے رجوع کروں یا جواب باصواب دوں؀

اللہ اکبر راستی بھی کیا ہی جادو ہے۔ اس خط میں صاف اقرار ہے کہ رسالہ میرا لکھا ہوا ہے اسی لئے تو اطلاع ملنے پر رجوع کا اقرار کرتے ہیں؀

اس موقعہ پر مجھے ایک حکایت یاد آئی جو کسی جونپوری قاضی کے بھائی بند کی ہوگی؀

ایک موقع پر سینہ لگ رہی تھی پولیس درپے تفتیش تھی۔ قاضی صاحب جو اوپر سے آئے تو تماشا دیکھنے کو کھڑے ہوگئے۔ ملزموں کو پٹتے ہوئے دیکھکر بولے کہ ایک بات میری سمجھ میں بھی آئی ہے۔ پولیس نے رودار آدمی مختار ریش دیکھکر پوچھا فرمایئے۔ آپ فرماتے ہیں میرے خیال میں چور نے سینہ ادہر سے لگائی اور یہاں سے نکلا۔ جب وہ اس کنارے پر پہنچا تو مال کی گٹھڑی اندر رہ گئی اور میں باہر گر پڑا۔

یہی حال ہمارے (جونپوری نہیں) خانپوری قاضی صاحب کا ہے کہ مجھکو اس رسالہ کی غلطی سے اطلاع دیجئے تاکہ میں رجوع کروں۔ کوئی پوچھے آپ کون؟ غلط ہونے پر رجوع کرنا مصنف کا فرض ہے نہ کہ آپ کا۔

لیجئے صاحب ہم نے آپ کو آپ کی اس ڈبل غلطی پر اطلاع دی ہے کہ رسالہ کی نوشت سے آپنے انکار کرکے کذب بیانی کی ہے۔ آپ اس (مقدس) کذب بیانی سے رجوع کریں۔ بس یہی ایک نمونہ ہوگا آپکے آئندہ رجوع کا ؎

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

تیسرے درجہ پر امرتسری پارٹی کی مخالفت ہے اس پارٹی کے سرگروہ مولانا احمداللہ صاحب ہیں۔ مولانا موصوف ایک مسن بزرگ ہیں۔ اسی سال سے آپ کی عمر متجاوز ہے۔ مولانا بٹالوی تو آپ کی نسبت بدگمانی سے مختل الحواس کا فتوے دیتے ہیں مگر ہم اس بٹالوی فتوے کی تصدیق نہیں کرتے بلکہ ہمارے خیال میں مولانا امرتسری کے حواس بٹالوی بزرگ سے اچھے ہیں۔ خیر اس کا فیصلہ تو خود ان دونوں کے صحبت یافتہ کرسکتے ہیں۔ امرتسری پارٹی نے تجویز کیا کہ پندرہ روز روزانہ پانچ گھنٹے مباحثہ ہو منصف مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی ہوں وغیرہ۔ میں نے ان سب صورتوں کو منظور کیا۔ مگر یہ لکھا کہ

(الف) چونکہ آپ میدانی مباحثہ کے خواہش مند ہیں اس لئے جلسہ کا انتظام آپ کے ذمہ ہوگا خواہ اپنی جمعہ مسجد میں کریں یا کسی اور جگہ؛

(ب) مولانا محمود الحسن صاحب کو آپنے منصف تجویز کیا ہے مجھے منظور۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی۔ جس میں منصف صاحب کی موجودگی ضروری ہے لہذا منصف صاحب سے استمزاج مقدم ہے کہ وہ امرتسر میں پندرہ روز تک قیام فرماکر شریک جلسہ ہوا کرینگے یا نہیں (غالباً اُنہیں منظور کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا بشرطیکہ محض بیکار ہوں)

کیسا معقول جواب ہے۔ مگر امرتسری پارٹی نے

(۳۲۵)

اس کے جواب میں ایک ٹریکٹ شائع کیا جس میں لکھا ہے کہ جلسہ بھی حسب منشاء ہمارے پندرہ روزہ علم ہو منصف کو تم ہی بلاؤ اور اخراجات بھی سب تمہارے ہی ذمہ ہونگے!

کیا خوب! تجویز تو کریں آپ لوگ اور انتظام کروں میں اور اخراجات بھی بھروں میں۔

ناظرین! دنیا میں کبھی کسی نے یہ انصاف دیکھا کسی عدالت میں سنا کہ جو تنقیح مفید بحق مدعی ہو اس کا ثبوت بذمہ مدعا علیہ ڈالا جائے۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

پس میرے امرتسری مہربان مطلع رہیں کہ میں ان کی تجویز کے مطابق پندرہ روز تک روزانہ پانچ گھنٹے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ مولانا محمود حسن صاحب کی منصفی بھی مجھے منظور ہے۔ مگر چونکہ یہ دونوں صورتیں آپ لوگوں کی تجویز کردہ ہیں اس لئے انتظام سب آپ ہی کے ذمہ ہے اس سے انکار کروگے تو دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ دال میں کالا ہے۔ ہمت کرو حوصلہ نہ ہارو۔ بلکہ نہ پھرو آگے بڑھو۔ مرد میدان بنو۔ مگر کیا ہوگے؟ ؎

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار ان سے
وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

قادیانی مشن

مشترک کام میں شرکت

اہل حدیث کے ناظرین و دیرینہ تقریروں کے سامعین خوب جانتے ہیں کہ میں اس اصول کا سختی سے پابند ہوں کہ میرا کوئی کیسا ہی مخالف ہو مشترک کام میں میں نے اس سے کسی مخالفت کا اظہار نہیں کیا بلکہ ہونے بھی نہیں دیا۔ مگر چونکہ ملک کا خصوصاً مسلمانوں کا مذاق اس کے خلاف ہے وہ سمجھتے ہیں کہ مخالفت سے ہم کبھی شریک کار نہیں ہو سکتے جب تک ہمارے بعض امور میں توافق نہ ہو۔ اس لئے خواجہ کمال الدین صاحب اور میرا کسی جلسہ میں دوش بدوش بیٹھکر مشترک کام کرنا ایک عجیب قابل ذکر نظارہ سمجھا گیا۔ حالانکہ اسلام کا ادنے کرشمہ ہے۔ قرآن شریف کھلے کھلے اور صاف صاف لفظوں میں ہدایت کرتا ہے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (نیکی اور پرہیزگاری کے کام پر متفق ہو جایا کرو) یہی ارشاد پیش نظر رکھ کر کشمیری میگزین لکھتا ہے:

مولوی ثناء اللہ اور خواجہ کمال الدین ایک پلیٹ فارم پر	ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب

اہل حدیث بلکہ اپنی جماعت کے آرگن اہلحدیث کے ایڈیٹر اور لیڈر ہیں۔ اُدھر یہی درجہ و مرتبہ احمدی جماعت خصوصاً لاہوری پارٹی میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر کو حاصل ہے دونوں کے مذہبی عقائد میں زمین آسمان کا فرق ہے اور اس قدر شدت اور کثرت سے کہ کبھی ان کے مل بیٹھنے کی توقع ہی نہیں ہو سکتی۔ مگر یہ طاقت اور یہ اثر اسلام ہی میں ہے کہ باوجود ان اختلافات کے جب خالص اسلامی معاملہ پیش نظر ہوتا ہے تو فروعات کو طاق پر رکھدیا جاتا ہے۔ چنانچہ یکم مارچ کے انجمن اسلامیہ مچھلی شہر (ضلع جونپور) کے جلسہ میں ایک ہی پلیٹ فارم پر مولوی ثناء اللہ صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے اسلامی حقائق اور اسلامی توحید اور اشاعت اسلام پر اپنے خیالات ظاہر کئے۔ اسی طرح یہ دونوں حضرت کشمیری انجمنوں میں (کشمیری الاصل ہونے کی وجہ سے) بھی دوش بدوش اپنے خیالات ظاہر کرتے رہے ہیں۔ لیکن جہاں اسلامی خدمات کی ضرورت ہوگی وہاں دونوں کو بلکہ تمام سمجھدار مسلمانوں کو اپنے ذاتی عقائد و خیالات کو الگ تہہ کرکے رکھنا پڑیگا جیسا کہ آج تک ہو رہا ہے اور آئندہ ہوتا رہیگا۔ پھر وہ لوگ کس قدر نادان ہیں جو کشمیری کانفرنس، یا اہلحدیث کانفرنس وغیرہ کے خلاف ہیں (کشمیری لاہور)

اہلحدیث:۔ خواجہ کمال الدین صاحب سے تو ہمارے بہت پرانے مراسم ہیں اور وہ ایک حد تک معقول آدمی ہیں۔ عرصہ ہوا آریہ اخبار مسافر آگرہ نے قادیانی پارٹی کو لکھا تھا کہ تم اسلام کی حمایت میں بولتے ہو پہلے تم مسلمانوں سے تو چھوٹ لو پھر ہم سے مخاطب ہونا۔ اس کے بغیر تمہارا منہ نہیں کہ ہم آریوں سے الجھو، تو اُس وقت میں نے یہہ جواب دیا تھا کہ تمہارا (آریوں کا) یہ حق نہیں۔ سنو! اسلام کی تائید کرتے وقت اہلحدیث جیسا مخالف قادیانی جھنڈے کے نیچے کام کرنے کو تیار ہے جس پر الحکم نے بڑی شادمانی کا اظہار کیا تھا۔

میرے خیال میں ملک کو خصوصاً مسلمانوں کو ایک ایسی انجمن کی ضرورت ہے جس کی غرض ہی یہ ہو کہ مشترک کاموں میں ملکر کام کیسے کئے جاتا ہے۔ آہ یہ سب خرابیاں علم منطق نہ جاننے سے پیدا ہوتی ہیں اہلحدیث کانفرنس کے گزشتہ جلسہ علیگڈھ میں میں نے بالتفصیل بیان کیا تھا کہ اہل منطق نوع کے درجے میں تو دوسری نوع کو الگ کہتے ہیں۔ لیکن جنسیت کے درجے میں سب کو ایک جانتے ہیں۔ جنس قریب میں بھی جو تمیز رہتی ہے وہ جنس بعید میں نہیں رہتی۔ اسی لئے ہر طبقہ اپنے اپنے خواص میں ممتاز رہے۔ مگر جونہی اسلام کی عزت کا ذکر آوے تو ہاں مولانا جامی مرحوم کا شعر سامنے رہنا چاہیئے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی!
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مچھلی شہر میں خواجہ صاحب سے ہماری خوب بنی مگر ایک بات میں خواجہ صاحب کی شکایت بھی سنی گئی جس کی بابت میں بطور اظہار امر واقع کے کہتا ہوں کہ ہماری پارٹی کا غلبہ نہ ہوتا تو مولانا پارٹی بہت کچھ آپے سے نکل جاتی۔ خواجہ صاحب نے اثناء تقریر میں مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ جو شخص نافع الناس ہوتا ہے اُس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے کتنی لمبی عمر پائی، مولوی نور الدین صاحب نے لمبی عمر پائی۔ پھر بطور وزن شر سرسید اور نواب محسن الملک کی عمروں کا ذکر بھی کیا اتنے ہی میں علماء کرام نے سمجھا

ahmadimuslim.de

کہ خواجہ صاحب مرزا صاحب کی شخصیت کا ذکر کرکے موضوع جات سے نکل رہے ہیں جھٹ سے مولوی ابو بکر صاحب جو سپوری نے آواز دی کہ مولوی ثناء اللہ نے بھی عمر پائی۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا در اصل مرزا صاحب کے اس آسمانی فیصلہ کی طرف اشارہ تھا۔ جو مرزا صاحب نے ۱۵ ر اپریل ۷ء کو شائع کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ یہ ہوگا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا! خواجہ صاحب اس پر متنبہ ہوئے اور سنبھلکر بولے کہ ہاں مولوی صاحب بھی بہت عمر پاوینگے۔

میری غرض اس واقع کے اظہار سے یہ ہے کہ ہماری جماعت خدا کے فضل سے اس مضمون کو بھی سمجھی ہوئی ہے کہ مشترک کام میں بھولے سے بھی مضمون کا ذکر نہیں کرتی۔ ورنہ پچھلی سنہ میں خواجہ صاحب ایک تھے اور ہم متعدد۔ مولوی ابراہیم، غازی محمود، مولوی نور محمد، مولوی ابو بکر وغیرہ، لیکن ہماری طرف سے اثناء تقریر میں کوئی لفظ ایسا نہ نکلا ہوگا جس میں قادیانی مشن پر اشارتاً بھی حملہ ہو۔

امید ہے خواجہ صاحب بھی آئندہ کو اس کا لحاظ رکھا کرینگے۔

رقابت خدا کی شان ایک ہی فرقہ ہے اور اختلاف مزاجات کا یہ حال ہے کہ خواجہ صاحب اور اُن کے دوست تو متمنی ہیں کہ ملکر کام کریں مگر قادیانی پارٹی کو جلن ہے کہ یہ کیوں ملتے ہیں۔ چنانچہ الفضل ۱۴ مارچ کے پرچے میں بطور طعن ہمکو کہتا ہے کہ لاہوری پارٹی سے تو تم اب بغلگیر ہونے والے ہو خدا کرے ہم جلدی بغل گیر ہوکر قادیانی پارٹی کو مخاطب کریں ؎

جدا ہو یار سے تم اور نہ ہو رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا، نصیب جدا

خطیب کا خطبہ

دہلی کے اخبار خطیب میں خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے۔ مضمون کیا ہے علم طبقات یا اسماء الرجال کا ایک حصہ ہے۔ ملک کے چیدہ چیدہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور ہر ایک کی طرز زندگی پر مخلصانہ نکتہ چینی کی ہے۔ آپ نے مضمون ہذا کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ علماء ملت کا، دوسرا پولیٹیکل لیڈروں کا۔ علماء ملت کے ذیل میں مولانا اشرف علی۔ مولانا احمد رضا، مولانا شاہ سلیمان حافظ جماعت علی شاہ اور اس خاکسار کا ذکر کیا ہے۔ ہر ایک کی طرز زندگی پر مصلحانہ نکتہ چینی کی ہے بیں بہت خوش ہوں کہ میرے ایک مخلص نے مجھے میرے عیوب پر اطلاع دیکر حق دوستی ادا کیا جزاھم اللہ مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ نکتہ چینی کہاں تک قابل اصلاح ہے تاکہ میں اس کی اصلاح کروں۔

میرے تذکرے سے پہلے حافظ صوفی جماعت علیشاہ کے تذکرے میں آپ فرماتے ہیں:-

"لیکن باوجود ان تمام اوصاف کے ایک بشری کمزوری اُن (حافظ جماعت علی شاہ) میں یہ پائی جاتی ہے کہ ان کی انجمن کے جلسوں میں اور ان کے رسالہ میں اور تقریبات عرس میں زیادہ تر ان ہی کی مدح وثنا میں قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور یہ ذاتی مدح سرائی ان کے لئے عام رائے کے موافق نیکنامی کا ذریعہ نہیں ہو سکتی دوسری بات یہ ہے کہ اُن کے مرید نقشبند سلسلہ کی محبت میں دیگر سلسلوں کو حقارت سے دیکھتے اور اُن کے متعلق سبک الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ شکایت نئی نہیں ہے مدت سے ایسا ہو رہا ہے جس پر میں نے ان کو ایک آدھ دفعہ توجہ بھی دلائی مگر اس کا کچھ نتیجہ نہ نکلا جس سے خیال ہوتا ہے کہ یہ باتیں جو اُن کے مریدوں سے سرزد ہوتی ہیں اُن کے منشاء و مرضی کے موافق ہیں"

ناظرین اس بیان کے بعد میرا تذکرہ سنیں۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں:-

مولانا ثناء اللہ عصر حاضر کے علماء میں مولانا ثناء اللہ صاحب بھی ایک خاص پایہ کے عالم ہیں۔ ان کی تحریر و تقریر میں بہت لطف اور علم کا نرالا انداز ہے۔ اہل حدیث کانفرنس کی بنا ان ہی کی بدولت پڑی تھی۔ اہل حدیث کے ساتھ کانفرنس کا لفظ ایسا ہی بے جوڑ ہے جیسے صوفی کے ساتھ آل انڈیا اور کانفرنس کے الفاظ بے میل معلوم ہوتے ہیں۔ مولانا ثناء اللہ نے بھی مخالفین اسلام کے سامنے بڑا کام کیا ہے اور اس معاملہ میں وہ اپنے حریف قادیانیوں سے کچھ کم نہیں ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ گروہ بندی کا بُرا نامرض جو اگلے علماء میں تھا ان میں بھی موجود ہے۔ کبھی صوفی سید جماعت علی شاہ صاحب پر حملے کرتے ہیں کبھی دوسرے علماء صوفیہ پر۔ ان کا قلم اعتراضات کا عادی ہوگیا ہے۔ بعض اوقات اُن کے اخبار اہل حدیث میں صوفیوں کے خلاف ایسے دل آزار مضمون چھپ جاتے ہیں جن کو دیکھکر کوئی متحمل آپے میں نہیں رہ سکتا۔ تاہم ان کی شخصیت بہت ملنسار ہے۔ اور وہ ہر فرقہ والے سے خواہ اُس سے کیسی ہی مخالفت ہو ملنے جلنے میں تعصب نہیں کرتے۔ (خطیب ۲۲۔ مارچ)

ایڈیٹر۔ حافظ جماعت علی شاہ کی بابت جو الزام ہے اُس کا جواب تو خواجہ صاحب نے خود ہی دیدیا کیونکہ جس امر کی نکتہ چینی خواجہ صاحب نے حافظ صاحب پر کی ہے وہی میں کیا کرتا ہوں کہ حافظ صاحب دعوے تو کرتے ہیں فقیری کا مگر عمل اُن کا دنیاوی بادشاہوں کا سا ہے۔ جو اپنی مدائح سنکر خوشی میں انعام و اکرام دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حافظ صاحب کے رسالہ انوار الصوفیہ ہی میں لکھا تھا کہ ایک شخص نے آپکے سامنے قصیدہ پڑھا جس میں یہ شعر بھی تھے ؎

عدو جن کے دامن میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

اُس شاعر کو تمغہ اور سند خلافت عطا کرکے مرید بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ایسا انعام تو متنبی کو بھی سیف الدولہ سے نہ ملا ہوگا۔

غرض میں جو حافظ جماعت علیشاہ کی بابت کہتا ہوں

اخبار خطیب کا یہ قابل دید خاص نمبر جو ۴۸ اخباری صفحوں پر شایع ہوا ہے ۴ر کے ٹکٹ بھیجکر ناظرین دفتر خطیب دہلی سے منگوالیں۔

تو وہی کہتا ہوں جو خواجہ صاحب نے کہا۔

ہاں صوفیانہ کے برخلاف مضامین کا اہلحدیث میں نکلنا مجھپر الزام عائد نہیں کرسکتا۔ وہ مضامین میرے نہیں ہوتے۔ اخبار قوم کی رائے کا آئینہ ہے صرف میری رائے کا نہیں میں تصوف کا حامی ہوں اسکی جا بجا میں اہلحدیث ہی میں اس کی حمایت پر نوٹ لکھا کرتا ہوں۔ مگر خواجہ صاحب معاف فرماویں تصوف اور چیز ہے بدعات اور شرکی رسومات اور ہیں میں اُس تصوف کا قائل ہوں جو حضرت مخدوم العالم شیخ عبدالقادر اور سید الطائفہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہما کے ملفوظات میں ملتا ہے میرا رسالہ شریعت و طریقت ملاحظہ ہو۔ نہ اُس تصوف کا جو پیران کلیر یا پاکپٹن میں آج کل نظر آتا ہے۔ میں فرقہ بندی کا سخت مخالف ہوں۔ لیکن اپنے ناقص علم کے مطابق کچھ اپنے اعتقاد اور کچھ اعمال رکھتا ہوں جو کسی کے موافق اور کسی کے مخالف ہونگے۔ اُن خیالات کی اشاعت بھی کرتا ہوں۔ مثلاً یہی کہ:۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفٰے برجاں مسلم داشتن

یا یہ کہ:۔

ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اِن معنے سے کوئی صاحب مجھکو بھی کسی فرقہ میں شمار کرلیں تو اُن کا اختیار ہے ورنہ میں تو اپنے آپکو اصل اسلام کا پابند جانتا ہوں اور اُس درجہ تجرد پر سمجھتا ہوں جہاں پر فرقوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

خواجہ صاحب! میں تو فرقہ بندی کا ایسا مخالف ہوں کہ دنیا میں کوئی نہ ہوگا بلکہ معاف فرمائیے آپ بھی نہ ہونگے۔ ثبوت یہ ہے کہ میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدا جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔ اس میں میری نگاہ حضرت عثمان، حضرت امام ابوحنیفہ، امام بخاری اور حافظ ابن حزم رضی اللہ عنہم پر ہے جنہوں نے اس قسم کی آزادی اور حریت کا ثبوت دیا ہے جزاھم اللہ۔

خواجہ صاحب! کیا آپ بھی فرقہ شکنی کا ایسا ثبوت دے سکتے ہیں؟ ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈوگے چراغ رخ زیبا لیکر

خواجہ حسن نظامی اور قیامت

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری

یہ امر ایک حد تک تمام مسلمانوں کے قلوب میں جما ہوا ہے کہ قیامت کا دن بہت قریب ہے خواہ وہ اس کے مطابق عمل کریں یا نہ کریں لیکن بیساختہ لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتا ہے کہ "یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے"۔ جب کوئی بڑی بات کوئی بڑا حادثہ ہوتا ہے اُسوقت یہ آواز زیادہ سُنائی دیتی ہے۔ زلزلہ، قحط یا کسی اعجوبہ کا ظہور یا جنگ عظیم یہ سب اس کی تازہ کرنیوالی چیزیں ہیں۔ جنگ طرابلس کے بعد بلقان کی جنگ نے اس کو زیادہ بڑھایا۔ اب عالمگیر جنگ نے تو یقین دلا دیا کہ بس اب عنقریب وہ باتیں ظہور میں آنے والی ہیں جو قیامت قائم ہونے کی پہلی علامت قرار دی گئی ہیں۔

خواجہ حسن نظامی کا نام عنوان مضمون میں اسلئے دیا گیا کہ جنگ طرابلس کے وقت سے انہوں نے خوب اور پیشین گوئیوں کو ملاکر پانچ چھ رسالے اس باب میں چھاپ ڈالے چونکہ مسلمانوں کے قلوب بعض اسلامی ممالک کے نکل جانے سے ایک گونہ بے چین ہو رہے تھے وہ رسالے ہاتھوں ہاتھ لئے اور ہزاروں کی تعداد میں بکے۔ رسالہ سنوسی وغیرہ میں زیادہ تر مدار اُن کے خواب پر ہے لیکن اسی سلسلہ میں ایک رسالہ کتاب الامر کے نام سے شائع کیا ہے جس میں سب سے زیادہ خرابی جو ہے وہ یہ ہے کہ حدیثوں میں قیامت کی علامتیں جو دخان وغیرہ مذکور ہیں اُن کی ایسی تاویلیں کی ہیں کہ الامان۔ غالباً اس سے بڑھکر تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ کی مثل ملنی مشکل ہے۔ مثلاً علامات قیامت سے ایک علامت دخانی بیان کیگئی ہے اسکی تاویل انہوں نے تمباکو سے کی ہے اور وہ بھی نوشیدنی اور خوردنی دونوں کو لیکر اس کی عمومیت اور کثرت ثابت کی ہے۔ یہ ایسی تاویلیں ہیں کہ اس سے اہلحدیث کو خواہ نخواہ ایک طرح کی تشویش پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ یہ تاویل وَيُلْحِدُوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا (ہماری آیتوں اور نشانیوں میں کجی اختیار کرتے ہیں) کی مصداق ہوتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہم اس کو مفصل بیان کرینگے اور ایک ایک تاویل کو جو انہوں نے علامات قیامت میں کی ہے دکھائینگے فانتظر۔

تاریخوں کے دیکھنے سے یہ امر نہایت واضح ہوجاتا ہے کہ ہر زمانہ میں جبکوئی ہائلہ واقع پیش آیا ہے تو حدیثوں کی پیشگوئیوں کی طرف لوگوں کی توجہ ہوجاتی ہے۔ اسلام میں جب تاتاریوں کا فتنہ ہوا۔ اس کو لوگوں نے یاجوج ماجوج سے تاویل کی اور یقین ہوگیا کہ بس اب سد سکندری ٹوٹ گئی اور فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا کا زمانہ آگیا۔ اسی طرح جب جب کوئی زلزلہ شدید یا قحط شدید آیا تو اسی طرح کا گمان ہوا اور ہونا بھی چاہیئے کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابر و باد کا سامان دیکھکر گھبرا اُٹھتے جیسا کہ حضرت عائشہ کی روایت اس باب میں صریح موجود ہے۔

امام سیوطی کے زمانہ میں جو ۹۰۰ھ کا زمانہ تھا ایک مفتی صاحب نے ایک موضوع مگر لوگوں میں شہرت یافتہ حدیث کی بنا پر یہ فتوے دیا کہ سنہ ایکہزار میں امام مہدی آخرالزمان صاحب الامر اور دجال کا ظہور ہوگا اور عیسٰے علیہ السلام آسمان سے اُترینگے اور نفخ صور وغیرہ علامات قیامت ظاہر ہوجائیں گی۔

وہ حدیث موضوع یہ ہے ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یمکث فی قبرہ الف سنۃ یعنی آپ اپنی قبر میں ہزار سال تک نہ رہینگے۔ امام سیوطی پر جب یہ فتوے پیش کیا گیا تو بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ بالکل غلط ہے۔ اور یہ حدیث موضوع ہے اور درحقیقت تھی بھی غلط۔ لیکن امام صاحب نے اپنی وسعت نظر اور وسیع معلومات کی بنا پر جو فتوے دیا وہ بھی اس زمانہ میں آکر غلط ہوگیا۔ امام صاحب نے یہ دعوے کیا تھا قول اور الالذی دلت علیہ

ahmadimuslim.de

الآثار ان مدۃ ھذہ الامۃ تزید علے الف سنۃ ولا تبلغ الزیادۃ خمسمائۃ یعنی اس دعوے کے غلط ٹھیرانے کے بعد میں پہلے بات پر کہتا ہوں کہ جس بات پر آثار دلالت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس امت کی مدت ایک ہزار سے زیادہ ہوگی لیکن وہ زیادتی پانچسو سے آگے نہ بڑھے گی۔ (غرض کہ ۱۵۰۰ میں قیامت قائم ہوگی) آج ہم دیکھتے ہیں کہ امام سیوطی کا یہ دعوے بھی غلط ہوگیا کیونکہ امام صاحب نے اپنے زمانہ میں (جو ۸۹۸ھ کا زمانہ ہے) ایک ہزار سنہ میں قیامت آنے کو اس لئے باطل فرمایا تھا کہ طلوع شمس از مغرب و خروج دجال و ظہور مہدی و نزول عیسے علیہما السلام و جملہ علامات قیامت کے لئے دو سَو برس کا زمانہ چاہیئے اور خروج دجال کا وقت اخیر صدی ہے۔ پس اس حساب سے ابھی دو سو برس سے زائد ہو جاتے ہیں اور مجموعہ اوقات ہزار سے بڑھ جاتا ہے اور ایک ہزار میں صرف ایکسو سال باقی ہیں۔ پس یہ کہنا کہ ایک ہزار کے خاتمہ پر قیامت ہوگی، غلط ہوگیا، انتہے۔

لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ امام سیوطی کی اسی تقریر سے اُن کا دعوے بھی باطل ہو جاتا ہے کیونکہ دجال کا خروج اخیر صدی ہے اور جملہ علامات کے لیے دو سَو برس کا زمانہ چاہیئے پس ۱۴۰۰ کے خاتمہ میں دجال کا خروج ہے اور دو سَو برس اُس کے بعد چاہئیں پس مجموعہ ایک ہزار چھ سو برس ہو جاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جس بات کو اللہ پاک نے اس طرح مخفی رکھا کہ اپنے رسول تک کو نہ بتایا مقربین فرشتوں کو بھی نہ بتایا۔ تمام مقربین بندوں کے بارے میں فرمایا وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ یعنی ان بندوں کو یہ خبر بھی نہیں کہ ہم کب اُٹھائے جائینگے۔ اور فرمایا فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا[علہ] اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ کے جواب میں مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا[علہ] باعلم من السائل فی خمس لا یعلمہا الا اللہ تعالے (مشکوۃ) اُس کو ضعیف آثار اور اقوال صحابہ اور روایات اسرائیلیہ سے ہم کیونکر جان سکتے ہیں۔ حقیقت امر یہ ہے کہ بہت سی باتوں کو مرور زمانہ بتا دیتا ہے کہ یہ غلط ہے جیسے معلوم نہیں کہ متقدمین کیا سمجھتے ہونگے۔ پس ہمیں قیامت کا علم اُسی کے حوالہ کرنا چاہیئے جس نے فرمایا ہے لا یجلیہا لوقتہا الا ھو (یعنے قیامت کو اپنے وقت پر وہی ظاہر کریگا) اور فرمایا: وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَہٗ وقت مقرر اُس کے پاس ہے، یعنی اُس کا علم کسی کو نہیں ہے معلوم نہیں کہ ابھی دنیا کب تک قائم رہے گی اور کیا کیا رنگ بدلیگی۔ اور کون کون نواسنج اپنے اپنے وقت پر آکر نوا سنجی کرینگے اور کون کون صاحب حکومت اپنی اپنی فرعونیت دکھلائینگے۔

امام صاحب نے اپنے رسالہ کا نام تو بہت صحیح فرمایا الکشف عن مجاوزۃ ھذہ الامۃ الالف لیکن دعوے غلط فرمایا ان مدۃ ھذہ الامۃ تزید علے الالف ولا یبلغ الزیادۃ خمسمائۃ شائد امام صاحب کی یہ غرض ہو کہ آثار خواہ ضعیفہ ہوں یا کسی قسم کے وہ دلالت کرتے ہیں کہ یہ امت پندرہ سَو برس سے آگے نہ بڑھیگی خود امام صاحب کا یہ دعوے نہو۔

بہر حال اس ساری بحث اور مرور زمانہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نص قرآنی اور صحیح حدیثوں کے مقابلہ میں آثار ضعیفہ بالکل بیکار ہو جاتے ہیں صحیح حدیث اور قرآن نے صاف صاف فرما دیا تھا کہ قیامت کا وقت یا اس امت کی عمر کوئی نہیں جانتا لیکن آثار ضعیفہ سے معلوم ہوا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے اور رسول اللہ صلعم ساتویں ہزار کے تھوڑا قبل دنیا میں تشریف لائے لیکن مرور زمانہ نے اس ضعیف نہیں بلکہ موضوع اثر کو غلط کر دیا۔ اور یہ قاعدہ مسلم رہا کہ نقل صحیح عقل صریح کے مخالف نہیں واللہ اعلم بالصواب

[علہ] تو کس بات میں ہے اس کے ٹھیراؤ کے بیان سے تیرے رب کی طرف ہے پہنچ اس کی (یعنی سب بیخبر ہیں)

[علہ] مسئول عنہا یعنی جس سے قیامت کا سوال کیا گیا ہے سائل (جبرئیل) سے زیادہ نہیں جانتا۔ قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ؎ مسلم

ایک نہائت مفید تجویز

جناب سکرٹری صاحب اہل حدیث کانفرنس۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بادب التماس ہے کہ خاکسار کے چند ناقص خیالات جو درج ذیل ہیں اگر مناسب ہو تو کانفرنس میں پیش کر کے مشکور فرماویں۔ تردید یا تائید میں بحث کا اور بشرط ضرورت عملی جامہ پہنانے کا زرین موقع ہوگا۔ وھو ہذا:۔

اہلحدیث کانفرنس کے فرائض اشاعت سنت و توحید۔ اس ظلمتکدہ میں زمانہ سلف کی تجدید وغیرہ وغیرہ۔ جس قدر اپنی نوعیت میں اہمیت رکھتے ہیں۔ اُسی قدر اعلے پیمانہ پر تحصیل زر کے وسائل سوچنا اور اُن کا بہم پہنچانا بھی ضروری ہے؛

بلاشک متعلقین کانفرنس اس صیغہ میں انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اراکین انجمن پوری جدوجہد سے کام لے رہے ہیں۔ اور حقیقت میں بھی باوجود کام کرنے والوں کے کانفرنس کے بقاؤ دوام کا راز اسی زر ہی میں مضمر ہے؛

اس کے متعلق خاکسار کا ایک مختصر مضمون بعنوان بالا اہلحدیث کے کالموں میں قریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا، نمودار ہوا تھا جس کے تحت میں صاحب ایڈیٹر نے پُر زور الفاظ میں تائیدی نوٹ بھی لکھا تھا مگر اس کے متعلق تا حال کوئی عملی کارروائی عمل وقوع میں نہیں آئی۔ بطور یاددہانی ہیں چند الفاظ میں اس کا اعادہ کئے دیتا ہوں:۔

کانفرنس کے وسیع پیمانہ پر ایک تجارتی، صنعتی کمپنی ہو جس کا سرمایہ خدا کرے کئی لاکھ ہو۔ قیمت فی حصہ عہ یا عہ* ہو۔ بہی خواہان کانفرنس حتی الوسع حصص خریدنے اور فروخت کرنے میں سعی بلیغ فرماویں۔ نفع سے ایک تہائی یا نصف کانفرنس کا حق ہو باقی حصہ داروں کو تقسیم کیا جائے مزید تفصیل کے لئے اخبار ملاحظہ ہو جس میں اصل مضمون درج تھا۔

اس طریق سے وہ جملہ تکالیف جو عدم وصولیِ زر کی وجہ سے کانفرنس کو لاحق ہوتی ہیں انشاء اللہ رفع

* حصے کی قیمت میں میرا اختلاف ہے میں عام رہے بے انتہا تک قیمت سمجھتا ہوں تاکہ سب لوگ شریک ہوسکیں (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ہوجائیگی اور کانفرنس بغیر اس کے کہ کسی پر بار ہو، بغیر اس کے کہ کسی کے آگے دست سوال دراز کرنے کی محتاج ہو اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائیگی اور مستحکم کھڑی ہوجائیگی - اور وہ مشکلات جو دیندار اور باوقار اصحاب کو تبدیلی وقت اور ناسازی زمانہ کی وجہ سے پیش آتی ہیں ایک حد تک دور ہو جائینگی کیونکہ آج کل اُن اصحاب کے لئے جو تجارت پیشہ نہیں ہیں روپیہ لگانے کے دو طریق ہیں:-

(۱) ڈاک خانہ یا بنک میں جمع کرانا -

(۲) کمپنیوں میں روپیہ لگانا اور نفع اور نقصان کا ذمہ وار بننا -

پہلی صورت میں تو حرمت سود مانع ہے اور سود نہ لینے کی حالت میں عدم نفع -

دوسری صورت اگرچہ بظاہر جائز معلوم ہوتی ہے مگر یہ کمپنیاں ممنوعات شرعی اشیائکی تجارت اور سودی کاروبار سے محفوظ نہیں -

اگر مندرجہ بالا تجویز اپنے اندر کوئی وزن رکھتی ہے تو میں یہ بھی عرض کر دینا برمحل سمجھتا ہوں کہ اکثر نادار بھائی یکمشت روپیہ ادا نہیں کر سکینگے - اُن کے لئے ماہواری قسطیں مقرر کیجاویں تاکہ جتنے حصص وہ خریدنا چاہیں بآسانی خرید سکیں -

اگر میرے بزرگ اس خیال کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیں اور جلسہ ہی میں ممبروں کو نامزدگی کا موقع دیں تو غالباً ایک سال تک کانفرنس اپنا خرچ خود برداشت کرنے کے قابل ہو جائیگی - فیاضوں کی فیاضیاں اس آمد کے علاوہ ہونگی - اور وہ بجائے اس کے کہ کانفرنس کو گرتے سے سطح پر لا دیں اس کو اعلےٰ سے ارفع کر دینگی - اللھم یسر امورنا -

(راقم - ایک ناتوان) یکم مارچ ۱۹۱۴ء

ایڈیٹر :- تجویز نہایت مفید ہے - اس کمپنی کا نام **اہلحدیث** کمپنی ہو - اور صدر دفتر اس کا دہلی میں - مجھے خیال ہے کہ میرے دوست کہینگے کہ ابھی حال ہی کا ذکر ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کی کوشش سے محمدیہ کمپنی قائم ہوئی جو آخر ٹوٹ گئی ! اسکا جواب یہ ہے کہ محمدیہ کمپنی کے ٹوٹنے سے جو تجربہ ہوا ہے اُسی سے توقع ہو سکتی ہے کہ اہل حدیث کمپنی نہیں ٹوٹیگی انشاء اللہ اس سال تو جلسہ ہو گیا - آئندہ جلسہ تک اس کا فیصلہ ہو جائے تو کیا عجب بنارس کے جلسے میں اہل حدیث کمپنی کا افتتاح کیا جائے -

یاد رہے کہ جو صاحب اہلحدیث کمپنی کی تائید کریں مہربانی سے اپنی شرکت کی رقم سے بھی اطلاع دیں خاکسار سردست دو سو روپیہ داخل کریگا - انشاء اللہ -

(ابو الوفاء)

دُعا اور اُس کا فائدہ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ یعنی مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرونگا - ترغیب و ترہیب میں ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر من الدعاء فی الرخاء رواہ الترمذی -

یعنی ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو خوش معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ اُس کی دعا تکلیف کے وقت قبول کرے - اُس کو چاہئے کہ آرام کے وقت زیادہ دعا قبول ہونے کے لئے مانگے اور ترمذی کی روایت میں ہے قال رسول اللہ صلعم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا نازلہ وغیر نازلہ دونوں کے لئے مفید ہے - اے خدا کے بندو دعا کیا کرو - آیت قرآنیہ و حدیث نبوی سے دعاء کا کرنا ثبوت ہے اور مفید ہونا بھی - میں چند دعائیں اور وظیفے دفع بلیات کے لئے عرض کرتا ہوں تاکہ ناظرین اہلحدیث فائدہ اُٹھاویں -

اوّل ہر روز دعا بعد سورہ تغابن دوم ختم بخاری شریف - سوم حصن حصین دلائل الخیرات وحزب البحر چہارم آیت الکرسی اور آخر رکوع سورۃ بقر کا - پنجم لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا وظیفہ - ششم حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ہفتم اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ہشتم فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ نہم - بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم - دہم - یا حی یا قیوم برحمتک استغیث - یازدہم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ - دوازدہم - اللھم رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح شانی کلہ لا الہ الا انت - سیزدہم - بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار - چہاردہم یا حفیظ یا سلام !

ان دعاؤں کے سوا حدیث کی کتابوں میں اور بھی دعائیں دفع بلیات و آفات کے لئے مروی ہیں - اگر کسی کے دل میں یہ شبہ ہو کہ دعا طاعون کے لئے بھی کرنی چاہیئے یا نہ (کیونکہ جب یہ بیماری) مرتبہ شہادت کا ہے تو شہادت کو دفع کرنا نہ چاہئے - جواب اس کا یہ ہے کہ طاعون مومنین اور اتقیاء کے لئے شہادت اور رحمت ہے - اور کافرین و اشقیاء کیلئے عذاب ہے اور ایک شے کا کسی کے لئے رحمت اور کسی کیلئے زحمت عقل کے قیاس کے برخلاف نہیں ہے - دیکھو بعض ماکول و مشروب صحیح کے لئے نافع ہیں اور مریض کیلئے مضر - جیسے دریائے نیل کا پانی فرعون اور قوم فرعون کے لئے باعث ہلاکت تھا - اور موسائیان کے لئے باعث رحمت و راحت - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ صحابہ کے لئے ذریعہ تقویت ایمان وحصول ثواب تھا اور کفار کے لئے ذریعہ لعنت و پھٹکار - باقی رہا طاعون اس کے لئے اس وجہ سے درست ہے طاعون شرعاً وخز جن ہے یا یوں سمجھو شیطانی مرض ہے اور ہماری شامت اعمال کا ثمرہ ہے - شیاطین اور جنات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا اور اُن سے پناہ مانگنا شرعاً فرض ہے اور دعا شہادت کو مانع نہیں ہے - دیکھئے بوقت قتال دشمن کے وار کو بذریعہ سپر کے شرعاً جائز بلکہ مامور بہ ہے اور مخالف کے حملے سے بچنا شرعاً جائز ہے - باوجود اس کے اگر اہل اسلام کفار کے ہاتھ سے مقتول ہوئے تو یقیناً شہید ہونگے اور وار کے روکنے سے درجہ شہادت سے محروم نہیں رہتے -

ahmadimuslim.de

البتہ اگر قتال سے فرار ہونگے۔ اور خلاف حکم شارع کے اُس کو کار ثواب اور سپر سمجھینگے تو ضرور عذاب کے مرتکب ہونگے۔ علیٰ ہذالقیاس دفع طاعون کیلئے دعا اور ورد و اذکار منافی شہادت اور رحمت کے نہیں ہے۔ غور کیجئے جہاد سے شہادت حقیقی حاصل ہوتی ہے مگر حدیث میں وارد ہے لا تتمنوا لقاء العدو (یعنی دشمن کے مقابلہ میں تمنا نہ کرو۔ وقت قتال نصرت اور فتح کے لئے دعا کرنا اور نہایت استقلال اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کرنا اور پیٹھ نہ دکھلانا حکم شارع سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(عبدالعزیز خریدار اہلحدیث نمبر ۳۲۷۶)

طعام ہنود

ازمولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

اس مسئلہ میں فاضل ایڈیٹر کی رائے بہت ہی صائب ہے کیونکہ ہنود کی حالتیں مختلف ہیں حکیم محمد مجیب الرحمٰن صاحب کے ضلع کی وہ حالت ہے جو حکیم صاحب نے تحریر فرمائی۔ لیکن ہمارے ضلع کی حالت اس کے خلاف ہے: اس طرف کے ہنود برتنوں کی بڑی چھوت اور بڑی حفاظت اور بڑی صفائی رکھتے ہیں۔ بغیر مٹی سے ملکر دھوئے ہوئے کھانے پینے کے لئے استعمال نہیں کرتے اور اُن ظروف میں جو کھانے پینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اُن میں پیشاب وغیرہ گندی چیزیں نہیں رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ ہر جگہ کے ہنود کی حالت یکساں نہیں۔ اور ہنود میں بھی مختلف طبقے ہیں۔ اسفل طبقے کی حالت جداگانہ ہے۔ اعلےٰ طبقہ میں برہمن چھتری ار اجپوت، اگروالے، گوالے، یہ سب بہت زیادہ صفائی رکھتے ہیں: ان کے علاوہ اور ہنود کی قوموں میں اتنی صفائی نہیں۔ لہٰذا مسئلہ یہی ہے کہ حسب تجربہ و حالت عمل کرنا چاہئے۔ اگر مطلق غیر صفائی کا احتمال نہ ہو تو شوق سے بلا احتیاط کھا لینا غیر مناسب نہیں جیسا کہ آپ نے یہودیوں کا یا مشرکوں کا کھانا پانی استعمال فرمایا ہے دیکھو حدیث طویل[عٰہ] عورت مشرکہ مزادہ والی جس کو معہ شتر حضرت علی پکڑ لائے تھے اور اُس کا پانی لیا گیا تھا اور کچھ سوال بھی اُس سے نہیں کیا گیا کہ یہ تیرا ظرف کیسا تھا اور تو نے اسے دھوکر پانی اس میں بھرا ہے یا گندہ ہے؛ مکہ معظمہ میں جب تک آپ تشریف رکھتے وہاں کے اُن مشرکین سے کچھ احتراز نہ تھا جو سادہ مزاج تھے اور آپ سے مخاصمت نہ رکھتے تھے۔ مدینہ میں تشریف لیجانے کے بعد یہودیوں اور نصرانیوں کے کھانوں سے کوئی پرہیز نہ تھا حتےٰ کہ جنگ خیبر میں عبداللہ بن مغفل کا بیان ہے کہ ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک بڑا کپا اوپر سے پھینکا جس میں چربی تھی۔ میں جھپٹ کر اچھل پڑا کہ اسے اٹھالوں۔ میری نگاہ پلٹی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ یہ دیکھکر مجھے شرم آگئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بلا احتراز اور بلا نکیر مال غنیمت میں کھانے پینے کی چیزیں جو ملتی ہیں لوگ اسے کھا لیتے۔

لیکن وہ حدیث جس میں اہل کتاب کے ظروف کے استعمال کی ممانعت وارد ہوئی اُس کے الفاظ پر غور کیجئے تو پتہ چلتا ہے کہ اس ممانعت میں کوئی راز مخفی ہے۔ سوال کا لفظ یہ ہے۔ انا بارض قوم اہل کتاب (ہم اہل کتاب کی قوم کی زمینداری میں رہتے ہیں) یعنی غلبہ انہی کا ہے افناکل فی انیتھم (کیا اُن کے ظروف میں کھائیں) اس سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب ہی کی قوم غالب تھی اس غلبہ کی وجہ سے مسلمانوں کے اخلاق، عادات، طرز معاشرت، ساری باتیں فنا ہو کر انہیں اہل کتاب کی خوبو، طرز معاشرت مسلمانوں میں آجانیکا بلا شبہ احتمال قوی ہے اس لئے روک دیا گیا۔ اسی لئے گو اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمانوں کو نکاح کرنا درست ہے لیکن چونکہ آج غلبہ انہی کا ہے اس لئے جو مسلمان کسی نصرانی عورت سے شادی کرتے ہیں بجائے اس کے کہ الرجال قوامون علی النساء اپنا اثر اُس پر کیا ڈالتے کہ خود اسی رنگ میں رنگ کر کرسچین یا بددین یا لامذہب ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے شکار کرنیکے خود انہی کے مذہب و ملت کے شکار ہو جاتے ہیں اسی بنا پر بعض اہل علم کا خیال ہے کہ ایسے وقت میں اہل کتاب سے پرہیز لازم ہے۔

پس خلاصۂ قول یہ ہے کہ جہاں ہنود اپنے ظروف میں بد احتیاطی کرتے ہوں وہاں ہمیں احتیاط لازم ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے ظروف میں اگر وہ ناپاک اور حرام چیزیں رکھتے ہوں تو ہمیں وہ ظروف بغیر غسل کردھوئے نہیں استعمال کرنے چاہئیں۔ اور اُنکے کھانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ویکرہ الاکل والشرب فی اوانی المشرکین قبل الغسل ومع ھذا لو اکل او شرب فیھا قبل الغسل جاز ولا یکون اکلا ولا شاربا حراما ھذا اذا لم یعلم بنجاسة الاوانی فاما اذا علم فانہ لا یجوز ان یشرب ویاکل منھا قبل الغسل ولو شرب او اکل کان شاربا واکلا حراما یعنی مشرکین (کفار) کے ظروف میں قبل دھونے کے کھانا پینا مکروہ ہے۔ اور اگر قبل دھونے کے کھا پی لیوے تو جائز ہے اور اس شخص کو حرام کا کھانے والا یا حرام کا پینے والا نہ کہینگے۔ یہ اس وقت میں ہے جبکہ ظروف کی نجاست نہ معلوم ہو۔ اور اگر معلوم ہو کہ اُن ظروف میں حرام چیزوں کا استعمال ہوا ہے تو قبل دھونے کے اُن ظروف کا استعمال جائز نہیں۔ اور اگر باوجود علم نجاست کے اُنہیں کھا پی لیویگا تو حرام کا کھانے اور پینے والا کہا جائیگا۔

فتح الباری میں ہے (باب آنیۃ المجوس)

والحکم فی اٰنیة المجوس لا یختلف مع الحکم فی اٰنیة اھل الکتاب لان العلة ان کانت لکونھم تحل ذبائحھم کاھل الکتاب فلا اشکال او لا تحل کما سیاتی مذکورا فالاٰنیة التی یطبخون فیھا ذبائحھم

یعنی اہل کتاب کے ظروف اور مجوس کے ظروف کے استعمال کے بارے میں ایک ہی حکم ہے ایک مختلف حکم نہیں ہے۔ کیونکہ علت ایک حکم ہونے کی اگر یہ قرار دیجائے کہ مجوس کا ذبیحہ اہل کتاب کی طرح حلال ہے

[عٰہ] یہ ایک حدیث طویل ہے جس کو صحیح بخاری میں امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

ahmadimuslim.de

ولكنهم قد تنجست بملاقات الميتة فاهل الكتاب كذلك باعتبار انهم لا يتدينون باجتناب النجاسة وبانهم يطبخون فيها الخنزير ويضعون فيها الخمر وغيرها ويؤيد الثاني ما اخرجه ابو داؤد والبزار عن جابر كنا نغزو مع رسول الله صلے الله عليه وسلم فنصيب آنية المشركين فنستمتع بها فلا يعيب ذالك علينا لفظ ابی داؤد فی رواية البزار فنغسلها وناكل فيها

تو کوئی اشکال نہیں یا مجوس کا ذبیحہ حلال نہ کیا جائے اور یہی صحیح ہے جیسا کہ عنقریب آتا ہے تو علت ایک حکم ہونے کی یہ ہے کہ وہ ظروف جن میں مجوس اپنے ذبیحے پکاتے ہیں اور وہ ظروف جنکو کر نکالتے ہیں وہ مردار کے مخالطت سے ناپاک ہو گئے پس اہل کتاب کا بھی یہی حالت ہے کیونکہ اہل کتاب بھی نجاست سے پرہیز کرنے کا دین مذہب نہیں رکھتے اس لئے کہ اپنے ظروف میں خنزیر کا گوشت پکاتے ہیں اور ان میں شراب وغیرہ رکھتے ہیں۔ دوسرے احتمال کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جسکو ابو داؤد اور بزار نے اخراج کیا ہے کہ ہم لوگ جناب رسول الله صلے الله علیہ وسلم کے ہمراہ ہو کر جہاد کرتے تو مشرکین کے ظروف پاتے اسکے استعمال سے فائدہ اُٹھاتے تو اس امر کو ہم آپ پر معیوب نہیں جانتے یہ ابو داؤد کا لفظ ہے۔ اور بزار کی روایت میں ہے کہ ہم اُن ظروف کو دھو کر اُن میں کھاتے (پیتے)۔

دیکھو وہ ظروف جنمیں اہلی گدھے پکتے تھے جس کے بارے میں منادی کرائی گئی تھی ان الله ورسوله ينهيٰ عن الحمر الاهلية فانها رجس (یعنی خدا اور رسول اہلی گدھے کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہیں) اُن کے بارے میں وارد ہوا فقام رجل من القوم فقال نهريق ما فيها او نغسلها فقال النبي صلے الله علیہ وسلم اوذاك یعنی ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کیا ہم ان ظروف سے گدھوں کے گوشت کو پھینکدیں اور ان ظروف کو دھو ڈالیں؟ تو آپ نے فرمایا اچھا یہی سہی۔

لیکن کھانے کے بارے میں جو مسئلہ عالمگیری میں ہے ولا باس بطعام المجوس كله الا الذبيحة بہت صحیح ہے

ہاں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کھانا بے احتیاطی سے پکایا گیا ہے یا اس میں لحم خنزیر یا اور کوئی حرام یا نجس چیز ملی ہوئی ہے تو البتہ اس حالت میں پرہیز ضروری ہے۔ بہر حال اہل کتاب یا ہنود یا مجوس یا مشرکین سب کا حکم ایک ہی ہے جسکے یہاں بے احتیاطی ہو وہاں پرہیز لازم ہے خواہ اہل کتاب ہو یا مشرک ہندو یا کوئی اور جو احتیاط رکھتا ہے اُس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہندو یا مشرک من حیث مشرک یا ہندو ہونیکے ان سے کھانے پینے کا احتراز نہیں ہے کیونکہ یہ عقیدت کی ناپاکی ان کے قلوب میں ہے نہ کہ ظروف اور کھانوں میں۔ البتہ محبت اور موالات ایک علیحدہ چیز ہے جس سے صراحتاً ممانعت کیگئی ہے والله اعلم۔

(عبد السلام مبارکپوری عفی عنہ از مبارکپور)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۵ مورخہ ربیع الاول

بابت حدیث

فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادنٰکم

حدیث مذکورہ بالا میں حضور اقدس روحی فداہ صلعم نے عالم کی کمال فضیلت کے اظہار اور سامعین کے ذہن نشین کرنے کے لئے کفضلی علیٰ ادنٰکم مثالاً وتشبیہاً ارشاد فرمایا۔ تاکہ عالم کی بے انتہا فضیلت معلوم ہو۔ اس سے بہتر کوئی اور طریقہ اظہار کمال فضیلت کے لئے ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ اور کلیہ ضروری نہیں بلکہ ادنے مشابہت اور مماثلت کافی ہوتی ہے جیسے زید کالاسد یہاں پر صرف مماثلت فی الشجاعت مقصود ہے۔ اسی طرح حدیث مذکور میں صرف اظہار نفس فضیلت منظور ہے کما لا یخفیٰ علی العلماء المعانی والبیان۔ اور شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں بزیر ترجمہ حدیث مذکور فرماتے ہیں:۔

خیال باید کرد کہ ایں چہ مبالغہ است۔ اوّل فضل آں حضرت صلعم بر انبیاء مرسلین است خصوصاً بر صحابہ خصوصاً بر آنکہ از ہمہ ادنے است۔

پس معلوم ہوا کہ حضور اقدس نے صرف اظہار کمال فضیلت کے لئے مبالغتاً ومثالاً کفضلی علیٰ ادنٰکم ارشاد فرمایا ہے فقط والسلام

(خاکسار ابو الحیا سجاد حسین باولی مقیم مین پوری)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ مورخہ ۱۹ ربیع الاول

بابت آیت

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا

خاکسار کے نزدیک آیت مذکورہ میں حَرَّمَ بمعنے اَلْزَمَ یا اَوْجَبَ ہے پس اس صورت میں آیت کے معنی بالکل صاف ہو جاتے ہیں اور کسی قسم کا کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ اور نہ اس صورت میں اس امر کی کوئی ضرورت رہتی ہے کہ لفظ مَا اور اَنْ پر کوئی بحث کیجائے بلکہ ان دونوں کو علیٰ اقوال المفسرین جس طرح چاہو رکھو مگر حَرَّمَ کو بمعنے اَلْزَمَ یا اَوْجَبَ قرار دینے میں آیت کے معنے بالکل بے تکلف ہو جاتے ہیں۔ یعنی اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ آؤ میں تمکو وہ باتیں پڑھکر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر لازم یا واجب کی ہیں (وہ یہ ہیں) کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ۔

اور اہل لغت نے بھی حَرَّمَ کے معنے وَجَبَ کے لکھے ہیں۔ چنانچہ صاحب طرح نے لکھا ہے۔

قال الكسائی معناه وَجَبَ۔ یعنی کسائی نے کہا کہ حَرَّمَ کے معنے وجب کے ہیں۔

پس اس صورت میں کوئی دقت نہیں رہتی اور آیۃ کے معنے بالکل واضح اور صاف ہو جاتے ہیں فقط۔ والسلام۔

(خاکسار ابو الحیا سجاد حسین باولی مقیم مین پوری)

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث قیمت ۶/ (دینجر)

ایک عجیب قادیانی مناظرہ

حسن اتفاق سے خاکسار کو ایک خانگی کام کے لئے سرگودہا میں جانا پڑا۔ بعد فراغت اپنے کام کے سرگودہا سے جب رخصت ہو کر بطرف غریب خانہ روانہ ہوا۔ اور اسٹیشن سرگودہا پر آکر ٹکٹ لیکر ۹ بجے کی گاڑی میں سوار ہوا۔ جس گاڑی کے کمرہ میں خاکسار سوار ہوا۔ اُسی کمرہ میں ایک اور صاحب بلباس مولویانہ ادھیڑ عمر میرے مقابل آبیٹھا۔ جب گاڑی وہاں سے چل پڑی تو اُس صاحب نے مجھکو کہا کہ میں جناب مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی کا خادم ہوں آپنے آج تک مرزا صاحب کے سلسلہ میں بیعت کیوں نہیں کی کونسا امر مانع بیعت رہا؟ میں نے کہا مرزا صاحب کا دعوے مسیح موعود ہونے کا غلط تھا پھر بیعت کیسی؟ پھر وہ ذرا مسکرا کر کہنے لگا۔ مرزا صاحب کے حلقہ بگوش چھ لاکھ آدمی ہیں کیا یہ حقیقت پر صاف دلیل نہیں۔ میں نے کہا سرسید احمد کی جماعت اس سے کئی حصے زیادہ ہے۔ دیانند سرسوتی کی جماعت بھی آپ کی جماعت سے تعداد میں زیادہ ہے۔ حافظ جماعت علیشاہ علیپوری کی جماعت بھی آپکے زیادہ ہے۔ سر آغا خان کی جماعت بھی مرزا صاحب کی جماعت سے بہت زیادہ ہے۔ اس سے آپ کی حقیقت کہاں ثابت ہو سکتی ہے؟ پھر وہ کہنے لگا کہ جس مخالف نے مرزا صاحب کے مقابل سر اٹھا کر مخالفت کی آخر وہ ذلیل ہو کر مرا۔ کیا ایسے شخص کو آپ کاذب کہہ سکتے ہیں؟ میں نے کہا جس مخالف نے مرزا صاحب کی مخالفت میں قدم اُٹھایا وہی فتح و نصرت کے ساتھ کامیاب ہوا۔ آخر سب سے زیادہ مخالف اور سخت سے سخت زک دینے والے مولینا شیر اسلام فاضل امرتسری ماشاء اللہ موجود ہیں۔ جن کے ساتھ مرزا صاحب نے آخری فیصلہ کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا پھر آپ جانتے ہیں کہ اس آخری فیصلہ کا نتیجہ کیا نکلا کہ اُس فیصلہ والی شرط کے تھوڑے عرصہ بعد آنجہانی چل بسے اور مولانا صاحب تاحال زندہ موجود ہیں۔ اور دندناتے ہوئے آج تک مرزائی مسیحیت کی قلعی کھول رہے ہیں۔ ادرہی بحث میں آپ کی جماعت کے پیرو صاحب ایڈیٹر الحق دہلوی نے تین سو روپیہ نقد بھی نذر کیا جو شہر لدھیانہ میں عطا فرمایا تھا۔ کیا مرزا صاحب کی بیعت کے لئے کوئی عاقل تیار ہو سکتا ہے۔ ایسے مسیح موعود کو دُور سے سلام ہے۔ اس بات پر جو عوام الناس قہقہہ لگا کر ہنسے وہ بیان کرنا فضول ہے کیونکہ ہماری اس گفتگو کے وقت گاڑی کے کمرہ کے جملہ آدمی ہمارے اردگرد بشوق بیٹھے تھے۔ پھر وہ مرزائی صاحب کہنے لگا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود اخبار اہلحدیث میں لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے اس تحریر کے موجب مولوی ثناء اللہ کا جو رتبہ ٹھیرتا ہے آپ خود وزن کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر آپ یہ ثابت کر دیویں کہ مولانا صاحب نے اخبار اہلحدیث میں لکھا ہے تو بیعت مرزا صاحب کی فی الفور کر لونگا۔ اُس نے کہا کہ آپ اخبار اہل حدیث اُن سے منگا کر دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ عرصہ سے میں اخبار کا خریدار ہوں۔ پھر دوبارہ منگانے سے کیا فائدہ۔ ہمارے پاس اہلحدیث کے فائل بہت مدت کے موجود ہیں۔ پھر وہ صاحب کہنے لگے کہ ہمارے ہاں ایک پاکٹ احمدیہ چھپی ہوئی ہے اُس میں صاف لکھا ہے کہ فلاں تاریخ کے اہلحدیث میں یہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا میں نے مبلغ پانچ روپے کھول کر سامنے رکھدئے اور کہا کہ اگر آپ اس امر کے متعلق یہ لفظ اخبار اہلحدیث کے کسی پرچہ میں دکھلا دیویں کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے تو یہ ۵ آپ کو انعام دیتا ہوں۔ آپ ورق گردانی کی محنت میں یہ انعام حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ یہ تحریر نہ نکال کر پیش کر سکیں تو آپ اپنے عقیدہ باطلہ سے توبہ کر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث مشتہر کر دیویں کہ میں نے رجوع بحق کر لیا ہے۔ یہ سنکر سواری کے جملہ اشخاص نے واہ واہ کا آوازہ کیا۔ مرزائی صاحب پھر ارشاد فرمانے لگے کہ ہمارے ساتھ موضع بہلوال میں آئیں ہماری جماعت کے یہاں چند افراد ہیں اور وہاں سے پاکٹ احمدیہ بھی مل سکیگی۔ وہاں چل کر ملاحظہ کر لیویں۔ میں نے کہا کہ گو میں نے ٹکٹ پنڈی بہاؤالدین کا لیا ہوا ہے مگر میں اتر سکتا ہوں بشرطیکہ آپ مجھکو تحریر کر دیویں کہ نہ نکالنے پر خرچہ وہرجانہ پیش کرونگا۔ مگر وہ صاحب اس سے انکاری ہو گئے کہ آپ حق کے طالب ہیں یا روپیہ کے۔ ہاں شاید آپ کو ثناء اللہ والا چسکا تمام جماعت اہل حدیث کو پڑ گیا ہے۔ میں نے کہا میں نے تو خود پانچ روپیہ سامنے رکھے ہوئے ہیں پھر ہمکو خواہ مخواہ بدنام کرنا عجب انصاف ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اچھا ہرجہ کا تذکرہ تمکو معاف کرتا ہوں آپ یہ تو تحریر کر دیویں کہ اگر میں یہ عبارت نہ نکال سکا تو توبہ کر کے مسلمان خادم اہل حدیث ہو جاؤنگا۔ مگر وہ تحریر سے بھی انکاری ہو گئے اور لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ میں نے ہر چند عوام الناس کو تالیاں بجانے سے منع کیا مگر عوام الناس زمیندار کب باز آسکتے تھے۔ اُن صاحب کا نام غلام حسین یا غلام حسن عرف مولوی ہے۔ اُن کے پاس اخبار الفضل قادیان کا پرچہ بھی جاتا ہے کیونکہ اس نے مجھکو پرچہ الفضل دکھلایا تھا۔ اور کہا تھا اہلحدیث سے از حد عمدہ اور قابل دید پرچہ الفضل ہے آپ اسے دیکھیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے بڑے مرزا صاحب کی کتابیں دیکھی ہوئی ہیں آپ اب چھوٹے مرزا جی کے .... اخبار کو پیش کرتے ہیں۔ میں زمیندار آدمی ہوں اتنی فرصت نہیں کہ ایسے اخبارات کا مطالعہ کروں۔ خیر اسی گفتگو میں اسٹیشن بہلوال پر گاڑی آگئی وہ صاحب تشریف لے گئے۔ اور خاکسار وہاں سے غریب خانہ میں پہنچ گیا۔

المرسل:- نور محمد عفا اللہ عنہ خریدار ۲۹۸۰

(از موضع میاں ضلع جہلم)

صحیفہ محبوبیہ - قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴؍

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب آئینہ حق نما۔ قابل دید ہے قیمت ۵؍

علم الفقہ - فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث قیمت ۱؍ (مینجر اہلحدیث)

۵؎ آپ نے کیوں نہ کہدیا کہ یہ چسکا تو ہمکو قرآن مجید نے لگایا ہے جس نے حکم دیا ہے فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۱۲۹ - جنبی عورت مردہ کو چھو سکتی ہے یا نہیں۔ (خاکسار حسن خان از جمالپور)

ج نمبر ۱۲۹ - اس کے منع کی کوئی آیت یا حدیث میری نظر سے نہیں گزری اس لئے جائز ہے۔

س نمبر ۱۳۰ - مردہ کو غسل دینے والے پر غسل واجب ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۰ - ایک روایت ہے کہ غسل دینے والا غسل کرے - علماء نے کہا ہے غسال کو غسل کا حکم استحبابی ہے واجب نہیں۔

س نمبر ۱۳۱ - جو حدیث میں آیا ہے کہ بی بی قضا کر جائے تو شوہر اُس کا غسل دے اور شوہر مرجائے تو بی بی اُس کو غسل دے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی کو غسل دیا ہے یا نہیں۔

(ایضاً)

ج نمبر ۱۳۱ - آنحضرت نے بیوی کو فرمایا تھا۔ اگر تو مجھ سے پہلے مرجگی تو میں تجھے غسل دونگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔ حدیث کا مطلب حکم نہیں بلکہ جواز ہے۔

س نمبر ۱۳۲ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل کس نے دیا تھا؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲ - حضرت ... کو غسل صحابہ کرام نے دیا تھا۔

س نمبر ۱۳۳ - نماز میں سورۃ الحمد کے بعد کوئی سورت کی جگہ آیت الکرسی پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔

(ایضاً)

ج نمبر ۱۳۳ - آیت الکرسی پڑھ سکتا ہے فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

س نمبر ۱۳۴ - ایک آدمی کارخانہ ریلوے میں نوکر ہے جسکو ۱۰ گھنٹہ روزانہ کام کرنا پڑتا ہے اور ظہر کی نماز پڑھنے کی فرصت نہیں ملتی - اب نماز پڑھنے سے مجبور رہے اور نوکری چھوڑ نہیں سکتا (ایضاً)

(کمترین حسن خان سوداگر خریدار ۲۷۵۴ جمالپور ضلع مونگیر)

ج نمبر ۱۳۴ - عصر سے ظہر جمع کرکے پڑھ لیا کرو

(۱۰ مرد داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۵ - زید کہتا ہے کہ نماز مغرب کا وقت اس قدر نازک و تنگ ہے کہ ۵، ۷ یا انتہا یہ کہ ۱۰ منٹ کے بعد بالکل ہی زائل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد اگر کوئی نماز پڑھے تو وہ قضا سمجھی جائیگی، نہ ادا۔ اور اس پر بخاری و مسلم کی وہ حدیثیں پیش کرتا ہے کہ جنمیں بجز اس کے کہ آں حضرت صلعم نماز مغرب اُس وقت پڑھتے کہ بعد فراغت نماز لوگ مُوئے بدن دیکھ سکتے تھے اور کوئی ثبوت نہیں بتلاتا۔ اور بکر کہتا ہے نہیں، وقت مغرب تا بقار شفق باقی رہتا ہے۔ وجہ کیا ہے کہ بہیں ہر نماز کا ابتدائی اور انتہائی وقت بتلایا جائے اور مغرب میں ۵، ۷ یا ۱۰ منٹ ہی پر یہ بھی تا آغاز وقت عشار ہونا چاہئے صاحب بخاری و مسلم نے محض ابتدائی وقت کی حدیثوں پر اکتفا فرمایا ہے۔ یا یوں کہئے کہ امام صاحب کو اسکے علاوہ اور حدیثیں ہی نہیں ملی - علاوہ بریں امام صاحب کی حدیث سے ہی صاف واضح ہو رہا ہے کہ آنحضرت نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشار کو وصل فرمایا ہے بحالت سفر اور حضر بھی، پھر جب ظہر اور مغرب اپنے مابعد عصر اور عشار میں بحالت وصل ایک سمجھے گئے تو پھر کون سی کنز وصفت درمیان میں حائل ہے کہ ظہر اور مغرب کو صفت واحد سے مُستثنےٰ کرتی ہے۔ ہمارے پیشوایان اسلام بہ ثبوت حدیث صحیح اس کا تصفیہ فرماویں۔ (حافظ محبوب الرحمٰن چنباروی)

ج نمبر ۱۳۵ - بکر کا قول صحیح ہے منٹوں کا حساب بعد زمانہ رسالت کے ہوا ہے اس حساب پر شرعی احکام کیسے مبنی ہو سکتے ہیں۔ شرعی احکام سب قدرتی اوقات پر ہیں۔ مغرب کا وقت تا غروب شفق حدیثوں میں آیا ہے۔ ہاں علمار کا اس میں اختلاف ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے یا سفیدی۔ حنفیہ سفید کہتے ہیں دیگر علمار سرخی کہتے ہیں سو اس کا فیصلہ آسان ہی لغت عرب موجود ہے - اُس میں شفق کے معنے سرخی کے ہیں۔

س نمبر ۱۳۶ - جہری نمازوں میں مستورات پردہ نشین قرات بالجہر پڑھ سکتی ہیں یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۶ - احکام شرعیہ میں سب امت مشترک ہے تاوقتیکہ تخصیص کسی صنف یا فرد کی ثابت نہ ہو۔ عورتوں کے حق میں ایسا کرنے کی ممانعت نہیں ملتی لہٰذا کر سکتی ہیں۔

س نمبر ۱۳۷ - حدیثوں میں محققین اسلام نے سب سے زیادہ معتبر کس کتاب کو مانا ہے؟

حافظ عبدالرحمٰن چنباوی مکان نمبر ۴ گلی ۲۵ ذریعہ عیدو بخش تنباکو مرچنٹ رنگون (برہما)

ج نمبر ۱۳۷ - صحیح بخاری اور مسلم کو۔

(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۸ - ہمارے علاقہ میں ہم غریب لوگ اکثر مچھلی کا شکار بذریعہ کچھوؤں اور مینڈک کے کرتے ہیں۔ حال میں ایک فتوے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مفتی صاحب نے حدیث مسلم شریف کے حوالہ سے اس طرح کے شکار سے منع فرمایا ہے۔

مسلم شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا"

یعنی جس چیز میں جان ہو۔ اُس کو نشانہ مت بناؤ، چونکہ کچھوؤں اور مینڈک کو مچھلی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس لئے منع ہے۔

(خاکسار عبدالصمد خریدار ۱۷۸)

ج نمبر ۱۳۸ - حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ زندہ جانور کو کسی خاص مقام پر کھڑا کرکے نشانہ بازی نہ کرو جیسے چاندماری میں ایک نشان پر نشانہ مارتے ہیں۔ مینڈک یا کچھوے تو ایسے نہیں کئے جاتے بلکہ مردہ مینڈک کا گوشت کانٹے سے لگا کر مچھلی پکڑتے ہیں یہ حدیث کے مضمون میں داخل نہیں پس جائز ہے۔

(۳ پائی داخل غریب فنڈ)

ahmadimuslim.de

متفرقات

درخواست معافی

رحمت شاہ ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم ساکن کریال ضلع گوجرانوالہ ایک لمبی تحریر میں بخدمت اہل اسلام عموماً اور مولوی محمد علی صاحب واعظ، مولوی نیاز علی صاحب، مولوی چراغدین صاحب، مولوی عبدالعزیز صاحب تلونڈی میاں سنگھ مولوی محمد الدین صاحب مکتیہ ری خصوصاً درخواست کرتا ہے کہ میرے خسر مرزا محمد مراد بیگ صاحب سے میری صفائی کرا دیں۔ میں ہر قسم کے شرعی گناہ سے تائب ہوتا ہوں۔ امید ہے موصوفین خصوصاً بحکم اَصْلِحُوا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ توجہ فرماویں گے۔

انجمن اسلامیہ مچھلی شہر ضلع جون پور

کا سالانہ جلسہ شروع مارچ میں ہوا تھا جس میں بڑے بڑے نامی معززین تشریف فرما تھے۔ جناب مولینا ثناء اللہ صاحب، مولانا ابراہیم صاحب، غازی محمود صاحب بی اے (دھرمپال) خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی ابوبکر صاحب جونپوری، مولوی نور محمد صاحب امرتسری وغیرہ نے مختلف عنوانوں پر تقریریں کیں۔ مچھلی شہر کے معزز رئیس سید محمد نوح صاحب نے ایک قابل قدر نظم پڑھی۔ مولینا ثناء اللہ صاحب کی کوشش سے نوربافوں کے دو گروہوں میں بہت پرانی مخالفت کی مصالحت ہوگئی۔ نیز مولانا صاحب نے مسلمانوں کی ایک تجارتی کمپنی کی بنیاد بھی رکھی۔ انجمن اسلامیہ بھی مولانا صاحب ہی کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ امید ہے مولانا موصوف اپنے ان دونوں پودوں کی طرف خیال رکھینگے۔ (مختصراً۔ ایم محمد احمد از مچھلی شہر)

درخواست اخبار

میں غریب آدمی ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ اخبار اہلحدیث جاری فرما دیں (واحد علی طالب علم مدرسہ اسلامیہ برہنڈہ ڈاکخانہ رامپور ہر کے ضلع مظفر پور)

المسلم میں رعایت

میرے ماہواری رسالہ المسلم کی قیمت ع۲ ہے۔ جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل نابھہ نے عـ۵ روپیہ امداد فرمائے ہیں اس لئے ۲۰ جدید خریداروں کو ایک ایک روپیہ تخفیف کر کے عـ۱ سالانہ پر جاری ہو سکیگا (غازی محمود بی اے (دھرمپال) ایڈیٹر المسلم ملوڈانہ)

قبول اسلام

بابو شادی لعل عیسائی مع اپنی اہلیہ اور بچوں کے مشرف باسلام ہوئے اللہ تعالٰے ثابت قدم رکھے۔

(محمد علی مدرس اول از چک ۲۴۰ ضلع لائلپور)

یاد رفتگاں

بھائی شیخ انور علی بعارضہ بواسیر فوت ہو گئے۔ ×۔ ......

...... میرے ماموں حاجی نور محمد ساکن کڑوہ دیوال ضلع ہوشیارپور پرانے اہلحدیث تھے فوت ہو گئے۔

(محمد علی امیر جھ ضلع ہوشیارپور)

علمار کرام سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب اور دعار مغفرت کریں (راقم عبدالغنی از موضع رجوعا ڈاکخانہ بندل ضلع دربھنگہ)

علمار و طلبار کو خوشخبری

چند عربی کتابیں مفت

اکثر احباب کو مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی کتاب هدية المهدي، کے کل حصص کی خواہش رہتی اور ان کے خطوط کتاب مذکور کی طلب میں آتے رہتے اُن کو مطلع کرتا ہوں کہ مولانا ممدوح نے "ہدیۃ المہدی" کے کل حصے علمار و طلبار کو مفت تقسیم کرنے کے لئے خاکسار کے پاس بھیجدیے ہیں۔ اس لئے شائقین جلد درخواست بھیجیں اور ساتھ ہی محصول کے لئے حسب تفصیل ٹکٹ بھی بھیجیں ورنہ بلا ٹکٹ (بیرنگ یا ویلیو) کتاب نہیں بھیجی جائیگی۔

واضح ہو کہ ہدیۃ المہدی حصہ اول و دوم و سوم و چہارم و پنجم مسمےٰ بالمشرب الوردی۔ ان پانچوں کے لئے ۱۲ کا ٹکٹ آنے اور ہر کتاب کیلئے علیحدہ علیحدہ ۱ر کا، اسی حساب سے چند نسخوں کے لئے ٹکٹ آنا چاہئے۔ ان کے ہمراہ رسالہ عمدۃ الرفیق و رسالہ الاصباح بھی مفت دیئے جائینگے

پتہ یہ ہے :۔

(مولوی) محمد ابوالقاسم مالک سعید المطابع پریس محلہ دارانگر شہر بنارس)

مُفت

رسالہ حکم الکتاب مع ضمیمہ قیمتی ۸ر اور رسالہ احسن المقیاس فی تقلیم الکتاب علےٰ القیاس دونوں کے لئے ۲ر محصول ڈاک آنے پر مُفت (محمد ولد حافظ قادر بخش چاہ خلیل ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان)

الانصاف مُفت

الانصاف فی حق الکفار مُفت فی نسخہ ۲ پائی کا ٹکٹ بھیجدیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ایک سوال بابت قیام در میلاد

بخدمت مولوی خیرالدین احمد صاحب ساکن سرسہ ضلع حصار

براہ کرم اس عربی عبارت کے معنے مع ترجمہ کر مجھے سمجھادیں کہ اس کے کیا معنے اور کیا مطلب ہے وہ عربی عبارت یہ ہے :۔

ان القيام وسيلة الى السجود للخر بالسجود اصل بدليل ان السجود شرع عبادة بدون القيام كما في سجدة التلاوة والقيام لم يشرع عبادة وحدة وذالك لان السجود غاية الخضوع حتى لو سجد لغير الله يكفر بخلاف القيام (غنیۃ المستملی ص۲۶۱ مطبوعہ مصر) از ناقص احقر ابوالحمید محمد عبدالمجید امرتسری فلو منکم ایگاو رسالہ تمام

درخواست دعا

میری اہلیہ عرصہ ۵-۶ ماہ سے سخت بیمار ہے ناظرین اخبار اہل حدیث سے میں مستدعی ہوں کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی فقط والسلام (اللہ شفا بخشے۔ ایڈیٹر)

(المستدعی :۔ احمد مذکور)

(۳۲۵)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق ذیل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے۔ کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۲ سے ۲۸ مارچ تک جو خبریں پہنچی ہیں۔ اونکا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حال میں ایک جدید قانون حفاظت ہند کے لئے بنا ہے۔ جو مندرجہ ذیل اشخاص پر حادی ہوگا

(۱) مخالف سلطنت سے تعلق رکھنے والے۔

(۲) فوج کو روکنے والے

(۳) غلط خبریں مشہور کرنے والے

ایسے لوگوں کے مقدمات کے لئے تین کمشنر مقرر ہونگے جن کے فیصلے کی اپیل نہ ہوگی۔

انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہازوں نے درہ دانیال کے قلعوں پر سخت حملے کئے۔

ان حملوں میں ایک فرانسیسی اور دو انگریزی جہاز غرق ہو گئے۔ اور ایک جہاز قابل مرمت ہو گیا مغروق جہازوں کے نام بووٹ۔ ارشن۔ ایریزسٹبل تھے۔ اور قابل مرمت کا نام گولوس۔

کہتے ہیں کہ بحری جہاز سرنگیں سمندری لہروں سے بہ کر ان جہازوں سے ٹکرائیں

فرانسیسی جہاز بووٹ کا تمام عملہ جو قریباً چھ سو آدمیوں پر مشتمل تھا۔ غرق ہو گیا۔ انگریزی جہازوں کے تمام آدمی بچائے گئے۔

انگریزی فرانسیسی جنگی جہازوں نے صرف ایک ان میں قلعوں پر دو ہزار گولے پھینکے۔

مغروق اور از کار رفتہ جہازوں کی جگہ پر کرنے کے لئے جہازات کوئین الزبیتھ (؟) ایگوی میری۔ اور نہی (؟) جنگی کار ڈ بھیجے گئے ہیں

اس کے بعد چونکہ سمندر میں سخت طوفان پیدا ہو گیا۔ اس لئے درہ دانیال کی جنگی کارروائیاں ملتوی ہو گئیں خیال کیا جاتا ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھا کر ترک تباہ قلعوں کو مرمت کر کے اپنی پوزیشن قائم کر رہے ہیں

انگریزی تجارتی جہاز کا نام فلمبر (؟) کو ایک جرمن آبدوز نے غرق کر دیا۔

سات جرمن جنگی جہازوں نے گوٹ لینڈ (روسی ساحل) پر گولہ باری کی۔

ہوائی جنگ میں صرف دو معرکے قابل ذکر ہیں۔ (۱) جرمن ہوائی جہازوں نے پیرس میں بم پھینکے۔ (۲) انگریزی ہوائی جہازوں نے زیبرگ میں آبدوز کشتیوں کے کارخانوں پر بم پھینکے جن سے دو آبدوز کشتیاں جل گئیں۔ اور دشمن کو سخت نقصان پہنچا۔

قاہرہ کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ ایک دستہ ترکی فوج الکبرے کی چوکی کے قریب نہر سویز کے مقابل دیکھی گئی جسکو پسپا کر دیا گیا۔

آسٹریا کے مشہور قلعہ بند شہر پرزمسل کو چھ ماہ کے محاصرہ کے بعد آخر روسیوں نے فتح کر لیا۔

وینس (اٹلی) کا تار مظہر ہے۔ آسٹروی پیدل سپاہ کی سالم کمپنیاں جو اطالوی النسل تھے۔ اپنے افسروں کے اغماض سے روسیوں کے سامنے ہتھیار ڈالدیتے تھے۔

پیٹرو گراڈ پایۂ تخت روس میں پرزمسل کی تسخیر پر بڑی خوشی منائی گئی

واشنگٹن دارالخلافہ امریکہ (؟) آسٹریا کی اطلاع مظہر ہے کہ پرزمسل کی فوج نے دشمن کے سامنے اوسوقت ہتھیار ڈالے جبکہ تمام ذخائر ختم ہو چکے تھے۔

شہر کو روسیوں کے حوالے کرنے سے پیشتر آسٹریوں نے تمام قلعوں۔ توپوں۔ گولہ بارود وغیرہ کو تباہ کر دیا تھا۔

پرزمسل کی تسخیر سے بقول آسٹرین کمانڈر جنگ کی عام حالت پر کچھ اثر نہیں پڑیگا۔

پرزمسل کی تسخیر سے جو روسی فوج فارغ ہو چکی ہے۔ مبصرین جنگ کا خیال ہے۔ کہ وہ اب کراکو کی طرف بھیجی جاویگی۔

پیٹرو گراڈ (روسی) کا تار مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے روسی پولینڈ میں ۳ شہر اور قصبے اور ۱۴ ہزار پانچ سو گاؤں تباہ کر دئے ہیں مجموعی نقصان کا اندازہ اکروڑ پونڈ کیا گیا ہے

اٹلی کے امیر البحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو اٹلی کا جہاز کسی قسم کا سامان تجارت لے کر آسٹریا کی طرف روانہ ہوگا وہ گرفتار کر لیا جاویگا۔

جرمن اور آسٹروی سفراء متعینہ اٹلی نے اپنے ممالک کے باشندوں کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ فوراً اٹلی سے روانہ ہو جائیں۔

باوجود اس اطلاع کے بہت سے جرمن اٹلی میں جرمنی سے تازہ وارد ہو رہے ہیں۔ اٹلی کی پولیس نہیں جاسوس محکمہ ان کی نگرانی کر رہی ہے

آسٹریا بھی اٹلی کی سرحد پر بسرعت تمام فوجیں جمع کر رہا ہے۔

بقول نامہ نگار۔ پانیر معرکہ نیوچیپل میں جہاں انگریزی فوجوں نے جرمنوں کو سخت شکست دی تھی۔ پانچسو انگریزی افسروں کا نقصان ہوا۔

مغربی میدان جنگ میں انگریزی فرانسیسی فوجوں نے معقول ترقی کی اور جرمنوں کے بہت سے حملوں کو مسترد کر دیا۔

جرمن ہیڈ کوارٹر میں جرمنوں کی ایک جنگی کونسل منعقد ہوئی جس میں قیصر۔ جنرل وان فاکین ہین۔ ولیعہد جرمنی۔ ولیعہد بویریا اور دوسرے جرمن کمانڈر بھی موجود تھے۔

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی کو حضور وائسرائے نے اعلیٰ درجہ کا تمغہ قیصر ہند مرحمت فرمایا ہے۔

دو لاکھ کا عطیہ۔ مہاراجہ صاحب الور نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے مسودے کے کونسل میں پیش ہونے پر مصارف یونیورسٹی کے لئے ۲ لاکھ روپے کا گراں قدر عطیہ دیا ہے۔

دعائیں۔ پاپ کے حکم کے مطابق تمام رومن کیتھولک گرجوں میں اس جگہ اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں جنگ کے جلدی خاتمہ کیلئے دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ یہ دعائیں اسی نوعیت کی ہیں جیسی کہ ۷۔ فروری کو یورپ کے رومن کیتھولک گرجوں میں مانگی گئی تھیں۔

پرنسپل میڈیکل کالج لاہور نے ۹۵ مفرور طلبہ کیلئے حکم نافذ کیا۔ کہ ۲۷ مارچ تک طلباء واپس آجاویں گے۔ ورنہ مایوسی ہوگی۔

لاہور کے شالامار باغ میں بم کا گولہ پھینکا گیا۔ افسوس!

ahmadiyyamuslim.de

مومیائی ۲۸/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جو بان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکسان مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت
فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ کے ۳ پختہ پاؤ کے ۶ مع محصول ڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولانا مولوی حکیم عبدالسلام صاحب مبارکپور ضلع اعظمگڈھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابھی ایک چھٹانک مومیائی جو آپکے کارخانہ سے منگوائی تھی ایک خاتون کیلئے جن کا بدن نہایت ضعیف ہو گیا تھا۔ بدن میں خون بہت کم تھا۔ جس سے کئی عوارض پیدا ہو گئے تھے۔ اور کئی نسوانی بیماریاں انکو پہلے سے تھیں۔ اس کے استعمال سے انکو بہت فائدہ ہوا۔ انہوں نے اپنی ایک اور سہیلی کو مومیائی دی اسکو بھی فائدہ ہوا۔ اب انکی فرمائش ہے کہ تین چھٹانک مومیائی کی تین ڈبیہ اور بھیجدیں۔ والسلام (۲۰ مارچ ۱۹۱۵ء)

جناب محمد عبدالرحمن صاحب پوراہاٹ ضلع جلپائی گوڑی بنگال سے لکھتے ہیں مومیائی آدھ پاؤ جلد روانہ کریں۔ ایک مرتبہ آچکی ہے مجھکو بڑا فائدہ ہوا ہے (۲۲ مارچ ۱۹۱۵ء)

جناب منشی محمد ہدایت ضلع دیناجپور سے لکھتے ہیں کہ میرا ایک ماموں جو بہت بیمار تھا آپکی مومیائی سے اچھا ہو گیا۔ تین ڈبیہ اور بھیجدیجئے (۲۳ مارچ ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ: پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

سستی اور مفید کتابیں ۲/۵۲

تحفۃ النساء ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اسمیں عورتوں کے جملہ امراض۔ تکلیفات شکایات حیض و نفاس۔ حمل۔ اسقاط۔ اٹھرا۔ ولادت وغیرہ کے اسباب و علامات اور بچوں کے متعلق جملہ تکالیف کے اسباب و علامات اور ان کے علاج مع مفید ہدایات۔ مجرب نسخہ جات و ترکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت عہ رعایتی صرف ۱۰؍

لیکچرار واعظوں۔ مقرروں۔ اور لیکچراروں کیلئے اسکا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ لیکچر میں رکاوٹ کے اسباب اور روانی پیدا کرنے کے ڈھنگ لیکچرار کی مشکلات کا ذکر اور لیکچر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع مذکور ہیں۔ اصلی قیمت ۴؍ رعایتی صرف ۱۰؍

تجربات ورمن اشتہاری ادویہ پر روپیہ ضائع کرنے کی بجائے اس کتابچہ کے نسخوں سے مستفید ہونا بہتر ہے۔ اس میں ہر قسم کے صابون بنانے۔ خضاب۔ بال اڑانے کا عرق۔ ٹوتھ پوڈر۔ صابون۔ اور بالوں کے بڑھانے کا تیل وغیرہ ضروری نسخوں کے علاوہ ملک کی مختلف کارآمد صنعتوں کا ذکر ہے۔ اصلی قیمت ۸؍ رعایتی صرف ۸؍

چشمۂ حیات جریان۔ کثرت۔ احتلام۔ نامردی اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں انکی قدیم و جدید تحقیقات اسباب و علامات اور ان کا علاج مع مفید ہدایات و مجربات۔ رعایتی قیمت صرف ۶؍

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کس طرح ایکہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون کی دنیا میں رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پرآشوب مصائب میں مبتلا ہے ان کا ذکر اور علاج ۶؍

علم طب کا نچوڑ طب اور ڈاکٹری کے بہت سے جدید اور جلی مسائل اور مجربات درج کئے گئے ہیں قابل دید ۶؍

تذکرۃ النسوان ہند ہندوستان کی متعدد مشہور ہندو دیگر مذاہب کی عورتوں کے تاریخی حالات ایک لیڈی مین کے قلم سے۔ اصلی قیمت ۸؍ رعایتی ۱۲؍

ترکی کی مسلمان عورتیں ترکی عثمانیہ کی ہر قوم مسلمان عیسائی اور یہودی عورتوں کے رسم و رواج اور تاریخی حالات اصلی قیمت ۸؍ رعایتی ۱۲؍

ملنے کا پتہ: منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ٹھیکال

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۳/۴

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور جریان کے منع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرتے اور بڑھاتے ہیں انکی بہتر کوئی دوا نہیں عصہ/ طلاء اکسیر استعمال ہوئے اور اصل جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اسکی استعمال سے فربہی درازی اور قوت مردمی حسب لخواہ پیدا ہوتی ہے عصہ ۱۲/

حبوب نواسیر ہر قسم

بادی ۔ خونی ہر قسم کی نواسیر کے لئے اکسیر ہیں عصہ/

سرمہ منقوط حسیشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند ۔ جالا ۔ غبار ۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہو جاتے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عصہ/

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوتی ہے ۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو ۔ ہر قسم اصول پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے ۔ فی تولہ ۸/

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار عام ۱۰/

ہماری دکان میں لونگی پٹکہ ۔ سوتی ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں ۔ اور دکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی۔ المشتہران

غلام محمد خاں حسین محمد خاں لونگی فروشان

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

دفتر اہلحدیث کی چند کتابیں

تفسیر ثنائی اردو { پوری کیفیت اس تفسیر کی دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے ۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے ۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو ٹھیک تفسیر میں تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید

جلد اول ۔ سورہ فاتحہ ۔ بقرہ عہ/

〃 دوم ۔ سورہ آل عمران و نساء عہ/

〃 سوم ۔ سورہ مائدہ ۔ انعام اعراف عہ/

〃 چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ عہ/

〃 پنجم تا سورہ فرقان عہ/

〃 ششم تا سورہ یٰسین عہ/

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول عہ/

تقابل ثلاثہ { توریت ۔ انجیل ۔ اور قرآن کا مقابلہ ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت ۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول صرف عصہ/

اجتہاد و تقلید ۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۳/

القرآن العظیم ۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۱/

الہام ۔ الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن ۱/

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ نماز کا کامل جواب ۔ تا لاجواب قیمت صرف ۱۲/

توحات اہلحدیث { پنجاب ۔ مدراس ۔ بنگال

اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف چار آنہ ۴/

الہامی کتاب { وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۲/

مینیجر اہلحدیث امرتسر

اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد ۔ بے اعتدالی اور نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ ہر ہفتہ نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے ۔ نہایت دلچسپ علمی و ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر لیا گیا ہے ۔ ایک کارڈ بھیج کر نمونہ منگا لیجئے پہلے چندہ للعہ سالانہ تھا اب صرف عہ سالانہ ہے [illegible] میرٹھ

ahmadimuslim.de

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط:

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنیپر واپس ہو سکینگے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۴۳ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۰ عہ
روساء و جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداران سے "	۴ عہ
" ششماہی	۲ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی ۳ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

آریہ مسافر کی تہذیب (قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا) ۱
خانپوری قاضی صاحب ۲
انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں میری تقریر ۳
اتفاق کی ایک مثال ۴
قادیانی مشن (خواجہ کمال الدین اور الحکم) ۴
قادیانی مباحثہ ۵
مسافر آگرہ خبردار ۵
جنگ میں اسلام کی صداقت ۶
قابل توجہ انجمن حمایت اسلام لاہور ۶
پیغام محمدی ۷
آپ ہی کے باپ۔ معاف کر لیں آپ ۷
علمائے کرام توجہ فرماویں ۷
مسئلہ نبوت اور ارتقاء ۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۹ بابت فسخ نکاح غائبہ ۹
دنیاوی (۱۲) منقولات (۱۳) خبریں (۱۴) اشتہارات ۱۵-۱۶

آریہ مسافر کی تہذیب

قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا

مذہبی رسائل اور اخبارات کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ مذہب کی حمایت میں خود مذہب کی ہدایت سے باہر نہ ہوں ورنہ کہا اور سمجھا جائیگا کہ یہ مذہب کی حمایت نہیں بلکہ اپنے نفس کا دل بہلاوا ہے۔ مذہب کے علاوہ گورنمنٹ کا قانون پریس ایکٹ بھی انسان کو کافی سے زیادہ سیدھا رکھتا ہے مگر جن لوگوں کی عادات اتنی کج ہوں جن کی بابت خدا کا قدرتی قانون ہے مَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ اُن کو نہ کوئی مذہبی ہدایت فائدہ دے سکتی ہے نہ سرکاری قانون۔ کیونکہ وہ اپنی طبیعت میں بے بس ہوتے ہیں کسی کی بیجا دل آزاری کرتے ہوئے بقول ؎

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

اُن کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہمنے کیا کیا۔ ایسے اشخاص کسی سوسائٹی میں ہوں باعث عزت نہیں ہوتے بلکہ موجب عار اور باعث ننگ ہونے چاہئیں۔

آج جس مضمون کی طرف ہم آریہ پرتی ندھی سبھا کو عموماً اور لالہ منشی رام جی کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں وہ رسالہ آریہ مسافر کے شہید نمبر میں دھرم دیو (گروکل) کے قلم سے نکلا ہے۔ راقم مذکور نے اُس میں پنڈت لیکھرام کی موت کو تمام دنیا کے برگزیدوں کی موت پر ترجیح دی ہے۔ ہمکو اس کے برا ماننے کا کوئی حق نہیں جس کا جس پر اعتقاد ہوتا ہے وہ ایسا ہی کہتا ہے۔ اپنی دکان کی چیزوں کو سراہنا ہر ایک کا حق ہے مگر دوسری دکان کی نسبت غلط خیالات پھیلانا تو کسی طرح جائز نہیں۔ خصوصاً ایسے خیالات کہ اُس دکان کی بابت بد شہور

گلزار احمدی۔ ساہنی الجبرہ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت ۱۲ ہر سہ جلد للعہ رعایتی ۸ عہ (منیجر)

کیا جائے کہ اس کی مٹھائی میں زہر ہے۔ ایسا کرنے والا تو غالباً آریہ سماج میں بھی قابل عزت ہوگا گو دفع الوقتی کے لئے اسے کچھ نرم کہا جائے

ایسے نے مہاشہ دھرم دیو اپنے شہید کے ذکر میں کیا لکھتے ہیں جس پر ہم گورنمنٹ کو توجہ دلانے کی حاجت نہیں جانتے کیونکہ اس کے معلومات کے وسائل بجائے خود وسیع ہیں۔ ہاں آریہ پتی ندھی کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے آرگن کو دیکھے۔

مہاشہ دھرم دیو لکھتے ہیں:۔

آہ۔ غور کرو کہ سکندر فاتح نے کس موذی شراب سے بے بس ہو کر دم توڑا۔ اور لٹیرے غزنوی نے ہیرے لعلوں کو دیکھتے اور روتے ہوئے اجل کا رستہ لیا۔ غوری اپنے غنیم کے نشانہ سے تڑپ کر رہ گیا۔ امریکہ کے فاتح متحدہ کی بنیاد ڈالنے والا واشنگٹن ایک باغی کے چھرے سے ڈھیر ہو گیا۔ آہ! جانباز نپولین جنگجو نپولین نے بیماری کے پلنگ پر آخری سانس نکال دیا حضرت عیسےٰ سولی کا نشانہ بنا۔ محمد اپنے پیروں کے فتنے سے مرا۔ صفحہ ۹۴

اہلحدیث۔ جس حقارت اور کمینہ پن سے دنیا کے مصلح اعظم اور مسلمانوں کے ہادی، فخر آدم، افتخار بنی آدم، سید الانبیاء احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا ہے ہمیں اس کا بھی اتنا ملال نہیں جتنا کہ اس غلط بلکہ صریح جھوٹ واقع سے رنج ہے جو ہمارے حضور پر نور کے انتقال کا سبب بنایا گیا ہے۔

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت جو چاہیں کہیں۔ شائد سومنات کا بدلہ اسی طرح نکل سکے مگر اس کو بھی لٹیرا کہنا خدا معلوم کس زمانہ کی آئین تہذیب ہے۔ نامہ نگار اگر آرین قوم کی تاریخ سے واقف ہوتا جب وہ پنجاب میں آئے اور آ کر انہوں نے یہاں کے لوگوں پر فتوحات شروع کیں تو یہاں تک لوٹا کہ ان بیچاروں کو ہمیشہ کے لئے شودر کا معزز عہدہ دے کر قانون بنایا گیا کہ شودر کو ایشور نے ہماری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے اگر وہ اپنی محنت سے کہیں چار پیسے جمع کر لے تو راجہ اس سے چھین لے (منو ۱۰ کا ۱۲۹) کیا سلطان محمود کو لٹیرا کہنے والے اپنے راجاؤں ہاں آرین قوم کے مہاتماؤں کے واقعات محمود سے اچھے بتلا سکتے ہیں۔ ہم اس سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایک راجہ یا بادشاہ کی باقاعدہ فتوحات اور سلطان محمود غزنوی کی فتوحات میں کیا فرق ہے۔ راجہ کی فتوحات میں سب کچھ لوٹ لینے کا حکم خود منوجی نے دیا ہے یہاں تک کہ عورتوں کو بھی لوٹ لیں (منو ۵ کا ۹۶-۹۸) پھر کس منہ سے راقم مضمون سلطان محمود کو لٹیرا کہتا ہے۔ کیا ایسا کہنے سے وہ اسکی فتوحات کو مبدل بشکست کر سکیگا؟

یاد رکھو شریف اور بہادر لوگ مخالف بہادر کی ہمیشہ عزت کیا کرتے ہیں۔ یہ ایک کمینہ پن بلکہ بزدلانہ حرکت ہے کہ اپنے مخالف خصوصاً مردہ مخالف کو برائی اور حقارت سے یاد کیا جائے مگر افسوس ہے کہ لوگ مذہبی تعصب میں اس کا خیال نہیں کرتے۔

آریہ مسافر کا ہیرو پنڈت لیکھرام جب مرا ہے تو ہندوؤں کی طرف سے اس کی زندگی پر جو ریویو کیا گیا تھا اس کو ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ اصلی لفظوں میں دکھا کر نامہ نگار کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس آئینہ میں نظر کرے۔

پنڈت لیکھرام کی بابت اڈیٹر رسالہ سناتن دھرم گزٹ لاہور نے رائے ظاہر کی تھی۔

یہ مسلم واقع ہے کہ لیکھرام اپنی بدزبانی اور فحش زبانی کے لئے مشہور تھا اور عام اہل ہنود کے خلاف وہ ایسی مغلظات کا استعمال کرتا تھا کہ ہندوؤں کو اس کی صورت اور اسکے نام سے نفرت تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسے کھانا پینا بھی ہضم نہیں ہوتا تھا۔ جب تک وہ ہندوؤں کے دیوتاؤں، اوتاروں، بزرگوں اور قابل پرستش اصحاب کو پانی پی پی کر کوس نہ لیوے۔ اس لئے اہل ہنود میں ایسی نفرت پھیلائی ہوئی تھی کہ اس کے نام سے تمام اہل ہنود (سوائے معدودے چند آریوں کے) دل و جان سے بیزار تھے اور صاف کہتے تھے کہ ہندوؤں کے گھروں میں اس خیال والا آدمی کس طرح پیدا ہو گیا (سناتن دھرم گزٹ ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء)

ہم نہیں کہہ سکتے یہ رائے کہاں تک صحیح ہے ہماری غرض اس کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ سلطان محمود کو لٹیرا کہنے والوں کو مخالف راؤں کا اندازہ کرا دیں اور بتلا دیں کہ ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

اخیر میں ہم اپنا مطالبہ کھلے لفظوں میں لکھکر آریہ نامہ نگار اور دیگر آریہ مصنفین کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس بیہودہ بلکہ لغو اور سراسر دل آزار دعوے کا ثبوت دیں کہ

"محمد اپنے پیروؤں کے فتنے* سے مرا"

اگر ثبوت نہیں رکھتے تو اپنے چوتھے رسول کو یاد کرکے صاف لفظوں میں اس کو واپس لیکر مسلمانوں سے (جن کی اس بیہودہ فقرہ سے سخت دل آزاری ہوئی ہے) کھلے لفظوں میں معافی مانگیں ورنہ تا موت ان کا پیچھا نہ چھوٹے گا ؎

ستعلم لیلی ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمہا

خانپوری قاضی صاحب

گو اہل جونپور فخر کرتے ہونگے کہ ہم میں ایک شخص ایسا مشہور ہے کہ اس کو جونپوری قاضی کہا کرتے ہیں پنجاب کا قصبہ خانپور بھی اس فخر میں کم نہیں کہ اسکا بھی ایک فرزند دنیا میں جونپوری قاضی سے کم نہیں۔

ان قاضی صاحب سے ہماری مراد قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری مقیم راولپنڈی ہیں۔ آپ کو اس خاکسار سے ایک خاص تعلق ہے۔ پشاور کے جلسہ اہلحدیث کانفرنس پر آپ نے جو بذریعہ اشتہار چند سوال کئے تھے ان کا جواب ارکین کانفرنس کیطرف سے دیا گیا۔ اس کے جواب میں پھر قاضی صاحب کچھ بولے مگر کس شان سے بولے ایسے بولے کہ جونپوری قاضی کی روح پھڑک گئی ہوگی۔

المرقات فی احکام الصلوٰۃ (۳۴۹) (ضمیمہ)

* یہ املا غالباً "ہنلاع" ہے (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

آپ کا جھوٹ بھیا لکھتا ہے میں نے بڑے بھائی صاحب کو کہا کہ آپ ثناء اللہ کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ تو بھائی صاحب نے فرمایا اور کیا خوب فرمایا۔

ثناء اللہ میرا مخاطب نہیں × × × وہ ملزم ہے ہمارا۔ ہمنے اسپر استغاثہ دائر کیا کانفرنس اکون کے پاس* اور میں منتظر جواب کا ہوں اُن سے پس میں اُن کو چھوڑ کر اس ملزم کو کس طرح مخاطب بنالوں یہ عقل سے بعید ہے۔ (التنجید جلد)

اسی طرح کی اور بھی چند وجوہ ہیں جن سے ثابت کرنا یا بالفاظ دیگر مجھ سے جان چھڑانا چاہا ہے کہ مجھ سے اُن کا خطاب نہیں کیونکہ مجھپر اُن کا الزام ہے جس کی وجہ سے میں ملزم ہوں۔

مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان قاضی صاحب کی یہ تقریر کس صول پر مبنی ہے۔ شرعی اصول پر۔ یا مروجہ قانون پر۔ شرعی صول یہ ہے کہ جسپر الزام لگایا جائے وہ جواب دے جس سے اُس کا الزام رفع ہو قانون انگریزی بھی یہی ہے کہ ملزم جواب دیتا ہے جس کا سننا مستغیث پر ضروری ہے مگر قاضی صاحب کی یہ عجیب منطق ہے کہ ملزم سے جواب نہیں سُنتے۔ بلکہ اُس کو مخاطب ہی نہیں جانتے۔

اچھا قاضی صاحب! آپنے جو مولوی غازی (مریدپیر صاحب گولڑہ) پر استغاثہ کیا تھا تو وہ آپ کے ملزم تھے یا نہ؟ تو کیا اُن کے جواب کو آپ نہ سُنتے۔ یا سُنکر جواب نہ دیتے؟ واللہ اگر آپ ایسا کرتے تو واقعی آپ کو جونپور بھیجدیا جاتا۔

یہ ہے ہمارے بڑے مولانا صاحب اور قاضی صاحب کی قابلیت اور انصاف کا نمونہ جو اہل علم کے جانچنے کو ایک مثال ہے۔ کیا عجیب انصاف اور دیانت ہے کہ جس کے برخلاف کوئی تحریر شائع کی جب اُسنے جواب دیا اور خود اُس کے جواب سے عاجز ہوئے تو کہدیا ہم اسکو مخاطب نہیں کرینگے کیونکہ وہ ہمارا ملزم ہے۔ واہ کیا کہنے ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

زاہد نداشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

انجمن حمایت اسلام لاہور

کے جلسہ میں میری تقریر

۳ اپریل کو جو لاہور کے جلسے میں میری تقریر ہوئی۔ اُس کا عنوان تھا "ہمارا تمدن" اس تقریر کو لاہور کے اخباروں نے اپنے اپنے مذاق اور فہم کے مطابق مختلف الفاظ میں شائع کیا۔ بعض نے کچھ۔ بعض نے کچھ۔ اس لیے ضروری ہوا کہ میں اپنی تقریر کو مختصر لفظوں میں خود شائع کر دوں۔

میں نے شروع میں آیت کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ پڑھی۔ اس آیت کی تفسیر میں میں نے کہا کہ محمد رسول اللہ کے ساتھ ہونے کے معنے یہ ہیں کہ اُن کی رسالت کا قائل ہو۔ اس کی دوسرے پہچان یہ ہے کہ آج اگر ہم سُن پادیں کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قبر شریف سے نکل کر خود جماعت کراتے ہیں تو کون کلمہ گو ہے جس کا دل نہ چاہیگا کہ میں اُڑ کر مدینہ منورہ میں پہنچوں۔ جس دل میں یہ شوق پیدا ہو پس وہ اس آیت کے مطابق وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ میں داخل ہے۔ یہ بھی کہا: یہ سچ ہے کہ ان ساتھ والوں میں کوئی اعلےٰ درجہ کا متقی ہے کوئی میرے جیسا ہیچکار بھی ہے۔ مگر اس وصف (مَعَهٗ) میں سب شریک ہیں۔ اس کی تفسیر کے بعد میں نے کہا یہی لوگ جو وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ہیں ان کی بابت اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وہ آپس میں رحماء (سلوک مروت کرتے) ہیں۔

اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا بھی اختلاف ہو مگر آخر کار نقطۂ محمدیت پر جو درجہ ہے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ کا سب شریک ہیں اس لئے گو ان میں باہمی سخت شقاق ہے مگر اس نقطۂ محمدیت کے لحاظ سے اُن کو باہمی رحما ہونا چاہیے۔ مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں۔ مگر نقطۂ محمدیت کی وجہ سے میں اُن کو بھی اس میں شامل جانتا ہوں۔

پھر میں نے اور ترقی کر کے کہا کہ حدیث شریف میں آیا ہے المسلمون کرجل واحد ان اشتکٰی عینہ اشتکٰی کلہ ان اشتکٰی راسہ اشتکٰی کلہ۔ یعنی تمام دنیا کے مسلمان ایک شخص کے جسم کی طرح ہیں۔ جسکی آنکھ دُکھے تو سارا دُکھتا ہے۔ سر دُکھے تو سارا دُکھتا ہے۔ کیا مسلمانوں نے اسپر عمل کیا؟ لاہور والو! تمہارے شہر کو باہر والے اسلامی ملک جانتے ہیں۔ کیا تم ایسے ہو تمہارے اختلافات علماء کے اختلافات سے بھی بڑھ گئے ایک مسلمان کے گھر میں آگ لگتی ہے تو دوسرا خوش ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کسی ناگہانی بلا میں مبتلا ہوتا ہے تو دوسرے خوش ہوتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اپنے اختلافات چھوڑ دو۔ نہیں نہیں لڑو اور خوب لڑو مگر ایک محلے کے کتوں سے تو زیادہ نہ لڑو۔ جو باوجود لڑنے کے مشترک دشمن کے مقابلہ میں ایک ہو جاتے ہیں۔ بھائیو! ہمارا بھی کوئی مشترک دشمن ہے یا نہیں؟ اگر کوئی نہیں شیطان تو ہے۔ پس بحکم وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ نقطۂ محمدیہ پر نظر ڈالکر رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کا خیال رکھا کرو۔ یاد رکھو ایک مسلمان کو ایران میں تکلیف ہے میرے دل میں اُس کا صدمہ نہیں تو مجھے ایمان کی فکر ہونی چاہیے۔ غرض مختصر یہ ہے کہ مسلمان سارے کے سارے ایک جسم کی مانند ہیں جس کو کسی حصے کو تکلیف ہو تو سارا بدن دُکھتا ہے۔ اخیر میں مولانا حالی کا مسدس پڑھکر ختم کر دیا ؎

ہمارا یہ حق تھا کہ ہم یار ہوتے
مصیبت میں یاروں کے غمخوار ہوتے
سب ایک اک کے باہم مددگار ہوتے
غم قوم میں سینہ افگار ہوتے

جب الفت میں یوں ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

یہ ہے اختصار اُس تقریر کا جو جلسہ میں میں نے کہی تھی ہمیشہ سے میرا یہی مذہب اور یہی مسلک اور یہی برتاؤ ہے **الحمد للّٰہ**۔

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث کیگئی ہے۔ قیمت ۲ر (مینیجر)

---

* کیا سفید جھوٹ ہے۔ بھلا اگر ممبران کانفرنس کے پاس استغاثہ کیا تھا تو اُن کو بھی اپنی فتوے میں کیوں شامل کیا جسمیں مجھکو کیا تھا اپنی کذب بیانی اور حیلہ جوئی؟ (اہلحدیث)

اتفاق کی ایک مثال

گزشتہ جلسہ علیگڈھ کے موقع پر میں نے اتفاق اور اتحاد پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اتحاد تو ممکن نہیں اتفاق ممکن بلکہ واقع ہے اس کی بہت سی مثالیں دی تھیں۔ تقریر کے بعد اہل علم کو اس پر رائے زنی کا موقع بھی دیا تھا جس پر بعض علماء نے نیک نیتی سے مخالفت بھی کی جس کا جواب اسی وقت دیا گیا۔ مگر آج ہمارے ہاتھ ایک مطبوعہ فتوے آیا ہے جو افسوس اس وقت ہاتھ میں ہوتا تو سارا جھگڑا ہی طے ہو جاتا۔ جن علماء نے مخلصانہ طور پر اس وقت مخالفوں سے مشترک کام میں اتفاق کرنے کی مخالفت کی تھی خود اُن کے بھی دستخط اس فتوے پر ہیں۔ یہ فتوے ایک زمین کے وقف للمسجد ہونے کا ہے جس کو حنفی علماء نے لکھا اور اہلحدیثوں نے اس کی تصحیح کی۔ بہرحال وہ فتوے مطبوعہ درج ذیل ہے:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین صورت مسئولہ میں کہ ایک شخص نے اپنا مکان مسجد بنانے کیلئے وقف للہ کر دیا تاکہ احاطہ مکان جہانتک ہے اس میں مسجد بنائی جائے اور ذکر اللہ سے وہ موضع آباد ہو۔ اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں نے اس مکان کو مسجد بنانے کے لئے وقف کر دیا۔ اب اس وقف کو توڑ سکتا ہے یا نہیں اور فروخت کر سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب | امام ابو یوسف کی روایت کے مطابق وقف بالقول صحیح ہے پس صورت مسئولہ میں یہ وقف صحیح ہو گیا اور اب اُسے جائز نہیں کہ اُسے فروخت کرے واذا کان الملک یزول عندھما یزول بالقول عند ابی یوسف وھو قول الائمۃ الثلاثۃ وھو قول اکثر اھل العلم وعلی ھذا مشائخ بلخ وفی المنیۃ وعلیہ الفتوی کذا فی فتح القدیر وعلیہ الفتوی کذا فی السراج الوھاج انتھی (عالمگیری) وفی الدر المنتقی وقدم فی التنویر والدرر والوقایۃ وغیرھا قول ابی یوسف وعلمت ارجحیتہ فی الوقف والقضاء اھ (رد المختار) واللہ اعلم

کتبہ محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ
مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح — الجواب صحیح
سید محمد عبد السلام غفرلہ — سید محمد ابو الحسن

الجواب صحیح والرأی نجیح
ابو محمد عبد الوہاب ملتانی صدر بازار دہلی

الجواب صواب
بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صواب
بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح
عبد العزیز رحیم آبادی

الجواب صحیح
احقر سیف الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

لاشک ان الوقف صحیح
حررہ عبید الرحمن کفاہ المنان مقیم دہلی

الجواب صحیح
محمد کرامت اللہ عفا عنہ دہلوی

الجواب صحیح
محمد ابراہیم دہلوی

الجواب صحیح
کتبہ محمد عبد اللہ ۹ شوال ۱۳۳۰ھ

الجواب صحیح
عبد الرحمن مدرس مدرسہ سید نذیر حسین واقع پھاٹک حبش خان دہلی۔

المجیب مصیب
ابو محمد عبد الجبار کھنڈیلوی مقیم دہلی

اس فتوے کے اول مفتی حنفی علماء ہیں دلیل میں کتب فقہ کا حوالہ ہے نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث۔ مگر چونکہ اہل حدیث علماء کے نزدیک بھی یہی حق تھا اس لئے کسی اہلحدیث عالم نے دستخط اور تصحیح کرنے سے انکار نہیں کیا یہی میری مراد تھی اور ہے کہ جو کام مجھ میں اور میرے مخالف میں برابر کا مشترک ہے اس میں شریک ہونے سے اس لئے نہیں ہٹنا چاہئے کہ وہ میرا مخالف ہے میں اس کے ساتھ اس متفقہ کام میں بھی کیوں ملوں۔ بس یہی فتوے ایک کافی نظیر اور ان علماء کی وسعت ظرفی کی کافی دلیل ہے!

خدا مسلمانوں کو نیک سمجھ اور بوجھ عطا کرے کہ وہ اختلاف اور مخالفت میں تمیز کر کے لا تفرقوا کو ہمیشہ ملحوظ رکھا کریں جس روز مسلمانوں کو یہ سمجھ آ جائیگی اُسی روز اُن کے دن بھلے ہو جاوینگے۔ واللہ الھادی۔

قادیانی مشن

(خواجہ کمال الدین اور الحکم)

اہلحدیث کے ناظرین جانتے ہونگے کہ خواجہ کمال الدین صاحب جو انگلستان میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کر آئے ہیں باوجود مخالفت مذہبی کے اہلحدیث میں اُن کے مشن کی ہمیشہ تائید ہوتی رہی کیونکہ ہم نے اسلام کا خلاصہ جو سمجھا ہے وہ یہ ہے:۔

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا (الآیہ)

جب بولو عدل سے بولو"

مگر قادیانی اخبار ہمیشہ خواجہ صاحب کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ الحکم کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون نکلا ہے جو یہ ہے:۔

| خواجہ صاحب کے سفر کی برکات | ناظرین تعجب کرینگے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی خبروں کے ضمن میں یہ نوٹ کیوں درج کیا جاتا ہے

مگر اسے پڑھکر اُن کا تعجب دور ہو جائیگا خواجہ صاحب کبھی دینی معلومات اور علم صحیح میں ممتاز یا مشار الیہ نہیں ہوئے۔ ولایت سے آکر ہندوستان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی عنہ کے حکم صریح کے خلاف دست سوال دراز کرنے کے لئے نکلے تو اپنے خیال میں ایک باخبر رفیق کو بھی جو تنخواہ دار ہے ساتھ لیا۔ تاکہ احمدیوں کو گمراہ کرنے میں ان کا ممد و معاون ہو۔ خواجہ صاحب کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ اپنی

ــــہ معلوم ہوا کہ قادیانی پارٹی کے نزدیک لاہوری پارٹی مع خواجہ صاحب اب مرزائی نہیں ہے (خدا ایسا ہی کرے)۔ (اہلحدیث)

(۳۹۷)

ahmadimuslim.de

سفروں اور کامیابیوں کے حالات اخبارات میں شائع کرایا کرتے ہیں۔ اس مرتبہ اُن کی کارناموں کو شائع کرنے والے اخباروں کی کمی ہے۔ اور تعجب ہے کہ وہ غلغلہ جو خواجہ صاحب کی ولایت میں موجودگی کے وقت ان کے کارناموں کا بلند تھا۔ آج ہندوستان میں ان کی موجودگی میں خاموش ہے اسلئے پرائیویٹ اطلاعوں سے کام لیا جاتا ہے خواجہ صاحب کے رفیق نے دہلی کی کامیابی کا تو کوئی ذکر نہیں کیا، کانپور، لکھنؤ کی کامیابیوں کا اظہار کیا کہ کانپور کے تمام احمدی ان کے ساتھ ہو گئے۔ اس کذب صریح کی تردید بابو معراج الدین احمدیوں بھیجتے ہیں "مجھے اس شخص پر سخت افسوس ہے کہ اُس نے سخت غلط بیانی اور افترا سے کام لیا ہے کانپور کی جماعت میں سے کوئی شخص ان کے ساتھ نہیں ہوا۔ اور نہ لاہور والے اس بات کی توقع رکھیں کہ یہاں کی جماعت میں سے کوئی ان کے ساتھ ہو جاوے"

لکھنؤ کے متعلق بھی ایسی ہی چالاکی سے کام لیا گیا ہے وہاں سے جو خطوط آئے ہیں سو وہ اس کذب صریح کی تردید کرتے ہیں۔ اگر وہ سچے ہیں تو ان واقعات کو پبلک کریں اور مولوی عبدالشکور صاحب سے مباحثہ کرکے خواجہ صاحب جس قابلیت کے ساتھ بھاگے ہیں وہ لاہوری جماعت کو ہمیشہ یاد رہیگی لکھنؤ کے دست سوال پر ایک پرجوش احمدی نے خواجہ صاحب کی ناکامی کا نقشہ اس شعر میں کھینچا ہے ؎

خواجہ! نیا ملا عرض مدعا کرکے
بات بھی کھوئی التجا کرکے

اہلحدیث:۔ اس قسم کے واقعات پر ہم لاہوری پارٹی سے سوال کرتے ہیں کہ ہم لوگ تو باوجود مسیح موعود کی صحبت سے بے نصیب ہونے کے اعتدال طریق پر ہوں اور قادیانی پارٹی باوجود فنا فی المسیح ہونے کے یا خلاق رکھتی ہو کہ محض اختلاف کی وجہ سے اس قدر آگے بڑھ جاویں کہ اپنے ہی بازو کو کاٹیں۔ تو مسیح موعود سے اُن کو کیا ملا اور انہوں نے کیا سیکھا۔ کیا وہی مثل صادق ہوئی:۔

"تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"

قادیانی مباحثہ

گو قادیانی مشن بلکہ اس کے بانی سے ہمیشہ ہمارا مباحثہ ہوتا رہا یہاں تک کہ بانی مشن نے اسی مباحثہ سے تنگ آکر ۱۵ر اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو آخری فیصلہ کا اعلان بھی کیا تھا جو خدا کے فضل سے سچوں کیلئے موجب ازدیاد یقین ہوا۔ الحمدللہ۔ مگر مرزا صاحب کے بعد جو اُن کے مریدوں میں اختلاف ہوا تو ہم نے لکھا تھا کہ تمہاری مصالحت کی صورت یہ ہے کہ تم دونوں مل کر ہم سے مباحثہ کرو تاکہ تم دونوں میں مصالحت ہو جائے۔ اس تجویز کو قادیانی پارٹی نے یوں تو نہ مانا کہ ہم دونوں ملکر مباحثہ کرینگے ہاں صرف اپنی طرف سے منظور کیا چنانچہ ۲۶ر مارچ کے اہلحدیث میں ہم نے بھی منظوری دیدی۔

مگر الفضل نے ۳۰ر مارچ کے پرچہ میں (جو ۷ر اپریل کو ہمیں ملا ہے) بہت سے شرائط ایسی بیکار لکھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحث کرنا نہیں چاہتے اور کہکر شائد پچھتاتے ہیں۔

ہم نے مدلل اور مفصل لکھا تھا (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث ۲۶ مارچ صفحہ ۹) کہ آپ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں اور دلائل سے اس کو صحیح جانتے ہیں۔ پس ہم بھی آپ سے یہی پوچھتے ہیں کہ ہمکو اپنا یہ دعوے سمجھا دیں۔ ہاں آپ کا اختیار ہے کہ اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے جس جس مقدمہ سے چاہیں کام لیں ہمارا حق ہوگا جس مقدمہ (دلیل) پر چاہینگے بحکم علم مناظرہ ہم اعتراض کرینگے آپ کا حق نہ ہوگا کہ ہمکو اعتراض کی تلقین کریں مگر قادیانی اور حق پسند ایڈیٹر الفضل نے اپنے سے آپ لکھا کہ مباحثہ دو روز ہوگا ایک روز وفات حیات مسیح پر کیوں؟ آ بیل مجھے مار اے جناب علم مناظرہ کا مطالعہ کیجئے مستدل کا حق نہیں کہ جزو دلیل کو خود ہی منجث بناوے اور سائل کو تلقین کرنے بیٹھے کہ اسپر اعتراض کرو۔ ممکن ہے سائل اس پر اعتراض کرے یا قصر مسافت کی نیت سے کسی اور آسان طریق سے مدعی کی دلیل کو توڑ دے آپ کون ہو کہ سائل کو سکھاویں اور مجبور کریں کہ فلاں دلیل کے اس جزو پر بحث کرو۔ واہ سبحان اللہ۔ قادیانی مشن نے دینیات میں تو تجدید کی تھی معقولات میں بھی ایجاد سے نہیں رکے پس سنئے آپ نے جو لکھا ہے:۔

> ہم اس دعوے (مسیحیت مرزا) کو علی منہاج نبوت ثبوت دینے کے لئے بفضلہ ہر وقت تیار ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں (الفضل ۱۴ر مارچ)

پس اب اپنی تیاری کو پورا کیجئے اور ابھی سے بحث کو نہ بدلئے۔ آپ اس دعوے (مسیحیت مرزا) کا ثبوت دینے کو تیار رہیں تو ہم سننے کو حاضر ہیں۔ ہاں یہ خوب کہی

> رامپور میں اسی طرح بحث شروع ہوئی تھی کہ پہلے وفات حیات مسیح پر مباحثہ ہوا تھا اور بعد میں صداقت پر۔ اور وہاں مناظر خود مولوی ثناء اللہ صاحب تھے (الفضل ۳۰ مارچ)

کیا خوب! اے جناب رامپور ہی کا تو تجربہ ہے کہ آپ لوگ ادہر اُدہر کی کہکر وقت ضائع کرینگے اور اصل مطلب پر نہ آوینگے۔ یہی تو آج تک افسوس رہا کہ آپ لوگ رامپور جیسے با امن مقام میں بھی صداقت مرزا کی بحث کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ بلکہ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے تیسرے روز ہر چند زور سے فرمایا کہ وفات مسیح کا مسئلہ ایک حد تک پہنچ گیا ہے اب صداقت مرزا پر بحث ہونی چاہئے مگر آپ لوگوں نے ایک نہ سنی۔ آخر دوسرے روز بوریا بسترہ باندھکر رامپور کو مخاطب کرتے ہوئے تشریف لیگئے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

(۳۱۶)

ahmadimuslim.de

پس آپ لوگوں کی عادت مستمرہ دیکھ اور تجربہ کرکے اس دفعہ اس معقول صورت پر زور دیا جاتا ہے کہ آپ نے جس دعوے کے ثبوت دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے پس وہی دعوے ہے اُسی کے ثبوت میں آپ جو چاہیں کہیں بحث وہی ہوگا دوسرا نہیں ہوگا

تعیین بحث کے بعد باقی شرائط طے ہونگی ثبت العرش ثم النقش۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا

"مولوی ثناء اللہ صاحب کی تاریخ سے ہم ناواقف نہیں باوجود اس علم کے کہ ان کے مباحثات کا اسلوب اور طرز کیا ہوتا ہے اور کہاں تک ان کی غرض اظہار حق وحمایت صداقت ہوتی ہے اور کس حد تک وہ اخلاص پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہم نے ان کے چیلنج مباحثہ منظور کرنے میں غلطی نہیں کھائی" (۳۰ مارچ)

خوش اسلوب اور حمایت حق کے معنے میں مرزا صاحب سے بیعت کرنا اگر دخل ہے تو میں مانتا ہوں کہ میرا اسلوب اچھا نہیں۔ اور اگر اس کے بغیر بھی خوش اسلوبی اور حمایت حق ہوسکتی ہے تو میں اُسی مباحثہ رامپور کے متعلق ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کا سرٹیفکٹ پیش کرتا ہوں جس سے میری خوش اسلوبی کا ثبوت ہوسکیگا۔ حضور نواب صاحب فرماتے ہیں:۔

"رامپور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابو الوفاء محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب بہنایت فصیح البیان ہیں۔ اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اُسے بدلائل ثابت کیا ہم اُن کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے"

(دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر)

محمد حامد علیخان

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴ر

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے الہاموں کی مفصل تردید معہ حواشی آئینہ حق نما قابل دید ہے قیمت ۵ر (مینیجر)

مسافر آگرہ خبردار

اہلحدیث کے پچھلے پرچوں میں قادیانی پارٹی سے مباحثہ کا اعلان دیکھکر مسافر آگرہ کو بھی شوق ہوا کہ ہم بھی اس میں دخل دیں۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد کی نبوت کی بحث تو آپ لوگوں کا اندرونی جھگڑا ہے اس سے فارغ ہوکر ہم سے بھی بحث کرنی ہوگی۔ ہمارا سوال نبوت احمد پر نہیں ہوگا بلکہ رسالت محمدیہ پر ہوگا یہ بھی لکھا کہ اس کام کے لئے ہمیں جہاں چاہو بلالو۔

مہاشہ جی کو واضح ہو کہ اہلحدیث اپنی طرف سے اعلان کرتا ہے کہ ہم دونوں مرزا صاحب کی نبوت کو سردست الگ کر دینگے آپ بیشک امرتسر دفتر اہلحدیث میں تشریف لادیں نان جویں بھی پیش کیجاویگی اور آپ کا سوال بھی عمل کر دیا جائیگا۔ اور اگر آپ کو قادیان میں اس سوال کو حل کرانا منظور ہو تو بہت خوب۔ اہلحدیث آپ کو وہاں پہنچانے میں بھی مدد دیگا۔ اور اہل حدیث اس خدمت کو باعث نجات سمجھیگا کہ آپ ہم میں سے کسی سے یہ خدمت لیں ہم میں اس بارے میں آپ کوئی کاوش نہ پاوینگے۔ واقعی نبوت مرزا ہمارا اندرونی جھگڑا ہے جب ہمارا مشترکہ دشمن سامنے آجاوے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلے اُس سے نمٹ لیں۔

مہاشہ جی! اب تک آؤ گے؟

یاں کے آنے کا مقرر تا صدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

جنگ میں اسلام کی صداقت

عرصہ ہوا کہ خبر آئی تھی کہ اُس میں شراب خوری کی بندش ہوگئی۔ پھر فرانس کی خبر آئی۔ اب آجکل ان دونو سے زیادہ مسرت بخش خبر یہ آرہی ہے کہ ہماری شاہ معظم نے مع شاہی خاندان کے شراب چھوڑنے کا ارادہ فرمایا اُن کے ساتھ ہی وزیر جنگ لارڈ کچنر نے بھی۔ اور کئی ایک بڑے بڑے لوگوں نے اظہار کیا ہے کہ جنگی ضرورت مقتضی ہے کہ شراب بند کیجائے کام کی کثرت اور کاریگروں کی قلت کیوجہ سے کاریگروں کا وقت مقررہ سے زیادہ لیا جاتا ہے یا وہ شراب نوشی میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ اس لئے شراب بند کی کی تجویز ہوئی۔ اللہ اکبر وہ ملک جس کی بابت مولانا حالی کا مصرعہ صادق تھا ؎

شراب اُن کی گھٹی میں گویا پڑی تھی

وہی ملک آج اسلام کے حکم

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (شراب ناپاک ہے اس سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو)

کی تعمیل کا اعلان کرتا ہے۔ گو اپنے مفاد دور مطلب کے لئے کرتا ہے مگر کرتا ہے کیا عجب کہ ہمارے شاہ معظم اور اُن کے وزرا کے دل میں ہمیشہ کے لئے اس ام الخبائث کی خباثت جاگیر ہوجائے اور وہ ہمیشہ کیلئے اُس کو نہ صرف ترک کریں بلکہ اس کے پینے والوں کو سزا مقرر فرمادیں۔ ٹمپرنس سوسائٹی کو مبارک!

قابل توجہ انجمن حمایت اسلام لاہور

انجمن کے جلسے میں مہمانوں کے لئے جو انتظام ہوتا ہے بیشک قابل شکریہ ہے۔ مگر تھوڑی سی اُس میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ امید ہے منتظمان جلسہ کو اتنی اصلاح کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

اس دفعہ ایک امرتسری مہمان کا بسترہ کھویا گیا جس میں ایک قیمتی دھوسہ بھی تھا۔ اس لئے آئندہ کو انجمن کی طرف سے بستروں کے رکھوانے کا وہی انتظام کیا جایا کرے جو ریلوے سٹیشنوں پر ہوتا ہے۔

چند کمروں کے درمیان ایک کمرہ خاص اسباب کے لئے تجویز کیا جائے جس میں مہمان جاتے ہوئے اپنا اسباب رکھدیا کریں جس کی حفاظت کے لئے ایک آدمی دروازے پر موجود رہے۔ اُس اسباب کی شناخت کے لئے وہی طریقہ جاری کیا جائے جو ریلوے سٹیشنوں پر لگیج آفس میں ہوتا ہے۔

سیرۃ البخاری۔ امام بخاری کی سوانح عمری قابل دید ہے قیمت عجر

ہدایت الزوجین۔ نکاح وطلاق کے مسائل بلدہ بیوی خاوند کے حقوق کا بیان قیمت ار (مینیجر)

پیغامِ محمدی

(ویدک شاستروں کی فلاسفی نمبر ۳)

وہی قاتل وہی مخبر وہی خود منصف بھی
اقربا میرے کریں خون کا دعوےٰ کس پر

منوجی ارقام فرماتے ہیں :-

باؤلا - گونگا - اندھا - بہرا پرند - بڈھا - ملیچھ عورت - مریض - ایک عضو نہ رکھنے والا - ان سب کو وقت صلاح و مشورہ کے اپنے پاس نہ رکھے (منو ۷/۱۴۹)

یہ سب پہلے جنم کے پاپ سے ایسے ہوئے ہیں اس لئے موقع پا کر بھید ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور پرندا اور بڈھے اور عورت انہوں کی عقل قائم نہیں رہتی - اس وجہ سے یہ بھی بھید ظاہر کر دیتے ہیں - اس واسطے وقت مشورہ انتظام ملک کے یہ لوگ پاس نہ رہنے پاویں۔ (منوسمرتی ۷/۱۵۰)

خاکسار :- ناظرین! حوالہ مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ اشخاص مذکورہ بالا اور پرند بھید ظاہر کر دیا کرتے ہیں لہذا ان کو مجلس انتظامی سے باہر نکال دیا جاوے ہم نے اس عبارت کو کئی بار بغور دیکھا۔ لیکن یہہ فلسفہ سمجھ میں نہ آیا کہ باؤلا آدمی اگر صلاح و مشورہ کے وقت موجود ہو تو وہ دوسرے کے واسطے کیا بھید بتلا سکتا ہے جبکہ خود اُس کی عقل ہی درست نہیں ایسے ہی بہرا اگر ایسے وقت موجود ہو تو وہ کیا بھید ظاہر کر سکتا ہے جبکہ وہ بوجہ بہرہ پن خود سننے اور سمجھنے سے مجبور رہے - اسی طرح سے پرند کو لیجئے - اگر وہ صلاح و مشورہ کے وقت موجود بھی ہو تو کیا بھید ظاہر کر سکتا ہے تو وہ انسانی مشورہ کو کیسے سمجھ سکتا ہے - بفرض محال اگر سمجھ بھی لیا تو کہیگا کس سے - جبکہ اُس میں سمجھنے اور بولنے کا انسان کی طرح مادہ ہی نہیں رہیں عورتیں اور اندھے - ان کو بلا کسی قصور کے مجرم گردانا گیا ہے - اور بڈھوں کو تو ہر ایک قوم میں تجربہ کار مانا گیا ہے - لیکن نہ معلوم منوجی مہاراج نے کس زور سے ان کو بیوقوف لکھدیا۔ مگر کوئی پوچھے کہ بھلا ایک عضو نہ رکھنے والے نے کیا خطا کی ہے جو اُس کو مشورہ سے خارج کیا گیا - اور سنئے سوامی جی ارشاد فرماتے ہیں :-

زور - ہمت - کشش - تحریک - حرکت - جوف - امتیاز - فعل - حوصلہ - یاد - یقین - خواہش - محبت - نفرت - ملاپ - جدائی - ملانا - جدا کرنا - سننا - چھونا - دیکھنا - چکھنا - سونگھنا اور گیان - یہ چوبیس قسم کی طاقتیں جیو رکھتا ہے اس وجہ سے مکتی میں بھی آنند کے حصول سے محظوظ ہوتا ہے (ستیارتھ صفحہ ۳۱۱)

خاکسار :- آریہ صاحبان عموماً اور مہاراج مسافر جی خصوصاً جواب دیں کہ یہ طاقتیں جو روح کو مکتی کی حالت میں بغیر جسم کے حاصل ہونگی کیا بغیر جسم کے ان کا پورا ہونا ممکن ہے - علم طب میں ان قوتوں کا نام حواس خمسہ ظاہرہ ہیں جن کا تعلق روح اور جسم دونوں سے ہے - پس جبکہ مکتی کے اندر روح برہم میں ہوتی ہے اور جسم اُس کے ساتھ نہیں ہوتا تو یہہ حواس خمسہ ظاہرہ جن کا تعلق روح اور جسم دونوں کا ہے کس طرح کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ سوائے اسکے چارہ نہیں کہ یا تو آریہ صاحبان روح کے ساتھ جسم کو بھی مکتی کی حالت میں لازمی قرار دیں - یا یہ طاقتیں بیکار تسلیم کریں - دیکھیں ہمارا دوست کس کو منظور کرتا ہے۔

من نگویم کہ ایں مکن آں مکن
مصلحت بین و کار آساں کن

(خادم المسلمین محمد بخش الدین اسلام نگر بدایوں)

آریوں کے پاپ معاف کریں آپ

آریہ سماج کا قول ہے :-

گناہ بخشے جانے کی جو بات قرآن میں لکھی ہے سب کو گناہگار بنانے والی ہے - پس یہ کتاب کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا سچا نہیں ہے (ستیارتھ پرکاش صفحہ ...)

ورنہ اگر گناہوں کو خدا بخشتا ہے تو سمجھو کہ تمام دنیا کو گنہگار بناتا ہے اور بے رحم ہے - کیونکہ ایک گنہگار پر رحم اور بخشش کیجاتی ہے تو وہ زیادہ گناہ کریگا بہت شریفوں کو تکلیف پہنچاویگا۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ...)

اس لئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اُس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے والے ہیں کیونکہ گناہ کا بخشنا بھاری ادھرم ہے اسی وجہ سے مسلمان لوگ گناہ و فساد کرنے سے کم ڈرتے ہیں (ستیارتھ پرکاش صفحہ ...)

خاکسار :- سوامی جی کی مذکورہ بالا تحریر سے یہ نتیجہ صاف ہے کہ جس مذہب میں گناہوں کی معافی ہو وہ جھوٹا ہے اب میں تبلاتا ہوں کہ ہندوؤں اور آریوں کے مسلّم گرو منوجی اس (باب بخشش) کے متعلق کیا کہتے ہیں -

منوجی فرماتے ہیں :-

جنگل میں بے فکر ہو کر وید سنگھتا کو تین دفعہ ابھیاس اور تین دفعہ پراک برت کرے - تو سب پاپ سے چھوٹتا ہے (منو باب ۱۱ شلوک ۲۵۹)

ناظرین! اب ہم اپنے آریہ متروں اور پرانے دوست مسافر سے پوچھتے ہیں کہئے جناب دان کیسے ہیں؟ (خاکسار منشی محمد داؤد سنبل مرادآبادی)

علمائے کرام توجہ فرماویں

علمائے دین اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ زید زمین کی گولائی و آفتاب کے گرد اس کی سالانہ گردش کا قائل ہے - اس کا خیال ہے کہ تمام ستارے ہماری زمین کی سی ہی ہیں جو کہ موسموں کے لحاظ سے مختلف ہیں ان میں حیوانات کا ہونا ممکنات سے ہے خصوصاً مریخ میں کسی قسم کے باشندے ضرور آباد ہیں وہ ہر ستارے کو دوسرے کے گرد گردش کرتا خیال کرتا ہے - اور کہتا ہے کہ انہیں تعلقات سے اللہ تعالےٰ نے جہان کو وابستہ کر رکھا ہے - اور انسان کی مریخ یا بعض ستاروں تک رسائی ہونی

ahmadimuslim.de

ممکنات سے ہے نہ کہ ناممکنات سے

ترتیب عالم میں مولوی عبدالمجید صاحب غازیپوری (جنہوں نے ۲۶ رفروری ۱۹۱۵ء کے اہلحدیث میں بعنوان نبوت اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا) کی طرح اس کا خیال ہے کہ عناصر سے جمادات، جمادات سے نباتات، نباتات سے حیوانات، حیوانات سے انسان ترقی یافتہ ہیں اور بوجہ علت المعلول ہونیکے یہ سلسلہ محض اللہ کی طرف ہی منسوب ہے اور ماسوا اللہ تعالیٰ کے کوئی بھی اس کا خالق مالک نہیں ہو سکتا لہذا عرض ہے کہ کیا اسلام ایسے شخص کے خیالات کی تردید کرتا ہے اور ایسا شخص کس درجہ کا گنہگار ہے اور خیالات اس کے کیسے کہے جا سکتے ہیں۔ یا ان خیالات کا اسلام کی مخالفت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کو گناہ گار یا کافر کہنا خود گناہگار اور کافر ہونا ہے؟ صاف بادلائل محکم اور مفصل تحریر فرمایا جاوے جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے مکرر عرض ہے کہ ضرور توجہ فرمائی جاوے والسلام

(احقر ہدایت اللہ سوہدروی از ضلع مراد آباد)

مسئلہ نبوت اور ارتقاء

(از جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گوہر بار اہلحدیث مورخہ ۲۶ رفروری میں ایک مضمون عنوان بالا پر مولوی عبدالمجید صاحب غازیپوری کے قلم سے شائع ہوا؎ ہے جس سے ان کی مراد حقیقت نبوت کی تفہیم ہے۔ اس امر کو علمائے متقدمین نے دو طریق پر بیان کیا ہے، معقولی اور منقولی، امام غزالیؒ۔ امام رازیؒ۔ امام ابن تیمیہؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے زمانے تک اور پھر اُن کے بعد جو کچھ علمی ترقی و تنزل کی حدیثیں پیش آئیں اُن پر قیاس کرکے ہمارا خیال تھا کہ حقیقت نبوت کی تفہیم کے لئے شائد کوئی مرتبہ ترقی کا باقی نہیں رہا لیکن اللہ برکت کرے مولوی عبدالمجید صاحب کے علم و فضل میں جنہوں نے ان حضرات مذکورین کے طریق سے جدا اور عقل و نقل سے درا طرح ڈالی بلکہ ان حضرات کے مبلغ علم اصحہ سانی فکر ہے اوپر ہمیں ایسی معراج کی رہنمائی کی جس سے (معاذ اللہ) مقام لاہوت تک پہنچنا بھی ممکن ہو گیا۔

مولوی صاحب موصوف نے اپنے بیان کی بنار مسئلہ ارتقاء پر رکھی ہے جس کا خلاصہ ان کے اپنے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

موجودات عالم میں پہلے صرف عناصر تھے بعد ترکیب جمادات وجود میں آئے۔ پھر ان میں ترقی ہوتے ہوتے نباتات کا درجہ آیا۔ انہیں اور ترقی ہوئی تو حیوانات بنے۔ حیوانات میں ترقی ہوئی تو انسان بنے۔ یہ مرتبہ حیوانیت کا انجام اور انسانیت کا آغاز ہے۔ پھر وحشی انسانوں میں ترقی ہوئی یہاں تک کہ انسان کے قوائے عقلیہ ذہن، ذکاء، صفائی باطن اور پاکیزہ خوبیاں ترقی کرتے کرتے انسان سے ملکوتیت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور اسی درجہ کو ہم دوسرے لفظوں میں نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں"

مولوی صاحب موصوف نے مضمون کو یہی مقام پر شائد اس لئے بس کر دیا ہے کہ انہوں نے عنوان صرف نبوت ہی کے متعلق باندھا تھا۔ ورنہ اس سے آگے اگر کچھ اور مراتب کی بھی ترقی کراتے تو مدارج ملکوتیت سے ملائکہ مقربین و حاملین عرش کے رتبہ پر پہنچا کر اور آخر کار اس بابرکت مسئلہ ارتقاء کو جمیع مراتب طے کرانے کے بعد ارواح مجردہ سے (معاذ اللہ) خدا بنا دینا آسان تھا۔ امید ہے مولوی صاحب اس مسئلہ کو نامکمل نہیں چھوڑینگے بلکہ اس پر اور بھی روشنی ڈالینگے تاکہ مردہ ڈارون کی روح کو کچھ تو ثواب پہنچے کہ اُن کے مسئلہ کی حاجت اسلام جیسے مکمل و مدلل مذہب کو بھی پڑی۔ جس نے اُس نے اپنی رسالت کی عمارت کو کھڑا تو کر لیا گو بنیاد ریت پر رکھی گئی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اس میں تو شک نہیں کہ نوع انسان کی ابتدا آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ اسی لئے اُن کی اولاد کو بنی آدم اور آدمی کہتے ہیں اُن کو خدا تعالیٰ نے ارتقاء کے مراتب مذکورہ طے کرا کر پیدا نہیں کیا بلکہ ابتداءً ہی مٹی سے پیدا کیا۔ چنانچہ فرمایا۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (حجر پ۱۴)	(اے پیغمبر) اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں بشر کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے۔ پس جب درست کر دوں میں اُس کو

اور پھونکدوں اُس میں روح اپنی سے پس گر پڑنا تمنے اُس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے"

اسی طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا:

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (آل عمران پ۳)	بیشک عیسٰی کی مثال خدا کے نزدیک آدم کی طرح ہے کہ اُسے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اُسے کہا ہو جا۔ تو وہ ہو گیا"

پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ کے جوڑے حضرت حوا کو اُنہی میں سے پیدا کیا۔ پھر ان دونوں سے ان کی اولاد مرد و عورت کو پیدا کیا۔ چنانچہ فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً (نساء پ۴)	اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور پیدا کیا اُس سے جوڑا اُس کا اور پھیلائے ان دونوں سے مرد بہت اور عورتیں (بھی بہت)"

حضرت آدم اور حوا کے بعد اُن کی اولاد کی پیدائش کا عام سلسلہ نطفہ سے قائم کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ (السجدہ پ۲۱)	اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے پھر بنایا اسکی اولاد کو خلاصے پانی ضعیف سے"

ان آیات سے صاف ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ نے

؎ وہ مضمون درصل مولانا شبلی مرحوم کی تصنیفات سے منقول تھا (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

آدم علیہ السلام کو مٹی ہی سے اُن کی صورت پر پیدا کیا تھا اور اس پر اُن سے بذریعہ نطفہ اُن کی اولاد کا سلسلہ جاری کر کے نوع انسان کو آباد کیا برخلاف اس کے کہ پہلے عناصر سے مرکبات بنائے پھر ترقی کرلتے کراتے انسانیت کے مرتبہ پر پہنچایا جیسا کہ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے۔ اس مفہوم کو ہم ایک اور آیت میں دکھاتے ہیں جس کا اسلوب نہایت عجیب ہے۔ سورۂ روم میں فرمایا:-

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ (روم پ۲۱)	قدرت خدا کے نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر ناگہاں

تم انسان ہو چلتے پھرتے ہو۔

اس آیت میں اذا فجائیہ لانے کی وجہ یہی ہے کہ آدم علیہ السلام کو جھٹ پٹ مٹی ہی سے انسانیت کے رتبے پر بنایا۔ اور ان کے درمیان کے استحالات وانتقالات سے آزاد رکھا۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ جن کا معقولی استدلال اور بالخصوص استدلال بالقرآن اور جمیع علوم عقلیہ کو تفسیر قرآن میں کھپا دینا مسلم کل ہے اسی آیت کی تفسیر میں خدا تعالیٰ کی اس قدرت کے بیان کے بعد کہ مٹی سے انسان کے پیدا کرنے میں کیا کیا کمال ہیں خاص اسی مسئلہ ارتقا کی تردید میں فرماتے ہیں:-

وفی الاٰیۃ لطیفتان (احدٰھما) قولہ اذا وھی للمفاجأۃ یقال خرجت فاذا اسد بالباب وھو اشارۃ الی ان اللّٰہ خلقہ من تراب بکن فکان لا انہ صار معدنا ثم نباتا ثم حیوانا ثم انسانا وھذا اشارۃ الی مسئلۃ حکمیۃ وھی ان اللّٰہ یخلق اولا انسانا فینبہہ انہ یحیی حیوانا ونامیا وغیر ذلک لا انہ خلق اولا حیوانا ثم یجعلہ انسانا فخلق الانواع ھو المراد الاول ثم تکون الانواع فیھا الاجناس بتلک الارادۃ الاولیٰ فاللّٰہ تعالیٰ جعل المرتبۃ الاخیرۃ فی الشیٔ البعید عنھا غایۃ من غیر انتقال من مرتبۃ الی مرتبۃ من المراتب التی ذکرناھا (کبیر جلد ششم صفحہ ۵۵۲)	اس آیت میں دو لطیفے ہیں ایک یہ کہ کلمہ اذا مفاجات (اچانک) کے لئے ہے اور اس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان (اول) کو مٹی سے کلمہ کن سے پیدا کیا تو ہو گیا۔ ایسا نہیں کہ پہلے وہ معدن بنا پھر نباتات پھر حیوان پھر انسان اور یہ اشارہ ہے علم حکمت کے ایک مسئلہ کی طرف۔ اور وہ اشارہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اول ہی سے انسان بناتا ہے۔ پس خبردار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسی شروع ہی سے زندہ اور بڑھنے والا جسم بناتا ہے۔ ایسا نہیں کہ خدا نے پہلے حیوان پیدا کیا ہو پھر پیچھے اُسے انسان بناوے۔ پس انواع کا پیدا کرنا وہی پہلی مراد ہے پھر ایسی انواع ہوتی ہیں جن میں اجناس ہوتی ہیں اُسی پہلے ارادے سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے

یکدفعہ آخری مرتبہ ایسی شے میں پیدا کیا جو اس سے بہت بعید ہے ان مراتب میں ایک مرتبہ سے دوسرے مرتبہ میں لیجانے کے بغیر جو ہمنے اوپر بیان کئے۔

اس بیان سے صاف روشن ہو گیا کہ مسئلہ ارتقاء در بارۂ خلقتِ انسان بالکل باطل ہے۔ جب یہ حال ہے تو نبوت ایسے پاک مسئلہ کی حقیقت سمجھنے کی بنا اس پر کیسے رکھ سکتے ہیں؟ اور اگر رکھیں بھی تو وہ حقیقت باطل ہوگی۔ اور لطف یہ کہ نئی منطق میں درج ہونے کے قابل ہوگی واللّٰہ الھادی۔

(خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۷ بابت فسخ نکاح زانیہ

(مورخہ ۸ ربیع الثانی)

از جناب مولوی عبد السلام صاحب۔

(مبارکپوری)

جس قدر دلائل یا شواہد یا تائیدات فسخ نکاح زانیہ کے بارے میں (اس مذاکرہ کو پیش کرتے ہوئے) ذکر کئے گئے ہیں سب منظور رفیہ و منقوض اور مخدوش ہیں جس کا ذکر مفصلاً آتا ہے۔ قبل ان نقوض تفصیلی کے ایک نقض اجمالی ذکر کیا جاتا ہے جو معنے معارضہ ہے لیکن اس کے پہلے ہم جناب ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں باادب گزارش کرتے ہیں کہ مذاکرات کی مدت میں کچھ توسیع فرمائی جاوے[1] کیونکہ ہر شخص کو بروقت مہلت نہیں رہتی۔ بالخصوص ایسے معرکۃ الآراء مسئلے جن میں جمہور کی مخالفت ہو اور اس زور شور کے ساتھ مع دلائل پیش کئے جائیں جیسا کہ یہ مذاکرہ (نمبر ۷) ہے۔ دوسری بات قابل گزارش یہ ہے کہ مدت مقررہ کے اندر جو مضامین مذاکرات کے متعلق ڈاک میں راقم مضمون کی طرف سے دیدئے جائیں انہیں داخل دفتر نہ کیا جاوے[2]۔ دماغ اور وقت یہ دونوں قیمتی چیزیں ہیں جسکا اعتراف غالباً خود جناب کو بھی ہے اور مواقع مختلفہ میں اس کا اظہار بھی فرما چکے ہیں۔ تیسری گزارش یہ ہے کہ مذاکرات کے مضامین کی تقدیم و تاخیر میں وہی ترتیب ملحوظ رکھی جائے جس ترتیب سے وہ ڈاک کے ذریعہ دفتر میں پہنچتے ہیں[3]۔

نقض اجمالی بر فسخ نکاح زانیہ

مجرد زنا سے عورت زانیہ کا نکاح فسخ ہونا منقوض ہے۔ دیکھو ہلال بن امیہ نے اپنی بی بی کو اس فاحشہ فعل کرتے ہوئے دیکھا اور آکر آپ کی خدمت میں نالش کی۔ آپ نے بجائے اس کے کہ فرماتے کہ تمہارا نکاح فسخ ہو گیا اور تمہاری بی بی باقی نہیں رہی، یہ فرمایا کہ چار گواہ لاؤ نہیں تو تمہاری پشت پر حد لگائی جائیگی۔ مگر ہلال صحابی سچے تھے اور سچ بات کہی تھی اس واسطے اُن کو بھروسہ تھا کہ میں سچا ہوں میری بی بی نے ایسا فعل کیا ہے اسلئے خدا ضرور مجھے حد لگانے سے بچائیگا فقال ھلال والذی بعثک بالحق انی لصادق فلینزلن اللّٰہ ما یبرئ ظھری من الحد فنزل جبرئیل الخ یعنے ہلال نے عرض کی قسم ہے اُس پاک ذات کی جسنے آپ کو حق بات دیکر بھیجا ہے بلاشک میں سچا ہوں۔ پس ضرور اللہ تعالیٰ ایسا حکم نازل فرمائیگا جس سے میں حد سے بری کیا جاؤنگا۔ پس جبرئیل علیہ السلام آیت لعان لیکر نازل ہوئے اور لعان کیا گیا اور لڑکا بھی زانی مرد کی شکل و

[1] طول مدت طبائع منجمدہ کے لئے مزید باعث کسل و انجماد ہے لہذا اسی قدر دو ماہ ہی کافی ہے (ایڈیٹر)

[3] بہت اچھا۔ نامہ نگار خود بھی تاریخ لکھدیا کریں (ایڈیٹر)

(۳۴۲)

صورت ونقشہ کا پیدا ہوا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہلال نے سچی بات کہی تھی مگر آنحضرت صلعم قانون شرع کے پابند تھے اس لئے چار گواہ یا حد فرمایا کیونکہ اُس وقت تک آیت لعان نازل نہیں ہوئی تھی۔ یہاں آپ کو یہ فرمانا تھا کہ اگر تم سچے ہو تو تمہارا نکاح ہی فسخ ہو گیا تم اُس کے شوہر باقی نہیں رہے لان المقنن لایحل لہ السکوت فی مواقع لابد فیھا من بیان القانون۔

اسی طرح عویمر عجلانی کا واقعہ ہے بلکہ عویمر کے واقعہ میں اس قدر زائد بھی ہے کذبت علیھا یا رسول اللہ ان امسکتھا فطلقھا ثلثا یعنے عویمر نے بعد لعان کے یہ کہا کہ اگر میں اپنی بی بی کو (بعد اس کے کہ میں نے اُس کو ایک اجنبی مرد کیساتھ فحش میں مبتلا دیکھا اور اُس کے ساتھ لعان کیا) اپنی زوجیت میں روک رکھوں تو میں اس بات کے کہنے میں جھوٹا ہونگا۔ پس یہ کہکر اُنہوں نے تین طلاقیں دیدیں۔ اس واقع میں تو صریح ہے کہ عویمر نے بعد لعان تین طلاقیں دیدیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ مجرد زنا سے بلکہ لعان سے بھی فسخ نکاح نہیں ہو جاتا جب تک قاضی تفریق نہ کرائے ولو کانت الفرقۃ حصلت بنفس التلاعن لا نکر علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ایقاعہ الطلقات ویقال لہ لیست ھی زوجتک حتی تطلقھا فسکوتہ دل علے انھا محل لوقوع الطلاق وان الفرقۃ لم تحصل بعد (عمدۃ الرعایہ)

اسی طرح سعد بن عبادہ نے عرض کی۔ اگر میں اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اُسے قتل نہ کر ڈالوں (اور چار گواہ تلاش کرنے چلوں) آپ نے فرمایا ہاں۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ مجرد زنا سے نکاح نہیں ٹوٹ جاتا۔ ورنہ آپ ایسے موقع پر اس کے بیان سے سکوت نہ فرماتے اور ضرور فرماتے کہ تمہاری بی بی اس فعل سے بی بی باقی نہیں رہی بلکہ نکاح ہی فسخ ہو گیا لان المقنن لایسکت عن بیان القانون فی مواقعھا۔

زنا ایک مخفی امر ہے۔ زانی اسے دکھا کر نہیں کرتا۔ ہاں قرائن یا امارات البتہ پائے جاتے ہیں۔ اور ان کی بنا پر کوئی قطعی حکم فسخ نکاح وغیرہ کا نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ بغیر چار گواہ رویت کے زنا کا شرعی اعتبار نہیں

سوال میں جو یہ مذکور ہے کہ ایک سال تک عورت مذکورہ بدقماش مرد کے ساتھ رہی اور ایک لڑکی زنا سے پیدا ہوئی۔ اس لڑکی کا ولد زنیہ ہونا شرعاً غیر مسلم ہے کیونکہ الولد للفراش وللعاھر الحجر یہ قاعدہ یہاں بھی مسلم ہے اور مدت حمل دو برس تک ہے دونا دط عورت مذکورہ کے شوہر نے اس عورت سے لعان نہیں کیا (حالانکہ لعان ایک ایسا حکم ہے کہ اس میں کوئی بات قانون مروجہ سرکاری کے خلاف نہیں ہے) نہ طلاق دیا۔ حالانکہ اُسے طلاق دینے کا اختیار تھا اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ بحکم اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وہ مرد ایسی عورت سے راضی ہے لہذا فسخ کی ضرورت ہی نہیں۔ اور چونکہ شوہر نے لڑکی کو اپنی طرف منسوب کرنے سے بھی نہیں روکا اور اس کیلئے بھی لعان نہیں کیا اس لئے لڑکی اُسی کی طرف منسوب کیجائیگی یہ تھا نقض اجمالی۔

اب یہاں سے نقوض تفصیلی ذکر کئے جاتے ہیں

(۱) قرآن کریم نے عورت زانیہ سے نکاح کرنیکو حرام گردانا وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اب بعد نکاح جب وہ زانیہ ہو گئی تو وہی علت حرمت پھر عود کر آئیگی والاحکام تدور مع العلل تو اب یہ علت مبطل نکاح کیوں نہ ہوگی چنانچہ قرآن مجید نے مشرکات کے نکاح سے آیہ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ میں منع فرمایا تھا جب نکاح کے بعد عورت کفر و شرک کر بیٹھی تو نکاح ٹوٹ گیا وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اس لئے کہ وہ علت منع نکاح پھر عود کر آئی۔

نقض :- آیہ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ میں ذالک کا مشار الیہ نکاح زانیہ ہونا غیر مسلم ہے بلکہ اس کا مشار الیہ فعل زنا ہے یعنی یہ فعل مومنین پر حرام ہے۔ کما قال المفسرون، اور اگر ذالک کا مشار الیہ نکاح زانیہ ہی قرار دیا جائے تو اس پر یہ نقض ہے کہ ابتدائی حکم نکاح کا اور ہے اور بقائی اور۔ دیکھو ابتداءً بلا رضامندی طرفین کے نکاح نہیں ہو سکتا لیکن بعد نکاح حالت بقاء نکاح میں اگر جانبین سے ناراضی ہو جائے تو مجرد ناراضی سے فسخ نکاح نہیں ہو جاتا بلکہ طلاق یا خلع کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح دیکھو کہ ابتداءً (مذہب تصور کے مطابق) بغیر ولی کے نکاح ناجائز ہے لیکن بعد نکاح کے ولی کے مر جانے سے بقاء نکاح میں کوئی خلل نہیں لہذا بقاء نکاح ولی کا محتاج نہیں پس ابتدائی حکم اور اُس کے بقاء میں فرق ہو گیا۔

اور زانیہ کو مشرکہ اور مرتدہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اس لئے کہ وہاں صریح حکم موجود ہے وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ یہاں بھی اگر کوئی حکم ایسا صریح موجود ہوتا تو البتہ ابتدا اور بقا کا حکم ایک ہوتا واذ لیس فلیس بلکہ یہاں اس کے خلاف میں حکم موجود ہے کہ یا تو لعان کرے جس کی وجہ سے قاضی تفریق کرادیگا یا سکوت کرے اور فاستمتع بہا پر عمل کرے یا طلاق دیدے اور اُس سے الگ ہو۔ لیکن مجرد زنا سے نکاح کا فسخ ہونا معرض خفا میں ہے کیونکہ زنا خود یقینی امر قابل اس کے نہیں ہے کہ اس پر کوئی حکم مبنی کیا جائے۔ جبتک قاعدہ شرعیہ کے مطابق زنا کا وثوق نہ ہو اور وہ چار گواہ رویت کے ہیں یا لعان ہو۔

(۲) ابن تیمیہ تفسیر سورہ نور میں فاسق کے نکاح کے فسخ پر علماء کا اتفاق نقل کرتے ہیں۔ پس زانیہ کے زناکار ہو جانے سے کیوں نکاح فسخ نہ ہوگا۔ الخ

نقض :- ابن تیمیہ کا فسخ نکاح فاسق پر علماء کا اتفاق نقل کرنا معرض خفا میں ہے فانہ لم ینقلہ غیرہ فقیاس نکاح الزانیۃ علیہ کذالک فلذا بناء الفاسد علی الفاسد وانہ لم یصرح اتفاق جمیع اھل الاسلام او علماء موضع دون موضع او فرقۃ دون فرقۃ :

رہی یہ بات کہ جب مرد فاسق ہو گیا تو عورت کے لئے اُس کے ماتحت رہنا باعث ننگ ہے یا مرد کیلئے باعث دیوثیت ہے کہ ایسی عورت کو نکاح میں رکھے لہذا نکاح فسخ ہونا چاہئے۔ میں کہتا ہوں شریعت نے دونوں کے لئے راہیں نکال دی ہیں۔ مرد ایسی عورت کو بلا تکلف طلاق دیکر اپنے کو خبیث یا دیوث ہونے سے بچا سکتا ہے؛

ahmadimuslim.de

اور عورت خلع کرا کر اپنا ننگ دفع کر سکتی ہے۔ لہذا فسخ نکاح کی ضرورت نہیں رہی۔

(۳) قرآن کریم نے مرد اور عورت یعنی ہر دو کے لئے شرط احصان (پاکدامنی) آیہ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ اور آیہ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ میں لگا دیا تھا۔ اب جب وہ زناکار ہوئی تو بموجب قاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط کیوں نہ ٹوٹتا۔

نقض:۔ بلاشبہ اسلام نے زوجین کے لئے ابتداء احصان شرط کیا ہے لیکن بقاء اس شرط کا شرط ہونا غیر مسلم ہے۔ ابتداء نکاح کیلئے ولی شرط ہے لیکن بقاء یہ شرط غیر مسلم ہے اسی طرح کی اور بھی صورتیں ہیں (کما تقدم) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی چیزیں ابتدائے نکاح میں شرط ہیں مگر بقاء نکاح کیلئے وہ شرط نہیں ہیں۔ اور چونکہ مرد طلاق دینے کا مختار ہے اس لئے اپنے پر سے ننگ دفع کر سکتا ہے اسی طرح عورت کے لئے خلع کی راہ متعین ہے لہذا کسی پر کوئی جبر نہیں نہ فسخ کی ضرورت ہے۔

(۴) اللہ عزوجل نے زوجین میں مودت و رحمت ایسی ڈالی ہے کہ تمام محبتوں سے زیادہ ہے فاذا امسکها بعصمتها وهي زانية رضي بزناها (لان الرجل على دين خليله فلينظر بمن يخالل) ومن رضي بالزنا فهو بمنزلة الزاني۔

نقض:۔ بلاشبہ زوجین میں ایسی مودت دیگئی ہے لیکن دونوں میں سے کوئی مجبور نہیں کیا گیا فلا يجب على الزوج مع كون الزوجة زانية۔ فلابد ان لا يخاتها بل يطلقها ويفارقها ويفعل فعلا لا يجلب عليه الوهم

(۵) اپنی منکوحہ سے مہر لینا جائز نہیں وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ زنا کی صورتمیں اُس سے مہر واپس لینا آیہ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ میں درست گردانا اگر نکاح نہ ٹوٹتا تو اُس سے مہر کیوں واپس لیتا۔

نقض:۔ مہر واپس لینے کو فسخ لازم نہیں عقلمندی میں جملہ مہر واپس لے سکتا ہو اور شوق سے خرچ کر سکتا ہے۔ فان طبن لكم عن شيء منه نفسا فكلوه هنيئا مريئا

آیہ مذکورہ سوال میں عضل سے منع کیا گیا ہے کہ کنارہ کشی کرکے عورت کو تنگ نہ کیا جائے اس غرض سے کہ وہ تنگ ہو کر مہر واپس دیگی۔ لیکن جب اس نے فحش اختیار کیا تو اُسے تنگ کرنا اور تنگی میں ڈال کر مہر واپس لینا جائز ہوا۔ لیکن اسکو بھی فسخ لازم نہیں بلکہ مہر واپس بطلاق دیدیگا۔

(۶) قرآن کریم بد عمل کے ساتھ ایک ساعت بھی بیٹھنے نہیں دیتا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ جب عورت زناکار ہوئی تو وہ پاک مرد کے کسطرح ہم آغوش رہ سکتی ہے۔

نقض - لا تقعد معهم کو فسخ لازم نہیں ہے بلکہ یہ ایک نہی ہے اس کی تعمیل کی صورت یہ ہے کہ کہا جائیگا۔ طلقها ولا تقعد معها فانها لا تليق ان تجلس معك اگر مرد نے طلاق ایسی کو نہ دیا تو صدق قولہ تعالے الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ۔

(۷) آیہ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ میں کسقدر تخویف و تحذیر ہے۔

نقض - ہاں بلاشبہ تخویف و تحذیر ہے مگر اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ عمل اس تحذیر پر اسطرح ہے کہ طلاق دیوے اور بس۔ چلو فرصت ہوئی۔

(۸) اور حدیث لعن الله من آوى محدثا میں کسقدر زجر و توبیخ ہے سواء كان الاحداث بالزنا او السرقة او غير ذالك وسواء كان الايواء بملك اليمين او النكاح او غير ذالك۔

نقض - اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ جس طرح محدث یا بدعتی کے نکالدینے کا حکم ہے اُسی طرح مرد ایسی عورت کو طلاق دیکر نکالدیوے اور چونکہ ابتداء اُس نے محدث کو جگہ نہیں دی بلکہ فعل احداث بعد نکاح وقوع پذیر ہوا اس لئے شوہر کو محدث کا جگہ دینے والا نہیں کہا جائیگا۔

(۹) ایسی عورت زانیہ کا نکاح شرعاً نہیں ٹوٹتا تو الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ سے کیا مراد ہے؟

نقض - ایسی عورت کو جسنے بعد نکاح ایسا فعل کیا ہے اگر مرد باوجود مختار ہونیکے طلاق نہیں دیتا تو بلاشبہ الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ کا مصداق باختیار بنتا ہے لیکن اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ مرد خود عورت کی طرح خبیث اپنی خوشی سے بنگیا۔

(۱۰) مسلم و بخاری میں رسول اللہ صلعم کا حکم ہے کہ لونڈی جب زنا کرلے تو اسکو حد مارو پھر فرمایا ثم ان زنت فليبعها ولو بضفير والضفير حبل وهذا امر ببيعها ولو بادنى ما يقابلها واذا وجب اخراج الامة الزانية عن ملكه فكيف بالزوجة الزانية۔

نقض - اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ یہاں مدعی کا خلاف لازم ہے اسلئے کہ لونڈی زانیہ خود بخود ملک مالک سے نہیں نکلی بلکہ اُس کی بیع کا بار بار حکم کیا گیا اور یہ حکم ہوا کہ ادنے قیمت لیکر بیع کردو۔

اسی طرح عورت زانیہ زنا کرنیسے خود بخود ملک نکاح سے نہیں نکلی بلکہ حکم کیا جائیگا کہ اے شوہر عورت زانیہ کے بس جلدی طلاق دیکر اُسے ملک نکاح سے خارج کردے نہیں تو خبیث اور دیوث کہا جائیگا۔

(۱۱) ایسی زانیہ جسنے یہانتک نوبت پہنچائی کہ حرام اولاد کو گود میں لیکر پھر رہی ہے اسی طرح چھوڑ دیجائے تو اُسنے تمام شہر کی عورتوں کو گویا آگ لگادی۔ کیونکہ گناہ جبتک پوشیدہ ہوتا ہے گنہگار ہی کو نقصان پہنچتا ہے اور جب طشت از بام ہو جائے تو نقصان اسکا عام ہو جاتا ہے لہذا پوشیدہ گناہ کیو اسطے پوشیدہ توبہ ہے اور جب حد اعلان کو پہنچ جائے تو اُس کیلئے توبہ بھی اعلان کیساتھ ضروری ہے والیہ الاشارۃ فی قولہ تعالی وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ

نقض - بلاشبہ یہ امر صحیح ہے کہ فعل بیحیائی کا ہوا اور بالکل باعث ننگ ہوا برادری کی عورتوں اور خود شوہر کیلئے بھی اور اس کیلئے توبہ بھی باعلان ہی ہونی چاہئے اسی لئے شارع نے اس کیلئے لعان مقرر کیا ہے جسمیں مرد اور عورت دونکا عار رفع ہو جائے اور بعد لعان حاکم تفریق کرا دیوے لیکن اسکو یعنی اُس بیحیائی کو جسکی توبہ اعلان کیساتھ ہونی چاہئے فسخ نکاح لازم نہیں۔ بلکہ مرد طلاق دیدیوے جس سے تمام لوگوں پر عیاں ہو جائے کہ اُسنے طلاق فلاں وجہ سے دی۔ یا لعان کرے اور بس۔ (معذرت) بعض عبارات کا ترجمہ اسلئے نہیں کیا گیا کہ اسی صورت میں مذاکرہ پیش کیا گیا ہے۔

القرآن العظیم قیمت ۱/ (مجلد) (۳۸۵)

ahmadimuslim.de

فتاوے

اطلاع۔ فی سوال متعلق حلت وحرمت ۳ پائی اور متعلقہ وراثت فی سوال یکسا بھی ۲ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں ورنہ جواب سے جواب۔

(ابوالوفاء)

س نمبر ۱۲۹۔ ہمارے ملک کوکن میں جب میت ہوتی ہے وہ میت خواہ بچہ ہو یا جوان یا بوڑھا ہو اُس کو غسل کے بعد کفن پہنا کے فقط میت کا چہرہ کھلا رکھکر اُس کی پیشانی پر کافور بھگا کے یا عطر لگا کے اُسپر ایک سبز ریحان کے شاخ کی نوک سے کلمہ لکھتے ہیں۔ پھر سورہ تبارک اور سورہ والسماء والطارق پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد میت کا منہ کفن سے بند کرکے میت کو جنازہ میں رکھکے جنازہ جب لیچلتے ہیں تو اس کے ہمراہ لوگ بہت سے دائرے (یعنی دف) بجاتے ہیں اُس کے ساتھ کلمہ طیبہ کو شعر کے لہجے میں پڑھتے ہوئے محلے سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے لیجاتے ہیں اور مسجد مذکورہ میں رکھکر اوّل سورۂ تبارک وسورۂ طارق پڑھنے کے بعد نماز جنازہ گزارتے ہیں پھر وہی باجا بجاتے ہوئے قبرستان میں لے جاتے ہیں۔ جب میت کو لحد میں لٹا کے میت کے وارثوں میں سے ایک شخص قبر میں بلند آواز سے میت کے نزدیک بالین کے اذان پکارتا ہے اس کے بعد مدفون کے شہری مُلّا قبر کے سرہانے قبلہ کی طرف منہ کرکے بلند آواز سے تلقین پڑھتا ہے۔ بعد اس کے قبر پر سفید چادر کا غلاف یا رنگین کپڑے کا بچھا کے اُس کے اطراف میں چار شخص قرآن پڑھنے کے لئے بٹھاتے ہیں۔ پھر تیسویں یا چالیسویں دن قرآن پڑھنے والوں کو کچھ نقد روپیہ دیکر رخصت کرتے ہیں۔

(ہمارے سوال کا ماحصل) میت کی پیشانی پر کلمہ لکھنا اور سورت مذکورہ کا پڑھنا (گھر میں اور مسجد میں) اور جنازے کو باجا بجاتے ہوئے اسکے ساتھ کلمہ طیبہ کو شعر کے لہجہ میں پڑھنا اور قبر میں اذان کا پکارنا اور مذکورہ مُلّا سے تلقین اور قبر پر غلاف بچھا کے وہاں پر قرآن شریف کا پڑھنا از روئے شرع شریف کے درست ہے یا نہیں۔

اور میت کو اسی طرح بجاتے ہوئے جانے والے مجمع کے ہمراہ شریک ہونا درست ہے یا نہیں اور یہ رواج اہل سادات نظیری خاندان کو یا قادری یا رفاعی یا نقشبندیہ کو درست ہے یا نہیں اور یا سادالتوں کے سوا شیخوں کو درست ہی یا نہیں۔

(راقم شہاب الدین خریدار ۸۳۶ ساکن ہور وڈ جزیرہ جبشاں)

ج نمبر ۱۲۹۔ یہ سب محض رسوم ہیں افسوس ہے لوگ خصوصاً سادات اپنے جد امجد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کو نہیں جانتے ان رسوم کا ثبوت قرآن وحدیث میں کہیں نہیں ملتا واللہ الہادی

س نمبر ۱۳۰۔ راگ ومزامیر کا سُننا مذہب اسلام میں جائز ہے؟

ایک معزز حنفی صاحب کا جواب جواز کے ثبوت میں یوں ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو اپنے کندھے مبارک پر بٹھا کر راگ سُنوایا اور کچھ لڑکیاں دف کے ساتھ گیت گا رہی تھیں۔ آں حضرت نے خود حضرت عائشہؓ کو اُن میں شریک ہونے کو حکم دیا۔ اس ثبوت کی اصل کہاں تک درست ہے؟ (خریدار ۷۹۰۵)

ج نمبر ۱۳۰۔ حضرت عائشہ کو گانا نہیں سُنوایا تھا بلکہ فوجی کرتب دکھائے تھے لڑکیوں کا گانا گھر میں عید یا شادی کے موقع پر جائز ہے اس کو اُس راگ سے کوئی تعلق نہیں جس سے علماء منع کرتے ہیں۔

س نمبر ۱۳۱۔ تعزیہ بنانے میں رقم دینا، تعزیہ ماننا اور تعزیہ پر منتیں چڑھانا کس آیت کریمہ و حدیث رسول اللہ سے حلال ہے؟

اس میں بھی جواز کا ثبوت یوں دیا جاتا ہے کہ آل رسول کی محبت میں کیا جاتا ہے۔ لہذا حلال ہے۔ دلیل پر نص آیت یا حدیث ندارد۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۱۔ تعزیہ اور بت ایک ہے جس قسم کی امداد تعزیہ بنانے میں دیگا گناہ سے خالی نہیں قرآن مجید میں حکم ہے لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ گناہ کے کاموں میں کسی کی مدد نہ کیا کرو۔

س نمبر ۱۳۲۔ اہل ہنود کے ایام ہولی میں ہولی کھیلنا، انہیں کے مقرر کردہ رنڈی کے ناچ میں بیٹھکر تماشا وغیرہ دیکھنا اور رقم دینا کیسے جائز ہے؟

جواب دیا جاتا ہے اہل ہنود احباب کی خاطر اگر ایسا کیا گیا تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اکثر دوستوں کی خاطر منظور ہوتی ہے پھر آیہ کریمہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ الخ کے پیش کرنے پر فرمایا جاتا ہے کہ اس آیت کریمہ کو اس سے کیا تعلق۔ یا للعجب! (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲۔ یہ سب سخت گناہ قریب کفر کے ہے اللہ تعالیٰ اس سے ہر مسلمان کو بچائے۔ آیت کریمہ بالکل اس مقام پر ٹھیک چسپاں ہے۔

س نمبر ۱۳۳۔ جماعت فجر کے ہوتے سنت فجر کا پاس ہی کھڑے ہوکر پڑھنا امام ابوحنیفہؒ کے کس قول کے موجب درست ہے۔ خواہ جماعت فرض ضائع ہی ہو جائے مگر سنت پڑھنا۔ کیا قرآن مجید کے سننے سے یہ شغل مانع نہیں ہوتا۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۳۔ جماعت کے ہوتے ہوئے صبح کی سنتیں پڑھنا نہ آیت سے نہ حدیث سے نہ امام حنیفہؒ کے قول سے ثابت ہے بلکہ متاخرین کی محض رائے ہے جو صریح حدیث کے خلاف ہے جس میں ارشاد ہے اذا اقيمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا التى اقيمت (جب نماز کی اقامت ہو جائے تو وہی نماز جائز ہے جس کی اقامت ہوئی ہے) یعنی جس کو وہ نماز ابھی پڑھنی ہو وہ بس اُسی میں ملجائے۔

(۳۷۴)

متفرقات

متفرق نوٹ

محکمہ حفظان صحت نے اعلان کیا ہے کہ معالج کی عدم موجودگی میں طاعونی مریض کا علاج مندرجہ ذیل طریق سے کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر کی عدم موجودگی میں طاعون کے مریض کا علاج (۱) مریض کو گھر کے سب سے زیادہ کھلے اور ہوادار کمرے میں کھڑکیاں اور دروازے کھول کر یا باہر سائے میں اگر مطلع صاف ہو نہایت آرام سے بستر پر لٹا دو اور اُسے بالکل بستر سے اُٹھنے نہ دو۔

(۲) مریض کو ہلکی غذا دو۔ مثلاً دودھ، پتلی کھچڑی، مونگ کی دال کا پانی، چنے کا رس، جوآش وغیرہ۔

(۳) مریض کو جب پیاس لگے سادہ اور ٹھنڈا پانی کثرت سے پلاؤ۔ پیاسے طاعون کے بیمار کو پانی نہ دینا غلطی ہی نہیں بلکہ ظلم ہے۔

(۴) مریض کو ایک قطرہ ٹنکچر آیوڈین سوا تولہ پانی میں ملا کر ہر دو گھنٹے کے بعد پلاتے جاؤ۔ سوتے ہوئے مریض کو دوائی پلانے کے لئے ہرگز نہ جگاؤ۔

(۵) گلٹی کے اوپر ٹنکچر آیوڈین صبح و شام دو دفعہ لگاؤ۔ اور کوئی دوائی اُوپر نہ دو۔ یہ دوائی پلیگ اور سب شفاخانوں سے مفت مل سکتی ہے۔

انجمن اخوان الصفا کا حساب درج ذیل ہے

لاگت کاپیاں مع اقرار نامہ تعداد ۱۰۰۰ — عہ/۸
لاگت فائل بنانے کا غذات ۵/
خرچ روانگی ڈاک و اجرت محرر ۱۲/۲
میزان کل خرچ تا ۱۰ اپریل ۱۵ء عہ
میزان چندہ مندرجہ اہلحدیث ۹ اپریل لعہ/
جناب عثمان خان صاحب کیری ڈاک خانہ بنت ضلع مظفر نگر عمعہ/ + ادریس خان صاحب ایوں محلہ جالندھری عمعہ/
میزان کل چندہ لعہ
بقایا بعد وضع خرچ ۸/

اہلحدیث کمپنی کی بابت جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل نابھہ فرماتے ہیں اہلحدیث مکتوبہ ۲ اپریل میں زیر عنوان "ایک نہایت مفید تجویز" میں اہلحدیث کمپنی کی تجویز سے مجھے اتفاق ہے۔ اس لئے میں سردست دو صد روپے سے شرکت کی درخواست کرتا ہوں۔ جب یہ ڈھانچہ تیار ہو تو طلب فرمالیں۔ میں اہلحدیث کانفرنس علیگڈھ کی کامیابی پر آپ کو اور قوم کو مبارکباد گزارش کرتا ہوں۔ والسلام خیر ختام۔

(خاکسار فیض محمد خان عفا اللہ عنہ)

زمیندار کی شکایت ایک صاحب بہت اصرار سے اظہار شکایت کرتے ہیں کہ یکم فروری کے زمیندار میں ایک نظم چھپی تھی جس میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یوں کہا ہے ؎

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین
انت حسبی انت بلی انت لی نعم الوکیل

اس کے رد میں انہوں نے بڑا لمبا مضمون بھیجا ہے۔ واقعی یہ خطاب غلط ہے اور آں حضرت کی شان میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا منع ہے مگر زمیندار اخبار کوئی مذہبی پرچہ نہیں کہ اُس کی ایسی باتوں کا اتنے شد و مد سے جواب دیا جائے۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ امید ہے زمیندار کے قابل ایڈیٹر بھی آئندہ کو ایسا نہ کرینگے۔

یاد رفتگان میرے والد شیخ عبداللہ جو نیک کاموں میں بڑھ کر جوشیلے تھے طاعون سے انتقال کر گئے (شیخ احمد اللہ از ہردوئی)

میری عزیزہ ہمشیرہ دو سال کی علالت کے بعد انتقال کر گئیں انا للہ۔

(رفیع احمد از سرادہ ضلع میرٹھ)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کے حق میں دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔

مفقود بزرگ مل گئے مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد اہلحدیث آگرہ آج کل شہر ناگپور محلہ تلسی باغ مسجد الف دین سرکل ۴ میں ہیں۔

(محمد یعقوب از تکیہ ٹو خریدار نمبر ۱۴۸۹)

غریب فنڈ میں از نتوالے فنڈ ۱۲/ سابقہ ۹/۔ بیعہ/

از حافظ لال الدین موضع جھوآ ڈاک خانہ دینا نگر ضلع گورداسپور (سائل) عیعہ/
مولوی محمد عالم کنجاہ ضلع گجرات (سائل) عیعہ/
کل بیعہ/
دونوں کے نام اخبار جاری کئے گئے۔
باقی عیعہ/۱۲
نمبر سنائیسویں سال ہذا (۲۹)

اہل حدیث کانفرنس کے کام

امرتسر میں آجکل بساکھی کی منڈی لگ رہی ہے جس میں دور دور سے لوگ مویشی کی خرید و فروخت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ایسے موقعوں پر اہلحدیث کانفرنس بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں رہتی چنانچہ اس دفعہ بھی منڈی بساکھی پر کانفرنس کے پانچ چھ واعظ وعظ و نصیحت میں مصروف ہیں۔

(۳۴۷)

ذخیرہ گندم کے متعلق سرکاری حکم

پنجاب گورنمنٹ نے اس آرڈیننس کی رو سے جو گیہوں کے متعلق گورنمنٹ ہند نے شائع کیا تھا احکامات صادر فرمائے ہیں کہ اضلاع جھنگ لائلپور ملتان، شاہپور، مظفر گڑھ لاہور گوجرانوالہ میں جن زمینداروں کے پاس تین سو ایکڑ ارضی سے زیادہ ہے اور ایک ہزار من سے زیادہ ذخیرہ گیہوں کا موجود ہو وہ ۱۵ اپریل ۱۵ء اور اس کے بعد ہر مہینے کی پہلی و پندرہ تاریخ کو تا صدور حکم ثانی نقشہ پیش کیا کریں کہ ان کے پاس کسقدر گیہوں موجود ہے اور کس مقام پر اس کا گودام ہے۔ یہ حکم غالباً اس غرض سے ہے کہ گورنمنٹ عنقریب گندم کی خرید کمپنیوں کی معرفت شروع کریگی اور اس میں آئندہ آسانی ہو۔ ہر مہینے کیلئے نرخ معین کر دیا جائیگا۔ اپریل میں قدرے گرانی رہیگی بعد ازاں مئی میں غلہ بہت سستا اور پھر جون میں نرخ اور بھی ارزاں ہو جانے کی امید ہے۔ اگر گورنمنٹ بروقت خبر نہ لیتی تو ہندوستان میں بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا اور باوجود کثرت پیداوار کے شاید گیہوں کا بھی آٹا نہ ملتا۔ (وکیل)

ahmadimuslim.de

انتخاب اخبار

امرتسر میں طاعون ہنوز بدستور ہے

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۴ر اپریل سے ۱۱ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ جو تجارتی یا ماہی گیر جہاز غرق کئے یا اُن پر تارپیڈو پھینکے ہیں اُن کے نام یہ ہیں:-

(۱) فرانسیسی سٹیمر ایمہ۔

(۲) انگریزی سٹیمر بلوجیکٹ (یہ جہاز شکستہ حالت میں کنارے پر پہنچ گیا)

(۳) سٹیمر سیون سیز۔

(۴) سٹیمر مُمبا (اس کو پھر تیرا لیا گیا ہے)

(۵) سٹیمر کراؤن آف کیسٹیل۔

(۶) ماہی گیر جہاز جیسن۔

(۷) ماہی گیر جہاز گلوکسینیا۔

(۸) ماہی گیر جہاز نیلی۔

(۹) ولندیزی سٹیمر شیلڈ۔

(۱۰) سٹیمر لاک وڈ۔

(۱۱) ماہی گیر جہاز نیوفونڈلینڈ۔

(۱۲) امریکن سٹیمر گرین برایر۔

(۱۳) سٹی آف بریمن۔

(۱۴) اولیوائن۔

(۱۵) روسی جہاز ہرمیز۔

(۱۶) ولندیزی جہاز پرنس مارٹس۔

(۱۷) سٹیمر نارتھ لینڈز۔

(۱۸) ایک انگریزی جہاز ساتھ پائنٹ۔

(۱۹) ایک ناروے کا تجارتی جہاز۔

ایک جرمن تجارتی جہاز گریٹ ہیسوتھ جو سویڈن سے جرمنی کو خام دھات لیجا رہا تھا بحیرہ بالٹک میں سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

(۳۷۰)

جرمنوں نے سویڈن کا جہاز انگرید جس پر مکی کا غلہ لدا ہوا تھا گرفتار کر لیا ہے۔

دو جرمن آبدوز کشتیاں بحیرہ شمالی کو جاتی ہوئیں دریائے شیلٹ میں سے گزریں۔

ترکی جنگی جہاز مجیدیہ روسی سرنگ اُٹھانے والی کشتیوں کے تعاقب میں اوڈیسہ کے قریب ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا اُس کے عملہ کو دوسرے ترکی جنگی جہازوں نے بچا لیا۔

امارت بحریہ جرمن تسلیم کرتی ہے کہ اُن کی آبدوز کشتی یو ۲۹ غرق ہو گئی ہے۔

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی جنگی جہاز گوبین اور بریسلا ساحل کریمیا کے پاس روسی جہازوں سے لڑتے رہے۔

اس ہفتہ بھی متحدہ سلطنتوں کے جنگی جہازوں نے درہ دانیال اور سمرنا پر گولہ باری کی۔

ایتھنز کی خبر ہے کہ متحدہ سلطنتوں کے جہاز درہ دانیال پر فیصلہ کن حملہ کیلئے مکمل تیاریاں کر رہے ہیں۔

انگریزی جنگی جہازوں نے زیبرگ پر گولہ باری کی جس سے زیبرگ میں کئی دھماکے پیدا ہوئے جرمن توپخانہ نے بھی جواب دیا۔

ترکوں کے بارہ ہوائی جہاز درہ دانیال اور باسفورس میں دیکھ بھال کا کام کرتے ہیں۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمن آبدوز کشتیوں کے کارخانہ پر بمقام ہابوکن حملہ کیا اور آبدوز کشتیوں پر آٹھ بم گرائے۔

بلجیمی ہوابازوں نے لورٹ مارک کے ریلوے جنکشن پر بم گرائے۔

فرانسیسی ہواباز گیروس اور لوار نے دو جرمن ہوائی جہازوں کو آتشباری کر کے نیچے گرا لیا۔

اتحادی یعنی انگریزی فرانسیسی ہوابازوں نے ایمبین واقع بیڈن (جرمنی) پر بم گرائے۔

جنرل وان ڈر گولٹز جو سلطان المعظم کی طرف سے قیصر ولیم کے لئے تحفہ لیکر گیا تھا قسطنطنیہ کو واپس آ گیا ہے

باب عالی نے تمام لوگوں کو جو اسلحہ اُٹھانے کے قابل ہیں ملک کی حفاظت کے لئے طلب کر لیا ہے۔ اور اتنی ترکی فوج جمع کر لی گئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

جزیرہ نما گیلی پولی میں کثرت سے ترکی فوجیں جمع ہیں۔

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ انہیں کارپیتھین میں دو نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

کہتے ہیں کہ آسٹریا کی حالت سخت اندیشناک ہو رہی ہے روسی فوجیں ہنگری میں بڑھتی چلی آ رہی ہیں۔

جرمن آسٹریا کی مدد کیلئے بڑی سرعت سے فوجیں بھیج رہے ہیں۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ آٹھ لاکھ آسٹریوی فوج آج تک انہوں نے گرفتار کی ہے۔

آسٹریا میں سخت قحط رونما ہو رہا ہے۔

مغربی میدان جنگ میں اگرچہ ابھی تک موسم نا موافق ہے لیکن متحدہ فوجیں کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں اور جہاں موقعہ ملتا ہے جرمنوں کی خندقوں میں گھس کر انہیں پسپا کر دیتی ہیں اور اس طرح اپنی ترقی کو جاری رکھتی ہیں۔

کہتے ہیں کہ اب جرمنوں کو فتحیابی کی امید نہیں رہی اور وہ عام گفتگو میں "اگر ہمیں شکست ہوئی تو" کے الفاظ بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔

سائشان کے مشرق میں فرانسیسیوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو نیچے گرا لیا۔ فرانس کے ہوائی دستہ نے جرمن ہوائی جہازوں کے سٹیشنوں پر ۳۳ بم گرائے۔

روسی اخبار رسکوسلوو لکھتا ہے کہ آسٹریا نے غیر جانبدار حکومتوں کی معرفت روس کے آگے تجاویز صلح پیش کی ہیں۔

سمرنا کے کمانڈر نے یورپین باشندوں کو شہر سے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔

مصر کے نئے سلطان پر ایک شخص نے گولی چلائی مگر وہ صاف بچ گئے۔

بلغاریہ اور سرویہ کی سرحد پر معمولی سی جھڑپ ہو گئی بلغاریہ کے ۸۰ اور سرویوں کے ۶۰ آدمی مارے گئے

انگلستان میں آجکل شاہی خاندان سے لیکر مزدوروں تک شراب کے برخلاف جہاد میں مصروف ہیں۔

ایک روسی کرنل کو جاسوسی کے الزام میں پھانسی کی سزا دیگئی

ahmadimuslim.de

یہ کتاب تا حال عربی میں بھی نہیں چھپی

مدینہ کا نفرنس

قلمی مسودہ سے ترجمہ کیا گیا ہے

سنہ ۹۷۲ھ مطابق ۱۵۵۴ء کا جبکہ ہندوستان پر شہنشاہ اکبر اور ٹرکی میں سلطان سلیمان اعظم اور ایران پر شاہ طہماسپ۔ اور مراکو میں نبی سعد میں سے مولیٰ ابی عبد اللہ بادشاہ تھا۔ ۲۳ علماء دین کے مختلف ممالک کی سیاحت کر کے حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں ایک مجلس (کانفرنس) بدیں غرض قائم کی۔ کہ اسلام میں اسباب زوال رونما ہو چکے ہیں۔ اگر فوری انسداد نہ کیا گیا۔ تو نہایت برے نتائج پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

چونکہ یہ نہایت مبارک کام تھا۔ ان بیرونی ۲۳ خیر خواہان اسلام علما کے علاوہ مدینہ طیبہ کے اس وقت کے موجودہ سب کے سب فضلا بھی اس میں شامل ہو گئے۔ جو جو وجوہات زوال انہوں نے قرار دئے۔ اور ان کے دفیع کے جو اسباب ان دردمندان اسلام نے تجویز کئے۔ وہ انہی میں سے ایک بزرگ سید ابو الفتاح المعروف شیخ عبد المنعم بغدادچی شرقی نے ایک ضخیم کتاب جس کا نام انہوں نے مختار المومنین رکھا تھا۔ قلمبند کر دئے۔

اس کتاب میں وہ اکثر امور مذکور ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ہمارے دیکھتے دیکھتے جاپان نے ایسی اعلےٰ ترقی کر لی۔ اور یورپ کی بعض سلطنتوں نے دنیا بھر کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے لازمی تعلیم اور صنعت و حرفت کے عام رواج کی ضرورت۔ اور قومی تجارت کی حفاظت کے مفید نتائج۔ عدل و انصاف کی ترویج اور رعایا برایا کے لئے راحت رساں قوانین کی تضبیط۔ اور حکام و عمال کے مظالم سے ناتوانوں کو محفوظ رکھنے کی تدابیر۔ عورتوں کے حقوق۔ محاصل و مالیات کے مسائل۔ ظلم و فساد اور جود و عناد کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے والے اسباب۔ محتسبوں۔ کوتوالوں۔ منصفوں۔ ججوں۔ مفتیوں۔ قاضیوں۔ تحصیلداروں۔ ڈپٹی کمشنروں۔ اور گورنروں تک کے فرائض اور مجلس شوریٰ کے فضائل۔ اور مسلمانوں کی سوشل (تمدنی) اصلاحات۔ اور یتیموں مسکینوں۔ اسیروں۔ مریضوں۔ اور مسافروں کی دستگیری کے نہایت عجیب ضوابط اور کج رو بادشاہوں۔ امیروں۔ وزیروں کو راہ راست پر لانیکی پر حکمت تجاویز اور قومی کیرکٹر و اخلاق کو اعلےٰ پیمانہ پر پہنچانیکے بہترین وسائل کے علاوہ انہیں دلچسپ ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قابل قدر قیمتی نصائح پیش کی گئی ہیں۔ علاوہ بر آں خود جناب خاں بہادر مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جیسے مشہور و معروف صاحب قلم فاضل کے پر منفعت تبصرہ نے جو اسکے ساتھ ہی شایع کر دیا گیا ہے سونے پر سہاگہ کا کام کر دیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ قسم کا ہے قیمت باایں ہمہ ایک روپیہ (عصہ) محصولڈاک تین آنے ۳ر علاوہ صرف ہوگا۔

عبد الرحیم و عبد الرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی	فہرست کتب۔ درخواست آنے پر مفت روانہ کیجاتی ہے۔

(زفیض محمد خوشنویس)

ahmadimuslim.de

مفید کتابیں

۴۴/۵۲

تحقیقات جدید و امراض شدید جناب ڈاکٹر شریف حسن صاحب پانی پتی نے اپنی ... گورنمنٹ سروس کے اثنا میں طبی تحقیقات و پریکٹس کی بنا پر یہ شاندار کتاب لکھی ہے جس میں جملہ امراض وبائیہ اور متعدیہ کے اسباب و علامات اور ان کے سہل الحصول علاج و مجربات درج کر کے پبلک پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ یورپ و امریکہ اور ایشیا کی تمام جدید تحقیقات کا عطر کھینچکر رکھدیا ہے۔ حاذق الملک نواب محمد اجمل خاں صاحب دہلوی کی پسندیدہ۔ اصلی قیمت عہ رعایتی صرف عہ

الغزالی ۔ یعنے حضرت امام محمد بن محمد غزالی رح کی سوانحعمری۔ جس کے پہلے حصہ میں ولادت سن رشد۔ تحصیل علوم۔ دربار کا تعلق۔ نظامیہ کی تدریس ترک تعلقات۔ سفر عزلت نشینی حاسدوں کی مخالفت اور وفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید ہے۔ مولفہ علامہ شبلی مرحوم۔ اصلی قیمت عہ رعایتی عہ

سفرنامہ مصر۔ روم۔ شام ۔ علامہ شبلی نے ان اسلامی ممالک کی سیاحت کے بعد ان مقامات کے حالات۔ ترکوں کے تمدن۔ معاشرت۔ دلچسپ حربی واقعات قسطنطنیہ بیروت شام مصر۔ بیت المقدس کے متعلق اجمالی کیفیات۔ تاریخی عمارات۔ سررشتہ تعلیم۔ دار العلوم مدارس۔ بورڈنگ۔ طلبا کی تربیت۔ کتبخانہ اخبارات مشہور باشندوں اور ارباب کمالات کی ملاقاتوں کا ذکر کیا ہے۔ دلچسپ اور پر معلومات ہے۔ رعایتی قیمت عہ

سیرت النعمان ۔ سراج الملت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح کی سوانحعمری مفصل و مکمل مولفہ علامہ شبلی رعایتی قیمت عہ

الہارون ۔ خلیفہ ہارون الرشید اعظم کی سوانحعمری۔ اسلامی شان و شکوہ کا نظارہ مولفہ علامہ شبلی نعمانی رعایتی قیمت عہ

المامون ۔ مامون الرشید کی سوانحعمری۔ تاریخی حالات۔ ذہنی کمالات ملکی۔ مع رسالہ جزیہ رعایتی قیمت عہ

سیرت عثمان ۔ یعنے ذوالنورین امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی مقدس سوانحعمری ۶/

تذکرۃ الحسین ۔ ابو عبد اللہ سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سوانحعمری اور مصائب کربلا کے حالات ۴/

گوشت خوری ۔ یعنے پریسیڈنٹ صاحب آریہ ڈبیٹنگ کلب امرتسر اور پریسیڈنٹ صاحب اسلامک ڈبیٹنگ کلب (اسلامی مجلس مناظرہ) امرتسر کا تحریری مباحثہ۔ آریوں کی شکست اور اسلام کی فتح کا نظارہ ۳/

فاتح قادیان مرزائی مناظر اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے اس مباحثہ کی روئداد جس میں مولانا ممدوح کو فتح پانے پر تین سو روپیہ انعام ملا صرف ۱/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر و کٹڑہ بھائیاں (پنجاب)

مومیائی

۳۰/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۳ پاؤ پختہ ۶ مع محصولڈاک وغیرہ
بیرونی ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مظفر خاں صاحب بیڈ حوالدار لکھنؤ سے رقمطراز ہیں کہ بندہ نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جو کہ نہایت کارآمد ثابت ہوئی۔ لہٰذا اب براہ مہربانی دو چھٹانک مومیائی روانہ کریں ۷/ مارچ ۱۵ء

جناب ایم عبد الغفور صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں۔ جناب سے میں چند مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں۔ جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اب ایک چھٹانک مومیائی اور جلدی ارسال فرما دیں ۲۴/ مارچ ۱۵ء

جناب مولوی ابو المسعود محمود صاحب مینیجر سعید المطابع بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے قبل ایک ڈبیہ مومیائی کی ارسال کر چکا ہوں جیسا کہ آپ کو پارسل بھیجا ہوگا۔ میں کہاں تک آپ کی اس مومیائی کی تعریف کروں۔ واللہ عجیب سود مند چیز ہے۔ اب ایک چھٹانک شکر اللہ صاحب محمد دادا نگر کے نام بھیجئے ۱۸/ مارچ ۱۵ء

جناب مرزا ناصر حسین صاحب موضع قبالیوں سے لکھتے ہیں کہ ایک چھٹانک مومیائی مجکو مولوی علی احمد صاحب نے منگا دیا تھا اس سے فائدہ اٹھایا۔ اس لئے ایک چھٹانک اور مانگتا ہوں ۱۰/ اپریل ۱۵ء

ملنے کا پتہ پروپرائٹر حمید ٹیلن الحسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر

(۳۸۷)

جمادی الاول ۱۳۳۳ھ

ماہچوب پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر داس گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و پبلشر نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۳ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے۔ سالانہ	عہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداران سے "	۳عہ
" ششماہی	۱عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی ۳ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

مذاکرہ علمیہ نمبر ۳ (بابت مسئلہ اجماع)	۱
مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سیتا مڑھی میں	۶
ایک سوال کا جواب	۶
فرائض اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث	۷
قادیانی مشن (نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب)	۸
قرآن شریف کی جامع تعلیم	۹
وہابی چہ معنے؟	۱۰
بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید	۱۱
متفرقات	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	۱۵
اشتہارات	۱۶

مذاکرہ علمیہ نمبر ۳

بابت مسئلہ اجماع

مورخہ ۲۳ جمادی الاول

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

یہ مذاکرہ بہت سی تحقیقات کا سرچشمہ ہے۔ خصوصاً حنفیہ اور اہلحدیث کے مابین بہت سے اختلافی مسائل کا فیصلہ کن۔ اس لئے علماء کو اس میں کافی حصہ لینا چاہیئے۔ اگر کوئی صاحب اس مذاکرہ میں حصہ نہ لیگا اور بعد میں اس مسئلہ کے متعلق شکایت کریگا تو اس کی شکایت بیجا ہوگی۔ خطرہ ہے صاحب عقل اس کو یہ نہ کہیں

دو چیز تیرہ عقل ست دم فرو بستن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل حجج الکتاب والسنۃ وسائل نہتدی بہا الی المسائل وصلی اللہ وسلم علی رسولہ محمد صاحب الشوکۃ والشمائل والمبعوث باوضح البراھین واوثق الدلائل وعلی الہ واصحابہ حملۃ النصوص الی القبائل فمنھم المولی ومنھم الخائل۔

امابعد۔ خدا تعالےٰ کی ہستی کا اقرار اور اس کی توحید کا اعتراف عقل و فطرت سے ہوسکتا ہے بلکہ قرآن مجید میں جابجا اسی سے منکرین پر حجت پوری کی ہے۔ چنانچہ فرمایا:—

وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (ذٰریٰت) (پ ۲۶)	یقین کرنے والوں کیلئے زمین میں بہت کچھ نشانات ہیں اور خود تمہارے اندر بھی۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟

لیکن خدا تعالےٰ کی صفات کمال اور اس کی عبادت

گلزار احمدی۔ مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کیلئے مفید ہے قیمت اصلی ۱۲ جلد للعہ رعایتی ۱۰ مینیجر

کا طریق سوائے منظور رہو قیاس سے مقرر نہیں کر سکتے اس لئے ضرور ہے کہ ان امور کی تعلیم خاص خداوند قدوس کی طرف سے ہو۔ اسی سے رسالت کے واسطہ کی ضرورت پڑیگی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم و حکمت سے کسی فرد خاص کو منتخب کرتا ہے جس پر بذریعہ وحی اپنی رضا کے رستے کھولتا ہے اور ان کے قلوب کو نور علم و یقین سے معمور اور معرفت حق سے بھرپور کرتا ہے اور ان کو عامۂ خلائق کی رہبری کے لئے مقرر کرتا ہے۔ اُن کے علمی و عملی قوٰی میں اعتدال و رسوخ پیدا کرتا ہے۔ اور اُن کو بوقت تبلیغ غلطی سے بچائے رکھتا ہے اور اُن کے قول و فعل کی ایسی حفاظت کرتا ہے کہ کسی خطائے اجتہادی و سہو و ترک اولیٰ پر فوراً تنبیہ و ایقاظ کر دیتا ہے۔ تاکہ اُن کے اقوال و افعال، حرکات و سکنات نظر الٰہی میں مقبول ہو کر امتیوں کے لئے اسوۂ حسنہ بن سکیں۔ اسی بنا پر فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (احزاب پ۲۱)	خدا کے رسول میں تمہارے اُن لوگوں کے لئے جو خدا اور پچھلے دن سے ڈریں اور خدا کو بہت بہت یاد کریں قابلِ اقتدا نیک خصلت موجود ہے ؛

خدا تعالےٰ کے اس سلوک و اہتمام کا نام عصمت ہے اور یہ مخصوص ہے انبیاء علیہم السلام سے ؛

نہ تو اللہ تعالےٰ نے کسی غیر نبی کی بابت عصمت کا وعدہ کیا اور نہ ان کے سوائے کوئی دوسرا البشر معصوم ہے۔ پس شریعت الٰہی وہی ہے جو اُس نے اپنے رسولوں کی معرفت قائم کی۔ اور اس میں کسی غیر کی شراکت نہیں رکھی بلکہ ہر ایک پر عالم ہو یا اُمّی ؛ نیک پاک ہو یا عامی حاکم ہو یا محکوم، ان کی اتباع و اطاعت واجب کی ہے چنانچہ فرمایا:۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (نساء پ۵)	ہمنے ہر رسول کو اسی لئے بھیجا کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کیجائے ؛

پس اگر ہم آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی غیر معصوم کی اطاعت و اتباع ارادی بہر حال[۴]

تب[۵] ہی واجب ہو سکتی ہے کہ وہ خود غیر معصوم ہو اور معلوم و مسلم ہے کہ یہ امر سوائے انبیاء علیہم السلام کے کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں ؛

تنبیہ :۔ اس مقام پر میں اس امر کو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب معلوم ہو چکا کہ انفراداً کسی امتی کا قول و فعل بلا شرط حجت شرعی نہیں بلکہ وہ مشروط ہے موافقتِ کتاب و سنت سے۔ تو اب یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ امتیوں کو یہ منصب تشریع اجتماعاً بھی نہیں مل سکتا۔ کیونکہ عصمت ایک ملکہ ہے جس کی تجزی ممکن نہیں۔ یعنی ایسا نہیں کہ اس کے اجزاء ہوں تو جب ان اجزاء کو جمع کریں تو کل بنجائے بلکہ یہ ایک عطائے الٰہی ہے جو انبیاء سے مخصوص ہے۔ پس امتیوں کے قول و فعل کو اجتماعاً بھی بلا شرط ایسی قوت نہیں پہنچ سکتی کہ ہمیں عصمت کا بھروسا ہو جائے۔ بلکہ جس طرح ایک فرد سے غلطی و خطا ممکن ہے اسی طرح دوسرے سے بھی اور پھر تیسرے سے بھی ممکن ہے چنانچہ کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں منکرین حجیتِ اجماع کی طرف سے ایک یہ دلیل بیان کی ہے :۔

ان انعقاد الاجماع علی وجه یومن معه الخطاء غیر متصور لان کل واحد منهم اعتقل مالا یوجب العلم ویحتمل الخطاء ویستحیل ان یجوز علی کل واحد منهم الخطاء ثم یجوز الخطاء علی جماعتهم (جلد سوم صفحہ ۹۴۳)	اجماع کا ایسی صورت پر منعقد ہونا کہ اُس کے خطا ہونے سے امن میں آجائیں بے دلیل ہے کیونکہ ان (مجتہدین) میں سے ہر ایک کا اعتماد ایسی چیز پر ہے جس سے وجوباً علم یقینی حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ محتمل خطا بھی ہے۔ اور یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ

ہر ایک کے خطا پر ہو سکنے کو تو تسلیم کر لیا جائے اور ساری جماعت کے خطا پر ہو سکنے کو تسلیم نہ کیا جائے ؛

اور حدیث لا تجتمع امتی علی الضلالۃ رتبۂ صحت کو نہیں پہنچی کہ ہم اسپر اعتقادی مسائل کی بنا رکھکر اجتماع آراء کو بھی محل عصمت قرار دے لیں۔

حاصل مطلب یہ کہ خدا تعالےٰ نے ہمپر امر شریعت میں آں حضرت صلعم کے بعد کسی امتی کی اتباع بلا شرط و بہر حال واجب نہیں کی ومن ادعی فعلیه البیان

علاوہ بریں بعض منکرین حجیت اجماع کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کی امت کو کفر و بدعت امور غیر شرع پر جمع نہیں کریگا۔ چنانچہ کشف الاسرار میں لکھا ہے :۔

الخامس حملهم الضلال فی قوله علیه السلام لا تجتمع امتی علی الضلالة علی کفر و بدعة وقوله علی الخطاء لم یتواتر وان صح فالخطاء عام یمکن حمله علی الکفر (صفحہ ۹۴۳ جلد سوم)	(منکرین حجیت اجماع) نے آں حضرت صلعم کے قول لا تجتمع امتی علی الضلالة میں ضلالت کو کفر و بدعت پر محمول کیا ہے اور علی الخطاء آں حضرت صلعم سے بالتواتر ثابت نہیں اور اگر صحیح بھی ہو تو بھی خطا عام ہے جس کو کفر پر حمل کرنا جائز ہے ؛

حدیث کا یہ محمل جو کشف الاسرار میں مذکور ہوا صرف اس خیال سے کہ یہ منکرین حجیتِ اجماع کا فہم ہے مردود نہیں ہو سکتا جب تک کہ محاورات زبان اور اطلاقات قرآن و حدیث سے اس کو باطل ثابت نکیا جائے ؛ ہر ایک خدا و رسول کے خطاب کا مکلف ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی جواب دہی کے لئے برعایت قواعد نصوص خدا و رسول کے کلام کو سمجھنے کا حق رکھتا ہے نیز نواب سید صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے جو منکرین حجیت اجماع سے ہیں اس حدیث کا مفہوم ایسا دلچسپ ذکر کیا ہے جس کے ذہن نشین ہو جانے سے اس حدیث سے حجیت اجماع کا استدلال درست نظر نہیں آتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ علمائے سلف کا برابر ایک روش پر چلے جانا بعد کو مجتہد کے لئے اجتہاد و اختلاف کا دروازہ بند نہیں کر دیتا۔ بلکہ اُس پچھلے مجتہد کا اختلاف کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ امت کا اجماع ایک بات پر نہیں ہوا۔ اور ہم بہت سے مسائل میں دیکھتے

[۴] : بلا شرط واجب گردانیں۔ اور اپنے اوپر لازم کرلیں تو ہم دو عظیم امروں کے مرتکب ہونگے۔ اول منصب تشریع و رسالت الٰہی میں کسی امتی کا حصہ گردانا دوم۔ اس امتی کے لئے عصمت کا ماننا۔ کیونکہ کسی کے قول و فعل کی اطاعت و اتباع ارادی بلا شرط[۵]

ahmadiyyamuslim.de

ہیں کہ متاخرین نے متقدمین سے اختلاف کیا ہے۔ تفسیر فتح البیان۔ علاوہ ہم نہایت سادگی و صفائی سے اعتدال پر ہو کر کہتے ہیں کہ حدیث مذکور میں امت کا امر ضلالت پر مجتمع نہونا مذکور ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ جس امر پر صلحائے امت کا اجماع ہے وہ ضلالت نہیں۔ اور ہم بھی اُسے ضلالت نہیں کہتے اور نہ یہ امر زیر بحث ہے۔ زیر غور امر تو یہ ہے کہ امت کا کسی امر پر مجتمع ہو جانا ہی اُس امر کی حجیت کی دلیل ہے یا اس اجماع کے لئے کسی سند شرعی کی بھی حاجت ہے۔ شق اول میں تو حدیث ساکت ہے اور شق ثانی میں ہماری مراد حاصل۔ پس امر مختلف فیہ میں فریق مستدل کیلئے دلیل نہ بن سکی۔

اہل اصول میں سے جن کے نزدیک اجماع حجت قطعی ہے اُن کی اصل دلیل یہ آیت ہے:۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (نساء ﭖ)

جو کوئی مخالفت کرے رسول اللہ صلعم کی بعد اسکے کہ اُسے ہدایت واضح ہو گئی ہو اور مومنوں کی راہ کو سوا کسی اور راہ کی پیروی کرے تو ہم اُسے اُسی طرف پھیر دینگے جس کی طرف وہ پھرا اور اُسے جہنم میں لیجا داخل کرینگے اور وہ بہت بُری بازگشت ہے۔

متبعین سلف کی بھی بڑی دلیل یہی ہے لیکن بامعان نظر دیکھا جائے تو اس آیت سے ہر دو فریق کا دعوٰے قطعی طور پر ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ آیت صحابہؓ کے سامنے اُتری اور جس طرح وہ سب سے پہلے سلف امت ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ اُسی طرح اس آیت کی تعمیل بھی سب سے پہلے اُنہی پر واجب ہے۔ پھر اس آیت کا ماحصل یہ ہوگا کہ اُن کے آپس کے اختلاف کے وقت ہر فریق کو دوسرے کا قول تسلیم کر لینا واجب ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ درست نہیں۔ پس اس آیت کا کوئی ایسا مفہوم نہیں لے سکتے جس سے خود صحابہ کے تعامل میں ذقت پڑے کیونکہ واقعات سے ثابت ہے کہ اختلاف کیوقت صحابہ ایک دوسرے کے قول کو بغیر ایسی دلیل کے جو اُن سے بالاتر ہو (یعنے قرآن و حدیث) تسلیم نہیں کرتے تھے۔ یا واجب التسلیم نہیں جانتے تھے کیونکہ وصف صحابیت و سلفیت میں سب برابر ہیں۔ اور اگر مجتہد ہونے کو وجہ ترجیح قرار دیا جائے تو مجتہد اور غیر مجتہد میں تو یہ صورت بنجائیگی (گو آیت اس تفریق سے ساکت ہے) لیکن خود مجتہدین صحابہؓ مثلاً حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت ذو النورینؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوہریرہؓ اجمعین کے آپس کے اختلاف میں یہ صورت بھی قائم نہ رہیگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حجت شرعی کوئی ایسی چیز ہے جو ان سب سے بالاتر ہے۔ اور خود صحابہؓ بھی دیگر امت کیطرح اس کے مکلف و جوابدہ ہیں۔ اور وہ سوائے وحی ربانی کے جو قرآن و حدیث ہے دوسری کوئی چیز نہیں پس اس آیت سے یا اس کی مثل دیگر آیات و احادیث سے حجیت اجماع یا سلف کی اتباع کے وجوب پر دلیل پکڑنا درست نہ رہا۔

اس تمہید کے بعد معلوم ہوا کہ اس آیت کا شانِ نزول ہی بتلا رہا ہے کہ اس سے جزئیات اجتہادیہ کی اتباع مراد نہیں۔ بلکہ وصف ایمان اور اتباع سنت میں دیگر مومنوں کی موافقت مراد ہے چنانچہ تفسیر جامع البیان کے حاشیہ پر جو خاندان غزنویہ کی تحریر یادگار ہے تفسیر فتح البیان کے حوالے سے لکھا ہے:۔

ولا حجة فی الاٰية علی حجية الاجماع لان المراد بغير سبيل المؤمنين هنا هو الخروج من دين الاسلام الی غيره كما يفيده اللفظ ويشهد به السبب فلا يصدق علی عالم اجتهد فی بعض المسائل فادّاه اجتهاده الی مخالفة من بعصره من المجتهدين فانه انما رام السلوك فی سبيل المؤمنين وهو الدين القويم والملة الحنيفية ولم يتبع غير سبيلهم (ص۸۵)

یہ آیت اجماع کے حجت ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ اس جگہ غیر سبیل المومنین سے دین اسلام سے نکل کر کسی دوسرے دین میں چلے جانا مراد ہے جیسا کہ خود لفظ قرآن اور شان نزول کی شہادت سے ظاہر ہے۔ پس اس کا اطلاق اُس عالم پر نہیں ہو سکتا جو کسی مسئلہ میں اجتہاد کرے تو اُس کا اجتہاد دوسرے مجتہدین زمانہ کے خلاف پڑے۔ کیونکہ اسکا مقصد سبیل مومنین پر چلنے کا ہے اور وہ (سبیل مومنین) دین اسلام اور ملت حنیفیہ ہے۔ پس اُس عالم نے غیر سبیل مومنین کی پیروی نہیں کی۔

اور اس کا شان نزول جس کا ذکر اوپر کی عبارت میں مذکور ہے تفسیر جامع البیان اور معالم التنزیل وغیرہما میں لکھا ہے:۔

نزلت فی طعمة حين حكم رسول الله صلی الله عليه وسلم بقطع يده فهرب الی مكة مرتدا وخالف (جامع ص۸۵)

یہ آیت طعمہ کے حق میں اُتری جب آں حضرت صلعم نے اسکا ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ کیا۔ تو وہ مرتد ہو کر مکہ کو بھاگ گیا۔ اور مخالف ہو گیا۔

پس اتباع غیر سبیل المومنین سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اور کفر اختیار کر لے۔

چنانچہ تفسیر "سراج منیر" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

ويتبع طريقا غير سبيل المؤمنين ای طريقهم الذی هم عليه من الدين بان يتبع غير دين الاسلام (جلد ا صفحہ ۳۲۳)

اور مومنوں کے طریق کے سوا کسی اور طریق کی پیروی کرنے کے معنے یہ ہیں کہ دین اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کی پیروی اختیار کر لے۔

اسی طرح تفسیر جلالین میں بھی لکھا ہے:۔

ويتبع طريقا غير سبيل المؤمنين ای طريقهم الذی هم عليه من الدين بان يكفر (جلالین مجتبائی ص۸۵)

اور مومنوں کی راہ کے سوا کسی اور راہ کی پیروی کرنے کے یہ معنے ہیں کہ اُن کے دین کو چھوڑ کر کافر ہو جائے۔

اسی طرح امام ہمام فخر الدین رازیؒ آیت ہذا کے ذیل میں بضمن بحث حجیت اجماع ذکر کرتے ہیں:۔

الاتباع عبارة عن الاتيان بمثل

اتباع یہ مراد ہے کہ کسی دوسرے شخص کے فعل کی مثل

ahmadimuslim.de

فعل الغير لاجل انه فعل ذالك الغير واذا كان كذالك فمن ترك متابعة سبيل المومنين لاجل انه ما وجد على وجوب متابعتهم دليلا فلاجرم لم يتبعهم فهذا الشخص لا يكون متبعا لغير سبيل المومنين (کبیر جلد سوم صفحہ ۳۲)

فعل کریں بدیں خیال کہ اُس دوسرے شخص نے ایسا کیا ہے (تو میں بھی ایسا کردوں) پس جب یہ حال ہے تو جس نے مومنوں کی راہ (یعنی اجتہادی مسائل) کی پیروی کو اس لئے ترک کیا ہے کہ اس نے اُن کی متابعت کے واجب ہونے کی کوئی دلیل نہیں پائی تو یہ شخص غیر سبیل المومنین کا تابع نہ ہوگا۔"

کتب تفسیر کے بعد ہم کتب اصول کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں کہ اجماع کے حجت قطعی ہونے میں خود اہل اصول مختلف ہیں۔ خاصکر اس آیت زیر بحث کے دلیل ہونے میں بھی مختلف ہیں چنانچہ کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں لکھا ہے۔

ذكر بعض الاصوليين ان هذه الاية ليست بقاطعة فى وجوب متابعة الاجماع لاحتمال ان يكون المراد ويتبع غير سبيل المومنين فى متابعة النبى عليه السلام او مناصرته او الاقتداء به او فى الايمان به لا فيما اجمعوا عليه ومع الاحتمال لا يثبت القطع (جلد سوم صفحہ ۹۴۲)

بعض اصولیوں نے کہا کہ یہ آیت اجماع کی تابعداری کے واجب ہونے کی بابت قطعی دلیل نہیں ہے کیونکہ احتمال ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص آں حضرت صلعم کی پیروی کے متعلق سبیل مومنین کے سوائے کوئی اور راہ پکڑلے یا آں حضرت صلعم کی نصرت کے متعلق یا آں حضرت صلعم کی اقتدا کے متعلق یا آپ پر ایمان لانے کے متعلق۔ نہ کہ اس امر میں جس پر لوگوں نے اجماع کرلیا ہو۔ اور احتمال کے ہوتے قطعی ثبوت نہیں ہوسکتا۔"

اسی طرح توضیح میں بھی اس استدلال کو ضعیف جانا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تقریر کرکے کہا ہے۔

اعلم ان هذا الاستدلال على ان الاجماع حجة

جان رکھ کہ اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ

لیس بقوی (صفحہ ۴۳ جلد ۲)

اجماع حجت ہے قوی نہیں۔

دیگر یہ کہ جن بزرگوں نے اجماع کو حجت شرعی قرار دیا ہے اُنہوں نے بھی بلا شرط نہیں مانا۔ بلکہ اس کے لئے کتاب وسنت سے سند کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ علامہ عبد العزیز بخاری شرح اصول بزدوی میں باب بیان سبب الاجماع میں فرماتے ہیں:-

اعلم عند عامة الفقهاء والمتكلمين لا ينعقد الاجماع الا عن ماخذ ومستند (صفحہ ۹۸۳)

جان رکھ کہ عام فقہاء اور متکلمین کے نزدیک اجماع بغیر ماخذ ومستند کے منعقد نہیں ہوسکتا (یعنی حجت نہیں ہوسکتا)"

اس کے بعد اس فرقہ کے وجوہات بھی ذکر کئے ہیں جو اجماع کو مطلقاً بہر حال حجت جانتے ہیں خواہ اس کی کوئی دلیل ہو خواہ نہ ہو۔ پھر ان سب وجوہات کی نسبت کہا ہے:-

وكل ذلك فاسد لان حال الامة لا يكون اعلى من حال الرسول عليه السلام ومعلوم انه لا يقول الا عن وحى ظاهر او خفى او عن استنباط عن المنصوص عليه فالامة اولى ان لا يقولوا الا عن دليل (صفحہ ۹۸۳)

اور یہ سب وجوہ فاسد ہیں کیونکہ امت کا حال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ نہیں ہوسکتا۔ اور معلوم ہے کہ آں حضرت صلعم وحی ظاہر یا خفی یا منصوص سے استنباط کرنے کے سوائے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ پس امت کے لئے تو بطریق اولیٰ چاہئے کہ بغیر دلیل کے بات نہ کریں۔"

سبحان اللہ کیا پختہ اور محکم اور کامل ایمان کی بات ہے۔ اور حقیقت الامر بھی یہی ہے کہ شریعت کا مقرر کرنے والا خود خدا تعالیٰ ہے۔ انبیاء علیہم السلام اسکی وحی کے امین اور واسطہ ہیں۔ باقی سب اُن کے فرمانبردار کسی کو بھی انفراداً یا اجتماعاً یہ حق نہیں کہ امور شریعت میں کوئی ایسا امر امت پر لازم کردے کہ خدا تعالیٰ کے ہاں اُس کی جوابدہی ضروری ہو۔ اسی طرح امام تاج الدین سبکی نے بھی جمع الجوامع میں اصول شوافع کی نہایت معتبر کتاب ہے اور امام جلال الدین محلی نے اس کی شرح میں فرمایا ہے:

(ولا بد له) اى للاجماع (من مستند) والا لم يكن لقيد الاجتهاد) الماخوذ فى تعريفه (معنى وهو الصحيح) فان القول فى الدين بلا مستند خطاء (جلد ۳ صفحہ ۲۸۳)

اور لازم ہے اُس کیلئے یعنی اجماع کے لئے کوئی سند ورنہ قید اجتہاد کے جو تعریف اجماع میں ملحوظ ہے کچھ بھی معنے نہیں۔ اور یہی صحیح ہے کیونکہ دین میں بلا سند بات کرنا خطا ہے۔"

اور علامہ احمد بن قاسم عبادی نے شرح جمع الجوامع کی شرح آیات بینات میں اس عبارت مذکورہ کے ذیل میں کہا ہے:-

قوله ولا بد له من مستند قال شيخنا الشهاب اى لا بد لحجيته والتمسك به من مستند والا فحقيقة الاجماع توجد بدون ذلك بلا ريب، قوله فان القول فى الدين الخ اقول. هذا يشمل الاجماع فى الدنيوى وكان يمكن التعميم فنقول فان اثبات الشئ بلا مستند خطاء فتامل (جلد ۳ صفحہ ۳۰)

اور ضروری ہے اس کیلئے کوئی سند۔ ہمارے شیخ شہاب نے فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ حجیت اجماع اور اس سے تمسک کرنے کیلئے کوئی سند ضروری ہے ورنہ حقیقت اجماع (وجود اجماع) تو بلا ریب اس کے بغیر بھی ہوسکتی ہے اور مصنف کا یہ قول کہ دین میں کوئی بات بلا سند کہنی خطا ہے یہ اس اجماع پر بھی شامل ہے جو امور دنیا میں ہو اور تعمیم ممکن ہے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ کسی امر کو بلا سند ثابت کرنا خطا ہے، پس تو بھی یہیں تامل کرو۔"

اسی طرح توضیح میں دلیل شرعی صرف وحی کو کہا ہے اور اجماع کے لئے موافقت وحی کی شرط لگائی ہے۔ چنانچہ اس امر کے ضمن میں کہ اجماع کی صحت کی دلیل مجرد نفس اجماع ہے یا کچھ اور۔ فرماتے ہیں:-

وخالف الدليل لا يكون قياسا لانه لا يفيد القطعية عندهم ولا الاجماع للدور

اور یہ دلیل قیاس نہ ہو کیونکہ اصولیوں کے نزدیک قیاس قطعیت کا فائدہ

یعنی الدلیل الذی هو الوحی (جلد ۲ صفحہ ۵)

نہیں دیتا اور اجماع بھی نہو کیونکہ پھر دور لازم آتا ہے۔ پس باقی صرف دلیل رہ گئی اور وہ وحی ربانی ہے۔

اور اس کی شرح تلویح میں علامہ تفتازانی بحث سند اجماع میں فرماتے ہیں:۔

الجمهور على انه لا يجوز الاجماع الا عن سند من دليل او امارة لان عدم السند يستلزم الخطأ اذ الحكم فى الدين بلا دليل خطاء (تلویح مصری جلد ۲ صفحہ ۵)

جمہور اس بات پر ہیں کہ اجماع جائز نہیں۔ الا اس صورت میں کہ دلیل (وحی) میں سے اس کی کوئی سند ہو۔ یا استنباط۔ کیونکہ عدم سند خطا کو مستلزم ہے۔ کیونکہ دین میں کسی بات پر بلا دلیل حکم لگا دینا خطا ہے۔

تلویح کی اس عبارت میں جمع الجوامع کی طرح تصریح ہے کہ دین آلٰہی میں بلا دلیل بات کہنی خطا ہے اب خواہ وہ بات ایک کی ہو یا جماعت کی۔ مجرد جماعت کی بات ہونے سے وہ بات حجت شرعی نہیں بن سکتی جب تک اُس کے لئے کوئی دلیل کتاب و سنت میں سے نہو۔ ہاں جو کتاب و سنت سے ماخوذ ہو اجماع اُسکا موید ہو سکتا ہے جیسا کہ قیاس حکم شرعی کا مظہر ہے نہ کہ مثبت، چنانچہ نور الانوار میں بحث قیاس میں فرماتے ہیں:۔

ان اثبات سبب او شرط او حكم ابتداء بالرأى وكذا انتفاؤها باطل اذ لا اختيار ولا ولاية للعبد فيه وانما هو الى الشارع (صفحہ ۱۰۰)

اُن سب عبارات کے بعد ہم حضرت شاہ صاحب کی کتاب حجۃ اللہ کی عبارت پیش کرتے ہیں جنہوں نے اجماع با دلیل (قابل قبول) اور اجماع بے دلیل میں فرق بتا کر سمجھا دیا کہ مجرد اجماع بنفسہ دلیل شرعی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وحی ربانی (کتاب و سنت) میں سے اس کی کوئی سند نہو۔ چنانچہ آپ اسباب تحریف میں فرماتے ہیں۔

ومنها اتباع الاجماع وحقيقته ان يتفق قوم من حملة الملة الذين اعتقد العامة فيهم الاصابة غالبا او دائما على شئ فيظن ان ذلك دليل قاطع عن ثبوت الحكم وذلك فيما ليس له اصل من الكتاب والسنة وهذا غير الاجماع الذى اجمعت الامة عليه فانهم اتفقوا على القول بالاجماع الذى مستنده الكتاب والسنة او الاستنباط من احدهما ولم يجوزوا القول بالاجماع الذى ليس مستندا الى احدهما وهو قوله تعالى وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا (حجۃ اللہ مصری صفحہ ۱۲۱ جلد اول)

اسباب تحریف میں سے اجماع کی تابعداری بھی ہے۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ ملت مرحومہ میں سے ایک گروہ جن کی نسبت عوام کو اعتقاد ہو کہ یہ غالباً یا دائماً صائب الرأی ہوتے ہیں کسی بات پر اتفاق کر لیں پس اس امر کی نسبت یہ ظن رکھا جائے کہ یہ (ان کا جمع ہو جانا) ثبوت حکم کی دلیل قطعی ہے اور یہ اس اجماع کی بابت ہے جس کا کتاب و سنت میں اصل نہ ہو اور یہ اس اجماع کے سوا ہے جس پر امت مرحومہ نے اتفاق کیا ہے۔ کیونکہ امت مرحومہ کا اُس اجماع کی نسبت اتفاق ہے جس کی سند قرآن و حدیث میں سے یا ان میں کی کسی کے استنباط سے موجود ہو اور اس اجماع کو جائز نہیں رکھا جس کی سند ان دونوں (قرآن و حدیث) میں سے کسی میں بھی نہو اور ایسا ہی اجماع اس آیت میں مذکور ہے جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اُس کی جو خدا نے اتارا تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اُسی کی پیروی کرینگے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔

حضرت شاہ صاحب مرحوم کی یہ عبارت جیسی صاف ہے ویسی مدلل بھی ہے اور اس میں اُس اجماع کو جو حجت شرعی ہو سکتا ہے اُس اجماع سے جو حجت شرعی نہیں ہو سکتا بالکل الگ کر دکھایا ہے۔ اور ہم بھی صرف اُسی اجماع کے متعلق غلط فہمی دور کر رہے ہیں جس کی کتاب و سنت میں سند نہو کیونکہ لفظ اجماع سے جو ہر دو پر شامل ہے عام لوگ غلطی میں پڑ گئے ہیں حتیٰ کہ بعض علمائے اصول بھی اس میں آ گئے چنانچہ امام فخر الاسلام بزدوی المتوفی ۴۸۲ھ جن کی خدمات متعلق علم اصول نہایت قدر سے دیکھی جاتی ہیں وہ سب سے بڑی قوی دلیل اُن کے نزدیک اس امت مرحومہ کے علماء پر حسن ظنی ہے اور وہ اس کی حمایت میں یہاں تک بڑھے ہیں کہ منکر اجماع کی نسبت خاتمہ بحث اجماع پر فرماتے ہیں:۔

ومن انكر الاجماع فقد ابطل دينه كله لان مدار اصول الدين كلها ومرجعها الى اجماع المسلمين (شرح اصول بزدوی مصری جلد سوم صفحہ ۹۸۵)

جس نے اجماع کا انکار کیا اُس نے اپنے تمام دین کو برباد کر دیا کیونکہ دین کے سب اصول کا مدار اور مرجع مسلمانوں کا اجماع ہی ہے۔

میں حیران ہوں کہ ایسے بڑے اصولی اور دقیقہ شناس اور نکتہ رس ماہر سے ایسی غلطی کیوں ہوئی کہ وہ نقل اور اجتماع آراء میں فرق نہیں کر سکتے۔ سچ ہے حبك الشئ يعمى ويصم صرف فرط محبت و حمایت سے یہ مسامحت ہو گئی ہے ورنہ ایسے ذکی الطبع اصولی سے ایسی فروگزاشت متصور نہیں ہو سکتی۔ وسبحان من لا يضل ولا ينسى۔ علامہ بزدوی کے بعد کے اصولی بھی یہی چال چلے اور اُن کے رعب کے سامنے کسی کو گردن اٹھانے کی جرأت نہ کی چنانچہ ملا جیون مرحوم صاحب نور الانوار نے تو کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ لیکن الله جزاه خیرا علامہ عبد العزیز بخاری کو جنہوں نے نقل متواتر اور اجماع یعنی اجتماع آراء میں فرق سمجھا اور امت مرحومہ کے متبعین سنت افراد کو علامہ کے فتوے سے بچا لیا۔ چنانچہ آپ اس کی شرح میں علامہ بزدوی کے کلام کی تقریر کر کے منکرین حجیت اجماع کی طرف سے علامہ کے اس فتوے کے سامنے عذر کرتے ہیں:۔

الا ان لهم ان يقولوا لم يثبت اصول الدين بالاجماع بل بالنقل المتواتر والفرق ثابت بين النقل المتواتر والاجماع فان النقل يوصل الينا ما كان ثابتا والاجماع

وہ (منکرین حجیت اجماع) کہہ سکتے ہیں کہ اصول دین اجماع سے ثابت نہیں ہوئے بلکہ (اُن کا ثبوت) نقل متواتر سے ہے اور نقل متواتر اور اجماع میں جو فرق ہے وہ ...

یثبت ما لم یکن ثابتاً فلا یلزم من انکارہ ابطال اصول الدین بل یلزم منہ عدم ثبوتہا بہ وذلک لا یمنع من ثبوتہا بدلیل اٰخر (جلد سوم صفحہ ۹۸)

ہے۔ نقل تو ہم تک وہ امور پہنچاتی ہے جو ثابت ہوں اور اجماع اس امر کو ثابت کرتا ہے جو ثابت نہو پس اجماع کے انکار سے اصول دین کا ابطال لازم نہیں آتا بلکہ اس سے تو اجماع سے اُن کا عدم ثبوت لازم آتا ہے اور یہ بات ان اصول کے کسی اور دلیل سے بھی ثابت ہونے کو مانع نہیں ہے "

علامہ عبد العزیزؒ کا یہ محاکمہ بالکل درست ہے کیونکہ اصول دین ہم تک آں حضرت صلعم سے بذریعہ روایت پہنچے ہیں اور ان میں کسی فرد کی رائے کو دخل نہیں۔ مثلاً نماز کی رکنیت کہ روایت سے ثابت ہے (لفظاً ہو یا عملاً) اور اس کی بناء اس امر پر ہرگز نہیں کہ صحابہؓ یا مجتہدین نے باتفاق اسے تجویز کیا ہو اور ہمنے تسلیم کر لیا ہو فاخہم وتدبر ولا تکن من القاصرین

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سیتا مڑھی میں

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ جیسا کہ سابق میں اعلان ہوا تھا اس دفعہ سیتا مڑھی میں بتواریخ ۶ و ۷ مارچ ہوا بلحاظ کثرت حاضرین کے جلسہ بڑی رونق سے ہوا۔ ایک ایک وقت میں تیس چالیس من پختہ چاول پکتے تھے۔ مجسٹریٹ سیتا مڑھی مع دیگر افسران کے شریک جلسہ ہوئے۔ امدادی کاموں میں بڑا حصہ راجہ یعقوب خان صاحب کا تھا جنہوں نے تمام سامان آسائش مع سائبانوں کے جلسہ کو دیا۔ بلکہ بعد جلسہ سائبان ہمیشہ کے لئے جلسہ کو دیدیا جزاھم اللہ۔

مولانا عبد العزیز صاحب نے ہزاروں حاضرین کی معیت سے راجہ صاحب کے حق میں بہت بہت دعا کی۔

اس دفعہ جلسہ ہذا میں جو خصوصیت ہوئی وہ یہ ہے کہ میری تحریک سے مدرسہ کے پرانے طلبا کی ایک انجمن بنائی گئی جس کا فرض یہ ہوگا کہ مدرسہ کو مالی امداد دے اور مدرسہ کے نقائص کے متعلق منتظمان مدرسہ کو اطلاع اور مشورہ دیا کرے بڑی ضرورت مدرسہ کے متعلق یہ سوچی گئی کہ طلبا کو تقریری ملکہ پیدا کرایا جائے۔ اس غرض کے لئے خاص وظیفے مقرر ہوئے۔ ایک وظیفہ جناب سید ابراہیم صاحب رئیس کتولہ نے چار روپیہ ماہوار کا منظور کیا۔

انجمن طلباء مدرسہ نے بھی اس امر پر توجہ کرنے کا وعدہ کیا۔ میری غرض اس انجمن کے انعقاد سے یہ تھی کہ مدرسہ اپنے پیروں پر خود کھڑا ہو جائے جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہو کہ مدرسہ کے سالانہ جلسہ پر خود اسکے طلباء تقریریں کیا کریں اور دور دراز سے علماء کو بلانے کی حاجت نہو۔ اس انجمن کے ناظم سردست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب مقیم سیونی چھپارہ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اس مدرسہ اور انجمن کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے تاکہ مولانا ابراہیم مرحوم کی باقیات صالحات قائم رہیں۔

ایک سوال کا جواب

از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی

اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ میں میں حضرت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہا تھا جو میں نے مختلف کتب سے ٹکڑے جمع کئے تھے۔ ایک صاحب نے فرمایا یہ بیان صحیح نہیں۔ اُس وقت میں نے اتنا کہکر تقریر کو جاری رکھا کہ جس کتاب سے میں نے لیا ہے وہ اس وقت بھی گویا میری سامنے ہے اس قسم کے اعتراض مخلصانہ رنگ میں معلومات کے ازدیاد کا باعث ہوتے ہیں جزاھم اللہ اسلئے جو جو ٹکڑے میں نے مختلف (علمی) دروازوں سے جمع کئے تھے ناظرین کی واقفیت اور مخلص معترض کیلئے مع حوالہ کتب درج ذیل ہیں:-

(۱) امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ صغیر (ص) میں حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ جس وقت آں حضرت صلعم مدینہ (طیبہ) کو چلے آئے تو آپ کی بیٹی زینب بھی کنانہ یا ابن کنانہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ لوگوں نے آپ کا تعاقب کیا۔ حتے کہ ہبار بن اسود نے آپ کو پالیا اور آپ کی سواری کے اونٹ کو نیزوں سے اتنا مارا کہ آپ بے ہوش ہوکر گر پڑیں اور جنین جو پیٹ میں تھا ساقط ہو گیا اور خون جاری ہو پڑا۔ پس بنی ہاشم (آپ کے اجداد) اور بنو امیہ (آپ کے سسرال) میں آپ کے متعلق تکرار ہو پڑی۔ بنی امیہ کہنے لگے کہ اس کی کفالت کے ہم زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہمارے چچیرے بھائی ابو العاص کی بیوی ہے اور (آخر کار) ہند بنت ربیعہ کے پاس رہیں جو آپ سے کہا کرتی تھی کہ یہ سب کچھ تمہارے ساتھ تمہارے باپ آں حضرت صلعم کے سبب ٹھہرا ہے" الخ

(۲) دوسرا امر جو میں نے نماز کے متعلق ذکر کیا تھا اسکا حوالہ یہ ہے کہ حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں حضرت زینب کے ذکر میں ابن اسحاق سے نقل کیا کہ آں حضرت صلعم صبح کی نماز پڑھنے لگے تو حضرت زینب نے آواز دی کہ میں نے ابو العاص بن ربیع کو پناہ دی۔ اسپر آنحضرت صلعم نے نماز سے فارغ ہو کر (حاضرین سے) کہا کہ جو کچھ میں نے سُنا ہے کیا تمنے بھی سُنا ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا اُس ذات پاک کی قسم ہے جسکے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے کہ مجھے اس آواز کے سننے کے پیشتر اس کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ اور اگر کوئی ادنےٰ مسلمان بھی کسی کو امان دیوے تو دوسروں کو بھی یہی سلوک اختیار کرنا چاہئے" (اصابہ جلد ہشتم ص ۹۱)

اس نماز اور آواز کے متعلق خاکسار کی تحقیق یہ ہے کہ یہ مسجد نبوی کا واقعہ ہے۔ جب آپ بدر کی مدینہ طیبہ میں تشریف لا چکے تھے اس کے تین قرینے ہیں۔ اوّل یہ کہ حضرت زینب بدر میں نہیں تھیں بلکہ مدینہ طیبہ میں تھیں۔ کیونکہ جب آں حضرت صلعم جنگ بدر کو گئے اُن دنوں آپ کی صاحبزادی حضرت رقیہ زوجہ حضرت عثمانؓ بیمار تھیں جن کی تیمارداری کی خاطر آں حضرت صلعم نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمانؓ کو جنگ میں ساتھ جانے سے معافی دیدی تھی۔ جب حضرت اسامہ اور حضرت عثمانؓ کو ساتھ نہیں لیا جو

ahmadimuslim.de

جنگ میں حصہ لے سکتے تھے تو حضرت زینب جو اپنی پیاری بہن کی تیمارداری کے لئے ہر طرح مناسب تھیں کس طرح بدر میں چلی گئیں۔ دوم یہ کہ جس دن صبح سویرے حضرت زید بن حارثہ یعنی حضرت اسامہ کے باپ آں حضرت صلعم کی اونٹنی پر سوار ہو کر فتح بدر کی بشارت لیکر مدینہ طیبہ میں آئے اسی رات کو حضرت رقیہ کا انتقال ہوا تھا (اصابہ جلد ۸ صفحہ ۸۳) اور تاریخ صغیر میں حضرت امام بخاریؒ نے حضرت انس سے روایت کیا کہ جب حضرت رقیہ فوت ہوئیں۔ تو آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ قبر میں وہ شخص نہ اترے جس نے آج (گزشتہ) رات کو مجامعت کی ہو الخ دوسری روایت میں ہے کہ آں حضرت صلعم قبر پر بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ہے جس نے رات کو اپنی بیوی سے مجامعت نہ کی۔

محدث ابو عمر نے اس میں اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ بات حضرت اُمّ کلثوم کی وفات پر کہی تھی۔

اصابہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت زید دفن کرنے کے وقت آپہنچے تھے۔

لیکن اس میں کلام نہیں کہ آں حضرت صلعم حضرت زید کے بعد بہت جلد مدینہ طیبہ میں تشریف لے آئے گویا حضرت زید کو آگے بھیجا اور خود پیچھے پیچھے آرہے تھے۔

تیسرا قرینہ یہ ہے کہ اسیران جنگ بھی آں حضرت صلعم کے ساتھ ہی مدینہ طیبہ میں لائے گئے۔ چنانچہ تاریخ جنگ بدر نامی کتاب میں حضرت عروہ سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلعم نے ایام بدر میں حضرت عثمان اور حضرت اسامہ کو حضرت رقیہ کی تیمارداری پر چھوڑا جو بیمار تھیں۔ پس زید بن حارثہ آں حضرت صلعم کی اونٹنی (عضباء نام) پر سوار ہو کر بشارت فتح لیکر آئے تو ہمنے خوفناک آواز سنی خدا کی قسم ہمنے اعتبار نہ کیا حتے کہ قیدیوں کو دیکھ لیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسیران جنگ بھی ساتھ ہی لائے گئے پس ان کا آئندہ معاملہ جو سب کو معلوم ہے مدینہ طیبہ میں طے کیا گیا۔

اس بیان و تفصیل سے صاف ظاہر ہے کہ خاکسار نے امور تاریخیہ کے بیان کرنے میں کوئی غلط بیانی نہیں کی اسپر بھی کہتا ہوں کہ نہ بھولنا خدا کی صفت ہے!

میں اپنے ناظرین کی توجہ اس طرف بھی پھیرنی چاہتا ہوں کہ امور تاریخیہ کا بیان کرنا اور مختلف روایات کو جمع کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچنا بہت مشکل امر ہے اور اسی سبب سے کتب تواریخ میں سخت اختلاف ہے۔ چنانچہ اس امر یعنی حضرت زینب کے بیان میں بھی کئی امور میں اختلاف ہے جسے خاکسار نے بطریق مذکورہ حل کر دیا ہے۔ ممکن ہے کوئی صاحب اس طریق کے سوا کوئی اور طریق مستحسن جانتا ہو۔

(خاکسار سیالکوٹی)

فرائض اہلحدیث

اور

کانفرنس اہلحدیث

اہل حدیث کانفرنس جماعت اہلحدیث کے لئے ایک آسمانی برکت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کانفرنس میں برکت دے اور اس کی تائید فرمائے۔ اس کانفرنس کے متعلق مجھے دو ایک امر عرض کرنا ہے جسے پھر کسی وقت عرض کرونگا۔ سردست جو مجھے گزارش کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ہم اہلحدیث مسائل میراث و فرائض میں مذہب خاص کے پابند ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں وہی سراجیہ، شریفیہ، علم الفرائض، تسہیل الفرائض وغیرہ ہیں اور انہیں کے مطابق ہمارا عمل ہے۔ جب فرائض کا کوئی بڑا مسئلہ پیش آجاتا ہے تو جہاں تک مجھے علم ہے۔ علمائے اہلحدیث انہی کتابوں کی طرف مراجعت فرماتے ہیں اور انہی کتابوں کے مطابق جواب تحریر فرماتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ (۱) علمائے اہلحدیث کا یہ کام کیسا ہے آن کے شان کے مناسب ہے یا نہیں؟ (۲) اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ آج تک اسی طریق نامناسب پر آن کا جمود ہے۔

پہلے سوال کا جواب تو میرے نزدیک یہ ہے کہ علمائے اہلحدیث کا یہ طریق ہرگز آن کے شان کے مناسب نہیں ہے اور یہ ایک ظاہر بات ہے۔ اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس طریق نامناسب پر آن کو جمود کی وجہ یہ ہے کہ آن کے ہاتھوں میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس کو ہم فرائض اہلحدیث کہہ سکیں اگر آن کے ہاتھوں میں کوئی ایسی کتاب ہوتی تو ضرور وہ اسی کتاب فرائض اہلحدیث ہی سے مسائل فرائض کا جواب دیتے اور اسی کی طرف مراجعت فرماتے۔

مولانا ابوالوفاء! بارک اللہ فی اوقاتکم میری اس گزارش کو اگر آپ کچھ مفید سمجھیں تو کانفرنس اہلحدیث میں ضرور اس کو پیش فرمائیں۔ علمائے کانفرنس اگر دونوں سوالوں کے جواب میں میری موافقت فرمائیں تو کتاب "فرائض اہل حدیث" کی تالیف کی طرف کانفرنس کو اپنی خاص توجہ مبذول فرمانا چاہئے۔ یہ کام بسہولت اور آسانی کے ساتھ کانفرنس ہی سے انجام پاسکتا ہے "فرائض اہلحدیث" کی تالیف کی ایک آسان صورت میری خیال میں آئی ہے جس کو میں ابھی محفوظ رکھتا ہوں۔ جب مجھے معلوم ہو جائیگا کہ علمائے کانفرنس نے میری موافقت فرمائی تب ظاہر کرونگا

(راقم۔ محمد اصغر مدرس مدرسہ اسلامیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ)

ایڈیٹر ۔ گزشتہ جلسہ کے شوریٰ میں اسی امر پر زیادہ گفتگو رہی کہ علماء اہلحدیث ہر سال کوئی تحقیقی نادر مضمون کی کتاب لکھکر پیش کیا کریں۔ بعض بعض علماء نے ذمہ بھی لیا۔ آپ بھی اس ذمہ کو پورا کریں فرائض کی کتاب لکھکر تین ماہ قبل جلسہ سالانہ مجلس شوریٰ دہلی میں بھیجدیں۔ اسیطرح اور اہل قلم علماء بھی جو جو مضمون لکھنا چاہیں تین ماہ قبل جلسہ عام سے دفتر دہلی میں مسودات بھیجدیں وہاں بس علماء میں تنقید ہو کر جلسہ عام میں ان کا اظہار کیا جایا کریگا انشاء اللہ حق تو یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کا صیغہ تصنیف سب سے زیادہ قابل توجہ ہے جس کی بابت ہر سال تذکرہ رہتا ہے اگر علماء اہلحدیث اس طرف توجہ کریں تو خود انکو اچھا خاصہ ذریعہ معاش بھی ہو سکتا ہے۔

قادیانی مشن

نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب

(از ایڈیٹر الفضل قادیان)

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث۔ آپ کے اخبار مورخہ ۲۶ر فروری ۱۹۲۵ء صفحہ ۵ پر جو مضمون چھپا ہے اُس سے ہمارے مذہب کی نسبت غلط فہمی پھیلتی ہے اس لئے مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل چند سطور درج اخبار فرمائیں:۔

یہ تو صحیح ہے کہ ہم فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا سے اپنے مسیح موعود کی صداقت پر استدلال کرتے ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ یَا بَنِیْ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ کو ہم اس ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے جو نہ تو صاحب شریعت ہو اور نہ براہ راست نبوت پانیوالا ہو۔ بلکہ جو کمالات بھی پائے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے پائے۔ مگر ہم اس بات کے قائل نہیں کہ مسیح موعود سے پہلے اولیاء امت محمدیہ میں سے کوئی نبی یا رسول گزرا ہے۔ کیونکہ نبی وہ ہے جو کثرت* مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز کیا جائے اور جسے بکثرت غیب کی باتوں سے اطلاع دیجائے اور جسے اللہ تعالےٰ نبی کے خطاب سے مخاطب فرمائے اور اگلے خلفاء۔ اولیاء و ابدال وغیرہم سے کوئی بھی ایسا نہیں گزرا جس میں یہ شرائط کماحقہ پائی جائیں پس وہ نبی کا نام پانے کے مستحق نہیں تھے۔ اس لئے ہم بھی آپ کے ساتھ اس بارہ میں اتفاق رکھتے ہیں۔ کہ اولیاء اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں۔ البتہ مسیح موعود کو سمجھتے ہیں۔ اسے ہم نبی اللہ مانتے ہیں اس لئے کہ اسپر نبی کی تعریف صادق آتی ہے۔ اور اس میں نبی کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں اور اس لئے کہ خود جناب ختم الرسل نے آنیوالے مسیح کو نبی اللہ فرمایا (مسلم)

وہ جن کو آپ لاہوری پارٹی کہتے ہیں البتہ انکا مذہب ہے کہ اگلے اولیاء اللہ بھی نبی اور رسول ہوئے ہیں۔[1] ہمارا یہ مذہب نہیں۔ یہی ہم میں اور اُن میں مابہ النزاع ہے۔ مسیح موعود نے اپنے آپکو امتی نبی، ظلی نبی کہا ہے اور اپنی نبوت کو علے طریق المجاز فرمایا ہے مگر ہمارے نزدیک اس سے نفس نبوت میں کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ بلکہ حقوق نبوت کے لحاظ سے آپ کی ویسی ہی نبوت ہے جیسی اگلے انبیاء علیہم السلام کی۔ امتی اور ظلی کا لفظ یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ آپ کے تمام کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی طفیل سے ہیں اور مجاز اس حقیقت کے مقابل ہے جس کی تشریح بارہا مسیح موعود نے ان الفاظ میں کی کہ حقیقی نبی سے مراد صاحب شریعت نبی ہے۔ اور مستقل نبی سے مراد وہ نبی ہے جس کی نبوت براہ راست ہو۔ یہ ظاہر کردینا بھی ضروری ہے کہ چونکہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی خاتم النبیین نہیں ہوا اس لئے آپ سے پہلے کوئی امتی نبی بھی نہیں ہوا۔ یعنی ایسا نبی جس کی

---

[1] بحکم "آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند" جسطرح آپ نے اپنے مذہب سے غلط فہمی دور کرنی چاہی ہے آپ کو چاہئے تھا اپنے حریفوں (لاہوری پارٹی) کے مذہب کی نسبت بھی غلط فہمی نہ ہونے دیتے۔ آپ نے اپنے حریفوں کا مذہب ایسے طریق سے بیان کیا ہے جس سے دیکھنے والے کو یہ خیال ہو کہ آپ تو صرف ایک شخص (مرزا) کو نبی مانتے ہیں اور وہ (لاہوری) کئی ایک۔ حالانکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے نہ مرزا کو نہ اَور کو۔ ہاں وہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح پہلے بزرگوں کو مبشرات بذریعہ خواب کے ہوتے تھے اسی طرح مرزا صاحب کو ہوا کرتے تھے۔ اس قسم کی مبشرات کو وہ جزوی نبوت کہتے ہیں۔ اس کہنے میں وہ (بتقلید مرزا) اُس حدیث سے دلیل لاتے ہیں۔ جس میں مذکور ہے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات بزعم اُن کے مستثنےٰ متصل ہے اور مستثنیٰ جزو ہے کل سے۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو اسی قسم کی نبوت تھی جس کا ثبوت اس حدیث میں ہے۔ اولیاء سابقین میں بھی اسی طرح کی نبوت تھی مگر وہ اس قسم کے مبشرات کو نبوت سے تعبیر نہ کرتے تھے ورنہ اصل چیز ایک ہی ہے۔ ہمارے خیال میں لاہوری پارٹی کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب میں جزوی نبوت ہے جیسی کہ بحکم الا المبشرات اولیاء سابقین میں بھی باوجودیکہ اولیاء سابقین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کسی قسم کی نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا اور مرزا صاحب اور اُن کے معتقدین دعویٰ کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ یہ ایک اصولی اختلاف پر مبنی ہے حدیث مذکور میں الا المبشرات کا مستثنیٰ سابقین کے نزدیک منقطع ہے۔ اور مرزا اور اُنکے معتقدین کے نزدیک متصل ہے۔ پس اس اصول کی تنقیح پر سارا مدار ہے۔ نبوت کوئی متجزی یعنی مرکب ذو اجزا چیز نہیں۔ مبشرات اُس کے اجزاء نہیں بلکہ آثار اور علامات ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبل نبوت بھی مبشرات خواب کے ذریعہ ہوا کرتے تھے۔ ان معنی کے لحاظ سے اولیاء سلف کا خیال صحیح ہے کہ الا المبشرات مستثنیٰ منقطع ہے۔ پس معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نبوت تو بالکلیہ ختم ہے ہاں اُس کے آثار جو اُس کی اتباع سے حاصل ہوسکتے ہیں یعنی مبشرات، وہ باقی رہینگے اسی لئے سلف صالحین سے دعوائے نبوت کسی معنے سے بھی ثابت نہیں ہوا۔

لاہوری پارٹی اگر اپنی اصطلاح میں ان مبشرات کو جزوی نبوت یا نبوت ناقصہ نام رکھتی ہے تو یہ اُن کی اپنی اصطلاح ہے ہم انہیں اسکے چھوڑنے پر مجبور نہیں کرسکتے۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں کہ اس کا نقصان خود ظاہر ہے کہ اسی اصطلاحی لفظ نے قادیانی پارٹی کو اسبات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ مرزا صاحب کے منکروں کو کافر کہتے ہیں پس یہ لفظ بھی مثل لفظ "اب اور ابن" کے ہوا جو انجیلی اصطلاح میں تو بجائے خود صحیح تھا مگر آخر میں اگر اُس نے غلط فہمی پھیلائی تو شریعت محمدیہ نے ترک کردیا۔ ٹھیک اسیطرح گو آپ لوگ مرزا صاحب کے معتقد ہیں لفظ نبی اور رسول سے چونکہ غلطی لگتی ہے اسلئے اسکا ترک اولیٰ والنسب ہے۔ اس نوٹ کے لکھنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ قادیانی نامہ نگار کی تحریر سے اُسکے حریف کی نسبت غلط فہمی نہ پھیلے۔

[illegible] (اہلحدیث)

* کثرت کا لفظ خود تشریح طلب ہے (اہلحدیث)

نبوت اپنے متبوع کی طفیل ہو۔ اور اسی کے فیض واتباع کی برکت سے ہو۔ بنی اسرائیل میں ایسے کئی نبی ہوئے ہیں جو احکام جدیدہ نہیں لائے ر تورات کے متبع تھے (یحکم بہا النبیون) مگر پھر بھی انکی نبوت حضرت موسےٰ کے فیض اتباع سے نہیں تھی ایک اور گذارش بھی کر دوں۔ عسل مصفےٰ جس پر ہمیں اعتراض ہے وہ عسل مصفےٰ نہیں جو حضرت مسیح موعود یا اُن کے خلیفۂ اوّل کے وقت میں تھی بلکہ یہ عسل مصفےٰ کا دوسرا ایڈیشن ہے جسمیں بہت سی ایزادیاں ہوئی ہیں۔ اور خلیفہ ثانی مسیح موعود پر جو یہ الزام بڑے زور شور سے لگایا تھا کہ اُنہوں نے اپنی خلافت لوگوں سے منوا دینے کے لئے گورنمنٹ میں درخوست دی ہے اُس کی تردید جناب لاٹ صاحب بالقابہ کے پرائیوٹ سکرٹری نے کر دی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس مذہب کو زیر نظر رکھکر آپ ہمپر اعتراض کرینگے اگر کرنا چاہیں (مکمل)

(ایڈیٹر الفضل قادیان)

اہلحدیث - اچھا ہوا۔ آپ کا مذہب خود آپکے قلم سے ناظرین اہلحدیث تک پہنچا کہ آپ مرزا صاحب کو مثل انبیاء سابقین کے جانتے ہیں اس لئے علماء کرام تو جو چاہیں اسپر اعتراض کریں۔ ہمارا اعتراض نہیں۔ سوال صرف ایک ہے ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر

گل از خارست ابراہیم از آذر

مرزا صاحب نبی ہوں یا رسول ہم تو خوش ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس نبوت کا ثبوت کیا ہے غالباً جواب ملیگا کہ الہامی پیشگوئیاں۔ مگر افسوس ہے کہ نہ خود مرزا صاحب اس ثبوت دینے کو آمادہ ہوئے نہ اُن کے اتباع۔ رامپور جیسے امن امان بلکہ باعزو شان مقام میں بھی بے ثبوت دیئے چلے آئے۔ اچھا اب دیکھینگے ✦

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید مع جواب آئینہ حق نما کا جلد دیدہ ہے قیمت ۵؍ منیجر

قرآن شریف کی جامع تعلیم

ہمارا قرآن پاک اللہ عزوجل کی طرف سے ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں سے کہ ہم ہر ایک طرح کے قوانین، قواعد معاشرتی، تمدنی، سیاسی، اقتصادی، ہر ایک بات ہر ایک اصول ہر ایک علم و ہنر غرضیکہ جو ہم چاہیں حاصل کر سکتے ہیں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اگر مخالفین و معترضین ومعاندین اسلام کا جواب دیا ہے تو خود، اور اگر اپنی سچائی کی، صداقت کی، اپنی برتری کی دلائل پیش کرتا ہے تو آپ۔ لیکن تھوڑے ہیں جو از راہ غور و تعمق و بنظر استحسان و امعان و بنظر غائر اس کے معانی و مطالب اور معارف کی طرف عود کرتے ہیں۔ اس کو سمجھتے ہیں، کاش! اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُہَا، تدبر سے تجسس سے، غور و خوض سے ہم سب کچھ اس سے سیکھ سکتے ہیں، اور حاصل کر سکتے ہیں قال علیؓ جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عنہ افہام الرجال

قرآن شریف نے ہمکو رہنے سہنے کے طریقے بتائے ہمکو اسلام کی اشاعت کا حکم فرمایا۔ اغیار سے برتاؤ بتایا جو لوگ از راہ کور بینی و کوتاہ اندیشی حق سے آنکھیں میچ کر، جماعت اہلحدیث پر اعتراض کرتے ہیں کہ اُنہوں نے یہ جلسے و کانفرنسیں کہاں سے سیکھیں۔ پیغمبر علیہ السلام نے اپنی حیاتی میں کہاں کیں؟ اصل میں ان معترضین کو تعصب نے مجبور کر دیا کہ فکر سالم، نظر غائر و عقل صحیح کو استعفےٰ دیویں اور اندھا دھند ایک طالب حق داعی الخیر آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر جماعت پر فضول اعتراض کریں۔ آئیں ذرا ہوش سنبھالکر۔ ہم اُن کو بتاتے ہیں اُن کی تسلی کرتے ہیں اُن کو منواتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث سر مو بھی قرآن و حدیث کے قواعد سے۔ اُس کے بتائے ہوئے احکام و اصول سے متجاوز نہیں ہیں۔ اور مبلغ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے پورے مقلد ہیں اسلام کے ہر ایک رکن، ہر ایک بنا، ہر ایک اصول سے اتفاق واتحاد ظاہر ہے۔ نمازوں کی جماعت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی۔ کیوں؟ چند لوگ جمع ہو جاویں آپس میں تبادلہ خیالات کریں۔ ایک کو دوسرا اگر کسی غلطی پر دیکھے تو اُسکو متنبہ کرے۔ اللہ عزوجل نے جمعہ کا حکم مسلمانوں کو دیا۔ واہ وا۔ اب آپ مانینگے کہ اسلام نے تبلیغ اسلام سکھائی ہی کانفرنسوں اور انجمنوں کے ذریعہ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

جمعہ میں تمام لوگ شہر کے اور تمام ارد گرد کے گاؤں کے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اُن کو علماء لوگ اسلام کی تلقین کرتے ہیں، وعظ سناتے ہیں سچے اصولوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ ان میں اگر کسی ایک کو تکلیف ہو تو دوسروں کے آگے کہتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں بمصداق آیۂ کریمہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ جو کچھ اپنے اماموں سے اعلماؤں سے، پیشواؤں سے سنتے ہیں وہ جا کر اپنے اپنے گاؤں میں اپنے اپنے محلوں میں بتاتے ہیں کہ آج ہمنے یہ مسئلہ سنا۔ کیا یہ کانفرنس نہیں، انجمن نہیں تو اور کیا؟ کاش معترض صاحب ذرا عقل سے اپنی (نام نہاد) تحقیق سے کام لیتے جس کے وہ مدعی تھے۔ بھلا اور سنو۔ اللہ عزوجل ہمکو ایک بڑی کانفرنس، ایک عظیم الشان انجمن کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ لِّیَشْہَدُوْا مَنَافِعَ لَہُمْ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ اے نبی لوگوں کو کہدے تاکہ دور دور سے پیادہ یا اونٹوں پر جس طرح اُن سے ہو سکے آسانی سے یہاں (یعنی مکہ میں بیت اللہ میں) آکر جمع ہو جاویں تاکہ اپنے فائدہ کو پہنچیں اپنی دلی مرادیں حاصل کریں۔ ایک ملک کا باشندہ دوسرے ملک کے باشندے سے اپنا حال بتائے اُس کا سنے۔ اللہ کا نام ذکر کریں۔ اعلاء کلمۃ اللہ میں دل و جان

سے مدد دیں۔ ایک ملک میں اسلام کم ہے تو لوگ وہاں جائیں تبلیغ کریں یہ ہے خدائی حکم۔ اہلحدیث کانفرنس ہے کیا؟ چند ایک علمائِ کرام کا گروہ ہے جو کہ ملک کے ہر ایک حصہ میں، ہر ایک ناحیہ میں ہر ایک طرف اللہ کے سچے دین کی منادی کر رہے ہیں لوگوں کو جو کہ اپنے سچے اسلامی اصول بھلا چکے ہیں اور اپنے قدیمی جوہر کو ویران کر چکے ہیں خوابِ غفلت سے جگانے کے لئے، اُن میں اسلام کی سچی روح پھونکنے کی خاطر اُن کو بدعات و منہیات و خلافِ شرع کاموں سے روکنے کیلئے کما حقہٗ و کما ینبغی سرگرمی دکھا رہے ہیں جزاھم اللہ خیرا۔ ان اجرھم الا علی اللہ!

انہی کی ساعی جمیلہ سے چند ایک جگہ اہلحدیث انجمنیں قائم ہوئیں الحمد للہ کہ ہم اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل میں قاصر نہیں رہے۔ قولہ تعالیٰ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ (مسلمانو) تم میں سے ایک ایسا گروہ ہونا چاہئے یعنی تم ایسی انجمنیں قائم کرو جن کا کام جا جا کر لوگوں کو توحید سکھانا ہو اور صراطِ مستقیم بتا دیں اور کفر و شرک کی تاریکی و ظلمت سے جہالت کی عصبیت و حمیت سے لوگوں کو بچائیں۔ کس سے! قرآن و حدیث کے نور سے، نورِ ایمان سے، شمعِ خدائی سے۔

جو امت جو پارٹی یا جس مجلس کا یہ کام ہے وہی فلاح پاوینگے، خدا کے سامنے سرخرو ہونگے۔ اور اُن کے لئے اجرِ عظیم ہے۔ اور اہلحدیث کانفرنس اور انجمنوں کا مدعا یہی ہے، آگے جا کر اُن لوگوں کے لئے سخت عتاب ہے جو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس کارِ خیر کی چلتی گاڑی میں روڑا اٹکاتے ہیں اور باوجودیکہ اُن کے پاس اس کے جواز میں قرآنی آیات صریحہ دال ہیں اور وہ قرآن و حدیث سے سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اطاعتِ نبوی ہی اُن کے لئے باعثِ نجات ہو سکتی ہے تاہم وہ جان بوجھکر تخلف پر کمر بستہ ہیں۔ اختلاف و تفریق بین المسلمین اُن کا شیوہ ہے۔ پیغمبرِ خدا صلعم کی تقلید پر قانع نہیں بلکہ ادھر اُدھر ماسوا پیغمبر کے اماموں وغیرہ کی تقلید کو باعثِ عزت و رسولِ خدا صلعم کی اتباع کے ہم پلہ و ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ . . . .

. . . . اور جان بوجھکر نئے نئے شگوفے، رخنہ اندازیاں، نئے نئے اختلافات پیدا کرتے ہیں۔ اُن لوگوں سے بچو۔ وہ لوگ کبھی بھی اپنے ارادوں میں، دلی مطالب میں کامیاب نہ ہو سکینگے۔ اور اُن کے لئے اس تفریق و دوئی کی پاداش میں قیامت کو ایک بہت بڑی سزا ہے۔

میرے معزز و محقق حنفی معترض اب امید ہے کہ کبھی بھی ایسے بیجا و قابلِ تضحیک و تحقیر سوالات و اعتراضات سے خامہ فرسائی کی تکلیف نہ کرینگے۔ اس سے ناحق دل شکنی ہوتی ہے۔ اپنا اللہ اللہ کرو۔ صراطِ مستقیم و راہِ حق کی تلاش کے محقق بنو نہ کہ اپنے ہی ایک دست و بازو کو کاٹنے لگ جاؤ۔ خواہ کیسا اختلاف ہے، تاہم یہ بھی اسلام کے نام لیوا ہیں۔ ایک مسلمان کی شان نہیں کہ دوسرے پر طعن کرے۔ نصاریٰ و یہود کو حکم ہے کہ اے اہلِ کتاب آؤ ہم اس اصول پر یکجا ہو جاویں جو کہ ہم تم میں ایک ہے یعنی الا نعبد الا اللہ الخ پس ہم مسلمان ہو کر کیوں ایسے اختلافات و نزاع کو گوارا کریں۔ اللہ عزوجل ہمکو صراطِ مستقیم پر ہی قائم رکھے۔ آمین۔

خاکسار خادم العلماء عبد الرحمٰن خلیل بن مولوی محی الدین صاحب نظام آبادی ضلع گوجرانوالہ

وہابی چہ معنی؟

ناظرینِ اخبار گہربار اہلحدیث! السلام علیکم۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اہلحدیث مجریہ ۵ ربیع الاول نمبر ۱۲ جلد ۱۲ میں عبد الرحیم و سراج الدین صاحبان نے بعنوان "علمائے حنفیہ کرام سے چند سوال" پندرہ سوال کئے تھے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو آپ ... نے یہ پندرہ سوال تعصباً نہیں کئے ہیں بلکہ محض و باطل میں امتیاز کے لئے (اگرچہ اُن کی نیت کو بجز خدائے پاک کے کوئی نہیں جانتا مگر بموجب حکم ان بعض الظن اثم اور ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ہمیں نیک گمان کرنا اور بدگمانی سے بچنا چاہئے) ہم نے بہت مولویوں سے جو اپنے آپ کو حنفی کہلاتے ہیں میلاد مروجہ حال اور مذہب اربعہ کے بارہ میں گفتگو کی تو اُنہوں نے ادہر اُدہر بہت کچھ اٹاس پٹاس کرکے آخری فیصلہ یہ کیا کہ جب مکہ معظمہ میں ہے تو ہمکو انکار کا ہیکا۔ یہ لوگ ہر بات میں مکہ مدینہ کو سنداً پیش کرتے ہیں۔ پس اس بنا پر اگر اُنہوں نے علماء حنفیہ ہی سے جواب طلب کیا ہے تو کون سا مضائقہ۔ اگر "علماء حنفیہ کرام سے چند سوال" کے عنوان کی بجائے علماء حنفیہ سے چند سوال یا ایسا ہی بالفاظ دیگر لکھتے تو البتہ تعصب کی بو سونگھنے والے کو کچھ بو ملتی حالانکہ "علماء حنفیہ" کے ساتھ لفظ کرام بھی لگا ہوا ہے جس سے بجائے تعصب کے توقیر ثابت ہوتی ہے۔ پھر بھی ایک صاحب نے اہلحدیث مجریہ ۲۶ ربیع الاول نمبر ۱۵ جلد ۱۲ کے صفحہ ۱۲ میں زیرِ عنوان "اظہار رائے دربارہ سوالات از علماء حنفیہ" سائلان مذکوران الصدر کو من المتعصبین گردانا ہے۔ ناظرین پھر ذرا اُس پرچہ کو اُٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب مولانا ایڈیٹر صاحب نے اسپر جو لکھا ہے اُس کا ماحصل یہ ہے کہ سوالات میں جن رسومات کا ذکر ہے اُن کے کرنے والے اپنے کو حنفی کہلاتے ہیں۔ بلکہ اُن رسوم کے منکر کو وہابی کہتے ہیں اسلئے سائل کو حنفی علماء کہنا پڑا۔ میں کہتا ہوں وہابی چہ معنی؟ اس سے بھی اعلیٰ درجہ کے الفاظ اُن رسوم کے منکرین (اہلحدیث) کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بمصداق مشتے نمونہ از خروارے صرف ایک ہی صاحب کے ملفوظات نقل کئے دیتا ہوں۔ امید کہ ناظرین ٹھنڈے دل سے سنیں گے۔ دُرِ یکتا شرح کریما میں مولوی محمد نذیر صاحب رامپوری جو بقول مقرظا اور صاحب طبع اُس شرح کے عالم اکمل فاضل اجل حافظ قرآن حاجی حرمین ہیں، اقول مدعیٔ

اہلحدیث کا مذہب ... ۴۵۸

ahmadimuslim.de

حبیب خدا اشرف انبیاء کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ دلائل افضلیت واکملیت و اشرفیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اظہر من الشمس و انور من القمر اند کہ از قرآن مجید و توریت وانجیل و زبور و دیگر صحائف واحادیث قدسی باید جست۔ بہرحال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکرم الاولین واشرف الآخرین و افضل الانبیاء والمرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین۔ ہرگاہ کہ برہان کامل کلام اللہ مجید بر اکمل وافضل واشرف بودن حضور صلے اللہ علیہ وسلم شاہد ناطق ہست پس حاجت دیگر ادلہ نیست اگر چشم خدا بینی کسے دارد بر آن مخفی نیست ورنہ شپرہ از آفتاب اجتناب کند و فرقۂ گمراہ وہابیہ کہ مصداق کَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ اند در علم خدا ازل شقی و بدبخت پیدا شدہ اند بر قول و فعل شان اہل ایمان کے عمل کنند و کجا باشند اہل اسلام ازیں گمراہاں واز صحبت ناپاک شاں دور مے باشند۔ خدا از دشمنان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم واز اعدائے خلفائے اربعہ و دشمنان اہل بیت واولاد وآل واصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمیع مسلمانان سنت وجماعت را برکنار داشتہ بمحبت خود و محبت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و بمحبت آل واصحاب واولاد وامجاد واہل بیت اطہار و اتباع اخیار واخیار وابرار الیٰ یوم القرار برقرار داشتہ بمراتب اعلےٰ رساند وحسن خاتمہ نصیب فرماید اللھم احفظنا من الوھابیۃ والروافض والخوارج وجمیع اھل الکفر والشرک والنفاق ویارب اوصلنا باھل الایمان والایقان فی الجنان ویا اللہ ارزقنا حلاوۃ الایمان والعرفان ویا مالک نجنا من النیران بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم والہ وصحابہ واولادہ واھل بیتہ وشھداء الکربلاء اجمعین آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ناظرین گھبرائے نہیں اور سنئے:-

اکنوں چند اشعار مولوی محمد حیات صاحب رامپوری غفر اللہ لہ برائے سوختن جگر وہابیہ مے نویسم ؎

جدا شانوں سے ہے شانِ محمد
خدا خود ہے ثنا خوانِ محمد
نبی ہوں یا ولی ہوں یا ملائک،
ہیں سب ممنونِ احسانِ محمد
خدا بخشے گا ہم کو تم کو سب کو
میاں ہم ہیں غلامانِ محمد
اگرچہ پُر خطا ہوں میں و لیکن
نہیں چھوڑوں گا دامانِ محمد

و چند شعر سید دلدار علی صاحب مذاق دہلوی شاگرد محمد ابراہیم ذوق غفر اللہ لہم برائے سوختن جگر ہائے فرقہ ضالہ وہابیہ درج شرح ہذا مے شوند۔ و آں اینست ؎

دشمنِ مصطفےٰ ہیں وہابی
دوست سے کب ہو ایسی بے ادبی
بخدا کچھ عجب خبیث ہیں یہ
منکر آیت و حدیث ہیں یہ
رافضی خارجی کے ہیں یہ چچا
کیونکہ ہیں دشمن رسول خدا
چڑ گئی ہے نہیں جز توحید
ہیں یہ مشرک، نجس، خبیث و پلید
حق سے خالی ہے سب کلام ان کا
کفر سے شرک و چرک سے ہے بھرا
اے مذاق ان پہ ہے خدا کی مار
اور نبیؐ و علیؓ کی ہے پھٹکار

باقی اشعار از مثنوی او باید جست،

ناظرین یہ ہے، یک عالم اکمل، فاضل اجل، حافظ قرآن، حاجی حرمین کی ملفوظات، جنکو ہم نے انکی شرح مذکور سے ہو بہو حرفاً حرفاً نقل کیا ہے (جنکے نزدیک وہ کتاب ہو ملاحظہ کر سکتے ہیں) اب ہم اسکو کیا کہینگے تعصب کہہ سکتے ہیں یا تغضب یا اور کچھ؟ نہیں ہم اسکے سوا اور کچھ نہیں کہنا چاہتے ؎

بخشدے اُس محبِ سفاک کو اے داورِ حشر
خون خود ہم میں نہ تھا خون کا دعوےٰ کیسا

اللھم احفظنا من التعصب والتغضب وسوء الاخلاق وجعل الحق باطلا والباطل حقا اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

(ابو المحامد محمد اسرائیل کفاہ اللہ الوکیل کر مجوئی بیر بھومی خریدار اہلحدیث ۳۸۰۶)

بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

(۵ مارچ سے ملاکر)

اسی طرح بعض حال کے شاعروں کو سروں میں یہ خبط سمایا ہے کہ وہ ہندو شاعروں کی تصانیف میں ہفت اقلیم دکھانا چاہتے ہیں اور ان کی معلومات کا وسیع دائرہ بنانا چاہتے ہیں اور از خود لکھ لکھ کر اخباری دنیا میں اُڑاتے رہتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ہفت اقلیم کے بادشاہ تھے۔ امریکہ اور یورپ سے خراج لیتے تھے حالانکہ اُس وقت وہ ملک آباد ہی نہیں تھے اور سرے سے آریہ ورت سے باہر کسی نے قدم نہیں رکھا۔ حال کے جغرافیہ سے واضح ہوا ہے کہ آریہ ورت بھارت کھنڈ کے علاوہ کوئی اور ملک بھی ہے چنانچہ اُفق شاعر لکھنوی نے یہ ایک نیا اندھیر پھیلایا ہے کہ پنڈت سری رام چندر بنگالی کی ایک جھوٹی تحریر کی تصدیق کی ہے جو کہ اُس نے تعصب کی راہ سے شائع کی تھی اور آپ نے مغتنمات سے سمجھکر اُسے اپنی تالیف کی ہوئی مہا بھارت میں شائع کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ بنگالی پنڈت مذکور نے جمبو دیپ کے ۹ کھنڈوں کے حسب ذیل معنے لئے ہیں:-

(۱) بھارت ورش۔ کل ہندوستان
(۲) الاورت ایلاسکا ایشیائی روس اور کناڈا کا دریائی حصہ جو کہ آج کل دریا برد ہے۔
(۳) ہری ورش، روس و یورپ،
(۴) کرو ورش، مکسیکو، کوریا، جاپان۔
(۵) رومیک کھنڈ۔
(۶) ہرینہ ورش۔ امریکہ متحدہ یونائیٹڈ اسٹیٹس،
(۷) بھدراشو ورش، گرین لینڈ، آئرلینڈ اسکے حصے دریا برد ہیں۔
(۸) کیتو مالی ورش، کمسکٹکا، روسی امریکہ، بیرنجی، دریا

ہے :

(۹) کم پرش ورش، چینی، تاتار، ترکستان،

اس کے علاوہ سری دھرگوش کے مصنف نے اور بھی اس اب میں ترقی کی ہے اور شہروں کے ناموں کے معنے بھی بدلے ہیں۔ غالباً ان دونوں شاعروں نے خواب میں یہ معنے حاصل کئے ہونگے اسی وجہ سے معنے بتانے والے کا پتہ نہیں دیا اور کسی پرانے کوش کا اس پر حوالہ بھی نہیں دیا۔ اور اس خواب کی اہل علم کے نزدیک تعبیر یہی ہے کہ حبك الشئ یعمی ویصم اور ان کی اس خواب کی پریشانی بوجوہ ذیل ثابت ہے۔

اول۔ ان لوگوں نے تعصب کہ جس کی وجہ سے اہل یورپ کی تمام عمدہ کاروائیاں ان لوگوں کے کانٹے معلوم ہوتے ہیں اگر ان سے جیٹھ اساڑھ کا سورج نکلتا ہو تو انہیں پوس ماگھ کی آدھی رات کی کالی گھٹا نظر آتی ہے۔

دوم۔ یہ معنے ان شاعروں نے تصنیف کئے ہیں۔ ہندوؤں کی پرانی کتابوں میں نظر نہیں آتے اور نہ ہی ان کتابوں میں لکھے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

سوم۔ ساتوں دویپ کی تقسیم جو کہ مہا بھارت بھاگوت وغیرہ میں مرقوم ہے وہ ان کے مخالف ہے۔ ان دویپوں کو جن جن دریاؤں نے محدود کر رکھا ہے وہ سری رام کی دیکھی ہوئی خواب کے ملکوں میں نظر نہیں آتے۔ بلکہ انہیں دویپوں سے منسوب ہیں جن کو انہوں نے محدود کر رکھا ہے۔

چہارم۔ جو جو دریا دویپوں اور کھنڈوں کے اندر بہتے ہیں وہ ہندوستان ہی میں موجزن ہیں۔ آپ کے خوابی ملکوں میں نہیں پائے جاتے۔ پرانے جاگرتیوں نے الاورش کو الکونندا کے قریب دکھایا ہے آپ کی ابلاسکا وہاں نظر نہیں آتی۔ بھاگیرتی کو الاورش کی دوسری جانب دکھایا ہے۔ وہ آپ کے خواب میں دیکھے ہوئے ملکوں میں موجزن نظر نہیں آتی۔

پنجم۔ جن پہاڑوں سے الاورش وغیرہ کھنڈ محدود ہیں وہ پہاڑ ہندوستان سے باہر نہیں پائے جاتے۔

بقول ان سری رام جب کل عالم جمبو دویپ ہو گا تو سوچنے کی بات ہے تو باقی کے چھ دویپ یقیناً آسمان کے ۶ طبقے ہونگے کیونکہ تمام زمین تو جمبو دویپ کی نذر ہو گی۔ اب وہ دکھائیں تو کہاں دکھائیں۔ پھر اس پر یہ طرہ ان کے نو کھنڈ جو کہ جمبو دویپ سے بھی زیادہ ہیں کہاں سماوینگے۔

ششم۔ ہمارے رشیوں منیوں کے بنائے ہوئے سات دویپ اور ۴۹ کھنڈوں کی پیمائش کے رو سے اس قدر وسعت ہے کہ اس میں ۴۹ الجبن سما سکتے ہیں۔ اور موجودہ دنیا اس میں ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے سورج کے روبرو ذرہ۔ پس بھارت ورش کل ہندوستان کو ماننا اور جمبو دویپ کل دنیاؤں کو ماننا یہ اپنے بزرگوں کی جاگرتی دانی کو بٹہ لگانا اور غیر وسیع معلومات کو محدود بنانا ہے یہ درحقیقت اپنے ہی بزرگوں سے دشمنی ہے۔ علما یورپ وغیرہ کی تحقیق سے نہیں ذرا نئے نئے جاگرتی پرمیشور سے ڈریں۔ دنیا کو مغالطہ دینے کے لئے ست دھرم سناتن ودیا کا ناش نہ کریں۔

علاوہ بریں آپ نے یہ دوسرا اندھیر پھیلایا ہے کہ پرانے شہروں کے ناموں کو لوگوں کے دلوں سے اسطرح مٹایا ہے کہ جس طرح کسی کی دشمنی کی وجہ سے کوئی شے گہرے سے گہرے سمندر کی تہ میں ڈالدے کہ پھر نہ نکال سکیں ویسا ہی انہوں نے کیا ہے کہ پرانے شہروں کو ہندوستان سے باہر سمندروں سے پار با پھینکا ہے کہ کوئی ان کے درشنوں کو جا سکے اور اپنی کمزوری کو ثابت کیا ہے کہ وہاں سے بھاگ کر ہند میں پناہ گزین ہو بیٹھے ہیں اور ملکوں کے ملک ہاتھ سے اپنے دے بیٹھے ہیں"

قدیم نام	مروجہ حال
اشوبات اشوکرانت	یورپ
مدیکاسک	مڈیگاسکر
ایبرو	سپیریا
تامس دیس	اسپین
ارنیک ترسک	یورپی ترکی
آورت	عرب
نروناش	مدینہ
کارسکار	مدینہ
ارک	اسکلا پلونا
ککٹ	بلجیم
وشوکرانت، اسی جنک	ایشیا
ترن کریا	سسلی
تال نو، کہک	تبت
ہرنیہ ورش	امریکہ متحدہ
اپ دویپ، رکش باس	بالائی افریقہ
کمار دویپ	امریکہ
اتر کمار	شمالی امریکہ
رمتہ کرانت	افریقہ
بھدراشو	گرین لینڈ
پشوشیل	پرتگال
کابل کردیج کومتہ	جرمنی
سینک	ہالینڈ
پٹ چر	اٹلی
مانک	ڈنمارک
شوددیون	مکہ مدینہ
پارس	فارس، ایران
پاروت	تاتار، ترکستان
پرلبا، کہک	فرانس، گال
اشوک، اشویا	اسٹیریا
شک، ترشک	ایشیا ترکی
اورتن	برطانیہ
ابواہ، اپرانت	سقط
بامن، باردہان	بالائی افریقہ
سوورن بھوم	امریکہ
دکش کمار	جنوبی امریکہ
ہرنیہ پور	پیرو
سورجارکا	افریقہ

(باقی آئندہ)

ابو رحمت حسن میرٹھی از ہردوئی محلہ بورڈنگ ہوس

معذرت

جو وقت فتوے لکھنے کا تھا اُس وقت مولانا صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسے میں تقریر کرنیکو تشریف لیگئے اسلئے فتوے نہیں لکھے گئے (مینیجر)

ahmadimuslim.de

متفرقات

تقریظات

"مدینہ کانفرنس" یہ ایک نئی قسم کی کتاب ہے اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ سابق زمانہ میں چند علماء نے مدینہ منورہ میں جمع ہو کر اسلام اور ترقی اسلام پر مختلف تقریریں کی تھیں۔ تقریریں اس موضوع میں بڑی زبردست ہیں اُن کا ترجمہ مع دیباچہ کے اس کتاب میں کیا گیا ہے کتاب اپنے رنگ میں قابل دید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ سب اچھا ہے قیمت عمہ / جو محنت اور لاگت کے مقابلہ میں کم ہے پتہ ...... (عبدالرحیم عبدالرحمٰن لاہور مسجد چینیاں)

جواب خریدار ۲۱۷ و ۲۰۸۴

خریدار ۲۱۷ نے گک اینڈ گیلوے کلکتہ کا حال دریافت کیا ہے اطلاعاً تحریر ہے۔ یہ ایک جوہری کی بڑی مشہور و معروف دوکان کلکتہ میں ہے اور اس کی شاخیں دلی اور شملہ میں جاڑے اور گرمی میں کھلتی ہیں درخواست پر کیٹیلاک کلکتہ سے مفت ملجاتا ہے۔ غالباً کنگ ہملٹن جوہری کے بعد اس دوکان کا نمبر ہے۔

خریدار ۲۰۸۴ نے کتاب "نسخہ عقل و شعور" کی نسبت دریافت کیا ہے جواباً تحریر ہے کہ یہ کتاب کمیاب ہے ۱۸۷۵ء میں مطبع رتن پرکاش ترلام میں چھپی ہے ایک جلد ہمارے کتب خانہ میں موجود ہے مگر یہ کتاب کسی کو عاریتاً یا قیمتاً ہم نہیں دے سکتے۔ نیز یہ جادرہ اور ترلام ہی کے اطراف میں زیادہ تقسیم ہوئی ہے کیونکہ مصنف (مولوی نظام الدین مرحوم) کے زیادہ تعلقات اُسی طرف تھے۔ اس کتاب کا تاریخی نام "نظام خاکسار" ہے غالباً جادرہ و ترلام میں بقیمت ملجائے گی۔ والسلام

ایڈیٹر۔ کتاب عقل و شعور، غلام رسول سے معرفت مولوی عبدالغفار محلہ وزیر آباد شہر ملتان بقیمت للعہ/ مل سکتی ہے۔

طبی جواب بجواب سوال

حاجی واصل حسین صاحب آپ اطریفل گشنیزی تیار شدہ دواخانہ ہندوستانی دہلی سے یا قائم الوقت سے بذریعہ وی پی منگوا کر بطریق ذیل استعمال کریں۔ اور دو ہفتہ متواتر استعمال کر کے نتیجہ سے اطلاع دیں:

طریق استعمال۔ ۶ ماشہ علے الصبح اور ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ پختہ جوش دادہ نیم گرم۔ غذا مرغن۔ پرہیز از جملہ ترش اشیاء (راقم خاکسار نور الدین حکیم حاذق موچی دروازہ لاہور)

عجیب مخلصانہ درخواست

ایک صاحب (خریدار ۳۶۷۹) تجویز پیش کرتے ہیں کہ آپ (خاکسار ایڈیٹر) جو جمعہ کے روز خطبہ میں تقریر کرتے ہیں وہ تقریر اخبار اہلحدیث میں درج ہو کر ناظرین تک پہنچائی جائے۔ ثبوت تو اسکا احادیث میں ملتا ہے۔ حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھا تو ایک صحابی ابو شاہ نے لکھوانے کی درخواست کی حضور نے فرمایا اسکو لکھدو، خود حضور نے بھی حاضرین غائبین تک پہنچایا۔ ثبوت تو ملتا ہے مگر کرے کون؟ اور ہو کیسے۔ یہ مشکل ہے۔

یاد رفتگان

میرے ایک مخلص دوست منشی محمد ظہور صاحب کی اہلیہ انتقال کر گئیں انا للّٰہ (حسن خان از سنگبیر)

میرے والد مرحوم انتقال کر گئے بڑے حامی توحید و سنت تھے (مولوی خداداد پنجابی از دہلی محلہ چل قبر)

میرے محب صادق محمد عصمت اللہ صاحب طاعون سے انتقال کر گئے (محمد نذیر اہلحدیث از مئو ناتھ بھنجن)

سخت صدمہ ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن سوہیاں خورد ضلع امرتسر نوجوان صالح اسی ہفتے اچانک طاعون سے انتقال کر گئے۔ انا للّٰہ۔ ناظرین سے درخواست ہے مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم:

محمدیہ کمپنی کی بابت اطلاع دیجاتی ہے کہ جس شخص کیطرف گیارہ سو کی رقم باقی تھی اُسکی بابت سنا کہ جھنگ ضلع چہرہ میں اُسنے مال فروخت کیا ہے اور رقم ملنے والی ہے چنانچہ مختار کمپنی کو یہاں سے روانہ کیا گیا مگر وہ شخص مختار کے پہنچنے سے پہلے ہی رقم لیکر مظفر پور چلا گیا تھا مختار وہاں ہی پہنچا اور بمشکل دو سو روپیہ وصول ہوا۔ باقی کے لئے وعدہ۔

آجتک ہندوستان میں ۵۴ بنک ٹوٹے ہیں جنہیں شرکاء کو کوئی روپیہ ۸ر بھی نہیں ملے۔ محمدیہ کمپنی کے کارکنوں کی نیک نیتی کا اثر ہے کہ اس کے ٹوٹنے پر بھی فی روپیہ ۱۳ر تو تقسیم ہو چکے ہیں باقی سے بھی مایوسی نہیں۔ خدا کرے پائی پائی وصول ہو جائے۔

انجمن اخوان الصفا

اس انجمن کا ذکر اہلحدیث کے کئی نمبروں میں ہوا مگر جلسہ میں مصروفیت کی وجہ سے بھر رہ گیا دوران جلسہ میں بھی کئی ایک ممبر بنے جن کے نام یہ ہیں:۔ مولوی بشیر الدین صاحب موضع بھوگاؤں ڈاکخانہ بہت آباد ضلع دیناجپور بنگال۔ چندہ ۸ر + مولوی امداد حسین صاحب پنشنر تحصیلدار از مقام کتھوا ڈاک خانہ کٹھرہ ضلع الہ آباد ۸ر + عبد المتعال خان سوداگر منڈلہ ۸ر + مولوی حافظ محمد یحییٰ صاحب موضع رکسیا ڈاکخانہ رولی سید پور ضلع مظفر پور ۸ر مولوی ابوبکر صاحب جونپور محلہ قضیانہ ۸ر + مولوی قمر الدین صاحب مہتمم مدرسہ قرآنیہ جونپور محلہ قضیانہ ۸ر مولوی فخر الحسن صاحب ٹانڈہ ضلع فیض آباد ۸ر + محی الدین سلطان شاہ جونپور محلہ قضیانہ ۸ر + بابو اسحاق خان بدایونی گرداور قانون گو مرزاپور پرانی بزازی ۸ر + سید عبد السلام بلہاری ۸ر + عطاء اللہ طالبعلم مدرسہ حاجی علیجان مرحوم دہلی ۸ر + مولوی محمود بنارسی برادر مولوی ابو القاسم صاحب محلہ دارانگر ۸ر + مولوی اسمٰعیل صاحب کریمی ڈاک خانہ رود ور نگر ضلع بیربھوم بنگال عہ + حاجی قطب الدین امام مسجد وڈالی ڈوگراں ڈاک خانہ جنڈیالہ ضلع امرتسر ۸ر + جملہ ہے سابقہ ۲ عہ کل لعہ + ان صاحبوں میں سے کسی کی رقم کم و بیش ہو یا پتہ قابل اصلاح ہو تو اطلاع دیں۔ حساب آئندہ پرچہ میں شائع ہوگا۔

علماء و طلباء کو خوشخبری

(دینہ عربی کتابیں) اکثر احباب کو مولانا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی کی کتاب ہدیۃ المہدی کے کل حصص کی خواہش ہوتی اور اُن کو خطوط کتاب مذکور کی طلب میں آتے رہتے، اُن کو مطلع کرتا ہوں کہ مولینا ممدوح نے ہدیۃ المہدی کے کل حصے علماء و طلباء کو مفت تقسیم کرنے کیلئے خاکسار کے پاس بھیجدئے ہیں اس لئے شائقین جلد درخواست بھیجیں اور ساتھ ہی محصول کیلئے

حکیم شمس الدین صاحب امرتسر کڑہ سفید طالبان کتاب "طاعون معظم" کو اطلاع دیتے ہیں کہ ۱ر کے ٹکٹ بھیجکر کتاب منگوالیں +

[illegible]

انتخاب الاخبار

انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ اس سال سنین گزشتہ کی نسبت قدرے کم رہا۔ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی تقریر کا عنوان تھا "ہمارا تمدن" جس میں انہوں نے علماء تعلیمیافتہ اور دیگر مسلمان پارٹیوں کو اُن کے نفاق انگیز رویہ کی اصلاح تمدن کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین نے لیکچر کو نہایت غور سے سُنا اور بہت متاثر ہوئے۔

امرتسر میں ہنوز قدرے طاعون ہے۔

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ ۲۸ مارچ سے ۴ اپریل تک جو خبریں ہندوستان میں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے انگریزی ڈاک کے جہاز فلابا کو غرق کر دیا ہے۔ یہ جہاز مغربی افریقہ کی ڈاک لیجا رہا تھا۔ اس میں علاوہ ملازموں کے ۲۴۰ مسافر بھی سوار تھے جن میں سے ۱۵۰ بچ لئے گئے باقی ۱۰۰ غرق ہو گئے۔

اُسی آبدوز کشتی نے انگریزی تجارتی جہاز اگیلا کو بھی غرق کیا ہے۔

ایک آبدوز کشتی نے ملک ہالینڈ کے ایک سٹیمر کو غرق کر دیا ہے۔

محکمہ بحری انگلستان نے اعلان کیا ہے کہ جرمن آبدوز کشتی "یو ۲۹" مع تمام آدمیوں کے غرق ہو گئی ہے۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی پر گولے پھینکے کشتی پانی میں غوطہ لگا گئی اُس کی جگہ پانی میں تیل تیرتا ہوا دیکھا گیا۔

انگریزی تجارتی جہاز ڈونیٹلن کا ایک جرمن آبدوز کشتی نے ۸ گھنٹے تک تعاقب کیا مگر وہ بچکر ڈبلن میں پہنچ گیا۔

ایک اور انگریزی تجارتی جہاز "سٹی آف کیمبرج" کا جرمن آبدوز کشتی نے تعاقب کیا مگر اُس کے کپتان نے اس پھرتی سے جہاز کو بچایا کہ آبدوز کشتی اُس پر تارپیڈو نہ پھینک سکی۔

ایک انگریزی تجارتی جہاز فلیمنز جو گلاسگو سے کیپ ٹاؤن کو جا رہا تھا اُسے کسی جرمن آبدوز کشتی نے غرق کر دیا۔

متعدد جرمن جنگی جہاز اور دو ہوائی جہاز بحیرۂ شمالی کی طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے۔

موسم کے صاف ہو جانے پر دردانیال میں پھر جنگی کارروائیاں شروع ہو گئی ہیں۔

روسی بیڑے نے بھی باسفورس کے قلعوں پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔

ترکوں کا سب سے بڑا جنگی جہاز گوبین مرمت ہو گیا لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اُس کی رفتار ۲۷ میل کی بجائے ۱۸ میل فی گھنٹہ رہگئی ہے۔

ترکوں کا ارادہ ہے کہ اپنے تمام بیڑے کو جمع کر کے یکلخت روسی بیڑے پر حملہ کر دیا جائے۔

لیباؤ (روس) پر جرمن جنگی جہازوں نے گولہ باری کی جس سے پندرہ مکانوں کو نقصان پہنچا اور ایک آدمی ہلاک ہوا۔

اعلان کیا گیا ہے کہ بحیرۂ بالٹک میں روس کے چار ڈریڈ ناٹ اور چار سپر ڈریڈ ناٹ بنکر تیار ہو گئے ہیں جس سے روس کی بحری طاقت کافی مضبوط ہو گئی ہے۔

آسٹروی شہر پرزمیل سے روسیوں نے سپاہیوں کے علاوہ ۲۴۷۰ افسر بھی گرفتار کئے ہیں جو سب کے سب ہنگری کے معززین سے ہیں۔

بابعالی نے دار الخلافت قسطنطنیہ کا نام "دار الخلافۃ العالیہ" قرار دیا ہے۔

علاقہ کوہ قاف میں بمقام ساری کمش ترکی اور روسی فوجوں میں سخت خونریز لڑائی جاری ہے۔

کوہ کارپتھین (آسٹریا) میں روسی اور آسٹروی فوجوں میں بھی نہایت شدت سے جنگ ہو رہی ہے

آسٹروی فوجوں نے صوبہ بکووینیا سے گزر کر روسی علاقہ پر حملہ کر دیا ہے۔

جرمنوں نے سلطنت رومانیہ پر سخت زور ڈالا تھا کہ وہ ایک جرمن جیش کو رومانیا میں سے گزر کر ترکوں سے جا ملنے دے مگر رومانیا نے اجازت نہ دی۔

رومانوی سفیر متعینہ لندن نے اعلان کیا ہے کہ رومانیہ اخیر تک غیر جانبدار رہیگا۔

بہت سی جرمن فوجیں مشرقی میدان جنگ کو جا رہی ہیں۔

روسیوں کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وہ کرہسنوپل کے قریب پیشقدمی کر رہے ہیں۔

ہالینڈ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ مسلسل افواہیں پھیل رہی ہیں کہ اتحادیوں نے دریائے ایسر (واقعہ فرانس) پر جرمن صفوں کو توڑ کر اسکے میسرہ کو باقی فوج سے منقطع کر دیا ہے۔

دشت پریٹر (فرانس) میں فرانسیسی فوج نے ایک جرمن خندق کی لائن پر قبضہ کر لیا ہے۔

علاقہ ارگون (فرانس) میں فرانسیسی فوج نے ۱۵۰ میٹر جرمن خندقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

فرانسیسی ہوا بازوں نے دو ور اور شمپین کے سٹیشنوں اور فوجی چوکیوں اور شہر سانسان پر ۴۲ گولے پھینکے۔ بلجیم میں انہوں نے بروجز کے سٹیشن اور ہوا بازی کے کیمپ پر بھی گولے پھینکے۔

انگریزی اور جرمن ہوائی جہازوں میں لڑائی ہوئی۔ ایک جرمن ہوائی جہاز نیچے گرا لیا گیا اور اُسکے دو ہوا باز مارے گئے۔

سابقہ وزیر خارجہ فرانس نے لکھا ہے کہ جرمنی عمداً و قصداً (ہالینڈ کے تجارتی جہاز غرق کر کے) ہالینڈ کو اشتعال دے رہا ہے تاکہ انگریزی اور جرمن بیڑوں کی جنگ میں جو ایکدن ہونیوالی ہے ایک زدن بحری مستقر حاصل کر سکے۔

ایک جاپانی فوجی مشن فرانس کے طریق جنگ کا معائنہ کرنے کیلئے فرانس میں وارد ہوا ہے۔

سرحدی جدران قبیلہ کا ایک لشکر وادی ٹوچی کے کسی مقام پر حملہ کرنے کیلئے جمع ہو رہا تھا جب اُسکی تعداد آٹھ دس ہزار تک پہنچ گئی تو انگریزی فوج نے اُس پر حملہ کر کے اُسکو بھگا دیا سرحدیوں کے دو سو آدمی مارے گئے تین سو زخمی ہوئے۔

غریب فنڈ میں اس ہفتے مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں:۔ مولوی عبد الستار خان از اٹارسی ۶/ فتوائے فنڈ عہ بقایا سابقہ عہ کل للعہ + ایک اخبار بنام ملا داد خان صاحب حاجی جان مرحوم دہلی جاری کیا گیا عہ داخلہ از سائل مذکور باقی ہے تعداد سابقین سال ہذا ۲۷ +

ahmadimuslim.de

مومیائی

۲۹/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے بچے جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۱ روپیہ پاؤ پختہ ۲ معہ محصول وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

نامہ شہادات

جناب مولانا مولوی حکیم عبدالسلام صاحب مبارکپور ضلع اعظمگڈھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ابھی ایک چھٹانک مومیائی میں نے آپ کے کارخانہ سے منگوائی تھی۔ ایک عورت کے لئے جن کا بدن نہایت ضعیف ہو گیا تھا بدن میں خون بہت کم تھا جس سے کئی عوارض پیدا ہو گئے تھے۔ اور کئی نسوانی بیماریاں انکو پہلے سے تھیں اس کے استعمال سے اونکو بہت فائدہ ہوا انہوں نے اپنی ایک اور سہیلی کو مومیائی دی۔ اوسکو بھی فائدہ ہوا۔ اب اونکی فرمایش ہے کہ تین چھٹانک مومیائی کی تین ڈبیا اور بھیجدیں والسلام (۲۰ مارچ ۱۹۱۵ء)

جناب محمد عبدالرحمن صاحب پورہاٹ ضلع جلپائی سے رقمطراز ہیں۔ کہ مومیائی آدھ پاؤ جلد روانہ کریں۔ ایک مرتبہ آچکی ہے۔ مجکو بڑا فایدہ ہوا ہے (۲۳ مارچ ۱۹۱۵ء)

جناب منشی محمد ولیت صاحب ضلع دیناجپور سے لکھتے ہیں۔ کہ میرا ایک ماموں جو بہت بیمار تھا۔ آپکی مومیائی سے اچھا ہو گیا تین ڈبیا اور بھیجئے (۲۳ مارچ ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر وی میڈلین ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مفید کتابیں

۳۰/۵۲

الغزالی } یعنے حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمہ کی سوانح عمری جس کے پہلے حصہ میں ولادت سن رشد۔ تحصیل علوم۔ دربار کا تعلق۔ نظامیہ کی تدریس ترک تعلقات سفر۔ عزلت نشینی۔ حاسدوں کی مخالفت اور وفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید ہے جس سے مفصل معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ امام صاحب نے علم کلام۔ علم تصوف اور علم اخلاق کو کس حد تک ترقی دی۔ اور مسلمانوں کی ملکی۔ علمی۔ عملی اور اخلاقی حالت کو کہاں تک سدھارا مولفہ علامہ شبلی رعایتی قیمت ۱/۴ عہ

سفرنامہ مصر۔ روم۔ شام جس کو مولانا شبلی نعمانی پروفیسر عربی لٹریچر مدرسۃ العلوم علیگڈھ نے روم مصر و شام کے سفر سے واپس آکر ترکوں کی تمدنی حالت اور حسن معاشرت سے عوام کو آگاہ کرنے کیلئے ترتیب کیا جس میں علاوہ ان دلچسپ جزئی واقعات کے جو سلسلہ بیان میں آگئے ہیں قسطنطنیہ۔ بیروت۔ بیت المقدس۔ قاہرہ وغیرہ کے متعلق اجمالی حالات قابل دید عمارات۔ سررشتہ تعلیم۔ دارالعلوم۔ مدارس۔ ریلوے لائنگ۔ طلباء کی تربیت۔ مصنفین کی تصنیف۔ کتبخانہ۔ اخبارات۔ مشہور پاشاؤں اور ارباب کمال کی ملاقات ترکوں اور عربوں کے اخلاق و عادات کو تفصیل سے لکھا ہے رعایتی قیمت ۱/۴ عہ

سیرۃ النعمان (مولفہ شبلی) } یعنے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح کی سوانح عمری۔ جس میں امام صاحب کے نام و نسب۔ ولادت۔ سن رشد تعلیم و تربیت۔ عام اخلاق و عادات۔ مناظرہ و فتاوے۔ ذہانت و ظباعی علم کلام۔ فن حدیث۔ فن فقہ پر تفصیلی ریویو۔ خاتمہ میں امام صاحب نامور اور ممتاز شاگردوں کے حالات ہیں رعایتی قیمت ۲/ عہ

الہارون } خلیفہ ہارون الرشید اعظم کی سوانح عمری۔ اسلامی تمدن و شکوہ کا نظارہ (مولفہ علامہ شبلی) رعایتی قیمت ۱/۴ عہ

المامون } مامون الرشید کی ولادت۔ تعلیم و تربیت۔ ولیعہدی تخت نشینی۔ خانہ جنگیاں۔ فتوحات ملکی۔ مع رسالہ جزیہ رعایتی قیمت

تقویۃ الایمان مصنفہ مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلے ۱۱/

سیرت عثمان یعنے ذوالنورین امیرالمومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ سوم کی سوانح عمری ۶/

تذکرۃ الحسین } یعنے جناب ابو عبداللہ سید الشہداء حسین ابن علی علیہ السلام کی سوانح عمری اور مصائب کربلا کے سچے اور صحیح صحیح حالات ۴/

اسلام اور علمائے فرنگ } اسلام کی عظمت و صداقت پر یورپین فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۲/

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈہاب کھٹیکاں

اشتہار عام

۸/۱۰

ہماری دکان میں لونگی - پٹکہ - سوتی - ریشمی - و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے - جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں - اور دکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی

المشتہران

غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۱۴/۲

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عہ

طلا - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں - ۱۴ دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے - عہ

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی - خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے عہ

سرمہ مقوی چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند - جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے فی تولہ عہ

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے - اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہوجاتی ہے فی تولہ ۸/

ملنے کا پتہ

منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

سراج الدراریہ معروف جامع العلوم اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاوے گا - قرآن شریف و حدیث شریف سے لیکر عالمگیری و ہدایہ وغیرہ سے بار اتر کر احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی سوم سے لیکر وید - پران - گرنتھ تک مضمون کو جا بجا لایا ہے اور ایک مضمون کو ہزارہا مضمون سے مدلل کیا ہے زیادہ تعریف فضول - پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں - قیمت ہر دو حصہ ۸/ مع محصولڈاک اگر شک ہو تو محصولڈاک بھیجکر پہلے مفت منگالیں ایک روپیہ کے خریدار سے چار روں عدد مع محصول ڈاک اور تقلید شخصی اور بشارت محمدی مفت دی جاویگی - تبادلہ کتب بھی ہوسکتا ہے - مکمل کتاب بارہ سو صفحہ کی ہوگی

المشتہر

عبد العزیز ولد مولوی ابوالحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری و مترجم غنیۃ الطالبین وتلخیص الصحاح و مشکوۃ شریف و تجلی سبحانی و کامن ربانی وغیرہ وغیرہ موضع بنج گراوں ڈاکخانہ رچھاڑہ ضلع سیالکوٹ

المشیر یہ صوبہ متحدہ کا ایک مشہور و ممتاز اخبار ہے جس میں علاوہ ہر قسم کے دلچسپ مضامین کے موجودہ جنگ عظیم کے متعلق نہایت زبردست اور مفید معلومات سے لبریز مضامین اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں قیمت سالانہ تین روپیہ مقرر ہے مگر ہم اپنے حلقہ ناظرین میں مزید اضافہ کرنیکی غرض سے اعلان کرتے ہیں کہ جو ناظرین اہلحدیث میں سے جو صاحب ۳۰ اپریل ۱۵ء تک مبلغ تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں گے انکو ایک روپیہ کی کتب ذیل جو نہایت دلچسپ ہیں مفت دی جاوینگی - قال اللہ وقال الرسول ۵/ صلاح المشیر ۳/ اسلامی حقوق ۱/ اسلام کی ترقی اور تحریر لیث اگر قول فقہا ۱/ ادر آتم ۱/ سیدی ۱/ کل عہ - اس صورت میں اخبار المشیر صرف دو روپیہ دیکھا میں ایک سال تک حاضر ہوا کریگا حالانکہ دو روپیہ پیشتر ہی قیمت مقرر ہے خط لکھتے وقت حوالہ اخبار اہلحدیث دیں

منیجر اخبار المشیر مرادآباد

رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھسے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۵ ماہ رجب ۱۳۳۴ھ تک طلب کرے اوسکو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی محصول وی پی میرے ذمہ ہے - سوانح احمدی یعنے حالات سید احمد صاحب بریلوی اصل ۱۲/ رعایتی عہ حضور نماز مصنفہ مولوی سید احمد صاحب غزنوی برادر مولوی عبد الجبار صاحب ۵/ رعایتی ۳/

سومون ربی فی الجمعۃ القوی ۱۲/ رعایتی عہ

ترجمان القرآن مصنفہ سید نواب صدیق حسن خان مطبع دہلی تقطیع کلاں ۱۲/ رعایتی عہ

تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبد اللہ صاحب مبتلی ۸/ رعایتی عہ

عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدرآباد شہر ملتان دانہ دوکاری

اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد - بے اعتدالی نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے ہر ہفتہ نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے - یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کیا جاتا ہے - ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے

للعہ سالانہ تھا اب

منیجر اخبار

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس امرتسر میں باہتمام گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداران سے ... عہ ر

ششماہی ... عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

امرتسر کا واٹر ورکس (قابل توجہ گورنمنٹ) ... ۱
معذرت ... ۲
خطاب مسلم ... ۲
قادیانی مشن (خواجہ کمال الدین پر قادیانی خفگی) ... ۲
ہندؤں کا تناسخ پر قطعی عمل نہیں ... ۳
اچھا ہر دوار شودر ہوئے تباہ ... ۴
ایک بہت ضروری مذاکرہ علمیہ نمبر ۹ ... ۴
ایک سوال بابت قیام در میلاد کا جواب ... ۵
پتا لگتا نہیں (نظم) ... ۶
تعاقب بر رسالہ مؤہبات ... ۶
مرثیہ مولانا سید عرفان صاحب مرحوم ٹونکی ... ۷
انجمن اخوان الصفا اور میرا خواب ... ۸
میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں ... ۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ ... ۱۱
فتاوے ... ۱۲
متفرق نوٹ ... ۱۳
انتخاب الاخبار ... ۱۴
اشتہارات ... ۱۵ و ۱۶

امرتسر کا واٹر ورکس

قابل توجہ گورنمنٹ

گورنمنٹ پنجاب کو امرتسر شہر کی صفائی اور صحت کا جو خیال ہے وہ خود اس سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے ایک بہت بڑی رقم امرتسر کی سڑکوں اور نالیوں کی درستی کے لئے عطا کی جس کے لئے اہالی امرتسر گورنمنٹ کے شکرگزار ہیں۔ مگر آج جس امر کی بابت ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں وہ پانی کا انتظام ہے۔

میونسپل کمیٹی نے ابتدا میں سب سے کم محصول ۶ ر ماہوار رکھا تھا اس کے بعد ۹ ر ماہوار کیا۔ اب ایک نوٹس شائع ہوا ہے کہ آئندہ ۱۲ ر ماہوار لیا جائیگا۔ اس نوٹس میں یہ بھی لکھا ہے کہ گورنمنٹ کی منظوری سے ایسا کیا گیا ہے اس لئے ہم بھی اس کے نقصان گورنمنٹ ہی کے گوش گزار کرتے ہیں۔

حفظان صحت میں پانی کو جس قدر دخل ہے اور کسی چیز کو اتنا نہ ہوگا۔ کھانے میں پینے میں غرض ہر طرح سے پانی ہی ایک چیز ہے جو بقاعدۂ علم ڈاکٹری انسان کی صحت پر اثر رکھتا ہے اس لئے میونسپل کمیٹی نے بایماء گورنمنٹ امرتسر میں پانی کے نل جاری کرائے مگر اس کے حصول میں جو جو دقتیں پیدا کی جاتی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ میونسپل کمیٹی اس چشمۂ رحمت کو عام کرنا نہیں چاہتی بازاروں میں تو میل لائن لگوائے ہیں مگر کوچوں میں نہیں لگوائی حالانکہ کوچوں میں پانی کی جس قدر ضرورت ہے وہ بازاروں میں نہیں کمیٹی مجبور کرتی ہے کہ کوچوں میں لگوانے والے اپنی لاگت سے لگوائیں۔ اب مقام غور ہے کہ بازاروں میں جہاں پانی نالیوں کے دھونے اور بازاروں پر چھڑکاؤ کرنے میں خرچ ہوتا ہے تو

گلزار احمدی - یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت اصلی ہر سہ جلد للعہ رعایتی عہ ر (مینیجر)

کمیٹی بیل لائن کا انتظام کرے اور گلیوں میں نہ کرے جہاں کا پانی کھانے اور پینے میں صرف ہو۔ تو ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ کمیٹی نے واٹرورکس کی اصل غرض کو مدنظر رکھا ہے اور اس طریق سے پانی اپنے اصلی کام میں صرف ہوتا ہے ہرگز نہیں۔

اس کے علاوہ فیس چند دنوں میں دوگنی کر دیگئی ہے اور گلیوں کے فرش بڑی لاگت سے بنوائے گئے تو ہس صورت میں کس کو ہمت ہو گی کہ بیل لائن اپنی لاگت سے لگوائے۔

کمیٹی عذر کرتی ہے کہ موجودہ فیس میں اخراجات پورے نہیں ہوتے مگر یہ نہیں سوچتی کہ اخراجات تو اس لئے پورے نہیں ہوتے کہ واٹرورکس کی تکمیل نہیں ہوئی جو گلیوں میں لگنے سے ہوگی۔ نہ وہ گلیوں میں بیل لائن لگاویگی نہ تکمیل ہو گی۔ جب تک تکمیل نہ ہو گی آمدنی نہ بڑھیگی۔

امید ہے گورنمنٹ اس امر پر کافی غور کر کے کمیٹی کو گلیوں میں بیل لائن لگوانے اور فیس کو کم کرنیکی ہدایت کریگی تاکہ جو فائدہ واٹرورکس کا سوچا گیا ہے وہ پوری طرح سے حاصل ہو سکے

معذرت

چونکہ نامہ نگاروں کے مضامین دیر سے آئے تھے۔ نیز اس ہفتے میری طبیعت ناساز رہی اس لئے خود کوئی مضمون نہیں لکھ سکا بلکہ انہیں مضامین کو دیکھ بھال کر ترتیب دیدیا۔ (ایڈیٹر)

خطاب بہ مُسلم

یہ ایک نظم ہے جو مولوی الف دین صاحب وکیل راولپنڈی نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر پڑھی تھی صاحب موصوف کی فرمائش سے اس کے چند اشعار اہلحدیث میں درج ہیں خدا قبول فرماوے۔

(ایڈیٹر)

مسلمانو! کہاں اب ہیں وہ عظمت کے نشاں باقی
سبق آموزِ عبرت ہے تمہاری داستاں باقی
اِشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ تھے رحم دل باہم
تمہاری نرمی و گرمی سے تھا نظم جہاں باقی
جب اس نرمی و گرمی پر حکومت تھی فراست کی
تھے اقلیم سیاست میں تمہیں تم حکمراں باقی
تھا قرآں ہاتھ میں تکبیر لب پر صدق سینے میں
نہ تھا روئے زمیں پر کوئی اپنا ہمعناں باقی
جھکا اللہ کے آگے جھکایا ساری دنیا کو
یہ راز عظمت مسلم تھا سجدہ میں نہاں باقی
کمالِ عبدیت میں تھا جلالِ سلطنت مضمر
یہ نکتہ سیرتِ احمد سے ہے یکسر عیاں باقی
وہ احمد ہیں رسول کَآفَّةً لِّلنَّاس عالم میں
عیاں ہے رحمۃ للعالمین سے جس کی شاں باقی
وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ آخر
محمد ہی محمد ہیں نذیر انس و جاں باقی
زہے قسمت خوشا طالع کہ یہ تکمیل دینِ حق
ترے حصے میں تھی اے خاتم پیغمبراں باقی
صدائے دلنواز اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ سے
عیاں ہے دعوتِ پیغمبر آخر زماں باقی
تھا یا ربط جسم و جاں بڑھایا رتبہ انساں
رہیگا تیرا قرآں رہنمائے انس و جاں باقی
رہا دنیا میں گر افراط و تفریط کا دورہ
فضائل میں تو ہے یکتا سخیہ کون و مکاں باقی
تری ذات مقدس ہے خیرِ کونین عالم میں
امام و مقتداء و قبلۂ روحانیاں باقی
ترا اسلام ہے فطرت، نہیں تبدیل فطرت میں
اسی فطرت پہ قائم ہیں زمین و آسماں باقی
ترا یہ دینِ قیم ہے شہ ادیان دینوں میں
تو ہے شاہانِ عالم میں شہ شاہنشہاں باقی
یہودی ہیں کہ نصرانی برہمن ہیں کہ زرتشتی
یہ ہیں سب نعمتِ اسلام کے متلاشیاں باقی۔
کوئی دن میں یہ سارے جذب ہو جائینگے دیکھ یں
رہیگا سکۂ توحید عالم میں رواں باقی
نتیجہ ایک ہی ہے سارے لسانی فسانوں کا
رہی ہے داستانوں میں یہی اک داستاں باقی
پیارے اسلام ہیں معنی ترے ایثار و تسلیم باقی
رہیگی تیرے رستے میں حیاتِ جاوداں باقی
تو اے دینِ الٰہی کاشفِ اسرارِ فطرت ہے
رہیگا تیرے قبضے میں ہمیشہ ملک جاں باقی
گلِ توحید قرآں سے معطر ہے مشام جاں
رہیگی باغ احمد میں بہار بے خزاں باقی
ابھی کیا ہوا وہ اعتصامِ عروۃ الوثقےٰ
کہ ہے اب منتشر شیرازۂ اسلامیاں باقی
کبھی محروم رحمت سے مسلماں ہو نہیں سکتا
مسلماں ہیں کہ گمرہ دیکھیں یہ نکتہ ہے عیاں باقی
موحد ہیں ہماری شان میں ہے لَا تَقْنَطُوْا وارد
رہینگے حسرت و ارماں نصیب مشرکاں باقی
اٹھا اے مسلم اجالا کر دے کفرستانِ دنیا میں
ابھی تک راکھ میں تیری ہیں کچھ چنگاریاں باقی
خدا کی راہ میں مرنا نہ غیر اللہ سے ڈرنا
یہی ایمان کامل ہے نشانِ مومناں باقی
ترا در چھوڑ کر یارب بتا جائے کہاں مسلم
کہ ہے اللہ والوں کا یہی اک آستاں باقی
تو اکرم ہے کریموں میں تو ارحم ہے رحیموں میں
تو ہی اک بیکسی میں ہے نصیر بے کساں باقی
شفیقِ عاجزاں ہے تو غفور عاصیاں ہے تو
تو ہی بس بے بسی میں ہے رفیق بے بساں باقی
سہارا تیری رافت پر بھروسہ تیری رحمت پر
کہ ہم پر ہے ترے تکیے معین و مستعاں باقی
ترا ارشاد ہے مولا اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
رہیگا کب تلک محزوں ذلیلِ خستہ جاں باقی

(خاکسار الف دین نفیس)

قادیانی مشن

خواجہ کمال الدین پر قادیان میں خفگی

۲ر اپریل کے اہلحدیث میں پچھلی شہر کا ذکر ہوا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے جلسہ میں کہا تھا کہ بحکم اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ

مرزا صاحب، مولوی نورالدین صاحب، سر سید احمد خان اور نواب محسن الملک وغیرہ نافع الناس تھے اسی لئے لمبی عمریں پائیں۔ اس پر مولوی ابوبکر صاحب جونپوری نے مذاقیہ طور پر آواز دی کہ مولوی ثناء اللہ نے بھی عمر پائی تو خواجہ صاحب نے سنبھلکر جواب دیا ہاں مولوی صاحب بھی پاوینگے۔ اس واقع پر قادیان میں بڑی خفگی ہوئی چنانچہ الفضل لکھتا ہے :-

وہ جو خدا کا برگزیدہ نبی ہے اس بات کا محتاج نہیں کہ ہم اُسے بھری محفل میں مسلمان کہدیں اور یہ سمجھا جائے کہ مبلغ نے بڑا کام کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو بھی مسلمان کہدیا۔ اگر تم میں کچھ ہمت ہے کچھ جرأت ہے تو میرے مطاع میرے آقا کو اس کی اصلی پوزیشن میں پیش کرو دنیا کو اطلاع دو کہ خدا کا ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ یہ نہیں کہ جلسے میں اَمَّا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ کی غلط تفسیر کرو کہ جو انسان سب سے زیادہ نفع رساں ہو وہ سب سے زیادہ عمر پاتا ہے اور پھر سر سید اور محسن الملک کے زمرے میں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کو بھی گن جاؤ اور جب کوئی اعتراض کرے تو سر کھجلاتے ہوئے یہ کہہ جاؤ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اسی آیت کے مصداق ہیں۔ اور کھسیانے ہو کر پیشگوئی کر دو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی بہت عمر پاوینگے کیونکہ یہ آیت کے چسپاں ہوتے تو سب سے زیادہ نفع رساں مبارک وجود تو حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ رسول رب العالمین کا تھا جن کی عمر ۶۳ برس ہوئی۔ ایک شاہزادہ کو تحصیل کے چپڑاسیوں کی صف میں لا کھڑا کرنا اُس کی ہتک ہے۔ کوئی تعریف کی بات نہیں۔ حضرت اقدس کا نام وعظوں میں لینے کے یہ معنے نہیں کہ غیروں کے سامنے آپ کے درجے کو گھٹا کر پیش کیا جائے اور آپ کو ایک معمولی مولوی یا پیر کی حیثیت میں دکھایا جائے یہ تو اُس ذات ستودہ صفات کی ہتک ہے۔ نام لینا تو یہ ہے کہ دنیا کو بتایا جائے کہ آپ اس زمانہ کی ضرورت کے نبی دنیا کی تمام قوموں کے نجات دہندہ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود اور وہ مہدی ہیں جن کا ذکر احادیث صحیحہ میں ہے اور وہ رسول ہیں جس کے ذریعے آں حضرت صلعم کی بعثت ثانی کا عہد پورا ہونا تھا۔ اور وہی رسول ہیں جس کی پیشگوئی قرآن مجید میں ہے۔ اور جس کے صدق کے نشانات اتنے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ چہ جائیکہ کسی کی اپنی نبوت ثابت نہ ہو۔ ہاں یہ وہی موعود ہو جو حضرت تمام اولیاء امت محمدیہ تمام خلفاء امت محمدیہ کے اکثر انبیاء علیہم السلام سے بھی تمام شانوں میں بڑھکر ہے اور جو یقیناً محمد ثانی ہے صلی اللہ علیہ وسلم (الفضل ۲ر اپریل ص۶)

اہلحدیث۔ اس بیان کا نتیجہ ہے کہ مرزا صاحب کا نام کس لب و لہجہ سے ہونا چاہئے اُن کے معتقدین کر سکتے ہیں سمجھا ہے ہاں تو اُن کے لئے القاب تجویز ہیں کیا مجال کہ اُن میں کمی بیشی ہو جائے۔ البتہ یہ بات ضرور قابل ذکر ہے کہ لمبی عمر والوں میں خواجہ صاحب نے مولانا بٹالوی کو شمار نہ کیا حالانکہ مولانا کی عمر اسوقت اسی سال سے متجاوز ہے کیا وہ باوجود لمبی عمر پانے کو نافع الناس نہیں ہیں یا خواجہ صاحب کو سہو ہوگیا امید ہے آئندہ کی تقریر میں اس کی تلافی فرمائینگے۔

ہنود کا تناسخ پر قطعی عمل نہیں

ایک مضمون بعنوان ہندو جاتی اور اُس کی آئندہ ترقی منجانب ساد ھو الہ آبادی اخبار مسافر آگرہ مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۱۵ء میں میری نظر سے گزرا جس میں ساد ھو الہ آبادی تحریر کرتا ہے :

پرماتما بذات خود جیوں کو اسی قانون کے مطابق سزا اور جزا دیتا ہے۔ وید بھگوان بتلاتے ہیں کہ فی زمانہ سنسار میں تمام جانداروں کو جو دکھ یا سکھ ہے وہ اُن کے گزشتہ کرموں کی وجہ سے ہے اور اس وقت جو جیسے کرم کر رہے ہیں زمانہ آئندہ میں جیوں کو اُنہی کے مطابق سکھ یا دکھ ملیگا۔ (اخبار مسافر ۲ر اپریل)

خاکسار۔ ناظرین کو معلوم ہوگیا کہ کل جیون ناطق و حیوان مطلق کو جو تکلیف ہر قسم کی اور آرام ہر ایک طرح کا ملتا ہے وہ از روئے تناسخ و حسب تحریر سادھو الہ آبادی گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک جاندار گائے ہے ایک شخص اُس کو ذبح کرے تو جو کچھ اُس گائے کو وقت ذبح ہونے کے دکھ یعنی تکلیف ہوگی وہ اُس گائے کے گزشتہ اعمال کا ہی نتیجہ ہے نہ کہ اس ذبح کرنے والے کا قصور شمار کیا جائے۔ تو ایسی حالت میں جب ہم کامل غور کرتے ہیں تو آریہ دوست اُس وقت تناسخ کے مسئلہ کو صحیح نہیں تسلیم کرتے بلکہ اُس شخص ذبح کرنے والے کو سزا دینے کے واسطے تیار ہو جاتے ہیں وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ اس ذبح کرنے والے کا کوئی قصور نہیں بلکہ یہ قصور تو گائے کے گزشتہ اعمال کا ہے کہ جو بوجہ گزشتہ اعمال کے آج ذبح ہو کر دکھ اُٹھاتی ہے۔ ممکن ہے کہ آریہ دوست یہ کہیں کہ گائے نے گزشتہ جون میں ایسے افعال ہی نہیں کئے تھے جو یہ گائے کی جون میں آکر ذبح کیجاوے تو اُس کا حال آریہ جو الجواب دیگا کہ یہ دعوے آریہ سماج کا غلط ہے کہ جو دکھ یا سکھ جانداروں کو ملتا ہے وہ گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہے۔ لہذا آریہ دوستوں کی جان پہ مشکل ہے۔ یا تو گائے کے ذبح ہونے کو تناسخ کے ذریعہ جائز تسلیم کرینگے جب مشکل اور اگر جائز تسلیم نہ کرینگے جب مشکل۔ دیکھیں آریہ دوست اور ساد ھو الہ آبادی کیا جواب دیتے ہیں :

منشی محمد داؤد خان ساکن سرائے ترین سنبھل ضلع مراد آباد

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث)

سلہ ابھی تک استقبال ہی کے وعدے ہیں۔ کیا یہی معنے تو نہیں والتسویف من الشیطان سلہ دیکھیں ہمارے مباحثے میں وہ نشان کھلینگے یا چھپے چھپائے ہی رہینگے۔ (اہلحدیث)

اچھا پنر وواہ شودر ہوئے تباہ

سوامی دیانندجی کا ستیارتھ پرکاش جو چند مرتبہ آریہ سماج نے درست کرکے چھپوایا ہے اور اس کی عبارت ہر ایک مرتبہ کم وبیش آریہ دوست کر دیتے ہیں آریوں کے اپنے خیال میں جو ستیارتھ پرکاش ۱۹۰۸ء میں زیر نگرانی لالہ تولارام صاحب چھپا ہی وہ بہت صحیح ہے۔ لہذا میں ستیارتھ پرکاش ۱۹۰۸ء ہی کی تعلیم پیش کرتا ہوں جو خود سوامی دیانند نے بصورت مکالمہ دی ہے۔ ناظرین غور فرمائیں۔

برہمن کھشتری اور ویش والوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ نہ ہونا چاہئے۔

(۱۰) سوال پنر وواہ میں کیا نقص ہے۔

جواب۔ پہلا عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کر لینگے۔ دوسرا جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا عورت کے مرنے پر مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اٹھا لیجانا اور ان کے کنبہ والوں کا ان سے جھگڑا کرنا تیسرا سب سے اچھے خاندانوں کا نام ونشان بھی مٹکر ان جائداد کا برباد ہو جانا۔ چوتھا پتی بہت اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجنوں میں پنر وواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں (ستیارتھ پرکاش صفحات ۱۴۳ و ۱۴۴)

خاکسار:۔ ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ سوامی دیانند ارشاد فرماتے ہیں کہ کھشتری ویش برہمن اقوام میں نکاح ثانی نہ ہونا چاہئے یعنے جن عورات مردوں کی مجامعت ایک مرتبہ یا چند مرتبہ ہو چکی ہو ان کی شادی نہ ہونی چاہئے خواہ وہ عورت مرد کیسے ہی حسین اور قوی یا بالغ ہوں۔ اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ حالانکہ ایسی قید لگانا سراسر جائز ہی کیونکہ ایک عورت جوان ہے اور شادی ہو جانے کے بعد صرف ایک ہی مرتبہ خاوند کے پاس گئی ہے اور خاوند مر گیا۔ تو اب بتاؤ یہ عورت ایسی جوانی میں کیسے تمام عمر اپنے ارمانوں کا خون کرتی رہیگی۔ ایسے ہی مرد کا قصہ ہے کہ شادی ہونے پر ایک ہی مرتبہ عورت کے پاس گیا اور عورت بقضاء الٰہی فوت ہو گئی تو یہ مرد بھی تمام عمر کو عضو معطل ہو گئے اچھا سوامی جی کا حکم ہے اس حکم پر اگر عمل کیا جائے تو ان جوانوں کے جوش کا کون اندازہ کر سکتا ہے

علاوہ اس کے دیانندجی نے پنر وواہ (نکاح ثانی) برہمن کھشتری ویش اقوام کو ہی کرنے سے منع کیا ہے اور شودروں کو اس سے منع نہ کیا۔ یعنی شودروں میں پنر وواہ ہوا کرے۔ تاکہ سوامی دیانند کے خیال کے بموجب خوب نزاعات شودروں میں پھیل کر تباہ ہو جاویں جیسا کہ سوامی دیانند نے پنر وواہ کے نقصان بیان کئے ہیں۔ یہ بھی سوامی دیانند کی تدبیر ہے کہ ویش کھشتری برہمن ڈوبنے سے بچ جائیں اور شودر لوگ آفت میں آجائیں کیسے منصف مزاج تھے۔

(خاکسار منشی محمد داؤد خان ساکن سرائے ترین سنبھل ضلع مراد آباد)

ایک بہت ضروری مذاکرہ علمیہ

(مجریہ ۷ر جمادی الآخرہ ۱۳۴۳ھ)

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری

حدیث صحیح میں وارد ہوا ترکت فیکما امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی الموطا یعنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوط تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک ان میں اللہ کی کتاب ہے دوسری اس کے رسول کی سنت۔ اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں روایت کیا ہے جو ام الصحاح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمسک کرنے اور چنگل سے تھامنے کی چیزیں جو مدار نجات ہیں وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت، یہ دو چیزیں ہیں۔

مسلم کی روایت میں ہے:۔

وانا تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ ھو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الھدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ

اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان میں پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے اس میں راہ حق اور نور ہے۔ پس تم اللہ کی کتاب کو تھامو۔ اور مضبوط تھامو۔ پس آپ نے اسپر لوگوں کو ابھارا اور رغبت دلائی۔ پھر فرمایا اور دوسری چیز میری اہلبیت ہیں میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری اختیار کریگا ہدایت پر ہوگا اور جو اسے ترک کریگا۔ گمراہ ہوگا۔

اس حدیث کا مطلب بھی پہلی روایت کی طرح صاف ہے کہ آپ نے کتاب اللہ اور اہل بیت کو ثقلین فرمایا اور کتاب اللہ کے ساتھ تمسک کرنیکو فرمایا۔ اور اسی کو ہدایت اور نور فرمایا اور حکم دیا کہ اسے مضبوط تھامو اور اسپر لوگوں کو رغبت دلائی اور ابھارا۔ پھر آپ نے دوسری چیز ثقلین سے اہل بیت کو فرمایا اور بار بار فرمایا کہ اپنے اہل بیت کے بارے میں میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ دوسری روایت میں وارد ہوا کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری کریگا راہ حق پر ہوگا اور جو اسے چھوڑ دیگا راہ حق سے بے راہ ہو جائیگا۔ اس روایت میں تمسک

کی چیز صرف کتاب اللہ کو فرمایا اور اہل بیت کے بارے میں نصیحت فرمائی اور اللہ کو یاد دلایا کہ انکے ادائے حقوق اور حرمت وحسن سلوک میں کمی نہ کیجائے لیکن اُن کو تمسک کی چیز نہیں فرمایا۔

ترمذی کی دو روایتوں میں بجائے سنت رسول کے اہل بیتی کا لفظ وارد ہوا اور اس نوع وطرز سے وارد ہوا کہ ان کو بھی متمسک ٹھیرایا گیا۔ چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں :-

یا ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی	اے لوگو میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم انہیں تھامے رہوگے ہرگز بے راہ نہ ہوگے ایک ان میں کتاب اللہ

ہے دوسری میرے عترت یعنی اہل بیت۔

ایک دوسری روایت یوں آئی ہے وہ بھی ترمذی کی ہے :-

انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتے یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما (ترمذی)	میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تم ان کے ساتھ چنگل مارو گے گمراہ ہرگز نہ ہوگے ایک ان میں بڑی ہے دوسرے سے وہ کتاب اللہ ہے جو ایک رسی دراز ہے آسمان سے زمین تک ؛ دوسری میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔ اور یہ دونو یعنی کتاب اللہ

واہل بیت دونوں متفرق نہونگے یہاں تک کہ دونو حوض کے پاس حوض پر جمع ہونگے پس دیکھو کیونکر تم میری جانشینی کرتے ہو ان دونوں میں ؟

جو خدشہ ہے اسی ترمذی کی روایت پر ہے وہ یہ کہ اس روایت میں جہاں کتاب اللہ پر تمسک کرنے کا حکم ہے اہل بیت کے ساتھ بھی وہی حکم ہے پس اہل بیت سے مراد اگر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں جیسا کہ کلام اللہ کی ایک دوسری آیت جو علاوہ سورہ احزاب کے ہے شہادت دیتی ہے اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اَھْلَ الْبَیْتِ کہ (اس آیت میں اہل بیت سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی ہیں) یا اہل بیت سے مراد حضرت فاطمہ بنت رسول وحضرت علی زوج بتول وحسن وحسین علیہم رضوان اللہ بھی مراد ہیں جیسا کہ حدیث کساء شہادت دیتی ہے تب بھی کوئی خدشہ نہیں ہے کیونکہ ان کے ساتھ تمسک کرنے کا یہ مطلب ہوگا کہ ان کی روایتوں پر عمل کیا جائے اور ان کی محبت لازم پکڑی جائے ان کی حرمت کی نگہداشت کیجائے ان کا طریقہ جو انہوں نے مشکوٰۃ نبوت سے حاصل کرکے اس پر عامل رہے اُس کو اختیار کیا جائے اور چونکہ خاتمہ اسی پر ہوا اس لئے لن یتفرقا علی الحوض بھی بلا شبہ صادق آیا۔

لیکن اہل بیت سے مراد اگر قیامت تک کے سادات ہوں (خواہ بنی فاطمہ خصوصاً مراد ہوں یا اور دائرہ وسیع کیا جائے اور اہل بیت سے مراد بنی عباس وبنی جعفر وزینب عموماً مراد ہوں) تو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ اگر آئندہ اہل بیت کی حالت ناگفتہ بہ ہو جائے (جیسا کہ ایک زمانہ سے اہل زمانہ تجربہ کر رہے ہیں) اور اُن کا طرز عمل ونیز اُن کے عقائد ایسے ہو جائیں جیسا کہ ظاہر ہے (جسکی زیادہ تصریح کی حاجت نہیں ہے) تو لن یتفرقا حتے یردا علی الحوض کی پیشین گوئی غلط ہو جاتی ہے اور اُن کے ساتھ تمسک کرنے کا یہ نتیجہ نکلیگا کہ تمسک کرنے والا بھی بدعقیدہ یا بدعمل ہو جائے یا جیسے وہ خود آج کل ہیں۔

یہیں سے ایک اور سوال پیدا ہو جاتا ہے وہ یہ کہ سید ہو کر اگر کوئی شخص جناب رسول اللہ صلعم اور دین اسلام کی نافرمانی کرے اور امور منکرہ کا مرتکب ہو تو کیا اُس کی توقیر کرنے کا حکم ہمکو دیا گیا ہی اگر ان میں کا کوئی شراب پی لیوے تو کیا اُس کی سزائے تعزیری ہوگی یا نہیں علے ہذا القیاس اور باتیں ہیں۔ خود جناب ایڈیٹر صاحب اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں اور دیگر اہل علم بھی توجہ فرمائیں۔

والسلام (اہل علم مذاکرات میں حصہ لینے سے خاموش کیوں ہیں؟ ایڈیٹر)

ایک سوال بابت قیام در میلاد کا جواب

از مولوی خیر الدین احمد صاحب انے سرسہ ضلع حصار

مولوی محمد عبد المجید صاحب امام مسجد قلعہ مقیم مالیگاؤں نے بذریعہ پرچہ اہل حدیث ۱۶ جمادی الاول خاکسار سے عبارت ذیل کا مطلب دریافت فرمایا ہے ان القیام وسیلۃ الی السجود للخر والسجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادۃ بدون القیام کما فی سجدۃ التلاوۃ والقیام لم یشرع عبادۃ وحدہ وذلک لان السجود غایۃ الخضوع حتے لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام۔

سو تعمیلاً للارشاد حسب فہم ناقص خلاصہ مطلب معہ تشریح ضروری ہدیہ ناظرین ہے۔

قیام (نماز میں) سجدہ کی طرف گرنے کے لئے ذریعہ ہے اور اصل (عبادت) سجدہ ہے۔ سجدہ کے اصل عبادت ہونے کی یہ دلیل ہے کہ سجدہ (تنہا) بدون قیام بھی شریعت میں عبادت قرار دیا گیا ہی جیسے تلاوت کا سجدہ کہ بدون قیام عبادت ہے اور قیام تنہا کہیں شریعت میں عبادت قرار نہیں دیا گیا لیکن میں اس دعوے کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں (دیکھو جنازہ میں قیام تنہا عبادت ہے) اور تنہا سجدہ عبادت قرار دینے اور قیام کو عبادت قرار نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ سجدہ میں انتہا درجہ کی عاجزی ہے کہ اس سے بڑھکر عاجزی وانکساری ممکن نہیں) اسی لئے اگر کسی نے غیر اللہ کو (خواہ کسی نیت سے) سجدہ کیا تو کافر ہو جائیگا (متصوفین زمانہ کو جنہوں نے قبر پرستی کو اصل تصوف سمجھ رکھا ہے اس مسئلہ سے عبرت پکڑنا چاہیے) ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر وگبر وبت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

بخلاف قیام کے اگر کسی کے لئے یا کسی وجہ سے کھڑا ہو گیا تو کافر نہیں ہوگا اور یہ بھی نہیں کہ پھر ہر قیام جائز یا مستحب ہی ہو یہ تو ہوا خلاصہ مطلب۔

اب اصل مسئلہ کہ جس کے اثبات میں صاحب کتاب نے یہ عبارت لکھی اور جس دعوے کے لئے اس کو دلیل گردانا ہے عرض کرتا ہوں۔

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو نماز میں کھڑے ہونے کی قدرت ہو اور رکوع سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اُس کے لئے کیا حکم ہے آیا کھڑا ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے یا بیٹھکر اسی طرح سے گذارے۔ بہت سے فقہاء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو بیٹھکر اشارہ سے نماز پڑھنا کھڑے ہو کر پڑھنے سے بہتر ہے (خاکسار کو اس کے تسلیم میں بھی تامل ہے اس کے خلاف حضرت امام زفر و حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کا مسلک قوی معلوم ہوتا ہے)

وجہ اولویت عبارت مستفسرہ میں یہ بتلائی ہے کہ قیام ذریعہ ہے سجدہ کا جب اصل پر قدرت نہیں تو ذریعہ کو بھی ترک کرے وفیہ ایضا تامل۔

افسوس اس وقت غنیۃ المستملی موجود نہیں ورنہ سیاق سیاق سے فہم عبارت میں شائد مزید مدد ملتی۔

لیکن معلوم نہیں کہ مولوی صاحب موصوف نے اس عبارت سے قیام میلاد کیسے ثابت فرمایا قیام میلاد سے تو اس کو تعلق نہیں شائد مولوی صاحب لفظ قیام سے دھوکا کھا گئے۔ یہ تو بلی کو چھچھڑوں کے خواب اور دو اور دو چار والا حساب ہے یا مولوی صاحب اپنی ایجاد بندہ مگر نہایت عجیب و انوکھے استدلال سے کم فہم ناواقفوں کو راہ رست سے پھسلانا چاہتے ہیں۔ ان پڑھ اور انجان لوگوں کے نزدیک مولوی صاحب کا یہ استدلال شائد کچھ وقعت رکھتا ہوگا۔ لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ کتنے وزن میں ہے الحمد للہ ابھی دنیا علم و اہل علم سے خالی نہیں ہوئی کہ ایسے لغو استدلالوں کا کچھ داؤ چل سکے واللہ اعلم

(خاکسار خیر الدین احمد سرسوی عفی عنہ)

پتا لگتا نہیں

واے اب دین منور کا پتا لگتا نہیں
حیف اب اسلام انور کا پتا لگتا نہیں
ملت شرع پیمبر کا پتا لگتا نہیں
سنت ساقی کوثر کا پتا لگتا نہیں
سرکشان دین حق سے بھر گئی روئے زمیں
پیروان حکم داور کا پتا لگتا نہیں
شرک و بدعت فسق آتا ہی نظر چاروں طرف
حق پرست و دین پرور کا پتا لگتا نہیں
دیکھتا ہوں جسکو ہے بیدرد ظالم سنگدل
رحمدل دلجوئے دلبر کا پتا لگتا نہیں
محفل رقص و غنا میں مرد و زن کا ہی ہجوم
مجلس قرآن میں اکثر کا پتا لگتا نہیں
ہے اکھاڑوں میں لئے دم مار دیا علی
نعرۂ اللہ اکبر کا پتا لگتا نہیں
حق کو ناحق کر دیا جب آیا سو پچاس
دل میں ان کے خوف محشر کا پتا لگتا نہیں
سچ ہے گر لا تکتمون الحق پہ کرتے عمل
تفرقۂ زر وزرہ کا پتا لگتا نہیں
چھا گیا لوگوں کے دل پر صحبت بد کا غبار
جسطرح بدلی میں اختر کا پتا لگتا نہیں
مردوزن رکھتی ہیں تن پر بے حیائی کا لباس
پردۂ عصمت کی چادر کا پتا لگتا نہیں

(شیخ محمد فاروق جوہری ساکن میرٹھ)

تعاقب مسئلہ موباف

اخبار اہل حدیث کے ۴ ر دسمبر ۱۹۱۴ء کا پرچہ میری نظر سے گذرا۔ اُس کے صفا میں دو شخصوں کی تحریر (تحت سرخی عورتوں کو تاگے موبافی) دیکھنے میں آئی۔ مضمون کے پڑھنے سے سخت تعجب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں حضرات نے بامعان نظر مجیب کے جواب کو نہیں ملاحظہ فرمایا ہے۔ مجیب ہو یا راد ہر دو پر واجب ہے کہ کتب اصول و لغت وغیرہ کو اچھی طرح سے دیکھ لے تب کسی مضمون پر قلم اُٹھاوے مسئلہ وصل میں چند باتیں قابل غور ہیں۔ اولاً اس باب میں یہ دیکھنا چاہئے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا مروی ہے۔ ثانیاً وصل کے لغوی معنے کیا ہیں۔ ثالثاً اس مقام مبحوث عنہ میں معنی لغوی کے سوا کوئی دوسرا معنے بھی ملحوظ ہے یا نہیں رابعاً تعمیم و تخصیص کب اور کس سے ہوتی ہے۔ خامساً کسی امر مشتبہ ہونے پر شرع کی جانب سے کیا حکم ہے

اب حکم شارع علیہ السلام ملاحظہ ہو۔ ارشاد ہوا ہے لعن اللہ الواصلۃ الخ وصل کے معنے ہیں الزیادۃ فیہ من غیرہ یعنے ایک چیز کو دوسری چیز کیساتھ ملانا۔ اسی بناء پر بعض علماء محققین نے قرامل یعنی موئے بند زنان سے بھی منع فرمایا ہے قال دقیق العید قد نہی اکثر العلماء عن القرامل وذالک لانہ فی معنی الوصل ومعنی الوصل الزیادۃ فیہ من غیرہ اور فتح الباری میں ہے القرامل جمع قرمل بفتح القاف وسکون الراء نبات طویل الفروع لین والمراد بہ ھھنا خیوط من حریر او صوف یعمل ضفائر تصل بہ المراۃ شعرھا۔

اس عبارت سے وصل کا معنے صاف ظاہر ہو گیا اور جس نے وصل کو بال ہی کے ساتھ مخصوص کیا ہے کوئی دلیل تشفی بخش نہیں بیان کی بلکہ اکثر فعل مشرکین عرب کی طرف لحاظ کیا حالانکہ شارع کی نہی مطلقاً ہے نہ کہ مقید؛

قسطلانی صفحہ ۵۳۲ جلد ۸ میں ہے والاحادیث کما قال النووی صریحۃ فی تحریم الوصل مطلقا وھذا ھو الظاھر المختار وفی الفتح صفحہ ۵۰۲ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھذہ نساءھم قال قتادۃ یعنی ما تکثر بہ النساء اشعارھن من الخرق ھذا الحدیث حجۃ للجمہور فی منع وصل الشعر بشیء آخر سواء کان شعرا ام لا ویؤیدہ حدیث جابر زجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تصل المراۃ بشعرھا شیئا اخرجہ مسلم۔ اور قسطلانی صفحہ ۵۳۲ جلد ۸ میں ہے۔ قال مالک والطبری والاکثرون الوصل ممنوع بکل شیء شعر او صوف او خرق او غیرھا۔

امام احمد روایت ابوداؤد میں قرامل کے جواز کی ہے

ahmadimuslim.de

عن سعید بن جبیر قال لا باس بالقرامل قال ابوداؤد کانہ یذھب ان المنھی عنہ شعور النساء قال ابوداؤد وکان احمد یقول القرامل لیس بہ باس۔ اس میں چند وجہوں کر کلام ہے۔ اولاً یہ اثر روایت لولوی میں نہیں ہے جیسا کہ عون المعبود میں ہے واثر سعید بن جبیر ھذا لیس فی روایۃ اللؤلؤی۔ ثانیاً برتقدیر صحت اس اثر کے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ یہ خیال سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا ہے حدیث مرفوع سے یہ ثابت نہیں جیسا کہ ابوداؤد کا قول کانہ یذھب اس پہ دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح دوسرے قول ابوداؤد سے امام احمد کا خیال ظاہر ہورہا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اس مقام پر وصل کے معنے لغوی معنی کے سوا کوئی ہے یا نہیں۔ برتقدیر اول ثبوت ارشاد ہو اور برتقدیر ثانی ہمارا دعوے ثابت۔ اور علے سبیل التنزل امر مبحوث عنہ مشتبہ ہونے سے خالی نہیں۔ اور اصل تقوے یہی ہے۔ کہ مشتبہات سے بھی احتراز کرے جاسی کو اللہ تعالی اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ۔

لطف یہ ہے کہ دونوں تحریریں صاف ایک دوسرے کی نقیض ہیں۔ کیونکہ پہلے صاحب فرماتے ہیں۔

چوٹی میں[علہ] چار انگشت سے بالوں میں دیگی کپڑے کی قسم کی ہو واسطے باندھنے کے زینت مقصود نہیں بلکہ مضبوطی کی طرف خیال کیا جاتا ہے۔

اور دوسرے صاحب فرماتے ہیں۔

عورتوں کو اس قسم کے موباف لگا کر زینت حاصل کرنے سے محروم کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ پہلے صاحب کے نزدیک موباف سے صرف استحکام چوٹی منظور ہے اور دوسرے صاحب کے نزدیک صرف زینت ملحوظ فالقولان متناقضان واذا تعارضا تساقطا

اور معترض اول نے جو موباف میں چار انگشت کی قید لگائی ہے معلوم اس کا ماخذ کیا ہے علاوہ ازیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر اس سے زائد ہے تو حرام و ناجائز۔ حالانکہ چار انگشت کا موباف کسی عورت کو میں نے نہ دیکھا نہ سُنا۔ پس انکے قول سے ثابت ہوا کہ جو عورتیں آج کل چوٹی کو موٹی اور لانبی کرنے اور زینت کے خیال سے چار انگلی سے زیادہ موباف لگاتی ہیں وہ واصلہ کی مصداق ہیں وہو المقصود۔

اور معترض ثانی نے جو غسل جنابت میں عورتوں کا بال نہیں کھولنا زینت کے خیال سے لکھا ہے۔ جناب من! زینت کا خیال نہیں بلکہ سہولت کے خیال سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا تھا۔

علاوہ ازیں جس عورت کے لئے یہ ارشاد ہوا تھا اُس کے بال ہلکے تھے۔ پانی ڈالنے سے بال کی جڑ تک تری پہنچ جاتی تھی۔ اس پہ بھی احتیاطاً ارشاد ہوا واغمزی قرونک عند کل حفنۃ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم ہوا انقضی شعرک واغتسلی بال کھول کر غسل کر چونکہ بال گھنے تھے اس لئے اُن کو ایسا حکم ہوا۔ اصل مقصود غسل میں عضو کا تر ہو جانا ہے چنانچہ نووی شرح صحیح مسلم میں ہے۔ فحاصل مذھبنا و مذھب الجمہور ان ضفائر المغتسلۃ اذا وصل الماء الی جمیع شعرھا ظاھرہ و باطنہ من غیر نقض لم یجب نقضھا وان لم یصل الا بنقضھا وجب نقضھا (انتہی)

اور روایت مسلم کی تفسیر میں جو اثر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے پہلے اس کی اسناد اور حوالہ کتاب ارشاد ہو۔ پھر جواب شافی اسطرف سے لیں۔ ہاں اتنی بات اور بھی دریافت طلب ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمانا لیست الواصلۃ التی تعنون کن لوگوں سے تھا اور اُن لوگوں کا مقصود واصلہ سے کیا تھا۔ امید ہے کہ اس ناچیز کی تحریر کو دونوں حضرات عین انصاف اور نظر دوراندیشی سے ملاحظہ فرمائینگے۔ والسلام۔

راقم آثم۔ محمد الیاس (التعلیمیافتہ مدرسہ احمدیہ) از چوک مسجد آرہ۔

علہ یہ عبارت بلفظہ نقل کی گئی ہے۔

مرثیہ مولانا عرفان صاحب سید ضامن حسین صاحب مرحوم ٹونکی

از حافظ محمد عبید اللہ خان اسعد از ٹونک

کیوں بلائے گئے یارب ملائے اعلےٰ میں
شیخ الاسلام تقی مولوی سید عرفان
واں کمی ہی علما و صلحا کی کیا تھی
صدر میں اُن کے نہ ہونے سے نہ تھا کچھ نقصان
ہند میں تو ہیں بہت عالم و صالح ایسے
کہ ہیں بس علم و صلاح اُن پہ سراسر بہتان
شرک میں کوئی گرفتار کوئی بدعت میں
کوئی اخلاص میں کچا کوئی ناقص ازعان
اس زمانہ میں کہاں ایسے محقق عالم
منکشف اُس پہ ہے اسرار حدیث و قرآن
خدمت دیں میں نہ تھا کچھ اُسے راحت کا خیال
حق نے راحت کے دئیے تھے اُسے گو سب سامان
فقہ سنت کا وہ اک مجتہد مطلق تھا!
جس کا ہر حکم تھا منصوص قوی البرہان
عالم و حافظ قرآن و حدیث سنت
شعر میں تھا متنبی و حبیب و حسّان
کوئی موسم ہو کوئی حال عبادت سے کام
کبھی دیکھا اُسے کسلان نہ پایا تعبان
وضع و اخلاق میں تھا تابع خاصان رسول
چال وہ تھی جو ہے مخصوص عباد الرحمان
ہم یہی سمجھے ہیں واللہ علیم اسلم
افقہ و اکرم و اعبد تھا وہ کامل انسان
جمعہ کا روز تھا تیئسویں ذیحجہ کی تھی
ہجری سنہ تیرہ سو تیئیس جو آیا فرمان
فکر کی معنوی تاریخ کی جب اسعد نے
اُس سے ہاتف نے کہا شیخ مجدد عرفان
۱۳ ــ ۲۲

احکام اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے قیمت ۳ر (مینیجر)

(۳۸۴)

انجمن اخوان الصفا اور میرا خواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

مندرجہ ذیل چند سطور اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرماکر مشکور فرماویں۔ شروع ماہ جنوری کا ذکر ہے کہ ایک شب مجھے خواب آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پاکیزہ مکان میں فرش فروش بچھا ہے اور ایک طرف حضرت اُستاذی مولانا مولوی غلام حسن صاحب سیالکوٹی تشریف فرما ہیں۔ اور دوسری طرف آپ کے قریب ہی (سحبان ہند) حضرت اُستاذی مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل سیالکوٹی بیٹھے ہیں جناب کے پاس ایک بڑا سا رجسٹر ہے۔ یہ خاکسار بھی سلام مسنون کہنے کے بعد آپ کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ حضرت مولوی غلام حسن صاحب فاضل سیالکوٹی کو اشارتاً فرماتے ہیں کہ اس کا نام بھی رجسٹر ہذا میں درج کرنا چاہئے۔ سُنتے ہی فاضل سیالکوٹی (سلمہٗ) نے میرا نام رجسٹر میں درج کیا مولانا! واللہ میں ہنوز اس کی تعبیر سے ناآشنا ہی تھا کہ ۲۹ر جنوری ۱۵ء کے اہلحدیث میں انجمن اخوان الصفا کا ذکر پایا۔ دیکھتے ہی دل باغ باغ ہوگیا کہ غالباً اسی اخوان الصفا کا رجسٹر تھا جسمیں میرا نام درج کیا گیا۔ نیز اگر کوئی اور تعبیر ہو تو بھی آپ مطلع کرسکتے ہیں۔ لہٰذا مکلف ہوں کہ موازی ۸ر داخلہ ارسال خدمت ہے وصول کرکے میرا نام بھی رجسٹر میں لکھدیویں۔ امید ہے کہ ناظرین عموماً اور مکرمی برادرم مولوی غلام حسین صاحب لاہوری (ٹیچر اسلامیہ کالج لاہور) اور مولوی پیر نادر شاہ صاحب سبزپالی اور مولوی حبیب اللہ صاحب ساہووالہ خصوصاً انجمن مذکورہ میں شامل ہوکر فلاح دارین حاصل کرینگے۔

(المرسل۔ حبیب اللہ مہتمم شفاخانہ فیضی مقام ڈھولن ڈاکخانہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ)

میری درخواست علمائے اہلحدیث کی خدمت میں

از مولوی عبدالحمید صاحب مقیم حیدرآباد دکن

اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۰ر ربیع الثانی ۳۳ھ میں مضمون مندرجہ بالا میری نظر سے گزرا جس میں مولوی محمد زکریا خان صاحب نے خاکسار سے بھی کچھ لکھنے کے لئے خواہش کی ہے اور گو فاضل ایڈیٹر اخبار مذکور نے اس کے متعلق معقول تجویز فرمادی ہے تاہم میں مناسب سمجھتا ہوں کہ میں بھی اپنی بساط کے موافق کچھ لکھوں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ میری اس ناچیز تحریر کو قبول فرماوے یعنی جس غرض سے یہ مضمون لکھا جارہا ہے وہ اس سے حاصل ہوجائے ہمارا کام پہنچا دینا ہے ما علینا الا البلاغ اور ہدایت کرنی صرف ہادی مطلق کے ہاتھ ہے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ

خیر یہ تو تمہید تھی اب اصلی مطلب کی طرف رجوع کرکے مولوی محمد زکریا خان صاحب کے والد سے صرف اس قدر استفسار کرنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ قرآن مجید کو مانتے ہیں یا (عیاذاً باللہ) اس سے بھی انکو انکار ہے؟ غالباً بلکہ یقیناً اس کا جواب یہی عنایت ہوگا کہ ہاں وہ قرآن شریف کو مانتے ہیں[1]۔ اگر صورت حال یہ ہے تو آیات مندرجہ ذیل بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں:۔

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (مسلمانو) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (جو مال یا حکم) تمکو دیں وہ لیلو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو حکم صادر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر دین میں کیا کریں۔ اور ظاہر ہے کہ آپ کی اطاعت اُسی صورت میں ممکن ہے جب مسلمان آپ کی حدیثوں کو مانیں اور جس کسی نے آپ کی حدیثوں کو نہ مانا اُس نے قرآن شریف کو بھی نہ مانا کیونکہ اُس نے اللہ جل شانہ کے حکم "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو تمکو دیں وہ لیلو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو" کی تعمیل نہ کی اور میرے اس بیان کی تائید خود قرآن مجید کی آیت مَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا مانے اُس نے اللہ کا کہا مانا) سے ہو رہی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسی بات کا حکم کرینگے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اور اُس سے منع کرینگے جس سے اُس نے منع کیا وہ تو اللہ کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو کہتے ہیں ہمکو حدیث پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے قرآن شریف کافی ہے۔ اگر حدیث پر عمل نہ کیا جائے تو بڑی مشکل پیش آئیگی نہ کوئی نماز پڑھ سکیگا نہ روزہ رکھ سکیگا نہ زکوٰۃ دے سکیگا نہ حج کرسکیگا کیونکہ ان سب چیزوں وغیرہ کا طریقہ حدیث ہی سے معلوم ہوا ہے۔ اگر میرا بیان غلط ہے تو مہربانی کرکے قرآن مجید سے بتا دیجئے۔

(ا) وضو توڑنے والی کون کون سی چیزیں ہیں۔

(ب) کن کن چیزوں سے غسل کرنا واجب ہوجاتا ہے؟

(ج) وضو میں ہاتھوں کا پہنچوں تک دھونا کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا۔ ناک صاف کرنا۔ ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا اور ہر عضو کو تین تین بار دھونا چاہئے۔

(د) اذان کس طرح دینی چاہئے۔

(ہ) اقامت کس طرح کہیجائے۔

(و) جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے وقت صفوف کا باندھنا اور اول بالغ مردوں پھر بچوں پھر عورتوں کا کھڑا ہونا۔

(ز) نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا رفع یدین کرنا۔

[1] جب آپ کا یہ خیال ہے جو صحیح ہے تو بحکم علم مناظرہ سوال عبث۔ آئندہ ایسا نہ ہو (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

دو سجدہ کرنا۔ تشہد اور درود کا پڑھنا۔ سلام پھیرنا۔

(ح) ہر نماز میں اتنی اتنی رکعت پڑھنی چاہیئے۔

(ط) فلاں نماز اس وقت پڑھنی چاہیئے۔

(ی) نماز پانچ وقت پڑھنی چاہیئے۔

(ک) فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جاوے۔ جب تک آفتاب طلوع نہ ہولے۔

(ل) عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے۔

(م) آفتاب نکلتے اور غروب ہوتے وقت نماز نہ پڑھی جائے۔

(ن) سجدہ کس طرح کرنا چاہیئے۔

(س) رکوع کی ہیئت کیا ہے۔

(ع) سجدہ سہو کیا ہے اور کس طرح اور کب کیا جاتا ہے؟

(ف) ایک سال گذرنے پر مال کی زکوٰۃ دیجائے۔

(ص) کس قدر چاندی پر زکوٰۃ فرض ہے۔

(ق) کس قدر سونے پر زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

(ر) سونے چاندی زراعت دفینہ وغیرہ پر کون سا حصہ بطور زکوٰۃ دیا جائے۔

غرضکہ میں کہاں تک لکھتا جاؤں۔ ہزاروں ایسے امور ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے اور جن کی پوری صراحت حدیثوں میں موجود ہے۔ اسی واسطے تو اللہ تعالیٰ بار بار قرآن مجید میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے واسطے حکم فرماتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ... اور مسلمانوں سے آپ فرما دیجئے کہ اگر تمکو اللہ کی محبت ہے تو میری راہ پر چلو اللہ بھی تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھتا ہے جو آپکی اتباع یعنی آپ کی حدیثوں پر عمل کرتا ہے۔ اور اُس کے گناہ بھی بخشدیتا ہے۔ سبحان اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت متبع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ دولت مل جاتی ہے جس سے بڑھکر کوئی دولت نہیں یعنی اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرتا ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ چاہے اب اُس کو اور کیا چاہیئے۔

چاہیئے اچھوں کو جتنا چاہیئے
وہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیئے

پھر اسپر ہی اکتفا نہیں فرماتا بلکہ اُس کے گناہ بھی معاف فرما دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمکو حدیثوں پر عمل کرنے کی ہر لحظہ ہر آن ہر گھڑی توفیق دے اور ہم حدیث پر عمل کرتے کرتے رہگرائے عالم جاودانی ہو جائیں اور متبعین کتاب وسنت کے زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔ آمین ثم آمین۔

جائے غور ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا نہ مانا جائے تو اس سے یہ لازم آئیگا کہ (عیاذاً باللہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں رسول بننے کی قابلیت اور استعداد نہ تھی۔ یا یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف لوگوں کو حکم فرماتے تھے حالانکہ آپ جو حکم صادر فرماتے تھے وہ آپ کی خواہش کے موافق نہیں بلکہ خداوند کریم کی مرضی کے مطابق ہوتا۔ اور آپ کا ہر حکم یعنی حدیث بھی وحی اور الہام ہے۔ چنانچہ خود اس کا ثبوت قرآن پاک سے ملتا ہے لیجئے سنئے:۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (تمہارا ساتھی (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نہ تو بہکا ہے نہ بھٹکا اور نہ (اپنے دل کی) خواہش سے وہ (کوئی) بات کرتا ہے بلکہ اُس کی جو بات ہے وہ وحی ہے جو (اُسپر) بھیجی جاتی ہے)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات وحی ہوتی ہے تو حدیث بھی وحی ہوئی اور جب حدیث بھی وحی ہوئی تو حدیث کا ماننا فرض اور واجب ہوا اور اس کا انکار بھی گویا کفر۔

اب سوال یہ ہوگا کہ جب قرآن بھی وحی اور حدیث بھی وحی تو دونوں میں فرق کیا رہا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کم علمی کے باعث یہ سوال پیدا ہوتا ہے ورنہ اہل علم جانتے ہیں کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن مجید وحی متلو ہے۔ اور حدیث شریف وحی غیر متلو (یعنے قرآن کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے اور حدیث کی تلاوت نہیں کی جاتی) نیز یہ کہ قرآن مجید کے تمام حروف والفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور حدیثوں میں کچھ ایسی ہیں جن کے لفظ بھی اللہ کی طرف سے ہیں اور کچھ ایسی کہ مضمون اللہ کی طرف سے ہے اور لفظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ باقی واجب الاتباع میں دونوں برابر اور مساوی ہیں۔

ایک سوال اور ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ راویان حدیث میں محدثین کا اختلاف ہے کوئی کسی کو ثقہ کہتا ہے تو کوئی اسی کو غیر ثقہ۔ اس لئے حدیثوں کی صحت اور عدم صحت پر بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ اور قرآن مجید پہ ہر طرح کا اطمینان حاصل ہے اس لئے قرآن مجید پہ بلا تامل عمل ہو سکتا ہے۔ برخلاف حدیث کے اس کا یہ حال نہیں۔ اس کا جواب دو طرح پر ہے۔ اوّل یہ کہ رسول اللہ صلعم کی معرفت قرآن وحدیث صحابہ کرام کو بلا واسطہ ملے اور صحابہ کرام نے دونوں کو روایت کیا۔ تو گویا بلحاظ روایت دونوں کا درجہ مساوی ہوا۔ پھر یہ کیونکر اطمینان ہوا کہ یہ قرآن وہی قرآن ہے جو تیرہ سو برس پہلے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اور یہ احادیث وہ احادیث نہیں جو حضور کی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئی تھیں هَاتُوْا بُرْهَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ۔

دوم یہ کہ محدثین عظام نے بڑی تکلیف اُٹھا کر مصائب جھیل کر کالے کوسوں سفر کر کے اسماء الرجال کی کتب مدون کردیں اور صحیح ضعیف موضوع وغیرہ احادیث کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جن کی مدد سے ہم باسانی تمام صحیح اور غیر صحیح حدیث پہچان لیا کرتے ہیں۔

اگر اب بھی آپکی تشفی نہ ہوئی ہو تو قرآن شریف

(۹ ۲۳/۴)

سے آپ کو اور ایسی آیات بتا دیتا ہوں جن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع یعنی حدیث پر عمل کرنا ثابت ہوتا ہے لیجے سنئیے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ (اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانو۔ پھر اگر وہ نہ سُنیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرنا کفر ہے یعنی جو شخص قرآن و حدیث سے انکار کرے وہ کافر ہے۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اس لئے کہ تم پر اللہ کا رحم ہو)

اس آیت سے یہ نکلا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت خدا کے رحم و کرم کا باعث ہے۔ اور اگر اُن کی نافرمانی کرے تو بجائے رحم کے غضب الٰہی نازل ہو۔ اور اس آیت میں اُن لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں ہم صرف قرآن شریف پر عمل کرینگے۔ حدیث شریف کو نہیں مانتے۔ اللہ تعالے نے دونوں پر عمل کرنیکی تاکید فرمائی جو شخص حدیث کو بے اعتبار جانے اور اسپر عمل کرنے کی ضرورت نہ سمجھے وہ کافر ہے۔ اور جو جب نص قرآنی اسپر کبھی رحم نہ ہوگا بلکہ غضب اُتریگا (عیاذاً باللہ)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (اور اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو) عطا (مشہور تابعی) نے کہا کہ اللہ اور رسول کا کہا ماننا یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی پیروی کرے۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر قرآن و حدیث پر چلے آدمی مومن نہیں ہو سکتا۔ اور جو کوئی قرآن یا حدیث کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور پیغمبر خدا صلعم کا حکم مانو اور (ان کے خلاف کر کے) اپنے نیک کام ملیا میٹ نہ کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص قرآن و حدیث کے احکام کے خلاف جو نیک کام کرے وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور کچھ کام نہ آئینگے۔

غالباً مضمون بہت طویل ہو جائیگا۔ اگر میں قرآن شریف کی سب آیات یہاں نقل کردوں جنمیں اللہ اور رسول کے حکم ماننے یعنی قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا حکم ہے۔ لیکن اگر ہمارے مولانا اور دیگر منکرین حدیث آیات مندرجہ بالا ہی کو بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں تو ان پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائیگا کہ حدیث سے انکار بھی کفر ہے لہذا اُن پر فرض ہے کہ فوراً سے پیشتر اس سے توبہ کریں۔ اور حدیث کو بھی مثل قرآن مجید کے فرض و واجب العمل جانیں التائب من الذنب کمن لا ذنب له (گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا وہ شخص جس نے گناہ کیا ہی نہیں)

میں یقین کرتا ہوں کہ اس قدر سننے کے بعد آپ ضرور حدیث شریف کو ماننے لگے ہوں گے۔ لہذا اسی موضوع پر چند احادیث بھی سُن لیجئے۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل امتى يدخلون الجنة الا من ابى قيل ومن ابى قال من اطاعنى دخل الجنة ومن عصانى فقد ابى رواه البخارى

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کل امت جنت میں داخل ہوگی مگر وہ شخص جس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی۔ صحابہ نے پوچھا کہ قبول نہ کرنے والے اور سرکشی کرنے والے کون ہیں۔ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے قبول نہ کیا۔

عن ابى رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا الفين احدكم متكئا على اريكته يأتيه الامر من امرى مما امرت به او نهيت عنه فيقول لا ادرى ما وجدنا فى كتاب الله اتبعناه۔ رواه احمد وابوداؤد والترمذى وابن ماجة والبيهقى

حضرت ابو رافع روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسیکو اس وقت چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے نہ پاؤں جب اسکے پاس اُن احکام میں سے ایسا حکم پہنچے جن کا میں نے حکم کیا ہے یا میں نے اُس سے منع کیا ہے تو وہ یہ کہدے کہ اس کو میں نہیں جانتا ہم نے جو کچھ کتاب اللہ میں پایا اُسکی ہمنے پیروی کی۔

عن المقدام بن معديكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انى اوتيت القرآن ومثله معه الا يوشك رجل شبعان على اريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فاحلوه وما وجدتم فيه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم كما حرم الله الخ رواه ابوداؤد۔

حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو مجھے قرآن اور اسی کے مانند ایک اور چیز دیا گیا ہوں۔ سُن رکھو کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے چھپر کھٹ پر بیٹھکر کہیگا کہ تم اس قرآن کو اپنے اوپر لازم کرلو جس کو تم اُس میں حلال پاؤ حلال جانو اور جو کچھ تم اُس میں حرام پاؤ حرام جانو مگر حقیقت الامر یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلعم نے حرام کیا وہ اُس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ نے حرام کیا الخ

اہل قرآن اس حدیث کو نظر انصاف سے پڑھیں اور انکار حدیث سے جلد توبہ کریں۔

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اُس وقت تک پورا مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک اُس کی خواہش اُس چیز (دین و شریعت) کے تابع نہ ہو جائے جسکو میں لایا ہوں۔

عن انس قال قال رسول الله صلى الله

علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبك غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذالك من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ (رواہ الترمذی) حضرت انس راوی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تجھے قدرت ہو کہ صبح وشام اس حالت میں کرے کہ تیرے دل میں کسی کے لئے کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کر پھر فرمایا کہ یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھکو دوست رکھا اور جس نے مجھکو دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلعم کی سنت سے محض محبت رکھنی آں حضرت صلعم کی محبت اور رفاقت کی باعث ہے اور اگر عمل کرے تو کیا کہنا۔ مگر جبتک کوئی حدیث کو نہ مانے یہ ناممکن ہے۔

عن انس بن مالك مرسلا قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ۔ حضرت انس بن مالک بطریق ارسال روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں پر عمل کئے جاؤ گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک ان میں سے اللہ کی کتاب ہے اور دوسری اس کے رسول کی سنت (یعنی حدیث)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے قرآن وحدیث میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا تو بیشک وہ گمراہ ہو گیا من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ (رواہ مسلم) جس نے میری فرمانبرداری کی تو بیشک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی اور جسنے میرا خلاف کیا تو اس نے بیشک خدا کا خلاف کیا۔

یہ مضمون بہت وسیع ہے مگر میں نے بخوف طوالت اتنے ہی پر اکتفا کیا کیونکہ اگر مضمون طویل ہو جائیگا تو اخبار اہلحدیث کے کئی پرچوں میں شائع ہوگا اور ایک پرچہ میں نہ چھپ سکیگا۔

آخر میں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمکو تادم واپسین قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور اتباع کتاب وسنت پر ہی ہمارا خاتمہ کرے اور متبعین کتاب وسنت کے زمرہ میں ہمارا حشر کرے آمین یا رب العالمین۔

اسی ملت پہ اسی پیروئ سنت پر
اے خدا خاتمہ بالخیر ہمارا ہو جائے
شہرت کو دیکھو حشر میں یارب وہیں اسمان
جس جا کھڑا لوائے شفیع الامم رہے

(الراقم العاجز عبد الحمید الثادی)

مذاکرہ علمیہ ۶

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول)

از مولوی عبد الحمید صاحب از حیدرآباد دکن

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا الخ

اس آیت پر جو اعتراض وارد کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ما حرم کا مفعول الا تشرکوا بہ شیئا ہے تو گویا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالی نے تمپر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے؟ جو سراسر غلط ہے۔ اسکا دفع ہو کہ حرام کے دو معنے ہیں (۱) تحفظ اور نگہداشت۔ (۲) وہ فعل جس کا کرنا ممنوع ہے۔ پہلے معنے کے اعتبار سے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ تم ان حدود کے اندر رہو وہ حدود یہ ہیں کہ شرک نہ کرو۔ والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل مت کرو وغیرہ وغیرہ دوسرے معنے کے لحاظ سے بھی آیت کا مطلب صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمپر شرک کرنا حرام کیا ہے اور یہ مطلب نہ ہوگا کہ اللہ نے تمپر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے اس وجہ سے کہ تحریم منہی عنہ پر وارد ہوتی ہے نہ نہی پر۔ اور منہی عنہ شرک ہے نہ عدم شرک واللہ اعلم بالصواب۔

(عبد الحمید از حیدرآباد دکن)

از مولوی محمد اکبر خریدار ۳۷۶۳

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ بابت آیت قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ الخ کا دو طرح پر ہے۔ اول یہ کہ آن ناصبہ مصدریہ قرار دیا جاوے اور ما حرم ربکم پر وقف ٹھیرایا جاوے تو معنے آیت کا یوں ہوگا کہدے آؤ میں تمکو وہ باتیں سناؤں جو تمہارے مالک نے تمپر حرام کی ہیں عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الی قولہ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ تمکو لازم ہے کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ۔ ماں باپ سے احسان کرو "یہ وہ باتیں ہیں جنکے کرنیکا اللہ نے تمکو حکم دیا اسلئے کہ سمجھو، یعنی اللہ نے اپنے رسول سے فرمایا کہ تم ان مشرکوں سے جو عابد غیر اللہ محرم حلال رزق قاتل اولاد ہیں اور یہ سب کام اپنی رائے فاسد و تسویل شیطان سے کرتے ہیں یہ بات کہدو کہ آؤ ہم تمکو سچی خبر دیں اس چیز کی جو اللہ نے حرام کی نہ ظن و تخرص سے بلکہ وحی و علم و امر خدا سے۔ وہ حرام چیز شرک کرنا ہے ساتھ اللہ کے۔ یعنی اللہ نے اس امر کی تمکو وصیت کی ہے کہ تم کسی شئے کو شریک باری تعالی نہ کرو جس طرح کہ آخر آیت میں فرمایا ہے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ هكذا قال سید علامہ ابو طیب فی تفسیرہ و بہ قال مولانا مولوی وحید الزمان فی تفسیرہ و ذہب الیہ اکثر المفسرین؛

اور اسی طرح سیاق آیت وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ کا ہے یہ اس لئے کہ ترغیب و ترہیب دونوں حاصل ہوں صورت دوم یہ کہ اگر حرم بمعنے اوجب ہو جیسا کہ امام کسائی نے بزیر آیت وحرام علی قریۃ بمعنے واجب کئے ہیں تو معنے یوں ہوگا کہدے آؤ میں سنا دوں جو واجب کیا ہے رب تمہارے نے تمپر یہ کہ نہ شریک کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو الخ جیسا کہ آیت وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اس کی شاہد ہے۔ میرے فہم میں صورت اولی راجح ہے اور ثانی مرجوح۔ هذا ما ظهر لی ولی واللہ اعلم۔

(حررہ احقر محمد اکبر خریدار ۳۷۶۳ بن الحکیم امام الدین مرحوم ساکن تھنیاں)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۳۴ - ملک عرب کا رواج چونکہ دستار بندی ہے لہذا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صافہ باندھتے تھے یا ٹوپی بھی رکھ لیتے تھے اور اگر صافہ باندھتے تھے تو ٹوپی رکھکر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے یا نہ۔ اور اگر آپ صافہ سے نماز پڑھتے تھے ٹوپی پہن کر پڑھنے سے حرام یا مکروہ نہیں سمجھتے تھے تو اب ہم لوگ صافہ باندھکر پڑھیں یا ٹوپی پہنکر۔ اور اہل ردم جو ہمیشہ سے ٹوپی رکھتے ہیں۔ اُن کی نماز کا کیا حال ہے۔ امام اگر ٹوپی سے نماز پڑھے اور مقتدی صافہ باندھے کھڑے ہوں تو کیا امام کا فعل مقتدی پر اثر کر سکتا ہے۔ (غلام اللہ کاتب از ہوشیارپور)

ج نمبر ۱۳۴ - آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے ایک دفعہ آں حضرت نے جنت کے مکانوں کی بلندی بتلاتے ہوئے سر مبارک اونچا کیا تو آپ کے سر سے ٹوپی اتر گئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آں حضرت ٹوپی بھی پہنا کرتے تھے۔ نماز کی بابت تو خاص احادیث صحیح ہیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون پر باب مقرر کیا ہے۔

باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتحفا بہ

اس باب میں حدیث لائے ہیں ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلے فی ثوب واحد قد خالف بین طرفیہ۔ یعنی آں حضرت نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اُس کی دو طرف دونوں کندھوں پر ڈالیں۔ اسی باب میں امام بخاری ایک اور حدیث لائے ہیں ان سائلا سأل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فی ثوب واحد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولکلکم ثوبان یعنی ایک آدمی نے آنحضرت سے سوال کیا کہ ایک کپڑے میں نماز ہو سکتی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟ یہ جواب بھی دلالت کرتا ہے کہ ایک کپڑے میں بھی نماز جائز ہے۔

صحیح مسلم میں حدیث ہے ایک صحابی کے کپڑے کھونٹی پر رکھے تھے اُس نے سر ننگے نماز پڑھی ایک شاگرد کے سوال کرنے پر کہا میں نے اس لئے ایسا کیا ہے کہ تیرے جیسا احمق دیکھ لے۔ نتیجہ یہ ہے کہ نماز سر ننگے بھی جائز ہے تو ٹوپی سے کیوں جائز نہو (بخاری جلد اول صـ۵۱) امام ٹوپی سے ہو اور مقتدی پگڑی سے تو کوئی حرج نہیں۔

س نمبر ۱۳۵ - بعض لوگ کہتے ہیں کہ حنفی امام کے پیچھے اہلحدیث کی نماز نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ اہل حدیث رفع یدین کرتے اور سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۵ - اہلحدیث کی ہر ایک کے پیچھے نماز جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام بخاری نے باب مقرر کیا ہے۔ امامۃ المفتون والمبتدع۔ اہلحدیث کا رفع یدین کرنا حنفی کے ساتھ یا پیچھے نماز پڑھنے کے مخالف نہیں یہ سب خود غرضوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ ہاں امام مقرر کرنے کے وقت عالم صالح دیکھنا چاہئے۔

(از داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۶ - ایک چینا قوم کا نے ایک شخص کا حقہ ایک دفعہ منہ میں ڈالدیا۔ اور وہ چینا کی زبان دوسری تھی یعنی نہ وہ کسی کی بات سمجھتا تھا اور نہ اُس کی زبان کوئی سمجھتا تھا جس شخص کا حقہ تھا اُسنے ۱۲ ار میں وہ حقہ خرید کیا تھا لیکن اب اُس چینے کا فکر ڈراکر اور دھمکی دیکر مبلغ دو روپیہ بالعوض اُس حقہ کے لئے اور وہ حقہ اُسی کے حوالے کر دیا۔ اُس چینے نے اُس حقہ کو اُسی وقت توڑ ڈالا کیونکہ چینے لوگ اُس حقہ کو استعمال نہیں کرتے۔ اب سوال یہ ہے کہ جو قیمت خرید سے زیادہ لئے گئے شرعاً جائز ہیں یا نہیں اور جو وہ شخص لے سکتا ہے اُس وقت اُس چینے سے جتنا چاہتے ڈراکر لے سکتے تھے۔

(منشی علی حسن خان شہر مجینہ)

ج نمبر ۱۳۶ - اصل قیمت سے جتنا زیادہ لیا ظلم ہے اس کو واپس کرنا چاہئے واپس نہ کرینگے تو خدا کے نزدیک وہ دعویدار رہیگا۔

س نمبر ۱۳۷ - اگر دوکان میں کوئی اجنبی گاہک مال خریدنے آئے اور قیمت دیجائے۔ یا دوسری دوکان سے خرید کر لایا ہو اور مال بھول کر چلا جاوے اور نہ معلوم ہو کہ وہ کہاں کا رہنے والا تھا تو اب اُس کی بھولی ہوئی مال اور چیز کو کیا کیا جاوے (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۷ - بھولی چیز لقطہ ہے ایک سال تک اُس کے مالک کا انتظار کیا جائے نہ آئے تو اسکو پہچان کر استعمال کر لیں کبھی اُس کا مالک آجائے تو قیمت دیدیں۔

س نمبر ۱۳۸ - جنازہ کی نماز پڑھنے کے وقت چاروں تکبیر میں رفع یدین جائز ہے یا پہلی تکبیر میں کیونکہ محی الدین نومسلم (مرحوم) نے ایک رسالہ تصنیف کیا اس میں آپ لکھتے ہیں اور حوالجات پیش کرتے ہیں کہ یہ حدیث بیہقی کی ابن عمرؓ کی روایت سے قسطلانی شرح صحیح بخاری چھاپہ نولکشور کی جلد دوم کے صـ۳۴ میں تو اب وہ حدیث کس درجہ کی ہے قابل حجت ہے یا نہیں۔ اور سپارہ پانچواں صحیح بخاری فتح الباری میں حدیث ہے حضرت انس سے کہ استفتح الصلوٰۃ ہے یعنی پہلی تکبیر میں رفع یدین ہے اور باقی میں نہیں اسکا از راہ مہربانی خلاصہ کے طور پر جواب فرما دیں۔

(ابوسلیمان محمد عثمان جلال پور ضلع مالدہ)

ج نمبر ۱۳۸ - نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا ایسا ثابت ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب سے بھی اس کے متعلق روایت آئی ہے جو مولانا عبدالحی مرحوم نے حاشیہ شرح وقایہ میں لکھی ہے پس رفع یدین نماز جنازہ میں مستحب ہے۔

س نمبر ۱۳۹ - مردے کو گھر سے نکال کر قبر میں لیجانے کے وقت پاؤں کو آگے لیجاوے یا سر کیطرف آگے کر کے لیجاوے

ج نمبر ۱۳۹ - دونوں طرح جائز ہے پاؤں پہلے نکالنا اولیٰ ہے کیونکہ اکثر ضمیں ایک قسم کی ترجیح ہے

س نمبر ۱۴۰ - مردے کو قبر میں رکھکر مٹی ڈالنے کے وقت دبانا اور روندنا جائز ہے یا نہیں (محمد عثمان جلالپور)

ج نمبر ۱۴۰ - زمین نرم ہے تو دبانا جائز ہے اسمیں کوئی حرج نہیں ✦

س نمبر ۱۴۱ - عیدین کی نماز میں رفع یدین ہے یا نہیں؟ **ج نمبر ۱۴۱** - عیدین کی نماز میں رفع یدین ایسی ثابت ہے کہ حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں (از داخل غریب فنڈ)

متفرق نوٹ

تقریظات "حدوث مادہ" اس کتاب میں مولوی محمد علی صاحب (مرزائی) اور ایک آریہ کی مادہ کے متعلق بحث ہے۔ گو اس مضمون میں کافی نہیں تاہم معلومات کا ذخیرہ قابل دید ہے لکھائی چھپائی وغیرہ اچھی ہے قیمت ۴ر

تفسیر نوری مولوی حکیم نور الدین صاحب قادیانی کے درس قرآن کے مختلف نوٹ ہیں جو مولوی محمد علی موصوف نے مرتب کر کے پہلا پارہ شائع کیا ہے۔ چونکہ قادیان کا اور ہمارا مذاق الگ الگ ہے اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ اس تفسیر میں نقص نہیں بھی ہیں کوئی محل تعجب نہیں۔ تاہم معلومات کو شائقین کے لئے قابل دید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت اچھے ہیں۔ دونوں کا پتہ:۔ دفتر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور۔

ایک سوال السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے بعد گزارش ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا وغیرہ تو اکثر نام یاد ہیں اور سب کو واقفیت ہے مگر نانا نانی وغیرہ کا حال معلوم نہیں۔ یہاں اہل علم اکثر غوض کر رہے ہیں پتہ نہیں ملا۔ لہذا مکلف خدمت ہوں کہ براہ نوازش آنحضرت صلعم کی والدہ اور نانا نانی پڑنانی وغیرہ کے اسماء لکھ کر ضرور مطلع فرمایئے

(سید محمد شاعر الحق از ماچھی واڑہ)

شاہجہانپور میں قادیانی مباحثہ حافظ عبد الکریم صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ایک قادیانی مسمے محمد بخش کو اپنے مذہب میں لا رہا تھا میں نے کہا مرزا صاحب نے تو نبوت کا دعوےٰ کیا بلکہ بعض نبیوں سے فضل بنے ہیں۔ اس نے انکار کیا۔ لوگوں نے حوالہ طلب کیا میں نے رسالہ الہامات مرزا اور اخبار اہل حدیث میں سے وہ حوالجات پیش کئے سب لوگ حیران رہ گئے محمد بخش نامی جو قادیانی ہونے کو تھا اس خوشی میں مٹھائی بانٹ کر تائب ہوا۔ الحمد للہ یہ سب اخبار

اہل حدیث کی برکت ہے (عبد الکریم)

ایک اور کتاب مفت رسالہ فتح الغفور فی وضع الایدی علے الصدور حسب اجازت مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی (جنھوں نے رسالہ مذکورہ طبع کرایا ہے) اب مفت تقسیم کیا جائیگا۔ اور جو لوگ ہدیۃ المہدی کی جلدیں حسب اعلان سابق طلب کر چکے ہیں اُن کو بجائے رسالہ عمدۃ الرفیق کے فتح الغفور (عربی و اردو) بھیجا جائیگا۔ اس لئے کہ عمدۃ الرفیق تمام ہو چکا اطلاعاً تحریر ہے فقط۔

(خاکسار محمد ابو القاسم بنارس محلہ دارانگر)

یاد رفتگان ہماری پھوپھی صاحبہ کا نواسہ سید مسعود انتقال کر گیا انا للہ (سید ابو الحسن نبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی)

میرا بھائی محمود جان والدین معمر اور ۲ لڑکیاں چھوڑ کر انتقال کر گیا انا للہ (عبد الرحیم از پشاور)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

اطلاع شرعی مسئلے کے جواب کے لئے ۲ پائی اور وراثتی سوال پر ۲ ارفی بطن اور علمی سوال کے ساتھ ۲ غریب فنڈ کے واسطے آنے چاہئیں۔ ورنہ عدم اندراج کی شکایت معاف۔

غریب سائل جو اخبار کی قیمت نہیں دے سکتے وہ ایک روپیہ سالانہ داخل بغرض محصول بھیجا کریں حسب گنجائش نمبر وار ان کو اخبار ملیگا۔ خالی درخواست کوئی چیز نہیں۔

انجمن اخوان الصفا کا حساب اہل حدیث ۱۶ر اپریل میں غلط درج ہوا۔ کل آمدنی لعہ میزان خرچ مہ بقایا ۱۲ر

ممبران انجمن کو انجمن کی ترقی کا خیال ہونا چاہئے یہی ایک انجمن ہے جو مسلمانوں خصوصاً علما کو ایک مضبوط بے رخنہ دیوار کی طرح بنا دیتی ہے۔ مولوی حبیب اللہ موضع ڈھولن ڈاکخانہ چک پیرو ضلع سیالکوٹ داخلہ عہ میاں علیعہ امام مسجد تلونڈی خودگراں ڈاکخانہ جنڈیالہ ضلع امرتسر ۸ر

میزان جمع ۱۲ر

دُم دار ستاروں کی نسبت کیا خیال کرتے ہو؟

ہیئت دان کہتے ہیں کہ دُم دار ستارے بڑے بڑے لمبے چکروں میں گردش لگاتے ہیں سالوں اور صدیوں تک گردش کرتے کرتے دُور بھی نکلجاتے ہیں۔ ان کے سعد و نحس پر اکثر خیالات کئے جاتے ہیں مگر سوائے خدا تعالیٰ کے اس راز کو کوئی نہیں جان سکتا۔ جہلا ان کو اکثر نحس و منحوس جانتے ہیں کہ دو بار قحط ہوتے ہیں، سلطنتوں پر بربادی آتی ہے۔ مگر ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ دُم کیا چیز ہے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ جب ایسے ستارے سورج کے قریب تر آ جاتے ہیں تو ان کے اندر کے معدنیات گرمی سے روشن ہو جاتے ہیں۔ ایک دُم دار ستارہ جو پانچ چھ سال ہوئے کہ مغرب سے نمودار اور غروب ہوا تھا اُس کی دُم کی کیفیت کو میں نے قریباً ۸ ماہ دُوربین سے ہر شب بڑے غور سے ملاحظہ کیا اور اخیر پر قریباً ۲ روز بہت نکسے دیکھا۔ کیا سمجھا کہ یہ دُم ہی ہر روز خود بخود کم ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہی ستارہ بے دُم ہو گیا۔ یعنی صرف اُس کی دُم اُڑ گئی اور ستارہ موجود تھا سائنس دان اس پر کیا جواب دے سکتے ہیں آیا میرا تجربہ درست ہے یا غلط؟

(ایک ہیئت دان)

درخواست میرا باپ جو پرانا اہلحدیث اور اہلحدیثوں کی مسجد واقع [illegible] کا امام تھا قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ اس کے بعد ہمارا ذریعہ معاش کچھ نہیں رہا ہم دو بھائی، ایک بہن، اور ایک والدہ کل چار کس ہیں میں اسلامیہ سکول میں نویں جماعت میں پڑھتا ہوں میرا چھوٹا بھائی دوسری جماعت میں ہے۔ سکول والے مجھے دو روپے (ماہوار) وظیفہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ قلیل رقم اخراجات کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ کوئی صاحب میرا کچھ وظیفہ مقرر فرما دیں تو غریبانہ گذر ہو سکے تو میں مع دیگر یتیموں کے ان کے حق میں دعا کرونگا۔ (خاکسار عبد الرب امرتسر کٹڑہ حکیماں معرفت دفتر اہلحدیث)

(۲۶۳)

اخبار ہفتہ

جنگ کے متعلق مجمل اور مبہم خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۱ سے ۱۹ ر اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں کی سرگرمیاں کچھ کام نہ آسکیں۔ انہوں نے پانچ تجارتی جہازوں پر تارپیڈو پھینکے جن میں سے دو کنارے پر لائے جا سکے اور باقی غرق ہو گئے۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن فوجی پناہگاہوں اور ایک کوچ کرتی ہوئی فوج پر گولے برسائے۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز اور ہوائی جہازوں نے سمرنا کے نواح میں ترکی کیمپ پر گولہ باری کی۔

ایک انگریزی تجارتی جہاز کے کپتان کو ۵۰۰ روپیہ انعام ملا ہے کیونکہ اُس نے اپنے جہاز کو ایک جرمن آبدوز کشتی کے حملہ سے کمال چابکدستی سے بچا لیا تھا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے کئی مقامات پر بم کے گولے پھینکے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

متحدہ جہازوں کے بیڑہ نے پھر دردانیال کے دہانہ کے قلعوں پر گولہ باری کی۔

صاحب وزیر ہند کی اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ دردانیال میں بارش اور دھند کی وجہ سے ہوائی جہاز کام نہیں کر سکتے۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے نانسی (فرانس) پر بم پھینکے جس سے دو مکانوں میں آگ لگ گئی۔

چار جرمن ہوائی جہاز فرانسیسی توپخانہ نے گرا لئے۔

قیصر جرمن نے سلطان المعظم کو جنرل مان در گولٹز کے ہاتھ اول درجہ کا تمغہ (آہنی صلیب) بھیجا ہے۔

بصرہ کے قریب مقام شیبا پر ترکی اور ہندوستانی فوجوں میں ایک زبردست معرکہ ہوا۔

قاہرہ کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی رسالہ کے چھوٹے چھوٹے دستے نہر سویز کے قریب ... ہے رہیں۔

روسی فوجیں کوہ کارپیتھین میں سوائے درہ اُزوک کے تمام دروں پر قابض ہو کر ہنگری کے میدانوں کو دھمکی دے رہی ہیں۔

اس خطرہ کو محسوس کر کے آسٹروی جنگی محکمہ نے جرمنی سے کمک طلب کی۔

پہلے تو یہ خبر آئی تھی کہ جرمنی نے آسٹرویوں کو کمک پہنچانے سے عاجز ہو کر آسٹریا کو اجازت دیدی تھی کہ وہ روس سے صلح کر لے

لیکن بعد میں خبر آئی کہ قیصر جرمنی خود فوجیں لیکر کوہ کارپیتھین کے میدان جنگ میں پہنچ گیا ہے اور جنرل ... جرمن اور آسٹروی فوجوں کی کمان کر رہا ہے

آسٹریوں نے جرمن فوجوں کی مدد سے روسی فوجوں کو نہ صرف آگے بڑھنے سے روک لیا ہے۔ بلکہ اب وہ روسیوں کے ... دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

صاحب وزیر ہند کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹروی فوجیں جنوب مشرقی گلیشیا میں ابھی جارحانہ کارروائی کر رہی ہیں جہاں اُنہوں نے بہت سے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

غرضیکہ اس وقت کوہ کارپیتھین میں نہایت خوفناک جنگ ہو رہی ہے جس پر تمام دنیا کی نظریں لگ رہی ہیں

مغربی میدان جنگ میں اس ہفتہ کا نہایت اہم واقعہ لس اپارجز کی تسخیر ہے۔

لس اپارجز کو جرمنوں نے نہایت مستحکم کر رکھا تھا۔

جرمن کمانڈر کا خیال تھا کہ خواہ ایک لاکھ فوج کا بھی نقصان ہو جائے لیکن لس اپارجز سے نہیں ہٹنا چاہئے کیونکہ یہ نہایت مستحکم مورچہ تھا۔

لیکن فرانسیسی فوجوں نے نہایت جانبازانہ حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا۔ تمام میدان جنگ جرمن لاشوں سے اٹا پڑا ہے۔

مغربی میدان جنگ کے باقی تمام حصوں میں معمولی چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوتی رہیں۔

پوپ نے متخاصمین میں صلح کرانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن امریکن اخبارات لکھتے ہیں کہ مصالحت کی سعی قبل از وقت ہے۔

مسٹر ہارکورٹ نے دیوان عام میں اعلان کیا کہ شرائط صلح کے متعلق برطانوی مقبوضات سے کامل مشورہ لیا جائیگا۔

انگلستان میں ۳۱ر مارچ سنہ ۱۹۱۵ء تک ۳۲ ہزار عورتوں نے جنگ کے متعلق اپنی خدمات پیش کیں۔

گورنمنٹ انگلستان نے سامان جنگ کی تیاری کے انتظام کے لئے ایک بااثر کمیٹی مقرر کی ہے۔

دیوان عام میں مسٹر ٹینینٹ نے اعلان کیا کہ ۱۱ر اپریل تک انگریزی سپاہ کا کل نقصان ایک لاکھ ۳۹ ہزار ۳ سو ۴۷ تک پہنچ گیا۔

جرمن جنگی جہاز ڈریسڈن کو انگریزی جنگی جہازوں نے ساحل چلی کے قریب غرق کر دیا تھا اس پر حکومت چلی نے انگلستان پر اعتراض کیا کہ ساحل چلی پر کیوں انگریزی جہازوں نے جنگ کی۔ اس پر سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ انگلستان نے گورنمنٹ چلی سے معذرت کی ہے۔

ایک باربرداری کا جہاز سویز سے زخمیوں اور بیماروں کو لیکر بمبئی پہنچا ہے۔

ہردوار میں ہندوؤں کا ایک میلہ ہر بارہ برس کے بعد ہوا کرتا ہے جس میں لوگوں کا سخت ہجوم ہوتا ہے مہینوں پہلے سے لوگ وہاں اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس دفعہ کے میلہ میں جو ۱۵ر اپریل کو ہوا ۲۲ آدمی بھیڑ میں کچل کر مر گئے۔

پیرس کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جرمنی کے حکام نے اٹلی میں مال بھیجنا بند کر دیا ہے۔

آنریبل سید اعظم علی ... گورنمنٹ ہند نے ایک ہزار روپے دہلی کے طبیہ کالج کو دئے ہیں۔

جنگ کے سبب جرمنی کی تجارت بند ہو گئی ہے۔ اور جاپان کی تجارت دن بدن بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے

ahmadimuslim.de

سلسلۂ علوم قرآن عظیم الشان

محذرات سراپردہائے قرآنی　چہ دلبرند کہ دل مے برند پنہانی

قرآن مجید حضور اکرم سیدنا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ اثبات اعجاز قرآن کے لئے خود قرآن مجید کا وجود کافی و وافی ہے سہ آفتاب آمد دلیل آفتاب + گر دلیلت باید از وے رو متاب لیکن مخالفین سلام کیوں ماننے لگے۔ وہ تو یہی کہیں گے۔ کہ یہ بعض مسلمانوں کا ایک اعتقادی مسئلہ ہے جس پر کوئی موجودہ شہادت اور عقلی دلیل نہیں ہے۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ قرآن مجید کی ترتیب اور نسق آیات اور شروع سے آخر تک عبارت کا تسلسل اس امر کو صاف بتلا رہا ہے۔ کہ ایک جملہ تو کیا ایک لفظ بھی بے ربط اور بے ضرورت اور خلاف تہذیب نہیں ہے۔ یہ خود دلیل ہے کہ یہ کلام کلام الٰہی ہے۔ دوسری دلیل قرآن کے کلام ربانی ہونے پر یہ ہے۔ کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) امی تھے۔ نہ کسی مدرسہ میں آپ نے تعلیم پائی تھی۔ نہ کسی معلم سے کچھ سیکھا تھا۔ باوجود اس کے آپکی زبان مبارک سے ایسے آیات وکلمات کا نکلنا جس میں صدہا قسم کے نکات علمیہ اور اسرار حکمیہ موجود ہوں جن کے سننے سے ایک عالم حیران و ششدر رہے۔ اس سے بڑھکر کیا اعجاز قرآن کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں تمام علوم کے مضامین موجود ہیں۔ متعدد آیات قرآنی سے قرآن مجید کا جامع علوم ہونا معلوم ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ ایسی جامع مختصر مفید کتاب جس میں اخلاقی۔ الٰہی۔ عقلی طبعی۔ سیاسی۔ تصوفی۔ فقہی۔ مسایل موجود ہوں۔ ہم اس سے غافل رہیں۔ اگرچہ قرآن مجید کے سمجھانے اور سمجھنے کے لئے سینکڑوں تفاسیر عربی اور فارسی اور اردو زبان میں تصنیف ہوئی ہیں لیکن قرآن پاک میں جو علوم ہیں۔ ان کو الگ الگ منقح کر کے کسی نے اردو زبان میں حل نہیں کیا۔ تاکہ ہر ہر علم کے مسایل جو اس علم سے متعلق ہوں۔ ایک ہی جگہ شواہد قرآنی کے ساتھ مل جائیں۔ گو عربی زبان میں اس کا کافی ذخیرہ ہے۔ لیکن اردو میں اب تک اس کا کوئی سلسلہ قائم نہیں ہوا۔ الحمد للہ اس ضرورت کو محسوس کر کے جناب **مولوی ابو البرکات محمد عبید اللہ صاحب** (مولوی فاضل) نے سلسلۂ علوم قرآن کا قایم کیا ہے۔ یہ سلسلہ الگ الگ کتابیں وقتاً فوقتاً شائع کریگا مولوی صاحب موصوف نے اپنی بقیہ زندگی کو ہی خدمت قرآن کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل وکرم سے اس کا اجر جمیل عطا فرمائے۔ اور سلسلۂ علوم قرآن سے عام وخاص مستفید لوگوں کو فائدہ بخشے چنانچہ اسی سلسلہ میں حسب فصاحت وبلاغت کے متعلق (۱) علم الاستفہام من القرآن نمبر (۱) علم الامر من القرآن نمبر (۲) علم النہی من القرآن نمبر (۳) چھپ چکے ہیں۔ ان رسالوں کی قیمت مع محصول ۔ ہے جن صاحب کو اشاعت علوم قرآن کی تفصیلی کیفیت دیکھنا منظور ہو۔ وہ تفصیلی اشتہار نمبر (۱) بنام اشاعت علوم قرآن مجید اظہار اعجاز قرآن مجید جس میں سلسلۂ علوم قرآن کی ضرورت ہے اور یہ کہ وہ کن کن علوم سے بحث کریگا۔ اور انکی اشاعت کیسی ہوگی وغیرہ۔ بلا محصول مفت۔ اور رسالے قیمت بھیجکر یا بذریعہ ویلیو ذیل کے پتہ سے منگوائیں

المشتہر حافظ علی المجید وظیفہ یاب علاقہ پائیگاہ نواب وقار الامرا بہادر مرحوم ساکن ملک پیٹ نمبر مکان ۱۸۹ ۱/۴ حیدر آباد دکن۔

مومیائی

۳۱/۵۲

مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جو ہاں یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد وعورت۔ بوڑھے بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے

ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۳ پاؤ پختہ ۱۲ مع محصولڈاک وغیرہ سفرمالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب ظفر خاں صاحب ڈفعدار رسالدار لکھنو سے رقمطراز ہیں کہ بندہ نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جو کہ نہایت کارآمد ثابت ہوئی۔ لہذا اب براہ مہربانی دو چھٹانک مومیائی روانہ کریں (۱۷۔ مارچ سنہ ۱۵ء)

جناب ایم عبد الغفور صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں جناب سے میں چند مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں۔ جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اب ایک چھٹانک مومیائی اور جلدی ارسال فرما دیں۔ (۲۲۔ مارچ سنہ ۱۵ء)

جناب مولوی ابو المسعود محمود صاحب منیجر سعید المطابع بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے قبل ایک فرمائش مومیائی کی ارسال کر چکا ہوں امید ہے آپنے پارسل بھیجدیا ہوگا۔ میں کہاں تک آپکی اس مومیائی کی تعریف کروں۔ واللہ بڑی سود مند ہے۔ اب ایک چھٹانک شکر اللہ صاحب محمد داماد کے نام بھیجدیجئے۔ (۱۸۔ مارچ سنہ ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

(۴۹۵)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے بالعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عمر

طلا - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۲ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عہ

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی یا بی - خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے عہ

سرمہ مقوی چشم

اس سرمہ کے استعمال سے ضعف - جالا - سفیدہ - پانی بہنا وغیرہ دور ہو کر مادہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عمر

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو - صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ ۸ر

ملنے کا پتہ

مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار عام ۹/۱۰

ہماری دکان میں لونگی - پگڑہ سوتی - ریشمی و زرتار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے - جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پگڑی درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں اور دوکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی۔

المشتہران

غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ ۲/۱

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی و غمی کی کافی اصلاح ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے بہت کارآمد اور مفید کتاب ہے قیمت ۱۰ر مع محصول ۱۴ر ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ (معرفت دفتر اہلحدیث امرتسر)

سراج اللاعین المعروف جامع العلوم ۴/۱ اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاوے گا - قرآن شریف و حدیث شریف سے لیکر عالمگیری و ہدایہ وغیرہ سے یا آخر کر احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی روم سے لیکر دیدہ بیان - بلکہ تحقیق ہر ایک مضمون کو جا بجا لکھا ہے۔ اور ایک مضمون کو دوسرے مضمون سے مدلل کیا ہے۔ زیادہ تعریف فضول پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں - قیمت ہر دو حصہ ۸ر مع محصولڈاک اگر خواہش ہو - تو محصولڈاک بھیجکر پہلے مفت منگوالیں - ایک روپیہ کے خریدار سے چار دل عدد مع محصولڈاک اور تقلید شخصی اور بشارت محمدی مفت دی جاویگی تبادلہ کتب بھی ہو سکتا ہے - مکمل کتاب بارہ سو صفحہ کی ہوگی۔

المشتہر

عبد العزیز ولد مولوی ابو الحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری مترجم غنیۃ الطالبین وتلخیص الصحاح مشکوۃ شریف و تجلی آسمانی وکاسر یمانی وغیرہ وغیرہ موضع بھنگرانوں ڈاکخانہ رچھالہ ضلع سیالکوٹ

نصائح الواعظین با وصف و ثنا سید المرسلین

یہ کتاب اپنے طرز بیان میں نرالی ہے مسلمان کی آنکھوں کو نور قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ہے۔ اس میں دس بیان ہیں اور ہر بیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی ہیں پھر ان کا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اثناء بیان میں موافق آیات شریفہ حضور کے اوصاف و فضائل جمیلہ باحادیث و روایات صحیحہ اور جا بجا اشعار و مثنوی مولانا روم دلچسپی کے لئے لکھی گئی ہے۔ غرضکہ یہ کتاب عموماً تو تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلباء مدارس اسلامیہ کیلئے بہت مفید وکارآمد ہے۔ اگر ہر مسلمان اس کو بنقد جان خریدے تو بجا اور زیبا قیمت فی جلد ۱۲ مع محصول ۸ر بلکہ اس کے ہر خریدار کو رعایت ایک کتاب فضائل محمدیہ نعت قیمت ۲ر میں دی جاویگی - فرمائش میں اخبار کا حوالہ و پتہ صاف ہو۔

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی بالنس بریلی محلہ گڈھیا

رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ماہ رجب ۱۳۳۳ تک طلب کرے - اسکو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی - محصول وی پی میرے ذمہ ہے

سوانح احمدی یعنے حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی ۱۲ رعایتی عہ حضور نماز مصنفہ مولوی سید احمد حسن صاحب غزنوی برادر مولوی عبد الجبار صاحب ۲ر رعایتی عہ سرمہ بیدی فی الجمع القرعی ۸ر رعایتی عہ ترجمان القرآن ہر سورہ بطرز جدید طبع دہلی تقطیع کلاں ۸ر رعایتی عہ تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبد اللہ نو مسلم ۱۲ رعایتی عہ

عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدیرآباد شہر ملتان بیرون دروازہ لوہاری

اہلحدیث پرنٹنگ پریس امرتسر میں بکار پردازی گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط:

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک بھیجنے پر واپس ہوسکینگے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

... حدیث مصطفیٰ ... وردانہ درج ... کیا ہے

نمبر ۳۶ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ		صہ
روسا و جاگیرداران سے	"	للعہ
عام خریداران سے	"	سے
	ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس		
	" ششماہی ۳ شلنگ	

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ مبارک

(۲۹۷)

فہرست مضامین

آریہ سماج امرتسر میں لالہ ہنسراج جی کا لیکچر ۱
اعلان برائے تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ۳
قادیانی مشن (چوتھا دعویداں) ۳
بے انصافی کی حد ہوگئی ۴
مسافر آگرہ سے ہمارا مناظرہ (از اڈیٹر الفضل) ۵
مدرسہ احمدیہ آرہ کے پرانے طلبا کی انجمن ۶
مذاکرہ علمیہ نمبر ۶
گردش زمانہ ۷
سلسلۂ دنیا کی ازلیت کا ابطال ۸
ایک نہایت مفید قومی تجویز ۱۰
ایک تاریخی سوال ۱۰
کیا یہ بہتان ہے یا صحیح ہے ۱۱
علمائے مدراس گورنمنٹ کے انعام ۱۱
قادیانی ... (۱۲) ... متفرق نوٹ ۱۳
انتخاب الاخبار ... (۱۴) ... اشتہارات ... ۱۵ ... ۱۶

آریہ سماج امرتسر میں

لالہ ہنسراج جی کا لیکچر

ہر ایک قوم اور مذہب میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دیانت داری سے اُس مذہب کو راہ نجات جان کر اُس کے پیرو ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ مذہب کو صرف راہ نجات جانتے ہیں نہ کہ دل لگی کا سامان اسلئے حتی المقدور اس کی پیروی بھی کرتے ہیں اور تا بمقدور اُس مذہب کی ہدایت کے مطابق دیانت دار بھی ہوتے ہیں۔ لالہ ہنسراج جی کے اندرون کا علم خدا کو ہے۔ مگر ہم اپنا خیال آن کی نسبت یہی رکھتے ہیں کہ وہ بعض دیگر لوگوں کی طرح دھرم کو آڑ نہیں بنائے ہوئے بلکہ راہ نجات جان کر پیرو ہیں۔

۱۸-اپریل کو امرتسر کی آریہ سماج کالج پارٹی میں آپ کی تقریر تھی۔ میں اسی حسن ظنی سے خود سننے کو گیا۔ لالہ صاحب بدزبان نہیں، دل آزار نہیں گو آریہ ہیں۔ بلکہ پنجابی آریوں کی ایک پارٹی کے لیڈر ہیں۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا:۔

برہمن کو وید کا پڑھنا پڑھانا ضروری فرض ہے۔ اس پر بہت زور دیا گیا منوجی کے حوالے دئے ہم منتظر تھے کہ منو کا وہ حوالہ بھی دینگے جس میں منوجی نے لکھا ہے۔ برہمن کشتری اور ویش جو بغیر وید پڑھنے کے نجات چاہیں گے وہ نرک (جہنم) میں جاوینگے عام ہندؤں اور آریوں کو بھی وید پڑھنے کی ترغیب دی۔ اسی اثنا میں مسلمانوں کا بھی ذکر کیا۔ مسلمانوں کے لڑکے قرآن شریف کو یاد کرتے ہیں اس کی بہت سی سورتیں ان کو حفظ ہوتی ہیں مگر ہندو ان بچاروں کو

۵۷ منو کا ۲ باب نمبر ۱۶۸

گلزار احمد (ی) یعنی مدارج النبوت کا ترجمہ ... پنجابی نظم ہیں ... مفید ہے ... قیمت ... جلد ... (منیجر)

چاروں ویدوں کا نام بھی نہیں آیا۔ اسی ضمن میں ہون کی تعریف کرنے لگے کہ اس سے ہوا صاف ہوتی ہے اور پانی پاک صاف برستا ہے جس سے کھیت پاک صاف پیدا ہوتے ہیں جن سے ہمکو اناج پاک ملتا ہے جس کو کھا کر ہم اعمال صالحہ کر سکتے ہیں۔ اسپر ایک حکایت سنائی کہ ہردوار میں ایک سادھو نے کسی مہاتما کو کھانا کھلایا۔ اُس مہاتما نے خواب میں دیکھا ایک جوان لڑکی سُرخ لباس پہنے ہوئے اُس کے پاس آئی (جس سے مراد تھی کہ اُس مہاتما کو اُس نے بدی کی طرف راغب کرنا چاہا) مہاتما نیند سے بیدار ہو کر اُس سادھو کے پاس گیا جس نے اُس کو کھانا کھلایا تھا کہا کہ تو نے ہمکو کیا کھلایا کہ آج ہمکو یہ پریشان خواب آیا۔ سادھو نے کہا فلاں شخص نے ہمکو دان دیا تھا۔ اُس سے دریافت کیا تو اُس نے کہا میں نے ایک ہزار روپیہ پر لڑکی فروخت کی تھی۔ ... دو سو روپیہ سادھوؤں کو دان دیا۔ اس لیے اُس ناجائز خوراک سے مہاتما کو خواب میں پریشانی ہوئی۔ اسی طرح ہون سے اناج پاک صاف ہوتا ہے اور بغیر ہون کے ایسا نہیں ہوتا پھر گرونانک صاحب کا قصہ بیان کیا کہ ایسی طرح جس سے پایا جاتا تھا کہ لالہ صاحب خود اس قصے کو صحیح نہیں جانتے۔ وہ قصہ یہ تھا کہ گرونانک کی دعوت ایک امیر آدمی نے کی تو انہوں نے نہ کھائی مگر ایک غریب بڑھئی نے کی تو کھالی۔ اسپر امیر صاحب معترض ہوئے نانک جی نے دونوں روٹیوں کو ہاتھ میں نچوڑ دیا تو غریب کی روٹی سے دودھ نکلا اور امیر کی روٹی سے خون ٹپکا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جو کمائی ناپاک صاف ہوتا ہے وہ دودھ کی مانند ہوتا ہے اور جو ناجائز کمائی کا ہوتا ہے وہ گویا خون ہے!

مگر سوال یہ ہے کہ اس سے ہون کی تائید کیسے ہوئی ان دونوں حکایتوں سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی کمائی ناجائز تھی۔ کمائی ناجائز اور بات ہے اور ہون کے بغیر اناج کا ناجائز ہونا اور بات ہم فرض کر لیں اس وقت ساری دنیا میں ہون ہوتا ہے اُسی ہون سے پاک شدہ ہوا اور پانی سے ایک کھیت پکا ہے جس کا اناج ایک شخص نے چرا کر ہمکو کھلایا تو کیا ہم اس اناج کو ہون کے لحاظ سے پاک سمجھکر کھالیں یا اس کی ناجائز کمائی پر لحاظ کر کے چھوڑ دیں۔ لالہ صاحب بھی غالباً پچھلی بات فرمادینگے۔ لالہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ میں ہون کے متعلق سائنٹفک اصولوں کا ذکر نہیں کرتا کیونکہ وقت کم ہے۔ لالہ صاحب کی علمی حیثیت اسی بات کی متقضی تھی کہ آپ سائنٹفک اصولوں کا ذکر کرتے۔ انہوں نے اگر نہیں کیا تو ہم کئے دیتے ہیں۔

فلسفہ آلہیات ہمکو بتلاتا ہے کہ قدرت نے اپنا کوئی کام کسی مخلوق کے ہاتھ میں نہیں دیا اُس کے جملہ قوانین بجائے خود مکمل اور اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ ہوا خراب ہو جاتی ہے تو اُس کے لئے بھی قانون قدرت ہے۔ اُس کو صاف کرنے کے لیے بھی قانون قدرت خود ہی کام کرتا ہے۔ سورج میں داغ پڑ جاتا ہے مگر چند دنوں میں وہ خود ہی نکل جاتا ہے۔ اس کا ثبوت ڈیرہ دون کے ... چاند سورج وغیرہ ستاروں کی ... تصویریں لیجاتی ہیں۔ آریہ سماج ... ہون ہوا کو پاک صاف کرتا ہے۔ ہم ... ہیں کرتے کہ کیسے ... ہیں کہ یہ بات ممکن نہیں کہ قدرت اتنا بڑا کام (ہوا کا پاک صاف کرنا) بندوں کے ہاتھ میں دیدے۔ ہون کریں تو ہوا صاف ہو نہ کریں تو ناصاف رہے۔ آج کل جبکہ ہون کا رواج قریب منفی کے ہے پاک اناج ہمکو ملنا محال یا مشکل ہے؟ نہیں بلکہ پاک اناج کے معنے یہ ہیں کہ ہماری پاک کمائی سے ہمکو حاصل ہوا ہو۔ ہم محنت کریں۔ جائز نوکری کریں۔ جائز تجارت کریں اُس کی آمدنی سے جو کھانا ہمکو ملے وہ پاک اور پوتر ہے۔ قدرت نے اُس کو کسی ہوا سے پیدا کیا ہو۔ پھر اُس پہ چاہی ہو یا پُروا سے اُس کو پلا ہو۔ یہ قدرت کا کام ہے ہمیں اس میں کیا دخل اور کیا مطلب؟

یہی ایک آریوں کی اصولی غلطی ہے کہ وہ قدرتی کاموں میں دخیل ہونے ہیں۔ ... چاہتے ہیں اسی غلطی سے وہ شادی کے مسئلہ کو بھی نہیں سمجھتے یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں شادی اولاد پیدا کرنے کے لئے ہے۔ ہم کہتے ہیں شادی اُس خواہش کے پورا کرنے کے لئے ہے جو قدرت نے مرد میں عورت کی اور عورت میں مرد کی پیدا کی ہے اولاد پیدا ہونا اُس کا فائدہ ہے غرض اصلی نہیں آریوں کا اصول صحیح ہو تو جس صورت میں اولاد پیدا نہ ہو نکاح کا قائم رکھنا فضول ہو جائے خواہ میاں بیوی میں کیسی محبت اور یکجہتی ہو۔ دونوں کو الگ ہو جانا چاہئے کیونکہ بے نتیجہ فعل کا کرنا اگر ... گناہ ہے تو اُس کو قائم رکھنا کئی ایک گناہوں کا موجب ہے۔ ... آریہ سماج اس صورت میں طلاق کی اجازت بھی نہیں دیتی۔ کیوں نہیں دیتی؟ وہی بے اصولی ہے۔

خیر اس بحث کا ذکر یہاں مقصود نہیں مطلب یہ تھا کہ آریہ سماج ہون کی جو فلاسفی بتلاتی ہے ایک فلسفی خصوصاً فلسفہ آلہیات جاننے والے کے نزدیک ... وقعت ایک طفل تسلی سے زیادہ نہیں۔

لالہ صاحب نے تمام لیکچر میں ہردوار کے اجتماع پر بڑا فخر کیا اور بار بار کہا کہ ایسا بڑا مجمع جس میں پندرہ بیس لاکھ آدمی جمع ہوتے ہیں محض رشیوں کے میل ملاپ کا نتیجہ ہے۔ اس فخر میں آپ یہاں تک ترقی کر گئے کہ بار بار آپ کے منہ سے یہ نکلا کہ دنیا میں کوئی ایسا مقام ہے؟ جہاں پندرہ بیس لاکھ آدمی اس طرح جمع ہوتے ہیں کہ نہ اُن کو کھانے کی فکر ہے نہ رہنے سہنے کی۔ میں اُس وقت ہمہ تن حیرت میں تھا کہ لالہ صاحب جیسے تعلیمیافتہ دنیا کے چپہ چپہ کو واقف ایسا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ان کو مکہ معظمہ یاد نہیں؟ ہردوار میں تو کئی سالوں کے بعد اس دفعہ حسب روایت اخبارات ۲ لاکھ کا اجتماع ہوا۔ مکہ معظمہ میں تو ہر سال اس سے زیادہ ہوتا ہے حالانکہ مکہ معظمہ تک نہ ریل ہے نہ موٹر۔ ہردوار میں تو سپیشل پر سپیشل گاڑیاں جاتی ہیں۔ مکہ معظمہ ایک جنگل ہے جہاں نہ کچھ پیدا وار ہے نہ رہائش کا سامان۔ ہردوار ایک آباد جگہ اور سرسبز زمین کنارہ دریا ہے۔ ہردوار کے مسافر ہندوستان کی

ملہ آگ میں گھی وغیرہ جلا کر مجلس میں دھونی دیتے ہیں اس کو ہون کہتے ہیں آریوں کے نزدیک روزانہ ہون کرنا فرض ہے۔ (ایڈیٹر)

حدود کے اندر کے ہوتے ہیں۔ مکہ معظمہ تک مسافر کل دنیا کے بخاری لوگوں کو پوچھئے جو ہندوستان کے راستے سے جاتے ہیں ان کی آمد و رفت میں پورا سال لگ جاتا ہے۔ غرض اسی طرح کی بہت سی امتیازی صورتیں ہیں مگر لالہ صاحب کو ہردوار کی فضیلت نے ایسا جوش دلایا کہ بار بار اُن کے منہ سے ہردوار کی بے نظیری سنکر میں ہی نہیں اور بھی واقفان حال متعجب ہونگے۔

لیکچر بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے ختم ہوا۔ ہم آریہ سماج کو ایسے قابل لیکچرار وں کے وجود پر مبارکباد دیتے ہیں ۔

اعلان مبادی تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

یہ تفسیر میری عربی میں تصنیف ہے۔ اس میں خاص التزام یہ ہے کہ ہر آیت کی تفسیر میں دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ یہی تفسیر ہے جسکے متعلق بعض علماء نے مخالفت کی آواز اُٹھائی تھی اور اب تک وہ آواز کسی نہ کسی کونے میں گونجتی ہے اس کے متعلق آج مجھے دو اعلان کرنے ہیں۔

(الف) ایک یہ کہ یہ تفسیر عرصہ سے ختم ہے اس لئے جو صاحب اس کی خریداری کی درخواستیں بھیجے ہیں وہ تکلیف نہ فرماویں۔

(ب) اس تفسیر کے متعلق میرا یہ ارادہ ہے کہ میں اپنی اُن تصانیف سے جو اس وقت میری زیر تحریر ہیں فارغ ہو کر اس تفسیر کو غور سے دیکھونگا بلکہ اعلان بھی دونگا کہ جس جس صاحب کو اس تفسیر پر اعتراض یا اشکال از قسم عربیت یا از قسم تفسیر ہو وہ مہربانی کر کے مطلع فرما دیں۔ میں اس پر دل سے متوجہ ہو کر اور خود بھی تفسیر مذکور کو غور سے دیکھکر اس کی تصحیح یا اصلاح کرونگا انشاء اللہ۔

ہاں جو صاحب جلدی چاہتے ہیں اُن کو دو کاموں میں سے ایک کے کرنے کا اختیار ہے۔ یا تو اُن اعتراضی مقامات کی نسبت دیگر علماء کے بتلائے ہوئے معنے لکھ لیں اُن کو یہ بھی اختیار ہے میرے معنے کو غلط سمجھیں اور دوسرے علماء کے معنے کو صحیح اعتقاد کریں۔

یا دوسری صورت یہ ہے کہ تفسیر مذکور کے جس جس مقام پر اعتراض ہے اُس کی اصلاح حاشیہ میں کر کے خود بخود تفسیر مذکور چھاپ کر شائع کر دیں۔ میرا اس پر بھی اعتراض نہیں ہوگا۔

ہاں میری تصحیح یا اصلاح کے منتظر ہیں تو چندے اور صبر کریں کیونکہ میرے نزدیک بعض حالات پیش آمدہ اُس تفسیر کی تصحیح یا اصلاح اُس کی نئی تصنیف سے زیادہ وقت طلب ہے جس کے لئے میں آج کل فارغ نہیں۔

میری طرف سے اجازت ہے جو صاحب چاہیں۔ اس کی اصلاح کر کے چھاپ دیں۔ مگر اُسی طریق سے جیسے بیضاوی وغیرہ ....

........تفسیروں کے متعلق علماء نے کیا ہے کہ حواشی میں ان کی تائید یا تردید کی ہے۔ اندر دخل نہ دیں۔ اندر دخل دینا مصنف کا کام ہے غیر کا نہیں۔

یہ ایک قاعدہ اور دستور المصنفین ہے اس کو کوئی صاحب بدگمانی سے سمجھیں یا حسن ظنی سے۔ یہ اُن کی دیانت ہے مجھے اس سے مطلب نہیں۔

میرا یہ اعلان اُن نیک دل اصحاب کے لئے ہے جو محض دیانت داری سے معترض ہیں۔ باقی رہے ان کے سوا اور قسم کے لوگ سو اُن کا کوئی جواب نہیں نہ اُن کی تلافی ممکن ہے۔ متنبی نے اُن کی طرف توجہ کرنے سے بھی منع کیا ہے ؎

سوا وجع الحساد داو فانه
اذا حل فی قلب فلیس یحول

قادیانی مشن

چوتھا دعویدار

قادیانی مشن میں بڑا اختلاف تو قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کا ہے جو مرزا صاحب کی نبوت میں مختلف ہیں مگر تیسرے اور چوتھے دعویدار کچھ اور ہی کہتے ہیں وہ مرزے سے ان کو جواب دیتے ہیں کہ تم دونوں غلطی پر ہو اصل خلیفہ اور مصلح زمانہ ہم ہیں۔

مولوی عبداللہ تیما پوری (دکن) دعویدار خلافت تھے اب ایک صاحب ظہیر الدین نامی پیدا ہوئے جنہوں نے ایک دو ورقہ اشتہار ہمارے پاس بھی بھیجا ہے جو بالاختصار اُنہی کے الفاظ میں نقل ہے:-

المبارک۔ اے احمدی قوم کے معزز بزرگو آپ صاحبوں کو علم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے وصیت کی تھی کہ جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔ سو آگاہ رہو کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس نے روح القدس سے مدد پا کر جماعت کے لئے قائم ہونا تھا۔ گوش ہوش سے سنو کہ خود خدا نے اپنی وحی سے مجھے مخصوص کیا ہے اور اگرچہ میں آپ لوگوں کو ایک معمولی انسان دکھائی دیتا ہوں لیکن یہ ایک سچی بات ہے کہ احمد صلعم کے مخالفین کے مقابلہ کے لئے الہاماً میں مامور کیا گیا ہوں دیکھو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ خود خدا نے مجھے یوسف قرار دیا ہے اور میرا نام دین کا چراغ اور بشیر بھی رکھا ہے۔ میرے اس دعوے پر غور کرو کہ میں ہی وہ موعود غلام حلیم ہوں جس نے صاحبزادہ مبارک احمد صاحب مرحوم کا قائم مقام ہونا تھا۔ اور جس طرح مبارک احمد چہارشنبہ کے روز پیدا ہوا اسیطرح یہ عاجز بھی عید کے دن چہارشنبہ کو چھ بجے پیدا ہوا جبکہ چراغ بھی روشن کئے گئے۔ دلائل صحیحہ اور براہین قاطعہ سے عقلمند لوگ ہمیشہ فائدہ اُٹھایا کرتے ہیں لیکن واقعات حقہ ایک ایسی چیز ہے جہاں ہر خاص و عام کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس اشتہار میں اقرار لکھتا ہوں کہ میرے خدا نے مجھے ایسی والدہ مکرمہ کے پاک بطن سے پیدا کیا جس کو سخت مایوسی اور نومیدی کی حالت میں مسیح نفس نبی کی دعا سے

۵ جولائی ۱۹۱۴ء

لی اور جس کے ہاں میرے بعد صرف تین ہی بچے پیدا ہوئے او عاس طرح سے الہام الٰہی کے ماتحت تین کو چار کرنے والا مجھے قرار دیا گیا۔ عورتوں پر فریفتہ ہونے والے نفسانی لوگ جو قرآن کریم سے چار عورتوں تک سے نکاح کرنے کا نہ صرف جواز بلکہ حکم نکالا کرتے ہیں[1] ان کو وحی الٰہی تین کو چار کرنے والا سے بدیہا ہوئے تسلیم کرنا پڑے گا۔

اے احمدی قوم کے بزرگو میں جو خدا کی قدرت اور رحمت کا ایک کرشمہ ہوں اُس کے فضل اور احسان کا ایک نشان ہوں۔ احمدیت کی فتح اور ظفر کے لئے جو بطور ایک نقیب کے ہوں میری ساتھ ہو جاؤ اور خدا کی پیشگوئیوں کی تکذیب نہ کرو۔ کوئی ایک شخص آدمی احمدی جماعت میں سے پیش کرو جس کو مسیح موعود نے اپنے ہاتھ سے ایسا سارٹیفکٹ دیا ہو جس کا یہ خلاصہ ہو کہ مسیح موعود (مرزا) نے تو اپنے بعض الہامات کو پہنچانے میں غلطی کی ہو لیکن اُس مصلح موعود نے اس غلطی کی اصلاح کی ہو اور خود مسیح موعود نے عالم رویا میں اُسے بتلایا ہو کہ فلاں فلاں غلطیوں کی جو درستی کی گئی ہے تو وہ بالکل صحیح ہے۔ ایسے ہی وہ بابرکت موعود دعوے سے پہلے رویائے صادقہ اور سچے الہامات میں صاحب تجربہ بھی ہو۔ اور مسیح موعود کا وہ سچا غلام ہو۔ اُس کی باتیں سچی اور اس کے دعاوی بادلائل ہوں۔ پس اے لوگو جو میرے دعاوی کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں۔ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ قرآن کریم میں جس احمد کے حق میں حضرت مسیح ابن مریم کی طرف سے ایک پیشگوئی ہے وہ احمد رسول اللہ صلعم صرف صرف حضرت مسیح موعود (مرزا) جری اللہ فی حلل الانبیاء ہی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نے جس ایک ذکی غلام کے حق میں اپنے اشتہار مورخہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی ہوئی ہے وہ موعود یہی راقم الحروف ظہیر الدین نام ہی ہے۔ الخ

اہلحدیث ۔ ہم تو اس الہامی مذہب کو ابتدا ہی سے سمجھنے سے قاصر ہیں تو اب کیا سمجھینگے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنی کم علمی کا اعتراف کر کے یہ سب کچھ قادیانی مشن کے سپرد کیا جائے ؎

محتسب را درون خانہ چہ کار

بے انصافی کی حد ہو گئی

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ میں نے اپنے اہل حدیث بھائیوں کو جو کسی خاص وجہ سے مجھ سے بغض للہ رکھتے ہیں (اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَغْرَاضِ عِبَادِہٖ) اہلحدیث ۹ر جنوری میں اعلان کیا تھا کہ میرے ساتھ مجلس خاص میں فیصلہ کر لیں جس کی صورت یہ لکھی تھی کہ محدود صاحب کسی مکان میں بیٹھ کر گفتگو کریں جو مع فیصلہ منصف صاحبان شائع کی جا دیگی۔ اُس گفتگو میں چار صاحب جو واقع میں بحکم قول کبرہ اس نزاع میں بہت بڑا حصہ رکھتے ہیں مخاطب تھے۔ امرتسر میں مولانا احمد اللہ صاحب فقط۔ بٹالہ میں مولوی محمد حسین صاحب۔ پرنام بٹ (مدراس) میں مولوی فقیر اللہ۔ راولپنڈی کے قاضی عبدالاحد۔ میں نے لکھا تھا اگر یہ مجلس امرتسر میں ہو تو اس مجلس کے انتظام کا ذمہ وار میں ہوتا ہوں جس میں زیادہ سے زیادہ بیس دس اہلحدیث جماعت کے شریک ہونگے غیر اہل حدیث اور کوئی ایسا شخص جس کی شرکت سے فتنہ وفساد کا خطرہ ہو شریک نہ ہوگا

ہمیں اعتراف ہے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے سوا کسی کو اس مقابلہ کے لئے ہمت نہ ہوئی جناب موصوف نے اپنا معاملہ الگ کر کے جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب سب جج سیالکوٹ کو منصف مانا جن کا فیصلہ عنقریب شائع ہوگا انشاء اللہ۔

افسوس اَور علماء کو امن صاف اور انصاف کی راہ پر چلنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو یقین ہے کہ جونہی کوئی مجلس امن امان کی ہوئی تو پس ان کے دعوے پر پانی پھرا۔ اس لئے مولوی احمد اللہ صاحب نے بمشورہ اُن لوگوں کے جن کو کبھی وہ **اخوان الشیطان** کا معزز لقب دیا کرتے تھے یہ اشتہار دیا کہ مباحثہ کھلے میدان میں ہو اور پندرہ روز تک ہو اور یومیہ پانچ گھنٹے ہو اور صرف تقریری ہو اور منصف مولانا محمود الحسن صاحب حنفی دیو بندی ہوں وغیرہ۔

یہاں کونسی گولیاں کھیلا ہوا تھا جو نا کرتا چنانچہ ۲۶ر فروری کے اہل حدیث میں میں نے ان سب شرائط کی منظوری دی۔ مگر اتنا لکھا کہ چونکہ ان شروط پندرہ روزہ وغیرہ کے آپ لوگ مجوز ہیں۔ میرے تو منشاء کے خلاف ہیں اس لئے آپ ہی اس جلسہ کا انتظام کریں۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی اس لئے منصف کا درمیان میں ٹھیرنا ضروری ہے پس منصف کو بھی آپ لوگ ہی بلا دیں۔ بعد انتظام میں حاضر ہو جاؤنگا۔

ناظرین یہ سنکر ہمہ حیرت ہونگے کہ فریق ثانی اپنی کمزوری کو اس قدر محسوس کرتا ہے کہ جلسہ عام اور اس کے جملہ لوازمات کی خواہش تو وہ کرے اور انتظام میرے سر رکھے۔ کہتے ہیں کہ نہیں جلسہ بھی عام ہو اور انتظام بھی تو کر۔ اس پر **بعض** مولانا و دلانا کہتے ہیں! ہم جانتے تھے اور جانتے ہیں کہ ثناء اللہ کبھی ہمارے سامنے نہ آئیگا کیونکہ اس کی نیت نیک نہیں۔

اے **مولانا** ! اُس وقت کو یاد کرو جب ہم اور تم خدا کے سامنے اکیلے اکیلے حاضر ہونگے بحکم آتیہ یوم القیامۃ فردا کیا اُس عالم الغیب کو بھی یہی جواب دوگے۔ آہ افسوس ان لوگوں نے دین اور خدا کو اپنے ہاتھ کا ایک کھلونا سمجھ رکھا ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں امن امان کی مجلس ہو تو ان لوگوں سے فیصلہ ہونا پانچ منٹ کا کام ہے۔ یہ روز روز کی چخ چخ اتنی ہی دیر ہے جب تک یہ لوگ سامنے نہیں آتے ورنہ جتنے پانی میں یہ لوگ ہیں اور جو ان کا دم خم ہے میں خوب

[1] قادیانی خلیفہ ثانی کی طرف اشارہ ہے (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

جانتا ہوں۔

غضب خدا ایک مسلمان کو جو نماز روزہ اور دیگر احکام شرع کی پابندی کرتا ہے پھٹے منہ سے دجال ملحد، زندیق اور کیا نہیں کیا کہے جاتے ہیں۔ اور جب اس کا ثبوت مانگو تو بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔

اے بندگان خدا! خدا سے ڈرو۔ سنو! مالک کا فرمان ہے:۔

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ
(جو کچھ تم بولتے ہو سب لکھا جاتا ہے)

اور سنو!

کُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ (چھوٹا بڑا سب لکھا جاتا ہے)

پس اگر آپ لوگوں کو ان آیات پر ایمان ہے اور میرا خیال ہے کہ ضرور ہے تو اہل علم کی مجلس میں میرے ساتھ گفتگو کرکے جلدی فیصلہ کرلیں ورنہ یاد رکھیں میں بھی اب تہیہ کرچکا ہوں کہ آپ لوگوں کا پیچھا نہ چھوڑونگا۔ تاوقتیکہ آپ لوگ مجھ سے فیصلہ نہ کرلیں یا فتنہ پردازی سے منہ نہ بند کریں **سنو** میں اپنا مافی الضمیر پھر سنائے دیتا ہوں آپ لوگ جو مجھکو ملحد، زندیق وغیرہ کہتے ہیں اس کی مجھے تو اتنی بھی پرواہ نہیں جتنی گرمی میں مکھیوں کی ہوتی ہے کیونکہ میرا معاملہ میرے خدا سے ہے مگر آپ لوگ چونکہ اس بہانہ سے قومی تحریکات میں روڑا اٹکانا چاہتے ہیں گو آج تک بفضلہ تعالےٰ آپ لوگ اس میں سراسر ناکام رہے اور آئندہ بھی رہینگے انشاء اللہ۔ اسلئے میں با دل ناخواستہ آپ لوگوں کو للکار کر کہتا ہوں کہ **اصول محدثین** کو ملحوظ رکھکر خاص مجلس اہل علم میں مجھ سے گفتگو کرلو جس کی تفصیل میں ۲۹ جنوری کے اہلحدیث میں لکھ چکا ہوں۔

ایک اور طریق بھی آپ لوگوں کو سنا دوں گو میں جانتا ہوں کہ آپ لوگ کسی طرح میرے سامنے نہ آوینگے کیونکہ آپ لوگ مسجدوں کے ممبروں پر فتوے لگانا جانتے ہیں میدان کے سپاہی نہ آپ کبھی ہوئے نہ ہو سکتے ہیں۔ سنو!

تین اہل فہم اور صاحب دیانت اس امر کے لئے منصف ہوں کہ فیصلہ کی صورت کیا ہو۔ چند صورتیں میں لکھکر پیش کروں جو مجھے منظور ہوں اور چند تجاویز آپ لوگ پیش کریں۔ جس صورت کو منصف صاحبان منظور کریں اسی طریق سے کارروائی ہو۔ ایک منصف میری طرف سے ایک آپ لوگوں کی طرف سے تیسرا مسلم الطرفین خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم جس کو دونوں فریق مان لیں پر آپ لوگوں کا اختیار ہے کہ گفتگو کی جو صورت یہ منصف صاحبان بالاتفاق یا بکثرت رائے تبلاویں اُسپر گفتگو کرکے اصل مسئلے کے فیصلے کے لئے بھی انہی کو حکم مانیں یا کسی اور کو تبدیل کریں۔ یہ سب اقرار نامہ پہلے ہو جاویگا۔ مقام گفتگو اور فیصلہ امرتسر لاہور ہو یا دہلی جہاں آپ لوگ چاہیں میں حاضر ہوں۔ اب میں دیکھونگا کون مرد میدان میرے سامنے آتا ہے۔ میرا دعوےٰ ہے کہ آپ لوگ ہرگز نہ آوینگے خدا کرے میرا دعوےٰ غلط ثابت ہو اور آپ لوگ آویں اور یہ آئے دن کا فساد مٹ جائے انہ علی کل شئ قدیر و بالاجابۃ جدیر۔

اس تجویز میں میرے مخاطب وہی حضرات ثلاثہ ہیں جو اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری میں تھے۔ چوتھے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے اُن کا معاملہ مسلمہ منصف تک پہنچ چکا ہے جو عنقریب فیصل ہو جائیگا انشاء اللہ۔

ان اصحاب ثلاثہ کے سوا میں اور کسی صاحب کو سردست نہ دعوت دیتا ہوں نہ جواب دونگا جس کی وجوہات خود ظاہر ہیں کہ یہی تین صاحب ہیں جن کی وجہ سے فساد ہے۔ امرتسر میں مولانا احمد اللہ صاحب کی وجہ سے ہے۔ بیرونجات میں کچھ ہے تو قاضی عبدالاحد اور مولوی فقیر اللہ کی تحریرات کی وجہ سے گو قریب العدم اس لئے میں بھی ان تینوں ہی کو سردست دعوت فیصلہ دیتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ تینوں حضرات اپنے دعوے میں کہاں تک سچے ہیں۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ۔

مسافر آگرہ سے ہمارا مناظرہ

(از ایڈیٹر الفضل قادیان)

مسافر آگرہ نے اپنے اخبار میں ہمکو مباحثہ کے لئے چیلنج دیا تھا جس کو منظور کرتے ہمنے الفضل میں ایک تجویز پیش کی تھی کہ مسافر آگرہ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے نسبت ہتک آمیز الفاظ لکھے ہیں۔ ان کے متعلق ہونے پر جو ہمارا مناظرہ ہو وہ الفضل اور مسافر آگرہ میں چھپتا جائے۔ طرفین جو دلیل دیں وہ اپنی مذہبی کتب سے دیں۔

(۱) مسافر آگرہ نے ۱۱ راپریل کے پرچہ میں لکھا ہے کہ مناظرہ کی کارروائی مسافر آگرہ میں نہیں چھپے گی۔ دوم پریذیڈنٹ تین منظور ہیں مگر وہ کسی مستند و مسلمہ تاریخی علمی حوالے کو کاٹ نہیں سکینگے۔ سوم اپنی اپنی الہامی کتاب سے دلیل دینی ضروری نہیں بلکہ جملہ عقلی و نقلی ثبوت دینے کا اختیار ہوگا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ بذریعہ اخبار مناظرہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ البتہ دوسرا طریق مسافر آگرہ نے پیش کیا ہے جو اس کی بس خوشی ہے اور وہ یہ ہے:۔

آپ خود ہمیں بلکہ ذمہ داری اپنے سر پر لیکر اپنی مجلس میں بلائیں۔ یا جہاں ہم آپ کو مدعو کریں ہماری جملہ ذمہ داری پر آپ تشریف لانا گوارا فرماویں۔

سو ہمیں یہ بھی منظور ہے۔ ہم جہاں آپ چاہیں آنے پر آمادہ ہیں۔ آپ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے مناظرہ کی اجازت لیکر بھجوا دیں۔

(۱) پریذیڈنٹ تین ہونگے۔ ایک آریہ ایک احمدی اور ایک طرفین کا مسلمہ۔

(۲) ہماری مستند کتابیں صرف قرآن شریف اور صحیح بخاری ہیں اور لغت کی معتبر کتاب بس۔ اسی میں سب تاریخ بھی آجائیگی۔

(۳) مباحثہ تحریری ہوگا اور فریقین کی تحریریں حاضرین کو سنادی جائینگی۔

پہلے روز ہم مدعی ہیں۔ دوسرے روز آپ ویدوں کے الہامی ہونے کا پرچہ دیں۔ ہم جواب دینگے۔ پھر آپ جواب الجواب۔ تاریخ مقررہ سے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت اور مقام مباحثہ سے بواپسی اطلاع دیں۔

ہاں یہ بھی ضروری ہے کہ جو دعوےٰ کیا جاوے وہ بھی اپنی الہامی کتاب سے اور جو اس کی دلیل دیکھا دی

ahmadimuslim.de

وہ بھی اسی الہامی کتاب سے اس کے یہ معنے نہیں کہ مثلاً ہم قرآن شریف کی ایک آیت پڑھدیں اور کہیں کہ چونکہ یہ قرآن شریف کی آیت ہے اس لئے مان لو بلکہ یہی مراد ایسی عقلی یا نقلی دلیل پیش کرنا ہے جو خود اس الہامی کتاب نے پیش کی ہو ۔ پس اس کا التزام آپ کو کرنا پڑیگا کیونکہ اگر اس مذہب کا قائمقام اپنے ذہن سے کوئی دلیل پیدا کرکے دیتا ہے تو وہ اس مذہب کا قائمقام نہیں بلکہ وہ تو بجائے خود مدعی ہے ۔ اور آپ اپنی مستند کتب سے قبل از مناظرہ اطلاع دیں ۔

(ایڈیٹر الفضل قادیان)

اہلحدیث ۔ مسافر آگرہ نے سمجھا تھا کہ اسلام میں اہلحدیث اور احمدی فرقے ایسے مخالف ہیں جیسے ہندوستان کے راجہ سلطان محمود مرحوم کے زمانہ میں تھے جن کی مخالفت کی وجہ سے سلطان ممدوح کو آسانی سے کامیابی ہوئی تھی ۔ مگر اس کو پہلے بھی اور اب بھی تجربہ ہوگیا ہوگا کہ اسلام کے یہ دو فرقے باوجود سخت مخالفت کے اس حدیث کو نہیں بھولے جس کے الفاظ یہ ہیں ید اللہ علی من سواھم اس لئے یہ دونوں بفضلہ وتوفیقہ یکجہتی سے تمہارے سامنے ہیں ۔

ہمارے خیال میں ایک آسان تجویز ہے جسمیں نہ اجازت کی ضرورت نہ کسی طرح کی الجھن ۔ بحث چونکہ تحریری ہوگی اس لئے فریقین کے محدود آدمیوں کی دعوت کا فخر دفتر اہلحدیث کو حاصل ہو ۔ سب قسم کی راحت کے سامان مہیا کئے جاوینگے ۔ اور مناظرہ کی شرائط جو دونوں میں فیصل ہونگی ان پر عمل ہوگا ۔ خادمان دفتر ہذا کو بجز خدمت فریقین کوئی خاص دخل نہ ہوگا ۔ دونوں صاحبوں سے امید ہے اس کی منظوری سے جلدی اطلاع دینگے ۔

ہم ایڈیٹر الفضل کی اس تجویز کی تحسین کرتے ہیں کہ ہر فریق وہی دعوے کرے جو اس کی الہامی کتاب نے کیا ہو ۔ اس کی ایک مثال ہم دیتے ہیں تاکہ مسافر کو الجھنے کا موقعہ نہ رہے ۔ قرآن یا وید الہامی ہیں ان دونوں کتابوں نے الہامی ہونے کا خود دعوے کیا ہے ؟ کیا ہو تو انہی الفاظ میں پیش ہونا چاہیئے ۔ تشریح اپنے الفاظ میں ہو تو حرج نہیں ۔

الہامی ہونے کی دلیل جو خود ان کتابوں نے دی ہو وہ پیش ہونی چاہیئے اس کی شرح اپنے الفاظ میں ہو تو حرج نہیں ۔ نجات کا وعدہ کیا ہے؟ ان کتابوں کے اصلی الفاظ میں دکھانا چاہیئے وغیرہ ۔ ہم باور نہیں کرسکتے کوئی مذہبی مناظر اس طریق سے انحراف کریگا ۔ قرآن تو خود اس قسم کے مناظرہ کا بانی ہے ۔ حکماء اسلام میں علامہ ابن رشد نے اس طریق کی زیادہ اشاعت کی ہے رحمہ اللہ ۔

مسافر کو ہم سے مناظرہ کرنا منظور ہو تو ہم خود بھی حاضر ہیں ۔ تحریر کے لئے فی پرچہ ۱۵ منٹ ہونگے یہ ہماری ضروری شرط ہوگی ۔

مدرسہ احمدیہ آرہ کے پرانے طلباء کی انجمن

جناب ایڈیٹر صاحب زاد لطفہٗ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ایک مختصر مضمون جناب کی خدمت میں ارسال ہے امید ہے اپنے اخبار میں شائع کرکے ناچیز کو شکریہ کا موقع دینگے ۔

۹ اپریل کے اخبار اہلحدیث میں یہ دیکھکر کمال مسرت ہوئی کہ آرہ کے سالانہ جلسہ میں ایک غیر معمولی تحریک پیش ہوئی کہ طلباء قدیم کی ایک انجمن قائم کی جائے ۔ چنانچہ یہ تحریک بہ اتفاق آراء منظور ہوکر سردست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب ناظم مقرر ہوئے ۔

فی الحقیقت یہ تحریک نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک ہے ۔ اس انجمن کے قیام سے مدرسہ مذکور کی مالی وانتظامی حالت بہتر ، مدرسہ کے اغراض ومقاصد کی اشاعت وفارغ التحصیل طلباء وموجودہ طلباء میں اخلاق ، اتفاق واتحاد قائم ہوسکتا ہے اسلئے میری ذاتی رائے ہے کہ دنیا کی دیگر انجمنیں یا اولڈ بوائز ایسوسی ایشنز جس باقاعدگی سے چلتی ہیں اسی پیمانہ پر اس کی بھی بنیاد رکھی جائے نہ کہ صرف چند مقامی طلبائے قدیم کی انجمن ہو ۔ لہٰذا ناظم صاحب کو چاہیئے کہ پہلے اخبار کے ذریعہ اور مدرسہ کے داخلہ رجسٹر سے پتہ معلوم کرکے تمام طلبائے قدیم کو اطلاع دیں اور اس کا افتتاحی جلسہ کرکے (جس میں اکثر طلباء قدیم موجود ہوں) انجمن کی بنیاد رکھیں اغراض ومقاصد پر بحث کریں اور قواعد وضوابط مرتب کریں بعدہٗ انجمن اپنی کارروائی شروع کرے ۔

مجھے سخت حیرت ہے کہ اس تحریک کو پاس ہوئے عرصہ گزر گیا مگر ناظم صاحب کی کم توجہی سے اب تک یہ نہ معلوم کرسکا کہ بالفعل انہوں نے اس کے قیام واخراجات کا کیا انتظام کیا ۔ سالانہ جلسہ میں کن اغراض ومقاصد (گرچہ مجملاً اخبار میں ذکر تھا) کی بناء پر یہ تحریک ہوئی ۔ موجودہ وقت میں کن اصول پر چلا رہے ہیں اور قواعد وضوابط کے مرتب کرنے کی کیا صورت اختیار کی ہے یا کرنے والے ہیں ۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے مکرم دوست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب اس پر کافی روشنی ڈالیں گے تاکہ تمام طلبائے قدیم کو رائے دینے اور ہر طرح سے مدد پہنچانے کا موقع ملے ۔

(سید عبدالباری اسسٹنٹ سکرٹری محمدن لائبریری ملتان)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۶

(مورخہ ۱۵ ربیع الاول)

اس میں شک نہیں کہ آیہ کریمہ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الخ میں بموجب ترکیب نحوی کے بظاہر سخت اشکال معلوم ہوتا ہے جس کو جناب ایڈیٹر صاحب نے صاف بھی کردیا ہے جسکا جواب بچند وجوہ دیا جاسکتا ہے لیکن یہ قلیل البضاعت حسب قول واقتدا باضعفہم تمام اقوال کو قلم انداز کرکے صرف چند قول جو نہایت مختصر اور سہل الفہم ومتبادر الی الذہن ہے لکھکر ہدیہ ناظرین کرکے دعائے خیر کا امیدوار رہا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

جب لفظ لَّا تُشْرِكُوا کے ان کو ناصبہ کہا جائیگا تو لا تشرکوا محل نصب میں ہوگا ساتھ علیکم کے معنے یہ ہوگا کہ آؤ پڑھوں میں وہ چیز کہ حرام کیا تمہارے ربنے۔ یہاں تک قطع کلام ہوگیا۔ بعد ازاں کہا گیا علیکم الا تشرکوا بہ شیئا معنے لازم پکڑو یہ کہ نہ شریک کرو تم ساتھ اللہ کے کسی چیز کو یا الا تشرکوا کو ماحرم سے بدل کہا جائے یا جر بتقدیر لام کہا جائے یعنی لئلا تشرکوا لیکن جس حالت الا تشرکوا کو ما حرم سے بدل کہا جائیگا۔ اُس حالت میں لا کو زائد ماننا ہوگا جیسا کہ لا زائد ہے بیچ آیہ ما منعك الا تسجد اذ امرتك اور لئلا یعلم کے۔ اور جب ان کو مفسرہ کہا جائیگا کما اختارہ صاحب الجلالین دبجل تو الا تشرکوا معنے میں ای لا تشرکوا کے ہوگا یعنی ماحرم میں جو کچھ ابہام یا احمال پایا جاتا تھا اُس کو ان مفسرہ نے تفسیر کر دیا اور باقی مفعول کے معنے منقلب نہ ہونے کا یہ جواب ہے کہ جتنے وارد ہوئے اوامر ساتھ نواہی کے اور فعل تحریم انکے پر مقدم ہوا۔ اور شریک ہوئے اوامر اور نواہی داخل ہونے میں بیچ حکم تحریم کے معلوم ہوئی یہ بات کہ تحریم راجع ہے طرف اضداد اس کے۔ اور وہ اضداد اساءت الی الوالدین اور بخس الکیل اور ترک العدل فی القول وغیرہ ہے یعنی ان سب کو حرام کیا اور اوامر کے عطف میں بھی دو احتمال ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ اوامر یعنی اوفوا الکیل والمیزان وغیرہ نہیں ہے۔ معطوف اوپر مناہی کو جو قبل اُس کے ہے تاکہ لازم ہو کھینچنا تحریم کا اوپر اُسی مناہی کے بلکہ وہ معطوف ہے اتل ما حرم پر یعنی حکم کیا اُن لوگوں کو پہلے ساتھ ایک امر کے جو مترتب ہوا اوپر اس کے حکم مناہی کا پھر حکم کیا اُن لوگوں کو دوسری مرتبہ ساتھ چند اوامر کے۔ یہ معنی نہایت واضح ہیں۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ اوامر معطوف ہے اوپر مناہی کے اور داخل ہے نیچے ان تفسیریہ کے اور یہ صحیح ہوگا اوپر تقدیر محذوف کے ایسا محذوف کہ ہوگا ان تفسیر کرنے والا واسطے اُس کے اور واسطے اس منطوق کے جو قبل اُسکے ہے جو دلالت کیا اوپر حذف اُس کے تقدیر عبارت ما امرکم بہ ہے پس حذف کیا اُس کو یعنی ما امرکم بہ کو واسطے دلالت کرنے ما حرم کے اوپر اسکے اس واسطے کرنے ما حرم ربکم علیکم کا ما نہاکم ربکم عنہ ہے۔ پس معنے یہ ہوئے تعالوا اتلو ما نہاکم ربکم عنہ وما امرکم بہ یعنے آؤ پڑھوں میں وہ چیز کہ منع کیا تمکو تمہارے رب نے اُس سے اور وہ چیز کہ حکم کیا تملوگوں کو ساتھ اُس کے۔ اور اس معنے میں کسی کا خلاف نہیں ہے هذا ما ظهر عندی من الكتاب والله تعالیٰ اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب۔

(حررہ محمد بشیر الدین دیناجپوری ارجھوگاؤں مدرسہ پوسٹ ہمت آباد)

ایڈیٹر - میعاد ختم ہونے سے مذاکرہ ہذا ختم۔ اس کے ساتھ ہی نمبرہ بھی ختم۔ نامہ نگاران اپنی تحریر پر تاریخ قمری ضرور لکھا کریں تاکہ ترتیب دینے میں ان کے تقدم تاخر کا لحاظ رہا کرے +

گردشِ زمانہ

(از شیخ ہدایت اللہ صاحب سوہدرہ ضلع گجرانوالہ)

ابتدائے آفرینش سے ہی یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ جوں جوں زمانہ بدلتا جاتا ہے زمانے والوں کے خیال و افعال بھی بدلتے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کی قدیم کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے رشی مہارشیوں نے دیوتاؤں کی نذر میں گائے بھینسوں کی قربانی کی[سلہ] بعدہٗ اُن کے پیروؤں نے گائے کا ذبح کرنا تو الگ رہا ہر قسم کے جانور کا ماس کھانا بڑا پاپ تصور کیا جاتا ہے اور گذشتہ لوگوں نے انسان و جہان کی قسمت کا فیصلہ ستاروں کے ہاتھ میں دیا اور ان کی گردش سے ہر ملک کے ہزارہا سال مستقبل کے زائچے بنا ڈالے مگر حال کے سائنس والوں نے زمین کی طرح انہیں بھی ایک مٹی کا ڈھیر تصور کیا جو کہ انسان کے مقصد سے الگ ہونے کے بجز اپنی ذات و مافیہا سے بھی بے خبر ہیں۔

جمشید، رستم، اسفندیار، سلیمان، رامچندر، راون، راجہ اندر، امیر حمزہ وغیرہ نے برسوں دیو پریوں سے جنگ کی کبھی فتح پائی اور کبھی شکست۔ پریاں ان پر عاشق ہوئیں اور اپنے مشہور مسکن کوہ قاف میں لیگئیں ان کے ساتھ نکاح کیا۔ اولاد بھی پیدا ہوئی برسوں ان میں رہے رونا کھاڑا ہوا اور ان کا ناچ رنگ دیکھا گیا۔ دیوؤں نے رشک کھا کر انہیں زیر کرنا چاہا مگر زک پائی۔ غرضیکہ ان کی زندگی کے تعلقات اگر یہ انسانوں کے ساتھ تھے تو یہ دیو پریوں کے ساتھ۔ مگر حال کے سیاحوں، انجنیروں اور محققوں نے کوہ قاف کا چپہ چپہ کھوند مارا۔ بحر و بر کو بالشت بالشت چھان ڈالا لیکن نہ تو وہ خوب صورت رشک حور پرندہ ملا اور نہ وہ بدصورت دہشتناک حیوان۔ خدا جانے پریاں کر کیسے تیز پرواز پر لگے اور وہ اُڑ کر کون سے آسمان میں چلی گئیں۔ دیوؤں کو کیسے آہنی تو کدار پاؤں ملے اور وہ چھید کر کون سی زمین میں جا گھسے۔ محققین بھی جب تحقیق کرتے ہار گئے تو کہدیا کہ یہ قصے ہی سراسر لغو اور لچر ہیں۔ مگر جب (چوں نباشد چیز کہ مردم نگوید چیزہا) کے مقولہ کو دیکھا تو کہدیا کہ کوہ قاف کی خوب صورت عورتیں پریاں۔ اور حبش کے بدصورت آدمی دیو ہیں۔ مگر سابقہ دیو پریاں ایسے نابود ہی کے گڑھے میں گاڑ دیئے گئے گویا کہ ہما یا سیمرغ کی طرح ان کا بھی محض نام ہی نام ہے درحقیقت کوئی مخلوق نہیں ہے۔

ستاروں کے سکونت پذیر دیوتاؤں نے جاپان ہند و چاؤ یا وغیرہ میں صدہا سال حکومت کی اور اپنی خود مختاری میں ان کے ساکنان کو غلہ بارش، ہوا اور رزق وغیرہ دیا بعضوں سے خفا ہوئے تو ان کی روزی بند کر دی اور ملکوں کے ملک تباہ کر دیئے ادبار اقبال بر فلک ہویدا ہوا۔ غرضیکہ ان دنوں میں سورج، چاند، مریخ، عطارد، زہرہ وغیرہ میں دیوی دیوتے جلوہ فرما کر تمام دنیا میں حکومت کرتے تھے جن سے تمام مخلوقات ترسان و لرزان تھی۔ مگر نہ معلوم اب وہ سڑکیں ٹوٹ گئیں یا وہ

سلہ دیکھو تاریخ قدیم ہندوستان مصنفہ مسٹر دت (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

شاہراہ بند ہوگئے جن سے کہ دیوی دیوتے اس دنیا میں اترتے تھے اور فرماں روائی فرماتے تھے۔ یا کسی دیوی کی حمایت میں تمام دیوی دیوتے مقتول ہو کر ان اقوام کے ساتھ ہی مدفون ہوگئے۔ سورج چاند ستارے۔ بارش ہوا وغیرہ اسی طرح قائم ہیں۔ لیکن صدہا سال گزر گئے کوئی دیوی دیوتا اس دنیا میں نہ آیا اور محکوم مخلوق کو اپنی حاکمی نہیں جتلائی۔ جب بھی کوئی تکلیف ہوئی تو دنیا نے مدتوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھا کہ ابھی کوئی دیوی دیوتا آ کر تسکین و تسلی دیگا لیکن جب صدہا سال تک ناکامی کا منہ دیکھا اور دیوتاؤں کی طرف سے چنیں خفتہ اند و الامعاملہ رہا تو کہنا پڑا کہ ان اقوام کی روایات غلط ہیں یا ان کے خیالات کمزور۔

افلاطون و ارسطو کا فلسفہ جس کے نیچے ایک دنیا سر جھکائے ہوئے تھی جو کچھ ہو کر گئے یہی کر گئے اور ان کا تجربہ بے نظیر تجربہ ہے جس کا خلاف نہ ہوگا جبتک کہ دنیا قائم رہیگی۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ بجز چند امور کے اُن کے تمام تجربے بے سود ثابت ہوئے جن کا ہونا اور نہ ہونا مساوی ہے۔

ان جیسے تجربات سے ثابت ہو گیا کہ یہ ایک ناممکن امر ہے کہ زمانہ گردش کرے اور زمانہ والوں کے خیالات گردش نہ کریں۔ لہذا یہ کہنا پڑیگا کہ کوئی سائنس سائنس نہیں ہے کوئی تجربہ تجربہ نہیں ہے اور کوئی قاعدہ ایسا قاعدہ نہیں ہے جس کے خلاف نہ ہو۔

علیٰ ہذا القیاس زمانے کی اس لازمی گردش میں اسلام بھی چکر ا رہا ہے۔ اس سفید دودھ سی ریشمی چادر پر جو دنیا کے بڑے بڑے فلاسفروں نے ہمیں لا کر دی تھی بہت سے دھبے لگ گئے ہیں لیکن خیال رہے کہ ایسے اور چادروں کی طرح گیرون کا ڑھے کے پیوند نہیں لگے محض کچے رنگ کے نشان ہیں جسے ہماری کوشش چادر کو دھو کر پھر اپنی صورت پر لا سکتی ہے لیکن اگر اسے اسی حالت پر چھوڑ دیا گیا تو اور چادروں کیطرح ایکدن اس کے بھی خدانخواستہ ٹکڑے ٹکڑے اُڑ جائینگے بقول سعدی ؎

سرِ چشمہ باید گرفتن بہ میل
چو پُر شد نشاید گذشتن بہ پیل

انسان جب کسی بُرے یا بھلے کام کا عادی ہو جاتا ہے تو اُس کا چھوڑنا انسان کو بہت محال معلوم ہوتا ہے۔ مگر جو امور کہ اس کو موروثی ملتے ہیں اور وہ اپنے عامل رہتا ہے تو وہ اس کے لئے بالکل فطرت ہی بنجاتے ہیں اور اُن کا ترک کرنا مشکل کیا عموماً ناممکن ہو جاتا ہے اس کی روش خواہ کیسی ہو لیکن وہ اسے بہت بھلی معلوم ہوتی ہے وہ اپنی چال میں نکتہ چینی سے بہت کم کام لیتا ہے اور اگر لیتا ہے تو دل پر نہایت جبر کرتا ہے لہذا اُسے بہت جلد عنان خیالات پھیرنی پڑتی ہے پھر جب اس طرف سے ناکامی کا منہ دیکھتا ہے تو دلی اُلجھن مٹانے کے لئے اپنی بدترین روش کے ثبوت میں نیک ترین دلائل کا متلاشی ہوتا ہے اور یہاں بالکل ضعیف دلائل بھی اُس کو مطمئن کرنے کے لئے کافی ووافی ہوتے ہیں اور یہی ایک پورا باعث ہے جو کہ عموماً انسانوں کو چاہِ ظلمت سے بالکل باہر تو کیا ایک انچ بھی مشکل سے سرکنے دیتا ہے اس کو وہ شخص جو اس کی روش کے خلاف ہو بہت بُرا معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور اس کی فطرت کے خلاف ہوتا ہے اسے اس کی نصیحت خواہ کتنی ہی نیک ہو بہت بُری معلوم ہوتی ہے اور وہ اسی طرح ظلمات در ظلمات میں اپنی عمر کو تمام کر دیتا ہے اس شخص کو جو قرآن و احادیث اور مسلمانان حال کی روش پر نظر کریگا تو اسے ان کے مابین بہت پورا الفرق معلوم ہوگا اس کو معلوم ہوگا کہ مسلمان پنچ مستقر سے بہت دُور ہٹ گئے ہیں۔ اس کو معلوم ہوگا کہ بہت سے امور قبیحہ حسن بنا دئے گئے ہیں۔ اور بہت سے شرعی امور کو گناہ سمجھا گیا ہے۔ پھر سب سے طرہ یہ معلوم ہوگا کہ فاعل اپنے افعال پر باوجود سخت اختلاف کے کس قدر نازاں و مضبوط ہے۔

اگر یہاں اسلام کے ہر فرقہ کی روش الگ الگ بیان کرکے اثبات بھی دیئے جاویں تو وہ ایک بہت بڑی ضخیم کتاب کی صورت اختیار کرے گی۔ لہذا یہاں اُن اعمال کا ذکر کیا جاویگا جنہیں عوام مسلمان بڑے ذوق شوق سے ان کو ... شرعی سمجھکر عامل ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔

مسلمانوں کی اس تبدیلی میں بہت سا حصہ علمائے اسلام کا بھی ہے جس کی چند وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ مروجہ امور عموماً علماء کے نزدیک چنداں خارج نہ سمجھے گئے۔ دوم جنہوں نے سمجھا بھی انہیں بخوف بدنامی خلل انداز ہونا دشوار معلوم ہوا۔ سوم نیم ملاؤں نے اپنے الّے تلّے اُڑانے کے لئے جہاں تک ہو سکا تمام امور جائز کر دکھلائے مگر اس میں وجہ اول کا میرے خیال میں زیادہ حصہ ہے ؛

(باقی آئندہ)

سلسلۂ دنیا کی ازلیت کا ابطال

از جناب مولوی محمد انصاری صاحب انصاری مقام دیوریہ ضلع گورکھپور

اہلحدیث مورخہ ۵ فروری میں جناب مولوی صاحب کی ایک تحریر نکلی تھی جس کا عنوان تھا "سوامی دیانند جی کی فلاسفی" اُس میں آپ نے بڑی قابلیت سے اپنا دعوے ثابت کیا تھا مگر ایک مقام یعنی صفحہ ۲ کے نیچے حاشیہ پر میں نے مولوی صاحب موصوف کو توجہ دلائی تھی کہ دنیا اور سلسلۂ دنیا الگ الگ ہیں۔ آریہ دنیا کو ازلی نہیں کہتے سلسلۂ دنیا کو ازلی کہتے ہیں امید ہے مولوی صاحب آئندہ سلسلۂ دنیا کے ابطال پر قلم اُٹھا دینگے۔

آج جو مضمون مولوی صاحب کا درج ہوتا ہے یہ اُس نوٹ کی تعمیل ہے۔ یہ اس تنبیہ کا اثر ... امید ہے ناظرین اس مضمون کو غور سے پڑھینگے کیونکہ اس میں نقل کے علاوہ عقل کو بھی دخل ہے اس لئے یہ مضمون قابل غور ہے۔ (ایڈیٹر)

میرے مضمون کا عنوان تھا "سوامی دیانند جی کی فلاسفی"۔ اس میں شک نہیں کہ سوامی جی نے سلسلۂ دنیا کے ساتھ دنیا کو بھی ازلی مانا ہے کیونکہ اس سوال کے جواب میں کہ کہیں دنیا کا آغاز ہے

ahmadimuslim.de

یا نہیں صاف یہ تحریر فرمایا ہے کہ نہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۹۵) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نفس دنیا کی ازلیت کے بھی قائل ہیں جبھی تو اس کے آغاز سے انکار ہے اگر آریہ دوست دنیا کو غیر ازلی اور صرف سلسلۂ دنیا کو ازلی کہتے ہیں تو ہمارے دلائل کو بغور ملاحظہ فرمائیں تعجب ہے کہ سوامی جی نے اپنے مسلمہ اصول کے خلاف* دنیا اور اس کے سلسلہ کو بھی انادی مان لیا ہے۔ حالانکہ ستیارتھ کے صفحہ ۲۹۴ میں انادی پدارتھ (قدیمی اشیاء) سوامی جی نے صرف تین ہی شمار کئے ہیں۔ ایشور (خدا) جیو (روح) پرکرتی (مادہ عالم) ان تینوں کے علاوہ اگر سلسلۂ دنیا بھی قدیم مان لیا جاوے تو پھر تین ہی نہیں کہنا چاہئے بلکہ چار* پدارتھوں (پرمیشور۔ روح۔ مادہ اور سلسلۂ دنیا) کا ازلی ماننا لازم اور ضروری ہے۔

بہرحال سوامی جی اور ان کے فلاسفر چیلوں کا یہ اعتقاد ہے کہ سلسلۂ دنیا قدیم ازلی اور ہمیشہ سے ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں۔ یعنی اس طرح نہیں کہ کسی وقت میں نہ تھا پھر ہو گیا۔ بلکہ جس طرح خدا کی ابتدا نہیں اسی طرح سلسلہ دنیا کی بھی ابتدا نہیں لیکن جبکہ دنیا کا حدوث اور اُس کی غیر ازلیت آریہ دوستوں کو مسلم ہے تو اس کے سلسلہ کی قدامت اور ازلیت کے بطلان میں ذرہ برابر بھی کسی انصاف پسند انسان کو شبہ نہیں ہو سکتا اور یقیناً ہمارے دوستوں کا یہ الٹا اعتقاد عقلی و نقلی دونوں قسم کے دلائل سے مخدوش ہے جو حسب ذیل ہیں:۔

دلیل اول تو اخبار اہلحدیث مورخہ ۵ فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۵ کالم ۴ کے نوٹ میں مندرج ہے۔ ناظرین اسکو وہاں سے دیکھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

دلیل دوم۔ سوامی جی نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ تمام ذروں سے ملکر بنی ہوئی دنیا پرواہ (دور و تسلسل) سے انادی ازلی ہے۔ (دیکھو کا صفحہ ۱۱)

* ستیارتھ کے صفحہ ۲۹ میں اکاش یعنی آسمان کو بھی ازلی مانا ہے اور بحوالہ یجر وید بھومکا کے صفحہ ۱۴ میں اکاش یعنے آسمان کو مخلوق تسلیم کیا ہے۔

اس پر بکمال ادب عرض ہے کہ یہ دور و تسلسل جس کے سوامی جی قائل ہیں دو حالتوں سے خالی نہیں۔ اول یہ دور و تسلسل پرمیشور کی جانب سے ہے یا خود بخود۔ غالباً بلکہ یقیناً ہمارے ذی علم آریہ دوست بھی دوسری صورت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے کیونکہ اس صورت میں ایشور کی ضرورت ہی باقی نہیں رہجاتی ہے۔ پس چاروناچار اول ہی صورت کو انہیں تسلیم کرنا پڑیگا یعنے بغیر اس اقرار کے انہیں چارہ نہیں کہ دور و تسلسل کا یہ سلسلہ ایشور ہی چلا رہا ہے۔ یہ بھی دو حالتوں سے خالی نہیں۔ اول ایشور اس کو اپنے علم و ارادہ سے چلا رہا ہے یا بتحریک غیر۔ بصورت دوم ایسی ذات میں پرمیشور ہونیکی صلاحیت ہی نہیں۔ اور بصورت اول یعنی اپنے علم و ارادہ سے ایسا کر رہا ہے اس کی بھی دو حالتیں ہیں یعنی اس کا علم و ارادہ ازلی ہے یا حادث بصورت ثانی ایسی ذات میں ایشور ہونے کی قابلیت ہی نہیں کیونکہ ازلی کی تمام صفات ازلی ہوتی ہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۷۵) اور بصورت اول یعنی اس کا علم و ارادہ ازلی ہے۔ اور اس دور و تسلسل کے سلسلہ کو اپنے اُسی ازلی علم اور ارادہ سے چلا رہا ہے اس لئے اس کا یہ فعل یعنی سلسلۂ دور و تسلسل کا چلانا اُس کے ازلی علم و ارادہ کے بعد واقع ہوا۔ اور بعد کا واقع ہونا حدوث اور غیر ازلیت کی عین دلیل ہے اس لئے سلسلۂ دنیا کی بابت دور و تسلسل سراسر باطل ہے۔

تنبیہ۔ روح۔ مادہ۔ دنیا اور سلسلۂ دنیا کو قدیم اور ازلی ماننے پر سوامی جی اور آریہ دوستوں کو غالباً اس خیال خام نے مجبور کیا ہے کہ اگر یہ سب قدیم اور ازلی نہیں تو ان کے وجود سے پیشتر پرمیشور کس کا مالک۔ کس کا خالق۔ کس کا رازق اور کس کا حاکم تھا۔ کیا وہ اُس وقت معطل اور بیکار تھا۔ یعنی جب پرمیشور قدیم اور اس کی صفات (مالک ہونا۔ خالق ہونا۔ روزی دینا اور حاکم ہونا وغیرہ) قدیم ہیں۔ اور بغیر مخلوق کی موجودگی کے صفات مندرجہ بالا کے ظاہر ہونے کیلئے کوئی جگہ و محل ممکن نہیں۔ اس لئے اُن کو یہ کہنا ضرور ہوا کہ مادہ اور روح بھی ازلی ہیں اور تمام مخلوقات اور کائنات اور اس کے سلسلے بھی ازلی ہیں۔

(افسوس کہ آریہ دوستوں کو اقسام صفت کے نہ سمجھنے کے باعث دھوکا ہوا)

اس کے متعدد جوابات میرے رسالہ حدوث عالم کے اندر موجود ہیں۔ اس مختصر تحریر میں ہر ایک کی گنجائش نہیں لیکن بحسب مضمون مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ دو ایک یہاں بھی درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) آریہ دوستو۔ صفت کئی قسم کی ہوا کرتی ہے۔ ایک تو لوازم ذات ہے جس کو صفت ذاتی اور صفت حقیقی کہتے ہیں۔ یہ صفت موصوف کی ذات سے علیحدہ نہیں ہوتی بلکہ اس کا جدا ہونا از قبیل محالات ہے۔ دوسری صفت اضافی ہے۔ یہ صفت بھی ذات کی صفت کہلاتی ہے مگر کسی دوسری چیز کے لحاظ سے موصوف کی ذات سے اس کا علیحدہ ہونا ممکن ہے۔ مثلاً سفید کاغذ کی ایک ذاتی صفت سفیدی ہے لیکن جب اس پر سیاہی لگائی جائیگی تو سفیدی کی عارضی صفت اس کی زائل ہو جائیگی اور دوسری عارضی صفت سیاہی کے ساتھ وہ موصوف ہو جائیگا یا مثلاً اگرچہ پرمیشور کی صفات خلاقی و رزاقی وغیرہ یقیناً ازلی و قدیم ہیں لیکن موجودہ سرشٹی (دنیا) یا موجودہ انسان وغیرہ ان کے ساتھ پرمیشور کی صفت خلاقی و رزاقی کا لحوق اور اس کا اثر یقیناً حادث اور غیر قدیم ہے یعنی اس کا تعلق مخلوقات کے ساتھ ایک خاص وقت میں ہوا ہے جس کو وہی علیم کل جانتا ہے ایک بڑھئی ایک ایک لکڑی جوڑ کر ہفتہ بھر میں ایک صندوق تیار کرتا ہے لیکن ہر ایک لکڑی کے ساتھ اُس کی صنعت کا تعلق ہفتہ بھر تک برابر نہیں رہتا۔ بلکہ ایک خاص وقت میں رہتا ہے اور دوسرے وقت اُس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ نہایت صحیح ہے کہ ہفتہ بھر سے وہ بنا رہا ہے لیکن اس ہفتہ بھر کے اجزا یعنی صبح۔ شام۔ دوپہر۔ دن گھنٹے۔ منٹ اور سیکنڈ وغیرہ تو علیحدہ ہی علیحدہ ہیں۔ ہر ایک لکڑی اور اُس کا پشت و رو۔ بالائے و زیریں ہر ایک حصہ اور انچ انچ اپنی اپنی صنعت و جود بذیری میں علیحدہ

(۲۵) شادی بیوگان اور نیوگ

علیحدہ وقت رکھتا ہے جو اسی ایک ہفتہ میں سے تقسیم ہو کر بحصہ رسدی تقریباً برابر وقت کا ہر ایک لکڑی اور اس کے حصے اور انچ انچ کو پہنچیگا۔ نہ کہ ہر ایک لکڑی اور اس کے حصوں کے ساتھ ہفتہ بھر کا تعلق ہو بلکہ انہی لکڑیوں کے حصوں کا وقت یکے بعد دیگرے قایم مقام ہوتا ہوا ہفتہ بھر تک منتہی ہوتا ہے اسیطرح اگر ہم مان لیں کہ پرمیشور دنیا کو برابر بناتا اور بگاڑتا ہے تب بھی یہ نہیں کہ دنیا کے ہر ایک جزو کے ساتھ اس کی قدرت کا تعلق اور اُس کی طاقت کا لحوق زمانہ ازلی سے وابستہ ہے۔ مثلاً الہمان وید اور سوامی دیانندجی دونوں کی پیدائشوں کے ساتھ پرمیشور کی صفت خلاقی کا لحوق ہے لیکن اول الذکر کے ساتھ جب صفت خلاقی کا لحوق ہوا ہے تو حسب بیان سوامی جی اس وقت تک اس کو ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ ترپن ہزار پچاسی برسوں کا زمانہ گزرا۔ اور موخر الذکر کے ساتھ جب اس صفت خلاقی کا لحوق ہوا تو اس کو صرف ۸۹ برس کا زمانہ گزرا ہے۔

اسی طرح صفات بالقوہ اور صفات بالفعل کے درمیان فرق نہ سمجھنے کے باعث سوامی جی اور ہمارے آریہ دوست دھوکے میں پڑ کر تثلیث اور تربیع کے قائل ہو گئے اور پرمیشور کو دنیا پیدا کرنے کیلئے روح اور مادہ کا محتاج بھی انہیں قرار دینا پڑا کہ اگر یہ دونوں (معاذ اللہ) موجود نہ ہوتے تو وہ کائنات پیدا کرنے سے مجبور رہتا (ستیارتھ صفحہ ۲۸۲)

اس میں شک نہیں کہ ایشور کی تمام صفات ازلی ہیں لیکن ان کے آثار بالقوہ ہیں مثلاً ایشور کی صفات خالقیت اور رزاقیت جو سوامی جی یا پنڈت لیکھرام جی کے ساتھ متعلق ہیں یہ بھی آخر اسی ازلی صفت کے آثار ہیں حالانکہ یہ دونوں حادث اور غیر ازلی ہیں۔ اس مثال سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ایشور کی ازلی صفات کے آثار کو ازلی ماننا درست نہیں۔ جس طرح باوجود ازلی صفات رکھنے کے سوامی جی کے ساتھ اس کی ازلی صفات خالقیت اور رزاقیت کا لحوق ایک خاص وقت میں ہوا اور اس کی ازلی صفت میں کسی قسم کی خرابی واقع نہیں ہوئی۔ اسی طرح باوجود ازلی صفات رکھنے کے بھی دنیا پیدا کرنے کی صفت کا ظہور اور اثر بھی ایک خاص وقت میں ہو تو کون سی خرابی لازم آسکتی ہے۔ اگر باوجود صفت خلق کے ساتھ موصوف ہونے کے بھی وہ پیدا نہ کرتا تو یہ کہنے کا کسی قدر موقع تھا کہ وہ معطل اور بیکار رہا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ اس صفت خاص کا ظہور اُس وقت ہوا جب اُس کا ارادہ مقتضی ہوا۔

(باقی دارد)

ایک نہایت مفید قومی تجویز

ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ ۲ ار اپریل کے اخبار اہلحدیث میں ایک مضمون اوپر کی سُرخی لئے ہوئے میری نظر سے گزرا۔ محرک نے اس کار خیر کا افتتاح کانفرنس کے سالانہ جلسہ میں کیا جانا غالباً اسی خیال سے تجویز کیا ہو گا کہ اس کی تکمیل کے لئے فوری کارروائی کیجاوے۔ مجلس شوریٰ کی تجویز سے اخبار اہلحدیث کے ذریعہ آئندہ جلسہ سے پیشتر اگر اس کا وقوع میں آنا ممکن ہو (اور کیوں ممکن نہ ہو) تو میری رائے ناقص میں جملہ احباب اہلحدیث اس پر توجہ فرماویں اور بغیر مزید تاخیر کے کام کا ایک ڈھانچہ کھڑا کر دیں۔ تاکہ آئندہ جلسہ بنارس میں بجائے افتتاحی تجویز پیش کرنے کے اس کی توسیع کے وسائل سوچیں۔

ایک حصہ کی قیمت ۱۰ یا ۲۰ روپے کی بجائے ۵ روپیہ مقرر کرنا غربا کو شمولیت سے مستفیض کرنے کی غرض سے میرے خیال میں بھی انسب ہو گا۔ میں فی الحال ۲۵ روپے یکمشت دینے کو تیار ہوں اور ۲ روپیہ ماہوار کا وعدہ کرتا ہوں جبتک کمپنی بطریقہ احسن اپنے فرائض انجام دیتی رہے۔ یا جب تک خانگی ضروریات بجا اجازت دیں۔

(عبدالعزیز کلرک دفتر اکوئنٹنٹ جنرل پنجاب لاہور خریدار اخبار اہلحدیث)

ایک تاریخی سوال

جناب من السلام علیکم۔

حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر مصر سے چلے اور تمامی ہمراہیان کے ساتھ صحیح و سالم دریا کو عبور کر گئے۔ اور فرعون تمام اپنی فوج و لشکر کے ساتھ اُس میں ڈوب مرا۔

اب سوال یہ ہے کہ قرآن مجید کے لفظ بحر سے جو اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ الخ میں مذکور ہے کون دریا (آیا دریائے نیل یا بحر احمر جس کو قلزم کہتے ہیں) مراد ہے۔ اور کس جگہ اور کس موقع سے اُس دریا کے گزرے تھے وہ کون جگہ اور ملک تھا۔ اور کس مقام پر اُترے وہ کون جگہ اور اُس ملک کا نام کیا تھا؟

بعض معمولی خطبوں اور قصص الانبیاء اردو ترجمہ ابن خلدون اردو ترجمہ کامل ابن اثیر جزری و بوستان کے ایک شعر

گلستاں کند آتش بر خلیل
گروہی بر آتش برد ز آب نیل

سے دریائے نیل معلوم ہوتا ہے۔ اور تفسیر حسینی اور حال کی ایک کتاب اردو تاریخ کی خیر الکلام فی احوال العرب والاسلام و تفسیر قرآن مصنفہ سید احمد خان وغیرہ سے بحر قلزم معلوم ہوتا ہے۔ اصل کتاب ابن خلدون و کامل سے بتائیے کہ اُس میں کیا لکھا ہے۔ اور دیگر علمائے مفسرین و مورخین محققین متقدمین خصوصاً امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں وغیرہ آن کے کیا تحقیق کرتے ہیں اور آپ کے نزدیک کون امر محقق ہے از مفصل شدہ تحریر فرماویں۔

(حکیم وحید الحق ریاست بختیار پور کمنا بازار ضلع مونگیر)

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے۔
قیمت صرف ۳ / (منیجر)

ahmadimuslim.de

کیا یہ بہتان ہے یا صحیح ہے

مکرمی و معظمی جناب مولانا و بالفضل اولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب مدظلہ العالی۔

بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ واضح ہو کہ یہاں شہر مدراس محلہ بڑمیٹ میں عرصہ ۱۵-۲۰ روز سے ایک کٹ ملا تشریف فرما ہوئے ہیں جن کا نام نامی سید محمد کوئی چشتی نظامی دہلوی ہے صاحب موصوف کا وعظ محلہ بڑمیٹ اور دوسرے محلوں میں بھی ہوا جسکے اشتہار وعظ میں ایسے ایسے الفاظ جوڑے گویا کوئی علامہ دہر ہیں۔ مگر اتفاق سے وعظ پر میں بھی گیا تو تقریر کیا تھی شرک و ضلالت سے پر تھی ہر ایک بدعت پر خوب قصے کہانیوں پر دلیل پکڑی غیر اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں دوسرے محلوں میں جب وعظ ہوا نواب سید محمد صدیق حسن خان کے اوپر ایسی افترا پردازی کیگئی کہ تحریر کرنیکو قلم خود رکتا ہے اور یہ بھی کہا کہ نواب صاحبؒ کی کل تصنیفات چھپائے رکھی تھیں۔ جب مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی اور مولوی عبدالحق صاحب دہلوی کا انتقال ہوا بعد ازاں چھپکر شائع ہوئے۔ مولانا یہ کیسا سفید جھوٹ ہے دیکھئے۔ اور اس نیلے آدمی نے یہ بھی کہدیا کہ جب عبدالوہاب نجدی کے مرید بنکر پہلے وہابی تھے تو علماء نے لاٹھی ہاتھ میں لیکر ہانکے تو جھٹ سے محمدی کہنے لگے۔ اس سے بھی ہانکا تو عامل بالحدیث ہو گئے جب اس سے بھی ہانکا تو اب آدھے یا پاؤ شافعی ہو گئے ہیں اور کہتا ہے کہ پنجاب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے اوپر ایک قضیہ عدالت میں چلایا گیا تو وہیں مولوی ثناء اللہ صاحب نے جاکر کہا میں شافعیؒ کی تقلید کرتا ہوں اور میں شافعی ہوں کر کے قسم کھائی نعوذ باللہ من ذلک مولانا آپ خاکسار کے مضمون کو ملاحظہ فرماتے ہوئے اس کٹ ملا کاذب کی خوب تردید کر دکھائیے اور احمد مالوی کو آپ جانتے ہیں کون سے ملک میں رہے اس کی ساری قلعی کھول کر دکھلا دیجئے اور یہ مضمون کو آپکے اخبار گہر بار پیارے اہلحدیث میں درج فرما کر ہم سبکو مشکور فرما دیجئے۔

(اولا جاہ محمد عبدالسلام نمبر مکان ۶ گمر پیاپٹی کی گلی۔ بڑمیٹ مدراس)

ایڈیٹر۔ ان جیسے لوگوں کو علم تو ہوتا نہیں کہ علم کی بات کہیں۔ جبہ عمامہ باندھا اور لگے ادھر ادھر کی ہانکنے۔ بھلا کہاں عبدالوہاب نجدی جس کو خود فقہ کی معتبر کتاب شامی میں حنبلی مذہب کا مقلد لکھا ہے اور کہاں اہلحدیث جو کسی کی تقلید نہیں کرتے کہاں مقدمہ چلا اور کہاں شافعی بنکر چھوٹے۔ یہ سب فضول باتیں اور محض پیٹ پالنے کے دھندے ہیں خدا سے دعا ہے ایسے لوگوں کو اتنا رزق فراخ دے کہ ان کو وعظ گوئی کی ضرورت نہ پڑے۔

علمائے مدراس کو پچاس روپے انعام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

جنابہ مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر۔ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار میں بہت جلد چھاپکر ممنون فرماویں

اگر کوئی مدراسی حنفی عالم قرآن و حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب سے عید میلاد، مولوی ثناء اللہ کے روبرو ثابت کر دیں تو میں اس شخص کو ۵۰ روپے انعام دینے کا وعدہ کرتا ہوں یا ذیل کے مدراسی صاحبوں سے کوئی ایک صاحب ثابت کر دیں۔ نہیں تو انجمن عید المیلاد مدراس کا دعوے غلط۔

(۱) نواب رؤف احمد خان بہادر۔
(۲) حکیم الحاج محمد عبدالعزیز صاحب بہادر۔
(۳) مولانا عبدالسبحان صاحب بہادر۔
(۴) نواب محمد منور صاحب بہادر۔
(۵) محمد عبدالمجید صاحب شرر۔
(۶) سید محمد عبدالقادر صاحب مالک و ایڈیٹر مخبر دکن
(۷) الحاج خطیب قادر بادشاہ۔
(۸) مولوی الحاج صفی الدین محمد صاحب۔
(۹) نواب محمد عبدالقادر صاحب۔
(۱۰) مولوی محمد عبدالرحمن صاحب شاطر۔
(۱۱) شمس العلماء الحاج غلام رسول صاحب۔
(۱۲) مولانا نواب تجمل حسین خان بہادر ایمان۔
(۱۳) خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب مہاجر
(۱۴) نواب محمد عظیم الدین صاحب۔
(۱۵) مولوی محمد غوث صاحب۔
(۱۶) شفاء الملک حکیم زین العابدین صاحب بی اے۔
(۱۷) یعقوب حسن سیٹھ۔
(۱۸) محمد عبداللطیف صاحب مالک جریدہ روزگار
(۱۹) محمد عظیم حسین خان بہادر۔
(۲۰) سید محمد قاسم صاحب دی آنریری سکرٹری اردو سوسائٹی۔
(۲۱) ساہوکار سعد اللہ بادشاہ صاحب۔
(۲۲) شمس العلماء قاضی عبید اللہ صاحب۔
(۲۳) حضور پرنس آف ارکاٹ بہادر۔ ایہ مجلس
(۲۴) مولوی حاجی سید فخر الدین صاحب فخری۔

مولانا اہلحدیث ہیں لیکن عید میلاد میں نہایت کوشش سے چندہ دیتے ہیں اس لئے آپ سے بھی عید میلاد کا ثبوت مانگتا ہوں۔

(۲۵) نواب میر اسد علیخان بہادر۔
(۲۶) رحمان شریف صاحب محلہ بڑمیٹ۔
(۲۷) برہان الدین صاحب مدرس ترملگری۔
(۲۸) جین جیلانی صاحب۔

جب تک قرآن و حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب میں مجالس میلاد کا ثبوت نہ ہو اس قسم کے کام اور اخراجات سب گناہ اور خدا تعالیٰ کے ہاں ناپسند ہیں۔ قرآن شریف میں ہے:-

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ

(یعنی فضول خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں)

(محمد عبدالکریم فرزند حاجی مولوی محمد مخدوم شریف اہلحدیث امرتسر خریدار ۱۵۸۳ء)

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا قیمت ۴/

(منیجر)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۴۲ - عورت و مرد نماز پڑھنے میں یکساں و برابر ہیں یا کچھ فرق ہے - جو حکم قرآن و حدیث شریف کا اس مسئلہ میں ہو وہ تحریر فرماویں (رفیع الدین امام مسجد چک ۱۰۲ بڑھیوالہ ضلع لائلپور خریدار اخبار نمبر ۳۲۴۹)

ج نمبر ۱۴۲ - عورت مرد کی اصل نماز میں کوئی فرق نہیں پردہ داری کا فرق ہے - با جماعت میں عورتوں کو پیچھے کھڑا ہونے کا حکم ہے - یا عورتوں کا امام بھولے تو بجائے سبحان اللہ کہنے تالی بجائیں اور فرق جو بتلایا جاتا ہے کسی آیت یا حدیث میں ثبوت نہیں اللہ اعلم (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۳ - زید ایک شخص محمدی (اہلحدیث) بدعوئے پرہیزگاری یعنے نماز روزہ کا پابند ہے - اور اپنی بیوی کو لباس کرتہ و پائجامہ پہناتا ہے اور لہنگا بھی جس کو بطور تہ بند کہتا ہے - اور ازار بند کمر میں باندھنے کو رکھتا ہے اور آگے کا پردہ ستر چھپانے کی غرض سے سلار رکھتا ہے تو ایسی حالت میں اُس سے سلام و کلام و مصافحہ و ہدیہ قبول کرنا عند الشرع شریف جائز ہے یا نہیں (محمد عبید اللہ خان ٹھیکہ دار از بلرام پور ضلع گونڈہ)

ج نمبر ۱۴۳ - اگر کوئی امر خلاف شرع اُس میں نہیں تو ایسا شخص قابل سلام و کلام ہے -

س نمبر ۱۴۴ - اہلحدیث اکثر خلف الامام نماز میں آیتوں کا جواب دیتے ہیں - مثلاً امام نے سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا تو مقتدی سبحان ربی الاعلےٰ - یا جب امام پہنچے أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ پر - تو مقتدی کہے بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ تو اکثر علماء رد کرتے ہیں اور اکثر حنفی ہیں - اس کی بابت جناب کا کیا مسلک ہے اور آیتوں کا جواب دینا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے یا نہیں - (محمد عبید اللہ خان اہلحدیث)

ج نمبر ۱۴۴ - حدیث شریف میں اتنا آیا ہے - جو کوئی أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ پڑھے وہ جواب دے - مگر علماء نے باقی سوالات کو بھی اسی پر قیاس کر کے اجازت دی ہے کہ جیسے جنوں نے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ کے جواب میں لا بشیٔ من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد کہا تھا - اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند فرمایا تھا (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۵ - ایک شخص کے پاس بیسیوں بلکہ ہزاروں مٹکے پانی کے بھرے ہوئے ہیں اور وہ صاحب پیاسوں کو پانی نہیں پلاتے - اُن کیواسطے شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ (خاکسار کرم الٰہی نانگی از کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ خریدار ۹۶۱)

ج نمبر ۱۴۵ - اُس کو ضرورت سے زیادہ ہے اور پھر وہ نہیں پینے دیتا تو اس آیت کے نیچے آئیگا - يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ - (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۶ - ایک شخص بدعتی مشرک نے مسجد یا مکان میں بتاریخ الغایت ۳۰ ربیع الثانی کے کسی دن کھانا پکایا اور زید کو دعوت دینے بھیجا کہ فلاں وقت کھانا نذر اللہ ہے آپ کھانا کھانے تشریف لادیں - بکر نے دعوت کو منظور کیا - پندرہ منٹ کے بعد خالد آیا اور بکر سے بولا کہ جو کھانا پکایا گیا ہے اور دعوت دی گئی ہے وہ کھانا حضرت پیران پیر کی گیارھویں کا ہے - نذر اللہ نام فرضی مشہور کیا ہی کیونکہ انہی ایام میں گیارھویں کی جاتی ہے تو ایسی دعوت جس کا حال شروع میں معلوم نہ ہوا ہو دعوت قبول کرنے کے بعد معلوم ہو - بکر کو وہ کھانا کھانا خالد کے کہنے سے درست ہے یا نہیں -

(عبد العزیز نگیرہ ضلع ناگپور)

ج نمبر ۱۴۶ - نذر لغیر اللہ کسی کے کہنے سے بھی نہیں کھانی چاہئے - کیونکہ وہ بحکم مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ حرام ہے -

س نمبر ۱۴۷ - ایک آدمی موحد ہے پنجوقتہ نماز پڑھتا ہے مگر ہنود کے تیوہار دسہرہ، دیوالی ہولی وغیرہ وغیرہ میں کھانے کی دعوت آتی ہے تو قبول کر کے اُن کے ہاں کھاتا ہے اور دلیل میں اخبار اہلحدیث کا فتویٰ پیش کرتا ہے - تیجا، چہلم محرم، بدعت کی شادی وغیرہ وغیرہ کی دعوت منظور کر کے کھانا کھاتا ہے - ڈاڑھی منڈاتا ہے - دلیل طلب کرو تو کہتا ہے کہ کیا قباحت ہے

(آپکا خادم عبد العزیز نگیرہ ضلع ناگپور)

ج نمبر ۱۴۷ - کفار کی رسومات اور تہواروں میں شریک ہونا گناہ ہے کسی ایسی دعوت کا کھانا جو غیر اللہ کی نذر و نیاز نہ ہو جائز ہے مگر اُن کی رسومات اور تہوارات کے دنوں میں اُن سے شریک ہونا گناہ ہے کیونکہ یہ اُن کے مذہبی کام ہیں - اسی طرح مسلمانوں کی دعوتوں میں جو خلاف سنت ہیں (تیجا، چوتھا، چالیسواں) شریک ہونا بھی جائز نہیں تاکہ یہ رسومات بند ہو جاویں *

س نمبر ۱۴۸ - امام مسجد میں تنہا نماز پڑھ رہا تھا گو اُس نے ایک رکعت نماز ادا کی - اتنے میں مسجد کے باہر امام کے چار بھائیوں میں سخت جھگڑا اگر رہتے کہ مار پیٹ ہونے لگی جس میں دو بھائی ایکطرف اور دو بھائی ایک جانب تھے - غرض امام اپنی فرض نماز توڑ کر جھگڑے میں شامل ہوا - اب جماعت میں اختلاف آیا ہے - کوئی کہتا ہے ہم ایسے امام کے پیچھے اقتدا نہیں کرینگے کیونکہ اس نے بہت بیجا حرکت کی - بعدہٗ امام سے پوچھا گیا تم نے کیوں ایسا فعل کیا تو وہ یوں گویا ہوئے کہ مجھکو میرے بھائی کے مارے جانیکا خوف تھا جسکی وجہ سے میں نے یہ فعل کیا - اب ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں یا ایسا شخص قابل امامت ہے یا نہیں -

(محمد ظہیر الدین از پرلاکھمڈی ضلع گنجام خریدار نمبر ۵۶۷)

ج نمبر ۱۴۸ - صورت مرقومہ میں نماز چھوڑ دینے کیمتعلق کوئی روایت مجھے یاد نہیں - البتہ آنحضرتؐ کی عادت شریفہ تھی کہ نماز میں کسی بچے کے رونیکی آواز سنتے تو نماز کو خفیف (چھوٹی) کر دیتے تاکہ اس عورت کو بچے کی وجہ سے تکلیف نہ ہو اس پر قیاس کر کے امام مذکور نے اپنا خشوع خضوع چھوڑنا جانکر نماز چھوڑ دی تو امامت کی قابلیت سے خارج نہیں ہوگا والعلم عند اللہ *

(۲ر داخل غریب فنڈ)

متفرق نوٹ

آریہ مصنفوں کو سزائے قید پٹیالہ میں جو مقدمہ آریہ مصنفوں پر سکھوں کیطرف سے دائر تھا اس میں دونوں کو ایک ایک سال قید کی سزا ہوئی۔ سزا بجا ہوئی یا بیجا۔ اس کے متعلق غور کرنا چیف کورٹ کا کام ہے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ آریہ سماج نے اپنے ان ملزم بھائیوں کی حمایت میں جو زور وقت اور روپیہ لگایا ہے قابل تعریف کام ہے رہا یہ کہ ملزم بری ہوئے یہ دوسری بات ہے ؎

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا۔

ہمکو آریہ سماج سے اس مصیبت میں ہمدردی ہے۔

انجمن اخوان الصفا کے ممبروں کی تعداد بڑھانے میں ممبران کی طرف سے سستی ہو رہی ہے آج تک کل تعداد درج رجسٹر ۲۵ ہے۔

تصحیح مولوی فخر الحسن صاحب (ٹانڈہ ضلع فیض آباد) نے اطلاع دی ہے کہ میرا داخلہ عدم رکھئے۔ اس حساب سے بقایا چندہ ۲۰؍ کے ٹکٹ ڈاک منگائے گئے باقی لتہ بغرض اخراجات جمع ہیں۔ گزشتہ پرچہ میں آخری ممبر کا نام میاں علیقنا لکھا گیا ہے۔ اصل نام میاں جی علی شیر صاحب ہے۔ حسب قاعدہ ممبران اپنی فہرستوں میں کل ممبروں کے نام درج کرلیا کریں تاکہ وقت پر ان کو تعارف رہے

اہلحدیث کمپنی کی تجویز کی بابت خلیفہ ابراہیم صاحب پٹیالوی جو ایک پرانے سرگرم آزمودہ بزرگ ہیں تحریر فرماتے ہیں:-

پرچہ ۲؍ اپریل میں جو تجویز تحریر فرمائی ہے کہ کمپنی اہلحدیث قائم کیجاوے نہایت ہی بہتر ہے اگر اس کی طرف برادران اہلحدیث توجہ فرمائینگے تو دین دنیا کا فائدہ ہے اور کانفرنس کے لئے ایک قائمی کی صورت ہے۔ کیونکہ بروقت جلسہ سالانہ جو چندہ ہوتا ہے اس سے کیا کام چل سکتا ہے جس طرح ہو سکے اس کا انتظام جلد ہونا ضروری ہے۔ میں بھی ایک صد روپیہ آپ کے حوالہ کرونگا۔ زندگی کا بھروسہ ہی نہیں جہاں تک ممکن ہو جلدی کرو۔

(نیاز مند محمد ابراہیم پٹیالوی)

ندوۃ العلماء کے دفتر سے بدستخطی جناب مولوی عبدالحی صاحب قائم مقام ناظم ایک خط آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ارکان ندوۃ العلماء اور ارکان انجمن اصلاح ندوہ میں جو اختلاف تھا وہ رفع ہوگیا اب سب مل کر ندوہ کو ترقی دینے کے لئے آمادہ ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ انجمن اصلاح ندوہ کے قابل اور گرمجوش سکرٹری جناب نواب علی حسن خان صاحب نے نہ پبلک کو نہ انجمن کے ارکان کو تا حال مفصل کیفیت سے مطلع کیا۔ دیکھئے یہ خاموشی کب تک۔

تلاش روزگار میں روزگار کی وجہ سے پریشان ہوں۔ کسی صاحب کو میری خدمات کی ضرورت ہو تو مطلع فرماویں۔ قرآن شریف حفظ اور اردو پڑھا سکتا ہوں۔ مولوی عبدالرحمن صاحب سفیر کانفرنس اور مولوی عبدالغنی صاحب جو دھپوری میرے حال سے بخوبی واقف ہیں (خاکسار حافظ الٰہی بخش موضع پیلی۔ ڈاکخانہ کانٹھ ضلع مراد آباد)

حب و بغض حب و بغض کے علم کی بات جو مشہور ہے کہ یہ دو علم یا عمل ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ اور اس کے کرنے والے آج کل بھی ہیں۔ واقف حال صاحبان مطلع فرماویں۔ (خداداد از دہلی چتلی قبر)

یاد رفتگان میرے عزیز مولوی محمد عبیداللہ صاحب مدرس پٹیالہ کا بعارضہ طاعون انتقال ہوگیا ہے ایک لڑکا آٹھ سالہ اور دو دختر چھوڑیں اللہ کافی۔

(خاکسار محمد حسین سوداگر کوچہ دہلی زینت محل)

میرے جد امجد ملک امام الدین صاحب وفات پاگئے۔ (ہدایت اللہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

تاریخ وفات میرے مکرم مولوی غلام رسول صاحب (جن کی وفات کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۹؍ اپریل ۱۵ء مطابق ۲۳؍ جمادی الاول ۳۳ھ میں ہو چکا ہے) ان کی تاریخ وفات چاہیے شعرائے اہلحدیث مہربانی کرکے تکلیف فرماویں (سائل محمد مہرالدین خریدار اخبار اہلحدیث امرتسر)

سفر حج کی بابت احباب دریافت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی رکاوٹ تو نہیں جہاں تک ہمیں معلوم ہے گورنمنٹ نے کوئی ممانعت نہیں فرمائی اور غالباً نہ فرماویگی کیونکہ گورنمنٹ ازراہ مہربانی پہلے ہی اعلان کرچکی ہے کہ موجودہ جنگ میں مقامات مقدسہ مسلمانان محفوظ رہینگے۔ تاہم اس کی آسان صورت یہ ہے کہ عازم حج اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے حسب قانون پروانہ راہداری طلب کریں صاحب ڈپٹی کمشنر اصل حال سے اطلاع کردینگے۔

دعاء صحت جناب مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی کشن گنج چند روز سے سخت علیل ہیں۔ ناظرین اخلاص قلب سے دعا کریں خدا مولینا موصوف کو صحت عاجلہ بخشے۔ مولانا اہل حدیث میں ایک جامع سلیم الفطرت عالم ہیں شفاہ اللہ شفاء عاجلا۔

پتہ خطوط جو صاحب منشی عبدالکبیر خان (سابق دھرم ویر) کے ساتھ کسی معاملہ میں خط و کتابت کرنا چاہیں وہ ہمارے پتہ سے کریں (مینجر کوٹھی حاجی کرم الٰہی نور الٰہی سوداگران حفت شہر دہلی)

حساب دوستان مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے۔ ۱۴؍ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی کے واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہو۔ افسوس ہے بعض احباب باوجود اطلاع ہونے کے انکاری اطلاع نہیں دیتے اور وی پی واپس کرکے نقصان پہنچاتے ہیں ؎

دوستی با نابکاراں غدار

۸۷+۱۲۳+۲۶۰+۳۳۰+۳۸۵+۵۸۷+
۷۵۷+۹۶۱+۱۱۵۶+۱۱۶۸+۱۱۷۱+۱۲۱۷+۱۳۳۷+
۱۴۳۹+۱۴۶۹+۱۵۰۱+۱۵۲۳+۱۶۵۳+۱۶۵۵+
۱۶۶۲+۱۶۶۳+۱۶۹۵+۱۸۰۷+۱۹۳۷+۱۹۵۳+
۱۹۵۴+۲۰۹۴+۲۱۱۸+۲۱۲۸+۲۲۸۱+۲۲۹۶+ باقی

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں از فتوے عمہ۔ سابقہ عمہ مولوی ابو الحسن جت خرد سائل (عہ) ایک اخبار بنام سائل موصوف جاری کیا گیا۔ باقی رہا عمہ

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۱۹ سے ۲۵ر اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

تین جرمن ہوائی جہازوں نے لوویسٹاف اور مالڈن (انگلستان) پر بم گرائے جن سے ایک لکڑیوں کے گودام میں آگ لگ گئی۔ اور چند مکانوں کو نقصان پہنچا۔

جرمن ہوابازوں نے سوئٹزرلینڈ کے علاقہ میں پھر بم گرائے جس پر گورنمنٹ سوئٹزرلینڈ نے جرمنی پر اعتراض کیا ہے۔

ایک امریکن نامہ نگار نے انگریزی اور جرمن ہوائی جہازوں کی لڑائی دیکھ کر انگریزی فوقیت کو تسلیم کیا ہے۔ انگریزی ہوائی جہاز نے ۱½ گھنٹے کی جنگ کے بعد جرمن ہوائی جہاز کو گرا کر جرمن ہوابازوں کو ہلاک کر دیا۔

ترکی ہوائی جہازوں نے دردانیال کے حملہ آور انگریزی بیڑے پر بم گرائے لیکن ان کا نشانہ خطا گیا۔ انگریزی ہوائی جہازوں کے تعاقب کرنے پر وہ بچ کر نکل گئے۔

تین انگریزی ہوائی جہازوں نے نہر سویز سے اکر المستر تک گرداوری کی اور جزیرہ نمائے سینا میں ترکی کیمپ پر بم گرائے۔

بلجیمی فوج نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو تباہ کر دیا۔

ایک انگریزی ہوائی جہاز نے ایک جرمن سٹیشن پر بم گرا کر سو گز ریلوے لائن تباہ کر دی۔

انگریزی توپخانوں نے دو جرمن ہوائی جہاز نیچے گرا لئے۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے ایک ولندیزی اور ایک یونانی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

گورنمنٹ ہالینڈ نے جرمنی پر اعتراض کیا۔ تو گورنمنٹ جرمنی نے معذرت کی اور لکھا کہ آبدوز کشتی کے کمانڈر سے جواب طلب کیا جائیگا اور اعتراض صحیح ہونے کی صورت میں نقصان کا معاوضہ دیدیا جائیگا۔

دردانیال میں انگریزی آبدوز کشتی ای ۱۵ کنارے پر چڑھ گئی ترکوں نے اُس کے تمام عملہ کو گرفتار کر لیا۔

اس خیال سے کہ کہیں ترک اس کشتی کو اپنے کام میں نہ لا سکیں انگریزی بیڑے نے خود ہی تارپیڈو پھینک کر اسکو تباہ کر دیا۔

ایک ترکی تباہ کن کشتی انگریزی بیڑے کی نظر بچا کر خلیج سمرنا سے نکل گئی۔ اور اُس نے ایک انگریزی جہاز بار برداری پر تین تارپیڈو پھینکے جو اُس کو نہ لگے۔

لیکن جہاز کی کشتیاں اُلٹ جانے کی وجہ سے ۲۴ شخص غرق ہو گئے اور ۲۷ گم ہیں۔

اسپر ایک انگریزی جنگی جہاز چند تارپیڈو کشتیاں لیکر اس کے تعاقب میں نکلا۔ ترکی تباہ کن کشتی یونانی علاقہ میں خشکی پر چڑھ گئی یونانیوں نے اُس کے عملہ کو نظر بند کر لیا۔

بصرہ کے قریب مقام زبیر پر جو ترکی اور انگریزی فوجوں میں سخت جنگ ہوئی۔ اس میں انگریزی فوج کو سات سو آدمیوں کا نقصان ہوا۔

انگریزی کمانڈر کا تخمینہ ہے کہ ترکوں کا دو ہزار پانچسو کا نقصان ہوا۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے ۱۰ لاکھ پونڈ کے چھوٹے نوٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ٹائمز آف انڈیا (بمبئی) کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ ترکوں نے عدن سے ایک سو بیس میل شمال مغرب کی طرف عدیج پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔

شاہ روس میدان جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں۔

روسیوں نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ پرندی مسل میں انہوں نے ایکہزار دس آسٹروی توپیں گرفتار کی ہیں۔

کوہ کارپیتھین کے میدانہائے جنگ میں کثرت سے جرمن فوجیں آسٹرویوں کی مدد کر رہی ہیں۔ لیکن روسی پیشقدمی برابر جاری ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے ۱۹ مارچ سے ۱۲ اپریل تک ۷۰ ہزار قیدی اور دو سو تیس توپیں گرفتار کی ہیں۔

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ اُن کے سامنے ٹیلی پوش (کارپیتھین) میں ایک سالم پلٹن نے ہتھیار ڈالدیئے۔

صاحب وزیر ہند کی اطلاع مظہر ہے کہ کارپیتھین میں فریقین اپنی اپنی فتح کے راگ الاپ رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ قیصر ہارٹمینز ویلرکوف میں گارڈ کی فوج کی ہمت بندھانے آئے ہیں۔

مغربی رزمگاہ میں ہلیبک کا معرکہ خاص قابل ذکر ہے جس میں انگریزی فوج نے پہاڑی ۶۰ پر قبضہ کر لیا ہے جس کی یہ اہمیت ہے کہ اس سے تمام جرمن مورچوں پر زد پڑتی ہے۔

جرمن فوجوں نے اسپر قبضہ کرنے کے لئے کئی شدید جوابی حملے کئے لیکن شدید نقصان کے ساتھ پسپا کر دیئے گئے۔

جرمن فوجیں بلجیم میں جمع ہو رہی ہیں۔

جرمنوں نے بلجیم میں سیاحوں کی آمدرفت بھی روک دی ہے۔

فرانسیسی فوجوں نے بھی الساس کے علاقہ میں قدرے ترقی کی۔

مسٹر لائڈ جارج نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ صرف نیو شیپل کی لڑائی میں اتنا سامان حرب صرف ہوا ہے جسقدر تمام جنگ بوئر میں ہوا تھا۔

جرمنی میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ اکثی فوجوں کو یپرز اور ہیزل میں پسپا ہونا پڑا ہے۔

ریوٹر ایجنسی (جو کہ تار کے ذریعے تمام دنیا کو برقی خبریں پہنچاتی ہے) کے جنرل مینجر اپنی بیوی کے مر جانے پر خودکشی کر کے مر گئے۔

ahmadimuslim.de

ایڈیٹر بٹالوی اور واعظ رحیم آبادی

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ ہمارے پنجاب کے بزرگ مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی جس کسی عالم پر خفا ہوتے ہیں اُن کو واعظ کہا کرتے ہیں۔ واعظ آپ کی اصطلاح میں جاہل کا لقب ہے۔ گذشتہ ایام میں جناب موصوف مولانا المکرم مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی مدظلہ پر خفا ہوئے تو آپ کو بھی علاوہ اور سخت کلامیوں کے واعظ کا خطاب دیا جو دراصل مستحسن اور مقبول خطاب ہے۔ مگر مولانا بٹالوی چونکہ اس وصف سے محروم یا کمال نہیں رکھتے اس لئے بطور طنز دوسروں کو واعظ کہا کرتے ہیں۔ عرصہ ہوا مرزا قادیانی کی مخالفت کے زمانہ میں آپ نے یہی خطاب (واعظ) مولوی احمداللہ صاحب امرتسری کو بھی دیا تھا۔ ہم جیسوں کو ایسا خطاب دیں۔ ہم تو حسب عادت علاوہ اور سندات علمیہ (مولوی فاضل وغیرہ) کے اسکو بھی ایک سند یا ڈپلومہ سمجھیں۔ مگر سارے تو ہماری جیسے نرم اسامی نہیں جن طبائع جزاؤ سیئۃ سیئۃ مثلہا کو موجب [illegible] جاتی ہیں نکل امور مولوی مندرجہ ذیل مضمون آیا اصول ہے مولینا عبدالعزیز صاحب نے حضرت بٹالوی کے جواب میں بھیجا ہے۔ چونکہ مضمون بطول نیز اخباری بحث سے کسی قدر اجنبی تھا۔ اس لئے حسب منشا محرر راقم الگ ضمیمہ کیا گیا (ایڈیٹر)

مولینا ثناء اللہ صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ میری اس ناچیز تحریر کو اپنے اخبار گہر بار میں جگہ پانے کی عزت دیویں۔ میں نے اہلحدیث مورخہ ۲۶ فروری ۱۵ء میں اڈیٹر بٹالوی کا ایک خط بجواب آپ کے چیلنج کے دیکھا جسکو دیکھکر سخت تعجب ہوا۔ اور میں دفعتاً حیرت ہو گیا۔ اس خط میں اسقدر جھوٹ ہے کہ پناہ بخدا۔ اور مزہ یہ ہے کہ خود ان کا کلام مکذب ہے تکذیب کیلئے خارج سے استدلال کی ضرورت نہیں ہے وعلیٰ ہذا القیاس ایک اشتہار بھی اڈیٹر بٹالوی نے دیا ہے۔ چنانچہ اس کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

قولہ۔ بارہ برس سے آپ بہر مباحثہ کا دم مارتے ہیں مگر ناممکن الوقوع شرائط پیش کرکے اس کو ٹلاتے رہتے ہیں۔

یہ بالکل دروغ بے فروغ ہے دو برس پانچ ماہ ہوئے کہ میں امرتسر میں موجود تھا اور بٹالوی ایڈیٹر مباحثہ کا دم مارتے ہوئے امرتسر پہنچے اور ڈپٹی محمد شریف کے مکان میں ٹھیرے اور چیلنج دیا شیر پنجاب بھی تیار ہو گئی وقت بعد نماز ظہر اور مقام مولوی احمداللہ صاحب کی جامع مسجد مقرر ہو گئی۔ شیر پنجاب ٹھیک وقت پر مکان میں لئے ہوئے مسجد میں آ موجود ہو گئے اور بہت لوگ جمع ہوئے میں بھی بڑے شوق سے حاضر ہوا ظہر کی نماز ہو چکی اب صرف ایڈیٹر بٹالوی کا انتظار رہ گیا۔ عصر کا وقت قریب آیا حضرت کا کہیں پتہ نہیں۔ لوگ انتظار کرتے کرتے تنگ آگئے۔ آخر اس طرف سے لوگ گئے۔ اس پر خواجہ حبیب اللہ صاحب آپ کا رقعہ بنام ظہور پنجاب لائے کہ ہیچ اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ۔ وہاں تو کوئی شرط ہی نہیں ناممکن الوقوع ہونا کیسا۔ حضرت بٹالوی خود وعدہ و معاہدہ کرکے وقت پر گریز کر گئے اور موقع پر نہیں آئے حلف بالمد کرکے محمود فرمائیں کہ یہ واقع غلط ہے مگر اگر قسم کھا کر کہیں کہ غلط ہے تو میں بذریعہ اخبار اپنے کذب کا اعتراف کرونگا اللہ پاک سمجھ لیگا۔

دوسرا واقع یہ ہے کہ پارسال کانفرنس کا جلسہ پشاور میں تھا (عبدالعزیز ناچیز) اور بہت سے احباب دہلی بتقریب جلسہ پشاور جا رہے تھے۔ لاہور کے سٹیشن پر گاڑی کو گھنٹے ٹھیرنا ہوا۔ ایڈیٹر بٹالوی بھی وہاں آنکلے اور حسب عادت فرمانے لگے کہ مجھے جلسہ میں بلاؤ۔ اور گفتگو کا وعدہ کرو۔ اس ناچیز (عبدالعزیز) نے کہا کہ آپ سال بھر چپکے رہتے ہیں۔ جلسے کے وقت آپ کو بحث یاد آتی ہے پشاور جانے کی کیا ضرورت ہے لیجئے یہیں سٹیشن میں گفتگو ہو جاوے اور آپ باہم بیٹھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم تو جلسہ کو جاتے ہو میں نے کہا میں نہیں جاؤنگا پہلے آپ سے بحث ہوگا کتنا ہی وقت اس میں خرچ ہو میں نہیں لوٹ کا جاونگا [illegible] بہتر دو ہفتہ لگی کے جلسہ چھوٹ جاوے۔ وہاں بہت سے احباب بھی موجود تھے انہوں نے بھی ایڈیٹر صاحب کو للکارا۔ مگر حضرت اڈیٹر بٹالوی کہاں ٹھیرتے ہیں۔ وہاں سے چلتے نظر آئے

تیسرا واقع یہ ہے کہ جلسہ آرہ کے موقع پر حضرت نے نام جلسہ کا نوٹس دیا۔ اس پر آپ نے خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا کہ مجھ کو جلسہ میں موقع بحث اصول [illegible] دیا جاوے تو میں آؤں ورنہ بصورت عدم اثبات دعویٰ سو روپے جرمانہ دوں۔ جواب دیا کہ جلسہ [illegible] مناظرہ نہیں ہے اس میں اغراض و مقاصد جلسہ فوت ہوتے ہیں آپ میرے مکان پر تشریف لاویں۔ اگر میں آپ سے مغلوب ہو جاؤنگا تو آپ کو دو سو روپے دونگا علاوہ زاد راہ۔ جس کا جواب میرے پاس نہیں آیا۔ پیسہ اخبار لاہور میں آپ نے کچھ لکھا ہے اور خوب چال و حرکت آپ نے کی ہے خلاف واقعہ لکھا اور واقعہ کو چھپالا شان ایڈیٹری ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب بھی اسی کے آخر میں آتا ہے۔

چوتھا واقع یہ ہے کہ اسی طرح دعوے مناظرہ اور چیلنج آپ نے جلسہ کانفرنس علیگڈھ میں بھی لکھا تھا جس کا جواب دیا گیا کہ ۱۶ مارچ آپ کی بحث کے لئے مقرر کیگئی آپ تشریف لاتے عبدالعزیز آپکا مقابل ہوگا بھلا کون آتا ہے۔ حضرت نہ آئے پر نہ آئے ہمارے بٹالوی صاحب ایسے تو مرد میدان ہیں۔ بات یہ ہے کہ آپ نے خیال کر لیا ہے کہ عین جلسے کے وقت چیلنج دیں داعیان جلسہ آپکی گفتگو خلاف مقاصد جانکر اور موقعہ فتنہ خیال کرکے منظور نہیں کرینگے۔ بس آپ کی بن آئیگی آپ خوب لن ترانیاں اڑائیں گے اصحاب علیگڈھ نے آپ کا ڈھنگ تاڑ لیا اور ۱۶ تاریخ کی منظوری لکھ بھیجی اور حضرت صاحب کو بلایا مگر آپ کب آتے ہیں دیکھوں اس کی کیا تاویل شائع کرتے ہیں۔

قولہ۔ از انجملہ آپ کی یہ شرط ہے کہ منصف مسلم الفریقین کوئی عالم ہو جو فرماتے ہیں یہ شرط اس لئے ممنوع میں نہیں آئی کہ آپ اپنے ہمخیال علماء (حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری و واعظ عبدالعزیز رحیم آبادی وغیرہما) کو پیش کرتے ہیں اور میں ان کو آپ کا ہمخیال سمجھکر قبول نہیں کرونگا۔

اس میں چند جھوٹ عیاں ہے مولوی ثناء اللہ کا قول آپ خود نقل کرتے ہیں کہ مسلم الفریقین عالم منصف ہو اس قول کا مقتضے یہ ہے کہ جس کو وہ پیش کریں وہ پیش کرنے کے قبل بٹالوی صاحب کا مسلم ہو کیونکہ جب انہوں نے لفظ مسلم الفریقین کہا ہے تو بغیر علم تسلیم کے وہ کیونکر پیش کر سکتے ہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ایڈیٹر بٹالوی نے پہلے زمانہ میں ان حضرات کو مسلم کیا تھا اس سے انہوں نے مسلم الفریقین سمجھا ہو۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب خود لکھ رہے ہیں کہ میں نے مولانا صاحبان کا نام بھی نہیں لیا اور ایڈیٹر بٹالوی کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔ بٹالوی صاحب اگر سچے ہیں تو کوئی سند پیش کریں ورنہ اللہ پاک سے ڈریں اور کذب کی وعید خیال فرماویں۔

قولہ اس اجابت کو آپ نے روکا۔

بٹالوی صاحب کی اجابت سے کیا مراد ہے۔ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے چیلنج کو بٹالوی صاحب نے جو قبول کیا ہے اس کو وہ روکتے ہیں تو یہ کیسی مہمل بات ہے بھلا جو اجابت بٹالوی کر چکے اس کو روک [illegible] پہنچتے دارو! یہ آپ کی منطق ہے۔ اور اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے قبول نہیں کیا [illegible] اجابت [illegible] اگر آپ اس کی اجابت سے رکتے یا قبول نہیں کیا ہے آپ کی آبرو تو یہی ہے کہ اسی پر یہ غرہ کہ ثناء اللہ خود مجبور ہوں لکھتے ہیں ع

نقاش با اصحاب جازہ [illegible] ہمچنان تازہ

جس کی تکذیب حاشیہ [illegible] میں بھی موجود ہے۔

آپ حضرات بٹالوی کے مناظرہ جس کی آمادگی پہ آپ کی لن ترانیاں ہوتی ہیں [illegible] صاحب آوازہ [illegible] کا مصداق ہوا آپ نے [illegible] کی حقیقت سنئے۔ آپ جو مناظرہ کرنا چاہتے ہیں اس کی حقیقت یہ ہے کہ اردو رسالک عبارت اردو دان کے سامنے پیش کرینگے اس کا مطلب بتا کر آپ اس کی تصدیق چاہتے جیسا کہ آپ اس جگہ لکھتے ہیں کہ میں یہی مناظرہ کرونگا۔ بھلا اس کے لئے اس قدر چیخ پکار کی کیا ضرورت ہے یہ دو منٹ کی بات ہے بھلا کوئی ہو آپ وہ عبارت دکھا سکتے ہیں اور مطلب بیان کر یا پوچھ سکتے ہیں مگر یہ بھی ہو آپ سے۔

ahmadimuslim.de

قولہ - اہلحدیث کی جامع ومانع تعریف خاکسار آپ ہی کی تصنیف سے پیش کریگا پھر آں عزیز کا خارج از اہلحدیث ہونا بھی آپ ہی کے کلام سے پیش کریگا۔

آپ کی اس عبارت کے معنے اگر یہ ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے جو تعریف اہلحدیث کی لکھی ہے وہ بٹالوی صاحب کے نزدیک جامع و مانع ہے تو اس کی یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں تو آپ کی غرض صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ بنا بر اپنی تعریف کے خارج از اہلحدیث ہیں تو آپ کا یہ جملہ محض لغو اور مہمل ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اسکو جامع مانع ہونا لکھا ہے تب بھی اسکی یہاں ضرورت نہیں ہے آپکی اردو نگارش کا یہ حال ہے اب دوسرا فقرہ ملاحظہ فرمائیے آپکا فقرہ ہے "آں عزیز کا خارج از اہلحدیث ہونا بھی آپ ہی کے کلام سے پیش کرونگا" میں کہتا ہوں اسکا کیا مطلب - اگر یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے خود لکھا ہے کہ میں خارج از اہلحدیث ہوں تو جھوٹ اور سراسر جھوٹ ہے کیونکہ مولوی ثناء اللہ اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں جسکو میں خوب جانتا ہوں - اور اگر یہ مطلب ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے کلام کا مقتضے آپ یہ بتائینگے تو آپ یوں لکھتے کہ کلام سے ثابت کرونگا پیش کرنے کے کیا معنے ہیں اس چیز کو دکھانا اور یہاں بات ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا کلام آپ پیش کرینگے اور اس کا مقتضے بتائینگے۔ ہاں کلام سے پیش کرنا یہ خاص پنجاب کا محاورہ معلوم ہوتا ہے [illegible] لفظ (سے) [illegible] جو دو جگہوں میں ہے - اور اگر مقتضے سے کلام ثابت کرنا ہے تو یہ غلط ہے جو آپ نے لکھا ہے کہ دلائل منطقیہ وکلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کریگا کیونکہ ثابت کرنا بدلائل منطقیہ کے نہیں ہو سکتا نہ معلوم آپ نے منطق کو کیا چیز سمجھا ہے کیا مولوی ثناء اللہ کا کلام جو آپ پیش کرینگے وہ مقدمات نہیں ہیں اور آپ اُن کو ترتیب دیکر نتیجہ نہیں نکالینگے پھر منطق کس کو کہتے ہیں پھر مقتضائے کلام سے ثابت کرنیکے کیا معنے - اگر یہی کہ آپ اپنا دعوے صریح مولوی ثناء اللہ کے کلام میں دکھلائینگے تو پھر کلام سے بار بار آپ کا لکھنا سراسر غلط ہے دوسرے جب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے خارج از اہلحدیث ہونیکے مقر ہیں تو پھر گفتگو کس امر میں ہوگی اور کیا حاصل غرض تنی سی اردو عبارت میں آپ کا یہ حال ہے تو آگے ہر حال تقریر و مناظرہ و تحریر۔

قولہ - اس امر کے ثبوت کے لئے خارجی دلائل منطقیہ وکلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کریگا۔

میں کہتا ہوں کہ آپ نے خارجی دلائل کی تفسیر منطقیہ وکلامیہ فرمایا اس کے کیا معنے - خارج سے اگر آپ کی مراد مولوی ثناء اللہ کے کلام سے خارج ہے تو معنے یہ ہوئے کہ جو آپ تقریر کرینگے - اور مولوی ثناء اللہ کا کلام پیش کرینگے وہ منطق نہ ہوگی اور یہ غلط اور بالکل غلط ہے کیونکہ جو آپ تقریر کرینگے اور جو کلام پیش فرمائینگے وہ آخر قضایا ہی ہونگے اور منطق میں ہوتا ہی کیا ہے قضایائے معقولہ و مسلمہ خصم کو ترتیب دیکر نتیجہ نکالا جاتا ہے آپ اسکو یوں سمجھئے کہ اگر آپ دلائل منطقیہ سے تعرض کرتے تو اسکی کیا صورت ہوتی اسی صورت کو سوچئے تو آپکو خود معلوم ہو جائیگا کہ یہ فرمانا آپکا (دلائل منطقیہ سے تعرض نہ کرونگا) خود آپ کو غلط معلوم ہوگا بشرطیکہ آپ منطق سے کسقدر بھی مانوس ہوں جناب ایڈیٹر صاحب جسکو کلام کہتے ہیں اسیکا نام علم منطق ہے

ہے مگر آپ : ہیں سہ

تو ہم اں زبان مرغاں را ۔ کہ ندیدی گہے سلیماں را

آپ فرماتے ہیں کہ کلام سے بحث ہوگی اور وہ منطقی بحث نہ ہوگی یہ آپ کی منطق بہر پہنچ ہے سہ

بوریا باف گرچہ بافندہ است ۔ نبرندش بکارگاہ حریر

آپنے دلائل منطقیہ وکلامیہ بر سبیل عطف فرمایا ہے - اگر یہ عطف تفسیری ہے تو عطف تفسیری میں مفسر بالکسر کو مفسر بالفتح سے اظہر و اعرف ہونا چاہئے ولیس کذالک اور اگر معطوف معطوف علیہ میں مغائرت ہے تو ممنوع ہے کیونکہ دلائل کلامیہ سے آپکی مراد طرز استدلال کلامیہ ہوگی اور اس کو دلائل منطقیہ سے تباین غیر مسلم ہے - آپ جو پیش کرینگے وہ آخر الفاظ ہونگے اور آپ ان الفاظ کی دلالت علی المدعی سے بحث کرینگے اور وجوہ دلالت بیان کرینگے تو کیا دلالت کا بیان منطق سے خارج ہے جناب من دلالت کی بحث منطق میں ہوتی ہے اگرچہ مقصود بالذات یہ نہ ہو یہ انتساب کیلئے کافی ہے پس آپ کی نفی (دلائل منطقیہ سے تعرض نہ کرونگا) غلط ثابت ہوئی کیا تعریف کی جامعیت و مانعیت اور کسی چیز کا فرد من افراد ہونا ولو علی سبیل التشکیک [illegible] کیلئے علم کی ضرورت نہیں ہے کیا آپکے علم میں [illegible] اسطرح ضرور نہیں [illegible] اہلحدیث کی تعریف [illegible] کلی [illegible] صادق نہیں ہوتی تو بر سبیل تشکیک بھی صادق نہ آئے جیسے لفظ مومن [illegible] کیلئے علم کی ضرورت ہے" ایسی [illegible] اپنے کو اہلحدیث [illegible] کہتا ہے آخر اس میں اور [illegible] اہل حدیث میں [illegible] اس میں ہوگا [illegible] اُس کے اہلحدیث ہونے میں [illegible] ہوگی فافہم ولفکر

قولہ نہ دس بیس شرکا کی حاجت۔

قولہ جس دن امرتسر سے چلنا ہو اسی دن مجھے اطلاع دیویں تاکہ میں بھی بٹالہ سے چلوں - امرتسر پہنچکر انگریزی کے لئے ٹکٹ انٹر میڈیٹ کا اپنی گرہ سے خریدوں۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بٹالہ سے آپکے چلنے کی غایت مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے امرتسر پہنچکر ٹکٹ خریدنا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے بٹالہ سے چلنے کی غایت سیالکوٹ جانا ہے نہ ٹکٹ خریدنا - علاوہ ازیں تحقیق کی کیا ضرورت - کیا مولوی ثناء اللہ نے آپسے اس کی استدعا کی تھی یا مولوی ثناء اللہ صاحب نادار ہیں ٹکٹ نہیں خرید سکتے یہ لغو لاطائل لکھنے کا کیا منشاء رہا اپنی مالداری ظاہر کرنا ہے یا کبھی کا دستور رہا ہے کہ انکا ٹکٹ آپ خریدا کرتے ہیں یہ کیسی لغو حرکت ہے کیوں جناب ایسی باتوں میں آپکو حدیث من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ نہیں یاد آتی - اس کا مطلب ہے علو ہمتی اپنی جتانی مگر یہ تو فرمائیے کبھی کسی کا ٹکٹ خریدا بھی ہے آپ تو خود دوسروں سے ٹکٹ خریدواتے ہیں افسوس۔

قولہ - میں خود تو اکثر تھرڈ کلاس میں سفر کیا کرتا ہوں جیسے مسٹر گلیڈ سٹون سابق وزیر انگلستان سفر کیا کرتا تھا جسکا ذکر انگریزی نے بطور شماتت اپنے اخبار میں کیا ہے اور میں بطور صداقت اسکا اظہار کرتا ہوں۔

آپ اس بجائے تھرڈ کلاس میں سفر کرنیکو مسٹر گلیڈ سٹون کے تھرڈ کلاس میں سفر کرنیکا تشبیہ دیتے ہیں حالانکہ ہزاروں [illegible] تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں کیا آپکے سفر کو [illegible] صاحب کے سفر سے مشابہت آپکو دلیل معلوم ہوا [illegible] مسٹر گلیڈ سٹون آپنے [illegible] اور آپ کی [illegible] جیسے باوجود منصب وجاہ و دولت و مال کے مسٹر موصوف کا تھرڈ کلاس میں سفر تھا ویسے ہی باوجود منصب وجاہ و دولت و مال کے آپکا تھرڈ کلاس میں سفر ہے تو ادا گیا وہ اور کیا آپ - مسٹر موصوف کیلئے تو لوگ جگہ چھوڑ دیتے ہونگے گاڑی خالی کر دیتے ہونگے اور آپ کے لئے تو ایک چوہڑا بھی ہٹنے والا نہیں ہے کہ بیچ میں تفاوت رہ ۔ بات یہ ہے کہ تھرڈ کلاس میں سفر یا تو اضطراراً ہوتا ہے یا بخل سے ہوتا ہے یا ناداری وجہ ہوتی ہے - اگر آپ فرمائیں کہ تو اضطرار آپکا سفر تھرڈ کلاس میں ہے تو غلط کیونکہ مسٹر گلیڈ سٹون کی مثال اسکی تردید کرتی ہے - اور اگر دوسری وجہ ہے تب بھی یہ مثال غلط ہے اور اس حالت میں دوسرے کو اطلاع کا ٹکٹ بلا وجہ اپنی گرہ سے خرید کر دینا کسقدر نامعقول اور خلاف عقل ہے ۔ ایڈیٹر بہادر کی تازہ بہادری ملاحظہ ہو۔

ابھی ایک اشتہار مطبوعہ مطبع اخبار پنجاب بٹالوی میری نظر سے گذرا جسمیں اس شخص نے بالکل جھوٹ و افترا اور کتمان حق سے کام لیا ہے پہلا مضمون اشتہار کا اپنی شیخی (وہ بھی بالکل غلط) ہے کہ فرقہ اہل حدیث کا نام اہلحدیث ایڈیٹر بٹالوی کی تجویز سے ہوا ہے حالانکہ یہ بالکل دروغ بیفروغ ہے اس فرقہ کا نام اہلحدیث زمانہ محدثین سے چلا آتا ہے جسکا ذکر کتابوں میں کثرت سے موجود ہے فقہ حنفی کی کتابوں میں اس فرقہ کا تقبیل حدیث بکثرت مذکور ہے کیا صاحب خلاصہ نے لفظ کا اہل الحدیث نہیں لکھا اور ملا علی قاری نے اسپر مواخذہ نہیں کیا اور کیا جواب مطاعن اہلحدیث میں [illegible] ملا علی قاری کا قول نقل [illegible] نہیں ہوا ایسی جھوٹی شیخی اور جھوٹا احسان دھرنا بے جا ہے بخدا۔

دوسرا مضمون ایڈیٹر صاحب کے اشتہار کا یہ ہے کہ اپنے [illegible] سنہ میں موقع دہلی کا اراکین اہلحدیث کانفرنس کو ان اصول کی تسلیم پر متفق کیا۔

مجھسے مولوی مرزا ظہیر الدین احمد صاحب رئیس لوہارو سے ملاقات ہوئی اور سلسلہ سخن میں بٹالوی صاحب کا دہلی تشریف [illegible] اپنے اصول پیش کرنا جناب ممدوح نے ذکر کیا اور کہا کہ تسلیم (جو ایڈیٹر صاحب کہتے ہیں) کے برخلاف انہوں نے ظاہر فرمایا اور مرزا صاحب نے سوا ان جن صاحبوں کا نام آپ نے لکھا ہے بعض حضرات کا ذکر تو یاد نہیں مگر عام طور پر ان حضرات کی بجائے بیجا ذکر کیا اسی سے سمجھ لینا چاہئے کہ بٹالوی ایڈیٹر کا کلام کسقدر راستی سے اجنبی ہے - تیسرا مضمون اس اشتہار کا یہ ہے کہ موقع جلسہ مولوی ثناء اللہ نے باستعانت عبدالعزیز ممبران کو متفق کر کے ابو سعید کو جلسہ میں نہ بلایا جائے اس کے جواب میں نہایت زور دار لفظوں میں بلند آواز سے میں کہتا ہوں کہ جھوٹا ہے جھوٹا ہے جھوٹا ہے - میں نے تو چاہا کہ بٹالوی صاحب جلسہ میں آویں اور تقریر کریں مگر اراکین کانفرنس کو پسند نہیں ہوا اسکی دلیل خود بٹالوی کا قول ہے جو چند سطر پہلے ہی اشتہار میں موجود ہے لہٰذا اس کا جواب بجز سوائے اس کے کہ علیہ ما علی الکاذبین کہوں اور کیا ہے - ارے خدا کے بندے خدا سے ڈر - اتنا سفید جھوٹ کیوں بولتا ہے اس مجمع میں آپ [illegible] کا نفرنس کے کان میں پھونک مارا [illegible] ضعیف الاعتقادی کا [illegible] کیوں جب اللہ کا ڈر نہیں ہے تو جو چاہے فرمائے - بات یہ ہے کہ بٹالوی صاحب ایسے ہی آدمی ہیں کہ کسی بھی جلسہ میں تقریر کیلئے نہیں بلائے جاتے [illegible] ان کو نہیں پوچھتے - انجمن حمایت اسلام لاہور

کو دیکھئے کہ تمام علماء حنفی اہلحدیث بلکہ مرزائی اور شیعہ سب اس میں مدعو ہوتے ہیں تقریر کرتے ہیں مگر بٹالوی کو کوئی نہیں پوچھتا بتاؤ وہاں کس نے پھونک مار بجھو کردیا۔ کوئی جلسہ اسلامیہ تو بتائیے کہ وہاں آپکی قدر ہو دوسرے شخص باوجود اظہار معذوری باصرار بلائے جاتے ہیں اور آپکی وہاں بجز کم نصیبی ارذل حالت ہے بتائیے کون ذچ کرتا ہے مَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ۔ اس موقع میں ایڈیٹر بٹالوی نے اس ناچیز (عبدالعزیز) کو مولوی ثناء اللہ کا ثانی اثنین لکھا ہے اس راستباز سے کوئی پوچھے کہ اس لکھنے کی کیا وجہ ہے مجکو ثناء اللہ سے وجہ خلاف (بقول تمہارے) تفسیر ہے اور جب تفسیر لکھی گئی تو میں مولوی ثناء اللہ کو جانتا بھی نہ تھا۔ دوسرے ہم لوگوں نے اپنا خلاف بذریعہ فیصلہ آرہ ظاہر بھی کر دیا ہے پھر مجکو ثانی اثنین کیوں لکھنا ہے بات یہ ہے کہ عبدالعزیز باوجود معذوری کے کانفرنس میں باصرار بلایا جاتا ہے اور حضرت بٹالوی صاحب کو باوجود مزید خواہش اور طلب کے اہل کانفرنس نہیں پوچھتے اسکا اس شخص کو حسد ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ اور مجکو کانفرنس کا رکن رکین آپ لکھتے ہیں حالانکہ اراکین کانفرنس کا نام خود بٹالوی اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں اور میرا نام اس میں نہیں ہے آپکے اس اشتہار میں اسی کی شکوہ ہے کہ دہلی میں امرتسر میں پشاور میں علیگڈھ میں بجائے بٹالوی نے شریک جلسہ ہونا اور تقریر کرنا چاہا اور مزید ادعا سی مگر کسی جگہ کے ارباب شوریٰ و اہل مجلس نے ان کو اس قابل نہیں سمجھا اور نہ اجازت دی۔ اسکا غصہ آپ مجپر اور مولوی ثناء اللہ پر نکالتے ہیں ارے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور اللہ کی وعید (جو جھوٹوں کے حق میں ہے) یاد کر اور میں حیران ہوں اسکا قصہ کیا ہے ہر مجمع کو ہر اہل مجلس کو اختیار ہے جسکو نااہل سمجھیں اپنی مجلس میں نہ آنے دیں نہ موقع سخن دیویں پھر اسکا جھگڑا کیا ہے اتنی آپکی خفگی جو اس کے متعلق اشاعۃ السنہ میں یا اور کہیں ہو مجکو لوگ مجنونانہ بڑ خیال کرتے ہیں اور ہنستے ہیں۔

بٹالوی صاحب اپنے اس اشتہار میں لکھتے ہیں کہ میں ان ممبران کانفرنس سے جو اصول خمسہ اہل حدیث کو تسلیم کرکے اپنی تحریرات اسکی تصدیق میں مجھے دے چکے ہیں۔ بھلا اس بندہ خدا سے کوئی پوچھے کہ جب ممبران کانفرنس آپ کے اصول خمسہ کو تسلیم کرکے اپنی تحریرات اسکی تصدیق میں دے چکے ہیں پھر اسکو پیش کریگا اور دکو اس مچانے کا کیا نتیجہ اور کیا حاصل اور کیوں آپ کو اسقدر اصرار و غصہ و ہذیان گوئی ہے درحقیقت دروغگو را حافظہ نباشد ہے یا حرکت مجنونانہ! ایڈیٹر بٹالوی اسی اشتہار میں خود لکھتے ہیں کہ اراکین کانفرنس پنچ اصول خمسہ میں متفق ہیں اور اپنی تحریرات اسکی تصدیق میں دے چکے ہیں اور عبدالعزیز و حافظ عبداللہ صاحب بھی اتفاق کر چکے ہیں تو اس بھلے مانس سے پوچھنا چاہئے کہ پھر جھگڑا کیا ہے اور اسقدر بیہودہ گوئی اور کذب بیانی و درشت گوئی کیوں ہے اور کس غرض سے ہے یہی؟ کہ کانفرنس میں آپ کو تقریر کرنیکی اجازت ملے اور جلسہ میں اپنی تقریر دلپذیر سے ارباب جلسہ کے دماغ پراگندہ کریں صرف اسی واسطے اسقدر بیہودہ سرائی ہے کہ کسی طرح جلسہ میں ایڈیٹر صاحب کو بولنا نصیب ہو اور حال یہ ہے کہ لوگوں کو اس شخص سے بلکہ اس سے نفرت ہی چنانچہ دہلی والے پشاور والے امرتسر والے۔ علیگڈھ والے کسی نے اس شخص کا تقریر کرنا گوارا نہ کیا تو کس پر غصہ ہے؟ آپ لکھتے ہیں کہ ثناء اللہ نے سب کے کانوں میں پھونک مار بجھو کردیا! کبھی دور کے مسافر عبدالعزیز کو اپنے کذب و افترا کا ہدف بناتا ہے حالانکہ کانفرنس والوں سے اور ایڈیٹر راست گو سے جو خط و کتابت ہوئی مجکو اسوقت تک اس کی خبر بھی نہیں ہوئی کہ کب خط آیا کیا جواب گیا۔ امرتسر میں میں نے ایڈیٹر بٹالوی کو موقع ملنے کی کوشش بھی کی مگر پسند خاطر اہل جلسہ نہیں ہوا ناظرین اس جنون کو خوب ملاحظہ فرمائیں کہ بقول ایڈیٹر مسئلہ کا اختلاف نہیں صرف جلسہ میں اپنی تقریر کا موقع پانے کی غرض سے یہ شخص اسقدر رضا و مچاتا ہے اور اپنا نامہ عمل سیاہ کرتا ہے۔ میرے خیال میں یہی حرکت مجنونانہ دیکھکر لوگ جلسہ میں تقریر کرنیکا اہل اس شخص کو نہیں سمجھتے پشاور میں ایک شخص نے آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ مرفوع القلم ہیں اور بعض واقعات (جو اس کے سامنے ہوئے تھے) بیان کئے۔

مجھ (عبدالعزیز) کو اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں میں بہت دور کا رہنے والا ہوں مجپر اس شخص کی زبان درازیاں صرف اسغرض سے ہیں کہ عبدالعزیز کسی طرح جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت بٹالوی کو دلوا دیوے اور میں ہرگز نہیں کرونگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایکدفعہ میں اس کوشش میں ناکامیاب ہو چکا ہوں دوسرے یہ کہ محض لغو حرکت ہے ایک بیہودہ کہانی اہل مجالس کے مذاق کے خلاف اور اسپر فساد کا اندیشہ۔ بھلا یہ کون عقلمند کر سکتا ہے میری طرف سے بٹالوی کو جواب یہی ہے کہ مسئلہ کا اختلاف تو بقول شما مرتفع ہے رہی آپکی تقریر دلپذیر بر جلسہ کانفرنس میں تو اس کیلئے ضرور ہے کہ آپ ہندوستان کے کسی جلسہ میں تقریر کرنیکی اجازت حاصل کرکے اپنی اہلیت کا سارٹیفکٹ حاصل کیجئے تو کانفرنس بھی آپ کو اجازت دیگی۔ جاؤ یہ آخر فیصلہ ہے۔

بٹالوی صاحب اس موقع میں لکھتے ہیں "امرتسر میں نہ بلانیکی ایک اس وجہ کو کہ اب آپ اہلحدیث نہیں رہے عزیز مذکور خود منسوخ کر چکے ہیں اور جلسہ پشاور میں نہ بلانے کی وجہ الخ خوف فساد کی وجہ جو بیان کیگئی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تن تنہا میں جلسہ پر آؤنگا نہ کوئی آدمی ساتھ لاؤنگا نہ ہتھیار۔ اہل جلسہ تلاشی لیکر مجھے مجلس میں داخل کریں۔"

جناب! ہتھیار کی تلاشی کی تو ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ پولیس موجود ہے وہ ہتھیار دیکھیگی تو گرفتار کریگی۔ البتہ زبان آپکی سیف سے بڑھکر ہے اس کی تلاشی کیونکر ہو۔ آپ جانتے ہونگے اور اسی بدزبانی کے سبب کوئی آپکو اپنی مجلس میں جگہ نہیں دیتا جو آپ کی تقریر و تحریر کا لازمی حصہ ہے یہی اشتہار کو دیکھئے کہ سوائے تفاخر اور جھوٹ افتراء سچ سے انکار علاوہ بدزبانی و درشت گوئی کے اور ہے کیا یہی آپ کے مسئلہ علمی ہیں ورنہ بتائیے آپ کی اس تحریر میں علمی بات کون سی ہے؟

اسکے بعد ایڈیٹر صاحب جلسہ آرہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور وہاں کا قصہ شروع کیا ہے آپ لکھتے ہیں کہ جلسہ آرہ سے میرے نام نوید آیا جلسہ آرہ ۷ مارچ کو ختم ہوا مجکو کسی نے نہیں بلایا باوجودیکہ میرا انتظار اجابت دعوت ۲۸ فروری کو بٹالہ سے روانہ ہوا اور دوسری مارچ کو آرہ میں پہنچا ہوگا۔ شیر پنجاب بھی آرہ پہنچ چکا تھا۔

ناظرین بٹالوی کی راستبازی کو ملاحظہ فرمائیں جلسہ ذاکرہ علیہ آرہ اس سال مقام سیتا مڑھی جو آرہ سے دور ہے میں ہوا جسکی صراحت نوید میں موجود ہے اور اسی کے مطابق تمام لوگ مقام سیتامڑھی میں پہنچے مولوی ثناء اللہ بھی وہیں آئے آرہ کوئی نہیں گیا مگر بٹالوی صاحب سفید جھوٹ بولتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ۲ مارچ کو آپکا خط آرہ پہنچا ہوگا شیر پنجاب بھی آرہ پہنچ چکا تھا۔ یہ کیسا صریح اور صاف جھوٹ ہے۔ مولوی ثناء اللہ تو ۲ مارچ کی شب کو سیتا مڑھی پہنچے آرہ کبھی۔ بات یہ ہے کہ جسکو سچ بولنا ہے وہ سمجھ بوجھکر بولتا ہے اور جسکو اسکی احتیاط نہیں ہے وہ بے سمجھے بوجھے جاتا ہے مثل مشہور ہے دروغگو را حافظہ نباشد۔ بٹالوی صاحب ذرا نوید جلسہ آرہ پڑھکر شرم کیجئے۔

اس کے بعد ایڈیٹر صاحب میرے خط کا مضمون بدیں عنوان نقل کرتے ہیں "مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کا جواب خاکسار کے پاس ۱۰ مارچ کو پہنچا ہے جس کے الفاظ تفاخر و توہین اور ایراد لا یعنے حذف کرکے اصل مطلب کے متعلق انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے" یہ بالکل دروغ بے فروغ ہے کہ میں نے تفاخر و توہین وغیرہ ہے اس میں حضرت صاحب کا مناظرہ سے گریز کا ذکر تھا کہ امرتسر میں بٹالوی صاحب باوجود عہد و میثاق کے جائے مناظرہ پر نہیں آئے اور صاف گریز کر گئے یہ ایک واقعہ کا بیان تھا اس کو یوں ٹال دیا کہ تفاخر اور توہین حذف کر دیا۔ بات تو یہ تھی کہ اس کا جواب کیا تھا اگر اسکو غلط کہیں تو سیکڑوں آدمی اس کے گواہ موجود ہیں۔

اس کے بعد میرے خط کی عبارت بایں بیان (انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے) لکھا ہے۔ "الا یہ کہ پہلا ہی جملہ غلط لکھا ہے میرے خط میں تھا "در جناب مولوی حافظ حاجی واعظ ایڈیٹر" (اہلحدیث جس طرح مجکو آپ نے لکھا تھا) چار لفظ واعظ صاحب نے حذف کر دیے اس میں اولاً تفاخر اور توہین کیا ہے۔ دوسرے اگر ہے تو آپنے مجکو اس طرح کیوں لکھا تھا۔

دوسرے نمبر میں میری عبارت یہ تھی "طاید اہلحدیث سمجھکر بھیجا جاتا ہے (اگرچہ اس فہم میں غلطی ہو) اور یہ عام خلق محمدی کا بھی مقتضی ہے (دل دشمناں ہم نکردند تنگ) صرف لا یعنی اسکو سمجھنا غلط فہمی ہے یہ بھی غلطی ہے جو آپ نے لکھا ہے کہ "میرا نہ آنا آپکے اس مطالبہ کو لایعنی نہیں بناتا"

میری اس عبارت میں سے ایک سطر سے زیادہ عبارت بٹالوی صاحب نے حذف کر دی اور اپنی دیانت کا ثبوت دیا کیوں جناب اس میں کون تفاخر اور توہین کا کلمہ ہے۔ وعدہ آپ کا یہ ہے کہ انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے سبحان اللہ کیسا سچا وعدہ ہے اذا وعد اخلف بات یہ ہے کہ اس مضمون کا جواب نہیں سوجھا تو عبارت ہی کھا گئے یہ دیانت ہے اور اسپر یہ اشتہار بازی کی جرات سبحان اللہ۔ میرے خط میں یہ مضمون بھی تھا کہ نوید جلسہ آپکے پاس دفتر سے بھیجا گیا تھا۔ ناظم دفتر نے سابق خیال سے آپ کو اہل حدیث شمار کرکے آپکو نوید بھیجا۔ اس کا جواب ایڈیٹر صاحب با دیانت یہ فرماتے ہیں "میں جیسا اہلحدیث ہوں آپکو جلسہ ہائے کانفرنس ۱۹۱۲-۱۳ء کی کاروائیوں سے وجلد ۲۲ و ۲۳ اشاعۃ السنہ سے ثابت ہو چکا تھا۔ آپ کا فرض تھا کہ ناظم کو اطلاع دیتے اور ہدایت کرتے" پناہ بخدا یہ کیسی لغو اور بیہودہ بکواس ہے بھلا کانفرنس ۱۹۱۲-۱۳ء کی کاروائیوں سے بٹالوی کا اہلحدیث ہونا کسی کی سمجھ میں اسکا مطلب آسکتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کانفرنس نے کونسی کاروائی بٹالوی کے اہلحدیث ہونیکے متعلق کی ہے اور اشاعۃ السنہ اپنے وعدہ کیمطابق چھپتا رسالہ نہ معلوم کس گلی کوچہ میں پڑا ہوگا میں کیا جانوں۔ باقی رہا آپکا یہ کہنا کہ ثابت ہو چکا ہے تو غلط بولنے میں آپ بڑے مشاق ہیں۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ ناظم کو اطلاع دینا فرض تھا۔ ایسا فرض تو بٹالوی شریعت میں بہت دیکھتا ہے اور کہیں نہیں ملتا۔ خدائے پاک کی شان ہے جو شخص اسقدر جھوٹ اور لغو سرائیوں کے

اشتہارات چھپوا کر شائع کرتا ہے وہ شخص جلسہ آرہ کی اطلاع دہی کا خط لکھنا اور ٹکٹ خرچ کرنا لایعنی بتاتا ہے سبحان اللہ یا للعجب۔ ابی بٹالوی صاحب من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ کا وعظ لوگوں کو سناتے ہیں اور خود کذب و بہتان افتراء کا اشتہار چھپوا کر شائع کرنا فرض و واجب جانتے ہیں۔

ناظم مدرسہ نے جو خط لونیہ پر میری طرف سے دستخط کئے (جیسی عموماً اجازت ہوا کرتی ہے) اسکو بٹالوی صاحب جعلی بتلاتے ہیں سبحان اللہ کیا عقل و درایت ہے۔

میرے جواب میں مضمون تھا کہ کسی کا مسجد میں نہ آنا اذان کو لایعنی نہیں بناتا۔ اس کے جواب میں بٹالوی صاحب فرماتے ہیں کہ اذان خاصکر مسلمانوں جماعت میں شامل ہونیوالوں کے لئے ہوتی ہے بھلا اسکا جواب میں کیا دوں سوائے اسکے کہ بٹالوی صاحب سے کہوں جناب عقل کے ناخن لیجئے۔ اڈیٹر صاحب اگر آپکی سمجھ ٹھیک ہوتی تو میدانوں جنگلوں دریا میں رہنے والوں کو اذان مشروع ہوتی کیا عجب بٹالہ کا یہ مسئلہ ہو کہ جہاں جماعت میں شامل ہونیوالے نہوں وہاں اذان عبث و لایعنی ہے جب آپکا یہ مسئلہ ہے تو پھر جلسہ کو آپ کا عبث و لایعنی کہنا بے شک بجا ہے۔ اس کے بعد بٹالوی صاحب اعتراض کرتے ہیں (اگر سال بھر آپ چپکے رہتے ہیں جب جلسہ کا وقت آتا ہے تب آپکو اپنے اصول خمسہ یاد آتے ہیں) جواب لکھتا ہوں عموماً ۱۲ سال سے اور خصوصاً …… سے کانفرنس کے ان تینوں ممبروں کو جو اصول خمسہ اہلحدیث کے مخالف ہیں یعنی ایک لیڈر اور رہبر امرتسری (۲) ان کے ثانی اثنین خود بدولت (۳) انکے ثالث حافظ صاحب غازیپوری تحقیق حق کیلئے بلاتا ہوں الخ

اسکا جواب ملاحظہ ہو بٹالوی نے یہاں مولوی ثناء اللہ امرتسری کو میرا (عبدالعزیز کا) لیڈر و رہبر لکھا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اگر میرا لیڈر و رہبر امرتسری ہے تو بٹالوی کا رہبر شیطان لعین ہے اور اس قضیہ لزومیہ کے مقدم و تالی میں لزوم کی دلیل وہی ہے جو بٹالوی کے پاس ثناء اللہ کے لیڈر و رہبر ہونیکی دلیل ہے بلکہ اس کا رہبر شیطان ہونا عیاں ہے اسی رہبر نے بٹالوی کو مرزا قادیانی کا مداح بنایا اور یہی حضرت قادیانی کے فروغ کے ذریعہ ہوئے اسی (لیڈر) نے ان سے اہل حق کے خلاف لکھوایا اسی لیڈر نے نراسانی عربی وغیرہ ان سے لکھوائیں …… لیڈر نے ان سے جھوٹا دعوے کرایا کہ معیار الحق خود بدولت کی تصنیف ہے …… پس ان کا رہبر شیطان صاف ہے …… کیا بتا سکتے ہیں کہ …… میں ثناء اللہ اس کا رہبر ہے فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین

مولوی ثناء اللہ نے تفسیر لکھی اس کی تغلیط ان لوگوں نے صرف اسی قدر کی کہ سلف کے خلاف یہ تفسیر ہے اور اس کی بنا پر مولوی ثناء اللہ کو خارج از اہل حدیث بنایا۔ ہم لوگوں نے ان کے پیش کردہ مقامات میں چودہ مقامات میں تفسیر ثنائی عربی کی غلطی کو بدلیل ثابت کیا (جبر شافیصلہ آرہ ہے) مگر ان کی طرح خارج از اہلحدیث نہیں کیا اور اس میں ہم لوگ چار آدمی تھے۔ یہ ناچیز اور مولوی شمس الحق صاحب مرحوم و حافظ عبداللہ صاحب و شاہ عین الحق صاحب۔ اسپر بٹالوی خوب اچھلے کودے میں نے انکو کہا کہ کسی مذہب میں داخل و خارج ہونے کا معیار قائم کرو تب یہ حکم لگاؤ جیسا کہ علامہ عبدالکریم شہر شاہی لکھتے ہیں بٹالوی صاحب سے یہ تو نہیں سکا تھکے تھہرے بولنے اور گالیاں دینے العیاذ من ذالک

بٹالوی نے اس جگہ تین شخص (مولوی ثناء اللہ۔ عبدالعزیز۔ حافظ عبداللہ صاحب) کی نسبت لکھا ہے یہ اصول خمسہ اہلحدیث کے مخالف ہیں الخ اور چند سطروں کے بعد لکھا ہے کہ تینوں حضرات کی تحریرات جن میں دلی زبان سے ان لوگوں نے بھی ان اصول کو تسلیم کرلیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ کیسا ایک زبان سے آپ جھوٹا ہوتا ہے خود لکھتے ہیں کہ تینوں حضرات نے ان اصول کو تسلیم کرلیا ہے پھر لکھتے ہیں کہ مخالف ہیں یہ کیسا دروغ گو را حافظہ نباشد ہے خدا کی پناہ۔

اس کے بعد آپ ہم کو مناظرہ کیلئے امرتسر لاہور بلاتے ہیں اور سو روپیہ کا وعدہ کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا وعدہ ہم کو معلوم ہے۔ تین بار اس کا تجربہ ہوچکا ہے بھلا میں بیمار معذور آدمی اتنی دور خرچ و زحمت سفر اٹھا کر جاؤں اور آپ حسب عادت نہ آئیں جیسا امرتسر میں مولوی ثناء اللہ کے مقابلہ میں کیا تھا۔ کوئی حیلہ کر کے چلدیں جیسا آپنے لاہور کے سٹیشن میں کیا تو میں ناحق پریشان ہوں البتہ میرا آمد وعدہ کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ اور آپ بقول خود جوان ہیں میری طرح بیمار و معذور بھی نہیں آپ کو یہاں آنے میں کون رکاوٹ ہے۔ مگر آپ کی ہمت نہیں پڑتی اور مناظرہ کے نام سے لرزہ آتا ہے اور روح کانپتی ہے جلسہ مذاکرہ علمیہ میں آنے کو آپ تیار تھے اب کیا ہوا۔ آپ کا کید میں خوب سمجھتا ہوں وہی کہ جلسہ میں تو موقع بحث و مناظرہ ہوگا نہیں پس آپ کو شیخی بگھارنے کا موقع ملیگا۔ بھلا آپ اور مناظرہ؟ کبھی کیا بھی ہے۔ اسی طرح علیگڈھ میں ۱۵ مارچ تک جلسہ تھا اس وقت کے لئے آپ کو چیلنج آیا اور ۱۷ مارچ تاریخ مناظرہ مقرر کر کے آپ لرزگئے اور لرزہ آگیا لوگ آپ کے کید کو خوب سمجھتے ہیں انہم یکیدون کیدا و اکید کیدا۔

بٹالوی نے اس جگہ لکھا ہے۔

"چونکہ تینوں صاحب ان اصول کو دل سے تسلیم نہیں کرتے"

بھلا دل کا حال ان کو کیا معلوم بات تری جھوٹے کی۔

بٹالوی لکھتے ہیں

"موضوع کلام میرے اور آپ کے درمیان اور کوئی تحریری اور تقریری غلطی نہ ہوگی بلکہ خاصکر اصول خمسہ میں بحث ہوگی"

ایڈیٹر صاحب تحریری و تقریری غلطی کے نام سے آپ کو بخار چڑھ گیا اور ہائے وائے چلانے لگے۔ بات یہ ہے کہ آپکی تحریر و تقریر میں جھوٹ۔ افترا۔ بہتان۔ لغو۔ جھوٹے تعلی کے سوا اور کیا ہے۔ آپ ڈرتے ہیں کہ مجمع میں آپ کے دین و ایمان کی حقیقت ظاہر ہوگی۔ اور علمی باتیں تو آپ کی تحریر و تقریر میں ہوتی ہی نہیں آپ کی علمی لیاقت اور فہم و فراست تو ایسی ہے ظاہر ہے کہ میں نے لکھا تھا کہ آپ کی غلطیاں موضوع کلام ہونگی اس پر آپ فرماتے ہیں کہ اصول خمسہ میں بحث کرنیکا مجھے …… نام نہیں لینا سبحان اللہ کیا عقل ہے اور کیسی فہم ہے اگر اصول خمسہ غلط ہوگئے تو کیا تحریری غلطیوں کا وہ فرد نہ ہوگا۔ بات تو یہ ہے کہ میں موضوع کلام عام رکھتا ہوں اور آپ اس سے بھاگتے ہیں اور جان چراتے ہیں اور آپ کو اس سے لرزہ آتا ہے۔ اور گھبرا کر کہتے ہیں کہ سوائے اصول خمسہ کے اور کوئی بحث نہیں کرونگا اور اس میں بھی بحث آپ کو اس سے پیدا ہوئی کہ میرے خیالات آپ کو میری تحریر سے ظاہر ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ اسی اشتہار میں آپ نے لکھا ہے ماشاءاللہ آپ ایسے بہادر ہوتے ہیں کہ عام بحث سے بھاگتے ہیں۔ اور جھوٹے ایسے ہیں کہ مجھکو لکھا ہے کہ اصول خمسہ میں بحث کرنے سے میری روح کانپتی ہے۔ ارے جھوٹے مجھکو کیونکر معلوم ہوا تو خود لفظ میرا اس پر دلالت کرتا ہے جو شخص عام غلطیوں پر بحث کرنے کو للکارے وہ بزدل ہو۔ اور جو صرف ایک بحث (وہ بھی بعد علم موافقت کے) کرنا چاہے وہ دلیر ہو جیسے آپ شیر بہادر ہیں اور کس بہادری سے کہتے ہیں کہ بحث اصول خمسہ کا جھگڑنے سے نام نہیں لیا جو شخص عموماً ہر بحث میں گفتگو کرنے کو تیار رہے وہ ایک کا نام کیوں لیگا۔ پس یہ یا تو آپ کے فہم کا قصور ہے یا وہی جبلی عادت جھوٹ بولنا۔

یہاں پر آپ لکھتے ہیں "اور یہ آپ کے مغلوب ہونے میں دلیل ہے" الٹا عبارت سے کتنی سمجھ ہے مغلوب ہونے میں دلیل کیا خوب ہے۔ دوسرے ابھی بحث ہوئی نہیں تو غلبہ ہوا۔ اور مغلوبیت ہوگئی۔ بٹالہ میں قبل صدور فعل کے مفعول پر اس فعل کا اثر ہوجاتا ہے فیا للعجب۔

اس ایڈیٹر بٹالوی کا اصول خمسہ رٹ گیا اس کو جناب ایڈیٹر صاحب سنئے۔ یہ امور خمسہ بجائے خود صحیح ہیں مگر آپ نے ان کو نہیں سمجھا آپ کے قصور فہم سے اسمیں غلطی ضرور ہے۔ اسی واسطے میں نے ان کو موضوع کلام نہیں قرار دیا بلکہ آپ کی غلطی کو موضوع قرار دیا تھا جس کو آپ نہیں سمجھے اب میں آپ کی غلطی آپ پر واضح کرنے کو چند سوال آپ سے کرتا ہوں۔

(۱) یہاں لفظ اصول کے کیا معنے ہیں۔ اگر اصول بمعنی ادلہ ہے تو آپ کو لازم ہے کہ آپ صاف لفظوں میں یوں لکھتے کہ دلائل شرعیہ پانچ ہیں اور علمائے اصول میں سے کسی کی شہادت اسپر پیش کیجئے اور میں کہتا ہوں کہ یہ آپ سے ہرگز نہ ہوسکیگا۔

(۲) …… کی تعریف …… اور اس کا مستقل کتاب و سنت کے دلیل مستقل ہونا اور اس کا مصداق لکھئے۔

(۳) آیت وضو کی تفسیر جو شارع علیہ السلام نے فرمائی اور یوں کہہ یا ھذا وضوء لا یقبل اللہ الصلوۃ الا بہ اسکے خلاف مفسرہ استنشاق کو فاغسلوا وجوھکم سے خارج اور …… سمجھ میں سے مسح سر کو مدلول قرآنی قرار نہ دینا صرف شعرات یا ربع راس کا مسح مراد باری قرار دینا یہ تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تغلیط ہے یا نہیں اور کیوں نہیں ہے؟

تم اسی قدر سوالات کے جواب دینے میں واعظ بٹالوی راہ راست پر آجاوینگے ورنہ دیکھا جائیگا۔ باقی صحبت باقی ان شاء اللہ +

عبدالعزیز رحیم آبادی

فہرست کتب کلاں ... مفت روانہ کی جاتی ہے - منیجر اے۔ آر۔ کمپنی بازار سرپا نوالہ لاہور سے طلب کریں۔

مجربات سیوطی

ترجمہ اردو

کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ

مصنفہ قدوۃ الانام حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن السیوطی

وہ کونسا شخص ہے۔ جو امام موصوف کے نام نامی سے واقف اور آپ کے در بے بہا تصانیف کا شیدانہ ہو۔ آپنے جس طرح کہ دیگر فنون میں سینکڑوں تصانیف ارقام فرمائی ہیں۔ اسی طرح علم طب اور تعویذات اور کلمات اور دیگر مجربات میں یہ کتاب نہایت جامع سب سے نرالی طرز پر بہت مفید لکھی ہے۔ اس میں آپنے جملہ امراض۔ صفراوی۔ سوداوی۔ دموی۔ جلد سے متعلق ہوں۔ یا اندروں سے سر کے متعلق ہوں۔ یا آنکھوں۔ دماغ۔ کانوں۔ ناک پھیپھڑہ دل جگر طحال۔ معدہ۔ اعضائے تناسل۔ رحم حمل۔ ہاتھ پاؤں۔ وغیرہ کے دہلک امراض مثل طاعون ہیضہ۔ وغیرہ کے ہوں۔ یا دیرینہ مثل آتشک۔ سوزاک۔ نامردی۔ سستی کے مردوں کے متعلق ہوں یا عورت۔ الغرض اس کتاب میں مرد۔ عورت۔ لڑکے۔ لڑکی۔ بچے۔ بوڑھے جوان۔ کے اندرونی و بیرونی جملہ امراض کا علاج۔ طب۔ تعویذات۔ کلمات۔ مجربات کے ذریعہ بتایا ہے۔ اور حفظان صحت کے ضروری اصول کے متعلق ۱۹۵ باب درج کئے ہیں۔ علاوہ اس کے مختلف فنون و کشتہ جات کے تیار کرنیکی تراکیب اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا علاج بتایا ہے۔ یہ کتاب مرد جہ فصیح اردو میں ترجمہ کرا کر شائع کیا ہے قیمت ایک روپیہ محصولڈاک ۳ ر

بادشاہ بنا چاہتے ہو یا ولی } اس عجیب و غریب کتاب میں علاوہ بیسیوں قسم کی مفید باتوں کا کافی ذخیرہ فراہم کردینے کے امام غزالی نے وہ کل قواعد ارقام فرما دیئے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتواں پراگندہ دل شخص ظاہری باطنی ترقی کے اعلیٰ سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جاتے قیمت عہ

منیجر اے۔ آر۔ کمپنی۔ بازار سرپا نوالہ۔ لاہور

خضاب عجاب

اس خضاب کے لگاتے ہی بال فوراً اصلی قدرتی رنگ کی مانند کالے بھنور اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ اور پندرہ روز تک اپنا اثر ویسے ہی آن بان سے قائم رہتا ہے۔ خواہ کتنا ہی بالوں کو دھوتے جائیں۔ رنگ اور چمک میں فرق نہیں آتا۔ پندرہ بیس روز کے بعد بھی صرف کھونٹی پکڑ کر لگانا پڑتا ہے۔ یہ دیگر بازاری خضابوں کی طرح بالوں کو بھورا۔ کھردرا اور کرخت نہیں بناتا تیل کی مانند لگایا جاتا ہے۔ نہ جلد کو داغ دیتا ہے۔ نہ لگاتے ہوئے کوئی جلن محسوس ہوتی ہے۔ خضاب نہایت اعلےٰ ہے۔ ایک بکس چھ ماہ کے لئے کافی ہے۔ اپنے لئے اور اپنے احباب کے لئے جلدی منگوالیں۔

کیونکہ اندیشہ ہے۔ کہ ولایتی مال کے گرانی کی وجہ سے اس کی قیمت بھی بڑھانی پڑجائے قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) محصولڈاک ۴ر کل عہ کا وی پی کیا جائے گا۔

طلسمی گولیاں

یہ بینظیر گولیاں ہر قسم کی بلغمی۔ صفراوی۔ سوداوی دموی امراض و نقائص کو دور کر کے دماغ کی طاقت حافظہ کو ترقی۔ اعصاب کو قوت۔ جگر و طحال۔ گردہ و مثانہ کی اصلاح۔ معدہ کو تقویت۔ دل کو قوی و مسرور۔ روح کو انبساط چہرہ کو بشاش و سرخ۔ بدن کو مضبوط و چست بنانے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ علاوہ بریں جوانی کی ہر قسم کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کا پورا تدارک کر کے از سر نو قوت رجولیت و جوہر تولید کو قائم کر کے بے اندازہ ترقی دیتی ہیں۔ اور امساک توان کا لازمی نتیجہ ہے۔ نہ جریان و سرعت انزال کی شکایت باقی رہ جاتی ہے۔ نہ کثرت احتلام و رقت سے دل پریشان ہوتا ہے ہر وقت دن عید رات شب برات معلوم ہونے لگتی ہے۔ کمال یہ ہے۔ کہ تریاق سے بڑھ کر زود اثر ہے۔ نا قتور اور ہر قسم کی مرغن غذا کو ہضم کرا دینا ان کا معمولی کرشمہ ہے۔ تیس سال کے اوپر کے لئے خاص کر تیر بہدف ہیں۔ قیمت اصلی تین روپے رعایتی دو روپے (عہ) محصولڈاک ۴ر

طلاء نادرہ یہ بچپن کی غلط کاریوں سے گشدہ طاقت کو واپس لاتا ہے قیمت تین روپے محصولڈاک ...

منیجر دواخانہ تریاق صحت متصل ... لاہور

سراج الدین المعروف جامع العلوم اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط ۳/۵

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاوے گا۔ قرآن شریف و احادیث شریف سے لیکر عالمگیری و ہدایہ وغیرہ مصباح الاسلام کیمیاء سعادت العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی روم سے لیکر دیوان گلستان بوستان تک مضمون کو جا بجا لکھا ہے۔ اور ایک مضمون کو ہزار ہا مضمون سے مدلل کیا ہے۔ زیادہ تعریف فضول پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں قیمت ہر دو حصہ کی بھی ارڈر بھیجیں تو ۳/ اور وی پی منگوائیں تو ۲/ مع محصولڈاک۔ اگر شک ہو تو نمونہ کیلئے بھیجکر پہلے مفت منگوالیں۔ ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیجنے والوں سے چاروں عدد مع محصولڈاک اور تقلید شخصی و بشارت محمدی مفت دی جاویگی۔ تبادلہ کتب بھی ہو سکتا ہے۔ مکمل کتاب بارہ سو صفحہ کی ہوگی

المشتہر

عبد العزیز ولد مولوی ابو الحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری و مترجم غنیۃ الطالبین و تلخیص الصحاح و مشکوۃ شریف و تجلی اسمانی و کان ایمانی وغیرہ وغیرہ موضع بنج گرائیں ڈاکخانہ پھاٹہ ضلع سیالکوٹ

اسرار قرآنیہ ۲/۶
و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح ہے۔ ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے بہت کام کی مفید کتاب ہے ۴/ مع محصول ۱۲/

ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ (دفتر اہلحدیث امرتسر)

اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی پگڑ سوتی و ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پگڑ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرمائیں دور دراز کا نقصان کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی۔ المشتہران

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۲/۸

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لا علاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے نفع کرنیکے علاوہ منی کا گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے کوئی بہتر دوا نہیں ۱عم طلا۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۲ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب خواہ پیدا ہو جاتی ہے عم

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی۔ آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے عم

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا۔ ناخنہ۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونیکے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ فی تولہ عم

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی ڈبیہ

ملنے کا پتہ

منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

نصرت الواعظین بادف صفا سید المرسلین

یہ کتاب اپنے طرز بیان میں نرالی مسلمان آنکھوں کو نور قلب کو سرور۔ اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ہے۔ اسمیں دس بیان ہیں اور ہر بیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی ہیں پھر ان کا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اثناء بیان میں موافق آیات شریفہ حضور کے اوصاف و فضائل حمیدہ احادیث و روایات صحیحہ اور جا بجا اشعار اور مثنوی مولانا روم دلچسپی کیلئے ملائی گئی ہے۔ غرضکہ یہ کتاب عموماً تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلبائے مدارس اسلامیہ کے لئے بہت مفید کار آمد ہے۔ اگر ہر مسلمان اسکو بہ قدر جان خرید لے۔ تو بجا و زیبا۔ قیمت فی جلد مع محصول ۶/ بعد دس نسخے ہر خریدار کو رعایت ایک کتاب فضائل محمدیہ نصف قیمت ۲/ ۰ میں دی جاویگی زیادتی میں اختیار کا طول دیتا ہوں

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی باپن بریلی محلہ گڑھیا

رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھسے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۵ ماہ رجب ۱۳۳۳ھ تک طلب کرے اسکو نصف رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی محصول وی پی میرے ذمہ ہے سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی ۱۲/ رعایتی عہ صوفی حضور فتاویٰ مصنفہ مولوی سید محمد صاحب غزنوی برادر مولوی عبد الجبار صاحب قیمت ۵/ رعایتی ۳/ معین الہدی فی المجد القرآنیہ عہ رعایتی عمر ترجمان القرآن معروف سورہ نحو طبع دہلی تقطیع کلاں ۱۲/ رعایتی عہ تحفۃ السنۃ انگریزی مصنفہ شیخ عبد الوہاب صاحب قیمت ۸/ رعایتی عہ ملنے کا پتہ عبد الغفار تاجر کتب محلہ ... لاہوری

پیسہ پرسنگ ورکس لاہور میں بااہتمام لالہ گوپال سنگھ پرنٹر کے چھاپا اور ارکین سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا